

### بَابُ فَضَائِلِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ الْفَصْلُ الْأَوَّلُ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونِ بَنِي آدَمَ قُرُونًا فَقُرُونًا حَتَّى كُنْتُ مِنَ الْقُرُونِ الَّتِي كُنْتُ مِنْهُ

رسولوں کے سردار کے فضائل کا بیان، ان پر اللہ کی رحمتیں اور سلام لے پہلی نسل رہا ہے  
حضرت ابو ہریرہؓ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اولادِ آدمؑ میں بہترین  
گروہ میں بھیجا گیا، ایکے بعد دیگرے گروہ تھے مگر میں اس گروہ سے ظاہر ہوا جس میں سے میں پہلے

لے فضائل جمع ہے فضیلت کی فضیلت وہ خصوصی بزرگی ہے جو حضورؐ اور کو عطا ہوئی آپ کے سوا کسی نبی ولی جن فرشتے کو عطا نہ ہوئی  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم بعد خدا تعالیٰ ساری مخلوق سے افضل ہیں آپ کا مثل رب تعالیٰ نے پیدا ہی نہ فرمایا ہے

دوسری سب سے تو بڑا تجھ سے بڑی خدا کی ذات قائم ہے تیری ذات سے سارا نظام کائنات  
حضورؐ کے خصوصی فضائل جو سے در شمار سے زیادہ ہیں۔ ان کا شمار ساری مخلوق نہیں کر سکتی جو کوئی کچھ بیان کرتا ہے وہ صرف برکت کے  
لئے سمندر کا قطرہ ریختن کا فردہ ہی بیان کرتا ہے۔ وہ ایسے ہیں جیسا انہیں رب تعالیٰ ہی جانتا ہے۔  
لَا يَسْكُنُ السَّمَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهُ بعد از خدا بزرگ توئی حقہ مختصر

اسی طرح صاحبِ مکرر نے صرف ایمان تازہ کرنے اپنا نام حضورؐ کے نعمت خزانوں میں لکھوانے کیلئے یہ باب باندھا اور یہ فقیر گنہگار احمدیاد  
اپنے نصیب پر ناز کرتا ہے کہ مجھے رب تعالیٰ نے اس باب کی شرح لکھنے کی توفیق بخشی مجھے تو ان کا گنہگار امتی ہونے پر غرہ ہے۔  
بریں نازم کہ بہتم امت تو گنہگارم و لیکن خوش نصیبم

خیال رہے کہ حضورؐ اور ساری مخلوق سے افضل ہیں لہذا آپ نبیوں سے سوں سے عرضِ علم سے کبر سے کتابِ فضلِ قرآن مجید سے افضل ہیں کہ سب چیزیں  
اللہ کی مخلوق میں پناہ کچھ دیکھنے والا حامی ہے کوئی غازی کوئی غازی کوئی غازی یا غازی ہے مگر حضورؐ کو ایمان کیساتھ دیکھنے والا حامی ہے جو نام سے افضل ہے اسی  
لئے جب حضورؐ اور نے مکہ معظمہ کو چھوڑا وہاں سے ہجرت کی تو مسلمانوں کو بطور رہبان بنا کر ہم پر گیا جاکر کعبہ شریف وغیرہاں موجود تھے جب فتح مکہ فرمائی تب تا  
قیامت وہاں رہنا جائز بلکہ ثواب ہوگا جب حضورؐ کی تھے تو آیاتِ قرآنیہ کی جو ہیں جب حضورؐ مدنی ہو گئے تو آیاتِ قرآنیہ مدنیہ ہو گئیں رب نے مکہ  
قسم فرمائی اس لئے نہیں کہ وہاں کعبہ ہے بلکہ اس لئے کہ وہاں حضورؐ ہیں لا اَقِمُّوا بِهَذَا الْبَلَدِ وَأَنْتَ حَلَّ هَذَا الْبَلَدِ حضورؐ کے بعد حضرت  
ابراہیم علیہ السلام کا درجہ ہے پھر محمدؐ علیہ السلام کا اس کے بعد خاموشی بہتر ہے۔ دیکھو اشدہ القدمات لکھ یعنی آدم علیہ السلام سے  
لے کر حضرت جدِ اشد تک میرا نور جس قبیلہ و خاندان میں رہا وہ ہمیشہ دیا جس میں تمام خاندانوں سے بہتر تھا۔ اس میں اچھی خصالتیں

میرا نور  
نبی کریم  
سے  
خدا کی  
سے  
انتم

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ أَصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إسمَاعِيلَ وَأَصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَأَصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَأَصْطَفَانِي مِنْ

سے قتالہ (بخاری) روایت ہے حضرت وائل بن اسقع سے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد اسمعیل میں سے کنانہ کو چنا ہے اور کنانہ میں سے قریش میں منتخب فرمایا ہے اور قریش میں سے بنی ہاشم کو چنا اور ہاشم کو بنی ہاشم میں

شرف و نہایت بخشی اور بنی کے بیٹوں یا بیٹوں میں یہ نور زیادہ زیادہ اور کفر و شرک سے محفوظ رہے از آدم علیہ السلام تا حضرت عبداللہ حضور انور کا کوئی وارادہ دی کا فر نہ ہوئے سب موجد ہوں۔ یہ حتیٰ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والدین مومن تھے۔ خود جناب خلیل نے فرمایا سیدنا حضرت علی و لولہ الدی و اللہومین یوم یقوم الحساب یہاں والدین سے آپ کے باپ تارح اور والدہ منلی بنت خرماد ہیں اور داغفر لابی انہماکان من الضالین۔ میں آپ سے مراد چچا آندہ ہے والد اور اب کا فرق خیال میں رہے۔

۱۰۰۰ قرون کے لفظی معنی ہیں لہذا اصطلاح میں جماعت کو قرن کہتے ہیں۔ پھر زمانہ بہ زمانہ لوگ۔ اگر وہ سب کو قرن کہتے ہیں یہاں مراد ہے جماعت یا گروہ اور جماعت سے مراد ہیں حضور کے باپ دادا اولاد اور ناناؤں کی جماعت یا اس سے مراد ہے صحابہ کرام اہل بیت اطہار کی جماعت یا مراد ہے تاقیات حضور کی امت یا حضور کا سارا قبیلہ و خاندان۔ اگر آخری سنی مراد ہیں تو غیریت سے مراد ہے۔ اعلیٰ و اشرف قوم جس کی دنیا میں بڑی عزت کی جاتی ہو حضور کے خاندان میں اگرچہ بعض لوگ کافر تھے جیسے ابوبکر وغیرہ مگر تھے اپنے خاندان والے قریشی ہاشمی کہ ان کی دنیا میں بڑی عزت تھی۔ اور دوسرے احتمالات کی بنا پر خیر کے سنی ہیں مومن متقی پرہیزگار کہ حضور انور کے والدین دادا نانا سب کے سب مومن موجد پرہیزگار تھے کفر۔ زنا۔ بری حرکتوں سے محفوظ تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی ومن ذریعتنا امة مسلمة طاف اور پھر فرمایا ربنا و ابعث فیہم رسولاً منهم خدایا میری اولاد میں ایک جماعت مومن رہے۔ میرے مومن اس مومن جماعت میں آخری وسطیٰ بھیج۔ کیسے ہو سکتا ہے کہ حضور انور پر حضور کی نسل پاک باواجد و انار والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کا نور نورانی لوگوں میں رکھا۔ (اشعۃ اللمعات)

۱۱۰۰ لغت میں قریش ہندو کی وہ بڑی اور طاقت ور قبیل ہے جو دوسری قبیلوں کو کھائے اور اسے کوئی نہ کھا سکے پھر اس کے معنی ہو گئے غالب جو کسی سے مطلوب نہ ہو۔ پھر قریش نام ہو گیا۔ نصر ابن کنانہ کی اولاد کا کہ یہ جماعت ہمیشہ سب پر غالب رہی اور تاقیامت سب سے اشرف رہے گی کیوں نہ رہے کہ حضور انور قریشی ہیں۔

۱۲۰۰ کنانہ کے چند بیٹے تھے ان میں سے ایک نصر ابن کنانہ تھے نصر کی اولاد قریش ہے کنانہ کے دوسرے بیٹوں کی اولاد کنانی تھے مگر قریش نہیں۔ قریشی سب سے افضل ہیں۔

بَنِي هَارِثٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رَوَايَةٍ التِّرْمِذِيُّ أَنَّ اللَّهَ اصْطَفَى مِنْ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ وَ  
إِسْمَاعِيلَ وَاصْطَفَى مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ بَنِي كِنَانَةَ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ

سے چنا ملے (مسلم) اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد ابراہیم سے جناب اسمعیل کو چنا یا اللہ  
اور اولاد اسمعیل میں سے بنی کنانہ کو چنا یا اللہ روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سرور ہوں گا اللہ میں پہلا وہ ہوں جن کی

لے حضور زور علیہ السلام کا نسب شریف ہے محمد رسول اللہ بن عبد اللہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن كلاب بن مرہ بن کعب  
بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن نضر بن نزار بن معد بن عدنان آگے اختلاف ہے ہاشم  
حضور کے چوتھے دادا ہیں انکی اولاد کو بنی ہاشم کہتے ہیں یہ حضرات سائے قریش میں افضل ہیں بنی ہاشم ہی میں وہ غالب ہوتے تھے سائے علی رضی اللہ عنہ چکے  
خیال ہے کہ حضرت اسماعیل ابن ابراہیم کی نسل شریفین میں ہزاروں بنی ہوئے اولاد اسمعیل میں کوئی بنی نہیں ہو کر رہا ہے حضور کے کیونکہ جس آسمان پر سوچ ہے۔  
اس میں کوئی اختلاف نہیں اس طرح عرب میں حضرت اسمعیل سے نیکر حضور زور تک کوئی بنی شریف نہیں لائے لے حضرت اسماعیل علیہ السلام ہزاروں بیویوں  
کے والد ہیں مگر چونکہ حضرت اسمعیل حضور زور کے والد ہیں اسلئے وہ اسماعیل علیہ السلام سے محکم افضل ہیں اور کیوں نہ ہوں کہ سہ

السانیت کو مخیر ہوا تیری ذات سے بے نور تھا خود کا ستارہ ترے بطیر

لے فرق یہ ہوا کہ اسمعیل روایت میں بنی کنانہ تھا اور یہاں صرف کنانہ بنی نہیں مگر مطلب ایک ہی ہے کنانہ ابن خزیمہ حضور  
زور کے پسند ہو جس دادا ہیں جن کی اولاد کو قریش کہ جاتا ہے حضور کی ذات سے تمام باپ یا داداؤں کے نام روشن ہو گئے  
ہم کو تو اپنے تیسرے دادا کا نام نہیں معلوم مگر حضور زور کے داداؤں کا نام دنیا میں مشہور ہے آج کوئی نہیں بتا سکتا ہے کہ شاہجہان  
یا اکبر بادشاہوں کی مال یا دادائی کا نام کیا تھا۔ وہ کسی نہیں حضور کی دادائی علیہ سعید والدہ امہ رضی اللہ عنہا کے شان کے قید سے دنیا میں پرے  
جا رہے ہیں شاعر کہتا ہے کہ کو من اب قد علما بنی شریف قللا علما رسول اللہ من نان

حضور نے وہ جگہ جس میں مشرکین کی قبریں اور گھوڑا تھا مسجد نبوی بنا دی تو آج تک وہاں لاکھوں سمجھتے ہو رہے ہیں اگر وہ کریم  
ہمارے گندے دلوں پر نظر فرما دیں تو یہ دل قریش مل بن جاوے

گر مریں رہے سودا ان کا سر گنبد خضر ہو جاوے  
گلشن میں میں نے دیکھا ہے پھولوں میں غار بھی بہتے ہیں  
لے شاہ عرب محمد جاکا بھی طیبہ میں گذارا ہو جاوے

لے قوم کا تیرا حضور را وہ ہے جس کی طرف قوم مصیبتوں میں پناہ لے اور وہ ان کی مصیبتیں دفع کرے حضور تمام مخلوق کی پناہ

عَنْهُ الْقَبْرُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشْفِعٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جو کھلے گا وہ اور میں ہو شفاعت فرمائے والا ہوں اور پہلا شفاعت قبول کیا ہوا ہے اسلم روایت ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن میں تمام نبیوں سے زیادہ تائیدیں والا (امت والا) ہوں گا کہ اور میں پہلا وہ پہلا جو جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا اسلم روایت ہے انس سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

دافع البلا بھی دیکھو مرقا چونکہ اس شراری کا بطور قیامت میں ہوگا کہ کوئی اس کا انکار نہ کر سکے گا دنیا بھر کی وہ دن ابھی کا دن ہے سب ان کی پناہ بیگے اسلئے قیامت کی تیدنگانی گئی (لما برقا اللہ) جو لوگ ان سے فریاد کرنے کو شرم کہتے ہیں کہ وہ بھی شفاعت کی سبک نہیں سے مانگیں گے۔ ۵  
ہم بھی عرش میں سیر دیکھیں گے نبھری آج ان سے التجا نہ کرے

ورنہ حقیقت یہ ہے کہ آج بھی حضور تمام جہاں کے لئے پناہ ہیں انہیں کی پناہ ہے کہ ہم جیسے گنہگار عذاب الہی سے بچے ہوئے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور تمام نبیوں کے سردار سب سے افضل ہیں کیونکہ سارے نبی اولاد آدم ہیں اور جب سب نبیوں سے افضل ہوئے تو ساری مخلوق سے افضل ہوئے فرشتے ہوں یا جنات یا کوئی اور مخلوق (اشعہ - مرقا - لمعات) ۶

۱۷ یعنی قیامت میں دوسرے نفع پر سب سے پہلے ہماری قبر کھلے گی پہلے ہم اٹھیں گے ترمذی اور حاکم کی روایت میں ہے کہ پہلے ہماری قبر کھلیں گے پھر ابوبکر صدیق کی پھر عمر فاروق کی پھر ہم بقیع والوں کا انتشار کرینگے پھر کہ مظہر کے مرفین کا ان سب کا عرش ہمارے ساتھ ہوگا ۱۸ یہ واقعہ بہت تفصیل سے شفا علیہ السلام کے بیان میں گزر چکا کہ پہلے شفاعت حضور کرینگے اسی شفاعت کا نام شفاعت کبریٰ ہے پھر دوسرے شافع شفاعت کرینگے حتیٰ کہ چھوٹے بچے، ماہ رمضان، قرآن مجید، کعبہ مظہر، غیر ہم شفاعت کرینگے وہ شفاعتیں شفاعت صغریٰ ہیں اس لئے حضور انور کو شفیع الذین کہتے ہیں گنہگاروں کو اس وقت پوچھنے والے جب کوئی نہ پوچھے ہم نے عرض کیا ہے ۵

میں جیتے ہی کے یہ سارے جھگڑے چھی جو آنکھیں تمام چھوٹے کریم جلوه و ہاں دکھانا جہاں کہ سب منہ پھرا ہے ہیں

ترمذی کی روایت میں ہے کہ سب سے پہلے ہم کو جوڑا پہنایا جاوے گا عرش کی داہنی طرف خاص جگہ پر ہم جلوه کرے ہو گے وہاں ہمارے سوار کوئی کھڑا نہ ہوگا (مرقات) احمد ترمذی ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ اس دن حمد کا جھنڈا ہمارے ہاتھ ہوگا۔ حضرت آدم اور ان کے سوار سارے نبی ہمارے جھنڈے تلے جو گئے ہم یہ فخر یہ نہیں فرماتے (مرقات) ۱۹ یعنی قیامت میں سب نبیوں سے زیادہ میری امت ہوگی۔ چنانچہ جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے اسی صفیں حضور کی امت کی ہوں گی باقی چالیس صفوں میں سارے نبیوں کی امتیں معلوم ہوا کہ زیادہ غلام والا ہونا آفا کی عظمت کی دلیل ہے چنانچہ قاریوں



اِنِّیْ بِاَبِ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیَمَةِ فَاسْتَفْتَحْ فِیْقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ  
فِیْقُوْلُ بِكَ اُمِرْتُ اَنْ لَا اُفْتَحَ لِاحِدٍ قَبْلَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ  
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ شَفِیْعٍ فِی الْجَنَّةِ لِمَنْ یُصَدِّقُنِیْ  
وَمِنَ الْاَنْبِیَاءِ مَا صَدِّقْتُ وَارَتْ مِنْ الْاَنْبِیَاءِ نَبِیًّا مَا صَدَّقَهُ مِنْ

کرمیامت کے دن جنت کے دروازے پر میں آؤں گا اور وہ کہو اے خازن جنت کیا آپ کو میں یہاں کو نکالنا ہوں؟  
وہ عرض کرے گا کہ مجھے آپ کے متعلق حکم دیا گیا ہے کہ آپ سے پہلے کسی کے لیے نہ کہوں نہ (علم) اور یہ ہے  
انہیں سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت کے بارے میں میرے شفاعت کرنے والے ہیں کہ کسی نبی کی تصدیق  
انہی نہ لگے جتنی میری تصدیق کی گئی ہے نبیوں میں صغیر نبی وہ ہیں جن کو کسی نے بھی ان کی امت سے تصدیق نہ کی

میں مامم۔ اماموں میں حضرت امام ابو حنیفہ (ع) افضل ہیں کہ ان کے تین زبانون میں محبوب متقی مذہب و دین ہے اسی فی صدی دل متقی  
ہیں دیکھو ہماری کتاب جوار الحق صفحہ دوم اور دیکھو مرقات یہ ہی تمام سیکھ یعنی دروازہ جنت ہم ہی کھولنا چاہیے حضور انور سے پہلے  
دروازہ جنت پر نہیں اور امتوں کا میلہ لگ چکا ہوگا۔ حضور انور اجماعی محشر میں ہوں گے گراؤں کو نبھانے گنہگاروں کو بخشوانے فریادوں کی فریاد  
رسی میں مشغول ہوں گے اور دروازہ جنت بند ہوگا۔ حضور اکرم کا انتظار ہوگا آپ کے آنے پر دھوم مچ جائے گی آپ کے کھولنے پر دروازہ  
جنت کھلے گا پہلے حضور تشریف لے جائیں گے پھر دوسری نبی پھر حضور کی امت پھر دوسری امتیں شہداء جنت کھلے گا یہ نظارہ ہم کو بھی نصیب کرے۔

۱۵۔ اس کھولنے میں اور پہلے سے کھلے ہوئے نہ ہونے میں یہ ہی دکھانا ہے کہ کوئی یہ نہ کہے کہ اتفاقاً حضور انور نے کھلوا دیا اور نبی بھی اگر کھولتے  
تو کھل جاتا ۱۵۔ یہ ہے اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا کا بطور ہر دروازہ حضور کے ہاتھ سے ہی کھلے گا پہلا دروازہ شہداء سے کھلے گا۔

دروازہ رحمت و دروازہ مغفرت دروازہ جنت حضور کے ہاتھ سے کھلیں گے۔ ۱۰ علی حضرت نے فرمایا ۱۵

تم سے جہاں کا وجود تم سے کھلا باب جہد تم سے ملاحہ تمام یہ کروڑوں درود۔

۱۵ یعنی جو لوگ اعمال سے جنت کے قابل نہ ہوں گے ان کی شفاعت کر کے انہیں جنت میں داخل کروں گا فی الجنتہ سے  
پہلے طویل پور شدہ ہے یعنی جنت کے داخلہ کے بارے میں ورنہ جنت میں پہنچنے کے بعد شفاعت کیسی (از مرقات) یا یہ مطلب  
ہے کہ جنت کے قابل جو لوگ ہوں گے اور ان کی شفاعت فرماؤں گا۔ ترقی درجات کے متعلق کہ نیچے والوں کو اونچا کر دیا جاوے  
تب درجات پوشیدہ ہے فی درجات الجنۃ ۱۵ اس فرمان عالی کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ جتنے زیادہ لوگوں نے مجھ پر ایمان قبول  
کیا اتنے لوگ کسی اور نبی پر ایمان نہیں لائے یہ بالکل ظاہر ہے کیونکہ دوسرے نبی کسی خاص قوم کے نبی ہوتے تھے حضور  
انور سارے جہاں کے نبی ہیں نیز ان نبیوں کا زمانہ نبوت محدود تھا حضور کی نبوت تا قیامت ہے۔ دوسرے یہ کہ جس قسم کی

أَمْتُهُ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ قَصْرِ أَحْسَنَ بُنْيَانَةٍ تُرِكَ مِنْهُ مَوْضِعُ لَبْنَةٍ فَطَافَ بِهِ النَّظَّارُ يَتَعَجَّبُونَ مِنْ حُسْنِ بُنْيَانِهِ إِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبْنَةِ فَكَذَّبَتْ أَنْ أَسَدَدَتْ مَوْضِعَ اللَّبْنَةِ خَتَمَ بِي الْبُنْيَانُ وَخَتَمَ بِي الرَّسُولُ وَفِي رَوَايَةٍ فَإِنَّا اللَّبْنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ

سوا ایک کے نہ (مسلم) روایت ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری اور دوسرے نبیوں کی مثال اس میں کی ہے جس کی تعمیر بہت ہی اچھی کی گئی اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ چوڑی کی گئی دیکھنے والے اس کے گرد بکھرتے تھے اور اچھی تعمیر سے تعجب کرتے تھے سوا اس اینٹ کے نہ تو میں نے ہی اس اینٹ کی جگہ پر کردی۔ بعد پر انبیاء ختم کر دیئے گئے اور مجھ پر رسول ختم کر دیئے گئے۔  
تک ایک روایت میں ہے کہ وہ آخری اینٹ میں ہی ہوں تو میں میں آخری نبی ہوں (مسلم و بخاری) روایت ہے انیس گزرتے

تصدیق میری کی گئی اس میں کہ تصدیق کسی نبی کی نہیں گئی میری امت محمد پر لد جان سے خدا ہے اور ہر گز تیشی ہو نہ گداز کسی درست کو نہیں لا۔ (اشترق اللہ) یہ عبارت جملہ قول کے پہلے معنی کی تائید کرتی ہے یعنی میری امت دوسرے نبیوں کی امت سے زیادہ ہے۔ نوح علیہ السلام نے ساٹھ سال پہلے فرمائی کہ صرف اسی آدمی ایمان لائے آٹھ آدمی اپنے گھر کے بہتر آدمی دوسرے حضور نے تیس سال پہلے فرمائی، دیکھ کر راج تک کیا حال ہے نوح علیہ السلام کے بارے میں رب فرماتا ہے۔ وہاں من بعد الاقلیل لکھ سہلان اللہ کیسی پیاری مثال ہے نبوت گویا نورانی عمل ہے۔ حضرات انبیاء کرام گویا اس کی نورانی انیس حضور صلی اللہ علیہ وسلم گویا اس عمل کی آخری اینٹ ہیں جس پر اس مامت کی تکمیل ہوئی اس کے معلوم ہوا کہ حضور آخری نبی ہیں آپ کے زمانہ میں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ فرماتے ہیں۔

کوئی اور پھول کہاں کھیلے نہ جگہ ہے جو شش حسن سے نہ بہار اور یہ رخ کرے کہ چھپک چھپک کی تو خفا ہے

تک یعنی جیسے اس آخری اینٹ سے وہ عمل مکمل ہو جاوے گا اور ایک بعد اس میں کسی اینٹ کی جگہ نہ رہے گی یوں ہی مجھ سے موت کا عمل مکمل ہو گیا اب کسی نبی کی گنجائش نہ رہی خیال ہے کہ عینی علیہ السلام قریب قیامت میں پر تشریف لائینگے مگر وہ پہلے کے نبی ہیں بعد کے نبی نہیں یہ اینٹ پہلے کی لگی ہوئی ہے نیز وہ اب نبوت کی شان سے نہ لینگے بلکہ حضور کے امتی ہو کر دیکھو نبی علیہ السلام جب خضر علیہ السلام کے پاس تشریف لے گئے تو نبوت کی شان نہ گئے ورنہ خضر علیہ السلام آپ کی اطاعت کرتے بلکہ اطاعت کی شان سے گئے تھے حالانکہ اس وقت نبوت موسیٰ حضور نہیں ہوئی تھی تو اگر عینی علیہ السلام پہلے نبوت موسیٰ پر ہو چکی ہے حضور کی امت بن کر وہیں تکمیل انکسبت تک کسی نبی کی نبوت ممکن نہیں۔ خیال ہے کہ آخری بیٹا وہ ہے جس کے بعد کوئی بیٹا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَلَنْبِيكٍ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ أَمِنْ عَلَيْكَ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيَتْ وَحِيًّا أَوْحَى اللَّهُ إِلَيْكَ فَأَرْجُوا أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نبیوں کی جماعت میں کوئی نبی نہ رہتا مگر انہیں اتنے معجزات دیئے گئے جتنے لوگ ان جیسے معجزوں پر ایمان لائے نہ اور جو خصوصی چیز تھے عطا ہو جائے وہ وحی ہے جو اللہ نے میری طرف بھی تو فرمائی کرتا ہوں کہ قیامت کے دن زیادہ تم میں سے جو کمالیہ مسلم بنجائی ہوں ان سے حضرت جابر سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ

پیدا ہو یہ ضروری نہیں کہ پچھلے سارے بیٹے مر چکے ہوں حضور کے آخری نبی ہونے کے سنی یہ ہیں کہ آپ کے زمانہ میں اور آپ کے زمانہ کے کوئی پیدا نہ ہوگا اگر پہلے کے کوئی نبی زندہ ہوں تو مضائقہ نہیں چار نبی اب تک زندہ ہیں دو زمین پر حضرت خضر اور حضرت ایساں اور دو آسمان پر حضرت ادیس اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام ان کی زندگی حضور انور کے خاتم النبیین ہونے کے خلاف نہیں اسی حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور کے زمانہ میں بھی کوئی نبی نہ پیدا ہوا نہ یہ شان نبوت رہا سب سے ادنیٰ سب سے آخر ایک ہی ہو سکتا ہے حضور اول مخلوق ہیں اور آخری نبی ہیں۔ ہوا الاول والاخر۔ دیکھو ہماری کتاب شان حبیب الرحمن

یعنی ہر نبی کو وقت کے مناسب معجزے دیئے گئے۔ جنہیں دیکھ کر اس زمانہ کے لوگ ایمان لانے پر مجبور ہوں۔ چنانچہ دوسرے عیسوی میں طب یونانی کا زور تھا تو آپ کو مردے زندہ کرنے اندھے کوڑھے اچھا کرنے کا معجزہ عطا ہوا اور عیسوی میں جادو کا زور تھا تو آپ کو عصا کو سانپ بنانے اور ہاتھ چمکا دینے کا معجزہ عطا ہوا تاکہ ان چیزوں کو ان فنون کے استاد دیکھیں اور ایمان لائیں ان کی پیروی میں دوسرے لوگ ایمان لائیں جب وہ دور گزر گیا وہ معجزے ختم کر دیئے گئے۔ اگر مرزا قادیانی نبی ہوتا تو وہ زمانہ سائنس کا تھا اسے کوئی ایسا معجزہ ملتا جس سے سائنس دان عاجز رہتے۔ دیکھو حضور انور کے زمانہ میں فصاحت و بلاغت زبان دانی کا زور تھا تو حضور کو بلیغ کلام یعنی قرآن کا معجزہ عطا ہوا یہ قانون قدرت ہے۔ سچے نبی گزشتہ نبیوں کے معجزات انکے ساتھ ہی چلے گئے اب نہ عصا ہو عیسوی ہے نہ تخت سلیمانی مگر ہر معجزہ قرآن ہے جو تا قیامت باقی رہے گا کیونکہ میری نبوت تا قیامت ہے اس سے ہر زمانہ میں لوگ قرآن کے ذریعہ مجھ پر ایمان لائیں گے خیال رہے کہ قرآن فصاحت و بلاغت کے اعتبار سے آج علماء کتب معجزہ ہے مگر اس میں یہ خوبیاں ہیں کہ بار بار پڑھنے سے پڑنا نہیں ہوتا میرے کلمے قدرت و تائبہ حفظ ہو جاتا ہے عوام کو ترپا دیتا ہے اس کے ایک فقرہ میں تبدیلی نہ ہوگی ان جود سے عوام کیلئے معجزہ ہے دوسری کتب آسمانی میں یہ خوبیاں نہیں لہذا وہ معجزہ نہ تھیں خیال رہے کہ حضور کا ذکر کثیر حضور کی بزرگی مجھے بموجبیت میں زندہ جادو معجزہ ہے یہی تمام چیزوں کے دیکھنے والے لاکھوں مگر ان کے عاشق ایک ایک حق حضور کا دیکھنے والا کوئی نہیں مگر حضور کے عاشق ان کے نام پر جان دینے والے لاکھوں ہیں یہ زندہ معجزہ ہے میں رب نے میرے علیہ السلام سے فرمایا والیقین علیک محمد متی۔ نیز آسمان پر پتھروں پر گائے بکریوں مرغی کے انڈوں پر حضور کا نام



صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيَتْ خَمْسًا لَمْ يُعْطِكُنَّ أَحَدًا قَبْلِي نَصْرَتُ بِالزُّعْبِ مَسِيرًا  
شَفِيرًا وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسِيرًا وَطَهْرًا فَأَتَى مَارَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ  
فَلْيَصِلْ وَأَجَلْتُ لِي الْمَغَانِمَ وَأَخَّرْتُ لِي أَحَدًا قَبْلِي وَأُعْطِيَتْ الشَّعَاعَةُ وَكَانَ  
النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۖ

صل اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھے پانچ نعمتیں دی گئی جو مجھ سے پہلے کسی کو نہ دی گئی تھیں ایک ماہ کے راستہ  
سے مدد کے ذریعہ مدد کیا گیا اور میرے لیے ساتھی زمین مسجد اور ذریعہ طہارت بنائی گئی تھیں کہ یہی راستہ کے  
آگے کو جس جگہ نماز آجاء وہاں ہی پڑھے اور میرے لیے نعمتیں عطا کر دی گئیں مجھ سے پہلے کسی کیلئے عطا نہیں کرائیں تھے اور  
مجھے بڑی شفاعت دی گئی کہ میں تمام اعمال کی قوم کی طرف بھیجا گیا ہوں کہ وہ دعا ہی وسلم

قدرتی طور پر رکھا دیکھا گیا ہے اور دیکھا جا رہا ہے یہ سب حضور کے مجوزے ہیں یہ سب یہاں پانچ فرمانا صحر کیلئے نہیں بلکہ اس کے  
معنی ہیں کہ یہ پانچ خصوصی فضیلتیں وہ ہیں جو میرے سوا کسی نبی کو نہ دی گئیں تو آئندہ کسی ولی کو ملنے کا احتمال ہی نہیں ہزار ہا خصوصیات  
ہیں جو حضور انور ہی کو ملیں کسی اور کو نہ ملیں۔ لہذا یہ حدیث دوسری ان احادیث کے خلاف نہیں جن میں اور خصوصیات کا بھی ذکر ہے  
کہ یعنی جو دشمن مجھ سے جنگ کرنے آئیں ابھی وہ ایک ماہ کے راستہ پر مجھے دور رہو گے ہیں کہ ان کے دل میں میری ہیبت چھا جاتی ہے اگرچہ  
وہ جنگ کریں مگر مجھ سے جو کہ یہ مجوزہ کسی نبی کو نہیں دیا گیا اب بھی حضور کے روحانی طور پر پہلی ماضی کے وقت زائر کے دل میں حضور کی  
ہیبت بہت ہی ہوتی ہے بعد میں حضور سے انس و محبت پیدا ہو جاتی ہے سبب یہی دوسرے نبیوں کے دینوں میں نماز صرف ان کے عبادت خانوں میں  
ہوتی تھی اگرچہ غیروں میں میری امت تمام مومن زمین پر جہاں چاہے نماز پڑھ سکتی ہے یا بعض جگہ نماز جائز نہیں وہ کسی عارضہ سے ہے جیسے قبرستان  
حمام مذبح وغیرہ نیز کسی بن میں تم نہ تھا یہ صرف میرے دین میں ہے عمل اور بے ضرورتی و دونوں کا تیمم زمین پر ہو سکتا ہے یہ ہماری خصوصیتیں ہیں  
ہے سبب چنانچہ پہلے نبیوں میں جہاد تھے اور چھادوں میں مال غنیمت بھی حاصل کیا جاتا تھا مگر یہ مال غنیمت کسی بیمار پر نہ دیا جاتا تھا اگر اس میں  
کچھ غنیمت نہ ہوتا تو یہی آگ آتی اسے کہا جاتی اگر ذرہ بھر بھی من ہوتا تو آگش آتی ہاں میں غنیمت کا مال مجاہدین میں تقسیم ہوتا ہے وہی قرآنی  
کا گوشت و سرکہ دینوں میں کھایا نہیں جاتا تھا بلکہ بیمار پر نہ دیا جاتا تھا جیسے آگ کہا جاتی تھی اسلام میں قرآنی کو زیر الہامی اور دیکھ بھی کھا سکتے ہیں کہ  
یعنی شفاعت کہہ کر جیسے شفاعت مامر کہتے ہیں وہ صرف حضور ہی کے لیے شفاعت صغریٰ دوسری اور ایدار اللہ اور رمضان قرآن وغیرہ بھی کہیں گے یہاں  
شفاعت کہہ کر مراد ہے کہ اپنی قوم سے مراد وہ خاص قوم ہے جو ان کی امت نبوت برقی تھی جس پر واجب ہوتا تھا کہ ان نبی پر ایمان لائے  
خواہ اپنے خاندان کے لوگ ہوں یا اپنے شہر کے یا دوسرے لوگ لہذا اس فرمان مالی پر یہ اعتراض نہیں کہ ابراہیم و عوط علیہم السلام ملک  
شام و فلسطین کے نبی تھے یہ لوگ نہ ان حضرات کے خاندان کے تھے نہ دھن کے سبب علماء کرام کے نزدیک اس فرمان عالی



وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ  
بِسِتِّ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالزُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِي الْفَنَائَةُ وَفُضِّلْتُ  
بِجَعْلَتِي فِي الْأَرْضِ مَسْجِدًا وَطَهُورًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَأَقْبَى وَخَيْرِي

روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو تمام پیغمبروں پر چھ چیزیں فضیلت دی گئی ہیں۔ جامع الفاظیہ کے لئے نہایت سے میری مدد کی گئی تھی۔ میرے لئے نعمتیں مطلقہ کیں اور میرے لئے ساری زمین مسجد اور پاکی کا ذریعہ بنائی گئی اور میں ساری مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں اور مجھ سے نبی ختم

کے معنی یہ ہیں کہ آپ کی نبوت کے ظہور سے لے کر قیامت تک لوگ آپ کی امتی ہیں خواہ کسی قوم کے ہوں کسی جگہ کے ہوں کسی وقت میں ہوں۔ مرفیاد کرام کے نزدیک از آدم علیہ السلام تا روز قیامت سب حضور کے امتی ہیں حتیٰ کہ گذشتہ انبیاء کرام بھی ہاں وہ قومیں بار اسطر اتنی نہیں ہم لوگ بلا واسطہ اس لئے سارے نبیوں سے حضور پر ایمان لانے کا بعد لیا گیا و اذا اخذ اللہ میثاق النبیین اور نبیوں نے حضور کے پیچھے سراج میں محمدی نماز پڑھی یہاں تو ہے کہ ہم سارے انسانوں کی طرف بھیجے گئے آگے آ رہا ہے کہ ساری مخلوق کی طرف بھیجے گئے جس کا رب اللہ ہے اس کے نبی حضور ہیں اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے حضور جزو العالمین ہے ہم ابھی کہہ چکے ہیں کہ پانچ چہرہ کا ذکر فرمانا مہندی کیلئے جنہیں حضور کو ہیشمار فرمایا میں بزرگی دی گئی ہے لہذا بلاغ والی روایت بھی درست ہے اور تہہ والی اور زیادہ والی بھی۔ اللہ قرآن مجید کے الفاظ بھی ثابت ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے الفاظ بھی نہایت جامع ہیں کہ لفظ تھوڑے معنی مطلب بہت زیادہ دیکھو حضور فرماتے ہیں ائمان کا اعتبار میتوں سے ہے۔ دین کی حقیقت خبر خواہی ہے میتوں کا دل وہ ہے جو بیکار اور غریب پیدا ہوا ہے جو بڑے بھولے بھولے ہیں مگر ساری شریعت و طریقت ان میں بھری ہے جن محدثین نے ایسی حدیثیں کتابی شکلوں میں جمع فرمادی ہیں۔ اللہ اس کی شرح ابھی گذر گئی کہ دشمنوں کے دل میں قدرتی طور پر حضور کا رعب تھا ایسا دیکھا گیا ہے کہ حضور انورؐ کیلئے سر پہے ہیں کا فر تمہارے کو اکثر ابو اگر قتل نہ کر سکا جتنے قتل کر کے گیا ہے

بیت حق است ای از خلق نیست      بیت ای مرد صاحب دحق نیست

اللہ خلق سے مراد ساری مخلوق ہے جاندار ہر ایک بے جان مائل ہر ایک مائل سب پر حضور کی نبوت حضور کے احکام نافذ ہیں ہاں حضور کے احکام ہر قسم کی مخلوق کے لئے عہدہ ہیں چاند سورج حضور کے مطلع ہیں کنگروں چھروں مکڑیوں نے حضور کا کھڑ پڑھا یہ ساری مخلوق حضور کو نبی مانتی ہے سوا کفار جن و انس باقی سب حضور کو مانتے ہیں لہذا اسی فرمان مالی پر یہ اعتراض نہیں کہ اگر ساری مخلوق حضور کی امت ہے تو سب پر نماز روزہ وغیرہ فرض ہوتی چاہئے۔ کیونکہ ہر مخلوق کے احکام جدا گانہ ہیں خیال رہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام سارے جن و انس کے بادشاہ تھے ان سب کے نبی نہ تھے اسی طرح آدم علیہ

اس حدیث  
ابو ہریرہ  
میں ہے

فرماتے ہیں  
نہایت شرم  
کہہ رہے

النَّبِيُّونَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ  
الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرَّعْبِ وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أُتِيْتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ  
فَوَضَعَتْ فِي يَدَيَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۖ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ  
اللَّاهُ تَرَاوَى لِي الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَأَنَّ

کر دیئے گئے۔ مسلمان روایت ہے اس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جامع باتوں کے  
ساتھ بھیجا گیا۔ اور بہت سے میری مدد گئی۔ جبکہ میں سو رہا تھا تو میں نے اپنے کو دیکھا کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنیاں  
ہوئی گئیں تو میرے ہاتھ میں رکھی گئیں۔ اسلم بنیادی روایت ہے حضرت ثوبان سے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ اللہ نے میرے لیے زمین سمیت دی تو میں نے اس کے مشرق و مغرب دیکھے تھے اور

اسلام دساری خلقت کے نبی تھے نہ سارے انسانوں کے بلکہ آپ کے زمانہ میں انسان تھے ہی تھے جس کے آپ نبی تھے اسی طرح نوح علیہ  
السلام کفار کے قلوب جانے کے بعد سارے کشتی والوں کے نبی تھے اس وقت کل انسان اتنے ہی رہ گئے تھے حضور انور کی خصوصیت یہ ہے کہ لا تعداد  
انسان ہوں اور آپ سب کے نبی ہوں تو سارے انسانوں کا اسی طرح نبی ہونا بھی حضور کی خصوصیت ہے اور ساری مخلوق کا نبی ہونا بھی حضور کی خصوصیت  
ہے یعنی میں آخری نبی ہوں میں پروردگار نبوت ختم ہو گیا میرے زمانہ میں یا میرے بعد کوئی نبی نہیں جو نبی زندہ ہیں ان کی نبوت بھی ختم ہو گئی ہے نہ  
میری امت کے ولی ہیں حضرت ان جاس کی رعایت میں جو ہے کہ زمین کے سات طے میں ہر طبقہ میں ابراہیم و موسیٰ اور محمد ہیں وہاں ہر آدمی برحق ہیں نہ کہ  
نبی نہ یعنی میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے زمین کے سارے خزانوں کی چابیاں عطا فرمائیں خیال ہے کہ تمام زمین اور دریائیں پیداوار میں خزانے  
ہیں ان کی چابیاں پکڑ دینے جانے کے معنی یہ ہیں کہ آپ کو ان سب ملک بنا دیا اور انکے بھی اختیار والا کہ آپ لوگوں کو اپنے اختیار سے تقسیم فرمادیں گے

کبھی نہیں دی اپنے خزانوں کی خدا نے  
ہر کار بنایا ہمیں مختار بنایا  
بے یار و مددگار جسے کوئی نہ پوچھے  
ایسوں کا ہمیں یار و مددگار بنایا

اس حدیث کی تائید قرآن مجید کی اس آیت سے ہے: **إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا** حضور پر عطا راہیں اللہ کے  
سارے خزانوں کے مالک ہیں حضرت ربیعہ ابن کعب نے حضور سے جنت مانگی جو منظر فرمایا گیا ہے یعنی ساری زمین مجھے مختار کر کے دکھا  
دی گئی میرے سامنے رکھ دی گئی یہاں مرقا میں ہے کہ ساری زمین حضور انور کے سامنے کر دی گئی جیسے آئینہ دار کے ہاتھ میں آئینہ درمیان حضور  
انور کے مشرق و مغرب کی سلطنت عطا کی گئی دیگر اشد اشد اس سے معلوم ہوا کہ زمین و آسمان مشرق و مغرب حضور انور کی نظر میں بھی ہیں  
اور حضور انور کے تصرف میں بھی سمیت دینے اور دکن دینے سے یہ دونوں باتیں ثابت ہوتی ہیں حاضر حاضر کے یہی معنی ہیں مشرق و مغرب  
دیکھنے کے معنی ہیں کہ میں نے ساری زمین دیکھ لی اس کا کوئی ذرہ چھپا نہیں رہا یہاں سمیت دینے دکھا دینے کا ذکر تو ہوا مگر

میری امت کا ملک وہاں تک پہنچے گا جہاں تک کہ میرے لیے میسر دیا گیا۔ اللہ مجھے دوزخ لے جانے دے گا۔ میری امت کے لیے اس کے لیے سوال کیا کہ انیس سو سال سے ہلاک نہ کیے۔ اور ان پر تکلیف جماعت کے سوا کوئی نہیں سلا۔  
 کہ کہ ہے جو ان کی امن، کہ میرے رب نے فرمایا ہے کہ ہم جب کوئی فیصلہ فرماتے ہیں تو وہ رد نہیں ہو  
 سکتا۔ میں نے آپ کو آپ کے متعلق یہ دیکھا کہ انیس سو سال سے ہلاک نہ کر لیا گیا، اور ان پر

[illegible]

۵۷ یعنی اسے محبوب ہی کو چاہئے کہ ایسی دعا فرمائیں جو ہمارے فیصلے کے خلاف نہ ہو۔  
 نہیں سکتا اور ہم یہ پسند نہیں کرتے کہ کسی کی دعا مانی جائے۔ ایسی دعا کو جس کی یہ دونوں دعائیں قبول  
 ہیں مگر تیسری دعا کرے کہ آپ کو اجازت نہیں ہے۔

اسَاطِعِ عَلَيْهِمْ عُدَّةٌ مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحُونَ بَعْضُهُمْ لَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مِنْ  
بِأَقْطَابِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ كَهَيْئَةِ بَعْضٍ أَوْ يَسِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَاهِ مُسْلِمٌ وَعَنْ  
سَعْدِ بْنِ رَسُوْلٍ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَسْجِدُ بَنِي مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فِيهِ  
رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي  
ثِنْتَيْنِ وَمَنْعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يَكْثُرَ أَمْتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُ  
أَنْ لَا يَكْثُرَ أَمْتِي بِالْفَرْقِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَاسَهُمْ بَيْنَهُمْ

اگر امت کے علاوہ کوئی دشمن سجدہ کرنے کا جو ان کی اس کمی کو دیکھ کر دنیا کے ہر طرف سے جمع ہو جائیں حتیٰ کہ وہ امتی خود  
ان کے بعض بعض کو ہلک کر دیں گے اور بعضے بعض کو قیدی کر لیں گے نہ دسم، طاعت سب سے حضرت سجدہ سے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی معاویہ کی مسجد پر بیٹھے اس میں تشریف لے گئے وہاں دو رکعتیں پڑھیں اور ہم نے حضور کے  
ساتھ نماز پڑھی حضور نے اپنے سر پر ریزہ ریزہ مال کی پھریں گئے تو یہاں پر اپنے رستہ میں چیزیں آگئیں اس نے بے  
لامطافراہیں ہر ایک سے منع فرمایا میں نے پے چھکے کہ کب تک میری امت کو قطع سے ہلک نہ کرے اس نے مجھے یہ حکم فرمایا  
میں نے سوال کیا کہ میری امت کو کب تک ہلک نہ کرے اس نے مجھے یہ حکم فرمایا میں نے سوال کیا کہ ان پہلیں جنگ نہ ہو مجھے اس سے

۱۵ یہی مسلمان خود آپ میں رشتے بڑھتے رہیں گے یہ بھی۔ یہی وہاں کے و خط میں ہیں اس کا خبر راج تک ہو رہا ہے  
اسل کے گھر سے راج میں بھی مسلمانوں کی ہی، دت میں موجود ہیں راج پر سب سے مرعابیں و کوئل طالع ہیں دماہ کے  
مگر۔ ایسے تک میں نہ دو ایک نہیں ہوتے مسلمانوں کا حال نہ معصوم دل میں دو طرف میں درود میں جدانک سے ایک  
لے اس فرمان مالی میں اس عاب اشارت سے کہ مسلمان آپ میں لے کر سے رہیں گے مگر ماضی میں۔ جو آئے سے ہی معاویہ صدار  
کا ایک قبیلہ ہے انہوں نے اپنے ملک میں سکھ بانی تھی جسے سکھ کی معاویہ کا جانا تھا۔ شیخ نے فرمایا کہ وہ مسجد اب بھی حوالی درہ  
میں ہے اس کے کچھ آثار موجود ہیں اس کے صحن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اومشی کے قدم کا نشان ہے گروہ اس کے نشان دیکھے  
نہیں آئے تھے ظاہر ہے کہ درکت دار خیرہ مسجد تھی اگر کسی سکھ کی معاویہ میں وہاں دو رکعتیں پڑھ لے سے خیرہ مسجد کہا جاتا ہے ۱۵ ظہر پہ  
کرسا سے عزم جماعت نہیں ملتا سب صورت سے لگتا کہ خیرہ مسجد کے صحن میں گھر کھڑا ہے اور اگر جماعت کر دے تو یہ جماعت انا قبہ  
طور پر تھی تمام سے۔ تھی نیک کی جماعت میرا تمام تھا کار صابا سے لے لے اس صورت میں تفصیل سے کچھ حدیث میں آتا ہے وہاں دو رکعتیں کا ذکر تھا  
یہ تین عاؤں کا ذکر ہے یہ خبر صرف سب کا کھانا ہو اگر اس کا ذکر نصف طریقہ سے مختلف تھا شیخ نے بھی اس صریح کر کے لکھے سے مسیح فرمایا جواباً کہ وہاں



فَمَنْعِيذُ هَآرَوَاهُ مُسْلَمَةٌ وَعَنْ عَطَا بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ  
بَنِ الْعَاصِ قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْحِيدِ  
قَالَ أَجَلٌ وَاللَّهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوْحِيدِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ  
إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَهِيدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَجَزَا لِلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَمِعْتُكَ

سوال کے منع فرمودہ بعد کلم اور حایہ ہے حضرت علامہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابرؓ سے ابن عمرؓ بن عباسؓ سے سنا کہ انہوں نے کہا ہاں اللہ کی قسم حضورؐ کو ریت میں مغموم نہ ہو گا۔

اسے جہاں ہے کہ کسی قسم کی دعاؤں سے حضور و کریمؐ فراموشی میں حضور کی انبیا صلیت کا، جہاں ہے اس ناخت کا منظر ہے کہ حضورؐ انورؑ  
 رہاں عالیہ جانے سوال نہ کرنے دینے اور سوال نہ کرنے دینے میں بڑا فرق ہے کہ دعا میں ہمارے تصور نامی بھی یہی ہے کہ حضرت ام المومنین حضرت عائشہ  
 عبا کے زور و کڑواہ علام ہیں حضرت عبداللہ ابن عمرؓ و ابن عباسؓ نے قدرتِ مہر سے یہ بھی کہ اس سے معلوم ہوا کہ حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحت  
 شریف بڑھی اور دوسرے سے بڑھ کر کسی دوزی سب صحابہ ہیں اور گذشتہ آسمانی کتابوں کے نصیب ہائے صحابہ و ان کے گونا گونا گویا بھی مندرجہ  
 ہیں کہ ان میں حضورؐ کی خدمت تلاش کرنی صحت ہے بعض حضرات سے سرورِ ماحول سے مندرجہ نام کی مثال میں شائع کئے ہیں جہاں میں سے مافوق  
 شریف یعنی نوریت شریف میں رہاں عزلی حضورؐ اوس کے حسنِ مشابہ سے ذکر میں تو قرب کر کے ذکرِ مصائب کے مائل متان ہیں جہاں جیسے قرآن مجید میں گذشتہ  
 نصیب کو بکار لیا ہے جیسے ہی نوریت شریف میں حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کما حقہ صحت سے قدرت کا زور ہے اس میں حضورؐ انورؑ کو بکار کر حضورؐ کے  
 و صاحبان کئے گئے اور مخلوق کو سائے گئے ہیں کہیں و بہت میں ہی کتاب کو بکار کر حضورؐ کو صاف سائے گئے کہ یہ آیت کی زبردستی طور پر قرآن مجید  
 میں موجود ہے اس کی تفسیر ہماری کتاب میں صحت میں ہے کھوتنا و صحت شریف سے اس کے معنی ہیں صحت شریف سے تو معنی ہیں اہل و شہادت کے تو معنی ہیں گواہ  
 حضورؐ یا اہل شہادت و صحت شریف سے عام ہے کہ وہی صحیح ہے کہ گواہ ہے حضورؐ و وہی وہ کہ سب کو چھوڑنے اور گواہی میں اس کے ایک بعد کوئی ہی نہیں  
 صحت گواہ یہ گواہی ہم پر صحت ہے کہ وہی گواہ کا اعتبار دینا ہے کہ صحت میں صحت شریف سے ہی کے صحابہ و ائمہ و اقوال کے صحت گواہ سارے  
 معنی انہی اقوال کے ہیں کہ صحت گواہ ہیں ہر دہائی و گواہ کے ہمارے گواہ ہیں و گواہوں میں کار و موموں میں کو صحت یعنی ہے کون صحت  
 کون کسی عہد سے پر ہے حق کہ حضورؐ کی گواہی صحت اعلیٰ اور صحت سے شہاد صحت صحت صحت صحت کے دل میں رہتے والے بھی ہیں جہاں سارے  
 جہاں سے صحت شریف دی اور ڈرایا حضورؐ انورؑ نے صحت و قدرت کی سرور مگر شہدائے صحت کا مکان جگہ دیکھ کر بشارت دی  
 اور ڈرایا یہ فرق ہے حضورؐ کی بشارت و قدرت اور دوسرے جنوں کی بشارت و قدرت میں جہاں حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی

بخشش کر دیتے ہیں، اللہ انہیں دوزخ سے محفوظ رکھے گا حتیٰ کہ ان کے دیرینہ دشمنوں کو یہ صلہ کر دے گا۔

امام کے لئے ایک مخصوص طبقہ ہے کہ آپ کے واسطے میں امام مائے مروت نے امتیں کے سنی یا تو ہیں ہم القرنی دے یعنی کہ کے لوگ یا ہے نبیے  
لوگ کہہ کہ بل عربیہ مائے مروت نے تھے اس واسطے میں ، اس نے سنی جس میں ہی دے سنی ساری امام کے رسول اقتدار پر مسمی صفت  
محرر ہیں کہ اس میں ساری امام داخل تہ و عزت ، حضور کا بیٹا ہونا تو یہ میں ذکر ہوا ہے

یاد میں استاد رشک جنت پیما آوردد م  
 ہجرت کا ہے آدم کہ بے گناہ آوردد م

۱۰ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں رونے سے کہ ہم کو ماریت کہ ہم اللہ کے فضل سے  
میں اور دست تقدیر کو ماریت کہ حضور پروردگار سے جسے ہوا بعدی اہل رسولہ ہو ڈکڑا قبال کہتے ہیں۔ ۱۰

عبدالحکیم عہد تیسرے دہائی  
ایس سدا یا اسٹار اور سطر

ساتھ جس قدر کہ رحمت کا مظاہرہ کرتے ہیں اور اللہ کی رحمت تصور اور کامیاب کرنے پر توجہ دیتے ہیں حضور کا نام متوکل تھا کہ جو کہ حضور  
نے اس بار صلیح کا کانٹا سے نظر پڑا ہر جہاں کے بھائی کوئی بھی اس میں جس نفع میں رحمت ہو گئے جو انہوں نے وہ دشمن سے ایسے ناسارہ گاہ  
عالم میں رہا کہ کابریٹ دیا اور جس حالت نہیں ہو رہا ہے کہ حضور صلیح کے حضور میں گئے حضور صلیح کے گھر  
آسمان سے نہ دیکھا آسمان کو کہ حالتی وہ تھا کہ اس کے اس آؤنی وہ یہودی ہیں کہ حضور صلیح کے کیا میں حضور وہ ہیں۔

جنہوں نے ابوسفیان، جہنم، بکریمہ وحشی کو صاف فرما دیا تو گوشت کی ٹکاساں سے کہ وہ عانس میں بیٹے کے درمیان میں چلی تیر علیہ وسلم۔

مسلم! اسی پر کہ جس نے خون کے پیاسوں کو بجائیں دیں

صورہ اور میں شریف نے جاملے تھے مگر وہاں ضرورت سے میں نقد تفریح احکام کئے، اسی سے میں صاحب کی سنی قربانی سے کہ رہا  
یعنی عمارے کی۔ سیکہ میں ذاتی ذاتی کرے والوں کا ذکر ہے۔ حضور پورے اپنے ذاتی دشمن سے دور رہنا معافی دی مگر وہ سنی  
قوی۔ ملکی دشمن کو معاف نہ کیا مگر وہ سرزدی دھنٹی۔ مگر یہ دوسرے ہم کہ معافی دیدی کہ وہ دشمن ذاتی تھے مگر نہ ملے مگر وہ میرے چوری کر  
نہ تو اسے سرگرم معاف نہ فرمایا، لہذا کٹھن دیا کہ وہ وہی قانون کی غرض تھی بہ حق ضرور خیال میں ہے، آج ہمارا اعلیٰ پرنس سے معافی اور  
بخشتہ میں بڑا فرق ہے رب فرماتا ہے۔ بالی ہی احسن حضور کی۔ مدنی شریف اس آیت کی تفسیر ہے عزتات نے فرمایا کسی کا عیب  
چھپانا معصرت ہے اور مراد دنا معافی ہے حضور اللہ تعالیٰ کی معاف کے مہر میں اللہ تعالیٰ عفو بھی ہے۔ درحضور بھی ہے حضور کو  
بہ معاف وہ بے یار دی پوری عطا قربانی میں سیکہ نیز سے وہی سے مراد ملت ابراہیمی سے جس میں کفار کہہ سے دیا ذاتی

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَتَقَرَّبَ بِهَا عَيْنَا عَمِيَّا وَ إِذَا نَاصَمَا وَقَلَّوَا غَفَارًا وَ إِيَّاكَ الْبُخَارِيُّ وَ كَذَا  
الَّذِي عَنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ نَحْوِهِ وَ ذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ الْأَنْصَارِيِّ  
فِي بَابِ الْجَمْعَةِ ۚ الْفَصْلُ الثَّانِي ۚ عَنْ خُبَّابِ بْنِ الْأَرْتِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةً فَأَطَالَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّيْتَ صَلَوةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا  
قَالَ أَجَلُهَا صَلَوةٌ رَغْبَةً وَ رَهْبَةً وَ إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ فِيهَا ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي

کيسے دے والا اللہ اللہ اس سے اللہ نہیں آتے کہ اس سے اللہ کے لئے گناہ (بخاری) یوں ہی اسے داری  
نے بروایت معاذ بن عبد اللہ بن سلام نے بھی اسی طرح روایت کیا کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث کہ ہم آخر میں یہاں لکھیں  
ذکر کرد گئی۔ دوسری فصل روایت ہے حضرت خباب بن ارتؓ سے فرماتے ہیں ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز  
پڑھائی تو اسے بہت دراز فرمایا، تمہارے نے عرض کیا یا رسول اللہ! کہ جسے نماز پڑھی جو کہیں نہ پڑھتے تھے کہ فرمایا  
ہاں یہ نماز رغبت اور ڈر کی ہے جس نے اس میں اللہ سے تمہیں چیزیں مانگیں تو اس نے مجھے

کی کہ کہ اسے بڑھا کر یا جس طرح اللہ علیہ السلام نے اس پر رحم فرمایا کہ وہ کسی قسم کی اسے دسا کر دیا ہے اس میں کا یہ صاف کارآمد  
شرح بہت اعلیٰ ہے، لہذا کہ جسے مراد ہے اس سے اسلامی عقیدے ان ماضی سے کہ اب تک جاری ہے کہ پڑھا جاوے، یہی ساری سورہ فاتحہ  
تھے یعنی حضور کے رحم سے لوگوں کو کہ طبعی عیب بڑھا اور کہ عیب کے دور کو کوئی مٹا دے تو ہر گز ان میں سے کوئی غافل نہ جائے جسے سورہ فاتحہ  
اس کی کہ جسے معنی سنو اور کہ یہ ہمہ تن متوجہ نہ ہو کہ کسی سے کہ یہ متوجہ نہ ہو کہ جسے سورہ فاتحہ میں شریف صلی اللہ علیہ وسلم  
لئے مشرب مجھے کھانے اور پیرہنے میں شریک ہے تو جسے سورہ فاتحہ میں کی وہاں ہر جگہ حضرت علیؓ نے اپنی نماز مبارک پڑھی کہ وہیں  
ہی آپ کا سر شریف ہے راستہ، لہذا کہ تو اس طرح دراز کر، اس سے کہ اسے اس کا نماز کے یا اس طرح کہ اس میں دعا دراز  
مانگی دیکھو مرقاۃ یا مجمعہ درار کیا اور مجمعہ میں دعا طویل، انکی دعا میں کہ یہ دعا مانر ہے یہ دعا میں ہی کہ جو اس  
کے لئے اوکھی تھی۔ کہ معنی اس وقت آپ کا بھی پڑھتے تھے، میں دراز اور میں مار آپ بھی پڑھتے تھے اسی صورت میں دن کی  
مازاد ہوگی کیونکہ حضورؐ نے فرمایا کہ نماز تو بہت ہی دراز پڑھتے تھے۔ کہ میں وہ سرکہ مار میں، امید ہے کہ یہ دعا اب بھی گراں گراں  
بہر خوف و زور کا طریقہ پر جمع تھے جب کہ اس میں میرے تو اسے توڑ کر پڑھا جائے، ہر وقت اس کا کمال پرک ہے جہاں ہے کہ ہر بار یہ خوف بھرا  
اسی لئے صلی اللہ علیہ وسلم دراز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبت معلوم کا جس نے یہاں پہنچ کر کہیں گئی جس سے خوف کی بے مقصد ہے کہ اس مار  
میں خود مانگی اس کی جو بہت کی میری اور سارے کا خطرہ تھا کہ ماضی پر کہ درود نہیں قبول ہو میں اور تیسری دعا سے دوک دیا گیا

ملنے سے فرطے کے وہ ہی تھے جن کو مجھے یہ دعا تھے سے معاف ہو۔ میں نے ان کا رد نہیں کیا اور میرے پاس سے اس دعا کو گنہگار میں بھیجتے  
کی تہاں حاضر ہوتی ہے لکھ عمر سے مراد ان ہیں اور مسند کرے سے مراد ہے مسلمانوں پر اس طرح چھا جانا کہ مسلمانوں کو وہ ماسخ ہدایہ کہ  
دی ہے کہ کوئی مسلمان۔ بکے صلا کہ پیسے گدرا آج تک۔ تو یہاں پر ان سے مراد ان سے مراد یہاں پر ان سے مراد اس کی شروع پہلے ہو چکی کہ مسلمانوں میں  
پیس کی جنگیں تو رہیں۔ چنانچہ خلافت عثمان کے آخر دور میں مسلمانوں میں تنگ ہوئی سب سے پہلے حضرت عثمان کی شہید کئے گئے اس دن کی سیاں سے  
نکلی ہوئی تھوڑا آج تک سیاں میں۔ مگر ہر دور میں مسلمان آپس میں لڑنے سے بڑے ہی سبب سے خلافت چندی میں مسلمانوں کا آپس میں جو کشیدہ و خون  
جہاد وہ سب کو معلوم ہے تمام ملکوں میں فرقہ گروں کے فریاد کی سزا میں تو اس کے معاملہ انگریزی میں حضرت جابر سے دیکھئے کہ جب یہ آپس میں لڑنا شروع  
ہو گیا تھا تو ان سے ان سے بحث علیکم خدا با صحت ہو خدا۔ یہ تصور اور ہے اس کا کیا احوال ہو چھٹ پھر فرمایا گیا اور اس تحت اور حکم میں کیا  
احوال ہو چھٹ پھر فرمایا۔ اور یہ حکم شہید دیدہ بنی ہو سکے۔ میں نے یہ تصور اور ہے اس کا کیا احوال ہو چھٹ پھر فرمایا گیا اور اس تحت اور حکم میں کیا  
رہی خدا جل جلالہ سے ہے آپس کی جنگوں کا عذاب سب سے لکھئے کہ جسے گنہگار میں کی کر کش تو میں کہیں یہ دعا میں کہیں وہاں پر عام دعا ہے تھی کہ وہ تو میں  
روئے زمین پر کوئی کا فر نہ رہا۔ خود اللہ میں عباد سے لئے عباد کا۔ اور وہ اس لئے کہ میں رحمت اللعالمین ہوں کسی پر بد دعا نہیں  
کرتا۔ دوسرے اس لئے کہ میری قوم گذشتہ قوموں کی طرح مکر کس میں میری قوم میں اکثر لوگ مکر میں ہوں جو میں گئے بعض کا فر میں گئے  
مگر ان کی وجہ سے میں عام بد دعا نہ کروں گا۔ (مرقات و اشعار)



۱۵۔ میں بری امت میں بڑے بڑے بیدار پیدا ہو گئے، فردہ کھلی، حق و غائب میں آئینگی گئے، اگر یہ بھابھو ہیں بڑے سار و سامان سے جس ہرنگے اور اہل حق و غائب سامان ہیں گئے مگر جیشہ طہائی حق کو ہی رہے کائنات تک، یہی کاہنہ بر سر۔ ایسے اہل سنت کے پاس ترقی کے اسباب بہت کم ہیں اور اہل باطل کے پاس ہر طرح کے اسباب ہیں مگر طہ اہل سنت ہی کا ہے ۱۶۔ میں جسے گزشتہ امتیں جب گمراہ ہوتی تھیں تو ساری کی ساری گمراہ ہر حلقہ تھیں، یہی کتاب الہی اور ایمان و کرام کی تعلیم داتی تھیں، رہتی تھی سر راست میں ایسا ہر گاہ کی گمراہ فرتے بہت پیدا ہو گئے مگر ایک فرقہ حق پر بھی رہے گا اس فرقہ کی یہی اس دو سامان کی گئی ہیں ایک کہ ماحدہ، انا و احصائی میری اور میرے صحابہ کی سنت کے قیام ہو گئے دوسرے یہ کہ جامعہ میں کی رہا وہ جو کل انہو، اسوا و ازہم، الحمد للہ میرے بکر اس فرقے میں اولیاد اللہ ہوں گئے رہا فروتا ہے و کو مو اعم، انصاف و حق و در قرآن سے صراط الدین، سنت عیدم یہ اصول و جزیں اسی فرقہ اہل سنت و اجماع میں ہیں یہ جامعہ برحق ہے۔ اولیاد اللہ وہ ہیں جو مومن ہوں، و مشق ہوں، اور لوگ اس میں حواء بخواد ولی ایمانی ولی کہیں رب تعالیٰ فرماتا ہے: **لَا دین الا اسلام** و **لَا یقبلون** مطلقاً **الشیو** ۱۷۔ تمام مردہ ولی اور وہیہ، اللہ کے ساتھ سب اہل سنت میں ہیں ۱۸۔ مٹا دیکھا گیا ہے کہ اولاد تو مسلمان لڑتے بھرتے رہتے ہیں مگر حبیب اللہ کا حلقہ بر حوالہ سے دوسرے مکرم متفق ہو جاتے ہیں، ۱۹۔ ستمبر ۱۹۷۵ء میں بھارت نے بڑی فوج سے اچانک پاکستان پر ڈھائی بجے رات کے ملکہ کر دیا اللہ تعالیٰ نے اس جنگ میں مسلمانوں کو ایسا متفق کر دیا کہ یہ ملتان بھڑنا لھو گئے، در جب اللہ کے فضل سے ہم نے جوانی کا روزانی کی و محارب کے رات کھٹے کر دینے کے بعد سو ٹینک۔ جس ہر در فوج تنباہ کر دی، آخر وہ صلح پر مجبور ہو گئے، سستہ دن جنگ ہوئی اگر کچھ دن جنگ اور رہتی تو، اللہ اللہ بہت فتح مسلمان پاتے۔ بڑی طاقتور نے پنج میں بڑا کو صلح کرادی یہ ہے اس فرقہ عالی کا حضور کفار جب کہیں مسلمانوں پر غالب آجاتے ہیں اس کی دھج ساری طعیاں بھاری عظمت ساری اسلام سے دوری کرتی ہے اللہ رسول کیسے ہیں مگر ہم بھوٹے ہو جاتے ہیں،

سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنْبَرِ فَقَالَ مَنْ أَنَا فَقَالُوا  
أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ  
الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ نِزْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ  
قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا فَأَنَا  
خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَوَعْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالُوا

کچھ سنا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے فرمایا میں کون ہوں تم لوگوں نے عرض کیا آپ اللہ  
کے رسول ہیں فرمایا میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں۔ اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے ان میں  
سے اچھوں میں سے بنایا ہے پھر ان میں سے کدو مائیں کیں تو مجھے ان کے اچھے فرقہ میں سے بنایا ہے پھر ان  
اچھوں کے کئی قبیلے کیے تو مجھے اچھے قبیلہ میں بنایا ہے پھر ان اچھوں کے کئی قبیلے تھے مجھے اچھے گھروالوں میں بنایا ہے تو میں ان سب  
میں اچھی ذات والا تھا اچھے گھر والا ہوں ترمذی روایت ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے فرماتے ہیں لوگوں نے عرض کیا

اللہ! جس مرد باطن مانتوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے شریف پر کچھ لکھ کر کیا تھا جیسے آج بھائی کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم جناب باہرہ کی نسل سے ہیں اور حضرت باہرہ کی نسل سارہ یا حصبہ برہم کی وڈی شخص میں کی تھیں مہم پہنے کر چکے ہیں صورت  
عاجس کو یہ طعن سنکر بہت مدبر ہو، اور حضور اور سے اسکی شکایت کی۔ اللہ! حضور اور سے اس کا جواب صرف حضرت عباسؓ کو دے تا بلکہ  
جمع میں کھڑے ہو کر سب کو سنا تاکہ مسلمان مدد ایسے ضرورت سے حوائج نہ کیں یہ سنی لوگوں سے سوال فرما تاکہ لوگ جواب دیں اور ان  
کے دل میں یہ بات نہ رہے اللہ! جناب عبد المطلبؓ سے عرب میں ملک موت منبروں میں تھوڑے تھوڑے تھے غالباً سر میں سے کہا تھا کہ نوحؑ ہم کو بھی بھیجے تھی تب  
حضور نے فرمایا عرب تمام حجاز سے اصل میں حضور اور عرب میں یہ دریا یا یہ ملک نہ ماری مخلوق کی سان افضل مجھے اس اور میں سے ماہ انسانیت کہ  
حضور نے فرمایا اللہ! یعنی اسان و قوم کے میں عرب میں اس میں عرب میں اس میں عرب میں پیدا فرمایا ہے وہی عرب کے بہت سے قبیلے مانے سب سے  
قریش میں مجھے قریش میں پیدا فرمایا ہے وہی قریش میں بہت سے عام۔ یہی تھے سب سے وہی عرب میں یہی تھے اصل میں مجھے عربی ہانم سے پیدا فرمایا ہے وہی اسان  
نے مجھے اتنی شرافت بھی بخشی اور عاری میں عربی ترقی میں یہی ہانم اس میں مجھے یہی ہانم سے پیدا فرمایا ہے نقد جادہ کو رسولوں میں اللہ! جس فرمت میں  
اللہ! جس فرمت میں یہی جس میں عربی میں نہیں محمد رسول اللہ ہے اس میں سب سے زیادہ جس اور عرب میں یہی حال ہے کہ عرب میں چھ  
ملکات کہتے ہیں شعب بن عدیلہ عامر بن عدیلہ، حمیرہ بن عامر بن عدیلہ، عامر بن عدیلہ، عامر بن عدیلہ، عامر بن عدیلہ، عامر بن عدیلہ  
لہ نے رہے جیسا کہ مرقیہ والی حدیث سے معلوم ہوتا ہے عربی سنی بستر اور ستر میں، طلاق سے موصوف ہتھے ہیں کشش

يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنِي وَجِبَتْ لَكَ الشُّبُوءَةُ قَالَ وَادَّهَرَبَيْنِ التُّرُوحَ وَالْجَسَدَ رَوَاهُ

یا رسول اللہ آپ کے لیے نبوت کب ثابت ہوا تو فرمایا جبکہ آدم علیہ السلام روح اللہ جسم کے درمیان تھے

والی ہر پیر اللہ انہیں بخشا پیر بھی خیال رہے کہ نبوت نص اللہ تعالیٰ کے فعل سے ملتی ہے اس میں کسب کو یا کسی اور شرف کو دخل نہیں ہاں جسے رب نے نبوت دی اسے ہر طرح اشرف ناما رب سر داتا ہے اللہ یعلمو حیث یجعل رسالہ اور فرماتا ہے واللہ یختص برحمۃ من یشاء حضور انور تو میوں کے سردار ہیں۔ بعد مواتام مخلوق سے تبرک آپ ہی ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہی جب کہ حضرت آدم کے جسم میں روح پوری زندگی تھی اس وقت ہم نیا تھے اس حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ ہم علم الہی میں نئی تھے کہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ ہم نئی ہوں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ تو تمام اشیاء کرام کی نبوت کو جانتا تھا پھر اس میں حضور کی خصوصیت کی بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ حضور کی نبوت کا اعلان اس وقت ہو چکا تھا۔ فرشتے حضور پر کر دروں سال سے درود پڑھ رہے تھے تمام روحوں کے سامنے سارے فیوں سے حضور پر ایمان لانے آپ کی نصرت وعدہ کرنے کا ہمد و بیان کیا گیا تھا۔ واد احد اللہ حیثا اللہین الیٰہ عرش اعظم۔ آسمانوں جنت کے مخلوق۔ در پھر میں وہاں کے درجنوں کے بیوں پر حوروں کی بیگمیں میں فرشتوں کی آنکھوں میں۔ فلان کے سیوں پر طوبی کے مہر دگل میں حضور انور کا نام لکھ دیا گیا تھا اس شاد اتریم لکھ بھی وہاں جا کر یہ ساری ہمارا ہی آنکھوں دیکھیں گے صوفیہ فرماتے ہیں کہ عالم ارواح میں حضور سارے فیوں کے نئی تھے آپ ان کی روحوں کو تعلیم و تربیت دیتے تھے سارے نئی حضور کے مدرسہ میں تعلیم حاصل کر کے دیبا میں تشریف لائے اور حضور سے یکے جوئے علوم مخلوق کو سکھائے (اشترقا علیہ السلام) اللہ صلی علی سیدنا محمد والہ وصحبہ وسلم۔ یہاں روایات سے مراد کہ یہ حدیث مختلف الفاظ سے مروی ہے۔ چنانچہ ابن سعد نے اور ابونعیم نے علیہ میں طرانی نے کبیر میں حضرت ابن عباس سے یوں روایت کی کہتے نبی وادہ میں السدوح والجسد انما احمہ ودرکری نے ابی یزید میں اور حاکم نے اور ابونعیم نے دلالی میں حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے روایت کی کہتے ان اسی فی الخلق واحد فی البعث ہم یوئس میں تاک میوں سے پہلے ہیں بشت میں مرتبے بعد وادہ نبوت سے پہلے زمیں میں جاتا ہے اور عرش ہی وادہ نور دار ہوتا ہے ہم سے عرض کیا ہے سے

ان روایات کی ہیں حرا اور ہیں ہمد آری ہمد وادہ اس گفتن کے تھے وہ منہی یہ ہی تو ہیں

خیال رہے کہ جسمانی نبوت کے لئے شرط ہے کہ ہی انسان ہوں اور انسانی سلسلہ نصرت آدم سے شروع ہوتا ہے روحانی نبوت کے لئے یہ شرط نہیں لہذا اس زمانہ عالی پر یہ اعتراض نہیں کہ نبی انسان ہوئے یا نہیں اس وقت حضور بعثت انسانیت سے موصوف نہ تھے یا یوں کہو کہ انسانیت کے لئے اولاد آدم ہونا ضروری نصرت فی فی حرا انسان ہیں مگر اولاد آدم ہیں یوں ہی جو مخلوق جنت بھرنے کیلئے پیدا کی جاوے گی وہ انسان ہوگی مگر وہ آدم نہ ہوگی لہذا اس وقت بھی حضور انسانی کی صفت سے موصوف تھے۔

الْقُرْهُدِيُّ : وَعَنِ الْعَرَبِاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي عِنْدَ اللَّهِ مَكْتُوبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَإِنِّي أَدْرَكُ مَجْدِلِي فِي طِينَتِهِ وَسَلْخُ بِرُكْنِي أَوَّلِي أَمْرِي دَعْوَةُ إِبْرَاهِيمَ وَبَشَارَةُ عِيسَى وَرُؤْيَا أُمِّي الْكُتُبِي رَأَيْتُجِبْنَ وَضَعْتَنِي وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُورًا أَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُورُ السَّامِرَةِ وَاه

(ترمذی) ارہایت ہے حضرت عرباض بن ساریہؓ نے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی کہ حضور نے فرمایا میں اللہ کے نزدیک آخری نبی مکھا جو تھا، جب کہ آدم اپنی خیر میں لوٹ رہے تھے تب میں تم کو اپنی پہلی حالت بتاتا ہوں، میں دعا دار ہوں اور بشارت دیتے ہوں تب میں اپنی ماں کا اظہار ہوں جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا کہ ان کے سامنے ایک نورانی برہا جس میں کے لیے شام کے من چمک گئے تھے

۱۔ آپ مشہور صحابہ ہیں آپ کے حالات پہلے بیان ہو چکے ہیں حضور نے صراحت سے ہیں آپ بہت گریہ ناری کرنے والوں سے تھے آپ ان لوگوں میں سے ہیں جن کے متعلق آیت کریمہ وَاذْهَبْ إِلَى الْيَمَنِ فَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَارْجِعْ اِلَيْهِمْ بَارِكُ لَكَ اللَّهُ فِي هَذِهِ اَنْتَ يَاسَافُ سے روح حضور میں نکلا اور انہیں ملکہ کوئی خاص تحریر اور اسے تمام روت میں مشہور کرنے کے لئے لکھی گئی تھی وہاں حضور انور کو سب جانتے پہنچتے تھے اسے اس تحریر و خبر کی وجہ سے خیر میں ونے کے سہی رہیں کہ انہی اس میں روح نہیں چھوڑی گئی خیر میں سکھایا جا رہا تھا یعنی قرآن مجید میں ابراہیم علیہ السلام کہ خود مانہ کو رہے رحمان نعت مہم رسول مہم اللہ اسی قرآن میں حضرت یسے علیہ السلام کی بشارت مذکور ہے میں وہ ہوں وہ بہت بیور نے آپ کی دعائیں لگیں ہیں کہ قرآن سار سے بیور نے آپ کی ستائشیں کی ہیں جس میں زمین نے ہی دعا بشارت نہیں دی

دعا خلیل اور ربہ مسیحا

ہوئے بیور نے آسمان سے جوید

بھکے ان کے گئے سب اپنے پرانے

معلم خدائی کے دون کر آئے

۲۔ یہاں کیا اسے سزا عذاب نہیں بلکہ عطا ہے کیونکہ حضرت آسمانی مذہب نے خوب تو ولادت سے پہلے دیکھی تھا ولادت شریف کے وقت یہ لوگوں اور سے نکل شام کے محلات و حضور میلا رکھی، انھوں نے دیکھے تھے ہی جوری کے کتاب و لہ شریف میں روایت کی کہ صاحب نے ولادت کے وقت لکھا کہ ایک فرشتہ آپ کے پاس آیا ہوا کہ آسمان دعا لگو ایسا دعا واحد میں شریک حاسد ملکہ ملا تو نے ہی جواب لکھا تھا کوئی کہیے والا کہہ رہا ہے کہ اے آسمان کیا تم کو خبر ہے کہ تم ہی امت کے سید ہی امت کے نبی سے ملا ہو۔ (مرآت جلد ہفتم)

مسجد بیور میں آسمان کا لہ بریں ا  
اس نذر انبیاء کی جو تم حامد بریں  
آئی ہوا کہ آسمان کے سب سے نصیب  
انہیں گئے تیری گود میں اللہ کے حبیب  
گودی میں تو کھلائی، جیسے ہاں کر  
اللہ نے کیا، کال ہلال کر !!



فِي تَمَهِجِ السَّنَةِ دَرَوَاهُ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ مَنْ قَوْلِهِ سَأَخْبِرُكُمْ إِلَى أَخِيهِ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا تَحْزَنُوا بِي

اشرح سنن ابوالاحمد ہمامی ابو امامہ حمزہ کے فرماں سے تاہم حضرت ابو سعید سے فرماتے ہیں

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں نہ غمزیہ نہیں کہتا ۱۰۰

اس سے معلوم ہوا کہ حضور کا میلاد شریف پر جتنا جیسے سنت البدر درست گذرے ویسے ہی سنت رسول اترتی ہے دیکھو حضور نور  
منیر پر کس سے ہو کر آپ میلاد شریف خود ارشد و فرما رہے ہیں قرآن کریم نے تو حضور کا میلاد بہت جگہ بیان فرمایا ہے۔ حضور راہد  
کے معجزات چھم کے ہیں۔ بعض وہ جو حضور راہد سے پہلے گذشتہ میرں اور امنوں سے دیکھے بعض وہ ہیں جو حادثات پاک سے  
پہلے والدہ ماجدہ اور عرب بلکہ دیانے دیکھے بعض وہ ہیں جو حادثات پاک رفت دیکھے گئے بعض وہ ہیں جو پہلے شریف میں  
دیکھے گئے بعض وہ ہیں جو پھر نبوت کے بعد سے وحیات پاک تک دیکھے گئے بعض وہ ہیں جو بعد از وفات سے قیامت تک دیکھے  
جائیں گے اس کی تفصیل ہماری کتابوں میں دیکھو بعد نبوت سے وفات تک جو ہر معجزات مستول ہیں۔

۱۰۰ لغت میں سید یعنی صرف ریثہ آتا ہے اس لئے قرآن مجید نے ۱۰۰ کے مادہ معنی عزیز معرکہ و کار خوار بنی کا سید فرمایا و بعد  
سید عالم اسباب۔ مگر شریعت کی اصطلاح میں سید معنی دستگیر حاکم و ماسک کت آتا ہے۔ حضور قیامت کے دن سائے انساؤں  
مگر ساری مخلوق کے فرادرس بھی ہوں گے۔ درمشکل کتا بھی حاکم و راہی جس کو ہم خود امرات اس باب کی تفسیری حدیث کی شرح  
میں عرض کر چکے۔ اس وقت سب حضور کو دیکھ اسلام مشکل کتا حاکم و رواں میں گئے مگر جیسے آج بھی حضور سرکار اسی  
سے سید ہیں۔ مگر آج بھی لوگ یہ بات نہیں مانتے قیامت میں سب ان میں گئے۔ اسی لئے یوم القیامت فرمایا  
جیسے رب فرماتا ہے۔ لا تجد لی الاخرۃ۔ ۱۰۰ اسی شکی را موری کے لئے ہی بڑا دل بیان کرنا پڑتا ہے اتر تعالیٰ کی نعمت کے اہلار کے  
لئے بیاں کرنا شکر ہے فخر ہے رب فرماتا ہے لا نعرجہ ان اللہ لا یحب العرجین اور اتر کے شکر کے لئے  
اپنے فضل بیاں کرنا عبادت ہے رب فرماتا ہے و اما سمعہ رعت قدس یوسف علیہ السلام نے فرمایا تھا انی حیظہ یلم مرا فرما ہے  
میں کہیں اپنے معافی فخر نہیں بلکہ شکر کے طور پر میں فرمایا ہوں سوال کہ کو تر تعالیٰ اور حضور کے صفات جاننے ماننے کا نام ایمان ہے  
اگر حضور اپنے فضل بیاں فرماتے تو ہم حضور کو کیسے جانتے اس لئے اتر تعالیٰ نے ایسے معاف قرآن مجید میں بیاں کئے اور حضور سے  
پنے معاف بیاں فرمائے تاکہ ہم کو ان نے توہ دون ہم کو ماں مے کہنے میں مدد بھی تہیج بیاں بے صوفی فرماتے ہیں کہ اس کے  
مسی یہ ہیں ان صفات پر فخر ہوں کہ بلکہ صفات میں دے رب یہ فخر کرتا ہوں یا میں ان صفات پر فخر نہیں فرماتا۔ بلکہ بھٹی ہوئی  
عبر و حب جہد و دربار ہندی پر فخر ہے (مرقات) اخیال رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کی ان  
کے سائے تعریفیں فرمیں تاکہ انہیں اور یہ وہ حادثات کا شوق ہو اور یہی حکم دیا کہ کسی کی تعریف اس کے سائے نہ کر دنا کہ

لَوَاءَ الْحَمْدِ وَلَا تَغْرَوْنِي يَوْمَئِذٍ أَدْمُ فَمِنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لَوَائِي وَأَنَا  
أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا تَغْرُرُواكَ التَّيْمِذِيُّ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا دَنَا  
مِنْهُمْ سَمِعُوهُ يَقُولُ أَكْرُونَ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ اللَّهَ اخْتَارَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَقَالَ الْخَوَّ

یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تعریف ہے کہ ان کے سوا ایمان نہ ہوگا جو کہ جنت سے ملے نہ ہو  
ان میں سے پہلے ہیں جن سے زمین کھلے گی کہ فریہ نہیں فرماتا اگر تیری راہیت ہے حضرت ابن عباس سے فرماتے ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کچھ لوگ بیٹھے تھے حضور انور شریف صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان حضرات سے قریب  
ہو گئے تو انہیں کچھ مذکور کئے تھے ان میں سے بعض نے کہا کہ اللہ نے حضرت ابراہیم کو اپنا دوست بنایا اور حضرت اسماعیل کو

اس میں تفریق پیدا ہو جائے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ مختلف ہیں۔

۱۵۔ اس فرمان مانی کے بہت سہی کئے تھے میں ایک یہ کہ واقعی ایک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہوا اللہ سے یہ محمد اللہ تعالیٰ کی علی نعمت  
ہے جو مرتبہ حضور کو عطا ہوگا کیونکہ اللہ کی طرف سے یہ قیامت میں سب سے پہلے محمد میں گر کر مترقا ہے کی جے شان  
محمد حضور ہی کریں گے ایسی حمد جو اس سے پہلے کسی نے کی مراد یہ حمد ہی صورت ہی کریں گے حمد کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ہی مراد ہے  
یعنی، عطا اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کا حضور کی حمد فرما۔ اور آپ کی حمد کا عطا فرمانا کہ نام دس۔ اور جو حمد تقاسنے  
حضور کی حمد فرمائے آپ کی حمد کا عطا کرے قیامت کا سب صرف نہ کہ جس میں سرگاہی یہ جاس ہزار برس کا دن حضور کی حمد و تعالیٰ میں  
صرف ہوگا رب فرمائے میں ان بعض معاذ اللہ اور ابی درود میں حضور انور کا نام احمد محمد اور محمد ہے بلکہ حضور کی امت کا نام  
ہے محمد و ان کیونکہ حضور محمد کی امت ہے۔

نقطہ اتنا سبب ہے، اعتقاد ہرم عشر کا کہ ان کی شان محوی دکھائی جائے دلی ہے

۱۶۔ اگر پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد یہ ظاہری محمد ہے تو یہاں اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد یہ ظاہری محمد ہے کہ اس کے نام کے اندر اگر  
دہن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد لینی تو مطلب یہ ہے کہ سب جانتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد و تعالیٰ ہی ہمارے  
حمد کرے گا اور ہماری مخلوق میں کہ ہم کہہ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد کرے گا اور ہم کہہ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد کرے گا اور ہم کہہ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد کرے گا  
یہ ترتیب اور لوگ کہہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد کرے گا اور ہم کہہ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد کرے گا اور ہم کہہ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد کرے گا  
کسی برائی اور ان کی تعلیم کسی چارہ ہو اگر کسی تعلیم نیست۔ یہاں کسی کے خلاف حکم ہمارے کی برائی میں گروہ تعلیم ہی ہوتی ہیں ۱۷۔  
اس وقت حضور انور ان حضرت سے قریب قریب ہوئے مگر ان پر ظاہر ہوئے درود حضرت کی گفتگو یہ کہہ کر دیتے معلوم ہوا کہ آقا اپنے غلاموں کی امت

مُوسَى كَلَّمَكَ لَكَلِيمًا فَقَالَ اخْرِقْ عَيْنِي كَلِمَةُ اللَّهِ وَرُوحًا فَقَالَ اخْرِادُ مَا صَطَفَا اللَّهُ فَخَرَجَ

اللہ نے حضرت موسیٰ سے کلام فرمایا ایک اور صاحبِ قول کہ حضرت موسیٰ نے کہا کہ اللہ کو شہ نے بگڑا دیا ہے

جیت چھپ کر سن سکتا ہے اور اس کی اصلاح بھی کر سکتا ہے یہ تجسس میں خاکِ اعداج اور تبلیغ ہے تجسس کہنے میں کسی کی عیب جوئی کرنا یہ منور ہے رب فرماتا ہے وَلَا تَجَسَّوْا ۚ اے حضرات کی نگاہوں سے اس بارے میں حتیٰ کہ کون نہی افضل ہیں۔ بعض نے کہا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ کیونکہ انہیں اللہ نے اصل سایہ رب مراد سے وَاتَّخَذَ اللَّهُ اِبْرَاهِيمَ حَبِيبًا ۚ خَلِيل کے معنی اور خلیل و حبیب میں فرق ان تبارک و تعالیٰ ہم عرض کرتے ہیں۔

۱۵۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے مرثیٰ علیہ السلام سے ان کی زندگی میں وہی طور پر فیروز و امیر حضرت کلام کیا اور کئی بار کیا اسی لئے ان کا لقب ہے کلیم اللہ ہذا وہی تمام بیرون سے اصل ہوئے چائیں خیال رہے کہ کلیم کے معنی میں ابراہیم کلام فرماتا اللہ تعالیٰ نے آپ سے پہلے تو عطا ہوت کے وقت کلام کیا۔ دھندلت سمجھت یا موسیٰ میرا بار اس کو کہ طور پر کہ کلام فرمایا یہ کلام بیداری میں تھا باقی بیرون سے ایسے بے واسطہ کلام نہ ہوا اگر خیال رہے کہ کلام تھا کھانا بار ہمارے حضور سے سوز میں نے عباد کلام کیا وہاں دیگر کے ساتھ گفتار تھی مکان فاب قومین ادا علی۔ ۱۶

طہر اور مسراج کے قبضے سے جوتا ہے عیاں

ان سے پردہ تھا خدا کا آپ سے پردہ نہ تھا

۱۷۔ یعنی پہلے علیہ السلام کو رب نے ذاتی غزل یہ کھنسی کہ آپ کی میدانِ نل مرد یا عورت سے لفظ سے نہیں بہری نہیں واسطہ لفظ رب نے حضرت مریم کے بیٹے خلیل میں درمیانہ جبریل علیہ السلام کے دم کے آپ کا جسم بنایا پھر کہ آپ روح الامیں کے دم سے پیدا ہوئے اسی لئے آپ کا لقب روح اللہ سے اور چونکہ حضرت جبریل علیہ السلام نے ایک کلمہ کہہ کر دم کا تھا۔ اس لئے آپ کا لقب کلمتہ اللہ ہے۔ اسی لئے آپ کو کہی فرما کر مرد سے میں روح لال دیتے تھے ہمارا اچھے کرتے تھے۔ کیونکہ آپ روح الامیں کے ایک کلمہ کے درمیانہ پیدا ہوئے اس لئے چاہئے کہ آپ تمام بیرون سے اصل ہوں۔

۱۸۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے چند خصوصیتوں میں آدم علیہ السلام کو ممتاز فرمایا آپ کو اور البشر بنایا آپ کو ساری بیرون کے نام تھے آپ کو فرشتوں سے سمجھ کر آیا۔ آپ کو ایسا علیہ السلام بنایا۔ آپ کو سارے نبیوں کا والد بنایا۔ اس لئے آپ ہی اصل ہونے چاہئے تھے ان برادر

میں کسی سے بے محبوب علیہ السلام کے فضائل کا ذکر نہ کیا۔ مگر

در کرب پھیکے جب تک مرد کو رہو نکلیں حسن والا ہمارا ہی

معم  
اد  
کلمتہ  
وہ  
کئی  
وہ

عَلَيْهِ سَلَامُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبْتُكُمْ  
إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ وَمُوسَى نَبِيُّ اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ وَعِيسَى  
رُوحُهُ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذَلِكَ وَآدَمُ أَصْطَفَاةُ اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ أَيْكَ الْأَوَّلِ  
أَنَا حَبِيبُ اللَّهِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا حَامِلُ لُؤَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ نَحْتَهُ آدَمُ

تہا ان کے پاس پہلے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے تمہاری تمنا کی تھی کہ تمہارا تعجب کرنا سنا لیتا  
ابراہیم اللہ کے خلیل ہیں اور موسیٰ اللہ کے نبی ہیں اور عیسیٰ اللہ کے روح ہیں اور آدم اللہ کے  
اللہ کے برگزیدہ ہیں اور آدم کو اللہ نے چن لیا اور موسیٰ اللہ کے برگزیدہ ہیں اور عیسیٰ اللہ کے  
محبوب ہیں اور عیسیٰ اللہ کے برگزیدہ ہیں اور آدم کو اللہ نے چن لیا اور موسیٰ اللہ کے برگزیدہ ہیں اور عیسیٰ اللہ کے

۱۔ صیاب صحت اور ان صحت کے ساتھ تشریح سے کرتے ہیں اور صحت اس آراہی سے گفتگو کرتے ہیں کہ وہ  
صحت کے دلائل بھی ہمارے سامنے آئے اور صحت زور بعد ہی سے آیا اب تاہن مت یہ زمان حال سلاہوں کے لئے مشعل راہ ہے  
۲۔ صحت نزدیکی ان صحت کا اس صحت کے درجات عابد پر غلبہ صحت کہ اور اس صحت کے درجات عابد پر غلبہ صحت کہ  
۳۔ صحت نزدیکی ان صحت کا اس صحت کے درجات عابد پر غلبہ صحت کہ اور اس صحت کے درجات عابد پر غلبہ صحت کہ  
۴۔ صحت نزدیکی ان صحت کا اس صحت کے درجات عابد پر غلبہ صحت کہ اور اس صحت کے درجات عابد پر غلبہ صحت کہ  
۵۔ صحت نزدیکی ان صحت کا اس صحت کے درجات عابد پر غلبہ صحت کہ اور اس صحت کے درجات عابد پر غلبہ صحت کہ  
۶۔ صحت نزدیکی ان صحت کا اس صحت کے درجات عابد پر غلبہ صحت کہ اور اس صحت کے درجات عابد پر غلبہ صحت کہ  
۷۔ صحت نزدیکی ان صحت کا اس صحت کے درجات عابد پر غلبہ صحت کہ اور اس صحت کے درجات عابد پر غلبہ صحت کہ  
۸۔ صحت نزدیکی ان صحت کا اس صحت کے درجات عابد پر غلبہ صحت کہ اور اس صحت کے درجات عابد پر غلبہ صحت کہ  
۹۔ صحت نزدیکی ان صحت کا اس صحت کے درجات عابد پر غلبہ صحت کہ اور اس صحت کے درجات عابد پر غلبہ صحت کہ  
۱۰۔ صحت نزدیکی ان صحت کا اس صحت کے درجات عابد پر غلبہ صحت کہ اور اس صحت کے درجات عابد پر غلبہ صحت کہ

۱۔ صحت نزدیکی ان صحت کا اس صحت کے درجات عابد پر غلبہ صحت کہ اور اس صحت کے درجات عابد پر غلبہ صحت کہ  
۲۔ صحت نزدیکی ان صحت کا اس صحت کے درجات عابد پر غلبہ صحت کہ اور اس صحت کے درجات عابد پر غلبہ صحت کہ  
۳۔ صحت نزدیکی ان صحت کا اس صحت کے درجات عابد پر غلبہ صحت کہ اور اس صحت کے درجات عابد پر غلبہ صحت کہ  
۴۔ صحت نزدیکی ان صحت کا اس صحت کے درجات عابد پر غلبہ صحت کہ اور اس صحت کے درجات عابد پر غلبہ صحت کہ  
۵۔ صحت نزدیکی ان صحت کا اس صحت کے درجات عابد پر غلبہ صحت کہ اور اس صحت کے درجات عابد پر غلبہ صحت کہ  
۶۔ صحت نزدیکی ان صحت کا اس صحت کے درجات عابد پر غلبہ صحت کہ اور اس صحت کے درجات عابد پر غلبہ صحت کہ  
۷۔ صحت نزدیکی ان صحت کا اس صحت کے درجات عابد پر غلبہ صحت کہ اور اس صحت کے درجات عابد پر غلبہ صحت کہ  
۸۔ صحت نزدیکی ان صحت کا اس صحت کے درجات عابد پر غلبہ صحت کہ اور اس صحت کے درجات عابد پر غلبہ صحت کہ  
۹۔ صحت نزدیکی ان صحت کا اس صحت کے درجات عابد پر غلبہ صحت کہ اور اس صحت کے درجات عابد پر غلبہ صحت کہ  
۱۰۔ صحت نزدیکی ان صحت کا اس صحت کے درجات عابد پر غلبہ صحت کہ اور اس صحت کے درجات عابد پر غلبہ صحت کہ

كَوْنٌ وَلَا فَخْرٌ وَأَنَا أَوَّلُ شَارِعٍ وَأَوَّلُ مُشْفِعٍ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا فَخْرٌ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُخْرِجُ رُوحَ الْجَنَّةِ

اور کے سوا ہونگے غریب نہیں کہتائیں بلا فخر کہہ کر اولاد پہ قبول الشفاعت کے ان میں پہلے غریب نہیں کہتائیں بلا فخر کہتے ہیں جو جنت کی ذریعہ بنائے گا

۱۱ من ذلک مث فعل وہ جہاں دکر میرا ہی رکھنے کی در خواست کرے دا جعلی لسان صدق فی الآخرین حبیب وہ جس کا ذکر میں تمہارے بلند کرے دمعنا الحق دکر وہ کھرا پت نام کے ساتھ ان کا نام طے۔ مث فعل وہ جو رب سے جنت مانگے دا جعلی من ورنہ جنت اسیم۔ حبیب دیتے رب رحمت و درخ ملک عالم کثرت کا ملک مانگے انا اعیانہ انکوثر (مرقاۃ) مث حکم وہ جو رب سے کلام کرے خود پر جانے حبیب وہ جسے رب کلام کرنے کے لئے عرض پر بلائے مث فعل انا جہاں کہ دوست ہو حبیب ہو درون سرا ہو جہاں خلق میں میں صحت میں دہائی گئے کنت حبیب من دراد ۵

۱۲ تم تو جو صبر و رپوست اور ہی ماہر کے دوست تم ہو درون سرا تم یہ کر دوڑوں درود  
۱۳ حکم وہ جو کل صحت کی محکم کی تاب نہ لائے غریبی صفا حبیب وہ جو میں دت کبریا دیکھے اور مسکرائے  
۱۴ موی رہوش رفت بہ یکسر بر تو صفات تو میں دت ہی نگری در جستجو

۱۵ غلہ حکم وہ جس کی راز دارہ گنگر محبوب کو سنا دی عاویہ حبیب وہ جس سے ہنگامی کی باتیں کسی کو نہ سنائی جاویں۔ غلہ حکم وہ جس کا عصب کا اثر ہو۔ حبیب وہ جس کا صبا گروں کا صبا ہو

۱۶ عصار حکیم اثر دہائے عصب بخا گردوں کا سبب عصار عصار  
۱۷ حکم حکم شدہ جو رب سے جس کے اولی اور رب رشتے ہی ترلی حبیب شدہ جس کے تقاضی بننے پناہ دیا رکھائے لکنا کیا محمد فرمائے  
۱۸ تو ہوں حال و خوبی سر عرض گر خدایا لہی نگہ میرا کس کر تجھت لن ترانی

۱۹ مث روح شدہ کہ جب اس کی پاک دان کو تمت گئے تو اس کے ہمکن شریعت کی معنی بیاری باتوں کے درجہ اس طبع طاہرہ کی عصمت بیان کی جائے معنی اس کا گواہ یہ ہو حبیب وہ کہ جب اس کی زود طبع طاہرہ کو بہمت گئے تو خود عاقل گوہی دے۔ مث روح شدہ جس کا دم بے عاں جسوں کو جہد روز مار می زندگی بننے مگر حبیب شدہ جس کا نام بے جان مردہ دلوں کو دئی زندگی بخشنے اور اہل کا یہ فیض تافیت جاری رہے

۲۰ مث روح شدہ جو مرے ہوئے اسوں جواں کو مرد کرے حبیب شدہ جو حشک مگر یوں کنکروں کو زندگی اور گویائی بخش کر دن سے با طر پڑھوائے۔ مث صلی اللہ وہ جس ایک مار رشتے مجدد کریں۔ حبیب شدہ جس پر حبیب اللہ تعالیٰ اور فرشتے درود بھیجیں مث صلی شدہ جو اجسام کے والد ہیں حبیب اللہ وہ جو ادوح کے والد ہیں مث صلی شدہ جو مہر سے نساؤں کے والد ہیں حبیب اللہ وہ جو سارے عالم کی اصل ہیں جن کے نور سے عرش و فرش لوح و قلم وغیرہ ہے  
۲۱ مث صلی اللہ وہ جنہیں شہر نے حیزوں کا نام سکھایا دعوہ ادمہ ولا سعاد کلھا حبیب اللہ وہ جسے رحمن نے قرآن



آپ مشہور صیہی ہیں، ایسا تجھے حضور نور نے امت کو توں پر دوسرے کا علم و فہم آپ کو بتایا، اقویٰ یہ ہے کہ محمد فاروقی میں تادیر میں تہجد جوئے  
 ۱۰ یعنی دیر میں سب خیوں سے آخر ہمارا ظہور ہو، کساہ آتری بھی قرآن ہم کو کئی آتری مگر ہمارا جاری ہو، آخری ملت آکر ہی امت  
 ہمارا ہے قیامت میں ہر جگہ اولیت کا ہر جگہ اسے ہر جگہ اول شیعہ ہم حسب میں ملے، علامہ محمد دوسرے خیوں کا ساری تہوں میں پہلے ہمارا امت جنت میں  
 جائے گی پھر دوسری نہیں، مگر اول و الاخر مخلوق میں ہم ہیں اس کی تحقیق ہماری کتب، شانِ حبیبؐ، ترجمہ میں علامہ کرو۔

وَأَنَا حَبِيبُ اللَّهِ وَمَعِيَ لَوَآءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَإِنَّ اللَّهَ وَعَدَنِي فِي أُمَّتِي وَ  
 أَجَارَهُمْ مِنْ ثَلَاثٍ لَا يُعَذِّبُهُمْ بِسُنَّةٍ وَلَا يَسْتَأْصِلُهُمْ عَذْرًا وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلَى  
 ضَلَالَةٍ زَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ۖ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فُخْرَ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فُخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَارِعٍ  
 وَمُشَفِّعٍ وَلَا فُخْرَ زَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ۖ وَعَنْ أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ خُرُوجًا إِذَا ابْعَثُوا وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوا وَأَنَا

برگزیدہ ہیں اور میں اللہ کا محبوب ہوں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے پاس ہو گا اللہ نے مجھے میری امت کے بارے  
 میں وعدہ فرمایا ہے کہ انہیں تین آفتوں سے امن دی ہے ان پر مائتہ نہ بھیجے گا انہیں کوئی دشمنی جیسے نہ بکھیرے گا انہیں  
 گمراہی پر جمع نہ کرے گا (دوسری) ولایت ہے حضرت جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں رسولوں  
 کا پیش رو ہوں مگر فخر یہ نہیں کہتا میں بیہوشوں میں آخری ہوں ، فخر یہ نہیں کہتا میں پہلا شافعیت والا ہوں  
 مقبول شفاعت ہوں فخر یہ نہیں دلاؤں ، ولایت ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے کہ جب لوگ اٹھائے جائیں گے ان سب میں پہلے میرے قریبیوں سے باہر بیٹھے قریب لوگ وفد نہیں گئے تو ہم

سب پہلے ہی ہماری طرف سے تھے جسے ہم نے سب سے پہلے ہی اپنے کلام کے لئے یہ لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب ہے آپ کا  
 لقب حکیم اللہ ہے سب سے پہلے تمام لوگوں کی شرف کی چیز ہے ہم میں کہ چکے ہیں محمد سے زیادہ واحد ہے کہ امت پر بادہ جو اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا  
 ماہ پاک محمد ہے یا مہر و مجربیت ہے کہ میں نے سب سے زیادہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوگی اسی لئے آپ کا محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی کا بطور دنیا میں بھی  
 پروردگار ہے صلی اللہ علیہ وسلم حضور کی جوئی اور جوہر ہے خلی کسی کہ جوئی سرداں میں آپ کے نصیب نصیب سے علی ہیں اور نصیب کلام  
 میں سب سے پہلے میری امت میں اختلافات ہو گئے مگر سب سے گروہ ہو گئے ایک صفت سرور حق پروردگار وہ ہی سب پر غالب ہوگی  
 مسودا اعظم صلی اللہ علیہ وسلم اگر وہ وہی ہوگا۔

سب سے فائدہ مند ہے تو سب سے پہلے کہی جاتا کہ جلائے والا آگے بڑھے والا پیچھے ہو جیلے والا آگے صورت پرست میں سب  
 نبیوں سے پہلے جانے لگے اور سب سے خیر صورت کے پیچھے پیچھے ہو گئے کی ممانعت صورت قائم رہیں میں ۵۵ اس کی تشریح گروہ کی کہ حسب قیامت میں  
 دوسرے صفحہ پر قریب کی کہیں گی سب سے نکلیں گے رندہ ہو کر تو اس کی ترتیب ہوگی کہ امت سے پہلے حضور زور کی تشریح کی اور نبیوں کی بعد میں پھر سب سے پہلے  
 حضرت عیسیٰ و ہارون کی قریب کی کہیں گی دوسرے لوگوں کی بعد میں اس کا یہی ذکر ہے۔

خَطِيبُهُمْ اِذَا انْصَتَوْا وَاَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ اِذَا اُجِسُوا وَاَنَا مُبْتَسِرُهُمْ اِذَا  
يَكْسُوا الْكِرَامَةَ وَالْمَفَاتِيحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَلَوْ اَنَّ الْحَمْدَ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي  
اَنَا اَكْرَمُ وَلَدِ اَدَمَ عَلٰى رِبِّيْ يَطُوْفُ عَلٰى اَلْفِ خَادِمٍ كَمَا تَهْمُرُ بَيْضُ

بیشرو ہونگے اور لوگ سب ہاتھ پر ہونگے تو محمدؐ کے پیچھے ہونگے تو ان کے پیچھے ہونگے اور جب  
ایس ہونگے تو انہیں شدت دینے والے ہونگے اس دن عزت و کبریاں ہر ہاتھ پر ہونگی اور ہاتھ ہر گاہ میں ہونگی  
اور اللہ اکرم میں اپنے رب کے نزدیک زیادہ عزت والا ہوں نہ ہلے ہاں ایک ہزار خدام گھومیں گے گویا وہ مغرور

۱۔ قرآن کریم فرماتا ہے یوم نحشر المتقين ان الرحمن وعدا وصوف المحرمین الی جہنم وردا جن  
سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دن متقی مومن رب کی بارگاہ میں دو دروازے یا بندوں کی صورت میں اس سے جنت کے لئے حاضر ہوں  
گئے اس وقت حضورؐ اور سب کے جیسا اور پیشرو ہوں گے حضورؐ ہی کے درپے لوگ رب سے ہیں گئے حضورؐ ہی رب  
تعالیٰ کا جواب ان لوگوں کو سنائیں گے یہ واقعہ قیامت میں ہوگا۔

۲۔ یہ واقعہ شفاعت کہی گئی ہے۔ جب کہ مخلوق محنت پر دنیاں ہو کر انبیاء اکرم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور کوئی دوسرا شفاعت  
کی عزت نہ کریں گے رب کی بارگاہ میں سب ہی حاضر ہوں گے اس وقت حضورؐ ہی سجدہ کر کے حمد الہی کر کے شفاعت کریں  
گئے۔ حبیبِ معنی معام پہنچائے والا خطاب کثرتِ مددوں کی طرف سے رب کی بارگاہ میں عرض و معروض اور رب کی طرف سے  
بندوں کو فروغ دینا اس وقت حضورؐ ہی کا کام ہوگا اس کا ذکر سے ۱۔ یہی جب لوگ میرا عزیز ہیں تو کروئے جائیں گے مگر کوئی ان کا  
پرمان حال نہ ہوگا محنت گرمی سے کیے ہوئے ہوئے سب حاضر ہیں انہم لہم الالہ تہ حضورؐ اور رب کے ساتھ کتاب شروع  
کرائیں حضورؐ کی شفاعت قیامت کے کام کا سونپا ہوگی ۲۔ یہاں اس سے مراد جو کہ امت کو شفاعت سے لڑی پہنچا دیا اول قیامت میں مومنوں کا  
یہ حال ہوگا۔ تب حضورؐ شریفؐ ان کو رب کی طرف سے شفاعت کی خوشخبری دینگے کہ امت گمراہ تھے جو اب تم نے جنت کے دروازے پر قدم نہایت کھائے اس  
شارت پر دیکھتے دن بھر چلنے والے وقت کیلئے تنگ ہو جائیں گے ہر گز نہایت عادی گریہ و زاریوں کے لئے ہونے والے جنتی خیموں دیوں  
کو عزت گنت گنتوں کو شفاعت یہ کاروں کو معاف میرے ذریعہ سے ہے اللہ تعالیٰ کے لاکھوں ملائے ہیں ہر ملائے میں کروڑوں رحمتیں  
ان سب غزائوں کی چابیاں حضورؐ اور رب کے ہاتھ ہوں گی۔

لا ورب البیت جو جس کو ملاں سے ملا  
مٹی ہے کہ میں میں نعمت رسول اللہ کی !

۳۔ اولاد آدم سے مراد ملائے انسان ہیں جن میں حضرت آدم و حواؑ بھی داخل ہیں حضورؐ ان سے بھی افضل ہیں اور سب  
سارے انسانوں سے حضورؐ افضل ہیں تو انی مخلوق پرستی سے بھی افضل ہیں کہ انسان ان سب سے افضل ہے

انڈے چمکا کر کھائے ہوئے کوئی قدرتی دوا دے گی اور ترقی نے فرمایا یہ حدیث عرب ہے نہایت ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ملائی اور فرمایا پھر مجھے ختمی جوڑا پہنایا مبارک پیر میں عرض کی داہنی طرف کھڑا ہوں گا تاکہ

بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اصل، خلق میں رب نے مکہ معظمہ کی قسم اس لئے فرمائی کہ وہاں حضور جلوہ گر ہیں لا اضم بعدا  
للذوات حتیٰ بعدا اللہ اثبات و تشریح تمام صفات تمامت میں سب آنکھوں سے دیکھیں گے جو یہاں یاں ہے ہاں  
میں ہوگا: سنی معنی صحیح ہے بیعت کی بمعنی ادا، اس سے شتر مرغ کے اداسے مراد میں کھنک کے سنی ہیں جسے گرد و  
غبار نہ پہنچا، اپنی اصل صفائی پہ ہر عرب میں شتر مرغ کے اداسے کے رنگ کو بہت جس جس نے دیکھا ہے۔ بعد انہیں کھانے کیلئے  
یہ فرمایا یعنی سیدی مال پہ زردی اسی سے قرآن کریم نے کوروں کا جس اسی حرمت میں دریا کا حق یعنی کنوئیں باقی دنیا میں جیسے طلب  
شام وغیرہ میں سیدی مال پہ زردی کیا جاتا ہے حضور اور کا جس اس ہی تو جسا کو عید خریف کے بیاں میں آدھے گا (مرقات ۱)

سٹے جاں اور مانے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تشہیدِ قرب کرکھی نے کئے تھے بے کروں گھوڑے شہزادہ کے عسکرانہ ڈسے پاویں گھوڑے  
 دہا ستر خیل سب سے کہ مرنے میں سوراخ کیا جائے اور اسے دعا گو میں زہر دیا جائے وہ ریادہ حسین معلوم ہوتا ہے سوراخ کئے  
 مرنے مرنے کے متبادل میں کہ وہ ایسی سبب والی حالت میں ہوتا ہے اس لئے ہر جگہ درمیان سے تشہید دی جاتی ہے یعنی بھر پر دے  
 جوئے کوئی ہی کھڑے ہوئے ہر وہ خادم حضور کے ہر طرف پھیلے ہوں گے بعد میں کھڑے تو ہیں سے تشہید دیا جاتا ہے ہی مرنے  
 ہے یہ سلام و قناعت ہی میں حضور کے گرد و پیش ہوں گے یا محبت میں اگر محبت میں ہیں تو علاوہ اہل معارف کے ہونگے خود سرخسیتوں کو مٹا  
 ہوں گے سٹے یہ حدیث ایک بڑی حدیث کا ترجمہ ہے تم فرما کہ اسی معنی کو پہلے معنیوں پر مٹا دیا گیا ہے یعنی سب سے پہلے قناعت کے  
 دن قرآن سے میں ادھنایا جائے گا وہاں ہی مجھے قتل ہونا یا عاویس کا وہ جو گرا کہ پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قتل ہونا یا عاویس  
 کا۔ جبر مجھے یہ دوسرا قول ہو گا قتل کرامت یہ قول میں عشر میں سونے کہ ہونا یا عاویس کا اور یہاں جس قول سے کا ذکر ہے وہ قول  
 سر کے لئے ہے تو قرآن اور یہ سٹے ہی ہونا یا عاویس کا۔ سب سٹے جائیں گے حضور اور اور جس خاص پیار سے کہ سٹے پہلے  
 مرنے سٹے مٹی میرا بہ خاص مقام جہاں میں تشہید لڑنا میں تھا عرض، اعظم کی دہا ہی جانب ہو گا، ہی مقام پر میرے  
 سوا کوئی نہ ہو گا یہ مطلب ہیں کہ عرض کی دہا ہی طرف سوراخ کر کے کوئی نہ ہو گا کسی دل جب کا فرد میں میں چھٹا ہو  
 گی در ارشاد ہو گا دہا دہا الیوم ایہا المسجد من نور من عرس اعظم کی دہا ہی طرف کھڑے ہو جائیں  
 گئے کھڑا نہیں طرف رہ کر تا ہے صاحب المساجد صاحب المساجد اس آیت کے ایک معنی یہ بھی کئے گئے

يَمِينِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُومُ ذَلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ  
وَفِي رِوَايَةٍ جَامِعِ الْأُصُولِ عَنْهُ أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنَشَّقُ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأَكْسَى، وَعَنْهُ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَلُوا اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ  
مَا الْوَسِيلَةُ قَالَ أَعْلَى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْتَهِا إِلَّا لِرَجُلٍ وَاحِدٍ قَارِءُ جَوَانِتِ  
أَكُونُ أَنَا هُوَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَ

فلو کہ میں میرے سوا کوئی نہیں جو اس سے بڑھ کر اہم ہو۔ (ترمذی) اور جامع الامم کی روایت میں اللہ  
انہیں ابوہریرہ سے مروی ہے کہ میں پہلا شخص ہوں جس کی قبر کے لیے چڑھنے پر زمین یا جانے لگے گا۔ روایت ہے  
انہیں سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روای ہیں فرمایا اللہ سے میرے لیے وسیلہ لگوں گا۔ ہر نبی کی اس سے اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے لیے کیا چیز ہے فرمایا بہشت میں سب سے دُعا دار جو جسے ایک شخص یا ایک اللہ میں امید کرتا ہو کہ وہ میں  
ہی جہنم لگائے (ترمذی) روایت ہے حضرت ابی بن کعب سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روای فرماتے  
ہیں فرمایا جب قیامت کا دن ہو گا تو میں نبیوں کا امام اور ان کا عقیب

ہوں یعنی میری جگہ پر وہی عاقب جائے گا۔

سنہ کھڑے ہونے سے مراد ہے شرف و امان کا مقام وسیلہ ہے یا امام محمود وسیلہ مقام پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
سب کی شفاعت کریں گے اور مقام محمود پر سب حضور کی تعریفیں کریں گے حتیٰ کہ رب تعالیٰ ہی۔

سکے جا رہے کہ مقام وسیلہ حضور اور کے لئے ہی ہیں مانا، تاہم حضور کے نام و ہر ایک ہے پھر ہم سے دعا کرنا اس  
لئے ہے تاکہ اس دعا کے ذریعہ ہم کو بھی کچھ نفع حاصل ہو کہ یوں کہ دعائیں دینا بھیک مانگنے کا ایک طریقہ ہوتا ہے  
قلب کی صورت میں ہر ہر کسی کو کم سے کم شرف دے گا دعائیں محفوظ حسنہ صلی اللہ علیہ وسلم

درد و تشریف پڑھے گا بھی یہی مقصد ہے دان کے بعد خود مانے وسیلہ بڑی جلی ہے اس کا ماخذ یہی حدیث ہے۔

سکے اس کی بخت، دان کے بیان میں گزرتی اس زمانہ میں سے معلوم ہوتا ہے کہ وسیلہ ہستوں میں سے بلکہ الامام ہے جو صرف حضور  
انور کے لئے ہے مافیہ کے لئے اس کے پیچھے کے مقامات ہیں جس کی طرف اس کے لئے ختمی ہیں اس کے نیچے ہر گز عرش میں مقام محمود  
ہی ہے۔ اور اگر وہاں بھی وسیلہ ہے تو وہ دوسرا مقام ہے سکے۔ یہاں اور جو فرماتا ہے علمی یا ہے یقینی کی دہر



خَطِيبُهُمْ وَصَاحِبُ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرُ خَرِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۖ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وَكَأَلًا مِّنَ  
النَّبِيِّينَ فَلَنَاقِيَنَّ ابْنِي وَخَلِيلِي رَبِّي ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ أَوَّلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ  
اتَّبَعُوهُ وَهَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۖ

ہم گاہ ادا ان حضرات کا شفا مستی فرمایا نہیں فرماتا ہیں (ترمذی) روایت ہے حضرت عبداللہ بن مسعود  
سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر نبی کے پاس نبی قریب تر ہوتے ہیں اور میری  
میرے باپ کے سب کے نیل میں پھر آپ سے نور آیت تلاوت کر لوگوں میں ابراہیم سے قریب ترین ہیں  
جنہوں نے ان کی پیروی کی اور یہ نبی اور وہ ایمان لائے وہ اور اللہ ہی ہے عزوجل کا کہ (ترمذی)

سے نہیں ملے تو اس کا یہ یا بل کہو کہ کریم کی میری بھی فضیلت ہوئی ہے ۔

۱۵ یہاں امام سے مراد ناز کا ام نہیں بلکہ سب کے آگے چلنے و سب کی طرف سے رب کی مارت گاہی کلام کرے والا ہر کام میں سب پر عمل  
کرنے والا اور وہ حق کو جنت ہی آگے آگے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور نبی کے بارے ہی داخل ہوں گے ۔

۱۶ میں تمام نبیوں کی شفاعت ہم کریں گے مدد و رحمت کی ، اسی سب کی شفاعت کی ابتدا ہم سے ہوگی کہ پہلے ہم مدد و رحمت  
کھول دیں گے پھر ہمارے بعد دوسرے ہی شفاعت کریں گے ۔

۱۷ بھی حضرات انبیاء کریم کہ ہر نبی کو کسی دوسرے نبی سے خاص قرب حاصل ماحول ہوتی ہے جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
مستحق جنت میں اور کھار کو پاک کر لے میں یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے تارک الدنیا ہونے میں ۔ ۱۸ یہی صورت  
سیرۃ اعلیٰ حضرت ابراہیم سے بہت ہی ماحول رکھتا ہوں حتیٰ کہ حضور کا وہی سلام میں امت ابراہیم کہتا ہے اب فرماتا ہے فلا بلعۃ ابراہیم  
حیثا حتیٰ کہ حضور نور نے فرمایا کہ ہر نبی جناب ابراہیم کی ہم شکل ہوں جو ہمیں رکھنا چاہے وہ مجھے دیکھ لے ۔

۱۹ حضور انور نے اپنے فرمان عالی کی تائید میں یہ ایک اور علامت دہائی جس میں حضور کو حضرت ابراہیم سے قرب تر فرمایا گیا ہے معلوم ہوا کہ ابراہیم  
سے قرب میں چاہے حضور جیسا اور اعلیٰ سے قرب حاصل رکھتے ہیں نورانی ور میں صلی اللہ علیہ وسلم ۔

۲۰ اس آیت کی تفسیر ہماری تفسیر میں علامت کو وحال رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم توکل مہر رحمتا انتظا و راہ  
حد میں قربانی دینے سے بڑی سے بڑی طاقت کا مظاہرہ کے اسے بنا کرنے میں حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم  
کا مورد ہیں حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات مددگی کا مظاہرہ کر دہمرا آقا سے دو جہاں کی سیرت پاک بخور پڑھو ۔  
یکساں نظر آئے گی جو میں حضور اور کے نقش قدم پر چلے اسے بھی حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم سے اشارہ اللہ فسر حاصل ہوگا

وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي لِكُلِّ شَيْءٍ مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَكَمَالِ مَخَاسِنِ الْأَفْعَالِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ۖ وَعَنْ كَعْبٍ يَحْكِي عَنِ الثَّوْرَانِ قَالَ نَجِدُ مَكْتُوبًا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ عَبْدِي الْمُسْتَخَارُ

طاریت ہے حضرت جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے اطلاق کے درجات مکمل کرنے کے لیے مجھے اعمال کے کمالات پر سے کوٹنے کے لیے محمد کو بھیجا (شرح سنن طاریت ہے حضرت کعب سے کہ وہ تورات سے حکایت کرتے ہیں فرمایا ہم وہاں لکھا پاتے ہیں کہ محمد خدا کے رسول ہیں میرے پسندیدہ بندے ہیں۔

اسلام تمام صحیح ہے مگر تکی یعنی پسندیدہ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک قبول خدا صحت صحیح ہے خلق کی معنی مانت و نصرت یعنی دل کی وہ حالت جس سے اچھے اعمال کرنا آسان ہو۔ بعض لکھنا فرمایا کہ دل یا دلی صفات یعنی پچھلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اچھی ملاقات سکھانے تشریف دیتے تھے مگر ہم اٹھ جبکہ اخلاق سکھانے تشریف لائے یہ مسئلہ ماضی میں ہے جس کی غلط قیاس اس کے معنی میں خون منہ کی یا غریب عہد اہل انما صحیح ہے فعل کی بمعنی ظاہری احکام کے ظاہری کام یعنی ماضی تشریف آویں اس سے ہے کہ ہم تمام لوگوں کی دوا کی باتیں بھی اٹلی درجہ کی ہیں ان ظاہری اعمال بھی وہاں کے عقیدے سے بھی ٹھیک کر دیں اور اعمال بھی یا انہیں طریقت بھی سکھ دیں شریعت بھی بعض شارحین نے فرمایا کہ ان کی طواری کو کم کہا جاتا ہے۔ پیر وئی غوی کو کل رب فرماتا ہے من کل رجبہ کہ یہ یا مقام کریم یا قرآن کریم حضور نے دنیا کی نیت اور اسے عقیدے دلی حالات بھی درست فرمائے اور ان کی عبادات، معبودات، شریک کئے انسانوں کو فرشتوں سے اگے بڑھا دیا عرب کوئی قصہ نہیں کیا کر دیا شعر

سب چمک دالے اجلوں میں چمکا کئے اندھے شیشوں میں چمکا ہمار نبی

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ اللہ جس کی جلائی چاہتا تھا اسے صدق مقلد، اکل حلال، سائیں کی حاجت دوائی، مانت کی حفاظت، حیا اور شرم پر دوسوں سے اچھا ملوک، جہان کی تواضع، بڑھکا احترام چھوٹوں کا لگاؤ ماں باپ کی خدمت نصیب فرماتا ہے یہ اخلاق محمد کا ایک کرشمہ ہیں (از مرآت) مسئلہ آپ شہرہ تاجی میں آپ کو کعبہ جبار کہتے ہیں جو سور سے بڑھے عالم تورات کے ماہر تھے حضور اھل خانہ تشریف لے کر اس زمانہ میں نہ ایسا لائے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے جب فاروق میں آیا ان لائے آپ کی کنیت ابو سحاق ہے خلوت عثمانیہ میں مسئلہ میں مقام محمد میں وراثت پائی وہاں ہی دفن ہوئے اکمال، مسئلہ مختار کے معنی پسندیدہ بھی ہیں اور اختیار والا بھی حضور انہوں معنی سے حق ہیں حضور کو اللہ نے اپنے خزانوں کا مالک کیا مقتدر کید محمد تو تورات میں بھی آپ کو کہا گیا ہے۔

سرکار کیا مالک و حق رہنمایا

شعر کئی تہیں دی اپنے خزانوں کی حرا سے

حقانہ عدل ہے مجھ کو حضور مجھ نہیں حقاریں۔

بیجاں کیا؟

اللہ فی کل مائزۃ ویکبرونہ علی کل شرف رعاۃ لشمس یصلون الصلوۃ  
 اذا جاء وقتہا یتأرون علی انصافہم ویوضون علی اطرافہم منادیرہم  
 ینادی فی جوالسماء صفہم فی القتال وصفہم فی الصلوۃ سواۃ اہم بالذیل  
 دوی کدوی الثعلی هذا العظ المصابیح روی الدارمی مع تغبیر کثیر : وعن  
 کریں گے اللہ ہر جہد پر لشکر کیجے کریں گے نہ سوچ کا خیال کریں گے جب نماز کا وقت آوے گا تو نماز پڑھا  
 کریں گے نہ اپنی کمر بٹہا کریں گے نہ اپنے منہ پر دھڑکیا کریں گے نہ کاٹوں آسان کا منہاں آون دیا  
 کو سے گاٹ ان کی صف جہاد میں اوزن کی صف نماز میں برابر ہوگی شہادت میں ان کی ٹانگ بہت شہد کی کھی کی بھکار  
 کی طرح ہوگی نہ یہ مصابیح کے صف میں۔ دارمی نے مولیٰ فرق سے روایت کی۔ روایت ہے حضرت

سہ سلمان اشدری محمد میں اور امت محمدیہ ہر حال میں سہادی کرے وہی۔ نہ پیرہانت کسی بی کو نہیں ملی۔ مثلاً یعنی اوچھے قلعوں میں  
 رہ کر بھی اللہ کی عبادت کریں گے اور نیچے قلعوں میں بھی سہادی کرے یعنی نماز۔ اللہ کی وجہ سے ہمیشہ سہادی کے طوع و خرد استقامت کا  
 حساب رکھیں گے اور اس کی جنت یاں چھاپا کریں گے۔ اسلامی نمازیں انفرادی تو سہادی سے ہیں مگر خود رفتہ سے جمعیوں میں وغیرہ جامد  
 سہادی کے مسلمان دونوں کام بہرہ کئے میں کوئی قدر یہ دونوں کام نہیں کرتی مثلاً نماز پڑھا۔ سواۃ اسلام کے کسی اور عین میں نہیں  
 ہوئے اس لئے اس امت کی صفات یہ بیان ہویں جسے امت اب معین سے نصف کی معنی آون یہاں مراد ہے جو کا اوہا بدینی کو مطلب  
 یہ ہے کہ ہمیشہ کمر بٹہا پانچواں پانچواں رہیں گے۔ تو سہادی جمعیوں کے لئے رہیں گے۔ نہ گئے ہائیں گے اس میں اشارہ فرمایا گیا کہ وہ لوگ  
 باہر بہت ہیں گئے شرف و شکر رہا ہوں گے یہاں سے سہادی سے آون یہ نہ تو تب ملی سہادی ہے یعنی اس کے تہذیب پانچواں سے ٹھوس کے  
 نیچے نہ ہو کر رہیں گے تاکہ گندہ سے نہ رہیں بلکہ ٹھوس سہادی ہو کر رہیں گے۔ اس میں صورت میں یہ سہادی کی کیا کرگ اور صفائی کا ذکر ہے نہایت  
 متواتر۔ اشعہا ہمارے اس شرح سے یہ حضرت محمد کی کوشش و تہذیب سے آون یہ ایک تہذیب لٹکانے کی عبادت وہاں ہے اور یہاں نصف  
 پندرہ فرمایا گیا مثلاً یعنی نماز کے پابند ہیں گے اس پابندی کی وجہ سے ہمیشہ نہایت با تہذیب و وضو کیا کریں گے خیال ہے کہ کبھی بعض امتوں  
 یہ بھی نمازیں فرمیں جنہیں اور لوگ دھومیں کرتے تھے کہ سہادی کی طرح یا بدتر تھے مثلاً گھڑتہا تھیں میں مانگا اعلان آون سے نہیں ہوتا تھا  
 کسی جہ میں گھڑتہا جہان سے تھے کہ کسی جگہ رہی کر کے نماز کی اذان دے جاتی تھی اور ان اسلام کی خصوصیات سے سہادی انسانی نفسا تا کر  
 فرمایا گیا کہ خود ان اوچھے جہاد میں دیا کریں گے اب ہر دھڑکیا کر رہے ہیں بہت ہی نصف دیکھ سہادی نفسا ساری بستی گونج جاتی  
 ہے سلمان اشدری محمد کے وقت کی دائیں مولیٰ حدیث پڑھو مثلاً معنی مسلمانوں میں قیامت نمازیں با جماعت ہوتی رہیں گی اور جہاد  
 قائم رہیں گے وہ لوگ نماز پڑھا اور میں بڑے اتہاس سے صحیح بنایا کریں گے نماز میں مسلمان نفس اور شیطان سے جہاد کرنا ہے

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ مَكْتُوبٌ فِي الثَّوَرَةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ  
يَذَنُّ مَعَهُ قَالَ أَبُو مُؤَدٍّ وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعٌ قَابِرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ  
الْفَصْلُ الثَّالِثُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى فَضَّلَ مُحَمَّدًا صَلَّى

عبد اللہ بن سلامؓ نے فرماتے ہیں کہ توریت میں حضور محمدؐ کی صفت مذکور ہے اور عیسیٰ بن مریمؑ حضور انورؑ کے ساتھ  
دفن کیے جائیں گے تا ابو مؤدؓ کہتے ہیں کہ حجرہ انور میں ایک قبر کی جگہ راقی ہے وہ ارتضیٰ امیریؒ فضل  
روایت ہے حضرت ابن عباسؓ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور محمدؐ صل اللہ

جہاد میں کفار سے اس لئے یہاں نماز ادا کی کہ ایک جگہ ذکر فرمایا گیا ہے ظاہر ہے کہ یہاں اس سے مراد وحی و رات کی  
نماز ہے یعنی تہجد یعنی وہ لوگ تہجد کی نماز میں قرأت قرآنیہ پڑھنے کی کریں گے تو پھر بھی ان کے سینوں سے دعا کی گزرتی ہوگی ایسی  
محسوس ہوگی جیسے شہد کی مکھیوں کی ہو نہ اس لئے اس سے مراد ہے بہت بہتہ رسد ان کا نہ کہ حدوت قرآن اور تسبیح و  
تہلیل ہے اللہ تعالیٰ یہ علامت ہم گنہگاروں کو بھی نصیب فرمائے آمین ہذا آپ حضرت علیؓ علیہ السلام کی اولاد میں  
سے تھے حضور کے بڑے عالم تھے انہیں حضور انورؑ نے جنت کی خوشخبری دی آپ کی وفات ۳۵ھ میں ہوئی اور انہیں میں  
ہوئی قرآن مجید میں یہاں اہل کتاب کی تعریف آتی ہے وہاں اکثر آپ ہی مراد ہوتے ہیں ہذا سے فضائل و خوبیوں کے مالک ہیں۔

۳۵ھ میں حضرت جنس بن علیؓ حضورؐ کی برقم کی نعت خریفہ قریب قریب میں بالتفصیل مذکور ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ توریت  
میں حضور انورؑ کی صرف ایک صفت مذکور تھی۔ ۳۵ھ میں توریت میں بھی مذکور ہے کہ قریب قریب تیس ہجری میں حضرت علیؓ علیہ السلام کی وفات  
یہاں میں گئے وفات پائیں گے اور حضور انورؑ کے ساتھ مدفن الطہر میں دفن ہوئے گئے مرزا قادیانیؒ کہتا تھا کہ جیسی ہی ہجری میں ہوں گے مراد ہے  
لاہور میں دفن ہوا ہے زمین قادیان میں۔ اس حدیث میں بتے جیسی ہی مراد کا ذکر ہے۔ ۳۵ھ ابو مؤدؓ کا نام عبد اللہ بن ابی سہمانؓ علیؓ ہے تاہم  
میں حضرت ابو سعید خدریؓ علیہ السلام را ثبائنؓ زید عثمانؓ ابن مہاکمؓ و عرومؓ صحابہ کرامؓ سے وفات ہے و وفات عبدی کے زمانہ میں  
وفات پائی ۳۵ھ فی الحال حجرہ شریفہ میں زمین قبری اس ترتیب سے ہیں کہ ان کے حضور انورؑ علیؓ علیہ السلام کی قبر سے متصل حضرت  
ابوبکر صدیقؓ کی قبر اس طرح کہ جناب صدیق اکبرؓ کا سر خریف حضور انورؑ کے سینہ قریب کے مقابل ہے۔ اس قبر  
شریف کے متصل حضرت حمزہؓ کی قبر انورؑ ہے کہ آپ کا سر جناب صدیق کے سینہ کے مقابل ہے۔ حضرت علیؓ علیہ السلام  
حضرت حمزہؓ کی قبر شریف کے متصل میں ہوں گے اس طرح کہ آپ کا سر حضرت حمزہؓ کے سینہ کے مقابل ہوگا۔ یہی  
مجھو کہ حضرت صدیقؓ و وفات دینی نہ دو بیوں کے بیچ میں رہیں گے۔ اور حبیب اللہؓ اور حمزہؓ علیؓ علیہ السلام پر مدفن  
حضرات علیہم السلام جیسی علیہ السلام حج کریں گے۔ مدینہ منورہ آئے جوئے راستہ میں وفات پائیں گے۔ مسلمان



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَعَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ فَقَالُوا يَا عَبَّاسُ بِمَ فَضَّلَهُ اللَّهُ  
عَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لِأَهْلِ السَّمَاءِ وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ  
إِنِّي إِلَهٌ مِنْ دُونِهِ فَذَلِكَ نَجْزِيهِ بِجَهَنَّمَ كَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ وَ  
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا نَفْعُكَ بِكَ فَتَعَامَيْنَا لِيُغْفَرَ  
لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالُوا وَمَا فَضَّلَهُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ قَالَ

طیر و علم کو سارے نبیوں پر اور سارے آسمان والوں پر زندگی دی لوگوں نے کہا اے ابن عباس آسمان والوں پر کس  
طرح بزرگی دی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان والوں سے فرمایا کہ تم میں سے جو کہے گا کہ میں اللہ کے سوا اور معبود ہوں  
تو یہ وہی ہو گا جسے جہنم کی سزا دی گئی ہم جہنم والوں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں تم اور اللہ تعالیٰ نے حضور  
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے فرمایا کہ ہم نے آپ کے لیے جہنم فتح دی تاکہ آپ کے صدمہ سے  
آپ کی اُمت کے گناہ بچنے لگنا اللہ بخشنے والا مہربان ہے کہ اگر نبیوں پر کیسے بزرگی دی فرمایا

میت شریف مدینہ منورہ فکر یہاں دینی کریں گے (مرآت جلد ششم)

سہ یعنی فرجی عرش ساری مخلوق سے حضور اللہ کو اللہ نے افضل کیا جس پر خیر خلقی کلمہ ہیں۔

سہ یعنی جو شہرہ دہوں خدا کی کہ گاہم اسے دوزخ میں ڈالیں گے یہ فرمان فرماں مودت پر ہے جیسے قرآن فرماتا ہے کہ اگر  
خدا کے بیٹا ہو تا تو اسے پہلے میں جو مینا جہنم گناہ بھی نہیں کر سکتے۔ چہ بایں کہ جو نے خدا کی کہے۔ یہ خوب  
خیال رہے۔

سہ یعنی فرشتوں کے متعلق یہ فرمان مانی قبر و غضب پر مبنی ہے جس سے انہیں خوف و ہراس ہو۔

سہ فتح سے مراد فتح مکہ ہے یا رحمت کے تمام دروازے حضور کے لیے کھولنا مراد ہے یا یہ طلب ہے کہ رب نے آپ  
کے ذریعہ سب دروازے کھول دیئے۔ اس کی نفیس تحقیق ماسے حاشیہ القرآن میں دیکھو۔

سہ یعنی حضور اللہ سے رب تعالیٰ نے رحمت و حکم بندہ نوری و لا کلام فرمایا اللہ کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے خیال  
رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گناہ و نیکیاں گناہ کے دروازے سے بھی محفوظ ہیں۔ لہذا ذنبک سے مراد گناہ ہیں جن کا جستجو نا حضور کے  
ذمہ کم پر ہے۔ یعنی رحمت کے گناہ اس کی نفیس تحقیق ہماری تفسیر میں ملانے کہ ذنبک کی تفسیر میں اور رحمت کی گئی ہیں۔ تہم اور تاکہ  
سے مراد رحمت کے گناہ بچنے لگنا ہیں۔

[illegible]

تک یعنی حضور آپ نے دین میں کراہی ہوئی یہاں کے کس سبب سے جا ہی پہاڑی لندہ سوال میں، عدوت کے قطعہ ہمیں مجاہد میں ہے کہ ہم اس  
وقت ہی تھے جب تمام علیہ السلام اب دگر میں تھے یا نہیں۔ یہ میں تم کو تجرید و خبر سلام کرتے تھے آپ کی نبوت کا اعلان آپ کی ولادت پاک سے  
پہلے ہو چکا تھا دنیا گھر نے آپ کو نبی جان لیا تھا پڑھو وہ ہجرات جو محل تربیب اور درندہ ملک کے وقت تمام دنیا میں ظاہر ہوئے وہ خبر مانا ہے  
بعزوت کا بعد قون استاء ہم انسان اپنے شی کو اس کی عدوت سے پہلے ہی جاتا ہے یہ سلفہ ناشیہ واقعہ بہت ہی پکیں شریک ہے  
جب حضور علیہ السلام نے کہا میں تھے یا نہیں کے کچھ مد جب کریں۔ انہے تھے بلی دکنی میں چھڑے عداوت کو کر منظر کے اس پاس تمام عداوت چھڑے ہے  
تک یعنی جو میں یہ قضائیں معلق رہیں نہ اسے اس طرح دیکھ کر خصوصاً تمہیں تقاریر دیکھ کر درڑے ہیں معلوم ہو کہ حضور نے انہیں پہچان لیا  
کہ منظر تھے میں اس سے فرمایا اسانی ملکات تکہ یعنی یہ وہ دن ہیں جن کا اعلان فرشتوں میں کیا جا چکا ہے جن پر ایمان لائے کا عہدہ  
پیمانہ ہیں ہم ہمارے سامنے لیا جا چکا ہے کل دعائیں حساب میں سے ان میں بھی بتاتیں جناب مسیح نے ان میں جن کے مدد فرمیں میں سارے ہو  
تعلیم پاک میں کہتے ہیں جو آئے چل کے مدد میں کا سب سے عرصہ کی انہوں کا تہذیب کے وغیرہ وغیرہ تک اگر امت سے مدد صحت ہو ہو ہے تو شاید مغرب  
فکر کہ جناب حضور نے امت کے ساتھ تو دنیا کو اللہ رحمت امت ملا سے تو حضور جناب میں حکیم کے ساتھ تو دنیا کو گاہ پر مرد بھی کوئی اور نہ تھا اور تو کہتے

١- اقرضني وسامد ر. ك عباسه

عَلَى النَّحْرِ وَكَفُّكَ عَنكَ وَأَمَرْتُ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ وَلَمْ تَوَهَّرْ وَأَيُّهَا الدَّارُ الْخَلَّةُ  
 يَا بَاسْمَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَاتِهِ الْفَصْلُ الْأَوَّلُ - عَنْ جَبْرِ  
 قربانی فرمیں کہ گئی تم پر فرض نہیں کی گئی نہ اونچا پخت کی ناز کا حکم دیا گیا ہوں تم کو اس کا حکم نہیں دیا گیا نہ (دور مٹنی)  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام شریف اور علیہ شریف کا بہانہ تہ پہلی فصل طاعت ہے حضرت

سہ میں ہم میں فرض شریعی احکام میں بھی رت ہے کہ تم میں سے جو شخص ایسا ہو جس پر قربانی فرض نہیں ہو، جب سے غریب پر واجب بھی نہیں  
 ہوگا کہ پرہیز جان فرض ہے۔ خیال رہے کہ حضور پر زکوٰۃ فرض نہیں تھی۔ اس لیے کہ آپ کا مال وقف ہے اور وقف میں زکوٰۃ نہیں دینی  
 یا اس لئے کہ ساری اہل بیت حضور کی کوئی غلام ہے اور آپ غلام کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔ آپ کے لیے صرف موجود نہیں فرضی و  
 مرشد کا صرف انیم الدین صاحب، فقیر کے نزدیک یہ وجہ قوی ہے وہ آپ پر قربانی فرض نہ ہوتی بل وقف سے قربانی نہیں دی جاتی حضور کا  
 یہ فرمان اس آیت کی طرف اشارہ ہے۔ فصل دوم دن و احقر۔

سہ حضور پر پھر غار میں عرض تھیں پانچ قرآن پڑھنا ہے تمہیں دعا ہے تمہیں دعا ہے و من اللیل فتعبدہ و مدۃ لیل  
 آیت کریمہ میں نافذ نہیں رہتا۔ سے یعنی مسلمانوں پر پانچ عازر فرض ہیں آپ پر عازر نہ فرض ہے۔ پناہ مار سے ایسے ارکان ایمان پانچ  
 میں حضور کے لیے چار یعنی زکوٰۃ فرض نہیں ہم پر عازر پانچ حضور پر پناہ عازر نہیں فرض ہے۔ خیال رہے کہ پنج گانہ غازیں اطاعت کی  
 میں جو رہا ہے۔ یعنی اور عازر پناہ عازر عازر ہے جو حضور اور کے لیے آئی ہم حضور کی غفلت پر عازر پڑھ لیتے ہیں۔ اور غار چاشت حضور پر  
 ایک بار پڑھنا فرض تھا اس کی روایت مستحب تھی لہذا یہ حدیث اس کے خلاف نہیں کہ حضور اللہ نے کبھی ہی ناز چاشت پڑھی ہے۔

سہ حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام بھی ایک نذر میں اور حضور اللہ کے نام بھی ایک نذر اللہ تعالیٰ کے وہ نام ذاتی ہیں۔ عربی میں اللہ تعالیٰ  
 میں اہل حضور اللہ کے وہ نام ذاتی ہیں۔ محمد اور مائی نام معانی۔ چونکہ اللہ رسول کی صفات بہت ہیں نثران کے آستانوں پر مختلف جات  
 اپنی جات تھیں لے کر حاضر ہوتے رہیں گے اس لیے ان دونوں ذاتوں کے نام بہت ہوئے کہ جیسا حاجت مند اسم کا نام سے پکارا رہے  
 حضور اللہ سے پہلے ہی کا نام محمد بنوا ان یہ بات ہے کہ جو کہیں سے جیسی گوئی کی تھی کہ نبی آخر الزمان ہوں محمد بنوا ان  
 عرب میں چار شخصوں نے اپنے بیٹوں کے نام محمد رکھے مگر چونکہ یہ سب کا انہوں نے یہ نام رکھا اس لیے پہلے حضور ہی کا نام محمد  
 جو کہ ساری مخلوق ملکہ و وحاشیہ ہمیشہ حضور کی بڑائی تعریف کرتے رہیں گے اس لیے نام پاک محمد بنوا اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو اپنے  
 تینوں نام عطا فرمائے۔ امام سیوطی نے حضور کے نام پر رسالہ مستحق لکھا ہے۔ عبدالمطلب ہی ایک خواب دیکھ کر حضور کا نام  
 محمد رکھا و مرآت۔۔۔ شہتہ لغات) خیال رہے کہ حضور کے ناموں میں کوئی نام جامد نہیں۔ سب ماہ شریف مشتقات ہیں۔

(مرقاہ)

زاد الخیر فی  
 ۲۹ سالہ

ماہ شریف  
 ۲۹ سالہ



بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْهَارِجِيُّ الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ فِي الْكُفْرِ وَأَنَا الْخَيْرُ الَّذِي يَخْتَارُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّي كُنَا

جبرائیل سلم سے فرماتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا کہ میرے بہت نام ہیں میں محمد ہوں یا  
میں احمد ہوں یا عمو کہنے والا ہوں کہ اللہ میرے ذریعہ کفر کو مٹوائے گا کہ اللہ میں ہار جی ہوں کہ لوگ میرے تدویر  
پر جمع کیے جائیں گے کہ اللہ میں عاقب ہوں عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو (مسلّم بخاری) روایت  
ہے حضرت ابو موسیٰ اشعری سے فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو اپنے نام پاک بتاتے تھے

سے حضور کے یہ نام حضرت مشفق ہیں محمد، محمود، محمد کے معنی میں رحمت ہر جگہ ہر ایک کا مددگار ہیں یا اب کی ہر جگہ کی مدد کی  
دوسرے محمد کوئی مخلوق بھی ان کی مدد کرے جائیگی ان کی مدد دے گا جسے چاہے جسے چاہے ساری عمریں ہر زمانہ ہر وقت حضور کی ہمدردی ہو جائیگی  
کئی کی نہیں جوڑیں گے نہ کوئی قیاس کا ان کی لوت جوڑی میں تو صرف ہونا ہے حساب کتاب نہ چاہئے کہ میں تم کو بھلاؤں گا اور دلی ہے  
پچاس ہزار سال کا وقت خزانہ میں خرچ ہوگا ضرور

فقط انا سبب ہے اتفاق پر تم کو کمال  
کہ ان کی شان محبوبی دکھائی جائے والی ہے

سے احمد نام تعظیمی ہے محمد یا تو محمد رسول کا تو معنی ہے کہ بہت ہی محمود ہے اس کے پسے رہا کہ محمد مجاہد کا تو معنی ہے کہ بہت  
ہی مدد کرنے پر تھے پہلے صلی قوی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جامع ہیں عاقبت اور محمود بہت میں جیسا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر اور بھی ہیں آپ  
عاقب بھی ہیں مطلوب بھی ہیں آپ احمد بھی محمود بھی محبوب بھی ہیں محبوب بھی درودت، سلم حضور کھرج میں دوسرے انبیاء چاندنا سے شمع  
تھے اور کفر و بدیہی سے گریز تاریکی کو چراغ جادہ سے تھے جس سے بھی ہو کہ تھے یہ مکروہات کو کفر نہیں بدتے کھرج رات کو دن باریاب سے سرخ  
حضور ایک محمود و مکرم ہیں ساری کی تھے یہ ساری ساری اس کو کہہ کر کہ تھے اس سے صرف حضور کا نام مایا ہو نیز حضور سے پہلے دنیا میں نہ  
ہی خدا پر حضور نے دیکھا یہ حضور ہم گنگا میں گئے کہ گنگا نہ تھی وہی کے خواب ہو کہ تھے ہیں سلم سب سے پہلے قرآن سے حضور انجیل کے  
پھر دوسرے لوگ سب سے پہلے حضور بعد حضرت میں نہیں گئے چہ موسیٰ کے چہ سارے خلائق ہزار سے لے کر کار شفاعت کی عینک مانگے  
حضور ہی کے پاس پہنچیں گے حضور ہی کے درگاہ میں جو جانی سے حضور ہی کے حضور کے پاس کر پھر انکا وہی میں حاضر ہیں گئے پہلے حضور  
عاقبت میں صلی اللہ علیہ وسلم عاقب ہوں سے عاقبت یعنی مجھے حضور سے میں سے مجھے دیبا میں آئے نیز حضور اپنے پیچھے بہت جو چھوڑ گئے بعد حضور عاقب  
ہیں سب کی عاقبت حضور کے نام سے ہی ہے خیال سے کہ حضور عاقب یعنی پیچھے ہی میں لیتا تھا آپ کے دامن میں کئی ہی تھا اور آپ کے بعد یہ امت تک

نَفْسُهُ اسْمَاءً فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاحْمَدُ الْمُقَفَّى وَالْحَاشِي وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ  
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا  
تَعْجَبُونَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللَّهُ عَنِّي شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ يَشْتَرُونَ مَذْمًا وَيُلْعَنُونَ  
مَذْمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

فرستے تھے کہ میں محمد ہوں میں احمد ہوں، متفق ہوں میں حاشی ہوں میں توبہ کا نبی ہوں میں رحمت کا نبی ہوں۔  
اسلم اورایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تم تعجب نہیں کرتے  
کہ اللہ کو جس طرح مجھ سے قریش کی گالیوں، ان کے لعن کو پیر دیا وہ تو ذم کو گالیاں دیتے ہیں اور مذمہ پر لعن  
طعن کرتے ہیں ہم تو محمد ہیں (بخاری، روایت ہے حضرت جابر بن سمرة سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

کتابی پر لکھا ہے: جو بیاہ الزم رحمہ اللہ یا سہو میں وہ بٹ نکلتا، بہت مذہب میں اب وہ مصروف کے اتنی ہیں جیسے حضرت عیسیٰ وادیس اسلم میں اور  
حضرت دایا کی زیر میں عیسیٰ المصنوعہ و اسلم۔

اسم لفظ اللہ اور لفظ محمد میں جدوج بہت سے، شہر میں حرف چار و محمد میں حرف ہار، اسم کے چاروں حرف سے نقد محمد کے چاروں حرف  
بے نقد اسم میں یک ختم محمد میں ایک ختم اسم سے ہیں حرف حرکت واسے محمد کے ہیں حرف حرکت واسے ہاں اسم کے شد پر حرف  
بے نقد کے شد پر الف ہیں، اسم معانی محمد میں سلطنت کے دیر اسم اللہ سے جہاں بوٹ جدا ہوئے ہیں محمد سے جہاں بوٹ مل  
جائے ہیں کہہ انجمن کو اپنی راہ سے طاعت تو ہے۔ اسم معنی ام، بن سب میں سب کے دنیا میں انے والا معنی ام مفعول سب  
میں تمام انسانوں ساری مخلوق کے آگے اسے والا کوئی سے شتر قد سب جیسے واسے یا معنی ام سب کی معافی کرنے والا کو دنیا اس کی جہاں ہو  
وہ سب کا بزرگ بن قاعدہ کہتے ہیں لفظ دارم معنی کے کہنے کے (مرقات) اسم اس طرح کریم سے یا تو پر ساری خلقت نے توبہ کی لکھ رکھی  
یا میرے دین میں توبہ آسانی کر دی گئی میری رکعت میرے ساتھ قرآن حضرت آدم دیگر میں کی توبہ قبول ہوئی ان کی شکلیں مل پر بھی تھیں  
اگر نام محمد و اسم سے شفیق آدم

مذہب یا نئے توبہ روح از غرق نجینا

یا جو میرے دین پر آجاسے رب کو توبہ و رحیم پائے تو خود اللہ توبہ رحیم اسم معنی رحمت عامہ تمام  
جہاں پر ہے کہ معنی کی برکت سے دیا میں عذاب آباد ہو گئے رحمت خاصہ مومنوں پر رحمت خاصہ خاصہ دینوں صدیقوں بلکہ گذشتہ  
نبیوں پر بھی ہے، اسم رب العالمین ہے حضور حق تعالیٰ میں حضور کو سوں پر لفظ رحیم تھیں

حق تعالیٰ کی رحمت پر لاکھوں سلام

رب اعلیٰ کی رحمت پر اعلیٰ درود

معنی کی رحمت کا قبول کیا، لیکن ہے اسم پہلے کہ یہ حضور ان کا نام تشریف لے کر آپ کی شان آمد اس میں گستاخی کرتے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَمَطَ مَقْدَمَ رَأْسِهِ وَلَحْيَتَيْهِ وَكَانَ إِذَا أَذْهَنَ  
لَهُ يَتَمَيَّنُ وَإِذَا شَعَثَ رَأْسَهُ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيرَ شَعْرِ الدَّخِيسَةِ فَقَالَ  
رَجُلٌ وَجْهُهُ مِثْلُ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ كَانَ مِثْلُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ  
مُسْتَدِيرًا وَرَأَيْتُ الْخَاطَرَ عِنْدَ كَتِفَيْهِ مِثْلُ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشِيرُ

صلی اللہ علیہ وسلم کے سراپا اور ڈاڑھی شریف کا اگلا حصہ تھا جسے وہ جب آپ تیل لگاتے تو ظاہر نہ ہوتا  
تھا اور بال بکھرے ہوتے تو ظاہر ہوتا تھا ڈاڑھی شریف میں بست بال تھے تھکے تو ایک اکڑی ہوا کہ حضورؐ کا  
چہرہ انورؐ کی طرح تھا کہ فرمایا نہیں بلکہ سورج اور چاند جیسا تھا کہ اور قد سے گول تھا اور  
میں نے ہر نبوت کو آپ کے کعبے سے شریف کے پاس دیکھا کہ تری کے انڈے کی طرح تھی

تھے اب وہ کہہ رہی ہیں کہ انت حبیب نے کہا کہ لوگ محمدؐ کو انہی میں سے کہیں سے نہیں دیکھا کہ کبار کو یعنی بہت ہی بڑے  
لوگ مذہم کہہ لیا یہ دینے لگے اس پر حضورؐ انہی سے رو دیا کہ وہ مذہم کو کہہ سکتے ہیں بلکہ کوئی مذہم تو محمدؐ میں دیکھنے آپ کے نام کو  
محمدؐ گستاخی سے بچایا جو حضورؐ کو محمدؐ کہہ کر گستاخی کر سدا اپنے زب سے خود چھوٹا ہے محمدؐ جو بہت عیب ہوا اور تو اسے عیب لگا رہا  
بہت عیب مردودہ فخر پر کرتی تھی۔ خدا کا عیب اور خدا کا عیب اور خدا کا عیب خدا کے فضل سے میں کچھ بل سفید ہو جانا کچھ بال سیاہ  
رہنا اسے اور میں کچھ بال کہتے ہیں مگر شریف میں جو بال سفید تھے دائرہ شریف میں بالی بال اور شیش پچی میں ایک بال سفید میں بال شیش  
سفید ہوتے تھے اس کے متعلق ابھی ہدایت میں ملے ہیں آپ کے بالوں کا کچھ میں صاحب ظاہر ہوتا تھا بلکہ بال شریف بکھرے ہوتے تھے  
اور ظاہر نہ ہوتا تھا جس سے معلوم ہوتا کہ بہت محمدؐ ہے بل سفید تھے مگر حضورؐ کی ڈاڑھی شریف ہر اخطہ گھنے بال تھے تھے یہ ہے  
کہ ایک مشت ربی تھی ایک مشت سے دھڑی کم کرنا تصور ہے۔ مشت سے ریہ و من بہت بختک ہے۔ حضرت علیؑ کی دھڑی سفید  
تھا کہ بتی تھی حضورؐ کوٹ ہلکے دھڑی لمبی تھی۔ حضرت ابن عباسؓ ایک مشت رکھتے تھے (دشتہ اہل سنت) اسے یعنی جیسے تھوڑا سفید اور ایک دھڑی  
ہوتی ہے۔ ایسے ہی حضورؐ کا چہرہ ہر ایک دھڑی ہو کہ اس تشبیہ میں دھڑی ہوتا تھا کہ تمہارے طرح لبا ہوا ایسے اس کی تہہ ہر  
دی گئی۔ اسے میں حضورؐ کے چہرہ کو تھوڑے تشبیہ نہ دیا نہ شوری سے تشبیہ نہ مگر حقیقت یہ ہے۔ شعر

میں وہ شاعر نہیں جو چاہے کہ وہ ان کے چہرے کو

میں ان کے کھنکھارے کو تھوڑے کرنا ہوں ۱۱

اسے میں چہرہ انورؐ کی ہر گولی تھا نہ بالکل گلی نہ لبا۔ بعد از حدیث اس کے خلاف نہیں کہ کفین بہ کلیم

سندھ کی حکومت کے ان مہمانوں سے گوشت دہلی فروغ دیا سید کا جرم یہ گوشت کے شوق سے جو کھائی ہوئی دہلی کے روٹن مٹھا منسوب ایک جان کر دی جاوے۔  
حضرت انگریز بہت پسند تھا سندھ تافض و نرم مذاق جو کہدے کے مدبران دہلی کے کدو میں کے کدو کی جگہ تاج ہے جتنا بھی مٹھی آکے  
میں میں انگلیاں جمع ہوں مٹھو یہ پاؤں گوشت یا رسی ملک ملک رتھے حکم کیا ملے ہوئے تھے سندھ تامل میں بے غلوں کی چنے کے دانہ کی باہر  
کھڑکڑا جھم پڑن ان سے آواز میں تو غلوں کی مادی مندرج کچھتے ہیں۔ وہ مرید ہے کہ کدو میں کے بچے میں کچھ اٹھرا جو گوشت تھا جس پر ملے تھے  
اگر تو یہ دیکھا جاتا تو محکمہ چھتر میں آتا تھا جیسا کہ بعض عداوت میں ہے یہ حضور کی نیت کی محبت تھی اس سے ہر نفرت جکتے تھے بحیرہ و مہربان رہی ہیں  
نعمت دیکھ کر ایمان لایا تھا شہم خالد بھی مہربان میں احاطہ کے والدین سید بھی مہربان ہیں خالد بن سید بن عباس اموی بڑے پڑنے والے ہیں آپ بڑے  
سدا ہی میں آپ حضرت علیؑ سے صفا عروہ کرتے تھے کہ ہم دہلی میں پہلے سلا کوں لکھا۔ ام خالد اپنی کسیت میں شہد میں آپ جیش میں پیر ہوئیں بچپن ہی  
میں یہ مسودہ لکھ گئیں اس سے حضرت زبیرؓ میں عوام نے نکار کیا کہ تات، اللہ انعام) سندھ خیر میں بچ کیں کہ پتھر میں جس کے کنارے نقش ہوں شاید  
یہ کڑے مال نصیبت میں آئے تھیں کی جگہ سے بڑے حضور نے مسودہ کو لایا کہ تم فرما جس کی چھٹی کی کئی کے لیے نظر انتخاب ان میں ملے مسودہ پر پڑی

امیرکتاب

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت دیر زندہ تھے نہ اور نہ بالکل پست قدر کے اور نہ خالص سفید رنگ ملتے تھے اور نہ گندی رنگ نہ تو چھنے دار یا کون سا سے تھے اور نہ بالکل سیدھے یا کون سا سے لٹکے تھے نہ انہیں نبی مجاہد سے پرچائیں سال کی عمر شریف کے شے کہ مگر میں دس سال پہلے اور مدینہ میں دس سال تک اللہ تعالیٰ آپ کو ولادت دی ساٹھ سال کے کنارے پر وہ اس وقت آپ کے سر اور ڈاڑھی میں بیس سال بھی سفید نہ تھے شے بعد ایک روایت میں انہیں نہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا علیہ شریف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ قرم

سلطہ باقی رہا ہے بعد کے کسی مددی ہی سے نہ ملوگا۔ مریضوں کی سب سے بڑی بات جو خداوندی سے ملے ہوئی ہو اور اس سے  
 روز قیامت کے بعد جن کے دوزخوں سے اسی جہات سے ملوگا۔ بہت کم سو فیصد ایسا روزی تھے کہ وہ عیسیٰ کے ساتھ جان کی تہذیبیان پہلی اور  
 تہذیبیہ خلق یعنی تہذیب کے عربیہ سلطہ ملک پہ کا رنگ شریف مسلمانوں کی تہذیبیہ مریضوں کا سیدھا ذکر است ہی میں ہوتا ہے۔ سلطہ یعنی حضور کے  
 بال شریف نہ تو عیسیٰ کی طرح باطل تھے۔ نہ کلمہ جس نے کے برابر سب سے ملک مال پیدا کر کے دوزخ پر ہم دوزخ تھے۔ ایسے ملک بہت ہی  
 معلوم ہوتے ہیں۔ سلطہ سر سے کے مراد ہے کہ اس کے مراد سے حضور کی موت و مہر چالیس سال کی عمر شریف میں ہو جبکہ آپ کا سنہ تہذیبیہ  
 چالیس سال کا ہو چکا تھا۔ سلطہ تمام کا اسی برائے تمام کے کہ حضور کی موت کا طوفان چالیس سال کی عمر میں ہوا۔ اسی پر بھی سب متفق ہیں کہ بعد ہجرت دربار  
 حضور میں قیام کی سال سا گزاری میں اختلاف ہے کہ مہر ہجرت سے بعد مدت سے سلطہ کے مہر میں کتنا قیام رہا۔ اسی سال تیرہ سال پندرہ سال تو  
 ہے کہ تیرہ سال قیام رہا بعد عمر شریف کل تیرہ سال کوئی ساٹھ یا ستر سال نہیں یہاں دین مال دال داریت سے سلطہ حرقات سے یہاں مراد یا کہ ساٹھ  
 دال داریت میں دانی کی ہے تین سو کرھی دو چھوڑ دی گئی اور جو بیستو سال دانی داریت میں دوزخات اور دوزخات کی سال شامل کر دینی میں بعد عمر شریف تیرہ  
 سال ہے اور دوزخ داریت اسی کے خلاف نہیں سلطہ بعض روایات میں ہے کہ مریض کا دوزخ شریف اور بیستو سببیں ملاک میں ہاں سعید تھے بعض  
 میں ہے کہ کل چودہ سال سعید تھے۔ یہ روایت جو وہاں اور دانی سے تھیں اس اختلاف ہو سکتا ہے۔ اسی داریت میں جس کے مہر سال میں چودہ سال سعید تھے  
 دوزخ شریف میں پانچ سال اور بیستو سال میں ایک سال سعید



بسیار عویاں دہرام ایسکی قوم پرے دیگری !

۵۵ حوالہ کاغذ کی گدلیوں تک پہنچ نہیں دھرہ کہتے ہیں۔ جو کاغذ اور گدھوں کے درمیان ہوں انہیں چڑکا جاتا ہے۔ اور جو گدھوں تک پہنچ نہیں لے نہیں لے کہتے ہیں۔ جو ضرور اوروں کے بال کھینچ کر مٹی کو تھمتھتے۔ اسی کا یہاں ذکر ہے۔

۱۰۔ تکیہ کی حرکت میں ہوتی ہے کوئی دھڑکی یا غریبی محسوس ہوتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں حسن کے تمام اعضاء جمع تھے یہ

لَحْفِيلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَبْيَضَ بِلَاحًا مُقَصَّدًا  
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ الْأَسَدُ عَنْ خِضَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ نَوَاشِئُهُ أَنْ أَعَدَّ شَهْطَاتِهِ  
فِي لَحْيَتَيْهِ وَفِي رَوَايَةٍ لَوْ شِئْتُ أَعَدَّ شَهْطَاتٍ كُنْتُ فِي رَأْسِهِ فَعَلْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے حضور گورے ٹمکین حسن و اے ریا نہ قدستے کہ (مسلم)  
روایت ہے حضرت ثابت سے فرماتے ہیں کہ حضرت انس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضاب کے متعلق  
پر چاگی کہ تو فرمایا کہ اس حد کو نہ پہنچے کہ حضاب لگاتے وہ میرا چاہتا تو آپ کے سفید بال جو عارض شریف میں  
تھے گن بیٹا نور یک روایت میں ہے اگر میں ان سفید بالوں کو گنتا چاہتا ہوں کہ شریف میں تھے تو کیا کر لیتا (مسلم)

لے آپ کا نام حاضر بن ڈالو۔ پھر مٹی میں گدائی میں کیت جو طیس اسی کیت میں شہر میں مفوض علی، شہر علیہ سلم کی حیات تریف کے آٹھ سالہ پائے  
روئے زمین میں سب سے آگے نکلا وہ آپ ہیں جن کی رات سب صابر سے نو میں ہوگی آپ کی رات کے بعد کوئی سماں دیا میں نہ رہے نہ وہ  
صاحب آپ کی رات پر غم ہوا، سستہ، ایک سو دس رات ہیں، کہ ستر میں رات ہوئی اہل ہی دس ہوئے (مرثیات، اکمل وغیرہ) سچہ حسن و قبح کا ہوتا ہے  
بیچ الیہ صبح بیچ جن کا ترجمہ ہے نکلیں جس اگر وہ صبح ہو جس سے مگر رات میں کمالی دور ہے اس میں فرقہ میں سے معلوم نہیں ہو سکتا بلکہ اس کی  
چھاٹ حاشیہ کی نگاہ کرتے ہیں اس کے بیان سے زمانہ تو نہ سمجھ سکتا، اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے فرمایا۔ شعر

دو کرمب پیچیدگی جیب تک زدن کو رو بہ

یہاں گھوڑا سعید رنگ صوبہ بھارہ سعیدی میں سرخی کہ غضب مودارہ میں شکر تو کروں اصرر کچھ اور دیدہ اسی کے دیدار سے میرا دودھ مٹج ہے  
یعنی نیکی جس کے حضور ایسے ہی ہیں تھے۔ مسئلہ آپ کا، اوقات میں کہ مجھے نانی میں کفایت ہو محمد ہے، تاہن میں بصری ہیں۔ حضرت انس  
کے ساتھ ملائیں برس وہ ہے بھرو میں ذمات پائی اوقات، مسئلہ سوال یہ تھا کہ حضور وانی نے سر شریف یا دوسری جہاں کہ میں غضب لگایا یا  
نہیں اگر لگایا تو کس رنگ کا اور کس پیر سے غضب بننا ہے غضب سے کسی رنگ، یہاں غضاب مودارہ ہے سر غضاب بہتر ہے چھ یعنی  
حضور وانی کے سر یا دوسری شریف کے بال اتنے سفید ہوئے کہ میں میں مصاب لگایا جاسکتا صرف چند بال سفید ہوئے تھے یہاں فریخ نے  
فرمایا کہ سعید بال تو بہت تھوڑے تھے کچھ بال سرخ ہو گئے تھے مینی سفید ہونے والے تھے کہ نانات شریف واقع ہو گئی اس پر حدیث پیش کی۔  
وکان مثیب احد وہ سرخی بھی قابل غضاب ہوئی۔ مسئلہ فرمات جس سے حمول کی شمشادیں کی نتیجہ میں کے سکون سے سفید اندام کے  
میں فریخ سے ہوتی ہے سفیدی سے غلو طریباں پہلے مینی میں میں سفید بال دوسری شریف میں پانچ بال سفید تھے کچھ مینی شریف میں بھی گنتی ہستی کے  
بال شریف سفید تھے اور دوسری شریف میں بھی سر شریف میں سفید تھے ظاہر ہے کہ اسے مال مودارہ گئے جاسکتے ہیں

فِي رَوَايَةٍ لِسُلَيْمٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِي عَنَقَيْهِ وَفِي الصُّدُغَيْنِ وَفِي  
 فِي الرُّأْسِ نَبَذٌ وَعَنْ السَّيِّدِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْهَرَ  
 اللَّوْنِ كَانَ عَرَقُهُ اللَّوْلُو إِذَا مَشَى تَكْفًا وَمَا مَسَتْ دِيْبَاجَةٌ وَلَا حَرِيرٌ  
 أَلَيْنَ مِنْ كَعْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَرِيتُ مِسْكَ  
 وَعَنْ يَزِيدَ أَطِيبٍ مِنْ رَأْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور سلم کی روایت میں ہے فرمایا کہ کچھ سفید آپ کی پیشانی پر اور کپٹیوں میں تھی اور سر شریف میں کچھ سولہ ما حیرت سے  
 روایت ہے حضرت انسؓ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چمکار رنگت والے تھے آپ کا  
 پسینہ گویا موتی تھا جب پھٹتے تھے تو لوات سے چلتے تھے اور اس نے بونا باریکہ شہم رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے ہاتھ شریف سے زیادہ نرم نہ چھواریا اور نہ شک و منبر ہوئی جو حضور اللہ  
 کی ہلک سے نیاں خوشبودار ہوا (بخاری سلم)

سہ ہند کی سب سے مشہور سے ماہی ایک ایک جس کی ان شریف سید ہوئے تھے چون تو سر شریف میں پانچ ماہی مبارک  
 میں ایک ریشہ بکریں، بے جی، بکا مشن رس کر حیرت ریب جو سمجھان کر دیا۔ ہر اسے یہ حیرت ریب قبر میں دیا ہے کسی پدا ہاں کی کامیابی ہو کر  
 ہے سہ بیسی چمک دے اللہ نہایت ہی ابد صرف تعارف خوشبودار یہاں صرف معاہدہ بہ تاب مراد سے خوشبوداری احاورت سے  
 مروی ہے سہ جب طاقتور آدمی چلتے ہو تو قدر کے درازن یکدم پائل زمین سے اٹھاتے ہیں گویا پائل کو چڑھ جی میں۔ حضور اللہ کی  
 چال پہلی قسم کی تھی ان کے یہ مسمیٰ میں جیسے انسان اوپر سے اترتے ہوئے قدم اٹھاتا ہے۔ حضور کی رفتار ایسی تھی۔ سہ حضور اللہ کے ہاتھ  
 کوٹنے کو لے جی ہر سے کوٹنے نہایت طاقتور تھے مگر ساتھ ہی نہایت نرم بھی تھے اس کی بنا کہ نہ ایک بدن خواب میں اس دست قدس کو بوسہ  
 دیا ہے بالکل ایسے ہی ایک کے ہاتھ ٹھنڈے سے کہ معاف ہو کر ہو گیا اب تھوڑی چڑھ گیا ہے۔ شعر

خدا نے ان کو آپ سے حتیٰ کے سانچے میں ڈھلا ہے      دماغ اس جہاں میں سب سینوں سے حسین ہو کر

سہ یہ خوشبو کے نعم اللہ سے ہر وقت ملتی تھی بہت تر تھی اور اللہ جنتی تھی حتیٰ کہ گل سے گزرتے تو گھر والے نہایت خوش حال ہوتے تھے  
 پھر خوشبو بہت بڑیکہ چھیل رہی تھی کہ جس گلی سے گزرتے بعد میں بہت دیر تک وہ گلی پر رہتی تھی کہ بعد میں آنے والے مسافر پہچان پتے کہ  
 یہاں سے حضور گزر گئے ہیں۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ فرماتے ہیں۔ شعر

بھینی خوشبو سے جگ جاتی ہیں گلیاں درندہ      کیسی خوشبو میں بیٹھے ہیں تمہارے گیسو

ملکہ آپ کے نام میں محبت، مختلف جہت کیست ۱۲ حکیم بہت محلوں سے آپ پہلے مالک دکن نصر کے نکاح میں تھیں، ان سے حضرت انس بن مالک پیدا ہوئے، مالک بن ابی نصر، شکر دار سے ملنے کو ابو طلحہ نے آپ کو پہنچے نکاح کا پیغام دیا، آپ نے فرمایا کہ میرا جبروت بزرگ کا کہ تم مسلمان ہو جاؤ اس کے سوا میں اللہ عزوجل پر جانتی ہوں، ابو طلحہ مسلمان ہو، خداوند پہلے سے نکاح کیا ہے، تو ان مسائل و مسائل ذاتی و دینی میں مشغول خیال رہے کہ ام سلمہ آپ کی بہن ام حوا دلفوں ملکہ کی صاحبزادی ہیں، بعض بزرگوں سے فرمایا کہ یہ مدورہ یہ عیال محصور اور کی رہا، حال تھیں یا کسی شے، پہلے سے پردہ ذکر کی تھیں اور آپ چاہیں گے، بلکہ اہل ذمہ فرماتے تھے، مگر یہ درست نہیں، کیونکہ یہ مدورہ ہیں، حینہ کے اصرار کی بجائے یہی حضور اور ان کی خیر خواہی میں، عزیز نہ ہو سکے، لہذا حق یہ ہے کہ یہ مدورہ عیال حضور کے ہاتھ حضرت عبداللہ کی طرف سے حال تھیں، کیونکہ عبدالمطلب سے حبیب سورہ میں ہی ہمارے ایک بلدی سے نکاح کیا تھا، ان میں ہی حبیب بن اسد میں ہی حضرت عبداللہ پیدا ہوئے، خدا ہی ان کی تیسرے ملک کا راز راز، رہی کہ میں وہ پہلے بڑے مہم و مہم اور ام سلمہ کی سہیلی تھیں، وہ مدورہ پیدا کی، لیکن یہ کہنا درست ہے کہ یہ مدورہ عیال محصور کی جگہ ان کا وہاں پھر عیال میں بہت پسند پاس جانا سوتا، بالکل بدست ہے۔ (ترکات) کے نئے نئے لوگوں کے گھر اور وہاں کے خیر سے چر دیا کہ بہتر نہ ہو، کیونکہ محصور اور محبت خدا سے تھے، جس کو یاد ترم بہت محبت، حق ہے، بسا سے عزیز بہت، ان کے حرکات و مشاعرہ ظاہر ہے، کہ ام سلمہ محرم شریف سے بہترین و پیچھے کی طرح اپنے عطر میں ملا، عیال تھیں، باہیں میرا طبع میرا جائز تھا، اسی پر شک و جہ سے جو ہم سے عزت کیا اللہ جو سکھ ہے، کہ اسی بہتر سے یہ محصور کے کسی گھر سے تھے، یعنی بہن۔ مشغول بہترین مزاج کا کو شیوہ دار جو ناصر فتیاری مجروح تھا جیسے حضرت ابو سلف علیہ السلام کا صحنہ یا دائرہ شہوانی خوشی اور اسی حضرت امینہ کے ہوا، کہ ام سلمہ کی عزت تو تمہارے ہوتے ہیں، لہذا ہجرات جیسے یہ مدورہ مجھ سے ہانکی، احتسابیاری



بَرَکَتُهُ لِيَصْبِيَانَا قَالَ أَصَبْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْأُولَى ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَهْلِهِ فَخَجَعْتُ مَعَهُ  
فَاسْتَقْبَلَهُ وَلَدَانُ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدِّي أَحَدَهُمَا وَاحِدًا وَاحِدًا وَأَمَّا أَنَا فَهَمَسَ  
خَدِّي فَوَجَدْتُ لِيَدَيْهِ بَرْدًا قَرِيحًا كَأَنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُودَةِ عِظَارٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ  
برکت کی اپنے بچوں کے لیے صابد کرتے تھے تھوڑا سا شپ کر کے بڑے مسلم بنی، روایت ہے حضرت جابر بن سمور سے کہ فرماتے ہیں کہ  
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہلی نماز پڑھی پھر اپنے گھر کی طرف چلے میں حضور کے ساتھ چلا آپ کے سامنے  
ہے آئے تو آپ ان میں سے ہر ایک کے زبناں پر ہاتھ پھیرنے لگے ایک ایک کے شہ را میں تو حضور نے میرے غلہ  
پر ہاتھ پھیرا تو میں نے آپ کے ہاتھ کی ٹھنڈک پائی تو خوشبو تھوڑا سا اٹھا کر دے ڈیر سے نکالا ہے (عہد اسلام)

مہجرات جیسے حضرت کوئی کام نہ کیا یا یہ دیکھا کہ جب پھینکا وہاں پہنچا یا ماضی میں جتنی مہجرات جیسے آیات قرآن کا نقل یہ خوشبو دہا لینے  
پہلی قوم کا مجزوا ہے۔

مسئلہ ایسی بطور تبرک آپ کا پسینہ اپنے بچوں پر مٹتے ہیں جس سے خوشبو بھی حاصل ہو برکت بھی کہ اس کی برکت سے ہمارے بچے کائنات میں ہر طرف  
سے حضور پر یہی ہفتہ اسلام بن کر رہ گئے تھے ترکات واضح ہو کہ تھے ہیں۔ یہ خوشبو طبعاً ہر مسلمان کی قبیل سے حضرت پر مقرب کی منہل کی بدولت دی۔  
مسئلہ اس سے مسلم ہو کر زندگی کے پسیدہ ان کے پاس رہا ہر مسلمان سے برکت و قرب الہی حاصل کرنا مقرب ہے (مرقاۃ) جب حضرت  
انہی کی دعوت کا وقت آیا تو آپ نے وصیت کی کہ یہ خوشبو کی جاوے اس میں یہ پیر شریف شامل کیا جاوے اور کائنات میں حضور کا  
سے اپنا تہجد شریف اپنی صاحبزادی بنتی کے کہیں میں رکھو یا برکت کے لیے مسئلہ آپ اور آپ کے والدین و اولاد میں حضرت صدر  
ابن ابی قحاص کے بعد تھے ہیں ماغذرا مسئلہ اس سے مراد ہمارے کو دل کی جلی ماری ہی ہے اس وقت وہ دارالمعمر پر پہنچے جمع ہو جاتے  
تھے دم کرنے یا دست قدمی اپنے گھروں پر پھر دوسرے کے لیے۔ مسئلہ بہت چھوٹے بچے اپنے والد کی گود میں تھے کچھ کچھ دار اپنے خود کو کھڑے  
تھے حضور خداوند محبت سے ان کے زبناں پر اس طرح چھوڑنے پر نئے نکلتے پلے گئے کہ انگوٹھی شریف ایک رخسار پر انگلیاں دوسرے رخسار پر  
میں پچھل کی ٹھوٹھی حضور کی منہل شریف میں جیسے عونا بزرگ حضرت یحییٰ کے زبناں پر ہاتھ پھیرتے ہیں مسئلہ یعنی ہاتھ خریف ٹھنڈے  
اور خوشبو دار تھے مگر ٹھنڈک تکلیف دہ نہیں بلکہ بہت ہی خوشکوار تھی جیسا کہ اب سے۔ مسئلہ خیال ہے کہ حضور اللہ کا جسم الطہر جو بھی خوشبو  
مسطح تھا اور حضور ہر طرف سے بھی تھے تاکہ اصل و ماحول دونوں خوشبو میں مل کر بہت مٹھ دیں کہ چونکہ حضور کی کائنات فرشتوں سے بہت  
بہت تھی مہجرات ایہاں اس دلی خوشبو کا ذکر ہے اس لیے یہ حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علیہ اور صفات شریف میں ذکر  
کی گئی ہے۔

وَذَكَرَ حَدِيثَ جَابِرٍ سَمِعُوا بِأَسْمَى فِي بَابِ الْأَسَامِيِّ وَحَدِيثَ الشَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ  
نَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النَّبَوِيِّ فِي بَابِ أَحْكَامِ الْبَيَّاهِ ۝ الْفَصْلُ الثَّانِي ۝ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسَ بِالنَّظْوِيلِ  
وَرَأَى الْقَصْدَ ضَعْفَ الرَّأْسِ وَاللَّيْثَةَ شَاثِنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ مَشْرِيًا حَمْرَةً  
ضَعْفًا لَكُرَادِيْسٍ طَوِيلَ الشَّيْبَةِ إِذَا مَشَتْ تَكْفَأُ تَكْفُؤًا كَأَنَّهَا يَنْهَضُ مِنْ صَدَبٍ

اور حضرت جابر کے حدیث کو اسکی ناموں کے باب میں ذکر کی گئی اور شائبہ ابن یزید کی حدیث کریں نے مر  
نبوت دیکھی پانیوں کے احکام کے باب میں بیان کی گئی ہے دوسری فصل درایت ہے صورت علی ابن ابی  
طالب سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو جوت وراز قدم تھے نہ وہ نہ پستہ قدم تھے نہ اسرار  
گازمی دالے تھے نہ ہتھیلیاں اور موٹے قدم تھے سرخی پائے ہوئے تھے سولے جوڑوں والے تھے  
دراز بالوں کی ڈھلی تھے جب چلتے تو قوت سے چلتے گویا آپ ہندی سے اتر رہے ہیں تھے میں نے

سنا یعنی یہ دونوں حدیثیں صحاح میں ہیں بلکہ ذکر نہیں مگر ہم سے مباحثت کے لاکھوں سالوں میں بیان فرمائی وہاں ہی ملاحظہ کرو۔  
سنا اسکی شرح پہلے کہ گئی کہ حضور انور کا قد شریف مایہ بدلتی تھا مگر دراز قدم تھے سنا میں حضور انور کی دلیلی تریف و تعریف تھی جو مرت  
مشوئی پر ہوئی ہے بلکہ بھرا خدا اور نہ آپ کھڑا تھے جگر پوری ایک مستوی چار انگلیں دیکھتے تھے۔ ہذا حدیث اس حدیث تریف  
کے خلاف نہیں مگر میں ہے کہ حضور انور دلیلی کو اطراف سے بیٹے تھے۔ اس کی تصویر حضرت عبداللہ بن عمر کا وہ عمل ہے کہ آپ اپنی طرف  
شریف مٹی سے ہار دے جو منہ مٹی سے باہر ہوتا اسے کھوادیتے تھے۔ تمام دنیا و کرم کھی دلیلی والے تھے۔ حضور انور کی دلیلی تریف  
بھی گھنی اور بڑی تھی ایک مشت۔ سنا میں ہتھیلیاں اور کمر سے بھرے ہوئے بڑا اس میں ہے۔ شرب باب افعال کا مفعول  
ہے جس کے معنی ہیں سفید ہیں کچھ تھوڑی شرفی بلندی ہوں۔ بالکل شرح رنگ بھی اچھا نہیں اور سرخی میں سفیدی کی جھلک بھی مسن  
نہیں بلکہ سفیدی میں سرخی کی جھلک۔ مٹی کسی ہے۔ اس کا نام ملاحت ہے یعنی نکلیں مٹی پھیلے دو جنوں کو مصباح کہا جاتا ہے۔  
سنا کہ او میں مجھ سے کہ روئی کی اسی کے معنی ہیں جو جہاں دوڑیں نہ تو میں جیسے کندھے ٹھٹھے۔ کھڑی کہنی و جھڑیوں کے کناروں کو بھی  
کہ روئی کہتے ہیں۔ یہ اگر کوئی ہے تو عفا میں طاقت و قوت پوندہ ہوتی ہے۔ کھ مریہ بالوں کی وہ پتلی دلیلی جو سینہ کے کنارے  
ناف تک ہوتی ہے یہ کسی کے ہوتی ہے کسی کے نہیں۔ یہ دلیلی ملاحت ہے۔ وہ دلیلی کی اگر سید بالوں سے ٹکا ہو تو دلیلی اکثر بے دماغی  
ہوتا ہے۔ سنا یعنی حضور انور کی چال میں صدف جی۔ تھا اور کبتر بھی نہیں قوت والی تو اضع دلیلی پائی تھی سر جھکا ہوا تمام پوری طاقت سے

لَحَارِ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ  
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنْهُ كَانَ إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَحْرِيكَ بِالنَّوِيلِ السَّمْعُ وَلَا بِالقَصِيرِ الْمَتَرُودِ وَكَانَ  
رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ وَلَحْرِيكَ بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالسَّبْطِ كَانَ جَعْدًا رَجُلًا  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل نہ تو آپ کے چہرے پر تھا نہ آپ کے بعد ملے (ترمذی) اور فرمایا یہ حدیث حسن بھی  
ہے صحیح بھی۔ روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا علیہ شریف بیان کرتے تو زلزلے  
تھے کہ نہ تو آپ بہت ہی دراز قدم تھے اور نہ بہت ہی پستہ قدم تھے قوم میں درمیانہ قدم تھے اور نہ تو آپ  
چمکے والے گونگھڑ بال تھے، اور نہ بالکل سیدھے بال والے آپ کے بال خم دار تھے، مثلاً

اشعثا، پوری حالت سے زمین پر پڑتا تھا۔ یہ لفظ نا ہے کفر سے بمعنی قدم پر اٹھنا اور

مثلاً یہاں قبلہ سے مراد ہے حضور کی دعوت سے چلے اور بعد سے مراد ہے حضور کی وفات کے بعد کہ چونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف سے پہلے کا سال دیکھا ہی نہیں۔ آپ حضور انور سے قربا تیس سال چھوٹے ہیں۔

مثلاً یہاں نصف سے مراد ہے صورت پاک کی صفات بیان کرنا ایسی علیہ شریف حضور انور کی صفت شریف چند نعم پر ہے حضور  
کے نور کا بیان صورت کا بیان بصیرت و حلق کا بیان گھروالوں سے بڑا ڈر کے کا بیان۔ مخلوق سے تعلق کا بیان۔ رب کی جنت  
کا بیان۔ بعد میں سے سعادت کا بیان۔ حضور کی جود و سخا و کرم و ناریوں کا بیان۔ غرض کہ حضور کے ہر حال ہر کمال و لازمان کی  
تقریفیں دنیا یا پیدا کرتی ہیں۔

نفرق تاہر قدم ہر کجس کر سے نگرہ کر شہد امن دل ہی کشد کر عاریجا است

مثلاً محفلہ لمبی ممدود سے باپ افغان کا اسم معمول ہے۔ یعنی تہائی دراز لیجے اور زور دو یعنی تہائی ہے بمعنی بہت ہی پستہ قدم  
(مرقات)

مثلاً حضور انور کے بل شریف سیدھے اور کھاروں پر خم دار تھے اسے ارد میں کٹھن واسطے بال کچھ میں یہ بہت ہی حسین  
ہوتے ہیں۔ حضور کے بال کھال معدو خال رخا و گھٹار

کر فار سب ہی حسین تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

مگر میں جہاں سے تم سے تم سے تم سے

وَكُنْ بِالنَّظَرِ وَلَا تُكْذِبْ وَكَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيرٌ أَبْيَضٌ مُشْرِبٌ  
 أَذْجَرُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ لَا شَفَارَ جَلِيلٍ الْمَشَارِ وَالْكَتْدُ أَحْوَدُ دُومَسْرَبِي  
 شَتْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَتَى يَتَقَلَعُ كَأَنَّمَا يَمْتَشِي فِي صَبَبٍ إِذَا التَّفَتُ  
 التَّفَتُ مَعَابِينَ كَتَفِيهِ حَاكُمُ الثَّبُوءِ وَهُوَ خَائِمُ النَّيَّيْنِ أَحْوَدُ النَّاسِ  
 صَدْرًا وَاصْدَقُ النَّاسِ لُحْجَةً وَالْيَنُوحُ عَرِيكَةً وَأَكْرَمُهُمْ عَشِيرَةً مَنْ

اور آپ بہت سونے سے شب بالکل گول ۔ اے آپ کے ہرے میں تندرے گولائی تھی سفید رنگ سے سرخی چلتی  
 ہوائِ خوب کالی آنکھیں دراز یک سہ مٹی ۔ سونے کندھوں سے ہم خریفہ مان ہوں کہ ہیک ڈوری  
 مٹی جھیلوں سے سونے قدم جب چلتے تو ۔ ان حالت سے چلتے گویا آپ گرنے میں اتار رہے ہیں وہ اور جب  
 اور اور تو جبر کرتے تو رسی تو برکت سے آچکے تھے ۔ کے ہیں منور تھی اور آپ تمام انہیں ہیں لوگوں میں کی دل و گول  
 میں بہت کئی بات دے ان میں نہایت نرم طبیعت ۔ ان میں بہت لپھے برتاؤ دالے سے ، شہ

سے علم بہت کو سٹھو بھی کہتے ہیں اور بہت دے گئے کہ بھی یہ بعد اور سہوں کے سے دھج کیا گیا ہے یعنی جیسے حضور اللہ میاں تھے ۔  
 نہ بہت دراز بہت پستہ تھیں ان میں حضور یہ برکت تھی ۔ بہت بھاری ، بہت ہلکے جسم " اے (تو) ،

سے اور سٹھو کے سٹھو کی منیدی بھی تیرے ہوا در تیرے سیاہی بھی خوب تیرے گئے کہ بہت مٹی ہے ۔ گنتی سفیدی یا بھونک تیرے من کے  
 خلاف میں جسے رنگ میں سب سے گول کا چھوٹا بھونک یا بھونک ۔ وہ اسی کے خوب ہے ۔

سٹھو میں بھی مٹے یا بھاری شمشادوں کا کاناہ کہ حوں کا کاناہ یا کاناہ ۔

سٹھو یعنی کلاؤں پٹیلوں وغیرہ بہت بل رہے خیال ہے کہ اسے خیر بادوں سے بالکل مانی نہ تھے جیسا کہ کلاؤں اور مٹی میں ہے (مرآت)

شہ صوبہ ہند کو بھی کہتے ہیں اور تیری میں کو بھی پہلے صوبہ منی ہند کی گریز کیا ہوا میں گریز ہے ۔ اس میں چڑھتا ترستے دونوں حالتوں میں خوب  
 طاقت سے چلتا ہے ۔ بعد ان دونوں فرمان بالکل طاقت میں کہ سرکار کی طاقت جو تھی جیسے چڑھتا یا اترتے وقت پہلا جاتا ہے ۔

سٹھو یعنی اپنے ہاتھ یا پیش انگلیوں سے دیکھتے تھے بلکہ اور دیکھ کر دیکھتے تھے چوٹی تو ہے ۔

سٹھو ہر صورت کی تفصیل پہلے گزرتی ہے میرا وہ انہیں ہوسے کی طاقت تھی اسی لیے کہ یہ کو یہ بھونک عطا میں بڑا کیونکہ ان میں کوئی مٹی صوبہ تمام انہیں تھے  
 شہ میں حضور کا کاناہ اپنے پروردگار بہت ہی اچھا تھا ۔ حضور سے کبھی کسی کو تکلیف نہ پہنچی ۔ صوبہ کی پروردگار کے لیے جیسے جہاد پر کھار

محبوبی کو سزا میں ۔

لَا أَكُ بِدِيكِهِ هَابَةٌ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً حَبَهُ يَقُولُ نَاعَتُهُ كَمَا أَرَقَبْلَهُ  
وَلَا بَعْدَهُ وَمِثْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ  
أَنْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيقًا فَيَكْبَعُهُ أَحَدًا إِلَّا عَدَّتْ  
أَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ مِنْ طَيْبٍ عَرَفَهُ أَوْ قَالَ مِنْ رِيحٍ عَرَفَهُ رَوَاهُ الدَّائِمِيُّ  
جو آپ کا ہاتھ دیکھتا تھا آپ سے ہیبت کرتا اور آپ کے علاوہ کہ جان کر تو آپ سے ہیبت کرتا کہ آپ کا ہاتھ گونا گونا گونا  
میں نے آپ کی مثل آپ کے ہاتھ دیکھا تھا آپ کے بعد میں شاید عید السلام سے (ترغی) روایت ہے حضرت جابر سے  
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں جانتے تھے کوئی راستہ پھر بچے آتا کہ وہ گروہ پہچان جاتا تھا کہ یہاں سے حضور گئے  
ہیں آپ کا اٹل ہاتھ کی جگہ سے یا کہا آپ کے پسینہ کی خوشبو سے گئے (دور)

سلسلہ معلوم ہوا کہ پھر اللہ میں قدر رحمت و جبر اور ہیبت تھی کہ جو چاہے دیکھتا تو وہ خوب ہو جاتا۔ مگر خلق کر یا۔ ایسے تھے کہ چند روز حضور  
کے پاس حاضر رہتا تھا آپ سے مانوس ہو جاتا۔ آپ بھی روز روز پر ہیبت سے تھے، مگر مری پر عمل تھا جانا ہے، پھر وہاں سے ہٹنے کو دل  
نہیں چاہتا تھی کہ وہ اس کے مدت آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں ہنسر

بدن سے جان نکلتی ہے آہ ایسے سے  
روز اچھا زائر اچھے بھی راتیں اچھے دن  
تو سے بدل نکلتے ہیں جب مدینہ سے  
سب کچھ ہیں ایک قسمت کی گھڑی اچھی نہیں

سلسلہ حضرت صحابہ کرام تو حضور کی مثل کیا دیکھتے حضرت بیرویل علیہ السلام سے حضور کا مثل نہ دیکھا۔ دیکھتے کیسے خدا نے حضور کا مثل  
بنایا ہی نہیں حضور انور کی بے مثال کا مشہد ہم نے قصہ قصہ یہی بارہ اول میں ان اللہ میں کل شئی و مددہ کا تفسیر میں کچھ تفصیل سے  
عرض کی ہے جسے کہتے ہیں مسئلہ امتداد انفیض حضور کا مثل نا ممکن ہے خیال ہے کہ آیت کریمہ اصابنا منہ منکرو سے مراد یہ ہے کہ میں  
تبدلی طرح بشر ہوں اس چیز میں مثل کہ خاص بندہ ہوں مجھ میں الوہیت کا شائبہ نہیں رہا ہوں۔ نہ خدا کا جو خدا کا مثل ہیں کی ذخیرہ بلکہ خاص  
بندہ ہوں حضور خود فرما تے ہیں ایک مثل تم میں مجھ جیسا کون ہے یعنی کون نہیں۔

سلسلہ بچھے سے مراد یہ ہیں جسے کہہ فوراً آپ کے بعد کوئی آتا بلکہ دیر تک کی کو چوبیس خوشبو رہتی تھی۔ اگر کچھ دیر کے بعد بھی کوئی ادھر سے گزرتا  
تو پہچان لیتا کہ پہلے یہاں سے حضور گزرے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔

سلسلہ یہ روای کو شک ہے کہ حضرت جابر نے حضور دریاں سے یا عترت کا نام سے عرف ہم کی ذاتی جگہ یا خوشبو کو کہنے میں عرق قاب سے معنی  
پسینہ معنی خوشبو ہے جو شے عطر کی وجہ سے ذوق تھی بلکہ فوج ہم پاک میں خوشبو تھی یا پسینہ معطر میں مگر عرف زیادہ قوی معلوم ہوتا ہے کہ کوئی  
حضور کا دیر جگہ کو ذاتی تھی۔ درپسینہ عرف گزری کے کو ہم میں آتا ہے۔

وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمَّارٍ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ بْنِ مُعَوِذٍ  
 بْنِ عَفْرَاءَ صِفِي لَنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا بَنِي كَوْزَا آيَتُهُ  
 رَأَيْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً رِجَاهُ الدَّارِ فِي يَوْمٍ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ أَضْحِيَّانِ فَجَعَلْتُ أَنْظُرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

روایات سے حضرت عبیدہ بن عمر ابن عمار بن یاسر سے ملے فرماتے ہیں کہ میں نے غلام ربیع بننت معوذ بن  
 عفراس سے کہا کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علیہ شریف سنائیے کہ وہ بولیں اسے میرے بچے اگر تم حضور کو  
 دیکھتے تو چمکتا ہوا سورج دیکھتے کہ دھاری روایت ہے حضرت جابر بن سمرة سے کہ فرماتے ہیں کہ میں  
 نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی راست میں دیکھا کہ سورج میں رسول اللہ

سے عمار بن یاسر کو صحابی میں مگر ان کے بیٹے محمد اور پوتے عبیدہ دونوں تابعی ہیں عبیدہ بہت مشہور تابعی ہیں بڑے عالم بڑے عالم متقی تھے  
 بہت محاذیہ انسان کی لطافت بھان سے عبد الرحمن ابی اسحاق جیسے ہیں ان کے تابعی نسا حارث روایت ہیں۔

سکھ اسی سے معلوم ہوا کہ ان کے پاس جانا ان سے حضور کے احوال علیہ طارہ سننا بلکہ رائی کی کہ ان سے حضور کے نعت شریف  
 سننا بزرگان دین کی سنت ہے دیکھو یہ تابعی ایک صحابی لہذا کہ پاس مانتے ہیں حضور کے حالات آپ کا علیہ شریف آپ کی نعت  
 سننے کے لیے مگر سننا ناہم ہی سے ہونا تھا۔ جیسا عورت مرد کو خوش الحانی سے نعت سنائے بلکہ عورت تلمیذ ہو وہ بھی  
 اپنی قرأت عورتوں کو سنائے مردوں کو نہ سنائے کہ عورت کی دُر کا بھی پردہ ہے اسی لیے عورت مرد کی امامت نہیں کر سکتی کہ امام کو  
 فرات بلند کرنے سے کر لیا تھا ہے۔

سکھ یعنی تم کو حضور انور کے چہرہ العبر میں سودا کی کجی معلوم ہوئی چہرہ حضور کا ایسا چمکتا دکھاتا تھا حضور انور کے چہرہ کو بعض صحابہ چاند جیسا کہتے  
 ہیں لیکن سورج جیسا یا تو یہ دونوں کلام صرف سمجھانے کے لیے ہیں یا عیب حضور علیہ خوشی میں ہوتے تو انوار انوار برجاتے تھے اس  
 وقت کی چمک کو سورج سے تعبیر کیا گیا ہے عام حالت میں چاند جیسا چہرہ ہوتا تھا صلی اللہ علیہ وسلم۔

سکھ آپ کا نام جابر ابن عمر ہے کہایت ابو عبد اللہ ہے قیاسی عام ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص کے بھائی ہیں گو وہ میں ابجد ہاں ہی  
 وفات پائی۔ شمس جو شمس وفات پائی۔ (راکمال)

معدہ انھیں ان الفاظ کے کمرہ سے وہ رات جس میں چاند رات بعد رہے یعنی جو وہیں شب

اور ہاں میں۔ جو آسان صاف ہو جب یہ دو شرطیں ہوں

تو ایسا صحابہ کہتے ہیں۔



۱۷۔ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ حضور اقدسؐ نے حاکم سرخ کپڑے کبھی نہ پہنے بلکہ اس سے مردوں کو مسح فرمایا۔ ان جیسی حادثہ میں مستخرج  
اسرار میں والا جوڑہ مراد ہوتا ہے وہ تیرہ سالہ اوستہ سنگھ ان حضرت کی نگاہ حقیقت میں تھی۔ حقیقت میں چہرہ مصطفویٰ چاند سے کبھی زیادہ حسین  
نہ تھا۔ ہر طرف رست میں چلکے بچہ ہر دوں ڈپ چلکے چاند عرف میں رات چلکے یہ چہرہ ہمیشہ ہر دوں رات چلکے چاند گھوٹی پر چلکے یہ چہرہ دونوں بیکو بھی چلکے  
چاند ہر دوں سے یہ چہرہ نور مان دے چاند گھٹے ڈھلے چہرہ گھٹے سے حضورؐ ہے چاند کو گرہیں گئے یہ کبھی نہ گئے چاند سے عالم اجسام کا نظام  
نہایت حضورؐ سے عالم ایمان منصور ہوگا چاند سے زیادہ حسین ہوگا عرف میں کی حقیقت میں رہتا بلکہ واقعہ میں ہی ہے چاند کو کدو کر کے اپنے  
خود کے لئے جس کو کدو کر راج ہے اسے اپنے ہاتھ لائے لئے نہ منی نہ منی سے تو کدو کدو میں اصل ہے اور حضرت جابر کا یہ فرمان بالکل درست ہے۔

بالوں میں خارش، آنکھوں میں سرسریا، منہ

ہندوؤں کی عبادت

التَّوْرَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُودِي  
أَشَدُّكَ بِاللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَةَ عَلَى مُوسَى هَلْ تَجِدُنِي فِي التَّوْرَةِ نَعْتِي وَ  
صِفَتِي وَمَخْرَجِي قَالَ لَا قَالَ النَّبِيُّ بَلَى وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَجِدُكَ  
فِي التَّوْرَةِ نَعْتِكَ وَصِفَتِكَ وَمَخْرَجَكَ وَإِنِّي أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ أَقِيمُوا

توریت پڑھتے پایا نہ تو اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے یہودی میں تجھے اس اللہ کی قسم  
دیتا ہوں جس نے میری علیہ السلام پر توریت اتاری ہے کیا تو میرے اوصاف، میری نعمت، میری ہجرت  
توریت میں پاتا ہے کہ نہیں تو جو ان لوگوں میں تھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم ہم آپ کی نعمت، آپ کی صفات  
آپ کی ہجرت، توریت میں پاتے ہیں وہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ بیشک  
آپ اللہ کے رسول ہیں کہ تب نبی سے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ اس یہودی کو

بھوکے کھانے کیلئے پکڑو جو اس سے مخصوص ہے جبکہ کافر نہ رہے تو اس سے پاس نہ آتا۔ (بخاری)

اسلام پر تاسیے کہ جیسے ہم لوگ اپنے لئے دے دے پاس سوا نہیں پڑھتے ہیں یہ ہی سوا اپنے حرمِ صالحین کے پاس قیامت پڑھا کر تھے  
وہ پھر فتنہ اقرب الحب تھا اس سے دوسرے سوا ہوئے، ایک یہ کہ جیت جو تم کھانا مانگے یہ کسی دوسرے کو تم دینا بھی جائز ہے دوسرے یہ کہ  
سب کی کو تم ہی بدلتے یا اس سے تم ل جاوے تو تم میں ایسے اعلا استعمال کئے جاویں جس سے اس کے دل پر غیب چھا جاوے یہود کے نزدیک قیامت  
شریف اور کوئی میرا اسلام نہیں عزت و عظمت دے دے میں اور قیامت کا فعل ان کے پاس اللہ کی نعمت ہے ان دنوں سے حضور اور سے ان لفظ  
سے اسے تم دی۔ مسئلہ حضور کا یہ سوال اس سے اقرار کرانے کے لیے سب سے سوا جو کتاب کے حضور اللہ قیامت ملے اس کا کتب الہیہ سے واقف  
ہیں قیامت دار میں حضور کے ہم حضور کے کام حضور کے علم طہیر حتیٰ کہ حضور کی ہجرت سب کو موجود ہے مسئلہ اللہ بوری نے میرا دلف و دل  
بول اس سے قیامت میرا تمام کچھ حلقہ اور حضور کا یہ حضور کے اوصاف حضور کی ہجرت سب کچھ قیامت میں پڑھ چکا تھا۔ یہ وہ سوا تو تاجہ کو  
لوگا اگرچہ تھا تو کم عمر مگر قیامت شریف سے واقف تھا اس کے دل میں حضور کی کتب تھی۔ اسے رحمت حضور اللہ کی صحبت پاک سے نصیب ہو  
تھی۔ حضور اللہ کے سامنے سہاں ہوئے کوئی سہاں نہیں میں آتا ہے مگر اس شخص کے پاس ایمان و اسلام آیا کیونکہ جس ذات کو  
یہ ایمان لایا جاتا ہے جس کے نام سے اس میں مسلمان ہوتا ہے وہ خود اس کے گھر شریف سے گئے یہ آخر صحبت پاک

هَذَا مِنْ عِنْدِ رَأْسِهِ وَلَوْ أَنَّكُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ وَعَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَحِمَةٌ مَهْدَاةٌ  
رَوَاهُ الذَّاهِرِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِسْبَانِ : بَابُ فِي أَخْلَاقِهِ وَشَمَائِلِهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الْفَصْلُ الْأَوَّلُ - عَنْ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثْتُ النَّبِيَّ

اس جو ان کے پاس سے اٹھا وہ تو تم پہنچے جانی کا انتظام کہ حدیث میں دلائل النبوة، ولایت ہے حضرت ابو ہریرہ  
سے دانی علی اللہ علیہ وسلم سے راوی کہ حضور انور نے فرمایا کہ میں رحمت ہوں رب کا ہدیہ ہوں اللہ واری  
بیہقی، شعب الایمان) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و عادات کا بیان ۷۷  
پہلی فصل ولایت ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی

صلی اللہ علیہ وسلم کی تیرہ باتیں کہیں یہ میرا دوسرے غور اس کے کہیں دوسری بات کا انتظام کرنا ہے یہ پہلی بات ہے کہ اللہ رکھنے  
اس فرمان مال سے حمد ملنے معلوم ہوئے ایک یہ کہ تباہی کھڑی ہو چکے ایمان متہر ہے۔ دوسرے یہ کہ مستحکمیت کا ایمان قبول ہے جبکہ  
غیر غریب حالت سے پہلے ہو۔ تیسرے یہ کہ اسلامی دھرم مان رہے ہیں۔ چوتھے یہ کہ کوئی کائنات میں نہیں ملتا تو کوئی گھر میں کہ اب  
دادا کا فرہ کرے گا جو تھوڑے کر اسلام میں نہ پائے مسلمان رہیں۔ مگر یہی رہنے کے تمہارے یہ دھرم، جی نہا کر یہاں ہے کہ  
پیشا ہر دھرم بھی اس میں اس میں اس امت کی جہت ہی عزت اور ان سے کیونکہ بدھ تھوڑے یا رہا کوئی دیا جاتا ہے معلوم ہوا اگر راست  
میں کو یہاں ہے۔ اس لیے اسے یہ تھوڑا دیا گیا مرنے کا ہے۔ دوسرے یہ کہ اللہ کی رحمت ہی تھوڑی ہے تو فرماتے ہیں شعر

رب مہل کی نعمت ہے اعلیٰ عدد

ہم غریبوں کے آقا بروا لم عدد

حق تعالیٰ کی نعمت پر لوگوں کو معلوم

ہم غریبوں کی نعمت پر لوگوں کو معلوم

۷۷ اب ایک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری وحدت کا یہ تھا۔ اب حضور کی باطنی سیرت کا ذکر شریف ہے، مطلق مجمع خلق کی ہے۔  
یعنی عادت۔ اور شہ کی جمع ہے مخلوق کی ہم کے جمع سے یعنی طبیعت و جہت مطلق علم ہے اور تہائی خاص ایمان کی جو عادت دی جائے اگر تھوڑے  
وہ بھی خلق ہے مگر شہ کی پیدائشی عادت کو جو کہا جاتا ہے۔ حضور کے امداد کو رب تعالیٰ نے تعلیم فرمایا کہ انشاء اللہ اعلیٰ خلق عظیم۔  
کوئی شخص بھی کا تھوڑے صورت کے اخلاق کا بیان نہیں کر سکتا۔ جب ہم دیکھیں کہ ہمیں نہیں سکتے جو کہ بہت تھوڑی ہیں قد متا ۷۷ اللہ  
خداں۔ تو جسے رب عظیم کہے اسے کہیں نہیں سکتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں اللہ

تہی خلق کو رب سے قلیل کیا تیرے خلق کو رب نے غلیر کیا

کوئی شخص ماہر بہت مروجہ تھا تیرے خلق میں واد ۷۷ قسم ۷۷

صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کل اٹھ کبھی مجھ سے نف نہ فرمایا اور نہ یہ کہ تم نے یہ کیوں کی۔ اور نہ یہ کہ کیوں نہ کیا۔ (مسلم بخاری) روایات سے انہیں سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے اچھے خلاق واسے تھے نہ منصور تھے بلکہ یکساں کی کام کے لیے یہ صحابہ میں نے کہا اللہ کی قسم میں نہ جانوں گا شے جو میرے دل میں رہتا کہ اس کام کے لیے جانوں جس کا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تب جتنا پھر میں مدائن ہو گیا حتیٰ کہ میں کچھ بچوں پر گرا جو بازار میں کہیں رہے تھے نہ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[illegible]

جیسے بچے ہاں باپ پر حقد کرتے ہیں کشتی میں کدو تو سینکڑوں تھوڑے تھوڑے سے یہ بھی ملے گا کہ اس پر تو کہے انعام جہاد میں ملے گا بقدر یہ اعتدال ہو گا کیا ہے نام شامی کے ہاں میٹھ غوہ ہے اب انعام سے ہاں یہ تو بڑی بیسیں سے بھی میرا یہ نکار صرف زبان تھا اس سے نہ تھا بھونک کر کام لگائیں میں تھا اس لیے حضور انور سے بار بار ماننے کا نظم ہوا بلکہ بیعت و زکوٰۃ سے کوٹے۔ حق کو گھسے علی تدبیر و حکم و احکامات کے موجب میں اس کیلئے اسے تیغوں پر گر تو میں بھی حق کا نہیں دیکھے کہ سے غور ہو یا میری مطلب ہے اس جہاد کا عید کا لے حضور سے ظاہر ہے



وَسَلَّمَ قَدْ أَتَيْتُ بِقَفَايَ مِنْ دَرَارِي قَالَتْ نَظَرْتُ إِلَيْكَ وَهُوَ يَضَعُكَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ  
ذَهَبْتَ حَيْثُ أَمَرْتُكَ قُلْتُ نَعَمْ أَنْ أَذْهَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَدَا لَهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ  
قَالَ كُنْتُ أَمْتِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجَرَانِي  
غَلِيظَ الْحَاشِيَةِ فَأَذْرَكُهُ أَعْرَانِي فَبَدَا لِي بُرْدٌ آتِيهِ جَبْدَةٌ قَدْ جَعَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْوِ الْأَعْرَانِي حَتَّى نَظَرْتُ لِي صَفْحَةً عَاتِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْدَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَرُّ لِي مِنْ قَالِ

میرے دیکھو سے میری گردن پکڑی نہ فرماتے میں کہ میں نے حضور کی طرف دیکھا آپ نہیں رہے تھے نہ فرمایا  
اُمیت کی بات وہاں جا رہے ہو کہ میں جانے کا میں نے تم کو کیا بتایا میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ میں جا رہا ہوں (اسلم)  
طاہر ہے نہیں سے فرماتے میں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں باقی حضور پر نچرالی ہوئے کہ اس کے دلی  
چارہ میں وہ حضور کو ایک بدوی نے پکڑ لیا اور حضور کو آپ کی چادر سے کھینچا نہیں سے اللہ علیہ وسلم اس بدوی  
کے سینہ میں پہنچ گئے کہ حق کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن کے کٹھا میں دیکھا اس کی سخت  
بچھنے کی وجہ سے چادر کے کنارے نے اثر کیا تھا وہ پھر بول اسے تم شہ کا جو مال آپ کے پاس ہے اس میں

سلاہ گردن پر اس اتھالی یا دعوت سے تھا تھا کہتے ہیں گردن کے پچھلے حصہ کو کہو کہ پچھلے حصہ تھا میں گردن ہے اگلا حصہ حلقوم یعنی گلو ہے ۔  
سلاہ میں سلاہ ہے تھے حضور کے لیے جہاں کہیں حصہ تنگ آتا ہے وہاں قسم دیتا ہے کہ تاکہ حضور اللہ کے کبھی ٹھٹھ نہ لگایا ۔  
سلاہ لفظ اس کو نہیں فرماتا تفسیر کر کے یہ بھی ثابت کر کے تھا یہ نام کا بگڑا میں جیسے ہاں سہ ساجوہ کو ٹھوکر نام کو گلاس کہہ دیتے ہیں  
سلاہ یہ ہے آپ سے ارادہ کا اظہار میں نے صرف زبان سے ادا کیا تھا ۔ جانے کا ارادہ اس وقت ہی تھا ۔ چنانچہ میں مطہق حکم کے جا رہا  
ہوں ۔ حصہ گردن میں کہ تھوڑی سی ہے جہاں کے صیانی حضور اور سے سلاہ کر کے آئے تھے حضور اور نے انہیں مبالغہ کہہ لیے کہا ۔  
انہیں نے نہیں کیا بعض کے نزدیک حجاز اور میں کھدو زبان ہے ۔ وہاں کوٹھوڑی کی پواریں بہت تھیں تھیں جن کے کنارے بہت زیادہ  
کوٹھے ہوتے تھے ۔ سلاہ اسی بدوی نے اسی طرح حضور نور سے بیک مائی دہا داب تو کیا طریقہ اٹھو سے بھی بے پردہ تھا ۔ حضور اور نے اس  
کی اس بے جا حق پر مادی رونا مایا لڑیا کہ یہ آپ کو بگڑا سے واقف نہیں ہے ۔

سرکارم کیسوں کے اظہار پر نہ جائیں  
آقا مصیور اپنے کہہ پر نظر کوں را طیف حضرت

حضرت ان کریم ہے پچ فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ علی ہر سورہ قرأت

اللّٰهُ الَّذِي عِنْدَكَ فَاتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَضُّعًا ثُمَّ أَهْلًا بِطَوْلٍ  
 مُتَّفَقٍ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ أَجْوَدَ النَّاسِ أَكْرَمَ النَّاسِ

میرے لیے بھی حکم دیکھئے کہ تو اس کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا پھر مجھے پھر اس کے لیے دعا  
 کا حکم دیا کہ دیکھئے کہ اس نے اس سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں میں  
 بہت حسین اور سب سے زیادہ نیک سب سے زیادہ بہادر تھے کہ

اس نے خاتم النبیین کو تسلیم کیا تھا جو بھی دین کے مسائل سے پورا واقف تھے، یہی ذوق احباب کر کے کا طریقہ بھی نہ جانتا تھا اور تو بھی کوئی تعجب ہے  
 جن کو دین پر غور کیا جاتا ہے۔ اس لیے حضور اور کوہ نام نہاب سے پکار اور اس پر کوئی رستہ میں مرغانی کوئی، مرغانی وہ یہ کہہ رہا ہے  
 کہ آپ کے پاس تقریباً میں تقسیم کر کے دیکھئے کہ اس کے مال میں بھی تقسیم۔ مجھے بھی اس میں سے دیکھئے۔

اس نے بھی حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حرکت دیکھ کر اس کی برکت سن کر سکر اس نے دیکھا کہ اس کے مال دکان سے کچھ دے دیں اس سے معلوم  
 ہوتا ہے کہ یہ شخص کا فریاد سنا حق نہ تھا کہ خدا کا فضل و کرم اس میں مدد ہو سکتی یہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس سے معلوم ہو کہ حکام  
 بادشاہوں اور بڑے لوگوں کو چاہیے کہ رعایا کی سختی پر مہر و شکر سے کام لیں کہ اس میں سے کچھ مل جائے تو اس سے بھی شکر  
 مسکرا کر منور اللہ میں طرز ادب کہاں  
 تم کو بوسہ تمہاری عینک بوسہ کی ہے

اس نے بدھوتی، بدھوتی، بھل بھل، اسانی عیب میں۔ اللہ تعالیٰ ان سے اپنے نہیں کو معذور رکھتا ہے۔ معذور اللہ جو کہ تمام جہوں کے معذور  
 سید ہیں، اس لیے معذور ان جہوں کے بہت دور تھے۔ معذور نہیں تھے۔ تو یہ کہ اللہ کے محبوب ہونے کی بات کہ معذور کی سعادت سے  
 آج بھی بلکہ قیامت تک لوگ پرورش پا رہے ہیں گے۔ عوام و خواص امتوں، امت نوح، اس امت سے پہلے رہے ہیں۔ ان کا معذور و سعادت  
 کوئی مجھ جیسے کہنے سے بڑھ کر ہے۔ معذور کی کرم خوار کی محبت پرانی کہیں بیان میں کر سکتا۔ شکر  
 ہم سے معذور کی تم سے معذور کی  
 کوئی کئی سمجھو تم پر کوئی اور

مرزا قادیانی ایسے بڑوں تھا کہ اللہ کے بارے میں جو کہ گیا، والی محبت و کرم کو اپنی نوبت کی دعوت دی، انہوں نے جواب دیا۔ اس جواب پر یہاں  
 اگر تشریح کر دے مرزا دیکھ گیا۔ سچے ہی کہی پرانی ہیں جو تھے۔

ای شجاعت کہ ماہ پر سب نے فرمایا و حامد و حامد لا نکاف الا نقصان و خوص المومنین علی القتال  
 اسے محبوب تم اکیلے ہی کفار سے جہاد کرو۔ آپ ہی کو جہاد کا حکم دیا جاتا ہے۔ لہذا کو بھی رغبت جہاد اور اس لیے حضور اکثر خبر پر سوار ہوتے تھے  
 کہ خبر جنگ پر بھی نہیں فرماتا (مرقات) :-

سلسلہ ایسی تدبیر جس کے کئی مدارج میں رست کو پانچ نمک خشک کر گیا کہ دودھ و دھواں کی مدد کو دھن یا پوریم پر آن پڑے کبھی ایسا ہو جاتا ہے مگر اسے  
 عملہ واسطے پہنچا دیتے تھے۔ سلسلہ اسی جملہ کے دوسری کئی گئے ہیں ایک یہ کہ ہم کارمیں وہی چھینے خود چا سکتے دسے لوگ ہیں تو مطلب یہ ہے  
 کہ درہرے لوگ لوجہ صفت اور نویدیں جن کی صورت کی طرف اشارہ کر دیتے تھے پراصلہ کر کے واسطے ایک لے میں جایا کرتے دشمن یا چوروں کا  
 خطرہ ہوتا ہے۔ مگر حضور انور ان سب لوگوں سے پہلے ایک لے ہی بدھ کر دیا۔ ہوتے اور ان سب سے پہلے پہنچے یہ ہے حضور کی بہادری و جرات  
 دوسرے یہ کہ ہم کارمیں یہ مدد کے لیے جانے والے لوگ میں ہوتا سنتیں کہ تم میں ہیں حضور اور اپنی فتنے ہو سکتا ہے جانے والوں کو ملے۔  
 آپ یہاں ہو کر سب تحقیق تہ کہ کسان ڈرے والوں کو قتل و قسری دے کر وہاں آ رہے تھے۔ ہم چاہے تھے حضور آ رہے تھے یہ ہے حضور کی  
 بیادری (مقاتلہ) سلسلہ اس عبارت کے بھی مدعی ایک ہو کر آپ جانے ہوئے ان ڈرے والوں کو قتل دیتے ہوئے آؤ اور تھو جا رہے تھے  
 کرم گھبراؤ میں گیا ہوں امت قرآن میں تہا ہی مدد کر گیا ہوں اسی صورت میں ہم بھی بے اندر جہارت نبی کا صیغہ ہے (دوسرے یہ کہ بعد تو اہم  
 میں خطاب ہے ان مددگاروں سے جو ادھر جا رہے تھے اور طالب یہ ہے کہ تم لوگ بھی ڈرو نہیں تم وہاں بوائے میں وہاں کوئی خطرہ نہیں  
 نہیں ہے۔ یوں ہی ان لوگوں کو مدد کرنا ہو گیا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام۔ ساجد ۴۷ سے صلی علیہ وسلم اور آپ یہ عبارت حضور صلی علیہ وسلم کے حاضر  
 ہے یعنی تم لوگ ڈرے نہ گئے ہو بلکہ میں ہی دم میں مبتلا ہو گئے ہو میں روایت میں ہی تراویح ہے سلسلہ ابو طلحہ کے اسی گھوڑے کا نام سندھیا  
 تھا یعنی مطلوب۔ آپ نے طلحہ میں اس پر کاٹھی لگام دیا وہ کچھ نہ لگائی میں تو میرا کاٹھی غیر تمام سدا ہو کر رہا ہو گئے (مقاتلہ) ۵۵ اہل عرب  
 تیز و درندہ رک رفتار گھوڑے کو دیا سے تشبیہ دیتے ہیں وہی تھا اور میں استعمال ہوا ہے میں جیسے دیا کا سونہر تہ آدم سے غیر جملے  
 سفر کرتا ہے ایسے ہی اسی گھوڑے کا حال ہے کہ مجھے نہایت تیر و درندہ آدم سے لے گیا یہ گھوڑا بہت ہی سست رفتار و سخت اٹیل تھا جناب ابو طلحہ  
 اسی گھوڑے سے تنگ تھے حضور کی اس سواری کے بعد وہی صیغہ جاتے سے یہ حضور انور کا ایک معجزہ میں بلکہ چہ معجزے ہوئے گھوڑے کے

وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَأَتَى تَوْبَهُ فَقَالَ أَيُّ قَوْمٍ أَنْتُمْ أَسْلِمُوا فَوَاللَّهِ إِنْ مُحَمَّدًا لِيُعْطِيَ عَطَاءً مَا يَخَافُ الْفَقْرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ جَبْرِ

نہ مانگی گئی کہ حضور نے فرمایا جو نہیں لے سکے ہم بخاری روایت ہے حضرت انس سے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دو چھالوں کے درمیان بھری ہوئی بکریاں مانگیں نہ حضور نے وہ سب مسجد میں تلے وہ اپنی قوم کے پاس گیا بولا اے میری قوم مسلمان مہر جائز ہے کہ تم تمہاری ایسی مٹھا دیتے پس کہ بقری کا خوف نہیں فرماتے لے سکے ہم روایت ہے حضرت جبریل

بجست پر سوار ہو گئے تو معیت بہن دی جس اسلام پر بتورکھ دی نظر کر رہی تھی کہ میں قیمت کھل جاؤں۔ شاعر

انتقام اسکے درجیاں کے بادر و  
محبہ غریب و مستحق پر بھی اک نگاہ  
(غلام امام شہید)

۱۔ یعنی حضور نے کسی مٹی سے کھانا کو یہ کسی سپین زور یا کہ قہم کو نہیں دیں گے اگر وہ چیر ہو تو وہاں مرادی دھس یا خاموشی اختیار کی یا انہوں نے اپنے وجود کو مایہ یا صمد و رب کر دی۔ نیز یہ حدیث اس آیت کے خلاف نہیں، صمد لا ابد ما احسنک علیہ کو زنت کریمہ میں مندرجہ کا نائب ہے۔ اور یہاں ہمارا کلام مذہب سے فر فوق فی ۶ سے منور کی لغت میں مرس کیا۔ تنصیر

ہاں! لا محالہ اس سے بہتر ہے

کسی نے اس کا تذکرہ نہیں کیا۔ تبصرہ

رفت کلمه لایبریاں ادب مگر  
مگر یہ اتھوان لا الہ الا اللہ

یہی معجزہ اور سے بڑا عظیم کے ساتھ کہ اپنے کھلے اور اور مرید آج ہی خود سے مانگ کر دیکھ لو عزم پر چھوڑ گئے یہ تو کوئی عجز سے  
پوچھے میں تمہیں بہت خبر ہو گیا ہے ہم خضر بن گیا سے۔ شہد

ماہنامہ رسالہ میں بھی ایسا کہیں دیکھا

[illegible]

ابن مطعوم یذماہو لیسیر مہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقلین من  
حنین فعلقوا اعراب یسألونہ حتی اضطر وھالی سہرا فخطقت برداءہ  
فوقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعطونی ردائی لو کان لی عند ھذہ العضا  
فعولقستمہ بینکم ثم لا یجد فیہ بخیل ولا کذباً ولا حیانا ثم واه البخاری  
وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی الغداۃ جاء

ان مسلم سے نہ کہ جبکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں رہتے تھے حنین کی واپسی کے موقع پر بلکہ تو  
بدوی لوگ منصور سے پھٹ گئے آپ سے مانگتے تھے حتیٰ کہ آپ کو ایک خاردار رخت کی طرف لے گئے، آپکی چادر  
الٹھٹھائی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر گئے فرمایا مجھے میری چادر تو دے دو دتہ میرے پاس ان درختوں کی برابر جانے  
ہوتے تو میں تم میں تقیم کر دیتا تھا پھر تم نے تو کجوں کی باتیں نہ جھوٹ بولنے والا نہ بزدل ہے (بہنائی) روایت  
ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھتے تھے

میں کہ میں بیان کر گیا۔ خیال رہے کسی سے انگ میب سے اس کے یہ فرمان یہ ہے کہ اللہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے  
باعث غریب ہے۔

۱۱۰۰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہی اہل انجیل میں تھے جن میں ہر ایک میں حضرت ابو بکر صدیق کے تکرار و تکرار کے صحابی میں داخل تھے،  
۱۱۰۱ حنین ایک جنگل ہے جو کہ وسط اقطاف کے درمیان ہے پھر سے اس کی زیادتی ہے۔ غزوہ حنین فتح مکہ کے بعد واقع ہوا اسی علاقہ کے  
۱۱۰۲ اسی قوم کی حضرت علیہ وسلم کی عیسیٰ علیہ السلام کی پوری دنیا کی اس نے منصور خود سے تمام قیدیوں کو آزاد فرمایا جو اس غزوہ میں گرفتار ہوئے تھے۔  
۱۱۰۳ اس غزوہ میں ماں قیمت بہت زیادہ حاکم کو ملتا۔ منصور سے اس مال میں سے زیادہ فتح مکہ میں مسلمان ہونے والے مومنہ الغلوب کو  
بہت مال عطا فرمایا تھا گذشتہ حدیث کا بکر میں وہ واقعہ بھی اس کو غیر ہر ہوا تھا اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ  
جیسے فقرہ و ساکین رکیم صلی اللہ علیہ وسلم میں منصور کی سیکھنے کو بنایا نہیں کرتے۔

۱۱۰۴ عفا و جمع ہے عفا اللہ کی معافی و عفو۔ حال یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی عفو و رخصت

۱۱۰۵ یہاں شجاعت صمد کا ذکر اپنے معنائ کی تکمیل کے لیے بیان فرمایا۔ یعنی مجھے اللہ تعالیٰ سے اس میں میں سے میرا کیا ہے۔ بخل۔ بزدل  
جھوٹ جھوٹ اور بھی ہیں بلکہ ہر ایک میں خود۔ گناہیں زیادہ کہ کوئی نہیں سہ

و اتی حو کہ خود گناہیں گھوڑیں اور وہ جس کو  
کھوئے نہ تھیں دنیا کی کب ایسا کہ میں دیکھ

کے پاس دینار کے نوٹوں کا اپنے بٹن سے سٹے تھے جن میں پانی ہوا تھا تو وہ کوئی رتن نہ ہوتے مگر حضور اس میں پناہ دے کر  
بیٹھے تو بہت دفعہ لوگ آپ کے پاس بہت فحش و بے کربانی لٹے پاتے ہیں پناہ دے کر بیٹھے تو مکمل عیادت ہے نہیں سے فرماتے  
ہیں کہ میرے دونوں کو نوٹوں میں سے کوئی نوٹیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پڑ جیتی تھی نہ تو جہاں چاہتی حضور کو لے  
جاتی تھی بلکہ ربخانی عیادت ہے انہیں سے کہ ایک عورت کی عقل میں کچھ فہم نہ تھا وہ اس نے عرض کیا  
یا رسول اللہ مجھے آپ سے کچھ کام ہے نہ تو فرمایا سے غلاب کی ماں تو سوچے کہ کون سی گلی پسند کرتی  
ہے کہ میں وہاں تیر کام کروں نہ تو کسی راستہ میں حضور دس کے ساتھ کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ وہ اپنے کام

[illegible]





الْخُدْرِي قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنْ الْعَدْنِ رَأَى  
فِي حَذْرِهِمَا فَرَاذًا أَرَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ  
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْبِعًا قَطُّ  
ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ وَإِنَّمَا كَانَ يَتَبَشَّرُ بِرَوَاةِ الْبُخَارِيِّ

نہی سے فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بھی زیادہ شرمیلے تھے جیسی کنواری لڑکی اپنے ہنس سے میں شرمیلے ہوں  
ہے نہ وہ جب کوئی ناپسند چیز دیکھتے تو ہم چہرہ افریں اسے پہچان لیتے تھے نہ اسلم بخاری، روایت ہے  
حضرت عائشہ سے فرماتی ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی پورا کھل کر ہنستا نہ دیکھا حتیٰ کہ  
میں آپ کے کتے دیکھ لیتی تھی آپ ہنسنے ہی فرمایا کرتے تھے نہ وہ بخاری

ہمیشہ کھانہ کو دوست سمجھ دیا میں ہنستا ہوں اس کے قریب رسول کو خوش بردار دوست کے مہی میں دوست سے لڑکی کا ہونا جو دوست سے  
قريب کرے کے لیے بھی گیا ہو وہ دوست سے قدر کیسے کر سکتا ہے۔ مرزا یگانہ دار مسند الان رحمة اللہ علیہ میں اس کے بعد  
مفسر نے قصیدہ میں درودوں کے لیے عمر کے عمار میں موت، ہار لڑی، نور تیرا لہو ہوں اس لفظ میں الامر شئی، اسے  
محبوب بیات آپ کے لیے مناسب نہیں ہے تو بھلے والے بھروسہ حضرت روح اور دینی طبع اسٹوم کے لائق تھی جی نہیں پر حضور نے بعد  
کی وہ حکم الہی کی جیسے فرمایا اللہم علینا ما ندرہ منہ جہرہ سب جہرہ منہ منہ گئے (استقامت)

اس کے کواری لڑکی کی سب شادی ہو کے والی ہوتی ہے تو اسے کھرتے، ایک گوشہ میں ٹھکانا یا جانا اسے اسے اردو میں مانوں ٹھکانا کہا جاتا ہے اس  
جگہ میں گھر کے گوشہ کو میں کہتے ہیں عری میں حد لڑی رہا میں لڑکی بہت ہی ترمیل ہوتی ہے گھر والوں سے بھی شرم کرتی ہے کسی سے کھل کر بات  
نہیں کرتی حضور کی رسم اس سے بھی زیادہ تھی، جیسا کہ اس کا خاص جوہر ہے ضایا میں تو آئی جیانیہ سگہ بھی دیا دی باتوں میں سے کوئی بات  
یا کوئی چیز حضور کو ناپسند ہوتی تو نہ مان سکتے تھے مگر چہرہ اور پر ناپسندیدگی کے آثار غور فرماتے تھے خدام باگاہ پہچان لیتے  
تھے، ایک دعوت دینے پر دو تین آدمی حضور کے گھر تشریف میں کیا اسے کے حد پیشے مانیں کر رہے تھے، حضور کوئی کچھ نہیں سے تکلیف ہوتی  
مگر ان سے نہ فرمایا کہ چلے جاؤ رب تعالیٰ نے ارشاد دیا ان دیکھو کاف مودی اللہی مسیحی مسکود اللہی مسیحی مرعہ تہار یہ حملے  
ہاں سے ہی کی تکلیف کا باعث ہے مگر وہ تم سے حیا دانتے ہیں، رب تعالیٰ میں فرمایا ہے حضور کی حیا۔ سگہ لہوات، جمع ہے لہوہ کی  
عزیزوں لہوہ خلق کے کہ رو پر گوشت اور ہڈی کے کوئیے کو کہتے ہیں مس الہی فخر مار کر ہنستا ہے تو پورا منہ کھل جاتا ہے۔  
اور وہ جگہ نظر حقیقی ہے، حضور اور اس طرح نہیں ہنستے تھے، سگہ میں ان باتوں میں ہے کہ حضور ہر سے بہت کم ہنستا ہی ثابت ہے  
مگر قیہ لگا، حضور ہر کبھی ثابت نہیں ہنستا ہر سے کی عادت بہت ہی تھی۔ (مرقات، استقامت)

وَعَنْهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَخَيْرُكُمْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ  
كَانَ يُعَدِّتُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَخَصَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ  
سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ قَالَتْ كَانَ  
يَكُونُ فِي مَهْنَةِ أَهْلِهِ تَعْنِي بِخِدْمَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ

روایت ہے عائشہ سے فرمائی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا کہ حدیث کو یاد کرنے کے لیے آپ ایسے ہیں  
کرتے تھے کہ اگر کوئی گنتے والا گنت چاہت تو انہیں گنتی دیکھ لیتا۔ روایت ہے اسود ثمالی نے کہا کہ میں نے جناب  
عائشہ سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کیا کرتے تھے آپ نے کہا کہ اپنے گھر کے کام کا جو دن مشغول  
رہتے تھے میں گھروالوں کا کام کرتے تھے پھر جب نماز آجاتی تو نماز کے لیے تشریف لے جاتے تھے وہ

ﷺ حضور اللہ کا کلام شریف نہ تو گناہوں کا تادمہ نہ بدعتوں کا ایک جملہ پر رک جاتے تھے تاکہ سینے والا حضور کر کے مجھ سے اور ہر سچے  
کے کلمات میں بہت آہستگی سے سامع ہوتے تھے کہ ہر کلام میں بیٹھ جاتے تھے۔ کیونکہ حضور انور کا ہر کلمہ تبلیغ کے لیے ہوتا تھا۔ اگر حضور  
جلد یا سہل یا بہت زیادہ کلام فرماتے تو لوگ بھول جاتے تھے آپ کا کلام سب بات جان کر سنتے ہوتا تھا کہ حضرات صحابہ قرآن کی طرح اسے یاد  
کر لیتے تھے وہ ہی حدیث کی شکل میں میں تو گناہی اسی کلمہ ہدایت سے آج ہر نام ہے۔ اسی نام ہدایت سے قرآن مجید میں آج ایک صاحب نے  
مضورانی کے دفتر میں جمع کئے وہ ایسے ہی کراچ و ادھ حضور کے بڑے و عظیم آدمی مشہور ہیں کہ کتاب ہے۔ مگر ان دھڑوں نے وہ بیٹھ ہی ہوا لایا  
بدلی دیا۔ اب ہم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک علیہ ﷺ آپ محمد بن سلال صحابی ہیں غیر رضوان نامی ہیں آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بھی پڑھا اور  
کو بھی دیکھا بڑے بڑے صحابہ سے ملاقات کی تھی کراچی و مری کے کئی آدمی ان میں سے ہیں جو حضور نام اعلیٰ تھے۔ ہر شب ایک قرآن مجید تم کرتے  
تھے بڑے نیکو تھے۔ ﷺ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت حضور انور کی وفات ہوئے بعد از جنگ کے حافظ ہو چاہتے تھے اور امت تک پہنچا  
چاہتے تھے اس لئے جیروانی زندگی شریف صحابہ کرام سے پوچھتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پاک سے خصوصاً ام، انہیں عائشہ صدیقہ سے  
ﷺ جنت برون کلمہ یعنی کام کراچ خدمت میں حضور انور آپ سے کہہ سکتے تھے کہ میں تم سے نہیں کرتے تھے۔ بکری وہہ لیتے اپنے کپڑے  
دھو لیتے تھے پھر کپڑے بھی نہیں شریف میں پوچھ لیتے تھے۔ معلوم ہوا کہ حضور میں کام کرنا صحابہ میں کام لیتے تھے۔ کبھی جائز کام میں تکلف  
نہیں چاہتے تھے۔ ﷺ بھی جب عمار برہمت کا وقت آتا تو سامع کام چھوڑ دیتے تھے بارے سے نہ ٹوڑ دیتے جیسے کہ کہ جانتے ہی نہیں اور  
سید شریف سے جاتے یہ ہی سفت ہے اقتدرانی زعمی سب ذمہ داریاں، تعمر

سادہ سادہ یا طبیعت صلی اللہ علیہ وسلم

اپنے کپڑے خود دھویں خاک کے بستر پر سو گیا

رواہ البخاری، وعن عائشة، قالت ما خير رسول الله صلى الله عليه وسلم  
بين امرين قطرا الا اخذ اليسرهما ما خيرا كان انما كان ابعدا  
الناس منه وما انتقم رسول الله صلى الله عليه وسلم لنفسه في شيء  
قطرا الا ان ينقذ حرمه الله فينتقم الله دهما متفق عليهما، وعنهما

ابن ماجہ روایت ہے حضرت عائشہ سے فرمائی ہیں کہ تین اعتبار دیئے گئے ہیں۔ اول کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دود کا سبب کامی  
کبھی بھی نہ ہوئے ان میں سے انسان کو اختیار کیا جب تک کہ گناہ نہ ہو تا لیکن اگر گناہ ہو تا تو سب لوگوں سے زیادہ  
دور ہوتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے لئے کسی چیز میں بددلیلی نہ کیا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کے  
دین کی حرمت توڑی جاتی تو اللہ کے لئے اس کا بدلہ مردہ لیتے تھے (مسلم بخاری، روایت ہے انہیں سے کہ

مسلمہ ظاہر ہے کہ اختیار دینے والا اللہ تعالیٰ ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دود کا سبب روایت کیا ہے آسمان کام اختیار فرماتے  
تاکہ امت کو تکلیف نہ ہو بعض سے کہا کہ اختیار دینے والے یا اللہ یا اللہ کہ اگر یہ لوگ دوا میں مصروف ہیں کرتے تو آپ آسمان اختیار  
فرماتے جیسے بددلیلی کے متعلق قتل کا مشورہ دیا گیا اور نہ یہ کہ اگر چھوڑ دینے کا بھی تو مصروف اور نہ یہ کہ ابوبکر صدیق کا مشورہ نہ قبول  
فرمایا یہ سب آسمان کو اختیار فرماتا پھر رب تعالیٰ سے اس معیہ سے کہ چھوڑ دے کہ تو دوا کر دیا یا ماما اما بعد و اما قد فرمائی کہ  
مفسدین بکثرت ہماری تعمیر میں دیکھو۔ مسلمہ اگر اختیار دینے والے رب تعالیٰ سے تو گناہ سے مردہ کے کسی جاندار کا گناہ کا دوسرا ایسا کام  
سے مصروف نہ رہتے جیسے سب نے مصروف کو اختیار دیا کہ با آپ تیار رہدگی اختیار فرمائی حرا نے آپ کے ساتھ نہیں یا آپ سادہ زندگی  
تجربہ فرمائی کہ شاہانہ زندگی دنیا میں مشہوریت و عکسوں میں کی اور دنیا میں ملتی تھی اس لئے مصروف اور نہ یہ کہ سادہ زندگی اختیار فرمائی۔ قصہ  
بجز اللہ ہے تیار کر مشہور کل ہو کر  
زندگی تم سے فریادوں میں گزری ساری

مسلمہ یہی مصروف اور نہ یہ کہ پانی و آتش کے لیے کسی عورت سے بددلیلی جس سے بددلیلی دین کی حرمت کے لیے مصروف نے اپنے جس  
دشمن کو قتل کرنا یا سب سے قتل کیا ہے وہ بھی درحقیقت وہی ہی کے دشمن تھے جیسے مقبرہ بنی میسور عبد اللہ بن قتل کو جو مصروف کے  
دشمن تھے انہیں مصروف نے قتل کرنا اگر وہ مصیقت دین کے دشمن تھے۔ بعض تاریخیں سے فرمایا کہ یہاں مالی جبر کا عوض دے دے  
آئندہ سے دشمن سے حل دیا ہے۔ حرکات۔ استعدا۔ مگر یہاں اب تو کب ہے۔

مصروف نے ہمدردی محض کو معافی دے دیا کہ اپنے دشمن  
تھے مگر اللہ کو دیکھو کہ اللہ کو کسی نے جبر سے بھی معاف  
لازم کیا تھا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمائی کہ مگر یہاں اب تو کب ہے۔

میں نے حضرت انسؓ سے حضور اقدسؐ کی خدمت میں گریہ کیا کہ میں نے تیرے لیے جو مال جمع کیا ہے اس کی عمر تیرے لیے اتنے سال نہیں ہے۔ آپ نے کل وہی مال حضورؐ کے لیے اتنے سال خدمت کی حضورؐ انہی کی وفات کے بعد آپ کی عمر تیرے لیے اتنا سال نہیں ہے اس کا یہاں فکر ہے۔  
 اے یعنی چھوٹا بچہ تھا مجھ سے کبھی کون چیز ٹوٹ بھی جاتی تھی کبھی مجھ سے کام لگایا جاتا تھا۔ مگر حضورؐ اور مجھے کبھی برا نہ کہتے تھے اور نہ  
 حاضر کرتے تھے اتنی مامی چھوٹی ہے فیذاں کا ماٹب نہ ملے۔

[illegible]



يَعُوذُ الْمَرِيضُ وَيَتَّبِعُ الْجَنَازَةَ وَجَبِيبُ دَعْوَةِ الْمَمْلُوكِ وَيَرْكَبُ الْجَبَّارُ لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَوْمَ خَيْبَرَ عَلَى جَبَّارٍ خَطَامُهُ لَيْفٌ رَوَاكُ ابْنِ مَاجَةَ وَالْيَمُوقِيُّ فِي شُعْبِ الْأَيْمَانِ ۚ وَعَنْ عَالِشَةَ ۖ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصِفُ نَعْلَهُ وَيَخْبِطُ ثَوْبَهُ وَيَعْمَلُ فِي بَيْتِهِ كَمَا يَعْمَلُ أَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ ۖ وَقَالَتْ كَانَ

کی فرج پر کسی کہتے تھے وہ جناروں کے ساتھ جاتے تھے تمام دعوت قبول کر لیتے تھے اللہ عزوجل کو شکر پر سدا رہتے تھے میں نے خیر کے دن دیکھا آپ ایک گدے پر سوار تھے جس کی ساد پرست کمر کی تھیں تھیں وہاں یہود سبق شعب الایمان) عطایت ہے حضرت عائشہ سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا جوہر شریف درست کرتے تھے اپنے کپڑے سے لیتے تھے اور اپنی گھریں سے ہی کام کرتے تھے جیسے تم میں سے کوئی اپنے گھریں کام کرتا ہے فرماتی

سے حضور اللہ سے بیمار پہنچا بعض کھانا بھی کھا کر رہے تھے مگر مارہ میں شرکت صرف مسکینوں کے ہی کی ہے حتیٰ کہ ابوطالب کا انتقال ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا وارثانہ فی الذباب ایسے باپ کو کون میں واجب و اگر یہ حضور کو ان کے انتقال کا صدر بیت ہی ہوتا تھا۔ مسئلہ یہاں حلقہ کے مزید قیود اور ذکر وہ غلام ہے یا عہدہ داری جسے عجاوب و جبر کی جارت کوئی سے مل گئی ہو یا مطلب یہ ہے کہ وہ کام مولانا ہے غلام کے ہر طور حضور اور کی دعوت کرنا تو بھی نہیں فرماتے تھے عزائم ایسے وہ معنی نیک و قون میں غرضیکہ طبیعت میں بڑی حق تعالیٰ کے برابر تھا اگر خیال ہے کہ حضور اور سے کھانا کھے جسے قبول فرما رہے ہیں۔ اس میں کھے دینے بھی ہیں لیکن کھانا کھے گھر دعوت قبول کرنے کا ثبوت نہیں ملتا خصوصاً جبکہ ان کی محبت کی بنا پر ہو۔

مسئلہ گدے کی ساری خصوصیات جبکہ ان کی تمام گھوڑے کے دست کی بوجہ تھوٹی کھجی جانی تھی حضور و قیود حج خیر میں مگر ایسی معمولی ساری پرستار ہیں جس سے معلوم ہوا کہ دنیا کی شان و شوکت سلطنت حضور کے قلب پاک کو راجل کی سبب کو دیا جلتی ہے مگر حضور نے دنیا کو بھل دیا خود دنیا سے نہ ہر لے ت

مسئلہ اسی میں شریف سے وہ مسئلہ معلوم ہونے ایک یہ کہ پیوند دار کچر اور محمد لکھو مقرر ہوئے ہیں عاز ذکر سے بر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سے یہ کہ پانام اپنے ہاتھ سے کرنے میں بھی ستر ہزار سے دوسرے سے کا حاجت مند رہے مگر یہ دونوں عمل نخل کی بنا پر نہ ہیں بلکہ تواضع الگوار کے لیے ہیں۔ لہذا یہ حدیث کی فرمان عالی کے خلاف نہیں کہ سب یا کچر یا تیا جوتا یا تو پر نہ خیرات کر دو کہ وہاں سخاوت کی تقسیم ہے اور یہاں تواضع کی اس حدیث پاک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم طہر پر کلام جانتے ہیں حضور سلطنت کرنا مقصود نہیں کرنا بھی جانتے ہیں اور کچر سے بیانا جو قرآن مجید ماننے سے بھی واقف ہیں یہ سب کچر کی سے لکھا نہیں سب کے ان سے لکھے سکے تھے تشریف لائے حضور و سے کوئی کال کی حقوق سے نہیں لکھا۔

۱۵ مطلب یہ ہے کہ حق تعالیٰ کی عینیت یا اس میں صرف نیت ہی قادر رہے جو اس کا کہ لوگ کہتے ہیں جیسے بلکہ وہی کہ بڑا اور بھلائی کا ذکر بھی ہوتا تھا۔ عزت نفس کے لیے جس کی سے افراد حرکت کی کہیں توفیق بھی نہ تھی۔ یہ ہم دہک کی توفیق بات کرتے تو حضور نور بھی اس میں شریک ہو جاتے تھے تاکہ معلوم ہو کہ یہ باتیں بھی باوجود ہیں۔

مَعْنَا وَإِذَا ذُكِّرْنَا لِأُخْرَىٰ ذَكَرْهَا مَعْنَا وَإِذَا ذُكِّرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرْهُ مَعْنَا فَكُلْ  
هَذَا أَحَدٌ كُنْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَعَنْ  
أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَافَحَ الرَّجُلَ كَتَمَ يَدَهُ  
يَدَهُ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الْيَدَى يَنْزِعُ يَدَهُ وَلَا يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ  
حَتَّى يَكُونَ هُوَ الْيَدَى يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ وَكَتَمَ يَدَهُ مَقْدَرًا لِكَبِيرِ  
بَيْتِ يَدَيْهِ جَلِيسٍ لَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

ہمارے ساتھ ہیں اور جب ہم آخرت کا ذکر کرتے تو آپ بھی ہم سے ساتھ ہی ذکر کرتے اور جب ہم کھانے کا ذکر کرتے تو آپ  
بھی ہمارے ساتھ ہی ذکر کرتے یہ تمام باتیں میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق خبروں سے ہم اہل مکہ (ترذی)  
روایت ہے حضرت انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص سے مصافحہ کرتے تھے تو اپنا ہاتھ نہ  
کھینچتے تھے کہ وہ ہن اپنا ہاتھ کھینچتا تھا اور آپ اپنا ہاتھ اس کے منہ سے نہیں پھیرتے تھے حتیٰ کہ وہ  
ہی اپنا منہ حضور کے چہرے سے پھیرتا اور حضور کو کبھی نہ دیکھا گیا کہ حضور اپنے ہم نشین  
کے سامنے گھٹنے پھیر کر بیٹھے ہوں گے (ترذی) روایت ہے انہیں سے کہ رسول اللہ صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم میں بہت سے مسائل شرعی میں مل جاتے ہیں کیوں دیا بیٹے کیسے کیا چاہیے کہ اس کا ہم کو محبوب ہے اس کیلئے میں  
کیا خواہم ہیں۔ حضور کی مجلس میں برات میں تبلیغ و تعلیم تھی۔ مسئلہ حضور میں دو باتیں تھیں کہ جو بیچ مروت اور ہمت تھی کہ وہ اپنے  
کلمات میں نہ کرتا وہ حکام سے مجلس میں ہر طرح کا ذکر چاہیے اور ہاتھ نہ چاہیے حب تعالیٰ کو اپنے محبوب حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی مجلس میں حواہی، منافق کی عقل کرے گا وہ مذکور ہو گا مجلس کی۔ مذکور ہوں ہر طرح کا دین کا دنیا کا ذکر ہو محبوب کی ایک اور ہے تم  
بھی اس میں داخل ہو کر۔ مسئلہ اگر اس میں یہ فرمایا یا دھور اللہ سے کبھی کسی صورت سے مصافحہ نہیں کی۔ مردوں سے اکثر مصافحہ فرمایا کبھی کسی سے مصافحہ  
یہی لگے ملتا بھی فرمایا ہے جیسے حضرت جعفر یا حضرت زید یا بنی ہاشم رضی اللہ عنہم یہ حضور کے خلیفہ کیلئے ہیں کہ کسی سے جب مصافحہ فرماتے  
تو ہاتھ نہ کھینچتے وہ قہری درنگ آپ کا ہاتھ تھا سے رہتا آپ بھی ویسے ہی اس کا ہاتھ پکڑے رہتے وہ دستگیر عام تر ہوئے

مسئلہ یہی حضور کو کبھی کسی مجلس میں کسی کی طرف یا ٹوک پیچ کر نہیں بیٹھتے تھے یہ ان کی طرف نہ اوج پاگ کی طرف نہ دائیں یا بائیں کی طرف  
کہ اس میں سے تباہی کو تکلیف ہو کہ اس میں سامنے والے کو قہر ہو جیسے میری طرف سے تکیہ بن اور وہ لوگوں کا ہے۔ دوسروں کی طرف پناہ ہوتی  
کہ بیٹھا ہی عزت اس کی حقارت ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق محمد نصیب کرے آمین۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَذْخُرُ شَيْئًا لِفِدَا رِجَالِهِ التَّوَمِذِيِّ، وَعَنْ جَابِرِ بْنِ  
سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيلَ الصَّمْتِ رَوَاهُ فِي  
شَرْحِ السُّنَنِ، وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ فِي كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ تَرْتِيلٌ وَتَوَسُّعٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَعَنْ عَائِشَةَ مَا كَانَتْ

میدلم کل کے لیے کوئی چیز دھرو نہ کرتے تھے (ترمذی) ہدایت ہے حضرت جابر بن عمر رضی اللہ عنہ سے  
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دراز خاموشی والے تھے (شرح سنن) ہدایت ہے حضرت  
جابر رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام شریف میں آہستگی  
اور عثر و تھاکہ (ابوداؤد) ہدایت ہے حضرت عائشہ سے فرماتی ہیں کہ

سلف یعنی اہل بیت کرم کے پہلے کوئی چیز کل کے لیے نہ رکھتے اور حالت یہ ہوتی تھی کہ یہاں سے دیکھ کر یہاں پہنچا کر لے لیا کرتے تھے  
گھروالوں کا معاملہ اس کے متعلق طریقہ یہ تھا کہ حج خیر سے پہلے تو شریف ہی بھی کہہ دیتا تھا (شرح سنن) ہدایت ہے حضرت عائشہ سے فرماتی ہیں کہ  
فہم اور کبھی تھوڑے جھوڑے کھانا لہلہ کر بھر دیتا (ترمذی) ہدایت ہے حضرت عائشہ سے فرماتی ہیں کہ  
جس کی تمنا تھوڑے کھانا ایک دن قراک دی کھانا جس دن کھانا شکر کا کرنا سنی (ترمذی) ہدایت ہے حضرت عائشہ سے فرماتی ہیں کہ  
مگر حج خیر کے بعد ہر دن صبح کو ایک سال کیلئے جو اور گویں معاصرانہ پیشہ تھے وہ دھیر و مال بکوں اور بھانوں کے لیے بہت تھا اور مراتب و شرف  
ہزار مرتبہ ان احادیث کے خلاف ہیں کیونکہ سب کو تو قصور کا سامنا کرنا پڑتا ہے  
جو سیاق و طاب و نا و دیگر اند  
سو متحان حد و انان و دیگر

سلف عامی سے مراد دنیاوی کلام سے ماموشی وہ سمجھو تھوڑی کلام شریف اللہ کے ذکر میں ترقی تھی لوگوں سے بلا ضرورت کلام نہیں  
فرماتے تھے یہ دیکھ کر بے جا کلام کا ناجائز کلام تو عظیم عہد زبان ترقی پر زبان میں جھوٹ و غیث چلی وغیرہ ماری عمر شریف میں ایک بار بھی زبان  
سب کس پر آئے مفسر سے حق میں پھر آپ کمال کی رہائی کیلئے جو ان کے بعد امت میں ماضی میں گئے، بار بار درست حادار نہیں ہوتے  
خود فرماتا ہے کہ جو بھی کلام کرے تو میرے کلام کو سے دور ماموشی ہے حضرت ابو بکر صدیق فرماتے ہیں کاش میں گونا گونا، مگر حق یہ ہے کہ ہر  
سلف بعض قاریوں نے فرمایا کہ ترتیل اور کلام میں معنی کلام میں سنی کی زبان ہے ورنہ اللہ عزوجل تشریف لایا بعض قاریوں  
نے فرمایا کہ ترتیل کے معنی ہیں آہستگی سے کلام کرنا ترتیل کے معنی ہیں آہستگی سے کلام کرنا ایک طرف اور کلام میں کلام کے الفاظ  
کو نہیں پڑھتے نہ مراتب و شرف سے کسی زبان و لہجہ میں اس کی دور تھی کہ حضور انور رب تعالیٰ کی طرف سے مبلغ اعظم ہیں کلام میں بلندی  
یا کلام و مبلغ مہیا تبلیغ کے لیے مفسر ہے اسی لیے رب نے آپ کو فصاحت و بلاغت کے ساتھ خوش آواز بھی عطا فرمائی تھی

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُدُ سُرْدَكُمْ هَذَا وَلَكِنَّهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ بَيْنَهُ  
فَصَلَّ يَحْفَظُ مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۖ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ  
بْنِ جَنْدَبٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۖ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ يُحَدِّثُ يُكْثِرُ أَنْ يَرْفَعَ طَرَفَهُ إِلَى السَّمَاءِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ۖ  
الْفَصْلُ الثَّالِثُ - عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری اس جلدی کی طرح کلام میں جلدی نہیں کرتے تھے لیکن یہاں تک کہ کرتے تھے جس کے  
دو بیان فاصلہ ہوتا تھا جو آپ کی خدمت میں پیش آمدہ غفلت کر لیتا تھا (ترمذی) روایت ہے حضرت عبد اللہ بن حارث  
ابن جندب سے کہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ سکرانے والا کوئی نہ دیکھا (ترمذی)  
روایت ہے حضرت عبد اللہ بن سلام سے کہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب باتیں کرنے  
پہنچتے تو اپنی نگاہ شریف آسمان کی طرف زیادہ اٹھاتے تھے (ابوداؤد) عیسوی فصل روایت  
ہے حضرت عمرو بن سعید سے کہ حضرت انس سے راوی میں فرماتے ہیں کہ میں نے کسی کو نہ دیکھا

سلف یعنی حضور کے کلام اور کلمات مسلسل نہیں ہوتے تھے جیسے عام لوگ کرتے ہیں بلکہ ایک بات بتلا کر پھر کچھ ماموشی پھر دوسری بات اللہ  
ان دونوں باتوں کے درمیان اللہ کا ذکر

سلف صحابہ کرام کو احادیث قرآن مجید کی طرح غفلتیں ہی وجہ سے تو حادثات میں برہمیں اس میں ہونے کی ٹہی وجہ حضور انور کا یہ تبار سے کلام فرمانا تھا۔  
سلف آپ کی کیفیت ابوالحارث ہے بھی میں بعد میں مامور ہوئے مصر میں تمام رہا وہاں بی وفات پائی آپ مصر کے آری صحابی ہیں آپ کی وفات  
سے مصر صوبہ سے خلیفہ ہو گیا (مشکوٰۃ و تراجم)

سلف محکم یعنی مسکرانے سے پہلے تبارہ اللہ تعالیٰ کا دل خوش کرتا ہے۔ زیادہ نہیں اور ٹھٹھا لگانا ان کی کوثر کہہ دیتا ہے۔

سلف آپ کی کیفیت ابویوسف ہے حضرت یوسف علیہ السلام کی اور وہ سے یہ قدرت کے بڑے عالم تھے آپ کے فرزند ہیں یوسف اور محمد  
و فریح سلف تنہا ایس میں میرے منہ میں دھات پائی وہاں ہی فتنے ہوئے (مکمل)

سلف یہ نظر کا اٹھانا اشکال روحی میں ہوتا تھا و تراجم۔ (اللہ اللہ معلوم قدرت کے کیا کیا تبار سے کرتے ہیں گئے رب فرمانا ہے۔ قد

[illegible]



الْقُدِّي فَلَمَّا نَهَ لَهُ لِيُظَاهِرَ تَكْبِلَانَ رَضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ  
يَهُودِيًّا كَانَ يُقَالُ لَهُ فُلَانٌ حَبِيرٌ كَانَ لَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
دَنَانِيرٌ فَتَقَا ضَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ يَا يَهُودِيٌّ مَا عِنْدِي

اس کے پنے دروایاں مقور ہیں جو اس کی شیر چراگی جنت میں پھری کریں بعد سلم طاریت ہے حضرت علیؑ سے کہ  
ایک یہودی جس کا نام فلان پادری تھا اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ دینار قرض تھے تھے  
اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تقاضا کیا تھے معذرت سے اس سے فرمایا کہ اسے یہودی میرے پاس

انکسوت ہے کہ اس وقت اپنی عمر کیا تھی۔ غالباً سو دیا ستروا، غمی مہیا کہ کتاب دعو میں ہے۔

سلسلہ یعنی حضرت ابراہیمؑ فاطمہؑ پاتھی ہی جنت میں پہنچا دیئے گئے اور وہ صاحب دہاں نہیں دعوہ چوتھے کے لئے مقرر کردی گئیں جو انہیں  
بقیہ ماہ دعوہ پلائی گی پناہ دعوہ یا جنت کی خبر کا دعوہ یہ باب ابراہیمؑ کی خصوصیت ہے۔ بعض علماء دعوہ میں ہے کہ اگر ابراہیمؑ زندہ رہتے تو  
نبی ہو تھے اس حدیث کا اکثر محدثین نے غرض باطن کو موضوع کہا ہے اگر صحیح بھی ہو قرر حضرت ابراہیمؑ کی خصوصیت ہے وہ زندہ شدہ نہیں کے  
سارے بیٹے ہی نہیں ہوئے ہیں نیز اس سے دعوہ میں نہیں آتا کہ معصوم غلام البیت نبیوں کیوں کہ اس حدیث کے سنی ہیں کہ صاحب ابراہیمؑ زندہ نہیں رہ  
سکتے تھے کہ اگر وہ زندہ رہتے تو نبی ہو تے اور میرے بعد کوئی نبی سے نہیں۔ بعد از وہ رہے نہیں رہ سکتے تھے ذرات غرض کہ یہ حدیث اہم نبیوں  
ابو عبد البر خفیمؒ محدثین کے نزدیک موضوع ہے۔ بعض محدثین نے اسے مروی صحیح مانا اور طلب دہاں یا جو بھی ہم نے عرض کیا اور ذرات  
سلسلہ یعنی حضرت علیؑ سلسلہ یہودی کا نام بتایا تھا لگ بھگ کہ اس کو یاد دہا تھا وہ اپنے صاحب کا بڑا عالم بشر عالم یہود کو بکتے ہیں جمع ہے جبار  
محدثین نے بھی اس یہودی کا نام دہا دیا۔

سلسلہ یعنی حضور احمدؑ اس یہودی پادری سے ضرورت چند اتر نہیں قرض لے گئیں اس سے معلوم ہوا کہ کفار سے مالی معاملات متعلق کہ قرض کا  
بین دین بھی جائز ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جس کا ماں مخلوط ہو کہ اس کی کئی حرام بھی ہو مصلحت بھی اس سے قرض دہا دینا درست ہے۔ اور یہودیوں کے  
متعلق قرآن کریم فرماتا ہے۔ اکلوا من ثمر ما حرم خودیہ۔ دعوہ جو لئے بھی ان کی کاشیاں نہیں مگر ضرور اوروں سے  
قرض لیا۔ اس سے بہت دینی مسئلہ حاصل ہوں گے۔ سلسلہ اس یہودی کا یہ تقاضا ضرور مدت سے پہلے تھا۔ خیال ہے کہ قرض دہا دینا درست  
گرداں میں مدت ضرور لازم نہیں ہوتی قرض خواہ ملے تعدد وقت سے پہلے بھی تقاضا کر سکتا ہے مگر کا دہا دینی قرض جسے دین کہتے ہیں  
جیسے کوئی چیز فردی اس کی قیمت قرض کر لی اس میں ملے خود

مدت سے پہلے قرض خواہ کو تقاضا کرے گا

حق سبب ہوتا ہے

مَا أَعْطَيْكَ قَالَ فَإِنِّي لَا أَفَارِقُكَ يَا مُحَمَّدُ حَتَّى تُعْطِيَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اجْلَسَ مَعَكَ فَجَلَسَ مَعَهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْآخِرَةَ وَالْغَدَاةَ وَكَانَ أَصْحَبُ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَدَّدُونَ وَنَسَاءُ وَتَتَوَعَّدُونَ فَقَطِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْإِنْسِي يَصْنَعُونَ

کہ نہیں ہے۔ جو تجھے دین دوں گا میں آپ کو چھوڑیں گا میں حتیٰ کہ آپ مجھے قرآن ادا کریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تب تو میں تیرے ساتھ ہی بیٹھوں گا آپ اس کے ساتھ بیٹھ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر، مغرب، عشاء، آخری اور فجر کی نمازیں پڑھیں تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اُسے ڈرتے و دھمکاتے تھے جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا یا اللہ جو وہاں کے ساتھ کرتے

ملے اس فرمان عالی میں مصور اور کئی طرف سے دھمکے ملاں میں بلکہ دھمکے ملاں کی طرف سے بھی کہیں ملے خدمت میں پہلے ہی قرآن ادا کرنے کا حکم تھا۔

سکھ لقمہ میں اُسے عذرت کہتے ہیں یہی دیکھو، مگر میں اس کے ساتھ رہے کہے کریں مجھے غیر قرآن و رسول کے چھوڑنے کا نہیں۔

سکھ نابینا ہوا تو کہہ نہی شہید میں ہوا کہ وہ یہودی سکھوں ہی مصور اللہ کے ساتھ بیٹھ گیا۔ مصور نے مسجد شریف میں ہی باجماعت نماز پڑھتے سہے اور اس یہودی کے ساتھ بیٹھے رہے وہودی ہاتھ کاٹا کہہ کہیں آسکتے ہیں قرآن مجید میں بھی ہے ایسا اکثر کون مجھ سے ملا ہندو ہوا مسجد اقصیٰ ہر وہاں نہایت سے مرد فقیدوں کی گند کی دھواں متروکوں کو حج بیت اللہ سے روکنے کا حکم دیا گیا ہے۔

سکھ تہذیب اور توحید دونوں کے معنی میں و محلا اٹھانا یہاں سکھ سے مراد ہے ماریٹ سے ڈرنا اور قوموں سے مراد ہے۔ نکال دینے سے ڈرنا وہ حضرات چکے چکے اسے ڈراتے و دھمکاتے تھے، جیسا کہ ان کے مضمون سے ظاہر ہے۔

شہید لکھتے ہیں کہ ملاقات سے مصور اور سے کہہ دیا کہ ہمارے صحابہ اس یہودی کو ڈر رہے ہیں۔ فلن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور اللہ نے ملاقات سے معلوم کیا یہ ہے اسلام کا علم غلط ہے اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہ میں ملاقات کا حکم تو یہ ہے وہ یہودی مسلمانوں کی عزت کا ایک شخص سے سلطان اسلام پر وہ یہی غی کر رہا ہے اور اس کو وراثت کا جواب پھر سے نہیں دیا جاتا، ایسا عدل و انصاف کی قوم سے نہیں کیا جاتا۔

بِهِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ يَهُودِيٌّ يَحْبِسُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْعَنِي رَبِّي أَنْ أَظْلِمَ مُعَاهِدًا وَغَيْرَهُ فَلَمَّا تَرَجَّلَ النَّهَارُ قَالَ الْيَهُودِيُّ  
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَشَطْرُ مَالِي فِي سَبِيلِ

میں نے اس سے منع فرمایا کہ کسی عہد شکن کو فریاد پر ظلم نہ کرے۔ پھر جب دن چڑھ گیا تو یہودی بولا کہ میں  
گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں اور میرا آدھا مال، شہ کی

سہ صحابہ کی یہ غرض و مقروض بعدِ قحیب ہے کہ ایک ذلیل حقیر یہودی بڑا آپ کی رہا، ہمارا تختہ ہے اس نے پہلی زیادتی فریر کی کہ وقت سے  
پہلے قرض کا مطالبہ کیا۔ پھر اس کا یہ ظلم کہ آپ کے ساتھ بڑا اہم کو تجارت میں کریم اسے ان کو تین کا ترو چکھا دیں۔ ان حضرات کا مقصد یہ  
ہے کہ ہم اسی کو ڈراتے دھمکتے ہیں اس کی زیادتی کی وجہ سے ہم کو اس کی جائز دینی چاہیے۔ خیال ہے کہ یہ ان حضرات کے پاس رہا  
تھا میں کہ حضور اقدس کا قرض ادا کر دیتے یا حضور اقدس کو یہ خطبہ تعالیٰ ان حضرات کو اس یہودی کا وقت سے پہلے مطالبہ کرنا پسند نہ تھا  
ان وجود سے ان حضرات نے حضور اقدس کا قرض ادا کیا بلکہ اور طرح و حکم کیا بعدِ حدیث پر یہ امر افسوس میں کہ صحابہ کے قرض ہی ادا کرنا نہ  
کر دیا۔ (انہی حضرات) حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرات صحابہ کرم سے قرض میں جیتے تھے۔ بلکہ فرسوں سے بھی پائی رہا۔ یہودی وغیرہ سے  
قرض جیتے تھے (مترقات)

مسئلہ سہارے مراد ہے ذمی کافر ہے اور غیر سہارے مراد مسلمان کافر ہے یا سہارے مراد ہے ذمی مسلمان کفار کے کفار اور  
غیر سہارے مراد ہیں جن کا کفار کہ ظلم کر رہی جائز نہیں یا سہارے مراد ہیں ذمی مسلمان کفار اور غیر سہارے مراد ہیں سارے  
انسان۔ خیال ہے کہ ذمی پر ظلم کرنا بقابلہ مسلمان پر ظلم کرنے کے برابر ہے کیونکہ مسلمان کے قرض کا تہیہ قیامت میں یہ ہوگا کہ یا تو  
مقررہ کی یکساں قرض حواہ کو دے دی جائے یا قرض خواہ کے گئے و متروک پر ڈال دیئے جائیں۔ اگر کافر قرض خواہ یا ظالم ہے اور مسلمان ظالم ہے  
تو یہ دونوں صورتیں وہاں ناممکن ہیں یا کہ لئے افراتفری و مرتبے مسلمان پر ظلم کرنے سے جیسے مانع ہیں پر ظلم کرنا جسے مسلمان پر ظلم کرنے سے کہ  
جائز ہے سے شکایت نہیں کر سکتا۔ دیکھو مرتبہ یہی نظام میرا نور کے ظلم کا مسئلہ نامی میں بھی ہے۔ خیال ہے کہ حضور نور نے یہ قرض مانگنے کا  
ظلم نہیں فرمایا ہے حضور کی رحمت یہ تو تھی ہی نہیں۔ بلکہ قرض خواہ کے پاس رہے تھے کہ اسے ڈراتے دھمکتے کہ ظلم قرار دیا ہے اسی سے فرمایا کہ  
مجھے اس کے پاس نہ بھیجا جائے۔ مرنے کا راعل شکایت میں نیست میں بسا جائز ہے۔ امانت قرض حاکم کا نہ کی میں ان کر لی پڑے گی۔  
مسئلہ یعنی میں دیکھ کر اللہ کی قیود اور آپ کی رحمت کی کوئی دیتا ہوں اس کا تعین بھی آگے آئی۔ ہے۔

اللَّهُ أَمَّا وَاللَّهُ مَا فَعَلْتُ بِكَ الَّذِي فَعَلْتُ بِكَ إِلَّا لَأَنْظُرَ إِلَى نَعْتِكَ فِي التَّوْرَةِ  
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ وَمُهَاجَرُهُ بِطَيْبَةَ وَمَلِكُهُ بِالشَّامِ كَيْسَ بِفَيْظَ وَ  
لَا غَلِيظَ وَلَا سَخَابَ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا مَتْنَبِيَّ بِالْفَحِشِ وَلَا قَوْلَ الْخَنَاءِ أَشْهَدُ  
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَهَذَا أَمْرِي فَأَحْكُمُ فِيهِ بِمَا أَرَى أَنَّ اللَّهَ  
وَكَانَ الْيَهُودِيُّ كَثِيرَ الْمَالِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ : وَعَنْ

راوی بڑے حضور کو کچھ میں نے آپ کے ساتھ بڑا کوئی یہ مرض اس لیے کہ میں اس میں صفات دیگر لوگوں جو نبوت میں ہیں  
کو جو میرا اللہ کے لیے ہیں ان کی بار اولت کو اور جو ہجرت میں ہے اور ان کی سلطنت تمام میں ہے نہ تو نعمت دل میں  
نہ نعمت زبان میں نہ قیامت میں خود پہانے واسطے نہ تو بری باتوں سے تعصب میں نہ نعمت کام پر سے کام لگنے میں  
گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ کے رسول ہیں اور یہ سب میرا اللہ آپ میں وہ فیصلہ فرامیں  
جو اللہ آپ کو دکھائے وہ یہودی بہت بڑا مال دار تھا (بہیقی دلائل نبوت) حمایت ہے حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم میں مسلمان ہوتا ہوں اور سلام کی تو میں شخص خوش میں ہوا اور معاملہ اللہ کی لوس میرت پر کیا ہوں یہ اس کا نیکو ہے کہ رب نے مجھے  
اسلام کے ساتھ حمایت کا ثبوت بھی بخش۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی صورت آپ کا علیہ توہیت کے بیان کے مطابق آیا۔ مگر وہ میرت یا ک اور دیکھی تھی جو توہیت شریف میں آپ کی بیبا  
کی گئی ہے میری یہ نعمت وہی اس کی تحقیق کے لیے تھی اور تصور تو یہاں ہے کہ میں نے وقت سے پہلے قرآن کا مطالعہ کیا

صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تہجیح بھی کچھ پہلے گد گئی کہ اس میں پہلے سلطان صواب میرماد میں ہی کا اور محمد و مشق تھا جو تمام کا یا تخت ہے اس سے  
معلوم ہوا کہ حضرت امیر میں وہی کی عظمت و اعلیٰ حق ہے۔ جیسے خلفاء راشدین کی عظمت و اعلیٰ و دست و حق ہے نیز یہ کہ امیر معاویہ کی سلطنت  
محمود اللہ کی سلطنت ہے سلطنت ان حضرات نیز سلطنت و موصوفت راشدین میں بامرق ہے۔ سلطان اسلام مسلمانوں کے صرف اہتمام کا  
حاکم ہوتا ہے اور طیف المسلمین مسلمانوں کے ہم و ملکہ و درج سب کا حاکم ہوتا ہے۔ رسول اللہ کا جلیس اس کی بیعت سلطنت کی بیعت بھی  
ہے طریقہ بیعت بھی کہ وہ مسلمانوں کا بادشاہ بھی ہوتا ہے ظاہر و باطن بھی اس لیے حضرات خلفاء راشدین کے ہاں میں لوگ تالیف کی بیعت نہ کرتے  
تھے امیر معاویہ کے زمانہ سے یہ طریقہ کی بیعت علیحدہ ہوئی لوگوں سے حج تیار کرنے کے لیے مشرق و مغرب سے بھی بیعت کی اور بیعت شریک باب  
تفصیل کا احوال اس سے پتا چلتا ہے کہ ان باتوں کے ثبوت قسطنطین نے حنی میں جو سے بڑی ہوئی نیز خانیہ پروردہ شہید میں سے ہر مال اشک لہ میں ہجرت تو  
کروں مگر سے تقیم حضور انور کریم حضور میر سے اور میر سے ملنے کے ایک وقت پر جس میں خانیہ سے چاروں طرف میں سلطان اب مال کے ساتھ اس کا حال

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الذِّكْرَ وَيُقِلُّ اللَّغْوَ وَيُطِيلُ الصَّلَاةَ وَيَقْصُرُ الْخُطْبَةَ وَلَا يَأْنِفُ أَنْ يَمُتِيَ مَعَ الْأَرْمَلَةِ وَالْمَسْكِينِ فَيَقْضِي لَهُ الْحَاجَةَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ أَبَا جَهْلٍ قَالَ لَيْسَ بِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا نَكْذُوبُكَ وَلَكِنْ نَكْذِبُ بِمَا جِئْتُ بِهِ فَأَنْزَلَ

عبد اللہ بن ابی اوفی سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر زیادہ کرتے تھے اور دنیاوی کام بہت کم کرتے تھے اور نماز دراز کرتے تھے اور خطبہ چھوٹا پڑھتے تھے بلکہ اور یتیم و مسکین کے ساتھ چلنے سے عاجز نہیں سمجھتے تھے کہ ان کی حاجت پوری فرمادیں۔ یہ روایت ہے حضرت علی سے کہ ابو جہل نے لکھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ تم آپ کو شیخ جھٹلاتے لیکن ہم تو اسے جھٹلاتے ہیں جو آپ لائے ہیں وہ تب اللہ تعالیٰ

کی کمال راہ گام ابھی چھ ہو گیا ہے سبے خوش عیسیٰ

سہ خیال مجھے کہ غلو کے سنی ہیں بیکار کام باز کار کام میں کام دیا تو غلو دیا ذکر اللہ کے مقابلہ میں یہ بھی حضور انور کی نسبت ہے وہ حضور انور کی دنیا میں ہیں جسے حضور کے دیباہی کام ہادی ہزار ہا ذات سے افضل ہیں حتیٰ کہ حضور انور کا مزاج خوش طبعی نہایتیں ابھی ہیں جنہیں کہ ان میں بھی تلخ قسمی ہم کو مزاج دکھنا مقصود تھا سہ یعنی بعد از مدین کے چلے چھوٹے ٹھہرتے تھے۔ غار میں دراز کر کے غازیں رب تعالیٰ سے ہم کلائی ہوتے تھے وہ مزاج کوئی ہے اللہ نے ہمیں نصیب سے خطاب کیا کہ ہم پڑے رہے رہے بھلائی اور یہی جہیز ہے۔ "عزراۃ" اب بھی سفت یہ ہی ہے سہ یعنی حضور انور کو غلو کی تہیوں مسافر صیغہ ان کے ساتھ رہنے بسنے چلنے پھرنے ان کا کام نہیں کسی ماند قسمی فرشتوں کے بھی ہم نہیں تھے۔ عابدوں زابعد کے بھی اللہ کے نگاروں مسکین کے بھی تسحر

راحت اعلیٰ حد شان اور

خدا باز لا مکان آن اور

سہ ابو جہل کا نام عمرو بن شام تھا قریش کے کاسر دار تھا بڑا سخت دل حضور انور کا دشمن تھا۔ حضور انور نے اسی کو ابو جہل کہلائی حالت دلا ابو کے معنی اب میں بلکہ اس کے معنی ہیں والد جیسے ابو جہل کے ابو کو کہہ کر ہر ایک میں ادا کرتے داسے ایسے ہی جو میں راحت و جہالت دلا لوگ اسے ابو جہل کہتے تھے حضور نے ابو جہل کا خود ابو جہل ہی ہو کر دیا۔ سہ یہ ہے حضور انور کی بچائی کی دعا کہ جو خدا کے دل میں بھیجی ہوئی قسمی یعنی ہم نے آپ کی زبان پر بھیجی ہوئی آئے نہیں دیکھ مادی حقل نہیں توں کہی کہ آپ کی زبان جوڑ کے سہ اس جہالت کے مد طلب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ باجستگی میں ب سیر ہو کر کرب کا مفعول پر شیعہ مومنین ہم اب تو اس قرآن کہہ کر دے مومنا کہتے ہیں کہ آپ قرآن سننا چھوڑ دیں تو ہم آپ کو چھوڑا کہنا چھوڑ دیں جو دے کر کا مفعول ہے نکتہ کا یعنی ہم تو اس قرآن کو چھوڑا کہتے ہیں خدا آپ کو تب ہی کا طلبہ سے کہ تو فرشتہ آپ کو قرآن لا کر سناتا ہے وہ فرشتہ نہیں ہے کہ ان میں دیر ہوئی مخلوق سے وہ آپ سے جوڑے مل جاتا ہے کہ یہ کلام الہی ہے ہم اس کو اللہ کا کلام کو

[illegible]



فَأَشَارَ إِلَى أَنْ ضَمَّ نَفْسَكَ وَفِي رَوَايَةٍ ابْنِ عَبَّاسٍ فَالْتَفَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرِيلَ كَأَلَمْ يُسْتَشِيرْ لَهُ فَأَشَارَ جِبْرِيلُ بِيَدِهِ أَنْ تَوَاضَعَ فَقُلْتُ نَبِيًّا عَبْدًا أَقَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ لَا يَأْكُلُ مَتَكِيمًا يَقُولُ أَكُلْ كَمَا يَأْكُلُ الْعَبْدُ وَاجْلِسْ كَمَا يَجْلِسُ الْعَبْدُ رَوَاهُ

کہ آپ اپنی ذات میں انکار کریں نہ اور حضرت ابن عباس کی روایت میں ہے کہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل کی طرف دیکھا ان سے شروع لینے والے کی طرح تو جناب جبریل نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ انکار کریں میں نے انکار میں بندگی کا دعویٰ نہ کرتا فرمائی ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگا کر نہیں کھاتے تھے، فرماتے تھے میں ایسے ہی کھاؤں گا جیسے بندے کھاتے ہیں اور ایسے ہی بیٹھوں گا جیسے بندے بیٹھتے ہیں، سہ

طیبہ السلام یاد رہے کہ آپ کی اقتداء سے کہ آپ سبکیں نبی بننا قبول فرمایا اور بادشاہت و ستہ و ستہ ہی نہیں اس سے معلوم ہوا کہ تمام جہان سب سے کی طرف چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ مصلحت رکھتا ہے کہ وہاں سب سے شہر معصوم ہے جہاں میں کوشش کے لیے دیکھا اٹھانے فرمایا کہ اکتفا ہی کیا جائے ہے معلوم ہوا کہ اپنے ہاتھوں سے معصوم کرنا بھی سنت ہے ۴

سہ یعنی نہ محبوب معصوم سبکیں اور حضرت خبہ فرمادیں کہ یہ حق سے انصاف و ملامت ہے معلوم ہوا کہ سبکیں مبارک علی ہے غنی تار سے وہ سب تم نے اسے شکر کی جزا پر پائل نعمت پہنچا ہے۔ دن شکر تم نے دین مکہ اور مہر کی خواہش نہ ہو گا کہ وہ ہے فرماتا ہے۔ ان اللہ مع اصحابہ و فیالہم کہ اگر معصوم اور سارے ہمارے بادشاہ ظاہری بھی ہوئے۔ مگر معصوم نے اپنی زندگی نہ ہاں نہیں گزاری بلکہ ولایت دگر گاری سبکیں کا یہ مطلب ہے شہر

دولت دنیا خاک برابر ہاتھ کے عالی قدر کے تو نگر ہاتھ کا تکیہ خاک کا بستر صلی اللہ علیہ وسلم  
سہ یعنی معصوم تمام میں کہ سرور میں تو آپ کا ہر وصف آپ کی ہر افضل و اعلیٰ ہی پر بیٹھتے۔ تواضع علی ہے کہ آپ ہر چیز کے مالک ہونے کا بھی انکار فرمادیں۔

سہ چنانچہ معصوم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر روزوں بیٹھتے تھے اور اردوں میں کہ کھانا نہ کھاتے تھے۔ جیسے مٹی کے فرمانبردار مٹی کی آواز کا مستطردہ اگر کہیں بیٹھ کر کھانا کھاتا ہے۔ تاکہ اگر کوئی جیسے تواضع میں بیٹھتے ہیں اور رنگ۔ یہاں عزت سے فرمایا کہ عار کے باہر بھی دوزخ اور شہدائے اعلیٰ ہے۔ اور معصوم اور صلی اللہ علیہ وسلم بیت و نزع اگر وہ بیٹھتے تھے ہر حالت، معصوم صلی اللہ علیہ وسلم میں انگلیوں سے کھاتے تھے اور کھانے کے ہر انگلیوں چاٹ لیتے تھے۔ پھر ہاتھ خریف دھوئے تھے پانی تین سالہ معصوم سے بیٹھتے تھے برائے بیٹھ کر رکھتے ہیں ۵

شَرْحُ السَّنَةِ: بِأَبِ الْمَبْعُوثِ وَبَدَأَ الْوَحْيَ - الْفَصْلُ الْأَوَّلُ - عَنِ  
 ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بُعِثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَبْعِنَ سَنَةً  
 فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحَى إِلَيْهِ ثُمَّ أُمِرَ بِالْهَجْرَةِ فَهَاجَرَ  
 عَشْرَ سِنِينَ وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِينَ سَنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

دشرف سنہا لعمد نبوت اور بدو وحی کا بیان ملے پہلے فصل روایت ہے حضرت ابن عباس  
 سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چالیس سال کی عمر میں مبعوث ہوئے (نہی نیسے) مکہ پھر مکہ  
 مفسر میں تیرہ سال قیام فرمایا کہ آپ پر وحی کی جاتی تھی پھر ہجرت کا حکم دیئے گئے تو دس سال  
 مہاجر رہے مکہ اور تریسٹھ سال کی عمر شریف میں وفات پائی مکہ (بنی ہاشم)

سلف باب اصل میں محبت کا معنی لکھا اچھی بات کی طرف دلوائے سے بدل گیا اس کی جگہ اب اس میں آتی ہے۔ اور جو بھی بہت مصدر میں ہے  
 بعض وقت پھر ظہور نبوت کو نسبت کیا جاتا ہے مکہ کے فعلی معنی اشارہ جغیر کام داروں کا القاء شریعت میں وہ کلام نبوی جو کلام کا پورا سطر فرشتہ  
 یا بالواسطہ ہو یا بطور القاء ان میں جو حضرت داؤد علیہ السلام پر ریاد وحی اس کو تم کی کڑی تھی۔ میں دل میں ڈالتا تھا اللہ تعالیٰ یہاں ہی سے  
 مراد میں دوسرے معنی میں جو وسط فرشتہ کلام الہی بڑی وحی ہی سے حاصل ہے۔ وحی اسنی انہام یا معنی القاء فی القلب غیر نبی پر بھی ہو سکتا ہے۔  
 سب فرماتا ہے وادحیاتی امر موسیٰ یا مرمانکے وادحی رنڈ او لسمیل (استقامات)

سلف چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی آئی تو عمر شریف چالیس سال تھی

سلف اس پر سب کا اتفاق ہے کہ ظہور نبوت چالیس سال کی عمر میں ہوا اس پر بھی سب متفق ہیں کہ بعد ہجرت دس سال قیام فرمایا مگر اس  
 میں اختلاف ہے کہ بعد ظہور نبوت مکہ مفسر میں کت قیام رہا۔ اس کے متعلق تین روایات ملتی ہیں۔ وہی سال تیرہ سال۔ پندرہ سال تیرہ سال اور صحیح  
 ہے اور ان کا یہ انداز ہے۔

سلف سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کے متعلق تین قول ہیں ساتھ سال تریسٹھ سال و سٹھ سال۔ نوی ترقی تریسٹھ سال کا ہے بعض  
 شارحین نے ان تینوں قولوں کو اس طرح میج کیا ہے کہ ساتھ کے قول میں اکثروں کو پھر دیا گیا ہے حضرت جہ و ابیہاں ریان ہوئی ہیں اور شرف  
 واسے قول میں سال ولادت اور سال ہجرت کو ایک ایک سال سمجھا گیا ہے جہر حال تریسٹھ کا قول قوی ہے خیال ہے کہ مفسر صلی اللہ  
 علیہ وسلم حضرت ابو بکر عفراروق۔ علی مرتضیٰ ان تمام حضرات کی شبیں تریسٹھ ہوئی ہیں۔ خلقت لا الہ الا اللہ کے حروف بارویں اسی طرح محمد  
 رسول اللہ کے حروف بارہ ملدی ابو بکر صدیق۔ عمر بن الخطاب۔ عثمان بن عفان۔ علی بن ابی طالب سب کے حروف بارہ مانہ ہیں۔ ان  
 حضرات کے ماضی کو بھی رسول اللہ کے ماضی سے بہت ہی قریب ہے۔

وَعَنْهُ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً  
 يَسْمَعُ الصَّوْتِ وَيَرَى الصُّوْسَبْعَ سِنِينَ وَلَكَيْدَى ثَمَانِ سِنِينَ  
 يُؤَخِّرُ الْبَيْتَ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرًا ثَوْنِي وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَبِسِتَيْنَ سَنَةً  
 مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ تَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ سِتِينَ سَنَةً مُتَّفَقٌ  
 عَلَيْهِ. وَعَنْهُ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ  
 وَبِسِتَيْنَ وَأَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَبِسِتَيْنَ وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَبِسِتَيْنَ

روایت ہے انیس سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ میں پندرہ سال قیام فرمایا اس کے  
 سات سال تک انہیں آواز سننے تھے اور دشمن دیکھتے تھے اور دیکھتے کچھ نہ تھے اس کے بعد آٹھ سال آپ  
 پر دوس کی جاتی تھی اور مدینہ منورہ میں دس سال قیام کیا اور بیسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی اس کے بعد دس سال تک  
 روایت ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں کہ اللہ نے حضور کو سات سال کے کناسے بعد وفات دی  
 دس سال تک روایت ہے انیس سے فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تیسٹھ سال کی عمر میں وفات  
 دیئے گئے، اور حضرت ابو بکرؓ تیسٹھ سال کی عمر میں ملے اور عمرؓ تیسٹھ سال

اس کا مطلب ابھی عرض کیا جا چکا ہے کہ ولادت شریف اور ہجرت شریف کے سال عظیمہ ان ایسے گنتھان حساب سے پندرہ سال کے  
 گنتھے اس کے بعض روایات میں ہے کہ رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے حضور دیکھتے اور سننے تھے اور ان کا نام نہ فرشتے تھے۔  
 پہلے صرف نور اور آواز ان کا حضور کو حادی بایا گیا، پھر فرشتہ وحی ہوا تاکہ حضور ان کو رہافت کر سکیں ایک دم سارا بوجھ نہ ڈال گیا۔  
 اس کے بعد نور و شکل وحی پر سرور میں پسینہ آجاتا تھا اور وفات و تقاضا ہوئی یہ اس کے پہلے حصا سے، نور کی کیا گیا پھر کو نور پر نہائی  
 میں انہیں حصا کو سانپ بنا کر دکھا دیا گیا تاکہ فرشتوں کے سامنے سانپ بن جانا نہ ہو کہ وہ ان کو نہ بولے۔ اس کی تحقیق ابھی ہو چکی کہ حضرت  
 تیسٹھ سال سے بعد سال گھر کو چھوڑ کر کے لئے گئے ہیں (مرا تا) اس کے حضرت عثمان غنیؓ کی عمر تیسٹھ ہی سال ہوئی۔ ان تمام  
 حضرات کے نام اور کام یکساں ہیں۔ نکتہ عجیبہ حضورؐ نے فرمایا غیر انھوں نے قرنی اس قرنی میں ہی سے اتنا رہا ہے ابوبکر صدیقؓ کی طرف  
 سے عمر فاروقؓ کی طرف، ان سے عثمان غنیؓ کی طرف اور ی سے حضرت علیؓ کی طرف یہاں وہاں سے حضورؐ کے پانچے زمانے میں رضی  
 اللہ عنہم اجمعین حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت دو سال چار ماہ ہوئی انہیں جو وہی اصل شکل کی شب ستر تیر و چوبی ضرب و شاک کے دریاں  
 وفات پائی آپ کی نبوی اسما و سمت ہمیں نے آپ کو غسل دیا۔ عمر فاروقؓ نے صدارت کی۔

یعنی جسوں کے خواب کا ظہور بہت جلد ملے یا کل درست ہو تا تھا جیسے رات کے بعد بہت جلد سویرا ہو تا ہے۔

جی. ای. کیمبرلی  
۱۹۰۱

اِقْرَأْ فَقَالَ مَا اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاخْذْنِي نَغْطِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُحْدُ ثُمَّ ارْسَلْنِي  
فَقَالَ اِقْرَأْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاخْذْنِي نَغْطِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي  
الْجُحْدُ ثُمَّ ارْسَلْنِي فَقَالَ اِقْرَأْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاخْذْنِي نَغْطِي الثَّالِثَةَ  
حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُحْدُ ثُمَّ ارْسَلْنِي فَقَالَ اِقْرَأْ يَا سَوْرِيكَ الَّذِي خَلَقَ خَلْقَ

پڑھئے فریاد میں میں نے پڑھنے والا نہ پھر اس نے مجھے پڑا مجھے لگے لگایا کہ حق اسے مجھ سے شفقت پہنچے پھر مجھے  
پھر دیا پھر کہا پڑھئے میں نے کہا میں نہیں پڑھنے والا اس نے مجھے پڑا پھر مجھے دوبارہ لگے لگایا تو کہ اسکو مجھ سے  
شفقت پہنچے پھر میں نے مجھے پڑا پھر کہا پڑھئے میں نے کہا میں نہیں پڑھنے والا اس نے مجھے تیسری بار پڑا اور مجھے  
لگے لگایا حتیٰ کہ اسے مجھ سے شفقت پہنچے پھر مجھے پڑا پھر کہا پڑھئے پس صواب کا نام میں نے سب کہہ دیا اس نے

جو میں پڑھا تو وہ پڑھنے اور مرآت، مگر یہ فعل اور وہ ہیں تو میں ہوں کہ میں کیا جو ذکر در اشکا ماہی ہے اسے آپ کے دل  
فریاد پر نقش ہے وہ پڑھئے اس سے اقرار کا معنی یہ کہ کیا کر پڑھئے :

سلسلہ عام شریعت میں اس کے معنی میں کہ مجھے پڑھنا نہیں آتا میں جی ہوں مگر یہ تو نہیں کہ کوئی حضور اللہ کو رب نے لکھنے کی مشق نہیں  
دی تھی یہ ہی معنی میں ہی کہ خدا حضور کو اس کے نام یہ اس کا ذکر یا تو فعل ہی سے آتا تھا آپ کو اس خبر میں جو اوقات ذکر اور صبر  
سے کر رہے تھے اور اگر معنی میں کہ میں نے پڑھا کسی سے سیکھا میں تو حضرت سر علیؓ یہ تو جانتے ہی تھے پھر اس سوال جواب کے  
کیا معنی بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ نہ تہی میں اس وقت میں میں پڑھنے والا اس وقت تو پڑھنے والا ہے جو پڑھنے والا میں ہوں تاکہ میں تو  
اللہ ہی میں کے معنی درست ہوں وہی تو ہی کے معنی یہ ہیں کہ مرآت کہنے ہی سے اس مردانہ حالی میں یہاں منصب حضرت جبریلؑ کی  
خدمت اور قرآن کے درجہ کا مشیہ فرماتا ہے۔ مسئلہ غلط کے معنی میں وہاں انجمن نہ تھی یہ طاقت صرف کرنا یہاں ہر ادب ہے لگے لگاکر  
غیب زد سے وہاں یہ منافقہ فیض ربانی سے نہ ہوئی تک پہنچا ہے کے لیے تھا بعض مشائخ معانہ خود سے یہ مقصد سے بلکہ نظر سے تو باطنی  
دیکھتے ہیں اس کی اصل یہ حدیث ہے معلوم ہوا کہ ملا نال سے پہلے سے نال میں سے حال تو مجھ سے دیا جاتا ہے۔ مسئلہ اس عبارت کے  
معنی یہ نہیں کہ مجھے شفقت پہنچی وہ عبارت میں ہوتی معنی اللہ۔ یہاں لفظ میں سے معلوم ہوتا ہے کہ میری طرف سے حضرت  
جبریلؑ کو شفقت پہنچی نہ کہ میں نے سادہ کلی روئے تم کرو۔ البتہ یا تو بیچ کاں میں ہے اور یہ غرض ہے تو بیخ کا مفعول پرستیہ ہے ہونا  
یا یہ مفعول ہے۔ اور منسوب تو میں کا فاعل حضور پرستید ہے یہ وہ ہے کہ میری طرف سے شفقت پہنچی یا وہ شفقت کو پہنچے کہ انہوں نے  
بہت ہی محنت سے وہ امانت فیض مجھ کو پہنچی کہ فیض کی ماسہ بہتہ بہتہ میں ہمارا کی اس سے معلوم ہوا کہ فیض رسائی  
بہتگی سے ہوتی ہے یہ اس سے کہے سزوں کی تہید ہے جو اس وقت آئے والی ہے تاکہ اس کے طرف کا فعل کاں میں ہوا اس کے

الْإِنْسَانِ مِنْ عَلَيَّ إِقْرَأْ وَبِكَ الْكُرْ وَالَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ فَرَجِعْ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعَتْ نُورُ أَدَاهُ فَدَخَلَ عَلَى خَلِيجِهِ فَقَالَ زَمَلُونِي فَرَمَلُونَهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِيَخْدِيحَةً وَأَخْبَرَهَا الْخَبِيرُ لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي فَقَالَتْ خَدِيحَةُ كَلَّا وَاللَّهِ لَا يَخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا إِنَّكَ

جسے خون سے انسان بنایا پڑیے اور آپ کا سب بڑی عزت والا ہے جس نے تم سے سکھایا انسان کو وہ سب سکھایا جو نہ جانتا تھا یہ دیکھ کر سولہ سالہ مسلمان میرے دلم میں ہوئے اس طرح کہ آپ کا دل کانپ رہا تھا جانے کیجے کہ اس کے فریاد بھی چاند و صفا انہوں نے حضور کو چاروں طرف سے گھیر لیا تھا کہ سب جاننا کہ میری بلی میری بکری میرے کر فرمایا کہ میں اپنی جان پر خوف کرتا ہوں خدیجہ بولیں رب کی قسم ہرگز نہیں اللہ آپ کو کسی غم سے نہ کرے گا نہ

میں وہ قدر کا شرف دل پاک پر اس عظیم بھان کے یہ ہے بلکہ تیرا کیا کیا عزت سے فرمایا کہ سب سے پہلی بار جلاوت ہوئی امانا بقاری وہیں مانا یہ ہے اللہ بے قسری بار جو فرمایا امانا بقاری اسی میں ما، مستعجب یہ ہے میں اب بتاؤں گی یہ پڑھیں وقرات ۱۱

سلسلہ قیام ہے کہ یہاں تم سے اور سب سے پہلے تم تقدت ہے جس نے لوح محفوظ پر تاتیا موت ساد سے وقعات کے پھر لوح محفوظ کی تحریر کے ذریعہ فرستیں ہمیں دیوں کو سب کچھ بتایا سکھایا اسی لیے اسے کتاب میں کہتے ہیں یعنی مقبول پڑھیں ہاتھوں کے علوم روشنی کرنے والی اور جو سکتا ہے کہ تم سے مروری دیو دیو تم کو ہم سے تم کے دیو سیر کے علوم محفوظ کئے ہیں سے انگوٹ کے علوم پھیلنے سے سکھ کر پچھلے معنی قوی بھی ہیں دیدار شفقہ تم سے مراد حضور مسلمان اللہ علیہ السلام کی زبان ہے جو رب کا علم ہے جس کے ذریعہ تاتیاست دیوں والوں کو علوم سکھائے گئے۔ اسی کی بہت عیسائیس میں ہمارے حاشیہ قرآن میں دیکھو۔

سلسلہ قیام ہے کہ انسان سے مراد انسانیت کی جان حبیب الرحمن مصدقہ مسیحی ہے اللہ علیہ السلام میں اور عالم علم سے مراد ہے ساد سے علوم فیہر ای کی اور سب سے تفسیر میں دیکھو ہذا حاشیہ فقرہ یہاں یوں کی گئی کہ میں خیال سے کہ میں ہم اللہ شریف کا ذکر نہیں معلوم ہوا کہ ہم اللہ عزت کا بڑ نہیں اور ہر عزت کے اعلیٰ ترکیبی ہا، علم کا وہ سب سے پہلی عزت اقرن خریف ہے۔

سب سے اعلیٰ عزت اللہ کا ذکر اسی کا مہینہ ہے کہ قرآن مجید میں پہلے ہی کا حکم دیا گیا۔ سلسلہ یہ دل کا دنیا اس میں بانی کا ارتقا جو آج معاشقہ جسٹ شیخ حبیب پنہرو کو سینے سے لگا کر توہم دیتے ہیں توہم یہ کہ شمس جو جاتا ہے مگر پڑتا ہے یہ توہم اگر یہاں دیکھو

واللہ اعلم بالصواب جانا یہ توہم کا وقت والا ہے جو شمس اور رب مرتبہ ہو مراد اللہ جل جلالہ حاشیہ متصدا عا  
عند حشۃ اللہ سکھائی کچھ دیر تک جانے سکون سے لیٹ سے صرف ڈب دی گیا، میعاد و نورانیت میں باطل کی دہائی بلکہ دل خریف میں حمل و رفاقت ہو گئی سلسلہ یہاں کس چیز کا مراد ہے اس میں بہت گنگو ہے غیوت کا خوف یا دیو لگی و خون کا خوف یا جوت کی



لَتَصِلَ الرَّحْمَ وَتَصْدُقَ الْحَدِيثُ وَتَحْمِلَ الْكُلَّ وَتَكْسِبَ الْمَعْدَرَةَ وَتُقْرِىَ  
الضَّيْفَ وَتُعَيِّنَ عَلَى كَوَائِبِ الْحَقِّ تَعْدًا نَطَلَقَتْ بِخَدِيجَةَ إِلَى وَرَقَةَ بْنِ  
نَوْفَلِ بْنِ عِمٍّ خَدِيجَةَ فَقَالَتْ لَهَا يَا ابْنُ عِمٍّ اِسْمِعْ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ فَقَالَ لَهَا  
وَرَقَةُ يَا ابْنُ ابْنِي مَاذَا تَرَى فَاخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیونکہ آپ رشتہ جوڑتے ایمانات بھی کرتے ہیں اور سب کے بوجہ اٹھاتے ہیں میں نے دلوں کیسے کھائی کرتے ہیں،  
معاذ اللہ کہ یہاں تو انہی کرتے ہیں حق کی طرف سے جانے والوں کی مدد کرتے ہیں پھر حضور پر نابینا جو درہن تو فر  
کھا اس نے گیس جو غیبی جو کہ چاند تھے ان سے بولیں اے میرے بھائی آپ اپنے پیچھے سے تو اپنے حضور سے نہ  
نے کہا کہ اسے میرے پیچھے تم کیا دیکھتے ہو کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ خبریں سنائیں

اور بعد کی بدداشت نہ کر سکے کا خوف یا قوم کی ایذا رسائی کا خوف آخری امکان تو ہے بعد حضرت مدبر وہ وحی نصیب کی بلی میں کہ نبوت کی پہلی  
خبر نہیں بلکہ مصلحتی جس نے وہ دیا وہی دعا دے گا جس نے نبوت آپ کو دی بعد وہ بدداشت و حق کی طاقت دے گا اور کفار کی شر سے  
آپ کو محفوظ رکھے گا

مسئلہ جناب خدیجہ نے حضور کی ہر صفات حضور کو سامنے فریاد پر مرمانی بہت سچ بولنا لوگوں کے بوجہ اپنے سر پر ہر شے فرض اولاد  
حضور شاہینوں کی بددشمنی سے دست دیا فقیروں کو کار کھلا۔ مہمانی و اس کے کرنا میں مستور میں لوگوں کی مدد کرنا مقصد یہ ہے کہ آپ ان  
علائقہ کی وجہ سے حکم تو ریت آوی نہ ہیں آپ کا سورج بند ہوگا آپ کا دین ناب ہوگا حضرت مدبر کہ قدرت کی عمارتیں اللہ و اس کے اسرار میں سے  
بھی آپ نے حضور کی یہ صفات ہی تھیں اس دیر سے تو حضور سے نکاح کیا اس تقدیر سے معلوم ہوا کہ حضور اور اہل سے ہی ایسی عالی صفات  
سے موصوف تھے نفل قرآن کے بعد ہی سے موصوف ہوئے حضور کو قرآن سے چھریں نہ سکھا نہ ہو مگر رب نے سکھا کر بھیجا معلوم ہوا  
کہا چھے صفات چھے اعمال بلائیں و نفع کرتے ہیں۔ حفت انہی میں رکھتے ہیں۔ مسئلہ حضرت خدیجہ کی رحمت و ولیدہاں اسد میں عبد العزیز میں  
اور جناب و درای مولیٰ ابن اسد میں۔ بعد جناب صدیقہ اور درہن اسد میں مل جاتے ہیں نفل جناب خدیجہ کے حق میں مسئلہ حضور پر رشتہ میں  
وزنہ کے جتنے نہیں گرا ل عرب محبت درہن میں آپ سے کم عزوں کو بھیج کر یا شاید دیتے ہیں وہ مہمان یہاں استقلال خواہ ہے۔ مسئلہ و درہ  
رہا و جاہلیت میں عیسائی بن گئے تھے انجیل کا ترجمہ عربی میں آپ سے کیا تھا قدرت و انجیل کے ہی سے ماہر تھے اس وقت بہت فائدہ سے لکھے ناچنا  
جو کہ تھے صاحب مشکوٰۃ سے آپ کو صحابہ کی خبر سے میں لیا ہے دیکھو اکیلا مگر تو کیا ہے کہ وہ صحابہ کی نہیں کو نہ کہاں وہ ہے جو تشریف لکھا ہی  
پکے کہہ اور حضور کا دیدار محبت پکے اور تشریف ایان تبلیغ آیات آئے حضور کہ تبلیغ اور محبت اسلام دینے پر حاصل ہوتا ہے و درہن سے وہ  
وہ زمانہ دیا یا اس واقعہ کے بعد ہی وقت ہو گئے اسی لیے اہل صحابی ابو بکر صدیق میں رکھ و درہن ای نفل اگر درہن مہمان ہو تے تو اہل صحابی ہو تے

خَبَرًا رَأَى فَقَالَ وَرَقَةُ هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى يَا لَيْتَنِي  
فِيهَا جَذَعًا يَا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مَذْرُوعًا هُمُ قَالَ نَعَمْ لَخَرِيَاتِ رَجُلٍ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ

جو آپ نے دیکھا تھا اور قرآن نے کہا یہ وہی فرشتہ ہے جو اللہ نے موسیٰ علیہ السلام پر اتارا تھا۔ ہائے کاش میں اس  
زمانہ میں قوی ہوتا یا ہائے کاش میں زندہ ہوتا جب کہ آپ کو آپ کی قوم نکالے گی تاکہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ یہ لوگ مجھے نکالیں گے عرض کیا اس نے کوئی صاحب وہ پیغام نہ دے گا جو آپ دے گا میں مگر ان

کو حضورؐ نے پہلے اس میں کوئی دلی کی خبر دی تھی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ شروع ہی میں تھا تھا اعلانِ نبوت کے بعد جو تشریف لیا ان لاکر حضورؐ کو  
دیکھنا صحابہ میں جتنا ہے اس سے زیادہ آپؐ نے جو طلب کو کسی سے نہ سما جائے گا۔

سلسلہ صاحب اسرار میں صمدی صاحبی اگر میری تو نا سہی کہتا ہے خبر تو جو سامی کیا جاتا ہے جہاں جہاں میں ہیں۔ چونکہ موسیٰ علیہ السلام پہلے  
صاحب شریعت صاحب کتاب نبی ہیں اس لیے وہ نہ نہان نام یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام ذیاب بعض لوگوں نے کہا کہ کدہ کے تھانے  
پر حضورؐ نے خود غمر ہو کر کوئی خبر لے لی یہ محض طلبِ حلالہ ورم آدے کا کہتے وقت تک حضورؐ اس وقت کے کلام کو نہ سمجھتے تھے۔ بے خبری سے  
وہ کہنے سے حضورؐ نے جاننا کر رات قدر نام رہا۔ کلام الہی ہے بلکہ میری جہاد کہ کلام الہی ہے جس سے سب سے سزاوار میں سے مانے  
جاتے تھے مثلاً البیروتی تھا کہ پہلے ان دونوں سے حضورؐ کی برکت کی گواہی دلائی جاتے تھے صلی اللہ علیہ وسلم کا کم حضورؐ کو دیا جاتا ہے اس لیے حضورؐ  
پہلے ان دونوں کے پاس مشرف ہو گئے۔ یہ تشریف لے جانا اپنے صاحب سے کہ یہ وقت تھا بلکہ وہیں کو تھانے کھانے کے لیے تھا۔  
سلسلہ عزریں بکری کے دو سال بچہ دار اور اڑت کے پانچ سال بچہ کو حدیث کہتے ہیں اس طرح وہ دونوں قوی جوان ہو جاتے ہیں۔ اسی سلسلہ ہر  
قوی جوان کو حدیث کہنے لگے وہ ہی معنی میں ہیں فیما میں ہا میری حدیث نبوت کو حدیث نبوت تبیغ کی طرف ہے یہی جب آپ کو تبلیغ کا حکم دیا  
جائے گا اس وقت میں جوان ہوتا تھا آپ کی حدیث کہتا۔ سلسلہ سلیم ہوتا ہے کہ وہ قرآن سے حضورؐ کے ساتھ سے پیش آئے صاحب تعات گذشتہ  
کے بعد میں بڑھے تھے خیال سے کہ اپنی نبوت کا علم وہ قرآن سے لے کر نہیں لیا حضورؐ کو تو آپ جس شریف میں خبر و حدیث میں الفاظِ حکم کرتے تھے اسلام  
عینک یا رسول اللہ جس کا باب المعجزات میں ہے کہ اللہ ماجد و آمر کی ہدایتیں صاحب علیہ کی حکایتیں آپ سے تعلق حضورؐ کی جگہ تھے آپ  
اپنی نبوت سے اس وقت خبر نہ تھے جبکہ دنیا ہی میں ہی تھی دیکھو کہ اب نہ الطیب مسند مولیٰ مشرف علی تھا لویا سب کہ تعظیم لکھ کر سنا  
کا جو رہا ہے کہ لوگ حدیث کی زبان سے سنیں اور حضورؐ کے مالی صفات الہی و تعات سے جہاں ہر جائیں۔ سلسلہ خیال رہے کہ میں نے لکھنے  
سے مراد ہے کہ ان لوگوں کو کہ حضورؐ نے پر مجبور ہوا وہی کہ خود نکاح کفار کہ تو حضورؐ کو مشہد کرنا چاہتے تھے کہ نکاح لانا وہ تو  
قتل کے لیے دعوے تھے پھر سے حضورؐ اور ان سے یہ پوچھنا بھی تھا کہ لوگ حدیث کی زبان سے ہجرت کی خبر سنیں اور ہجرت کو

سے دشمنی کی گئی تھی اور اگر مجھ کو آپ کا وہ زیادہ نصیب ہو تو میں آپ کی بیخ مدد کروں گا پھر یہ قدر ضرور ہے کہ ان کی وفات ہو گئی اور وہی بند ہو گئی تھی وہ ظلم بخاری، بخاری نے یہ زیلائی کی کہ حق اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہے جو روایت ہم کو پہنچی ہے کہ اس میں ہے کہ آپ سخت ننگیں بارہا مجھ کے وقت گئے تاکہ کہ آپ نے کو اپنے پاس کی چوٹی سے گرا دیں وہ ٹھیک کہیں ہمارے کی چوٹی پر چڑھتے تاکہ وہاں سے اپنے کو گرا دیں تو حضرت جبریل رضی اللہ عنہ کے سامنے آتے کہتے اے محمد آپ اللہ کے بھی رسول ہیں اس سے آپ کا تعلق جاتا رہتا، اور آپ کا

عضو کی قدامت کی دلیل بھیجیں۔

اسی سے احادیث معلوم ہوتا ہے کہ قرینہ سادہ سے میل سے ہجرت کی امانت و اعتماد خیال رہے کہ دشمنی سادہ سے میل سے کٹ گئی۔ ہجرت اعلیٰ جہاد اکثر نہیں کہنے سکتے خیال رہے کہ حضور اللہ سے پہلے بعض لوگ اعلیٰ عیسائیت پر تہمتیں لگاتے تھے مگر حال حال وہ بھی پیمانہ فائدہ میں چھپے چھپائے جب ہندو و مسلمان فارسی جیسے لوگوں نے انہیں مذہب سے یہ علوم حاصل کئے تھے انہیں علوم کی برکت سے حصہ نہ لے کر جانا پہچانا تھا۔

مکتبہ یعنی اخبار ابامم دست پہلی وحی کے نزول سے کچھ دن بعد ہی درود لا انتقل بوجہ اور صرف یہی ایک وحی اگر نہ ہو گئی ہوتے تو نہ ہندو ہی اس میں بہت گھٹا ہو جاتا۔ غالب یہ ہے کہ چھ ماہ بعد ہی اسی حدت میں حضرت بہ جل تھے تھے حضور سے ملنے تھے مگر وہی نہ ہوتے تھے لاشعرا مرقاۃ تفسیر آیا کہ اخبار ابامم موجد پہلی وحی ہے اور یہاں اہل توحید و دین دوسری وحی ان حدتوں کے درمیان کچھ دنوں کا فاصلہ ہے۔ وحی نہ ہونے کے یہی بڑی حکمتیں تھیں۔ قلب پاک کو سکون بخشنا، حضور کو شوق و لذت زیادہ کرنا وغیرہ (مرقاۃ) مکتبہ یہ عبارت قیما جلد کی دلی کا قول ہے یہی پہلے تو قلب پاک پر عیب اور خوف تھا ادب و تقویٰ کا دنیا میں عیب مار دیا تھا مگر دوسرے عالمی تھی شعور

نوشت مسطور ذہرستہ اور کلامے

فیرا است کہ ظہور پیاچھے نہ مرستاد

۵۵ یعنی شوق و نزاع سے ماہر ہو گیا تو اپنے کو جو کمر سے کسے میسے پٹا بندھے کدواں سے اچھے کو اگر کر خود کستی کریں اس وقت

[illegible]

[illegible]

سلسلہ چنانچہ اکثر حضرت جبریلؑ و میرہ کللی کی شکل میں آئے تھے کبھی ہمیں جس کی شکل میں کبھی دوسرے لوگ بھی ہمیں دیکھتے تھے کبھی نہیں گرا کر آواز نہ سنتے  
 تھے خیالی ہے کہ فرشتے لوگوں کی شکل میں صرف حضرت محمدؐ میرہ سلام کے پاس آئے وہ بھی ایک بار اور کبھی مولا محمدؐ کی شکل میں آئے یہ جو خیال  
 ہے کہ اگر فرشتے دی سے کر دہائیں گی اور متعدد کے لیے نہ ہوں تو نہیں ہے کہ یہ آواز انہیں پہنچانی ہے۔ جیسے ہر ایمان علیہ السلام فرشتہ کے لیے حضرت  
 پھر اگر کسی سے کہ آئے تھے انہیں بہن کی طرح کرنا کس سے کہ فرشتہ دی کے بعد ہر ایمان کی اس صحت میں ہی شکوک ہمہ ایذا ہوا  
 یقین کرتا ہے کہ یہ فرشتہ ہے اور جو کچھ کہہ رہا ہے وہ وہی الہی ہے۔ مگر یہ سارا سنا کے الفاظ دعا میں اس کے کلام کے مطابق دل  
 اس کے کلام کے مطابق دل میں نمودار کرتا ہوں یہ نہایت سبب کی طرف سے ہے مسئلہ ظاہر یہ ہے کہ مصداق یہ حالت فرشتہ اور قوم کی وحی میں  
 ہوتی تھی اور یہ حالت مصداق اور یہ کلام قریش کی خدمت میں کی گئی کہ یہ سے جو کہ ہے کہ فرشتہ کی وجہ سے اور اسے تشریف عرب تبیعی میں کہنے پر  
 جو کہ تھا ایسے جہاں بھی فرشتے آئے تو حضورؐ اور بنے تکلف میں اسے کلام فرماتے تھے جس کی بہت سی احادیث میں تبیعی وحی کی شان ہے اللہ تعالیٰ یہاں  
 ارشاد اہمات ہنصر دیا کہ کبھی جواب جبریلؑ کی کیفیت حضورؐ کی شریعت پر غائب آتی تو بجا کی گئی اور انارحوس کی فرماتے اور کبھی حضورؐ اور کی فرشتہ حضرت  
 جبریلؑ کی ملکیت پر غائب آتی تو وہ شکل انسان میں آتے تھے پہلی صورت میں حضورؐ اور اپنی شریعت سے غائب ہیں ہنصر ہر حالت تھے ہنصر یہ حالت کہ  
 صوری میں ایسے آج دوسرے جہاں بھی قوم کی وحی میں ہوتا تھا جب بجا کی گئی اور اپنے اور اپنی شریعت سے پہلے یا زبردستی تھے اور ارشاد اہمات  
 مسئلہ میں کہ یہ ایسی نکر مند ہونا نہایت محدود ہیں غلطیوں سے کہ کسی مناسب نہیں حضورؐ اور کہہ کر یا تو وحی کی شدت کی بنا پر ہوتی تھی یا اس کی  
 تبلیغ کی خاطر اور یہ کہ اس کے شکر ہوا اور اسے کی فکر کہ وحی ایک نعمت ہے اور نعمت کا شکر لازم ہے وہ بھی تقدیر نعمت ہر حال میں یہاں فرمایا کہ  
 یہ حال شریف ابتداء نبوت میں ہوا اگر تھا بعد میں نہیں مواضع علم

أَصْحَابَهُ رُؤُوسَهُمْ فَلَمَّا أُتِيَ عَنْهُ رَفَعَ رَأْسَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا  
 نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى صَعِدَ  
 الصَّفَا فَجَعَلَ يَنَادِي يَا بَنِي فِهْرٍ يَا بَنِي عَدِي لِيُطَوِّنَ قُرَيْشٌ حَتَّى اجْتَمَعُوا فَجَعَلَ  
 الرَّحْلُ إِذَا الْقَيْطِطِيعَ أَنْ تَخْرُجَ أَرْسَلَ رَسُولًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ فَجَاءَ أَبُو لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ

صحابہ اپنے سر جھکاتے پھر جب تم ہوئی تو پتا سر اٹھانے نہ دے سب حضرت ابن عباس سے فرماتے ہیں کہ  
 جب یہ آیت اتاری کہ آپ اپنے قریبیوں کو بلائیے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلتے تھے کہ صفا پہاڑ پر چڑھے  
 پھر پکارنے لگے کہ اے بنی فہر اے بنی عدی صفا قریش کے قبیلوں کے نام ہے کہ حق کو وہ سب جمع ہو گئے تھے حالت  
 یہ ہوئی کہ اگر کوئی آندہ سکا تو اس سے پانی تا صدمہ بھی دیا کہ بارگاہِ نبویؐ کے کیا واقعہ تھے تو ابوبہب بھی آیا اور قریش بھی

سلسلہ حضور اللہ تو دن بھر شریک فرماتے تھے کہ بے جھکا جیتے تھے مہرین بارگاہِ حضورؐ کے ادب و احترام کے لئے سر جھکاتے تھے  
 دوسری فرق تھا

سلسلہ یہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی وحی اذنا باسم ربك قد مررت ببيت المقدم فانفذت مني سري وحى مدود حلت بيتك وما اقبل  
 پوری سعادت جو وحی دی یاں ترتیب میں اور عداوت بھی میں پہلی وحی میں فکر و شکر کا حکم دوسری وحی میں مصونک محبوبیت کا غلبہ تیسری وحی میں تنبیہ  
 اخلاق پاکیزہ کی سفلی کا حکم چوتھی وحی میں عزتوں کو تبلیغ جلال سے کہ یہ ترتیب بہت ہی تا ملا ہے پہلے اپنی اصلاح پھر اپنے قریبیوں کی  
 اصلاح پھر دوسروں کی حکمتی یہی ترتیب جہاد میں تھی کہ پہلے قریبیوں کا رہی پھر دوسروں پر سب فرماتا ہے دفتر اللہ جریہ انکم من انکلاہ آب  
 بھی یہ ترتیب چاہیے کہ پہلے اپنے نفس کی اصلاح پھر قریبی عزتوں کی پھر دوسروں کی۔

سلسلہ صوفیاء فرماتے ہیں کہ پہلی وحی عنایا بہاؤ پر ہے کہ فرماتا کہ بیت المقدم مني سري وحى مدود حلت بيتك وما اقبل  
 کہ انسان بعد از مددک پھر وہ بہت بہت ہے اور یہ کہ مددک طرف کی سرگشتا ہے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل و عیال میں اور اس مقام پر بھی  
 کو نہیں نظر آتے ہیں غرض یہ بھی سطر کہتے ہیں غرض یہ بھی غفلت کی جبر کہتے ہیں خالق کی ذات و صفات سے بھی غبر واپس ہنصر  
 اور اللہ سے دامن اور دنیا میں میں شامل  
 محاسن اس بعد از کبریٰ میں ہے صفت شہد کا

حضور کی پہلی مخلوق کی طرف سے کان خالق کی طرف حضور کا ایک ہاتھ جیسے دائرہ رب کی طرف ہے اور سر اٹھ دینے والا ہم جھکا رہیوں کی طرف  
 جب رب اپنے منہ سے کچھ کہتا ہے تو حضورؐ کی معرفت تو ہم سب رب تعالیٰ سے کچھ کہیں تو حضورؐ کی معرفت حضورؐ کی معرفت کبریٰ میں خالق  
 مخلوق کے درمیان الہم صل وسلم وادک علیہ

سلسلہ یہ کہ اللہ سے کبریٰ میں پہلی برکات سے کوئی بھی حضور کا معجزہ سے دور نہ ہو کہ اللہ نے جسے جسے حضرت الایم کی پکار تمام اصحاب کو سنا دی گئی۔



صلہ یہاں حدیث حضرت علیؓ کی تسبیح کی ابتدا بعد ازاں گمانت روزیہ تک اسے اہل کفر میں نہیں لے کر کر اہل کفر نے  
 میرے شیبہ و سوز دیکھے تو میں نے کہا کیا میں سب نے یکساں ہے کہ کہ ملاقا الودیع میں ہیں تب دریا کا انگوٹہ تم کو یہ خبر دیں ۱۰  
 جس سے پتہ نکلے کہ ان فاسقوں کو حضور اللہ کو مانتا ایمان مانا ہے باقی مکان جہ کے ہیں۔ اسی پتہ کا مرکز کو پڑھا کر صدمہ کرتے ہیں۔  
 قرآن مجید غلط خبر سب ہلکا پھیریں ہیں۔ سچہ ہی اگر تم نے انھیں کہتی ہیں کہ اسی بد قوم ایک یونانی بھی مس مگر سری بدن کے کمرہاں  
 نکل کر رہے جو مقرب بہ تم پر حضور اللہ کو مانتا ایمان مانا ہے باقی مکان جہ کے ہیں۔ اسی پتہ کا مرکز کو پڑھا کر صدمہ کرتے ہیں۔  
 انور ربان کے ۱۰ اسے یہی جو میں نے پہلے جیسے سب تعالیٰ نے اہل کفر کو صدمہ کے طور پر شہید کر دیا ہے پھر اس میں صدمہ کا حکم  
 ہم فیصلہ نہیں کیا ہے سچہ ہی کہ آپ کا کہیں جو انی بڑھایا دیکھا ہے۔ آپ کی زبان پر بھی جھوٹ آتے نہیں دیکھا بعد  
 ان کے تیرے ہی کہتی ہے کہ آپ کی زبان پر بھی جھوٹ آتے نہیں دیکھا بعد  
 کو کہ سنو سے بہر نہیں دیکھا تاکہ کہ عرف کی طرف رہا کہ سنیں کہ آپ بہر شہ علم پڑ کر بندہ دیکھ اسے میں ملکہ کہ مصلحت میں ہی رہا تاکہ  
 حضور کی رنگ ان سب کے سامنے ہے بعد کئی رات ان کے سامنے دیکھا کہ حضور کو صدمہ میں فاقہ برداشت۔ سچہ ہیں فتنہ  
 مداب سے حرافت کا جذب ہے کہ حضورؐ کی شریف آدمی سے دیا جس کا میں صدمہ آتا، قیامت بعد لگے ۱۰ الودیع پہلے حضورؐ کو  
 بہت ساری قصائد فرمائیں گے کہ میں نے ایک بھاری بھر دانی: قصہ سے بھرا حضورؐ کو طرف چھوڑا۔ شہادۃ الہیہ ۱۰  
 بر حدیث باب غیر اناس کے بعد وہی امید میں گزرتی۔ سچہ دعویٰ: فتنہ برداشت تو بوجہ یہ کہ ان سے ہے کہ اہل عرب کو روز باطل  
 باطل کہ کرتا اور دیتا میں یا اس کے وہی طرف باطل ہو رہی ہیں سب سے بڑا اہل کفر۔ خیل سب کے کہ اہل تین صدمہ میں  
 قتل ہے۔ یہی صدمہ اہل کفر اور فتنہ اور اس میں گزرتا میں صدمہ میں قتل نہیں تاکہ معلوم ہو کہ ان سے محو کا

[illegible]

فَاطِمَةُ فَأُجِبْتُ تَسْعَى وَثَبِتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا حَتَّى أَقْبَهُ  
عَنْهُ وَأُجِبْتُ عِيْنُهُمْ تَسْبِيَهُمْ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ  
قَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثًا وَكَانَ إِذَا دَعَا دَعَا ثَلَاثًا وَإِذَا سَأَلَ سَأَلَ  
ثَلَاثًا اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِعُمَرَ وَبْنِ هِشَامٍ وَعُنْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ

فاطر کے پاس گیا یہ وہ درشتی آئیں تھوڑی سی مٹاؤں پر بیٹھ کر انہوں نے آپ سے یہ گندگی ہٹا دی اور آپ ان پر متوجہ ہو گئے انہیں براکتی تھیں کہ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزویٰ فرمایا تو عرض کیا اے ان قریشیوں کو پھر سے تین بار فرمایا کہ اور آپ جب دعا مانگتے تو تین بار مانگتے تھے اور جب رال کرتے تو تین بار کرتے تھے اے انہی پھر سے ابو جہل کو تھوڑا عقاب بن ربیعہ کو مشیہ ابن ربیعہ کو شہ

[illegible]

وَالْوَلِيدُ بْنُ عَتَبَةَ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلْفٍ وَعُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعِيْنٍ وَعُمَارَةُ بْنُ الْوَلِيدِ  
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَإِنَّهُ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرَخُوا يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سَجَبُوا إِلَى الْقَلْبِ قَلْبِ  
بَدْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُتِيَ أَصْحَابُ الْقَلْبِ لَعْنَةُ  
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ

اللہ ولید بن عتبہ کو امیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معین کو اور عمارہ ابن ولید کو ملے جناب عبد اللہ  
فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں نے انہیں بدر کے دن پھڑا پھڑا دیکھا تھے پھر وہ بدر کے جیسے کی طرف پھینچ  
کر بیٹھے گئے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان جیسے والوں پر لعنت ڈال کی محمد مسلم بنی  
ہدایت ہے حضرت عائشہ سے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ پر کوئی دن ایسا ہی گزرا جو

سے نہیں سبھا کہ شیبہ ابن مریدہ بن عبد شمس ابن عبد مناف کو بدر کے دن حضرت علی نے مجھ دسیہ کیا اور قبر بنی ریحہ کو جو شیبہ کا بھائی تھا۔  
حضرت حمزہ ابن عبد المطلب نے بدر کے دن قتل کیا اور ابی بن خلف جو حضرت طلحہ کا بھائی تھا یہ بھی بدر میں مسلمانوں کے ہاتھوں  
بہت بڑی طرح مارا گیا۔ میں کا ذکر بہت طویل ہے اس لئے اس طرح قتل کرنا نیز سے بہتے پھر واکر جیسے وہ حضرت بنوں کے  
جم شریف میں گرم ہو سکی مسلمانوں کو چھوڑا کرتا تھا اس کے بھائی ابی خلف کو بدر کے دن مصوڑے سے خود قتل کیا۔ اہل ہنہ ہا قد شریف  
سے مصوڑے ہی کا فر مصوڑے کے ہاتھوں مارا گیا ہے۔

سلسلہ حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بدر کے دن ایک کھڑک سے مارا گیا۔ خیال ہے کہ  
ان میں سے عمارہ ابن ولید ہنگ ہدیش قتل نہیں ہوا بلکہ حبشہ میں مراد عقبہ بن ابی معین ہنگ جس سے واپس اگر مارا گیا۔ اللہ ہدیش  
سب کو بدر کا مقتول کہا نصیب ہے۔

سلسلہ بدر ایک شخص کا نام تھا جو اس جگہ کا ملک تھا اس کے نام پر ہی ملاز کو ہوا اس کو بدر کہنے لگے۔ غلبہ اکوئ کے پاس  
وہ گمراہ ہو کر گیا اور وہاں سے بن و میرہ نہ ہوا اس میں ان تمام کی تیس ڈلی گئیں کہ امیر ابی معین کی وئی ڈلی نہیں جا سکی کیونکہ اسے کہتے  
ہیں اس کے عضو ایک ایک ہو گئے۔

سلسلہ یعنی دنیا میں لوگوں کی ایسی دست و پائی ہوئی اور آخر تک۔ سونا اور مدہ بن ان کے یہ تیار تھا کہ غلبہ میں پڑتے ہیں اس  
میں گرفتار کر لئے گئے حضرت سے مراد مشرکوں کی پشکار اور ان کی سختی ہے۔ جمہوری وہ گرفتار ہوئے (مرقات) معلوم ہوا  
کہ مصوڑے کو تاسے والا ہتھیلی بدست ہے۔ جیسے مصوڑے کی دھانی لینے والا

بہت ہی خوش نصیب ہے۔

مِنْ يَوْمٍ أَحَدٍ فَقَالَ لَقَدْ لَعِيتُ مِنْ قَوْلِكَ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ  
يَوْمَ الْعُقْبَةِ إِذْ عَرَضْتُ فَقَبِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَارِيسَ بْنِ كَلَّالٍ فَلَمْ يُجِئْنِي إِلَى مَا  
أَرَدْتُ فَأَنْطَلَقْتُ وَأَنَا مِنْهُمْ مُؤَمَّرٌ عَلَى وَجْهِ فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا بِقَرْنِ الشَّعَالِ  
فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظْلَمَتْنِي فَانْظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جَبْرِئِيلُ

اُس کے دن سے زیادہ سخت ہو تو فرمایا میں نے تمہاری قوم سے بڑی جبریتیں اُس سے سخت دیکھیں ہیں نے ان  
کی سمیت جبل عقبہ کاں تھا جبکہ میں نے اپنے کواہن عبد یاریل بن کلال کے سامنے کیا جو میں نے چاہا تھا اس نے نہ جواب  
نہ دیا تو میں اپنے رُخ پر چلا جاں کہ میں جہاں تھا مجھے اس جبریت سے فائدہ نہ ہوا اگر مقام قرن شعالیہ میں تو میں نے اپنا  
سر اٹھایا کہ تو میں ایک باطل کے سامنے تھا جس نے مجھ پر سایہ کیا تھا میں نے دیکھا تو اس میں جبریل تھے

۱۔ عذرہ احد میں معصوم کے عزیز حمید بوسہ معصومہ کا راستہ نہ چھوٹے ہو، سر مبارک نہ لینی نیا مسلمانوں کو سخت تکلیف پہنچتی ہے  
خیال میں یہ سخت دن آپ پر ہوا سب کو یاد ہو گا فرمائیے تو اس سے کثرت دن بھی کوئی آپ پر نہ رہے۔

۲۔ یہاں تو کس فرمایا انہما انہما کے پہلے ہے حضرت عائشہ صدیقہ کی قوم دہی تو ہے۔ جو معصومہ کی قوم سنہ یعنی قریش معصومہ  
ہے کہ تم نے قریش سے بہت تکلیفیں دیکھی ہیں بھر وہ اُحد سے زمانہ سخت نفس کہاں میں میرے قلب کو دہی کیا گیا۔

۳۔ عقیدہ نبی شریف کے ایک منہ کا نام ہے۔ جبرہ عقیدہ استون کہم سے ہو اسی رنگہ واقع ہے معصومہ اندر حج کے زمانہ میں منی  
فریضوں، ہر سے آ۔ والوں کو تبلیغ فرمایا کہ تو سے تھے۔ یہاں اس تبلیغ کا ذکر ہے۔ جبرہ عقیدہ سے ملا ہے عقیدہ کے بعد ان میں تبلیغ کا دن  
عقیدہ کے عقیدہ ہار کے راستہ کو کہتے ہیں۔ چونکہ یہ جگہ درپہل سے پہنچ رہی ہے اسی لئے اس کو عقیدہ کہتا ہے بعد از قات، یا عقیدہ  
یعنی پہنچے ہے یہاں کا جبرہ عقیدہ کے پہنچے واقع ہے لہذا استون جبرہ عقیدہ کہتا ہے جبرہ عقیدہ۔

۴۔ اس شخص کا نام معصومہ ابن عبد یاریل ابن کلال ابن عمرو تھا یہ قبیلہ بنی ثنیف سے تھا طائفہ کا رہنے والا وہاں کا بڑا سردار تھا یہ معصومہ  
سردار تھیں کے ساتھ طاقت سے حج کرتے یا قتل اس معصومہ اور اس نے عقیدہ میں دعوت اس معصومہ کی یہ سخت دشمنی سے پیش آیا اور

۵۔ کام سے اس کا ذکر کیا۔ معصومہ کو اس سے سخت مسد۔ وہاں اس نے سر سے کہہ سے کہہ رہا ہے جبرہ بنی سلطان بنی اسوں سے  
اسی میں یہاں رہا ہے کہ معصومہ کے کہنا کہ یہاں نہیں آنا سند تم نہ رہا مسد۔ وہ میں اس نے اس کا پہل نہ کیا یہاں کوئی بات نہ ملایا کہ

۶۔ اپنے ساتھیوں اور دشمنوں کو معصومہ کے یہ لکھ دیا۔ معصومہ نے سر پر کپڑا پہنا اور اپنی قوم کو دہی کر دیا تھا کہ وہاں پہنچیں یہ  
سے خون کی وجہ سے چمک گئے اور اس وقت میں وہ نہ تھے اس معصومہ کو دہی کر دیا تھا کہ وہاں پہنچیں یہ

۷۔ کہ مجھے ہرگز نہ کریں کہنا یہاں ہیں چنے چنے میں انہوں نے اسباب برسی گیا فریضہ مسات کو قرن ان میں بھی کہے میں یہ جگہ خود میں کا

فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثْنَا إِلَيْكَ  
مَلَكُ الْجِبَالِ لَتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ قَالَ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ  
عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ  
وَقَدْ بَعَثْنِي بِكَ إِلَيْكَ لَتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطِيعُ

انہوں نے مجھے پکارا عرض کیا کہ، اللہ نے آپ کی قوم کا کلام اور جرائد سننے آپ کو حجاب دیا میں لایا آپ کی خدمت میں پہنچانے کا مرشتہ یہ سمجھا ہے تاکہ آپ ان کے لئے حکم دینے فرمایا کہ پھر مجھے پہنچانے کے فرشتے نے پکارا مجھے سلام کیا پھر فرمایا اے محمدؐ اللہ نے آپ کی قوم کا کلام سن لیا میں یہ سناؤں گا فرشتہ ہوں مجھے آپ کے کعبہ سننے آپ کی خدمت میں یہ سمجھا ہے تاکہ آپ مجھے اپنے فیصلے کا حکم دینے، اگر آپ ہاں تو میں ان لوگوں پر دو

یقیناً یہودیوں کا کہنا ہے کہ اس حالت سے ناواقف بنی کہ اس کی طرف سرٹا کر اپنے رب کی رحمت کا اظہار کیا کیونکہ آسمانی قیود و احکام آج حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مصروفیت میں ہی تھے۔ مگر یہ کہ ان کی رائے اور ان کے پانچوں حکام فرستہ مقررہ مقررہ ہے :

اس فرشتہ کا نام انجیل ہے یہ پانڈ کے نقشہ ماتہ پر قریب دنیا کے پانڈیوں کی لاد میں ہے۔ اس سے پانڈیوں کے زیرِ دربان میں  
 اس کے پانڈیوں کے زیرِ دربان میں ان کے فرشتہ آپ کے زیرِ دربان میں ہو آپ حکم دیں گے وہ فرشتہ کرتا گا اور جو حکم دے گا وہ  
 پانڈیوں کریں گے گو اس سے پانڈیوں کے خادم ہیں آپ کے قبضہ میں ہیں یہ سے مسعود کی عظمت آج جس اولیاء جیسے مسعود  
 پاک جہاں کے رام ہیں اور مسعود کے زیرِ دربان میں۔ اہم صل وطم وکعبہ غیر خیال ہے کہ مسعود کے زیرِ دربان و رحمت پتہ۔ پانڈیوں  
 سب ہیں کہ مسعود کے فرمان سے پانڈیوں کے کمر پر ہوا سوج پٹا باغیچہ یہاں مسعود کی زیادہ شاق و کھانہ ہے کہ پانڈیوں کا  
 عالم فرشتہ میں آپ کے زیرِ دربان ہے جیسے مصر سیلان ملقبین کا منت خودہ لائے بلکہ پانڈیوں کے اصحاب میں یہاں سے منگایا جاتا  
 چھپکنے سے پہلے میں سے شام میں سے تاکہ پتہ لگے کہ میں کے آستانہ کے خدام یہ حالت رکھتے ہیں۔

۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱  
۶۱۲  
۶۱۳  
۶۱۴  
۶۱۵  
۶۱۶  
۶۱۷  
۶۱۸  
۶۱۹  
۶۲۰  
۶۲۱  
۶۲۲  
۶۲۳  
۶۲۴  
۶۲۵  
۶۲۶  
۶۲۷  
۶۲۸  
۶۲۹  
۶۳۰  
۶۳۱  
۶۳۲  
۶۳۳  
۶۳۴  
۶۳۵  
۶۳۶  
۶۳۷  
۶۳۸  
۶۳۹  
۶۴۰  
۶۴۱  
۶۴۲  
۶۴۳  
۶۴۴  
۶۴۵  
۶۴۶  
۶۴۷  
۶۴۸  
۶۴۹  
۶۵۰  
۶۵۱  
۶۵۲  
۶۵۳  
۶۵۴  
۶۵۵  
۶۵۶  
۶۵۷  
۶۵۸  
۶۵۹  
۶۶۰  
۶۶۱  
۶۶۲  
۶۶۳  
۶۶۴  
۶۶۵  
۶۶۶  
۶۶۷  
۶۶۸  
۶۶۹  
۶۷۰  
۶۷۱  
۶۷۲  
۶۷۳  
۶۷۴  
۶۷۵  
۶۷۶  
۶۷۷  
۶۷۸  
۶۷۹  
۶۸۰  
۶۸۱  
۶۸۲  
۶۸۳  
۶۸۴  
۶۸۵  
۶۸۶  
۶۸۷  
۶۸۸

عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَّ أَرْجُوا  
أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا  
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتِبَتْ

اخشب پہاڑ طادوں سے توڑ دیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ میں اسید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی پیٹھوں  
میں سے ایسے لوگ پیدا کرے جو ایک اللہ کی عبادت کریں، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں۔  
مسلم بخاری، عیادت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ اُحد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چوڑی

یا ایہذا مذکر کے پیارے الغاب سے نکلتا ہے۔ لکھ بھان، تند ب تھان حضور کا کتنا محترم فرمایا ہے کہ خود مذاہب میں میرا جیسے  
مدرسے میں نہ تھا، اتنی پر مذاہب جیسا کہ حضور اللہ کی جانت پر شش رکھا

سلحہ اختب میں شنیہ ہے، خشب کی یعنی معیروں پر اور پچا پہاڑ بعض شامیں سفید کر دیتے ہیں پہاڑ تخت میں ہیں جس کو کھجور کا تخت  
واقع ہے بعض نے کہا کہ مسلمانوں کا تخت کے درمیان ہیں، بعض نے کہا کہ مسلمانوں میں جو مسلمان ہے کہ کہ مسلمانوں سے شروع ہونے والے  
خاک تخت کے پتے ہیں جیسے باہر پہاڑ کا مسلمان ہیں وہ تک چلا گیا ہے (از قرات) مطلب یہ ہے کہ کھجور کے پتے میں ان دفن پہاڑوں  
کو طادوں میں سے سارا طاقت اس طرح چلا دے جیسے پانی کے پائوں میں خاصہ میں جاتے ہیں۔

لکھ یہ زمان مانی ایک کوئی کے جو اس میں ہے حضور اللہ سے اس سے مسیح فرمایا فرشتہ نے بادب جارت دینے کا اصرار کیا تب  
حضور اللہ نے یہ وجہ بیان فرمائی کہ اگر یہ لوگ اسی سر کے تخت میں گر دیں تو میں تم میں ہوں، تم تو یہ کہتے ہیں کہ

الاعمالین کر جسم طاقت کے کھنوں پر

الہی قبول برساتیوں دلی زمینوں پر

اعلیٰ پر رحمت علی طاقت کی فضا میں شاہدیں

دینے میں دعا کر رہا ہیں جو نہ پتہ پتہ تھے

بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب ابی عبد اللہ میں اسام لائے تھے انھوں نے اصحاب سے عرض کی کہ وہ آگ سے مر دیا آگ سے دودھ آپ کے سامنے بیٹھ کر بہت  
ناراضہ رہا اور کہیں آپ کے سامنے سر نہ بچا نہ کیا، لکھ مائٹل دلت و سلاطین اس فرماں مانی سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور اللہ ان کنار کی  
فرود گئے حالات سے بخیر تھے کہ وہ ایمان دیں گے چاہے وہاں سب ہی توں ہوئے اہل بیت ایک ہی کافر نہیں نوح علیہ السلام نے  
باگاہ الہی میں عرض کیا تھا، ولا یلدوا الا حاد کھار، عیادت یہ قوم کافر دنیا بری جتنے کی معلوم ہوا کہ پستہ ایشیت کے حالات  
سے جبر تھے، تعمر

بھرتیں داس تھیں مالہا!

لکھ قبل آواز میں تو مالہا



رُبَّاعِيَّتُهُ يَوْمَ أَحَدٍ وَشِبَعٍ فِي رَأْسِهِ فَجَعَلَ يَلْكُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُولُ كَيْفَ  
يُقْلِحُ قَوْمٌ شَجْوَا رَأْسَ نَبِيِّهِمْ وَكَسَرُوا رُبَّاعِيَّتَهُ رَأْسَ رَسُولِهِمْ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا  
بِنَبِيِّهِ يُشِيرُوا إِلَى رُبَّاعِيَّتِهِ إِشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللَّهِ فِي سَبِيلِ

شہید کردی مگر اللہ آپ کے سر میں غم نہ لگادیا گیا تو آپ اپنے سے خون پر چھنے لگے اور فراتے لگے کہ وہ قوم کیسے  
کامیاب ہو جس نے اپنے نبی کا سر زخمی کر دیا اور اس کی ہڈی کو زخمی شہید کر دیا؟ مسلمان طاعت ہے حق و باہر ہو سے فراتے  
ہیں خیر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اس قوم پر اللہ کا غضب مستحق ہوتا ہے جو اپنے نبی کے ساتھ یہ کرے اللہ  
حضور اپنی ہڈی کی طرف اشارہ کرتے تھے اللہ کا غضب مستحق ہے اس شخص پر جسے رسول اللہ اللہ کی راہ

اسلئے سامنے کے چاندات لدا اور کچے کھجور کے پتے سے باندھ کر دھڑکیں بنائی گئیں۔ انہیں چوکری کہتے ہیں۔ حضور ﷺ کی طبیعت  
کھانچے کہ چوکری کا ایک ذات شریف کا ایک کنگل ٹوٹا تھا۔ وہ تھکا اور زخمی شریف بھی زخمی ہو گیا تھا۔ بعد غم شبہ الی غماص  
کے ہفتہ سے لگا تھا۔ اس کے بعد شبہ کا مورخہ پیدا ہوتا ہے۔ لیج بونے کی اس کو بھی بہت گر جاتا تھا۔ شبہ کے اسلام میں اختلاف ہے  
یہ شبہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بانی ہے۔ دائرۃ الصالحات (صفحہ ۱۷۷) میں حضور ﷺ کے مورخہ کا ذکر ہے۔ حضرت شریح  
نے حضور ﷺ کو بچا یا دن کے اندھن لگئے۔ ایک لاکھ کا ہفتہ برس میں لگا جس سے خود ٹوٹ کر رہ گئے۔ حضرت شریح نے حضور ﷺ کو بچا یا دن کے  
ایک سال میں اس وقت مارنے والے کے گڑبے کر کے کر دیئے۔ گنگہ لگا تھا جس میں حضور ﷺ کا گھوڑا گر گیا اور آپ اس غاریں  
گئے۔ حضرت حمزہ غزوہ ہاں کو دنگئے اور حضور ﷺ کو دی گویا غاریں۔ حضرت نے فرمایا اٹھو نہ اپنے لیے بہت واجب کر دی حضرت  
ابو عبیدہ ابن جراح نے اس وقت سے تھوڑی کر یاں سر شریف میں سے نکالی اور ملک اس شان نے حضور ﷺ کے زخم پر ہندو رکھ دیں جو  
ایک حضور ﷺ نے فرمایا میری خون تیرے خون سے مخلوط ہو گیا اس پر مدح کی گئی کہ مسدود ہے۔ دائرۃ الصالحات (صفحہ ۱۷۷) میں حضور ﷺ نے  
زخم سے خون پر پختہ ملنے تھا اور نیر مانے جلتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پانی لاتے تھے۔ جناب ناصر زہرا نے چٹائی جلا کر  
لا کر زخم شریف میں بھری۔ حق سے خون بند ہوا۔ صفحہ ۱۷۷ میں حضور ﷺ نے وہ خون دیکھ کر پتہ گرے دیا فرمایا کہ اگر میرے اس خون کا ایک قطرہ  
بھی زمین پر گر جائے تو مذہب الہی آباد ہے۔ دائرۃ الصالحات (صفحہ ۱۷۷) میں کہ حضور ﷺ کے خون کا حکم میں کہ وہ خون اور زمین کا ہے یہ  
زخم کا خون ظلم کے ظلم کا نتیجہ ہے۔ اہل حق میں کا اثر ہے۔ صفحہ ۱۷۷ میں قریش کا یہ سہ ماہی میں نکلتا طلب کا باعث ہے  
کیونکہ یہ کوئی کرنا ہی کرنا۔ مذہب الہی کا باعث ہے یہ ہے قدرت کا قانون مگر چونکہ آپ رحمت عالم میں اس لیے  
قریش پر مذہب میں آیا ہے۔ رب کی رحمت یہ مطلب اور بحال بننا۔ حدیث پر مقرر اس میں قریش کے قریش پر مذہب آیا کیونکہ

اللَّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي. الْفَصْلُ الثَّالِثُ  
عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَوَّلِ مَا  
نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ يَقُولُونَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ قَالَ  
أَبُو سَلَمَةَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ ذَلِكَ وَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ الَّذِي قُلْتُ لِي فَقَالَ لِي  
جَابِرٌ لَا أَحَدٌ ثَبَتَ مَا حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ

روایت میں کریں یہ اسلم بخاری ای باب درسی فصل سے خالی ہے یہی فصل روایت ہے حضرت یحییٰ  
ابن ابی کثیر سے فرماتے ہیں کہ میں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے یہ قرآن کی پہلی نازل ہوئے دل آیت کے  
متعلق پوچھا تو فرمایا یا یہ اللہ کے ہے میں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ قرآن کم بیک ہے یہ تو بوسلمہ سے کہ  
میں نے حضرت جابر سے اس بارے میں پوچھا اور میں نے ان سے اسی طرح کہا جو تم نے مجھ سے کہا تو مجھ سے  
حضرت جابر نے کہا کہ میں تم کو نہیں خبر دیتا مگر اس کی جرح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دیا تھا کہ میں نے سنا

کیونکہ یہ ہیں :

اسلم یعنی اسلم کا ترجمہ وہی ہے کہ اسلم سے مل کر وہ حدیث کے تحت ترتیب میں جابریں گے۔ بعض نے یہ قصص زنا کی سزا وغیرہ میں مل  
کریں اس کا یہ نہیں جانتے کہ حدیث میں اسلمی فارسی اگر کسی کا ذکر ملے تو وہاں غلطی کا احتمال ہے کہ شاید اس کے کلمہ میں غلطی  
ہو گئی ہو جس کو قتل کریں وہاں با احتمال نہیں نیز وہ مقتول ہوں کہ قتل کر رہے ہیں کے اوردہ سے آیا تھا۔ جیسے نبی کو قتل کرنا بدترین کفر ہے  
جیسے نبی کے قتل کا اوردہ کرنا بدترین گناہ ہے۔ وہ مقتول کلمہ مر کا مستحق ہے۔ حضرت ابو سلمہ سے صرف ایک ماخذ کو بہادر میں  
قتل کیا ہے۔ بنی ان خلف کو۔ جس کا اوردہ کرنا بدترین گناہ ہے۔ وہ مقتول کلمہ مر کا مستحق ہے۔ حضرت ابو سلمہ سے صرف ایک ماخذ کو بہادر میں  
کشتیوں سے نکال دیتے۔ اوردہ کیا تھا۔ یہ اس وقت درج ہے کہ اسلمی کلمہ مر کا مستحق ہے۔ حضرت ابو سلمہ سے صرف ایک ماخذ کو بہادر میں  
ماخذ کی لہذا اس ماخذ کی روایت میں نہیں آئے۔ سوانحی کے درجہ کو دیکھو جو اس سے قتل کرنا کفر نہیں ہے یہی کلام ہے کہ انہیں کسی وجہ  
سے قتل کرنا قتل کا اوردہ کرنا بدترین گناہ ہے۔

اسلم یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ ابو سلمہ بن عبد الرحمن بھی دونوں طرف سے عام تفسیر میں مذکور ہے۔

اسلم حدیث روایت میں حدیث کی پہلی آیت، اوردہ کم بیک جابریں گے۔ اسلمی کلمہ مر کا مستحق ہے۔ حضرت ابو سلمہ سے صرف ایک ماخذ کو بہادر میں  
ماخذ کی لہذا اس ماخذ کی روایت میں نہیں آئے۔ سوانحی کے درجہ کو دیکھو جو اس سے قتل کرنا کفر نہیں ہے یہی کلام ہے کہ انہیں کسی وجہ



أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَاهُ جِبْرِئِيلُ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغَمَّانِ  
فَأَخَذَهُ فَصَرَعَهُ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً فَقَالَ هَذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ  
مِنْكَ ثُمَّ عَسَلَهُ فِي طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءٍ مِنْ مَزْمَ ثُمَّ لَامَهُ وَأَعَادَهُ فِي مَكَانِهِ

حضرت انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جناب جبریل آئے جبکہ آپ بچوں کے ساتھ شغل  
تھے تھے تو حضور کو کچڑا انہیں دکھایا ان کا دل چاک کیا تو اس سے پانچ گزشت نکال دیا کہ یہ آپ میں شیطان  
کا حصہ ہے نہ پھر اسے سونے کے قشت میں زرم کے پانی سے دھویا پھر اسے سی دیا اور اس کی جگہ

کے اقدار بدل دیں نبوت کے ظاہر ہوئے اس لیے صاحب مکتوبہ سحرت کا جہنم بابت یاد میں آئے ۔

سلسلہ میں لب سے مراد لٹو کھیں کہ نہیں ہے کیونکہ حضور انور رضی اللہ عنہ میں کبھی نہیں کیلئے کچھ شریف میں ہی کھیں سے نفرت تھی  
کچھ کے لئے کھیں کے لیے طیار تو فریاد ماکوفا بننا ہم کھیں کے لیے یہ نہیں ہوئے بلکہ سب سے مراد وہ کام ہیں مشغولیت ہے یہ واقعہ  
واقعتاً ب عید کے ان کا ہے۔ جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے کے ساتھ بکریاں ہواستہ قید رہی سعد کے مغل میں شریف سے گئے تھے اور وہ  
پانی خوشی سے براہ راست گئے تھے یہ واقعہ وہاں کا ہے۔ شعر

فضل عید الشی پر کروڑوں دہندہ  
کھیت کر بہت پر واکوں سلام (ابن مسعود)

سلسلہ یعنی اگر یہ جیسے تبار سے دل میں رہتا تو شیطان اس پر ایسا اثر کیا کرتا کہ وہ میرا آپ کے دل میں رہتے ہی نہیں ہیں پر شیطان اتنا  
جانتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کہہ سکتے ہیں ۔ تھے کیونکہ ان کا تو نفس انارہ کرنا ہے یا شیطان حضور کا نفس ہمارے نہیں  
بلکہ نفس مطمئن ہے شیطان کی حضور انور کے دل تک گند نہیں پھر گاہ کوئی کر اسے خیال ہے کہ اولاد میں یہ گوشت کا ٹکڑا پیدا کیا جانا پھر  
اس کا نکالنا جانا ایسا ہے۔ جیسے ہم اندامی پر بالکل نازل کا کونا پھر ان کا کٹو یا جانا یہ بات نبوت کی شان کے خلاف نہیں۔ یہ بھی خیال ہے  
کہ اس واقعہ کا نام شرح صدر بھی ہے شوق صدر بھی یہ واقعہ عمر شریف میں کئی بار ہوا ہے یہ واقعہ ہے رب فرما ہے ام شریک صدک  
اس آیت میں ان ہی کی قہات کی طرف اشارہ ہے وہ میری بارگاہی کی طرف تیرے میں حروف ہوا میں اعتکاف کے راز میں پھر خیر ہوا میں  
ان ہی باریں نریا دلی قدر باقی شرح کے یہ ہے ہزار مسئلہ یہ حشت کوئے کا جنت سے گئے تھے جنتی کوئے کا استعمال صوفی مشرق  
کے لیے عام نہیں۔ ان تبار اللہ حضور کے صدر سے ہم لوگ قہت میں سونے کے زیورات سونے کے بڑے استعمال کریں گے۔ اس سے معلوم ہوا  
کہ اب زرم سارے پانچوں سے طی کر حقت کے کوثر و سہیل سے بھی افضل ہے بعد از رفتہ کوثر لائے ہر کون۔ ہر کون ہاں حضرت انس  
علیہ السلام کے پانی سے پیدا ہوئے ان سے افضل ہاں پانی ہے جس کے چنے حضور کی انگلیوں سے چھوئے اس پانی سے فضل حضور کے نہ شریف کا  
بہا ہے ہے کہ وہ دونوں یا خود کو حضور سید الانبیاء سے نسبت ہے۔ (مرقات) :-

مرثیہ جلد ششم

مرثیہ جلد ششم

مرثیہ جلد ششم

مرثیہ جلد ششم

[illegible]

[illegible]

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْهَدُ وَاسْتَفَقُ عَلَيْهِ ۖ وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ  
 هَلْ يُعْفِرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ فَقِيلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى  
 لَئِنْ سَأَيْتُهُ يَفْعَلُ ذَلِكَ لَا طَانَ عَلَى رَقَبَتِهِ فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَهُوَ يُصَلِّي نَزْعًا لِيُطَأَ عَلَى رَقَبَتِهِ فَمَا أَجِثُهُمْ مِنْهُ إِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلَى عَقْبَيْهِ  
 وَيَتَّقِي مَدَيْهِ فَقِيلَ لَهُ مَا لَكَ فَقَالَ إِنِّي بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَتَخَذْتُ قِيَمًا كَأَنَّ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم مجھ کو دیکھو تو میری رقبہ پر اسے نچاؤ گے میں کہہ رہا ہوں کہ میں نے کہا تھا کہ کیا  
 محمد تمہارے سامنے اپنا چہرہ دکھا کر دے گا میں نے کہا ہاں تو بولا کہ لات و العزى میں نے کہا نہیں یہ کہہ رہا ہے  
 تو ان کی گردنوں پر وہ لوگوں کا چہرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جبکہ حضور نماز پڑھ رہے تھے ارادہ  
 کیا کہ حضور کی گردن کو روند دے تو کفار کو اس بات نے گھبراہٹ میں کر ڈالا کہ وہ اپنی اڑھائیوں پر پیچھے لوٹ رہا  
 تھا اللہ اپنے ہاتھوں سے بچاؤ کر رہا تھا اس سے کہ گیا کہ تجھے کیا ہوا وہ بولا کہ میرے حضور کے دستان آگ کی مانند ہے

سو پکے تھے جو جانتے تھے انہوں نے آسمان کی طرف دیکھا کہ کوئی چاندی یا کوئی یاقوت نہ ہو تھا پھر کہ میں آسمان سے وارود  
 مسافروں سے بھی اس کے دیکھنے کی خبر لی تھی چاند کا تیز بہاؤ دیکھ کر مجھے ایسے حق دیر میں ان لوگوں سے دیکھا اور یقین کر لیا پھر  
 کوئی بول نہ آیا شعر

اشہد سے چاند میرا پیچھے ہوئے تو کو میرا بیا  
 گئے ہوئے دن کو میرا کیا تاب دہاں تبارے لیے

اسلام سے پہلے کہ چاند ٹوٹ کر اس کے دونوں ٹکڑے اپنی جگہ سے رٹے بلکہ ایک ٹکڑا اپنی جگہ سے باقی رہا جبکہ بڑا ٹکڑا  
 کے کسی یہ نہیں کہ چاند کا وہ ٹکڑا زمین پر تھا یا تھا یہ نہ ہے یہ بھی کیا تھا بلکہ مطلب یہ ہے کہ آسمان کے کناروں کی طرف پہنچ گیا جو پہاڑ  
 کے نیچے نظر آتا تھا جیسے چاند یا سورج نکلنے والے وقت کے ستاروں کی سی جہاں سے نظر آتے ہیں۔ اس لیے کیا تبارے سے کہتے ہوئے حضور  
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تبارا کرتے ہیں جیسے کہ تیری ہی ہی ہر دم سے کہہ کوئے کو چہرہ گردا گرد کرنا کیا اظہار  
 ہے اہل کے لیے عقارت کے لیے تھا نہ خود یا تھا نہ اس کے میں ان کی طرف پر پائند کہ دل اس طرح کیا کہ یا تو انہیں شہید کر دیتا یا عزت عطا  
 پہنچاؤں۔ اس لیے یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و اہمیت کہہ کر کہتے ہوئے حضور کے ایسے بڑے ارادوں کو جاننے کے باوجود کہیں کہہ  
 منظر میں نماز پڑھ رہے ہیں نہایت خشوع و منور کے ساتھ ان کا کوئی دل میں نہیں۔ یہ بھی پہلے تو ابو جہل شری چی سے حضور اللہ کی طرف  
 رہے ارادہ سے بڑھ کر اس کے سامنے کوئی نہ کرنے کا نہ کرنے کے گریب یہ لوگ میرا ہی ہو گئے اور پھر ان میں بھی کہ انہوں  
 نے دیکھ کر وہ نہایت دلت و خوار سے اسے بڑا دلت و خوار سے اپنے ہاتھ سے اس کے طرف چھوئے ہوئے جیسے کوئی سخت پریشان کن



وَهُوَ لَا وَاجِبَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّي لَأَخْتَطَّقَنَّهُ  
الْمَلَائِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا أَبَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَدِي بْنِ حَارِثٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَعِنْدَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَرَ إِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ أَتَاهُ الْآخَرُ  
فَشَكَرَ إِلَيْهِ قَطَعَ السَّبِيلَ فَقَالَ يَا عَدِي هَلْ رَأَيْتَ الْجَذِيرَةَ فَإِنْ طَالَتْ  
بِكَ حَيَوةٌ فَلْتَرَيْنَا الطَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْجَذِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ

اور نبوت اور ہدایت میں نہ رہیں، اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ مجھے قریب ہوتا تو زنت سے اس کے عضو  
عضو کے ٹکڑے کر دیتے تھے دسم، طیت سے حضرت عدی بن حاتم سے نہ فرماتے ہیں کہ جبکہ میں نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم کے پاس تھا کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اس نے آپ سے فاذکر کیا یہ کہ پھر آپ کے پاس  
دوسرا آیا اس نے حضور سے ذکر کیا کہ شکایت تھی کہ تو فرمایا اسے میں کیا تم نے جیرو دیکھا ہے وہ اگر تمہاری  
زندگی میں ہوئی تو تم ایک بڑھیا کو دیکھو گے کہ جیرو سے بچنے کی جتنی کعبہ کا طواف کرے گی

چیز کے دیکھ کر توبہ سے کہے ہوئے کچھ اسٹے پائیں پٹے۔

سہ یعنی میں نے اپنے آئینہ میں چہرے دیکھیں آگ سے جھری شوق رکھانی ہے، لہذا وہی دشت ناک چہرے میں بتا نہیں سکتا  
کہ وہ کیا ہیں میرے بڑے بڑے پر غالب یہ ہے کہ یہ آگ دوزخ کی جہنم فرشتوں کے تھے، جو حضور کی سعادت کیلئے  
مقرر تھے اور چونکہ خداوند و فرخ کے ساتھ کچھ تھے ان کی بوائی دیکھ کر ابو جہل پہچان نہ سکا۔

مسئلہ مگر چونکہ ابو جہل کی ذلت دلائل سے میری جہنم میں تھی، اسی لیے وہ نہ آئے نہ اُن کے چہرے ٹھوٹے ہوئے۔

مسئلہ حضرت عدی محال میں یہ حاتم کے بیٹے ہیں یہ حاتم وہ ہے جو مسعود نامی گوراجہ، آپ اپنے والد حاتم ابن عبدالمطلب  
ذوات کے بعد تھیں اس لیے میں ایمان لائے جیوی کو فرمیں ہے، حضرت علی کے ساتھ تمام جنگوں میں شریک ہوئے بل کے لڑنا آپ  
کی ایک آنکھ جاتی رہی تھی ایک سر میں سان کی مڑ پائی سخت میں وہاں پائی ساتھ مرتبہ میں قریب سے اکل  
مسئلہ معلوم ہوا کہ اس وقت قطیف میں اعدا ستم کی بدامنی شب ب پر فوجی لوگوں کے گھروں میں وزق نہ تھا، بہر حال کہ اسے کے  
لئے راہ میں امن دیتی کریں تو کیا۔

مسئلہ جیرو بیتابہ کا ایک محلہ بھی ہے اور کوفہ کے قریب ایک بستی بھی یہاں دوسرے معنی مراد میں، حضرت رات  
صحابہ سے اس زمانہ میں خداس کا ملک وہیں کے  
خبروں کے لئے نہیں دیکھے تھے۔

سلسلہ یہ شہادت کی گنجی کی حکمت کا جواب ہے کہ حضرت عباس (ع) نے دامن کارندہ آنے والا ہے طعنہ نام ہے طعن سے جسکی کوئی کا  
 بوجھ یا خودی کا کوئی مضامین طعنہ مبارک حضرت عباس (ع) نے دامن کارندہ آنے والا ہے طعنہ نام ہے طعن سے جسکی کوئی کا  
 گیا ہے کہ کم اپنی زندگی میں یہ دامن دیکھ لو گئے۔ مسخ کی سمت سزاؤں نے عرب پیسے ملک میں امن نام کر دی جہاں رہنے  
 سے دیکھتی ہوئی۔ قزاقی و غزوہ قیام کے کسری لقب تھا بارشہ ایری کا یہ اصل میں غزوہ تھا یعنی پشت ملک کا مالک خسرو ناسی  
 لغز ہے۔ اس سے مولیٰ میں کارندہ آیا گیا معاہدہ عزت کو دیکھ کر مکتوب یا کم سرف ملک ایران ہی فتح نہیں کر دے بلکہ ان کے سونے سے  
 بھر سے ہوئے نہ جانے بھی ماس کر دے گئے یہ بہت سے صدیقی میں ہوئے۔ سکہ بھی لوگوں میں مال کی بہت ہی فراوانی ہوئی۔ ساقی و ایاداری  
 نقوی دیانت بھی نکاس در ہر کی ہند کا زہدیت و قوت نہ ہو کہ خود کو بیٹے کے قول کو نہ کوئی طبع کا بار دہی ہو کہ جو خواہ ہو کہ نہ  
 ہے اگر یہ غزوہ ہو گیا آت ہو رہا ہے۔ کہ بعض امیروں نے دامن کر دے۔ یہ پتہ میں اس زمانہ میں تھا جسکی ہو گئی۔ یہ قدر حضرت عمر  
 ابی عبد العزیز نے شہر طبرستان کے زمانہ میں ہو چکا۔ حضرت عباس (ع) نے مدینہ کے صدر میں ہونا۔ یہاں پہلے واقعہ کہ طرف  
 نشان ہے۔ اس لیے فرمایا۔ نہ تہا نہ فرود نہ ہوئی و تم ہی کہوں۔ یہ دیکھ لو گئے جس سے معلوم ہوا کہ یہ قدر صحابہ کر دے کہیں گے  
 و مقامات و طاقت و طاقت و مقامی نے اس پر تحقیق فرمایا کہ یہ قدر ہو چکا۔ حضرت عمر ابی عبد العزیز کے زمانہ میں۔ سکہ بھی کم لوگ نیاست  
 میں رہا دست جہاں سلاطین سب سے کم ہو گئے یہ کہ غزوی رہیں جس کو قیامت کا سدا کا دہا بد بلا ج نامہ اعمال کی تحریر قبر میں منکر کی  
 کے سلاطین سب عرب رہیں جس میں رشتہ بن سکنی رہا نہ عربی ہوتا ہے۔ سب تہا کے ہاں سرکاری رہیں عربی۔ چنانچہ یہ فرمایا کہ نگاہی  
 دنیاوی و دنیوی نہ ہو جس کے تاکر سب کا عربی کام میں تھا۔ نہ کے بے کوئی نہ کر کے حال دہا بد بلا ج نامہ اعمال کی تحریر قبر میں منکر کی  
 تو عربی جو تھے تاکر سب کا عربی کام میں تھا۔ نہ کے بے کوئی نہ کر کے حال دہا بد بلا ج نامہ اعمال کی تحریر قبر میں منکر کی

تیری طرف سے کیا نہ تھا جو تجھے نیست کرے بد کہے کا ہاں پھر فرمائے گا کہ میں نے تجھے ہلا نہیں دیا تجھ پر غصہ نہیں کیا بندہ کہے گا  
ہاں تو وہ اپنے دل بند کھینکا تو نہ دیکھ کر نہ رخ اور اپنے ہاتھ دیکھ کر کھینکا کہ قدرت الگ ہے جو اگرچہ چھوٹا ہے مگر تاش  
کے فوسیلے جو یہ بھی نہ پائے تو بھی بات کے ذریعہ ملے فرمائے ہیں کہ میں نے جرحیا کو تو دیکھ لیا کہ وہ میرے سے بڑی ہے  
حق کہ کھنکھاروں کہ تو ہے کہ اشد کے سوا کسی سے نہیں ملے تو نہ اور میں خود ان لوگوں میں تھا جنہوں نے کس نہ

۱. علمائے کرام! تمہاری سترہ سوچ کیا خوب فرمایا: شمس

ہندو سیرک کئی بی بی چڑیاں مر رہی ہیں بی بی چاہتی ہے کہ اسے ہر بی بی ڈو

ملکہ اشد تعالیٰ سب سے پہلے اپنی اسی نعمت کا اقرار کرے گا کہ وہ اس قدر نعمتوں کی اصل ہائے ساری نعمتوں کو نسبت بنا کر اسے دل پہنچائی حضور ﷺ  
صلی اللہ علیہ وسلم کا تشریف آؤں گی کہ اللہ کی ساری نعمتیں اگر حضور کی تعلیم کے ماتحت استعمال کی جائیں تو تعین میں خود مراد ہیں ہمارے  
خلاف گواہ ملکہ اسی فرمانی مانی میں یہ بتلایا گیا کہ مال وغیرہ انسان کی نفس ہونے کو مستحق سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے  
ہے بے شرف ساری نعمتیں ہیں۔

کہ قبا، اخوندوں میراں مساند

پرمادان جیٹان دودھنی ریسمانہ

بصر پر کار شد کہ یہی غرض گفت پیدا شد

اگرچه بر کثرت و تنوع این مکتبها تأکید شده است

۱۵۰ اسی جہازت میں وہ نئے کئی کھل والہ زون کی طرف بے حوالا لاٹھی سدھریں صحابہ کرام سے خطاب ہمیں کہ وہ لوگ مفسدین اور  
میدہ وطم کی صحبت پلک کی برکت سے اعلیٰ درجہ کے متقی افراد کے کئی تھے میرا کہ حدیث و تاریخ خلا حضرت سے چھپ نہیں سکتا یہاں  
کا کہ طیب سے مراد یا تو پاکر شہادت ہے جو ماتہ کا بروکر ہے یا بقیہ کا بھی بات کہہ دینا حضرت کو دینا ائمہ کے یہ وہ وہ کہنا کہ  
ابھی کچھ نہیں جب کچھ ہوگا تب تاء ائمہ کو ہیں گسائی کو قرآن مجید سے قول موجہاں راہیہ میال جس کے مفسر اور نئے ائمہ و بدت کی خبریں  
کر انہیں محاورہ دینا ہی پر نام دینے کی تا کہ مراد کی جیسے قوم کی اصلاح ۱۵۱ میں حدیث نامتی میں یا رن فتح ہوا اسکا دارالعلوم مدنی مسلمانوں کے  
تفسیر میں آیا۔ ملائی میں شاہی محل جسے مارکیوں کو خشک کہتے ہیں سناوی سے حاصل کیا وہاں کے بیسے پناہ خراسے مسلمانوں کو لٹے کہ جہاں  
میں خود موجود تھا العیرہ من ومان خلعت ختمہ میں بھی میں نے اپنی نگینوں سے دیکھ کر کریم سے جو مٹی جو رت کیلی کہ مسئلہ ان کے سوا اور کسٹر میں کسی

مجلس



عَنْ دِينِهِ وَاللَّهُ لِيَتِمَّنَ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَةِ  
مَوْتٍ لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ أَوَّالَ النَّبِّ عَلَى غَنَمِهِ وَلِكَيْتُمْ تَسْتَعْمِلُونَ لَوَاكِبَ الْبُخَّارِيِّ  
وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُخْتِ حَرَامِ بِنْتِ  
مَلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتُ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ ثُمَّ

کے دین سے نہ رکھتا تھا عدل کرم پر دین پر ہر کرم ہے گا حتیٰ کہ سرور صفا سے حضرت تک ہے گا کس سے خوف نہ  
کرے گا سوا اللہ کے یا سوا میرے کے ہی کریں پر گزرتے ہیں جلد بانی کرتے ہیں غلامی ادایت ہے حضرت  
انہی سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام بنت ملیحان کے پاس جلتے تھے وہ حضرت  
عبادہ ابن صامت کی بیوی تھیں ایک دن حضور ان کے پاس تشریف لے گئے انہوں نے حضور کو کچھ کھلایا

اللہ تعالیٰ سے لہراتے تھے وہ

سلسلہ میں دوست کی نوکلی وہ دھندلے درگھیاں اور سرخوں میں صوفی جاتی تھیں۔ جب وہ دماغ کی تہ تک پہنچ جاتی تھیں تو انہیں بچے کی  
طرف نظر سے کہیں جاتا تھا جس سے ان کا بیجا نہ کہ لینے رہا نہ تھا مگر وہ لوگ اس کے باوجود گھبراتے تھے یہ ایمان پھوڑتے تھے  
تم تو غیر الہم ہو تمہاری امتناست ان سے بیادہ پابٹ۔ دینا وہی نہ یوسف سے مت گھبرو جو عادی ہیں۔ اس سے معلوم ہو کہ وہ مرد  
کے نقشے نہ کہ تسلی دینا سنت رسولی ہے علی اللہ علیہ وسلم بلکہ قرآن کریم نے ہی اس قسم کے بہت سے واقعات بیان فرمائے ہیں۔

۱۵ یہاں ہیں پورا جوئے سے مراد ہے اسام کا پھیلنا۔ مسلمانوں کا مالک ابنا کسار کا شلوپہ ہو جاتا مسلمانوں کی مسطرت میں ان دماغ  
تلم جو جان۔ اسی ایک کلمہ میں بہت سی باتیں ہیں رب فرماتا ہے وَاَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحْمٰنُ عَلٰی الدِّیْنِ  
۱۶ صفا عین کا ایک کمان ہے حضرت کلمت دوسرا کلمہ ان دونوں تہوں میں بڑا ماسلہ ہے حضرت وہ شہر ہے جہاں صالح علیہ السلام  
تشریف لائے اور وہاں ان کی وفات ہوئی نیز عرب میں علیہ السلام وہیں آئے وہاں ان کی وفات ہوئی اس سے اس کا نام حضرت کلمت رکھا گیا ہے  
اس شہر سے عرب اور شہر پیدا ہوئے حتیٰ کہ کہا جاتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی حضرت شریفی کا تہ ہے۔ واسطہ اللغات کا ایک  
قبیلہ کا نام بھی حضرت سے یہ قبیلہ جہاں جہاں تھا اس قبیلہ کا نام حضرت تہی۔ ۱۷ چنانچہ یہ ساری باتیں خلوات قضا میں ممکن طور پر ظاہر  
ہوئیں وہاں ایسا ہی وہاں تمام بڑا کہ مملکت میں وقت حضرت نے یہ حسی دی تھیں اس وقت ظاہری اسباب سے یہ بات ناممکن  
معلوم ہوتی تھی اس لئے اس ناممکن کو واضح کر دیا ۱۸ آپ ام حرام بنت ملحان بن خالد بن نبیہ بن عبد شمس سے ہیں ام سلمہ کہ ہیں ہیں ہذا حضرت  
نس کی خالہ ہیں آپ کا نام معلوم نہیں ہو سکا کینت ہی میں شہو ہیں۔ وہاں ہی مسامت کی بیوی ہیں اپنے خاندان کے ساتھ دم گئیں مقام قبرس میں  
سلاوی سے کہہ کر فوت ہوئیں وہاں ہی آپ کا تہ ہے خلوات قضا میں وفات پائی داکاں ۱۹

معاذ  
کوئی  
دینا  
بہت  
میں  
میں  
میں

جَلَسَتْ تَغْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يُضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرَضُوا عَلَيَّ غُرَافَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَزْكِبُونَ بِشَيْءٍ هَذَا الْبَحْرُ مُلُوكًا عَلَى الْأُسْرَةِ أَوْ مِثْلُ الْمُلُوكِ عَلَى الْأُسْرَةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُو اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يُضْحَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

پھر بیٹھ گئیں آپ کے سر کی ٹہنی دیکھنے لگیں یہ دس سالہ صل اللہ علیہ وسلم سو گئے پھر چلتے ہوئے جاگے فرماں میں ہیں نے عرض کیا کیا چیز آپ کو ہنسا رہی ہے یا رسول اللہ تو فرمایا میری امت کے کہ لوگ ہم پر پیش کیے گئے اشک راہ میں نادری جو اس سمندر کی فوفی میں سوار ہوں گے یہ جیسے تختوں پر بادشاہ یا بادشاہوں کی طرح تھے حضور پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور اللہ سے دعا کریں کہ مجھے بھی ان سے کہے کہ حضور نے ان چکھنے کو فرمائی تھے پھر حضور نے سر رکھا اللہ سو گئے پھر جاگے جیسے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کی چیز حضور کو

صلی اللہ علیہ وسلم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریر میں اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اس میں ہے کہ عمرؓ کو بھی حضورؐ کو آپ کی دعا حال میں یا حضرت عبداللہؓ کا حال میں یا عبداللہؓ کی کہ کہ میرا اللہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار ہیں لہذا یہ بہر حال حضورؐ کو ان کے پاس جانا کھانا پینا دہاں سنا ان کا حضورؐ کا خرف و یقینہ مکمل جائز تھا خیال ہے کہ ایسے ہوئے آدمی کے سر کو کھلانا ٹھیک اس کے راحت کا باعث جسم و اہم کا یہ عمل شریف اس لیے تھا۔ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی یہی صفات کے بعد میری امت کے شاندار نادری جہاد کے لیے سمندر کا سفر کریں گے یہ سب سمندری ملکہ ہو گا وہ وہ لوگ ایسی عجیب و غریب کے فوجیہ کے شد سے ہمیں پڑائی بلندی بگرائی اور انسان کے پیچھے دیکھنے کے وہیں کی جگہ یہاں پیچھے مٹتی ہیں جسے عمر سعدؓ کو عمر سعدؓ یعنی حضورؐ ہے صلی اللہ علیہ وسلم یہ شک و دہائی کو ہے کہ حضورؐ فرمایا یا رسول اللہ فرمایا اس فرمایا میں وہ باتیں بتاؤں ایک یہ کہ وہ تاری سال زندگی سادہ لباس جسے سبوں بلکہ شاپا نشین و شوکت دہے ہوں گے۔ تاہم شای سے حضورؐ کا سحر کریں گے دوسرے یہ کہ یہ لوگ اللہ کے بڑے ہی مقرب بندے ہوں گے کہ باوجود شہاد شای اور بیادری عشق و نام اور پیش کے قائد سامان کے اپنے گھر چھوڑ کر جیلوں کے بغیر ہیں بارگاہ ہوں گے حضورؐ کے تیمم فرما سے معلوم ہوا کہ سر کا کو اپنی امت کے شای و شوکت دیکھ کر خوش ہوں گیوں۔ ہر کہ ہوں کی شان سے باپ کو فوجیہ ہوتی ہے صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیمؑ سے حضورؐ ان ماریوں کے سمت ہی فوجیوں میں اور لوگ سادہ کے سادے بنے ہوئے ہیں۔ تو عرض کیا کہ حضورؐ ماریوں کی فوجیوں میں سے صرف ایک آپ کی نگاہم اور تہ فانی نہ بخش کی حضورؐ ماریوں کے حضورؐ اللہ کے برکت سے عام اللہ کے ان ماریوں کی فرست میں انہیں جیسا کہ آگے معلوم ہو رہا ہے۔

يُضْحِكُكَ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَمُوا عَلَى غَوَاةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا قَالَ فِي  
الْأُولَى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتَ مِنَ الْآدِلِينَ  
فَرَكِبْتَ أَمْرَ حَرَامٍ أَلْجَزَى فِي نَرٍّ مِنْ مُعَاوِيَةَ فَصِرَعْتَ عَنْ دَابَّتِهِمَا حِينَ خَرَجْتَ

ہنسنا ہے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ مجھ پر پیش کیے گئے اللہ کے راہ میں غایب ہونے کے بیان سے پہلے بار میں فرمایا  
تھانہ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور اللہ سے دعا کریں کہ مجھے ان میں سے کئے فرمایا تم پہلوں میں سے ہو نہ  
چنانچہ حضرت معاویہ کے زمانہ میں ام حرام سمندر میں سوار ہوئیں مگر چرب معدے سے تھیں تو اپنی سوار سے گر گئیں اور

سے یعنی اس دوسری خوب میں حضور کو دوسرے ماری دھانے لگے جو میں سمندر میں اسی نیت جہاد سے اسی لگ بھگ  
کا سفر کریں گے مگر لوگ وہ ہی پہلے دھانے نہ ہوں گے بلکہ دوسرے لوگ ہوں گے۔ بخیر شریف ملک مداریت میں ہے کہ دونوں  
جہاد میں حضور ہوں گے۔

سے یعنی تم کو کسی جہاد میں شرکت کا موقع نہیں ملے گا کیونکہ تم پہلے جہاد میں شہید ہو چکی ہوگی۔ یہ جہاد تمام دولت کے بعد  
ہوگا۔ اس مسلمان مالی سے چند مسائل معلوم ہونے ایک یہ کہ وہ ساری جہادیں دنیاوی و دنیوی ہوں گے۔ کہ، نہیں  
امتی کہ ساری دوسری نیت میں ہے کہ نہیں مغربیوں سے رہا۔ دوسرے یہ کہ جہادیں تمام۔ شان و شوکت کے مالک  
ہوں گے اس وقت مسلمانوں کے پاس دولت ملک بہت ہوگی تیسرے یہ کہ ان کے یہ دونوں جہاد قبول ہوں گے اور حضور ان دونوں  
تم کے غازیوں سے راضی و خوش ہیں اسی لیے حضور پر خواب دیکھ کر غم میں ہونے بلکہ خوش ہونے جو تھے یہ کہ اس جہاد میں شریک  
ہونے والے بڑے درجہ دار ہوں گے۔ اگرچہ ان میں سے بعض کو تنگ کا موقع نہ ملے جیسے خود امام عیسیٰ علیہ السلام کا واقعہ ہے یا پھر  
یہ کہ حضور پر شخص کے وقت موت اور جگہ موت سے بغیر میں کہ فرمایا تم اس دوسرے جہاد کے وقت فریاد ہو چکی ہوگی۔ پٹے یہ کہ میر  
معاویہ۔ اور ان کے ساتھی جلیل القدر صحابہ ہیں جنہی میں۔ کہ یہ واقعہ میر معاویہ کے زمانہ ہی میں تو پیش کیا۔ میں کی حضور نے اسی خوشی منائی  
دیکھو یہ کتاب میر معاویہ پر ایک نظر۔

سے یہاں میر معاویہ کے زمانہ سے مراد آپ کی سعادت کا راہ نہیں ہے بلکہ آپ کی گھدری

کا زمانہ ہے کیونکہ یہ پہلے جہاد دوم خلافت عثمانیہ مسئلہ تھا میں

واقعہ ہوا (اللہ) اس جہاد کی میر معاویہ

کہ ہے تھے لہذا فی زمن

معاویہ فرمایا گیا۔



مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۖ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ ضَمَادًا أَقْدَمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ أَمْرِ دَسْنُوَّةَ وَكَانَ يَرْتَقِي مِنْ هَذَا التَّرِيحِ فَنِمِمَ سُفْهَانًا أَهْلَ مَكَّةَ يَقُولُونَ إِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُونٌ فَقَالَ لَوَاقِي رَأَيْتُ هَذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللَّهَ يَشْفِيهِ عَلَّ يَدِي قَالَ فَلَقِيَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ هَذَا التَّرِيحِ فَهَلْ لَكَ فَقَالَ

فوت ہو گئیں نہ (اسلم غامی) طاریت ہے حضرت ابن عباس سے کہتے ہیں کہ ضمد کو کڑھائے اور پیتے اور دس نوہ سے تمام قسم کی ہواسے جھاڑ پھونک کرتے تھے یہ انہوں نے کہہ کے بے وقوف باشندوں کو کہتے تھے کہ حضور محمدؐ دیوانہ ہیں تو بوسے کہ ان صاحب کو میں دیکھ لیتا ہوں شاید کہ اللہ تعالیٰ انہیں میرے ہاتھ پر شفقت دیتا فرماتے ہیں کہ وہ حضور سے ملے ہوئے اسے عمر میں اس خلل میں ہواسے جھاڑ پھونک کر تاہوں کیا یہ آپ کو کہتے تھے

لہذا یہ واقعہ مستند میں تھا آپ تمام قریبی میں اس طرح قبیضہ ہوئیں۔ خیال ہے کہ مدبر جہاد مدبر میر سید کی عظمت کے نزدیک بننا سفر کیا ان کی جگہ میں اس پہلو میں یہی دینی سادہ طریقوں کا جو بن تھا۔ اور اس میں حضرت جہاد ابن عمر جہاد ابن عباس ابو ایوب انصاری امام حسین وغیرہم جیسے القدر صوفی مانرینہ شان سے فعل تھے۔ اس پہلو میں حضرت ابو ایوب انصاری نے تفسیر (استہلال) کی عظمت پائی یہی پہلو نے ان کی غلہ بنانہ پڑھائی اور یہی ہے اس تفسیر (استہلال) کے خیال کے نیچے کہ ان کا وہاں کے یہاں سے کہا کہ اگر تم نے اس قبر کی بے وقوفی کو اس غلہ سے کہتے ہو کہ جو ہا ہے ملکوں میں اس کی اسٹھ سے اسٹھ بجائے گا کہ جو تفسیر (استہلال) شروع بخدا پڑ گیا نہ باب مثل مدد کمال، جو لوگ کہتے ہیں کہ امام حسینؑ نے کھار سے جہاد کوئی نہ کیا وہ جہاد میں ہیں جہاد مدد کے اس جہاد میں امام حسینؑ شریک تھے اسی لشکر میں امام حسینؑ کی شرکت البزید صاحب یہی ہے ہر حکم پہلو جہاد حضرت میر سید کے دور گوری میں ان کے زیر اہم بننا اور مدبر جہاد امیر صدار کے مدد عظمت میں بننا۔ سکہ بعض تا میں نے کہ ہے کہ خدا اور ہم ایک ہی شخص کے عدم میں گئے ہیں جیسے ضمد کا بنی شہید بنی سدا بن کر قید سے میں اور صدار بن قید اند سے میں یہاں ضمد کا ذکر ہے نہ میں بنی شہید میں ہی۔ وہاں ایک بڑی قید سے خود اس کا ایک غلطان سے اند۔ آپ دوسرے میں۔ اب میں خطبہ کا بیت فوق حد۔ م تر بھی خوب کہنے سے تھے (شہد) سکہ میں دیوانہ یا غلہ بدد کیا کرتے تھے۔ سبحان اللہ انہیں ہی تم نے مسوئے کہہ پڑیا۔ سلطان بنایا جیسے غلہ یا غلہ گولان کے علم جہاد نے کوئی مایہ شہد تک چنایا اور انہیں بدین نصیب کر دیا بطور برادر علم کوئی بھی را نہیں کہیں علم ایمان و معرفت کا مدد میں جانا ہے ہوسے ماریا جنوں ہے یا جنوں عرب جنات کو ہوا کہتے تھے۔ یہاں یہی کوہ کوہ بو گئی وہ جب بولتے تھے جب ہی پر جنات کا حل ہو گیا ہو۔ سکہ کہان اللہ جہاد ہے میں غلہ کوئی نہ کرتے تھے مگر حقیقتہ طور کرتے وہ جگہ کہ طیبہ یا کبیر یا کبیر ہا ہے گروہ قہر بیمار حکم کے یا سبغ ہا تھا۔ شہد انہوں نے حضور انور کو ہر طرح شیک دیکھ کر کہا کہ شاید آپ کو جنات کا مدد پڑا کرتا ہے۔ اس

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْحَمْدُ لِلَّهِ مُحَمَّدٌ وَنَسْتَعِينُهُ مِنْ يَهْدِ اللَّهِ  
فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا  
شَرِيكَ لَهُ وَاشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. أَمَّا بَعْدُ فَقَالَ أَعِدُّ عَنْ كَلِمَاتِكَ  
هَؤُلَاءِ عَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لَقَدْ  
سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هَؤُلَاءِ وَلَقَدْ بَلَغُوا  
قَامُوسَ الْبَحْرِ هَاتِ يَدَكَ أَبَايَعُكَ عَلَى الْإِسْلَامِ قَالَ فَبَايَعَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ - وَرَقِي

[illegible]

وقت دور نہیں ہے اس سے پہلے ہی کہ آپ بوڑھے ہیں میٹھے میں تب ہی تو اس کے آپ سے پوچھا۔

سید معلوم ہوتا ہے کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طور پر اس قدر اسے مایوس کر دیا کہ اس نے کرم کی خدمت فرمان چاہتے تھے خدا کو تھے نہ کے لیے صدارت کے طور پر بھیج دیا۔ چنانچہ کی فوج آئی، ہمیں کلمات کی فضا مستعد ہو گئی تھی۔ خدا کا جوش اور دیوانہ دہشت کی حالت میں پہلے آئے کہ ایک بار یہ کلام اللہ سننا اور کلمات متاخذ ہر حضور اللہ کی زبان سے صدارت پر آئے۔

مسئلہ معلوم ہوتا ہے کہ تین باریں خاص برکت سے ۱۰ اعضاء اور دھرم و تیمم کے لئے جواز میں ہوتی ہیں اور تو پورے ستر آں عید کا ثواب حضور خدا  
مانگتے تھے تین بار مسئلہ یعنی آپ کسا کی سلام نے بتا دیا کہ آپ رسالہ میں نا شاعر بلکہ پیچہ رسول میں خیال بجھ کر کسی نے شکم سے کلام کو پہنایا  
مگر خداوند نے کلام سے متکلم کی شان معلوم کی۔ مسئلہ تاہم یہ رہا جسے کسی نے اپنی اس لئے فرط غور کو قاسم بھی کہتے ہیں خواہیں بھی یسویٰ ہی پایہ  
کلمات کی فصاحت و بلاغت و دیب و معرفت کی تک پہنچ ہوئے ہے جہاں کی باتوں کے نکر وہ ہم نہیں پہنچ سکتے یہ کلمات اب انی نہیں مل سکے لہذا  
ربانی میں رشہ جب فلاہیں ذکر کردہ کر کے پاس واپس پرے تو لوگوں نے من سے پوچھا کہ کیا گندی جواب دیا۔ شعر  
سنو راے دو ستوری کھر میں تو رہ آتا ہے  
کہ بیشک ان پر سایہ ہے گر اشد کا سایہ ہے

سلمہ یعنی ہدایت میں بچائے فاسق کے ناموس ہے دلوں کے سنی ایک ہی میں میں گہرائی یافتہ خیال ہے کہ حضور اللہ سسلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فساد کیا بات کا جواب دیا یہی صفائی شکی کر میں کہ وہ دیوار نہیں میں لوگ غلط کہتے ہیں۔ بلکہ حضور کے کلمات نے حضور کی  
 شان ظاہر کر دی کہ جس کے منہ کے کلمات ایسے ہیں جگر لو کہ وہ ذات کریم کسی ہے خیر فیہب تصدق جو سب کچھ لے گئے  
 اس واقعہ سے پتہ لگا کر محبت جو حقہ وقت مرید فنیج کے ہاتھ میں ہاتھ دے۔ اے اندازان۔ سے محبت کر سے کہو خدا نے عرض کیا کہ  
 حضور یا ہاتھ لائی میں محبت کروں محبت یہاں تم کی ہے جن میں سے ایک ہیعت اسلام کی ہیعت ہے۔ سلمہ ابو سفیان اپنے  
 زمانہ تک کہ وہ واقعہ مسلمان ہونے کے بعد سب سے میں خیال ہے کہ مسلمان ہونے کے بعد اپنے حکم کے زمانہ کی ہدایت مقبر ہے من  
 فیہم را کہ بتایا کہ مجھ سے براہ راست ابو سفیان نے یہ کہا کہ لا سہو دیار میں نہیں سے۔ خیال ہے کہ ابو سفیان کا نام محمد بن ربیع  
 جابر بن عبد اللہ بن سہیل بن مسعود سے دیکھا جاتا ہے پیدائش کے لیے کہ کہیں ایمان لائے عرب و عین میں ترکیب ہوئے۔ حضور اللہ  
 انہیں جن میں کہ فیقت سے ایک سزاوٹ حاضر ہائے اور چاہی دتہ سو ما غزوہ طائف میں آپ کی ایک آنکھ جال ہی تھی ہر ڈاہر کو  
 میں دوری تکھی بھی یا کار بر گئی تھی مسئلہ چوتیس میں وہ مت پائی ہینہ سہو میں ہاتھ امتیاس میں ذہن جو نے حضرت عثمان غنی نے  
 آپ کا ہاتھ پڑھا آپ سے حضرت عبداللہ بن عباس وغیرہم نے ہدایت فقر کیں مکمل سلمہ یعنی ستر چہ ہجری میں میرے ہاتھ میں اتہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے ہر زبان صریح میں صلح ہوا۔ یہی معاہدہ کی صلح تھی کی صلح کے بعد ہی ہند میں مکر مغیر سے باہر گیا خیال ہے کہ صلح حدیبیہ کی نذر تھی ہندوں  
 اس سال بڑا کار کر کے صلح کی ایک شرط تو ہندوں ہر مسودہ کے مینہ، غی راو کے اس میں حد کر دی کہ یہ مسودہ تو ہندوں سے ہندوں میں کہ صلح ہر چل فرمایا

سید محمد  
حسن علی  
محمد علی

محمد علی  
محمد علی  
محمد علی

مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هَرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دُهيَّةُ الْكَلْبِيِّ جَاءَ بِهِ فَقَدَعَهُ  
إِلَى عَظِيمٍ بَصْرِيٍّ فَقَدَعَهُ عَظِيمٌ بَصْرِيٍّ إِلَى هَرَقْلَ فَقَالَ هَرَقْلُ هَلْ هُنَا  
أَحَدٌ مِّنْ قَوْمِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالُوا نَعَمْ فَقَدَعِيَتْ فِي نَفْسِ  
مِّنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلَى هَرَقْلَ فَاجْلَسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا  
مِّنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا فَاجْلِسُونِي

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن نامہ ہرقل کے پاس لایا گیا۔ ابوسفیان نے کہا کہ یہ عہدِ دیمہ کبھی لائے  
تھے اور انھوں نے بصرے کے قذیر کو دیا تھا۔ پھر بصرے کے قذیر نے ہرقل کو پہنچایا۔ ہرقل بولا کہ کیا یہاں  
ان صاحب کی قوم کا کوئی آدمی ہے جو دعویٰ نبوت کر رہے ہیں۔ تم لوگوں نے کہا ہاں چنانچہ قریش کی ایک  
جماعت میں سے لایا گیا۔ تم ہرقل کے پاس گئے۔ تم کو اس کے سامنے بٹھایا گیا۔ وہ بولا کہ میں صاحب نے دعویٰ  
نبوت کیا ہے۔ ان سے زیادہ قریشی تم میں کون ہے۔ ابوسفیان نے کہا میں ہوں تو مجھے اس کے سامنے بٹھا دیا۔

اسے فتح کر لیا۔

شاہِ منصورؒ نے خواہن عرب و عجم کو تبلیغی فرمان نامے بھیجے جن میں اس سلطان کو دعوتِ اسلام دی۔ اس سلسلہ میں شاہِ عجم ہرقل کو بھی  
دوسرے لوگوں کے ساتھ فرمان نامہ بھیجا۔ یہاں اس واقعہ کا ذکر ہے۔ شاہِ عجم نے کہا کہ بصرے کا ایک مغیرہ شریعت کے قریب چلا  
وہ مرد نہیں بلکہ بصرے کے پیش سے عجمیہ بدعت کے پاس ایک مستی ہے۔ شام کا ایک شہر ہے یہاں وہ بدعتی مراعات ہے۔ منصورؒ انور  
نے حیرت انگیز حکم دیا تھا کہ ہزار ارب نامہ عظیم بصرہ کو دو ہرقل کو پہنچائے۔ عظیم بصرہ ہرقل کا گویا اذیت خاں تھا۔ دوسرے لوگوں کے بارے میں  
سے کلام خیر خاں کے دربار سے ہی ہوتا ہے۔ شاہِ بصرہ نے جانا کہ فرمان نامہ پڑھنے سے پہلے منصورؒ انور کے حالات معلوم کرے۔  
پھر خط شریف کا مطالعہ کرے۔ حکم کے کلام کا حال معلوم ہوتا ہے۔ شاہِ عجم نے یہی حکم دیا تھا کہ جو شخص جو نصرتِ نبوت کے خلاف  
میں گئے ہوتے تھے ان کے سر دار اور سفیان تھے۔ یہ سب ہرقل کے دربار میں بلائے گئے۔ شاہِ ابوسفیان ان کی جماعت کو منصورؒ  
انور کا پیدا یعنی توہم کہ ان کے صدر سے ان لوگوں کو شہادت ہی دیا۔ میں رسالتِ نبویؐ کی بارگاہی نصیب ہوئی۔ شاہِ عجمی تم سب ہمارے پاس  
ہو کر مجھ سے کلام وہ کرے جو حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نسب و قرابت میں بہت قریب ہو۔ یہ اس لیے کہا کہ نبی و رسول  
حالات سکندریہ خبردار ہوتے ہیں۔ منصورؒ انور کے ہر طرح کے حالات معلوم کرنا چاہتا تھا۔ شاہِ عجم کیونکہ ابوسفیان قریشی ہیں۔ عبد مناف  
منصورؒ انور سے ملتا تھا۔ میں۔ دوسرے لوگوں کو منصورؒ انور

سے یہ قرب جیسا نہ تھا۔

بصرہ اور  
بصرہ کی  
مراد

بَيْنَ يَدَيْهِ وَاجْلِسُوا اصْحَابِي خَلَقِي ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ قُلْ لَهُمْ اِنِّي  
سَأْتِلُ هَذَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ اَنَّهُ شَيْءٌ فَاِنْ كَذَبْتَنِي فَكَذِبُكَ  
قَالَ ابْنُ سَفْيَانَ فَاَيْمَنَّا بِاللّٰهِ لَوْ لَا خِفَافَةٌ اَنْ يُؤْتَرَ عَلَى الْكَذِبِ لَكَذِبْتُ ثُمَّ  
قَالَ لَتَرْجُمَانِهِ سَلُهُ كَيْفَ حَبَبُهُ فَيَكْمُرُ قَالَ قُلْتُ هُوَ فَيَنَادُ وَحَبِيبُ قَالَ فَهَلْ  
كَانَ مِنْ اَبَائِهِ مِنْ مِلْكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّبِعُوْنَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ  
اَنْ يَقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَتَّبِعُهُ اَشْرَافُ النَّاسِ اَمْ ضَعُفَاؤُهُمْ

اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے پہنچنے پر بلایا اس نے کہا کہ ان لوگوں سے کہو کہ میں ان سے ان صاحب  
کے متعلق کچھ پوچھ رہا ہوں گا جو اپنے کو نبی کہتے ہیں تو انہیں مجھ سے جھوٹ کہیں تو تم انہیں جھٹلا دینا ہے ابو سفیان  
کہتے ہیں اللہ کی قسم اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ مجھ پر جھوٹ مشہور کیا جائے گا تو میں اس سے جھوٹ بول دیتا ہے پھر  
پھر تلخ پنہنے ترہن سے کہا کہ میں سے پوچھو کہ ان نبی کا خاندان تو میں کیسا ہے میں نے کہا وہ مال خاندان میں کہہ بولا کیا ان  
کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ تھا میں نے کہا نہیں وہ بولا کیا ان کے دھوڑی نبوت سے پہلے تم انہیں جھوٹ سے تم  
کرتے تھے میں نے کہا نہیں وہ بولا ان کی پیروی کون کرتا ہے سردار لوگ یا کمزور لوگ میں

اسے ایک شستہ ہی ترغیب سے اسی مسئلہ کی کرمات و مجاہد سے باہر اسے استہکاک کے اندھے سے ساتھی بات بتا سکیں اگر میں کچھ بھول  
جائوں۔ اور لوگ سکیں اگر میں غلط گوئی کروں۔ مسئلہ یعنی تم لوگ اس گنگو میں میری جی جھڑک دو اور ان ابو سفیان کی بھی ان کی مدد تو اس طرح کہ  
ان کی بکریا تو ان کی رہنمائی یا اشارہ سر تا سر تھیک کرو اور جو وہ بھول جائیں انہیں تہذیبی مدد اس طرح کہ اگر کچھ تیرٹ بولیں تو انہیں دہرائے  
اور لوگ مدد تاکہ مجھ کو ان کے متعلق صحیح حالات معلوم ہو جائیں۔ مسئلہ یعنی مجھے مفوضہ خود سے اس مسئلہ میں اتنی مدد تھی کہ اگر میرے ساتھی  
میرے پاس نہ ہوتے تو مجھے ایسی دنیا جی کا ادب تیرہ ہوتا تو مفوضہ خود کے متعلق بہت جھوٹ باتیں کر دیتا۔ تاکہ اس کے بدل میں مفوضہ سے نفرت  
پیدا ہو معلوم ہو کہ جھوٹ اللہ ہی کو کھانا بھی رہا جیتے تھے انہیں اس ان لوگوں پر جو مداخلت کو جھوٹ سے منتہی مانیں۔ مسئلہ حسب معنی  
نسب بھی آتا ہے اللہ باپ دادا کے فضائل کے معنی میں بھی یہاں دونوں احتمال میں بنجائی شریف میں بچائے کے نسب میں ممکن ہے کہ  
اس سے دونوں مفوضہ ہوئے ہوں۔ ابو سفیان نے فرمایا کہ وہ سرکار سارے عرب میں ملی نسب والا حسب میں کیونکہ وہ قرشی۔ اسی مطلب میں  
اس اعلیٰ خاندان کی کو نصیب نہیں ہوا۔ مسئلہ یعنی وہ سرکار شاہی مادلین سے یا اس کن خاندان سے ملتی ترقیت کے بعد برقی ترقیت کا سوال کیا جاتا  
وہ ایک ان کے خاندان میں کبھی کوئی اور نہ نہیں ہوا اس لیے ان کا خاندان سے ترقیت حاصل کی کا ذکر فرمایا۔ اس میں حسب سے معلوم ہو رہا ہے کہ مفوضہ اللہ کی

۱۰۰

رب العالمین اور تائب ہے۔ وقلنا لا یأمرکذا ویتھابین اداس لگے یعنی انہوں نے آج تک کبھی اپنا دعوہ خلاف نہیں کیا حتیٰ کہ مکہ مکرمہ میں جسے حضور کو صادق ابو عبد اللہ امین کے خطاب دیئے ہوئے تھے خیال ہے کہ جوڑ کا نام ہے اور وہ خلق خاص اس لیے اس سے جوڑ کے متعلق پوچھنے کے بعد دعوہ خلق کے متعلق پوچھا :





لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِثْلُ قُلْتُمْ رَجُلٌ يَطْبُبُ مَلِكٌ أَبَايَهُ وَسَلَّاتُكَ عَنْ أَتْبَاعِهِ  
أَضَعَفَانَهُمْ أَمْ أَشْرَفَانَهُمْ فَقُلْتُ بَلْ ضَعَفَانَهُمْ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرَّسُولِ سَأَلْتُكَ  
هَلْ كُنْتُمْ تَتَّبِعُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا  
فَعَرَفْتُ أَنَّكَ لَمْ يَكُنْ لِبَدْعِ الْكَذِبِ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبُ فَيَكْذِبُ عَلَى  
اللَّهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ  
سُخْطُهُ لَهُ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا وَكَذَلِكَ إِلَّا يُمَانُ إِذَا خَالَطَ بَشَاشَةً

گزشتہ میں کہتا ہوں کہ اگر ان کے باپ دادل میں بلائی ہو تو ہر تاقوس کا کہ یہ وہ صاحب ہیں جو اپنے باپ دادل کے ملک کے  
طابق ہیں اور میں نے تم سے ان کے متبعین کے متعلق پوچھا کہ رسول اللہ میں یا نہیں وہ کہہ کر غرور ہو گئے ہیں یہ ہی کہہ کر  
بیوروں کے متبعین بہت ہیں اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا ان کے اس درجہ سے پہلے تم نہیں جھوٹ کا الزام دیتے تھے تم نے کہا کہ نہیں  
میں نے پہچان لیا کہ یہ نافرمان ہے کہ وہ لوگوں پر تو جھوٹ نہ بولیں پھر اشد پر جھوٹ باندھنے لگیں تھ اور میں نے تم  
سے پوچھا کہ کیا ان میں سے کوئی اس دین میں داخل ہونے کے بعد اپنے دین اسلام سے نادم ہو کر پھر بھی  
جاتا ہے تم نے کہا کہ نہیں ایسا ہی حال جب اس کی لذت و فرحت

سلطہ یعنی اگر وہ شاہی خاندان سے جوتے پھر دعویٰ بروت کرتے تو کہا جاسکتا تھا کہ یہ دین کے بہانہ سے اپنے لیے راستہ عام ہوا کہ کہہ میں  
کماں کی ذریعہ سے لوگوں سے جو بھی جادوی اور دھوکے پادشاہ بنائیں میرے باپ دادل کا طرح یہاں یہ بھی نہیں خیال رہے کہ حضور نے  
دین پھیلانے کے لیے نہ لاکھ فوج فرمائے وہ بھی بعد ہجرت۔ ملک فتح کے لیے دین کو بہانہ نہیں بنایا البتہ اس پر سزا عترت نہیں بلکہ معصوم افراد کا  
بادشاہ تو جو نے یہ حضور انور نے بادشاہ بننے کے بعد بھی اپنا گروہ ہایت سمون ساہ لکھا زندگی شریعت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ تو ناچھوڑا سا گھر  
جو یہاں بستر فقر و فقر و فقر عت رضا اسی طرح ہر عر غلام احمد پنڈہ عہد پر باور پر چکی کا عہد تھا بڑا کڑا جو گدہ چاکر غریب کی گناہ یہ فرق ہے ہے  
اور جھوٹے میں۔ سلطہ یعنی میں نے گذشتہ میں کی تاریخ بھی سے تمام نبیوں کی ابتدا پہلے غریبوں نے کیا ہے۔ میرے گدہ میں ساتھ ملک گئے  
اس کی حد سے ہے جی وہ کہے گی علوم ہوتے ہیں دیکھ لو جی بھی اسلام عربوں سے ہی آیا ہے۔ طوطا۔ جواہر۔ غازی۔ ادویہ۔ دانشمندانہ عربوں  
میں ہی ہیں۔ محمدی۔ یاد میں تو عربوں کے خاندان عربوں میں ملتی ہے نہ عربوں سے یہی سکا عت ہے تو قوم غریبوں کو سلطہ سکاں شکر کی نفیس  
دین و ملک یعنی جہاد کریم تم کہ چاہیں سال کر کے عوامی دوزان میں اس کے منہ سے غلوں کے متعلق ایک جھوٹ دیکھ کر کہیں ہو سکتا ہے کہ پادشاہ  
بعد کیم اشتہ پر جھوٹ یا غلط متروک کرے کہ کہیں جھوٹ نہ بنی یا غلط بات غلط جو اشد پر جھوٹ باندھن جتنی جرم ہے ہر عمل کے حکم کے

۱۳۰  
ساف

غریبوں  
ساف

الْقُلُوبَ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُكَ أَمْ يَنْقُصُوكَ فَرَعَمْتَ أَتُحِبُّ يَزِيدُكَ وَكَذَلِكَ  
 الْإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ فَرَعَمْتَ أَتُحِبُّ قَاتَلْتُمُوهُ فَتَكُونُ  
 الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سَجَا لَا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ  
 تَبْتَلِي ثُمَّ تَكُونُ لَهَا الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَرَعَمْتَ أَتُحِبُّ لَا يَغْدِرُ  
 وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ فَرَعَمْتَ  
 أَنْ لَا فَقُلْتُ كَوَكَانَ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ رَاجُلٌ اِشْتَمَرَ يَقُولُ قِيلَ

دلوں میں گمراہ جاتی ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ اسلان بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں تو تم نے کہا کہ وہ بڑھ رہے  
 ہیں ایمان بڑھ ہی رہا ہے حتیٰ کہ پورا ہو جاتا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ تم نے کبھی ان سے جنگ کی ہے تو تم نے  
 کہا کہ تم نے ان سے جنگ کی ہے تو جنگ تمام ہے اور ان کے درمیان ایک نعل ہوتی ہے کہ تم سے اور تم ان سے بیٹے ہو  
 اس طرح ایمان بڑھ کر آگے جاتے ہیں انجام نہیں کے حق میں ہوتا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا تم کوئی کرتے ہیں تم سے  
 کہ نہیں کرتے اس طرح نبی احمد کو نہیں کرتے اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا تم نے ان سے پہلے یہ دعویٰ کیا ہے تم نے کہا کہ نہیں  
 میں کہتا ہوں کہ اگر یہ بات ان سے پہلے کسی نے کی ہوتی تو میں کہتا کہ ایسے صاحب ہیں جو اپنے سے پہلے کسی ہوتی بات

صدق سے کلام صاف بچانا میں کلام سے حکم کو نہیں بلکہ حکم سے کلام کو جانا چاہتا ہوں۔

اسکے معنی ایمان و مطلقانہی مرید و چہرے میں کہ جس دل میں یہ پیچ و بادیں وہیں سے پھر نہیں نکلیں کوئی لاپنج تکلیف دل سے بیان نہیں نکال  
 سکتی اس کی تفسیر و شرح حضرت جلال مصیب، حامد بن یاسر و غیرہم نقل و صحابہ کذاذکیاں ہیں کہ انہوں نے اسلام کی خاطر ہر طرح کی مصیبتیں  
 محبتیں، دین سے دھچکے جو ایک دعا کی مرید ہوئے ان کے دل میں ایمان جاگ رہی نہیں ہوا تھا۔ اسکے معنی کافی قدرت و درستی و سستی یہ  
 ہی ہے کہ ایمان کا سارا بہت معمولی طور سے شروع ہوتا ہے پھر عید اور چلتا پھرتا ہے۔ وہی تعالیٰ نے اس کی شکل کیفیت سے  
 دیکھی ہے جو کمزور و کمزور اور کتنا ہے پھر زبرد پڑتا ہے۔ سرتل کی یہ تمام باتیں بالکل درست تھیں۔ اسکے معنی تہا ہی یہ فتوحات ظاہری اور  
 محض باطنی ہیں۔ آخر کار چاند نہیں کا چلنے کا شورج انہیں لاہڑیے کا برقع کا یہ خیال بالکل صحیح ثابت ہوا۔ اسکے معنی حضرت امیہ  
 کو ام و عدہ خلافی عبد شکنی سے معلوم ہوتے ہیں کہ عیوب تو انسانیت کے خلاف ہیں۔ چہ جائیکہ خلق بروت اس سے معلوم ہو۔  
 کہ علم تاریخ بہتر ہے حق ہے کبھی اس سے ایمان مل جاتا ہے دیکھو سرتل تاریخ کا لڑا ہوا تھا تو کس طرح حضور انور کی شان پر پوری رہا ہے  
 یہ دل میں جیوں اور جاکت گزریاں سے اقرار کرنا ہی عظمت کے خوف سے ہے۔

قَبْلَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ قُلْنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّلَاةِ وَالْعَقَابِ  
قَالَ إِنَّ يَدُكَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَإِنَّهُ سَبَّيْ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّكَ خَارِبٌ وَلَمْ أَكُ أَطْنُ  
مِنْكُمْ وَلَوْ أَنَّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلَصُ إِلَيْهِ لَا حَبِيبْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَكَ

کی پروا کہ ہے پھر وہ لاہم کو کیا حکم دیتے ہیں ہم نے کہا کہ ہم کو نماز و زکوٰۃ، صلہ رحمی و پاکدامنی کا حکم دیتے ہیں وہ بولا  
جو تم کہتے ہو اگر یہ کچھ میں تو وہ بیچے نہیں میں میں تو جانتا تھا کہ وہ بلا ہر ہونے والے ہیں مگر میرا خیال یہ تھا کہ وہ  
تم میں سے ہیں اگر میں جانتا کہ میں تم سے کچھ سیکھ سکوں گا تو ان سے غنا پسند کرتا اور اگر میں ان کے پاس ہوتا

اس معصومہ فرد سے پہلے ملک عرب تو کیا دنیا کی کسی شخصیت سے بڑھ کر نہیں کیا جینی ملت اسلامیہ سے اس معصومہ فرد  
کے ہونے پر سب کی سب کی عزتیں نہیں ہائے مدد جینی ملت اسلامیہ میں سب سے بڑھ کر شریف نہیں لائے ان  
حالات کے ماتحت یا متحمل بھی نہیں ہو سکتا کہ معصومہ فرد سے کسی کی نقل کرے۔ شہد جونی نجات فرمایا ہاں معصومہ کھنڈہ پاک میں آپ کو  
دیکھ کر میرے گلاب نے مدد جونی نجات کیا جو جہد صدیقی میں قتل کیا گیا معصومہ کے بعد تو بہت لوگوں نے نجات کے جھوٹے دعوے کئے  
آخر میں غلاب میں مراد نظام احمد قادیانی نے صلیب تعلقاں سب کو زنت کی موت جلک کیا۔ اس معصومہ فرد کے حالات معلوم کرنے  
کے بعد اس نے معصومہ کی قصیدہ ابوسفیان سے پڑھیں اس کے اصل محمد یہ ہے کہ پہلے معصومہ ان کو پھر قرآن مجید و قرآن کی  
تعلیمات کو پہلے کلمہ پڑھ کر مسلمان بنو پھر دیکھ کر اصل ایمان معصومہ بیان ہے حتیٰ کہ سب تعلقاں کو بھی معصومہ کی معرفت جانو پکا تو یقیناً وہ  
ملک الشوم کی اولاد نہ کہ تھا بعد ازاں والد تعلقاں اداہم و اسی ق اس کے چہرہ اس وقت زکوٰۃ کے حکام آپ کے قے بلکہ ہاد فیر کے  
بھائی اس نے زکوٰۃ کا نذر بھی کیا مطلب یہ ہے کہ معصومہ انور صاحب سے اس وقت کو کم دیتے ہیں کہ ایمان لا کر دنیا ملی جہاد کی کو اپنے خالق و دست  
کو۔ لہذا اس پر دلوں یا اعتراض ہے کہ ہجرت سے پہلے معصومہ انور نے زکوٰۃ کا حکم نہیں دیا تھا ابوسفیان سے طقات حضور انور کی اس زمانہ میں  
تھی نہ یہ کہ کفار پر پانا زکوٰۃ فرض نہیں۔ اس سے قررت و اکیل میں معصومہ انور کی یہ طعات خود تعلقاں پر ہیں جنہیں اس لیے اس نے یہ  
کہا کوئی معجزہ دیا نہ تھا۔

اس معنی جیسے ہی آخر الزمان کے ظہور کا قیام تھا مگر میرا خیال یہ تھا کہ وہ دوسرے نبیوں کی طسیر جی اسرائیل میں سے ہوں گے

شام یا فلسطین میں یہ خیال تھا کہ عرب میں نبی کا میل میں پیدا ہوں گے

اس کوں خیال غلط تھا اور کہ نبیوں کے حصول کی ولادت گاہ

ہجرت کے بعد اس کا حصول تھا جیسے کہ تہجد میں گند

پکا مٹی کی جی تھا طہارت ان کی سلطنت ختم ہو گئی

مجلس شورای اسلامی  
جمهوری اسلامی ایران  
کمیسیون تخصصی  
فرماندهی نظامی  
کابل

10/10/19

الفصل الأول عن فتادة عن أنس بن مالك عن ماريك بن صعصعة أن نبي الله صلى الله عليه وسلم حدثهم عن ليلة أسري به بينما أنا في الحطيم و بمنا قال في الحجر مضطجعا إذ أنا في أت فتش ما بين هذه إلى هذه يعنى من ثغرة نخرة إلى شفرته فاستخرج قلبي ثم أتيت بطست من ذهب مملو إيمانا فغسل قلبي ثم حشي ثم أعيد وفي رواية ثم غسل البطن بماء زمزم ثم ملى إيمانا وحكمه ثم أتيت بدابة دون البغل ف

پہلی فصل طایعات ہے حضرت فتادہ سے وہ حضرت انس ابن مالک سے وہ مالک بن صعصعہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس ہزار سات کے متعلق خبر دی جس میں حضور کو سراج کرا لیا گئی تھی جب کہ میں عظیم بہاوات فرمایا کہ خبر میں تھا کہ میرے پاس ایک کتے والا آیا اس نے یہاں سے یہاں تک چیرا یعنی آپ کے گلے کی گھنٹی سے آپ کے ہاتھ تک پھر میرا دل نکالا پھر میرے پاس سونے کا ایک مشت لایا گیا جو ایمان سے بھر تھا پھر میرا دل دھویا گیا وہ پھر اسے بھر دیا گیا پھر لوٹا دیا گیا۔ اور ایک طایعت میں ہے پھر پیٹ دھویا گیا زمزم کے پانی سے پھر ایمان حکمت سے بھر دیا گیا پھر میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو بچہ سے چوٹا

تھا فتادہ یعنی میں اور حضرت انس بھی شہر مہدی میں اور مالک بن صعصعہ بھی صحابی ہیں۔ مسئلہ اس روایت کا یہ ہے کہ بعض روایات میں سیر کرنا اور سے میرات لوگوں کو دکھانے کے سراج لوگوں سے چپ ڈنگی بعد میں سنائی گئی۔ کیونکہ سراج میں رب سے دعا تھا اس میں حضور کی نورانیت بھی ظاہر تھی اور حضور کا لباس بھی نورانی تھا۔ کسی آنکھ میں نہایت رقی کہ حضور کو دیکھتی کمر کا لباس اور تراب سے نور کا لباس اور سرا دنیا حضور کا نور ہے یہاں لباس بشریت میں آئے وہ جہاں حضور کا کمر ہے وہاں کا لباس نور ہے۔ مسئلہ جو جو حطیم ایک ہی چیز ہے یہی کعبہ منور کا یہ ہاؤز ہے جس کی تفسیر میں اور بھی کی گئی ہے۔ مگر یہ حطیم سراج کا ذکر ہے تو حضور اہل شب میں عظیم میں تھے اور اتر شب میں ہم ہاؤز کے گھر میں ہیں کہو کہ حضور انور کو ام ہانی کے مکان سے یہاں عظیم میں دیکھا وہاں دیکھا اور شاید یہاں سینہ پاک چاک کیا یہاں کو نور زمزم سے جس پر یہاں طہر ہستی پنا کر حضور کو دلایا یہاں سے برات کے عروج میں حضور کو لے کر فرشتے چلے تو اس حدیث میں ابجگ سے سراج کا فکر ہے اور شریعت میں جو جہاں میں ۱۸ سال کے گھر آئے اور کہا ہے یہاں عظیم میں تاہو یہی نوعیت کا ہے۔ مسئلہ ہاؤز سے روایت کیا کہ یہاں میں ہاؤز میں چاک کیا۔ شریعت میں شریعت میں دن نگاہ کیا تھا اس سے ایک چیز نکال دیے کہ عیسے جہاں نکال دیا ہے۔ اس میں ہاؤز میں عروج کے لیے یہاں تفسیر میں صفا کی تھی تاہم یہاں میں دل کا راستگی سے نیز کیفیت حد و نور حضور اور انور رجا یہ بھی محض سے صلا حضور کے قلب شریعت میں بیان و حکمت ہے ہی سے وجود

تَوَقَّ الْحِمَارُ أَبْيَضُ يُقَالُ لَهُ الْبُرَاقُ يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ أَقْصَى طَرَفِهِ فَعُمِلَتْ  
عَلَيْهِ فَأَنْطَلَقَ بَنِي جَبْرِئِيلَ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ  
اور کہ سے سے بڑے سفید رنگ کا ہے براق کہا جاتا ہے وہ بنی انتہائی نظر پر اپنا ایک قدم رکھتا ہے تو اس پر سوار  
کیا گیا تھ پہلے جبریل سے ہے حتیٰ کہ دنیا کے آسمان پر پہنچے تھ دروازہ کھلایا کہا گیا

تھانہ بھی یہی دعویٰ کرنے کے لیے تھا سینہ پر پہلی طرفی نقاب نورانی نور کا اس جتنی تھا پھر وہ دعویٰ سوسے کی گھنٹی میں دم کا ہالی شریعت ہون اور وہ  
پر پہلے سے۔ مثلاً براق نہ ہے براق سے یعنی بھل چکے اور سفیدی جو کہ سبکی نقاب کی طرح ہے۔ اور چمک حد سفید رنگ ہے اس لیے  
براق کہتے ہیں بعض شاعرین نے فرمایا کہ اس کے شہر اب کہ وہ بھی سو کر تے ہیں تھے بعض نے فرمایا کہ نہی کا براق تھا ہے یہ براق ماحض  
صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھا وہ بعد از موت اس پر حضور سراج میں بھی سوار ہوئے اور قیامت میں بھی سوار ہوئے گئے یہ جنت میں ہے۔ راجہ دہان  
یہ جانور کی عمل کی بن کے لیے نہیں پہچا کر کہا جائے کہ مست تو صرف انسان ہوتا بلکہ بعد ازاں جانور کیسے پہچا بلکہ حور و ملائکہ سنتی ہر نوع کی طرح  
یہ بھی خدمت کے لیے ہے۔ خیال میں ہے کہ بزرگ جنت میں ایک حوض ہوگا مگر حضور کے حوض کا نام کوثر ہے۔ جو سب سے اعلیٰ ہے۔  
یہ بزرگی کا جنت میں ایک براق ہوگا سواری کے لیے مگر حضور کا براق سب سے اعلیٰ ہوگا وہ یہی براق ہے۔ (۱۰ شعر)

مثلاً یہی میں خود سوار ہوں بلکہ سوار کیا گیا۔ جبریل میں سے حضور کو سوار کیا۔ نقاب جبریل نے تھا ماحض اللہ اللہ کیا میں نے پکڑی اس شان سے  
وہ بھی سواری کی شان و خیال میں ہے کہ حضور اور براق پر سوار بنیں اللہ ارشاد کے لیے تھا جیسے دو گھوڑے پر جو سوار براق پہلے ہو گھوڑے  
خود ان خزانہ ہیں ہے۔ براق کی مدد سے بھی تھا۔ اس دن خود حضور کی ہی نقاب براق سے نہاد تیر جاتی۔ اور حضور انبیاء اکرم نے سرت اقدس  
میں حضور کے نیچے خانہ پر بھی اور حضور کو دھار کیا۔ مگر سادہ حضور سے پہلے پہنچ گئے اور حضور کا استقبال کیا جیسا کہ آگے آ رہا ہے کہ کوئی  
آج ان حضرات کی کارکردگی کا ہی تھا حضور کے مدد لینے کا ان حضار سے ہی کی نقاب

مثلاً حدیث میں اجمال ہے یہاں بیت المقدس کی مادہ طہرہ و غیرہ یاد کر میں کیا گیا حدیث میں کیا گیا ہے۔ اس کے سلام بعد ہے کہ  
حضور نور کا براق کے ہی مدد سے ہے۔ بعض نے کہا کہ وہاں باور مان کے مدد سے پہنچے بعض نے کہا کہ وہاں حضرت جبریل اپنے ہاتھ پر لے  
گئے لاق عرفہ بیت المقدس تک تھا۔ مگر تو یہی چوتھی ہے و احمد و قراتہ خیال ہے کہ اس حراج کے تین جبریل فرشتے سے مرشد تک  
یعنی بیت المقدس بیت المقدس تک۔ و در آخر فرشتے سے مرشد تک تیسرا جہد عرس سے و مکان تک بیت المقدس تک اس  
سے پہنچا گیا کہ اہل مکہ کو بیت المقدس کے حالات بتا کر وہ سبھی مدد جوں کا بخوت دیا جاوے کہ نہ وہ لوگ بیت المقدس  
جاتے آتے رہتے تھے مادہ اگر بیت المقدس کی عظمت کو چار چاند لگ جائیں۔ نیز آسمان کے دروازے سے بیت المقدس کے

مقابل میں یہاں سے سید رحمان دروازوں پر پہنچا جاوے

قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جَبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُعَمَّدٌ قِيلَ قَدْ أُرْسِلَ  
إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَوْجِيءُ جَاءَ فَفَرَحَ فَلَمَّا خَلَصَتْ قِاذِرُهَا  
أَدَمُ فَقَالَ هَذَا ابْنُكَ أَدَمُ قَلِمَ عَلَيْهِ فَكَلِمَتُ عَلَيْهِ قَرَدَ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ

کون ملے فرمایا جبریل کہا گیا تمہارے ساتھ کون ہے فرمایا حضور محمدؐ میں کہا گیا کیا انیس بلا یا گیا ہے کہا ہاں تھ  
ان کی خوش آمدید ہو وہ خوب آئے پھر دروازہ کھول دیا گیا جب میں داخل ہوا تو وہاں جناب آدمؑ تھے  
کہا یہ تمہارے والد آدمؑ ہیں انیس سلام کرو گئے میں نے انیس سلام کیا انہوں نے جواب دیا پھر سر ہرایا

سلام اگرچہ مرتب میں حضورؐ کی آمد کا پہلے سے ہی اطلاع ہو چکا تھا اور اس وقت کو جرج بجایا اگر ستریا جا چکا تھا شریف آدمی کی رسوم  
تھی جی جی گھر پر بارگاہی کا ادب یہ ہے کہ وہاں اجازت ملے کہ حاضری دی جاوے حضورؐ کے محبوب بھی ہیں اور بعد میں سراج میں مدد  
شانوں کا مل رہے۔ خیال رہے کہ اس رات کو نہ ہی فرستے تو حضورؐ کو کچھ کڑھتا ہے تھے۔ اور بہت سے فرشتے استقبال  
کے لیے اپنی ڈیوٹی پر تھے۔ اور آج جبریلؑ میں اس دروازے سے حضورؐ کو لے گئے تھے جو آج تک کسی کے لیے نہیں کھول دیا تھا  
وہ صرف حضورؐ کے لیے ہی تھا۔ آسمان کے کونسلر مدنا سے ہی برحق کی مدد کرنے کا وعدہ۔ احوال پرشمن کا مدد نہ فرشتوں کے  
پرشمن کے مدد سے ہیں۔ یہ باب العجوب یا باب العجوب تھا۔ بعد ملا کہ دروازہ کا ذکر اس جگہ نہایت میں بھی ہے۔

مسئلہ دربار فرشتے کے یہ تین سوال اکیس لیے ہیں کہ جبریلؑ یہ دروازہ کیا ہے یہ تو ہے نہیں تہذا دروازہ اور ہے آج تم ادھر کیوں  
داخل ہو رہا ہے تمہارا پہلے نے فرمایا کہ آج میں ان کے ساتھ مولیٰ کی خاطر یہ مدناہ بنایا اور بند رکھا گیا ہے۔ آج اس دروازہ کے  
کھلنے کا دن ہے اس رات معلوم کتنے دروازے کھلے ہوں گے اور اس الیہ کا مطلب یہ ہے جو ابھی عرض کیا گیا کہ آج وہ کون  
گئے ہیں یہ سوال اس مطلق کے غلط نہیں جو پیسے سے حضورؐ کی سراج کا جو چکا تھا یہ خدا کا کھل دیا ہے۔ یہ سب ان بات  
میں فرمایا کہ خدا رب تعالیٰ حضورؐ اور کے ساتھ تھا اور خود ہی حضورؐ کا استقبال فرمایا تھا۔

مسئلہ آدمؑ علیہ السلام کے اسی بیت المقدس میں حضورؐ کے پیچھے نماز پڑھی اور حضورؐ کو وداع فرمایا خود تپے کچھ روز بعد لے کر استقبال کے  
لیے حضورؐ سے پہلے یہاں پہنچ گئے۔ یہ ہے ہی کی رفتار حضورؐ کے براق کی یہ قدر مسلمان تھی۔ ان حضرات کی کارگزاری  
کا دن تھا۔ اس لئے وہ کبھی اپنی قبر میں کبھی بیت المقدس میں کبھی آسمان کے دروازے میں جیسا کہ برات کے  
منتظین کا حال ہوتا ہے۔

مسئلہ جو کہ حضورؐ وہاں سے گزرے ہیں۔ اور آدمؑ علیہ السلام وہاں ہی میں اور میں گئے۔ آسمان والا ٹھہرے ہوئے کو سلام کرتا ہے۔ اس  
لئے آپ صدم کریں وہ حضورؐ کے پیچھے سے افضل ہیں۔





عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا يَا لَاحِظَ الصَّالِحِ النَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَقِّي إِلَى السَّمَاءِ  
الرَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جَبْرِئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ  
أُرْسِلَ إِلَيْكَ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنَعِمَ الْجَبُّ جَاءَ فَقُبِحَ فَنَسَا خَلَصْتُ فَأَذَا لَيْسَ  
فَقَالَ هَذَا إِذْ رَأَيْتُ فَنَسَمَ عَلَيْهِ فَلَمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا يَا لَاحِظَ الصَّالِحِ النَّبِيِّ الصَّالِحِ  
ثُمَّ صَعِدَ بِي حَقِّي إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جَبْرِئِيلُ قِيلَ وَمَنْ  
مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْكَ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنَعِمَ الْجَبُّ جَاءَ فَقُبِحَ فَنَسَا

انہیں سلام کیا انہوں نے جواب دیا پھر کہا صابح بھلا صابح نبی آپ کو سلام آئے ہیں پھر مجھے اوپر لے گئے حتیٰ کہ پہنچے  
آسمان پر پہنچے وہاں کھڑا کیا گیا کون ہے فرمایا میں جبریل ہوں کیا تمہارے ساتھ کون ہے کہا حضور محمدؐ کیا گیا انہیں  
جوا گیا ہے کہا ہاں کہ گیا خوش آمدید اچھا کتاب آپ آئے دن تازہ کھڑا گیا جب ہم اندر داخل ہوئے تو وہاں حضرت  
اور میں تھے جبریل نے کہا یہ لو میں ہیں آپ نہیں سلام کریں میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے جواب دیا کیا خوش آمدید کیا صابح  
بھائی صابح نبی پھر مجھے اوپر چڑھایا گیا حتیٰ کہ پانچویں آسمان پر پہنچے وہاں کھڑا کیا گیا کون ہے کہا میں جبریل ہوں کیا تمہارے ساتھ  
کون ہے کہا حضور محمدؐ میں کیا گیا انہیں سلام کیا گیا پھر کہا صابح بھلا صابح نبی آپ کو سلام آئے ہیں پھر مجھے اوپر لے گئے حتیٰ کہ پہنچے

دارالافتاء کا طرف دہائی بڑی دیر میں وہاں سے نکلتا تھا، مسئلہ یہاں ہے کہ حضرت بیدار اہم سے حضور کو پہنچا دیا کہ یہ کتاب ہے جس کی تائید کے لئے ایک  
دوسرے کے بیان میں جیسے کہ حدیث میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ بعد جہاد میں مقام سب کے ایک تو وہ ضرور میں مختلف ہو جیسا کہ ہے کہ ان حضرات کا تصور اس وقت  
پر حضور سے ملاقات کرنا مستقبل کے یہ ہے کہ حدیث کے مقامات یہ ہیں جیسا کہ حدیث میں ہے کہ ان حضرات کے ساتھ میں انہوں نے حضور سے  
دوسرے آسمان پر ملاقات کی جیسے جب حاجی صاحبان حج سے آتے ہیں تو ان کی طرح ماکر کا استقبال کرتا ہے کوئی بھلا ماکر کوئی گھبراتے کے استقبال  
پر تفسیر روح البیہ کے اس ترتیب کا تذکرہ ہے بہت شاندار ہے یہی کہ ہے دیکھو یہاں تفسیر نہیں ہے

سلسلہ ان سب حضرات کا یہ طریقہ استقبال کلمات کے طور پر تھا، مسئلہ خیال ہے کہ انہیں میرے سلام کا مقام بہت ہے آپ نے دنیا میں ماضی موت  
افتخار کی پھر یہ وہاں پہنچے اور انہیں وہاں سے نکلتے رہے وہاں جیسا کہ حدیث میں ہے کہ ان حضرات کے ساتھ میں انہوں نے حضور سے  
حلیا گزرا حضور انور کے استقبال کے لیے جو تھا آسمان کے اس حدیث پر ہے جو تھا آسمان کی ان کا ذکر ہے جنت کا گھر کا گزرا ان حضرات میں ہوا  
کہا ہے نہ گھر میں مسئلہ اور میں میرے سلام حضور انور کے ساتھ ہے کہ کوئی آپ کو سلام کہنے والا جو میں سے ہے کہ آپ کو سلام کہنا  
اس لیے کہ نبوت کے علاوہ سے ماضی نے دنیا وہاں جیسا کہ حدیث میں ہے کہ ان حضرات کے ساتھ میں انہوں نے حضور سے سلام کہنے والا جو میں سے ہے کہ آپ کو سلام کہنا

خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُونَ قَالَ هَذَا هَارُونَ فِيمَ عَيْدٍ فَسَكَمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا  
بِالْغَمِّ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ  
هَذَا قَالَ جِبْرِئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْكَ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا  
بِهِ فَنَعَمَ إِلَيَّ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوسَى قَالَ هَذَا مُوسَى فَسَكَمْتُ عَلَيْهِ  
فَسَكَمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا يَا زَيْدَ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا جَاءَ وَنَزَلَتْ بَنَاتُ

الحمد کیا تو وہاں حضرت ہارون تھے جس نے میری طرف سے کہہ دیا میں نے اس پر سلام کیا انہوں نے بواہد پر کہا  
خوش آمدید سے صراحہ جانی کے صراحہ نبی سے پھر میرے اوپر سے گئے تھے کہ چھٹا سماں پر پہنچے دروازہ کھل گیا کھنکھانے سے  
کہاں میری جہاں کہا گیا تہا سے ساتھ کون ہے کیا حضور محمد ہیں کہا گیا کیا انیس بواہد ہے کہ ہاں کہا گیا خوش آمدید  
آپ اچھا آنا آئے دروازہ کھولا گیا میں جب اندر پہنچا تو وہاں حضرت موسیٰ تھے جس نے کہا کہ بھئی میں انیس صراحہ کہے  
میں نے انیس صراحہ کہا انہوں نے بواہد پر کہا خوش آمدید سے صراحہ جانی کے صراحہ نبی سے کہہ دیا میں نے بواہد پر کہا

سلطہ تفسیر روح البیان سے ایک مقام پر فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درجہ شہادت معلوم کے لحاظ سے تھے جس نبی  
کا جتنا درجہ اعلیٰ اتنا ہی مقام بلند دیکھو حضرت ہارون علیہ السلام اور ان سے اوپر چھٹا سماں پر حضور اللہ سے ملے جیسا کہ گئے ہاں پر ابیم  
میراثہ شام جو کہ انہیں اکرام کے والدین اور بڑے درجہ والے ہی سے سب سے اوپر ساتویں سماں پر حضور اللہ سے ملے پھر حضرت  
مراتب بیت المقدس کی حد میں بھی تھا کہ علیہ السلام سے نبی صلی علیہ وسلم تھے وراثتہ شام سلطہ صالح کے نہایت دیدہ نظیر معنی ابھی کچھ پہلے  
عرض کئے گئے کہ اب کے دیدہ راس سے وراثتہ شام کلام فرما لے اس سے اپنی بات خواہے گہکا سدا کی شفاعت فرما لے کی سلامیت رکھنے  
در سطح صراط حقین سوا حضور اور کے اللہ کی میں ہیں سلطہ جو کہ نبی میراثہ شام چھٹے صرح کو بابت میں آپ کی توحید پر بڑا ہاں نبیوں نے  
حکم کیا بچم ہاں نبیوں نے ابیم شہید میں اس سے اب اس سب نبیوں سے پورے ہی چھٹا سماں پر کھانے گئے اکثر ملامتیں ہیں کہ کوئی میراثہ  
میراثہ شام سے انفس میں اس کی دلیل یہ حدیث صحیح ہے۔ سلطہ صغیر یوحنا نے کہا کہ کوئی میراثہ شام کا یہ دونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
در حدیث کی وجہ سے تھا کہ جو درجہ انہیں مل گیا وہ مجھے درجہ اول کی امت جس قدر اہل جنت ہوئی میری زہنی گمراہ خط معنی ہے کیونکہ  
آخرت میں تو اشد حال لوگوں کے پیروں سے بھی مسدود کرے گا۔ فرمایا ہے در حدیث صغیر صغیر میں تو حضرت انبیاء اکرام  
جو دنیا میں مسدود سے پاک تھے وہاں مسدود کیسے کریں گے عام حصار میں فرماتے ہیں کہ کوئی میراثہ شام کا یہ دونا اپنی امت پر اظہار  
انفس کے لیے ہے کہ ان بد نصیبوں نے مجھے میری مخالفت کی اسی لیے اب میں حقیت محمد سے جوئے اور ان محبوب کی  
امت ان کی امانت بہت کرے گی اس لئے کہ جنتی ریوہ میں گئے کہ خالق کہتے ہیں کہ حضرت کوئی میراثہ شام کا یہ دونا خوشی کا تھا

قِيلَ لَهُ مَا يُبْكِيكَ قَالَ ابْنِي لِأَنَّ غُلَامًا بَعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِكَ أَكْثَرَ  
مِمَّنْ يَدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِي ثُمَّ صُعِدَنِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ قَبْلَ  
مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ  
هَذَا حَبَابُهُمْ فَنَعِمَ الْمَبِيِّ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا ابْرَاهِيمُ قَالَ هَذَا ابْنُكَ ابْرَاهِيمُ

اُن سے کہا گیا کیا چیز آپ کو رولا رہی ہے فرمایا اس سے کہ ایک فرزند میرے بعد نبی بنائے گا جس کی امت میری امت سے زیادہ جنت میں جائے گی۔ پھر مجھے ساتویں آسمان کی طرف اُٹھایا گیا جبریل نے آسمان دروازہ کھلوا دیا کہ کیا کون ہے کہا میرے جبریل ہیں کہا گیا تم اسے ساتھ کون ہے کہا حضور محمد ہیں کہا گیا کیا انیس ہلایا گیا ہے کہ ہاں تو کہا گیا خوش آمدید آپ بہت اچھا آنا آئے پھر جب میں وہاں داخل ہوا تو حضرت ابراہیم وہاں تھے تھے جبریل نے کہا یہ آپ کا والد ابراہیم ہیں

کآج ان کی حمد کی تہا پوری ہوگئی کہ اب بعد مصدق علیہ السلام اندر تعلق کو دیکھیں گے اور میں ان کی انکھوں کو دیکھوں گا۔ گویا روضہ مصطفیٰ جہاں انبی کا سر سے لئے تیز میں گئے۔ انکا مضمون دہنے کی وجہ نہیں ہے بلکہ مستقل کلام ہے یہ تو میرے بزرگ مائید ہے۔  
انت دائرہ میں کا فکر ابھی آگے آتا ہے۔

سلسلہ عرب میں غلام یعنی قوی اور طاقتور بھی آتا ہے اگرچہ وہ معجز یا برزخا جو چنانچہ اہل عرب حضور اور کو شب یعنی بھائی کہتے تھے اللہ ان سے کم عمر حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم کو شیخ کہتے تھے مولیٰ علیہ السلام سے حضور کو فہم کہا یعنی نہایت قوت و طاقت والے رسول جنہوں نے مقبول سے عرب میں دنیا کا نقشہ بدل دینا ہے بگڑی قوم کو نہایت دھماکام ہے۔

سلسلہ اس فرمان عالی کا مطلب اسی مرض یا گیا کہ یہ صمد یا غلبہ نہیں بلکہ اپنی امت اسرائیلیوں پر اظہارِ قہر و قہر ہے کہ لاش میری امت بھی ان محبوب کی امت کی طرح تابع فرمان ہوتی۔ میری امت میں بھی ان کی امت کی طرح ادب و عبادت و اطاعت کا ملکہ رہتا ہے۔

سلسلہ یعنی سب سے بلند درجہ ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ یہی ترتیب اکثر عبادات میں ہے۔ بعض روایات میں اس کے خلاف بھی ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو ساتویں آسمان میں دیکھا۔ اندیس علیہ السلام کہ تیسرے

تیسرے آسمان میں یوسف علیہ السلام کو دیکھا کہ آسمان میں

اگر مقامیت درست ہے تو وہ واقعہ کی

مراجع کا ہے حضور اللہ کو عمر اس بیت

یعنی میں ایک ہندوستانی مسلمان ہوں

فَلَمَّا عَلِيهِ فَلَکُمْتُ عَلَيْهِ قَرَدَ السَّلَامِ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا يَا ابْنَ الصَّالِحِ وَالَّتِي الصَّالِحِ  
ثُمَّ رَفَعْتُ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى فَإِذَا أَبْنَعُهَا مِثْلُ قِلَازٍ هَجَرَ فَإِذَا أَدَامَ قُهَا مِثْلُ  
أَذَانِ الْفَيْدَةِ قَالَ هَذَا سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى فَإِذَا السَّابِعَةُ أَتَاهَا خُذَانِ بَاطِنَانِ

آپ انیس سو اکریں منہ میں غنائیں سو کیا انہوں نے جاہ دیا چہرہ خوب کئے لئے صالح فرزند صالح نبی سے پھر  
میں سدرۃ المنتہی تک اٹھایا گیا تھے تو اس کے پیر، جبر کے شکوں کی طرح تھے جگہ اداس کے چہے ہاتھی کے کانوں  
کی طرح جبریل مسمیٰ نے کہا یہ سدرۃ منتہی ہے وہاں چار نہریں تھیں، دو نہریں تو خفیفہ تھیں

سبعہ ہیں مرقات سے یہاں کہ معراج کی مدت حضور صلی اللہ علیہ وسلم شوق دیدار الہی میں بھارت استغراق تھے۔ اسی لئے جبریل میں ہر بار اس  
کو تھکے تھے کہ ملاں نبی میں اللہ سے غفلت ہوئی آپ انیس سو اکریں آپ کی تو یہ تمام سب مقام کی طرف تھی۔ مازغ العبدین صلی اللہ علیہ وسلم  
مرقات ۱۴۰۰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان تمام انبیاء کرام کو جانتے پہانتے تھے۔ کیسے رہا تھے اسی کچھ دیر پہلے قزیت المقدس میں یہ سب  
حضرات حضور اللہ کے پیچھے نماز پڑھ چکے ہیں۔ آپ نے غفلات کر چکے ہیں یا آپ کو وہاں سے مداح کر چکے ہیں۔ پھر نہ ہی نہ کے کیا  
مسمیٰ بات وہی ہے جو مرقات میں فرمائی۔

سلسلہ یہاں مرقات نے ہمیں بہت سیدہ بیان فرمائی، ایک یہ کہ ان آسمان پیر انبیاء کرام اپنے ہم شریف سے ہی موجود تھے صرف  
مدح زلفی سے دوسرے یہ کہ ہر آسمان پر بہت سی معنی استقبال کے لیے موجود تھے۔ ہر ایک قیادت میں ہاں کی کریم تھے۔ یہاں کی قیادت  
آدم علیہ السلام کے لیے تھی۔ اسی لیے انہوں نے آسمان طالع کی قیادت ابراہیم علیہ السلام کے لیے تھی۔ یہاں بیان میں یہاں مذکور ہے۔ تیسرے  
یہ کہ اسی ترتیب میں رب تعالیٰ کی جملہ ملکیتیں تھیں۔ چوتھے وہ علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام ہیں۔ بعد وہ اعلیٰ آسمان پر تشریف فرما ہوئے  
وہایت کے اکابر کے لیے ہیں۔ علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب ترین ہیں کہ آپ میں اللہ کے دربار میں کوئی الہی نہیں لہذا  
وہ وہاں سے قریب ترین جگہ میں دوسرے آسمان پر نہ کھائے گئے۔ چوتھے حضور کی امت تکوین مسمیٰ میں جنت میں نہ ہو گئی اس لئے آپ انکے  
بعد کھائے گئے۔ اسی لیے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نہیں کے والدین اس لیے آپ کو سب سے اوپر کے آسمان پر ملا گیا۔

سلسلہ یہ ایک فدائی میری کا مدت بہت۔ جس کی جڑ چھٹے آسمان پر ہے۔ غنائیں ساتویں آسمان کے اوپر اسے جلی چند درجے کے تھے۔ یہ ایک  
یہ کہ فرشتوں کے علم کی انتہا یہاں ہے۔ اسی سے اوپر کی خبر کی فرشتے کو نہیں۔ دوسرے یہ کہ حضور اقدس کے سوا کوئی نبی یہاں سے آگے  
تشریف نہ لے سکے۔ تیسرے یہ کہ سب سے بڑے فرشتہ حضرت جبریل کی انتہا یہاں ہی ہے۔ کہ وہ اس سے آگے نہیں لے جاتے۔ چوتھے یہ  
کہ لوگوں کے اہل یہاں تک کہ وہ بدو فرشتے کے پہنچتے ہیں۔ پھر یہاں سے اوپر اٹھانے جاتے ہیں۔ چوتھے یہ کہ اہل اللہ اور اللہ سے یہاں تک  
آتے ہیں۔ پھر فرشتے یہاں سے لیتے ہیں۔ بہر حال میری جہد میں سے جتنی بھی ختم ہو چکی ہے۔ یہاں امانت و موصوف کی وصیت کی طرح ہے

وَكَهْرَانِ ظَاهِرَانِ قُلْتُ مَا هَذَانِ يَا جَبْرَيْلُ قَالَ أَمَّا الْبَاطِلَانِ فَهَمَزَانِ فِي الْحَقَّةِ  
وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالْتَبِيلُ وَالْفَرَاتُ ثُمَّ رَفَعَنِي إِلَى الْبَيْتِ الْمُعَمُّورِ ثُمَّ أَتَيْتُ بِإِنَاءٍ مِنْ  
خَمْرٍ قَدْ نَازَعَ مِنْ لَبَنٍ قَدْ نَازَعَ مِنْ عَسَلٍ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ هِيَ الْفَطْرَةُ أَأَنْتَ،  
عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ ثُمَّ فَرَضْتَ عَلَى الصَّلَاةِ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ فَدَجَّتُ

اور دونوں میں ظاہر سے منہ کیا اسے جبریل پر کیا ہے عرض کیا کہ خفیہ نہیں تو جنت کی دونوں میں ہیں لیکن ظاہری  
نہیں وہ نبی اور فرات ہیں تہ پھر میرے سامنے بیت المعمور لایا گیا تہ پھر میرے پاس ایک برتن شراب کا  
اور ایک برتن عسل کا اور ایک برتن خمد کا لایا گیا میں نے دیکھ کر کہا کہ تو جبریلؑ نے کیا یہ فطرت ہے جس پر  
آپ اور آپ کی اُمت ہے تہ پھر مجھ پر ہر دن میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں تہ پھر میں واپس ہوا تہ

تہ مجھ کو ایک شہر ہے جہاں کے شے بہت بڑے ہوتے ہیں۔ فرمایا اسی بڑی سکریں مقام جبر کے شعلوں کی طرح ہیں یہاں ہے  
کہ تمام جنت میں بڑی افضل ہے۔ اس کے بعد مجھ کو درخت دیے۔

سلام یعنی اسی بڑی کے درخت کی جڑ سے چار بڑی ٹکیں ہیں تو تو لہر بہتی ہیں اور وہ میں دیکھ جیسے کہ سطر میں ہر زیدہ۔

تہ یہ جنتی نہیں کوڑا اور سسبیل ہیں یا کوڑا اور ہر وقت۔

تہ علوم مذاکرہ اہل انصاف بڑی اشرف والی نہیں ہیں کہ ان کی اصل صفت ہے۔

تہ اسی طرح کو بیت المعمور تک پہنچا دیا گیا۔ اور میرے سامنے آیا جیسے لاہور طے والا کہنا ہے کہ لاہور آگیا۔ یعنی میں لاہور  
آگیا۔ بیت المعمور درشتوں کا قبلہ ہے۔ کعبہ منور کے مقابل ساتویں سماں کے اوپر ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ حضور اللہ نے  
وہاں فرشتوں کو نماز پڑھانی جیسے بیت المقدس میں جیسے کہ پڑھائی تھی اسی منہ سے فرماتے ہیں۔ شعر

یہ نور خدا سماں پر بندھایا ہے خدا تھا وہاں غرضیکہ صغوف سامنے بچا دیا جو اہل تہا کے لئے

تہ وہاں دین فطرت و دھ کی شکل میں رکھائی گئی اور وہی جہاں میں اس کی پہلی صاف ہے اس کا رنگ سفید ہے اور سفید رنگ تمام  
رنگوں کی اصل ہے فطرت کی اصل شریعت کی اتباع ہے۔ اتہا رسولی الی اللہ ہے۔ آج بھی جو جواب میں درود پڑھے تو اس کی  
تعبیر فطرت علم دینی اور اسلام پر استقامت ہوتی ہے۔ درود بر تہا، اگر یہ شہد بھی اچھی چیز ہے گراں میں درود کی سی سفیدی  
صفائی غذا نیست ہمیں ہے۔ یہ شراب جنت بھی جو حرام نہیں۔

تہ نماز کی فرضیت اور اس کی پہنچ کر ایسے مقام پر جس میں نہ کھان تھا۔ مقام یہاں تھا وہاں یہ خاص تہ تھا جو اُمت محمدیہ  
کو صغوف کی معرفت دیا گیا۔ حضور اللہ تو پہلے ہی سے نمازیں ادا کرتے تھے۔

۱۴۴

۱۴۴

۱۴۴

۱۔ جس جیسے آسمان پر معلوم ہو رہے کہ وہ ایسی جگہ حصورِ اقدس سے تمام مومنوں کی ترتیب سے ملاقات کی جس ترتیب سے جانتے وقت ملاقات کی تھی یہ ایسا مومنوں کا حال تھا کہ رات کو وہ دوسری ترتیب سے حضور کو لے گئے تھے، اسی ترتیب سے ملاقات کے لئے یہ ہے موسیٰ علیہ السلام کا علم غیب، رحمت محمدیہ تو ان کے بہت بعد ہے ورنہ امت سے ہے گی اس کی طبعی کیفیت سے جزئی و قسری اگر ماضی پر مبنی تو وہ میں گشت میں یہی ماضی محض جاری پذیر نہیں ماضی کے بعد کوئی وقت ہی نہ پہنچتا جز و سراسر کام کی جانا کہ مالک، اسرار و خبر و سب سے ہر حالت میں ہمارا وہی حکایت سے ہمارا وہی حکایت دینا سب کا حالوں میں نہ لایا کہ اللہ لعن الاولیاء۔ یہاں تکلیف نہیں کیونکہ یہ کہ ایک مرتبہ ہی میں۔ جب اس تک پہنچا تو آسمان پر جگا تھا بعد اس پہ کوئی اعتراض نہیں۔ سب مومن علیہ السلام کی امت پر وہی رحمت میں صرف دو طریقوں میں تھیں جس میں وہ کر سکے اس لئے یہ ہے کہ یہی ہے ماضی اگر ماضی علیہ السلام کی سرایت، ملی حقائق تو ان میں معتدلی ایک ماضی سب سے کہ امت ماضی اور ام الراغبین ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم رونق رحیم میں تکرار امت محمدیہ پر رحم کا جلیل واسعے فی موسیٰ علیہ السلام تو نہ کہوں اس کی حصور و حسیں میں ایک یہ کہ وہ جابجا کر دیا جائے کہ امت کے مقول ہر سے حدود و احوال کو کر سکتے ہیں مگر موسیٰ علیہ السلام سے اس وقت سے کہ ہزار سال بعد ان لوگوں کی حصور کی کہ یہاں ماضی کی پانچ کر دیں حد و کر یہ کہ بتا دیا حاورے کہ امت دعا ہے جسے خود دعا ہے ایسے مقبول کے دیہ بعد و سب سے دیتا ہے رب نے یہ رعایت دی کہ یہاں اس ماضیوں کی پانچ کر دیں مگر موسیٰ علیہ السلام کے دوسرے سے غرض سے کہ موسیٰ علیہ السلام کی سب سے عرض معروض کرتے ہیں۔ تو حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حصور سے دیکھو تمام موسیٰ علیہ السلام نے خود ہی سب سے یہ کہہ دیا کہ یہاں ماضیوں میں ان میں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت گناہے تو گو ہم بھی حضور کے پاس سے وہی عرض و محضر و حق کیا کر دے۔ چور تھے یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر گاہ ایسی ہی ماضی سے کہ ہمارا ماضی جو سب سے ہیں دیکھو حضور نے یہاں سے ہی



فَرَجَعْتُ قَوْضَعٌ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ قَوْضَعٌ  
عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ قَوْضَعٌ عَنِّي عَشْرًا  
فَأَمَرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ  
فَأَمَرْتُ بِخَمْسِينَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ  
فَأَمَرْتُ بِخَمْسِينَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أَمَّتَكَ لَا تَسْتَصِيحُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ

لوٹا میں پھر رب کی طرف لوٹا اس نے مجھ سے اس معاف فراد میں پھر جناب میں ہی کی طرف لوٹا انہوں نے پھر وہی  
کہا میں پھر لوٹا اس نے مجھ سے وہی اور معاف فراد میں ہی کی طرف لوٹا انہوں نے پھر وہی کہا میں پھر  
لوٹا رب سے مجھ سے وہی اور معاف فراد میں ہی کی طرف لوٹا انہوں نے پھر وہی کہا میں پھر  
بروز پانچ نمازوں کا حکم دیا کہ میں پھر جناب میں ہی کی طرف لوٹا انہوں نے کہ آپ کو کیا کہہ دیا ہے۔ چہ بہ چہ  
کہ ہر روز پانچ نمازیں انہوں نے کہ آپ کی امت۔ وہ پانچ نمازوں کی حاکم میں رہ گئی تھیں۔  
دعا کر دی بلکہ بار بار حضرت موسیٰ علیہ السلام اور رب تعالیٰ کے درمیان سے ملے رہے ہیں۔ اب حال سے پانچ نمازوں پر کہیں

بک بار ہی بیت میں کم۔ کر دی۔ پانچویں یہ کہ موسیٰ علیہ السلام جیسے مجھے محبوب بار بار رب کو دیکھ دیکھ کر آئے ہیں اور میں محبوب کہ  
کی نگہوں کو بار بار دیکھتا ہوں رحمت سے ملے گا کہ اس سے تھے طور والی۔ مائے دیدار آج ہوں ہو رہی ہے وہ تھا آج پوری  
مے اس کا جوار تھا کام اپنا سامان اس لئے اس کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نعمت ہوئے۔ عرض کیا اس دھرم میں  
سی نہیں ہیں جو رب ہی جاسے یا اس کے محبوب میں تھوڑے سے سالوں کی ساری کا دیکھنے دوسری روایت میں ہے کہ رب نے  
آدمی ہاویں متا کر دیں کہ اور وہ یہ ہے کہ پانچ نمازوں میں ساری ساری تھوڑے سے سالوں کی ساری کا دیکھنے دوسری روایت میں ہے کہ رب نے  
ہاویں معاف ہوئیں یہ دعا میں اس ہاویں معاف فراد میں تھوڑے سے سالوں کی ساری کا دیکھنے دوسری روایت میں ہے کہ رب نے  
ابھی میں حاضر ہوئے یکے بعد دیگرے اور وہ یہ ہے کہ پانچ نمازوں میں ساری ساری تھوڑے سے سالوں کی ساری کا دیکھنے دوسری روایت میں ہے کہ رب نے  
کہا کہ ہاویں بیت میں معاف ہوئیں یہ دعا میں اس ہاویں معاف فراد میں تھوڑے سے سالوں کی ساری کا دیکھنے دوسری روایت میں ہے کہ رب نے  
ہاویں کا حکم ہو کر مسلمانوں نے تو دل پر لیا کہ ہاویں معاف فراد میں تھوڑے سے سالوں کی ساری کا دیکھنے دوسری روایت میں ہے کہ رب نے  
یعنی عام مسلمان پانچ نمازوں کی ہاویں میں کہیں گے اس کی سستی کیا کریں گے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ فرماں مائل درست ہوا دیکھو  
آج مسلمان نہ کوئی راج۔ جہاد مسجدوں کی تعمیر میں سے کہنے میں رہے کہ جسے بچے صلیبیوں نے کہنے میں گھر مار کا یا مسند کوئی  
کوئی ہی ہے رب تعالیٰ نے فرمایا ہے واسیہ نکبہ حرقہ الا عیہ یہ جس میں سال طاقت مراد فوت نہیں ملے بلکہ رحمت والی

[illegible]

۱۲۔ پچھل روایت میں گرامر یہ برتن سب احمود کے پاس پیش کئے گئے حالانکہ وہ کہتے ہیں کہ یہ روایت کے پاس پیش ہوئے ہو سکتا ہے کہ دونوں جگہ پیش ہوئے ہوں یا یہ دوسری معراج کا واقعہ ہے جو خواب میں ہوئی تھی یہاں تہجد کا ذکر نہیں ہے تہجد میت احمود میں پیش کیا گیا تھا یہاں نہیں روایت میں، حالانکہ یہی اس حدیث کے الفاظ ہیں۔ پچھل روایت کے کچھ خوب ہیں مگر سچی ایک ہی جگہ ہے وہی آدھا حسن و حدیث علیہ السلام تھا کہ علیہ السلام اور آدھا حسن و حدیث علیہ السلام

۱۴ یعنی ہر اسمِ نظام اس طرح کھڑے تھے کہ ان کا سر تو سری طرح تھا اور ان کی منہ خریف بیت المعمور سے لگی ہوئی تھی ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ بیت المعمور کا کعبہ کے ماسک مغال ہے جس سے مراد کہ یہی بیت المعمور آدم علیہ السلام ایسے ماحول کا ہے جتنے پھر اٹھا یا گیا وانشاء در مورد عالم و استعداد الصغات اسے بیت المعمور فرستوں کا کعبہ و قفس ہے کہ اس طرح روح کو کے مسجد سے کرتے ہیں اور اس کی مبادیت کو بے ماری واری سے آتے ہیں چونکہ مار کر ماری سے وہ دوبارہ مسجد آتے یہ مبادیت فرستوں کا حج ہے جسے ذیلہ کی تائید کی ہیں وحدت کی ہے یعنی اسی سری کے تھے باطن کے کان ہزار شے ہیں۔



فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَّرَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ: وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُبُ  
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ وَلَحِقَ بِالشُّرَكِيِّينَ فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَقْبَلُهُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ أَنَّهُ أَتَى الْأَرْضَ الَّتِي  
مَاتَ فِيهَا فَوَجَدَ مَذْبُوحًا فَقَالَ مَا شَأْنُ هَذَا فَقَالُوا دَفَنَّاكَ مَذْمُورًا فَلَمْ يَقْبَلْهُ  
الْأَرْضُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ: وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ذی الحجہ کو مکہ سے جہاد کیا اور اسے ذمہ دار بنا دیا۔ دس مہینے سفر کرتے ہوئے ایک شخص نبی  
سے شہید ہو گیا۔ حضرت میں کہتے ہیں کہ وہ اس سے پہلے کہ وہ شریکین سے جا ملے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا کہ اسے زمین قبر نہیں کہے گی۔ مجھے ابو طلحہ نے خبر دی کہ وہ اس زمین میں گئے جہاں وہ مرا تھا اسے باہر  
پھینکا ہوا پایا۔ پھر اس میت کا کیا حال ہے۔ لوگوں نے کہا کہ ہم نے اس کو بار بار دفن کیا اسے زمین نے قبول  
نہ کیا۔ دس مہینے سفر کیا۔ روایت ہے حضرت ابویوب سے فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے جہاد سے کسی کو رخصت نہیں کیا۔ لوگ ہفت ہفت روزہ سے عہد تھے جیسے زمانہ حج میں گھروں میں بیٹھے رہتے۔

۱۔ ماٹھا گھر میں کی حرکت ہی نہ ہوئی کہ ان کا مقابلہ کرتے ان حضرات نے اس کو انحصار میں پہلے تو آگ نکالی پھر اسے ٹھکانا چھینک یا اور ایسا  
دنایا کہ اب تک وہ نہ دیکھا گیا۔ مسلمان محمود غزنوی نے مومنت مدور تہہ کا پھر لڑا۔ وہ منہ دیا یا اللہ کی جنگ میں غازیان پاکستان  
نے اسے پھر تہہ کر دیا۔ وہ اسے کبھی باور نہ ہونے سے جہاد سے پاکستان کو دائم قائم رکھے۔

۲۔ ایک عیسائی آدمی تھا جو پہلے مسلمان ہوا اور مائیکہ عالی میں اتنا قرب حاصل کر گیا کہ حضور کے ہاں کاتب دیکھا ہو گیا پھر مرتد ہو  
کر عیسائی بن گیا۔ اللہ کی تہہ اٹھیں۔ بہت قرب لہی حاصل کیا پھر مارا گیا۔ جس لوگوں نے کہا ہے کہ وہ عیسائی سراج تھا مگر وہ درست  
ہیں معلوم ہوا وہ مرتد ہونے کے بعد پھر مسلمان ہو گیا تھا اور موت۔

۳۔ کسی نے ستر کس سے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل میں سکنا یا تھا تو ہی مائیکہ عالی وہی دیکھ کر گھبرا جاتا تھا۔ نفوز اللہ۔

۴۔ کسی نے ستر کس کا فری مریغا اور اسی کی لاشیں قبر میں مرد ستر کی حکم سے سال پیسے کی اس میں تین بیسی حری ہیں جو بہرہ بردی ہوئیں۔  
۵۔ کس سے معلوم ہو کہ میں بھی حضور کے دوست و دشمن کو یہی قی ہے اور حضور کے حکم کے تابع ہے کہ جیسا حضور نے فرمایا  
یا نکل دیا ہوا اور حب کے بیٹے غبر کے متعلق حضور نے فرمایا کہ اسے تیر پھاڑے گا ایسا ہی ہوا کہ ایک ستر نے سب کے  
سرسوٹھے اس کا منہ سوٹھ کر اسے پھاڑ ڈالا۔

وَقَدْ وَجِبَتْ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودُ تُعَذِّبُ فِي قُبُورِهِمْ هَاسْتَفَقَّ عَلَيْهِ وَ  
عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِينَةِ هَذَا  
رَأَى نَجْمًا كَأَنَّهُ تَدْفِنُ الرَّائِبَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثَتْ هَذِهِ  
الْمَدِينَةُ لِمَوْتٍ مُنَافِقٍ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا عَظِيمٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ قَدِمَاتِ دَوَاهٍ مُسْلِمٌ

تشریف لے گئے سورج ڈوب چکا تھا اے معجزہ نے آواز سنی تو فرمایا کہ یہودی اپنی قبروں میں عذاب دیتے ہاں یہ بھی ہے کہ  
اسلم بخاری کا روایت ہے حضرت جابر سے فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے واپس ہوئے تو جب  
مدینہ سے قریب ہوئے تو ایک ہوا پل جو سوار کو دفن کیے دیتی تھی تھوڑا لڑنے فرمایا کہ یہ ہوا ایک ننان  
کی موت پر بھی گئی ہے تھوڑے ہی لمحہ پہنچے تو منافقوں کا ایک سردار تھا مرچکا تھا (اسلم) روایت ہے

اے عذابہ واقعہ مدینہ منورہ ہی کا ہے حضور کو مدینہ سے باہر بعد از عذاب تشریف لے گئے صحابہ کرام ساتھ تھے تو حضور انور سے بھی اند  
ساختہ بدول نے بھی عجیب آداب کی سنیں یہاں موت ام جس ہے تو ایک اور زیادہ سب کو مثال ہے تھوڑے ہی دن دو مجرمان کا ظہور ہے ایک  
تو صحابہ کرام کو مردہ چور کی آوارگی سادہ دوسرے بیچال میا اور چادیا کہ یہ عذاب کی آوارگی ہیں یا وہ عذاب دیے والے فرشتوں کی آوارگی  
ہیں یا عذاب بانے والے چور کی صورت پر سوار تھے اس سے دو قبروں کا عذاب دیکھو یا اور ملک گیا وہاں چور کی آنکھوں سے عذاب اٹھا دیئے یہاں  
صحابہ کے کاٹنے سے عذاب ہٹا دیئے اسی طرح حسن کی کے سر پر حضور ہتھ مکڑی اس کی آنکھوں سے عذاب اٹھ جاتے ہیں ۔ مولانا  
نشر جاتے ہیں ۔

مرسدہ کی درجہ حاکم مصطفیٰ تاہم میں راستہ اتنا انتہا

تھوڑے ہی عذاب کی کوئی آواز نہ آئی ہیں تو سواروں کو ساری ریتے میں دفن کر دیتی ہیں مگر یہ آندھی کیسی  
کے مائل قریب آئی اس نے ہم کو قہر جوا کہ ہمارے آندھی کیسی ۔

تھوڑے ہی تیر ہوا غصہ رہا کی کے اظہار کے لئے ہے ہر طرف اسی مانتی کی موت پر بھی گئی ہے تاکہ لوگوں کو اس مانتی کی موت اس کے عذاب  
پر مطلع کیا جاوے لہذا یہ حدیث اسی حدیث کے خلاف ہیں کہ چاند سورج کسی کے سر سے جسنے پر نہیں گئے ۔

تھوڑے ہی عذاب میں نے فرمایا کہ یہ مانتی راعی بن وردہ تھا اور یہ مسر حردہ ترک کا تھا بعض نے فرمایا کہ وہ مانتی رافع تھا اور مسر حردہ  
نی مصطلق تھا (مرقت) اس موت پر ہوا چلا بھی حضور اور کا معجزہ ہے کہ ہوا نے حضور کو اسی مانتی کی موت کی جزدی اور حضور انور  
کا اس کی موت کو بچاں لیا بھی معجزہ ہے کہ یہ آندھی اس کی موت کی تیار چلی ۔



حضرت ابو سعید خدری سے فرماتے ہیں کہ عمر بنی سے شاہ حیدر عظم کے ساتھ نکلے متی کہ مسلمان پہنچے وہاں چند شب قیام فرمایا ملے لوگ کہنے کہ ہم یہاں کسی کام میں تو نہیں ہیں۔ رہ جیسا ہے ہاں بچے اکیسے ہم سے غائب ہیں۔ ملے ہم ان پر مٹھنی نہیں یہ عمر بنی صل شاہ حیدر بد کو چن تو فرمایا اس کی تمہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے مدینہ میں نہ کوئی گھائی ہے نہ کوئی راستہ مگر اس پر دو فرشتے ہیں جو اس کی حفاظت کر رہے ہیں ملے متی کہ ہم لوگ وہاں پہنچے پھر فرمایا کہ ہاں کہہ ہم نے کوہ کیا۔ در مدینہ پہنچ گئے اس کی تر کھائی جاتی ہے ملے کہ جب ہم مدینہ پہنچے تو وہی ہم نے اپنے سامان نہ لیا اسے ملے کہ ہم پر بنی عبداللہ بن مسلمان نے حملہ کر دیا ملے حال انکو اس سے پہلے انہیں

اٹھ بیٹھی ہم دیر یہ صورت میں جوئے وقت کہ مسئلہ سے درمیان میں آئے اندر میں اسکاں پر چند بعد تمام دیر ہو گئے مسلمان کہ مسئلہ سے دوسروں پر ہے  
 اب دوسرے جہاں سرلی ہیں آئی یہ پتہ نہیں تھا کہ مسلمانوں میں یہ تمام کیوں ہوا شاید کسی دشمن کا انتصار ہو گا جو کہ وہاں نہ پہنچا اٹھ غلوں میں ہے  
 حال کی مٹکا دہے صاف مٹکی پیچھے جیسے رفتاری میں درود تاوداں میں معبود غلوں گھبراہٹ والے والی حوت میں پیچھے جس کے ساتھ مردہ  
 جوں دروازہ مٹکی ہم لوگ یہاں بلا ضرورت غبر سے ہوسے میں مائے گھڑوں میں مال ہے آئے جس سے م غائب ہیں دشمنوں کا خطر ہے یہ گھنگو  
 بعض صفا دوسروں کی سے اٹھ مٹکی ہم آئے ان دور سے غائب ہیں مگر مٹکی دیتے ہیں کی گھڑی کرتے ہیں لقمے میں راستہ اور شعبہ پناہی راستہ  
 مسلمانوں میں دوسرے کے راستہ اور مٹکی کو چھے اٹھ مٹکی اشتعال کی کو سر میں کی مٹکی کہہ نہ صحت میں راستہ درمیان کے جس کے نام کی شرمی قسم  
 کئی جہاں ہے جس پر شرمی اسلام عرب جوئے میں جہاں ہے کہ میر حاکم کی قسم مٹکی جوئے سے کہ شرمی اس پر اٹھ شرمی جلدی ہیں مٹکی بیسے مٹکی  
 قسم اسلام کی قسم۔

۵۷۔ یہی ہی مطلب، اگر ہماری سرحدوں کی ملک کر لینے تو ہمارے زمین میں وہ ملک کے لیے تھے تو اس ملک کے لیے ہیں کوئی حیران فہم نہ ہو کہ معلوم ہوا کہ حرسوں کی حفاظت ان کو حملہ سے روکنے کی سہولت میں یہاں سے اس کے دفاعی بیڑے لا جو رہے وہاں جب کہ پاک سرحد پر کوئی نہ تھا مگر انہیں جیسا ہوا کہ نیا دہم گھر سے جس آدھے میں کہ ہمارے پاس سے اسے سڑکیں صاف ہیں تو کھینچنے چھریاں کھینچ کر انہیں گئی

قِيلَ ذَلِكَ شَيْءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي قَالَ أَصَابَتْ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَامَ أَغْرَابِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَبْ الْمَالَ وَجَاعَ الْبَيْتُ فَأَدُّمُ اللَّهُ نَسَاكَ فَعَبِيدُيْهِ فَمَا نَزَلِي فِي السَّمَاءِ فَنُفِخَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا وَضَعَهَا حَتَّى كَانَا السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَعِبَ نَزَلَ عَنْ وَشَبْرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ

کول چیز نہیں بھڑکتی تھی دسملہ طایفہ سے حضرت انس سے سنا رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگوں کو سخت قحط سال پہنچی تو جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم غلبہ پڑھ رہے تھے جمعہ کے دن کو ایک دیہاتی اغابلا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا اور بچے بھوکے چوکے گئے آپ ہمارے لیے اللہ سے دعا فرمائی تو حضور نے اپنے ہاتھ اٹھائے تھے ہم آسمان میں بادل نہیں دیکھتے تھے تھے تھے تو اس کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ حضور نے ہاتھ نیچے نہ کیے تھے کہ بادل پانی کی طرح اٹھا پھر حضور اپنے ہاتھ اٹھائے تھے تو غبار میں

اور میرا جوتے کھانکے کشتوں کے چنے نکال دیے انھیں صحت عالی ومان نقصان پہنچا کر بچے دھکیل دیا۔ یہ ہے اللہ کی نصرت اس موقع پر حضرت اویار اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں دیکھے گئے بعض کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مولیٰ میں نماز جنگ پر امام حسین۔ داتا گنج بخش۔ میاں شیر محمد صاحب شہر لہوری خود بھول کر رہ گئے دیکھے گئے۔ مدینہ منورہ میں لوگوں نے خواب دیکھا کہ حضور اللہ بہت تیزی سے مدینہ منورہ سے نکلتے اور روانہ ہونے لگے پوچھا حضور کہاں جا رہے ہیں فرمایا پاکستان دہاں جہاد ہو رہا ہے۔ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبارک وجہ۔ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں پاکستان بول کو روئے دنیا کی اس کی مثال نہیں ملتی حالانکہ بھارتی فوج پانچ گنا زیادہ تھی یہ حدیث ان سب واقعات کی اصل ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اپنے فقر و فاقہ کی مصیبت حضور سے کرنا انہیں اپنے فکر و دانا ناسف صواب ہے ہم بھی عرض کر سکتے ہیں کہ یارسول اللہ اگر تم نے ہماری بیٹھ تو وہی پناہ دو سوا ناجانی فرماتے ہیں۔ شعر

یارسول اللہ بدگاہت پناہ آور دو ام  
بجو کا ہے آدم کو ہے گناہ آور دو ام

ان دو کھڑے سنائے کی اصل یہ حدیث ہے صحابہ نے خود اللہ تعالیٰ سے دعا بارش نہ کری حضور سے دعا کے لئے عرض کیا معلوم ہوا کہ ہماری دعاؤں اور حضور کی دعا میں فرق ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ استفادہ کے لئے نازا استفادہ نہیں ہے صرف دعا ہی استفادہ ہے یہ امام اعظم کی دلیل ہے۔ امام اعظم نازا استفادہ کا انکار نہیں کرتے بلکہ اسے شرط نہیں مانتے دیکھو حضور نے صرف دعا کی اور بارش آئی یہ بھی معلوم ہوا کہ میں صلی اللہ علیہ وسلم میں دعا مانگ سکتے ہیں اسے قرض بادل کا پھوٹا ٹکڑا یعنی آسمان باطل صاحب تھا شیش کی طرح۔

الْمَطَرِ يَنْحَادِرُ عَلَى رِجْلَيْهِ فَمُصِرَ يَوْمَئِذِكَ وَمِنْ أَعْدَاءِ وَمِنْ بَنِي الْعَدُوِّ حَتَّى  
الْجُمُعَةِ الْآخِرَةِ وَقَدْ مَرَّ ذَيْبُ الرُّعْدِ بِقِيٍّ أَوْ عَيْرَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهْدُمُ  
أَيْمَنَاءَ وَعَدَقُ اسْمَالُ فَأَدْعَى إِلَهُهُ نَافِرًا حَبْدِيهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَوَّالِيَّ وَلَا عَيْبَنَا  
فَأَيْتُ بِرِيٍّ تَارِكَةٍ بَنِي قَوْسِ السَّحَابِ إِلَّا أَنْفَرَحَبْ وَصَدَرَتْ الْمَدِينَةُ مِثْلَ الْجَوَابَةِ

آپ کی دائرگی برساتی ٹپکتے دیکھی تھ پہریم پر آج نہ کل اندریوں پر کل رہی دوسرے جمعہ تک وہ یہ ہی بدلی  
یا کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہو عرض کیا یا رسول اللہ ہماری گر گئیں مالِ قُوب گئے آپ اللہ سے دعا کریں  
تھ تو منظور نے عرض کیا یا اللہ ہمارے آس پاس برساتیم ہر نہ برساتھ پھر آپ ہوں کے کسی گوشہ  
کی طرف اشارہ نہ فرماتے مگر وہ ہر جاتا تھ اللہ مدینہ تالاب کی طرح ہو گیا تھ

۱۷۔ اکبر دھاتی یہ کہ تیر تھا بونہویت کے نشانہ پر تھ مصلحہ منہ سے سے پہلے اور جمع بھی ہو گیا اور برس بھی پڑا۔ سہہ کی  
چھت ٹپکتے بھی لگی، حضور کے رخسار پر قرآن جو کر کرے بھی لگی اللہ من و سلم دھارک حلیہ یا رسول اللہ ہمارے مثلاً  
دوں پر بھی کریم کی بارش برساتو۔ شعر

انامی عطش و حثاک اقم اسے گیسوے باب لے ابر کریم بریں ہارے دم جم دم جم دو ہندادھر بھی گرا جانا  
سگھ صحابہ کرام بگھتے تھے کہ جس کی دعا بارش لانی سے ابھی کی دعا ہٹلے کی اس سے بارش تھنے کی دعا خود کی بلکہ حضور  
انور سے دعا کرانی۔ معلوم ہوا کہ کوئی شخص کسی دوسرے پر پہنچ کر حضور سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ اعلیٰ حضرت نے خوب فرمایا شعر  
وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستحق ہوا سے غلیل اللہ تو عاجزت رسول اللہ کی

۱۸۔ اس سے معلوم ہوا کہ بارش اگر ضرر ہو تو اس سے بند کرنے کی دعا کرنا جائز ہے بارش مد میں ہو تو رحمت ہے اور حد سے  
بڑھ جاوے تو رحمت سے جو لوگ کہتے ہیں کہ بارش رحمت ہے اس کے دُکے کی دعا نہیں کرنا چاہئے غلط ہے سگھ حضور اور سے  
دعا کے بعد آپ سے امداد دعا دلا، ظاہر بھی کیا کہ ایک بار اسی انگلی کے اشارے سے چاند چہرہ دیا تھا اسی اشارے سے ڈوبا ہوا سورج  
جیہر میں ڈالیا تھا اسی انگلی کے اشارے سے جہانوں بادل بھاڑ دیا اور اسے دانیس لڑنا دیا۔ حضرت میدان علیہ السلام کے قصہ میں  
سوار دی گئی تھی و حضور صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضور کے حضرت سارن مدنی سے ر صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۹۔ زمین مدینہ میں پانی ایسا بھرا تھا جسے آہ میں بھرا ہوتا ہے اس پانی پر اب و حویب پڑھ رہی تھی۔ (ملاقات) یا جو بکے معنی  
ہیں بڑی گیدڑی مدینہ کے اوپر آسمان گیدڑ کی طرح ہو گیا کہ یہاں بادل کوئی نہیں آس پاس بادل تھا اور ضرورت کی عکس برس رہا تھا  
راشد، جو فرمایا تھا اادل نے وہ ہی مل گیا۔

وَسَأَلَ الْوَدِیَّ فَنَافَ شَهْرًا وَلَمْ يَجِدْ أَحَدًا مِنْ تَلَامِيذِهِ إِلَّا حَدَّثَ بِابْنِ مَسُودٍ  
وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ أَلَسَمَ حَوَالَيْنَا وَلَا مَلَأَ اللَّهُمَّ عَلَى أَرْكَانِهِ وَالْطَّرَابِ وَبَطُونِ  
الْوَدِیَّةِ فَمَكَرْتُ السَّجِدَ قَالَ فَاقْبَعُ وَخَرَجْنَا نَمِیْ فِي الشَّمْسِ مُتَفَقِّ عَنَّا  
وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخْطَبَ اسْتَنْدَرَا حُلَّ  
جَنْدَرٍ تَحْتَهُ مِنْ سَوَارِي السَّجِدِ فَتَنَا صَنِيعَهُ الْيَمِينُ فَاسْتَوَى عَلَيْهِ صَاحِبُ  
السَّخْنَةِ الَّذِي كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهُ حَتَّى كَانَتْ أَنْ تَنْشَقَّ فَزَلَّ الْبَقُولُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى

اسلامی کلمات ایک مینہ تک بتی رہی نہ کسی طرف سے کوئی نہ آیا اگر اس نے بارش کی خبر دی تہہ اس ایک روایت میں ہے  
کہ اہل جمہور پر برا ہمارے کسی پاس برساتی ٹیلوں پر اور پہاڑیوں پر اور جنگوں کے اٹھنے پر اور غزوات کے اگنے  
کے جنگوں پر برا تہہ فرمایا تو بارش رک گئی اور جمہور میں چلنے لگے تہہ اہل جمہور اسلام روایت ہے حضرت جابر  
سے فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد پڑھتے تو کعبہ کے ایک دُندے سے ٹیک لگاتے تھے جو مسجد  
کے ستونوں میں سے تھا تہہ پھر جب حضور کے لیے منبر بنایا گیا تو آپ اس پر چڑھ کر پڑھتے تو اس دُندے کے پاس آپ منبر  
پڑھتے تھے وہ بیچ پڑھتی کہ تہہ ہمارے تہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے تھے کہ ....

لہ فَاذَ ایک جنگل کا نام ہے اس میں پہاڑی بال آتا تھا گویا ایک نال تھا جو ویسے خشک رہتا تھا بارش میں بہتا تھا فرماتے ہیں کہ  
اتنی بارش ہو چکی تھی کہ ایک ماہ تک پہاڑ سے پانی اس جگہ میں آتا رہا اور یہ نال برابر بہتا رہا لہ معلوم ہوتا ہے کہ اولاً بارش  
صرف مدینہ منورہ پر ہوئی پھر دوسری دعا سے اور دیگر مقامات پر ہوئی اور دوسری دعا کے بعد لوگ جس طرف سے بھی آئے  
بارش کی جہر لگائے ۔ حضور کا بیضان عام ہوا جس سے دور نزدیک سب نے فائدہ اٹھایا ۔ شعر

کرم سب ہے کوئی برکیں ہو تم ایسے رعمۃ علیہم ہو

لہ ان دونوں روایتوں میں تضاد نہیں بلکہ پہلی روایت میں اہل جمہور کے اس میں تفصیل لکھ گزشتہ جمعہ کو یہ حضرات و صحوب میں  
مسجد میں آئے تھے بارش لے کر گھروں کو گئے تھے آج اس کے برعکس بارش میں مسجد شریف آئے و صحوب میں گھر لے لہ اس سنون  
کا نام اسطوان منار ہے منار منار ہے عین دار اب آواز سے دنا یہ ستون منار اب عین کے بائیں طرف بالکل متصل ہے اب  
وہاں اینٹ کا ستون ہے اسے اسطوان منار ہی کہتے ہیں اس وقت ما واقعہ ہے جب منبر نہیں بناتا حضور فوراً زمین پر ہی کھڑے ہو  
کر خطبہ فرماتے تھے لہ رونے کی یہ آواز تمام منار نے سنی یہ ستون کیوں رونا اس کے متعلق بعض ظاہری لوگوں نے کہا ہے کہ وہ

أَخَذَهَا فَضَمَّهَا إِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَبَانُ أُنْيَى الْقَبِيْنِ الَّذِي يُسَكَّتُ حَتَّى اسْتَقَرَّتْ  
قَالَ بَكَتْ عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ وَرَأَتْ الْبَغَارِيَّةَ وَعَنْ سَنَمَةِ بْنِ  
الْأَكْوَعِ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنْ ثَمَرٍ كُلِّ يَمِينِهِ

اسے پکڑا، اپنے سے چٹایا تو وہ سرسکیاں بھرنے لگیں پیچھے کی سسکیوں کی طرح جسے چپایا جائے گا۔ حتیٰ کہ زور  
پکڑ گیا اور اس نے کہا کہ اس ذکر کی پروا یا مجھ کو سنا کر تا تھا ہے، دعائی اور ایسا ہے حضرت سید المرسلین کو اس سے  
کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے بائیں ہاتھ سے کھایا تو فرمایا اپنے دل سے ہاتھ کا

ذکر آئی بنا کر اتھا اب اس سے محروم ہو گیا لہذا ذکر کی محرومی پر روایہ جس غلط ہے آج ہم لوگ بھی ذکر آئی کہتے ہیں سنوں کیوں نہیں  
دیتے۔ نیز خطبہ کی اور تو اب بھی اس ستون تک آ رہی تھی کہ وہ سر سے بالکل ہی قریب تھا نیز پھر وہ حضور کے سید سے لگا لینے  
پر خاموش ہو گیا وہ سرف بہ تھی کہ اس نے کہا۔ شعد

سندت من بعدہ دم از من تافعی بر سر منبر تو مندر ساختی

در فراق تو مرا جوں سوخت جان جوں نہ تالم بے تومے جان بہاں

یہ گریہ دلزدگی اس لیے تھا کہ وہ بعد کے دن رشتہ پاک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بوسہ لیتا تھا آج اس وصال کی نعمت سے  
محروم ہو گیا اس فراق پر روایہ

اسے یعنی جب حضور اللہ نے اس ستون کو اپنے سینہ پائے لگایا تو وہ اس طرح سسکیاں بھرنے لگا جیسے روتے بچے کو ہاں سینے سے لگائے  
تو وہ خاموش ہونے سے پہلے سسکیاں بھرتا ہے۔ اس واقعہ سے دو مسئلہ معلوم ہوئے ایک یہ کہ تمام میدان جہاں صرف انسانوں کے  
محبوب رہے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسے انوکھے سین ہیں کہ ساری مخلوق کے محبوب ہیں کیوں نہ ہوں کہ علق کے محبوب ہیں دیکھو کہ لڑکیاں فراق  
میں گریہ و فدا کر رہی ہیں دوسرے یہ کہ سادے سمجھ کر کار عمل ہے کہ انہیں دیکھا ہزاروں نے مگر عاشق ہوا، ایک حسن یوسف  
کی عاشق صرف زینبا۔ سب پر فرقت صرف جنوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسے سین ہیں کہ آج انہیں دیکھے والا کوئی نہیں مگر جہاں شان  
عاشق لاکھوں حسن یوسف صرف بار بار مصر میں چمکا، حسن محمدی سرکار تادم چمک رہا ہے۔

حسن یوسف پہ گئیں مصر میں آج تبت رہاں سرگشتے ہیں تم سے نام یہ مروان عرب

اسلئے یہ مایہ آرائی صرف قتادہ کی ہے کہ ستون ذکر آئی پر روتا تھا مگر قتادہ صاحب کے ذکر میں کوئی سنوں نہیں روایہ غلط  
ہے فرق رسول میں روتا تھا خواجہ حسن بصری جب یہ حدیث پڑھنے تو بہت روتے تھے فرماتے تھے کہ حضور کے عشق میں خشک لکڑی  
روٹی تم اس لکڑی سے کم ہو۔ طر فرماتے ہیں کہ چاند پر تے اور ستون کے رونے کی حد نہیں معنی متواتر ہیں لفظ مشہور مستفیض ہیں  
واللہ اعلم ایہاں مرقات نے فرمایا کہ ستون قرب رسول فوت ہونے پر روتا تھا اسلئے نہایت قابلیت میں سردار لوگ اگلے واقعہ سے  
کھاتے تھے معمولی آنٹی دہنے ہاتھ سے یہ شخص کوئی سردار تھا جو اس شکر راہ عادت سے اگلے ہاتھ سے کھا رہا تھا +

قَالَ لَا اسْتَطِيعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتُ مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبَرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ رَوَاهُ  
مُسْلِمٌ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرَزُوا مَرَّةً فَكَرِبَ الشَّيْءُ مَتَى امْلَأَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَسَّ إِلَيْهِ طُحَّةً بَطْنًا وَكَانَ يَقْطِفُ فَلَمَّا رَجِعَ قَالَ وَجَدْنَا قُرْسَكُمْ  
هَذَا أَبْجَدًا لَكَ بَعْدَ ذَلِكَ لَا يَحْكَارِي وَفِي رَوَايَةٍ قَبْلُ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَوَادُ  
الْبُخَارِيِّ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَوَلَّى أَبِي دَعْبَسُ بْنُ قَعْرَضَةَ عَلَى عُمَّائِهِ أَنْ يَأْخُذُوا

وہ بولیں اس کی طاقت نہیں رکھتا فرمایا اب طاقت نہ رکھیے گا اسے خوف بکھرے اس سے منہ کیا دلی لے فرمایا کہ پھر وہ یہ  
ہاتھ اپنے منہ میں ڈالے گا اس کا اس کا ہاتھ ہے حضرت نے سے کہ کیا ہر دینہ گھبرا گئے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ کے ساتھ  
گھوڑے پر بٹا رہے تھے اور ان کا بھی مقابلہ تھا جب منہ لے گئے تو فرمایا کہ جو نے تمہارے اس گھوڑے کو دیا پاپا پاپا پاپا اس کے  
بعد گھوڑا نہیں مقابلہ کیا جاتا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ اس دن کے بعد بھی پیچھے نہ ہار گیا اور روایت ہے حضرت  
ہم سے فرماتے ہیں کہ میرے والد کے وفات ہوئی تھی پر قرض تھا میں نے ان کے قرضوں میں سے درخواست کی کہ

۱۔ اس نے حشر جنگی شامے کے لیے کہا کہ میرا دانا ہوتا تھا میرا ہے نہ تمک نہیں پہنچتا اسی پر یہ جواب ارشاد ہوا اسی اب تک تو  
نہ تمک آتا تھا اب نہ تمکے کا معلوم ہوا کہ تو گوں کے احسان بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر فرمان ہیں۔

۲۔ وہ شخص علاج کرتے کرتے قلعہ گیا مگر اس کا ہاتھ نہ تک نہ اٹھ سکا۔ شہر

قسم ہوا کہ نہ وہ اٹھ سکا قیامت تک کہ جس کو تو نے نظر سے گرا کہ پھوڑ دیا

۳۔ یعنی مدینہ والوں میں شورش مچ گئی کہ دشمن آگیا خیال ہوا کہ فرماں اپنی شامی فوج لے کر مدینہ پر ٹوٹ پڑا اس خیال سے ایک دم گھبراہٹ ہو  
گئی (اشعہ و ماشیہ) ۴۔ کان بقطب یا تو بلیٹ کا بیان ہے یعنی وہ گھوڑا قریب قریب قدم رکھتا تھا یا بھی ٹریل ہے کہ وہ بلیٹ قدم اٹھاتا  
تھا۔ یعنی سست رفتار میں تھا اور ٹریل بھی ہے یعنی یہ گھوڑا اور یا کی طرح تیز رفتار میں ہے اور سبک رفتار میں کہ سوار کو اس کی رفتار سے  
کوئی تکلیف نہیں پہنچتی معلوم ہوا اس پر حضور کا قدم پہنچا حاد سے سست ہو تو تیز ہو جاتا ہے ۵۔ یعنی حضور انور کا فیض اس گھوڑے پر  
توڑ نہ تھا بلکہ انہی ہوا کہ آئندہ ہمیں جیسا کہ گھوڑا کسی کسی گھوڑے سے پیچھے رہا سب آگے ہی رہتا تھا ۶۔ دعائے مراد شہادت کی موت ہے  
کیونکہ حضرت جابر کے والد جند اشرف و فرزداد میں شہید ہوئے ہیں جیسا کہ آگے آ رہا ہے حالت کے کسی ہیں وہ اگرنا کا فریاد کرتے اس کی ذمیل و بہت کی  
گھڑیاں پوری ہوتی ہیں وہ پکڑیں آتا ہے ہوس کی موت اس کی کام کی گھڑیاں پوری ہوتی ہیں تو دم و فہام شروع ہوتا ہے اللہ والوں کی موت ان کی  
انتظام کی گھڑیاں ہوتی ہیں انہیں مسائل یا نصیب ہوتا ہے اس لیے اس کی دعائے کو وصال یا عرس کہے ہیں +

الْتَمَرِ بِمَا عَلَيْهِ فَأَبْوَأَفَاتِيَّتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتُ  
أَنَّ وَالِدِي اسْتَشْهَدَ يَوْمَ أَحَدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا وَإِنِّي أَحِبُّ أَنْ يَرَاكَ  
أَنْزَمَاءً فَقَالَ لِي إِذَا هَبْ فَهَبْ بِكَ كُلَّ شَيْءٍ عَلَى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَا مَوْتَ  
فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ كَانَتْهُمَا أُغْرُوَانِي نِثْلَ الشَّامَةِ فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ طَافَ  
حَوْلَ أَعْضَائِهِمَا بَيِّنًا رَأَيْتُ مَرَاتِبَ ثُمَّ جَلَسَ عَيْنِي ثُمَّ كَانَ أَدُمُّ لِي أَصْحَابِي

میں نے عرض کیا کہ حضور! میں نے اپنے والد کے پاس کیا تو میں نے عرض کیا کہ حضور  
جانتے ہیں کہ میرے والد کا دین کتنا بڑا ہے اور بہت سا قرض معذ گئے ہیں میں چاہتا ہوں کہ آپ کو قرض خواہ دیکھیں  
نہ یا باجوہ قسم کے چھوڑوں گا ایک ایک طرف ڈھیر لگا دوں گے میں نے یہ کام کر دیا پھر میں نے حضور کو دیا جبکہ قرض خواہ  
نے حضور کو دیکھا تو شاید وہ اس گھڑی قحبہ پر بھڑک گئے پھر میں نے ان لوگوں کا یہ عمل دیکھا تو ان میں سے مجھے  
ڈھیر کے اس پاس تین چکر گھومتے پھر اس پر بیٹھ گئے پھر فرمایا اپنے قرض خواہوں کو ہمارے سامنے بلاؤ

۱۷ میں باج میں جس قدر چھوڑا ہے پیدا ہوں وہ وصول کریں، ان قرضہ معاف کر دیں ان پر قرضہ بہت زیادہ تھا اور موجود ہیں بہت سارے  
۱۸ یہ قرض خواہ سامنے پہنچے تھے جہاں سے وہ آئے تھے وہاں سے آئے تھے کہ ان کے قرضہ سال تک تھا ہمارے بارش  
کے ساری پیداوار وصول کرتے رہیں گے اپنا حق پورا وصول کریں گے ۱۹ لیکن میں نے کہا کہ یہ قرضہ آپ کو دیکھ کر کہ غیبت کریں اور  
موجودہ پیداوار سے کہ قرضہ معاف کر دیں معلوم ہوا کہ قرضہ کی معاف میں کو شش کر اجماع تھی پوری جائز ہے ۲۰ میرے والد نے حضور میں  
قرینہ اتنی قسم کی گھوڑیں ہوتی ہیں آپ کے اہل میں سے قسم کی گھوڑیں ہیں میرا ہر گھوڑا کا طیمہ و ڈھیر لگا دوں گا کہ ادا قرض میں آسانی ہو  
اور بعد میں چھانٹنے میں دیر نہ لگے اور ہر قرض خواہ کو اس کے قرضہ کی گھوڑیں دی جاویں ۲۱ اگر وہ قرضہ بہت سنی کچھ گئے ہیں  
مرقات سے ہر گھوڑے کے سنی کئے ہیں میرا ان کا حصہ تیر ہو یا نہ بچے کہ یہ قرضہ تو ادا کرتے نہیں سہاڑش لاکر ہمارا نقصان کرنا  
چاہتے ہیں ۲۲ حضور انور کا اس بڑے ڈھیر کے گرد تین ارپاؤں ۲۳ اس میں برکت دیکھ کے بے تھا تا کہ ہر طرف سے اس  
میں برکت پہنچے یہ شرعی طواف ہیں وہ توجہات ہے اور سہاڑے کہہ منکر کے کسی کا شرعی طواف جاہل میں بعض لوگ برکت حاصل  
کرنے کے لئے برکت کی قبر کے ارد گرد گھومتے ہیں۔ بعض لوگ اس قبر کے غور پر پانی ڈالتے گھومتے ہیں برکت کے لئے ان  
دونوں کاموں کا اندر یہ حدیث ہے یہ عمل شرک میں ہے عوام مسلمانوں کے سامنے یہ کام نہ کرے کہ لوگ شرعی طواف اور اس  
طواف میں فرق نہ کریں گے قبر کا طواف ہی شروع کر دیں گے اس کا وبال رہے ۲۴ حضور اور اس ڈھیر پر بیٹھا برکت لازم  
کر دینے کے لئے تھا۔ بعض لوگ بزرگوں کو اپنے گھر لاتے ہیں ان کی تشریف آوری کو برکت کا باعث سمجھتے ہیں ان کے بیٹھنے  
کی جگہ کو مبارک سمجھتے ہیں ان کی دلیل یہ حدیث ہے اندر کے حضور مندوں کے قدم ہر برکت ہے وہ جہاں مبارک کا اہم حاجت



فَمَا زَالَ يُكَيِّلُ لَهُمْ حَتَّى آذَى إِلَهُهُ مِنْ وَايِدِي أَمَانَتِهِ وَأَنَا أَرْضَى أَنْ يُؤْذِيَ  
إِلَهُهُ أَمَانَةً وَوَايِدِي وَلَا أَرْجِعُ لِي إِخْوَانِي بِقُرْبَةٍ بَنَسَمَ إِلَهُهُ السَّكِينُ كُلُّهَا وَحَتَّى آتَى  
النَّظِيرَ إِلَى الْبَيْدَرِ الْغَوِيِّ كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَنْقُصْ ثَمَرَةً  
وَاحِدَةً رَفَاةُ الْبُخَارِيِّ وَعَثْمُ قَالَ إِنَّ أُمَمًا لَكَ كَأَنَّكَ تَهْدِي النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُلْيَا لَهَا سَمَنًا فَيَبْلِيهَا بَنُوهَا فَيَسْتَأْذِنُونَ الْأُدْمُ وَ

پھر آپنا ہاتھ سب کے لیے حتیٰ کہ اپنے سر سے ہاتھ کا سارے قرضہ کر دینا میں اس پر ماضی تھا کہ  
اللہ میرے والد کا قرضہ عداوت سے میں اپنی بہنوں کا ایک چھوڑا بھی نہ پہنچاؤں مگر اللہ نے سامنے ڈھیر سے عداوت کے  
اللہ حتیٰ کہ میں ڈھیر کو رکھتا تھا جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے گویا اس میں سے ایک چھوڑا بھی کم نہیں ہوا اسے دعا  
دعا ہے انیس سے لڑاتے ہیں کہ ام ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ڈیرہ میں گئی کاہرہ  
بھیجا کرتی تھیں تھے ان کے پاس ان کے بچے آتے ان سے سالن مانگتے سالانہ ان

دعا تے شریعتوں اور بلا قدم در دینان مستغنا صواب کرم حضور نور سے بچے گھروں میں در کعت عمل پڑھتے اور اس جگہ کو حاصل بناتے تھے  
تھے ایک ڈھیر سے ہی سامان قرضہ ادا ہو گیا۔ دوسرے ڈھیروں کی تربت ہی نہ آئی اور اس ڈھیر میں سے ایک کھجور بھی کم نہ ہوئی دیکھا  
وہاں ہی رہا ہے حضور کے قدم ضرب کی رکت تھے یہ کھجوریں اتنی تھیں ہی نہیں کہ ان سے قرضہ پورا ادا ہوتا اس لیے یہ میری قنا  
نہی معلوم ہوا کہ سعادت مند بیٹا رہے جو ہاتھ کے بعد اس کا قرضہ ادا کرے یہ بھی معلوم ہوا کہ حدیث - چارہ - شہادت سب مل  
کر بھی حق العبد سعادت نہیں کراتیں وہ ہوا در کرا ہی ہوا افسوس کہ آج ہم لوگ حقوق العباد مار رہے ہیں بڑے ہمارے ہیں۔ سگھ  
غیر سب کہ ان قرض خواہوں کی حضرت محمد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجبوریں قرض تھیں کسی کی عداوت تھیں کسی کی صفادہ کسی کی سنی تھیں  
حضور نور نے ان سب کو اعلیٰ درجہ کی کھجوریں ادا کیں یہ ڈھیر بڑا بھی تھا اور اعلیٰ درجہ کا بھی اعلیٰ درجہ سے قرض ادا کرنا  
سعادت ہے اس سے حضور نور نے ہر قسم کی کھجور کے ایک ڈھیر لگوائے تھے تاکہ ہر قرض خواہ کو اس کے قرض کی کھجوریں دی  
جا دیں مگر سب کو اعلیٰ ہی ملیں۔

سگھ میں ایک ڈیرہ میں حضور نور کی خدمت میں گئی ڈال کر بعد ہر حضور کی خدمت میں بھیجا کرتی تھی گئی کو سب بروماتی تھی  
حضور سے اور ڈیرہ کو اس گئی سے اس دور کی سعادت نے بھی رنگ دکھا دیا۔

تجھ سے در دوسے سب اور سب سے تجھ کو نعمت میری کرہن میں لگا ہے دور کا دور اتیسرا  
حضرت جبریل کی گھوڑوں کی تاپ کی مات نے ساری کے سونے کے پھڑے میں مان ڈال دی تھی۔ شہد  
اسے مرزا دل جبریل اللہ شہر بہر حق سونے خرمیاں یک نظر

لَيْسَ عِنْدَهُ شَيْءٌ نَتَّبِعِدْ إِلَى الذِّى كَانَتْ تَهْدِي فَيُؤْتِيهِ لِيَسْبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَجِدُ فِيهِ سَيِّئًا فَمَا زَالَ يُعْجِمُ لَهَا أَدَمَ بَيْتَهَا حَتَّى عَصَرَتْهُ فَأَنْتَبَهَتْ لَشَيْءٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَصَرَتْ بَيْتَهَا فَأَلَتْ نَعْمَ قَالَ لَوْ تَرَكْتَهُمَا مَا زَالَ قَاتِلُهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِرَأْسِ سَلِيمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرْبَةً أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعْمَ فَأَخَذَتْ أَقْدَامًا مِنْ شَجَرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ حِمَارَ آلِهَا

کے پاس کچھ نہ تھا تو اس ڈبے کی طرف باتیں میں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہریر بیعتی تھیں تو اس میں گئی پاتیں میں ملے ان کے لیے ان کے گھر کا مال ہی ہوا تھی کہ انہوں نے اسے پھوڑ لیا تھ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں فرمایا کیا تم نے اسے پھوڑ لیا عرض کیا ہاں فرمایا اگر تم اسے چھوڑ دیتیں تو وہ باقی رہتا تھ (مسلم) روایت ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں کہ ابو طلحہ نے ام سلیم سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کزدی تھی ہے جس میں بھوک محسوس کرتا ہوں تھ کیا تم اسے پاس کوئی چیز ہے یا ملا لیں ہاں چنانچہ انہوں نے جو کی چند ٹکیوں نکالیں پھر اپنا درپٹہ نکالا تو اس کے

سارے سامان اور اس ذات کریم سے نسبت ملنے ہی سمجھاتے ہیں اس ڈبے کو حضور انور سے صرف اتنی نسبت تھی کہ اس میں حضور سرکار کے لیے گئی حاضر کیا جاتا تھا تو یہ ڈبہ خالی ہو کر بھی بھرا ہوتا تھا اگر ہمارے خالی دلوں پر حضور نظر کرے یا نہ فرمادیں تو یہ ایمان و عرفان سے بھر جائیں گے یعنی بہت عرصہ تک یہ ڈبہ گھر پر کوسالوں دربار رہا یہ گھر کسی سے سالن نہ ہوا۔ عرب میں صرف گئی یا صرف تیروں کے تیل بکے صرف کھوروں سے روٹی کھا جاتے ہیں گے تاریکیت سا گئی ملے تو بے یہ ہے یہ اس لیے اس نے کام بگاڑ دیا کہ آئندہ بھر گئی نکھاندا ہو گیا اور نہ برکت کی چیز کو پا جاتا تو نہ۔ پھوڑنا۔ بھاڑ لینا اچھا نہیں گے یعنی تمہاری شہنشاہت تک یا قیامت تک اس ڈبے سے گئی ملتا رہتا۔ اس حدیث کے ماتحت صحابیہ کرام فرماتے ہیں کہ اس ڈبے پر حضور انور نے کچھ دم نہیں کیا اسے ہاتھ نہیں لگایا صرف دور کی نسبت حضور سے ہو گئی تو برکت کا یہ حال ہوا، لہذا جس چیز پر حضور کا نام پڑ جائے اس میں بھی برکت ہوگی لہذا جو چیز حضور کے نام پر لگادی جائے کہ اس کا نام پر حضور کی فاتحہ پڑھ دی جائے یا کہا جائے کہ یہ دودھ حضور کا ہے میرا بیٹا حضور کا نام ہے انشاء اللہ اس میں برکت ہوگی کچھ کہنا کہ میرے اللہ نے حضور طلب بانی مہربان فی سیدہ القادریہ جیلانی رضی اللہ کے در کا فقیر بادشاہ ہے میرے پیدا ہونے ہی انہوں نے فرمایا تھا کہ میرا یہ پڑ حضور سرکار بغداد کا غلام، ان کے در کا فقیر ہے تو یہ گنہگار اپنے ہر کام

فَلَمَّا أَخْبَرَ بِغِيْظِهِ ثُمَّ دَسَّهٖ تَحْتَ يَدِيْ وَلَا تَتَّبِعُنِيْ بِمَعْصُوْمٍ أَسْأَلُكَنِيْ إِلَى رَسُولٍ  
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَتْ فَوَجَدَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَلَمَّتْ عَلَيْهِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَسْأَلُكَ أَبُو طَلْحَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَسَلَّمَ يَمْنٌ مَعَهُ قَوْمُوا أَنَا نَطْلُقُ وَأَنْطَلِقُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ  
 فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سَلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ

بہن کے مدیاں پیش پیر سے میرے ہاتھ سے چھپا دیا اللہ تعالیٰ جس پر بیٹھ دیا اللہ پر مجھے رسول صلی اللہ علیہ  
 وسلم کی خدمت میں بھیجا تو میں نے گئی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں پایا تھ آپ کے ساتھ  
 لوگ تھے تو میں نے انہیں سلام کیا تو مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم کو ابو طلحہ نے بھیجا ہے  
 میں نے کہا ہاں فرمایا کھانا دے کر میں نے کہا ہاں تھ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس دلوں  
 سے فرمایا اٹھو حضور پہلے اوس میں ان کے سامنے چلا گئے حتیٰ کہ میں ابو طلحہ کے پاس آیا تو میں نے انہیں  
 یہ میری ابو طلحہ نے کھا اسے ام سلمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گول کوڑے کو تشریف لے آئے تھے

میں اپنے گھر میں برکت دیکھتا ہے۔ بزرگوں سے نسبت بڑی چیز ہے ۵۵ یعنی حضور انور کی آوار میں ضعف ہے معلوم ہوتا ہے  
 کہ کئی دن سے کھانا نہیں کھایا ہے یہ تحقیق پہلے کہ جا چکا ہے کہ اگر حضور انور وندے کی نسبت سے عرصہ تک حاصل رکھائیں مطلقاً  
 ضعف محسوس نہیں ہوگا لیکن اگر بغیر درہ کی نسبت کے کھانا ترک فرمادیں تو بشریت کا ظہور ہوگا اور ضعف ظاہر ہوگا ۵۶  
 ۵۷ میں روٹیاں بہت ہی تھوڑی تھیں جو ایک پورے ہی حضرت انس کی بھل میں آگئیں ایک دوپہر کے کوڑے میں پٹ گئیں میں دوسرا  
 حصہ میری بھل سے پیٹ دیا، اگر اس جمع ہے قرص بھی کچاں دگلی، چھوٹے روٹی یہ جو کہ تھیں ۵۸ یہاں مسجد سے مراد مسجد نبوی  
 شریف نہیں ہے کیونکہ یہ واقعہ غزوہ خندق کا ہے جبکہ حضور اور خندق کھودنے کے لئے کھڑے تھے خندق میں تشریف فرما تھے بلکہ مسجد  
 مراد یہ ہے جو اس دن غار کے لیے ہاں میدان میں مقرر رہا کہ جہاں اب مسجد جامعہ بنی ہوئی ہیں حضور ان کے ساتھ اس وقت اسی آدمی  
 تھے (اشعورقات) ۵۹ حضرت انسؓ نے یہ عجیب دیکھ کر روٹیاں پیش کرنے کی بہت نہ کی کہ پونہ تھوڑی مقام شاعر و شائق کی بھیڑ بہت زیادہ  
 تھی مگر وہاں کون جبر غمی تھی جسے عرش و فرش کی خبر ہے اسے حضرت انس کی بھل کی روٹیوں کی خبر کہیں ہو سب کچھ بتا دیا کہ تم کو ابو طلحہ نے  
 بھیجا ہے روٹیاں لے کر بھیجا ہے ۶۰ میں حضور انور نے وہاں روٹیاں قبول نہ فرمائیں بلکہ کھانے کے ساتھ خدا ان کے گھر پر کرم فرمائی کی۔  
 اب حضرت انسؓ غلامہ شان سے آگے آگے تھے اور تمام جہاں پہنچے ۶۱ حضرت طلحہ نے یہ شکایت یا تاواضی کے طور پر نہیں کہا بلکہ بطور

لَيْسَ عِنْدَنَا مَا نَطْعُهُمْ فَقَالَتْ اَللّٰهُ وِرَسُولُهُ اَعْلَمُ فَانْسَلَخَ الْبُوطْلَحَةُ لِقَى رَسُوْلُ  
اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو طَلْحَةَ  
مَعَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ هِيَ يَا اُمُّ سَلِيْمٍ مَا عِنْدَكَ  
فَاَنْتَبِ اِنَّكَ الْخَبْرُ فَاَمْرِي بِهِ رَسُوْلُ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَّ وَعَصَرَتْ  
اُمُّ سَلِيْمٍ عِلَّةً فَاَدَمْنَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ مَا شَاءَ اَللّٰهُ  
اَنْ يَقُوْلَ ثُمَّ قَالَ اِذْ ذَنْ لَيْسَ رَفَاوْنُ لَيْسَ فَاَكُوْا حَتَّى تَشْبَعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ اِذْ ذَنْ

ہمارے پاس کچھ نہیں تھا انہیں کھانے سے روک دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
سے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ابو طلحہ حضور کے ساتھ تھے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا اسے ام سلیم جو کچھ تمہارے پاس ہے روکتے چنانچہ یہی روٹیاں لائیں ہی تھیں۔ اللہ  
عز و جل نے ان کا حکم دیا وہ توڑ دی گئیں، ام سلیم نے ڈبہ پھوڑا اسے سالن بنا دیا وہ پھر اس میں رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پڑھا میں کا پڑھا، اللہ نے چاہا وہ پھر فرمایا اس میں رسول کو اجازت دو  
انہیں جو یا گی انہوں نے کہا یا حتیٰ کہ میرے جو کچھ پھر چھو گئے پھر فرمایا اللہ دس

نکال کر، بکریاں ہمارے ہاں کھانا کرنا ہے یہ نہیں اور جہاں زیادہ گئے۔

۱۱۔ وہی اسے، وہی تم کو روک کر رہے ہو جو کھانا ہمارے حالات سے خبر نہ لے سکیں وہی انہیں کھائیں گے۔ شعر

کوین بمانے گئے مرہا کی حال کوین کی ماحر نہیں مرہا رہا

جے یار مددگار جسے کوئی نہ پہچنے ایسوں کا نہیں یار مددگار بنا

۱۲۔ میں مافی تمام صحابہ کی روئے گئے حضور نور علیہ وسلم حضرت ابو طلحہ کے گھر میں تشریف لائے معلوم ہوا کہ میرا نان کو  
پاٹ کر منعم میدان کا استہان کر کے لے گیا یعنی تپنے جو وہاں بھی اے اب ماں لاؤ اور انشا یہ تھا کہ گھر سے اور شکر ہمارا میر ہم  
چاہتے تھے نہ تم ہی اسی کھانے سے کھاؤ اگر ہم وہاں ہی کھانتے کھارتے تو یہ فائدے حاصل نہ ہوتے لگے یعنی ان روٹیوں کا لبدہ  
نارہ۔ انہوں نے اس پر کچھ گئی رٹاں کو اسے سزے دار بنا دیا معلوم ہوتا ہے کہ اس پر شکر نہیں ڈالیں گے کہ وہ بھی یہی چکا  
عیدہ سا لایا گیا کھی بناتے سالن کے ہوگا جس سے روٹی کا لبدہ کھانا آسان ہو گیا ہے یہ پھر یہاں کہ حضور اور نے اس پر کیا پڑھا  
ہر ماں روئے رات کی کچھ اسماء و البقیہ ہے اس سے ثابت ہوا کہ کھانا سنانے رکھ کر کچھ پھر قریب مدد و دوست ہے ہم فاتحہ میں یہ پڑھتے  
ہیں کہ کھانا سانسے رکھ کر آیات قرآنہ دعا میں درود شریف وغیرہ پڑھنے میں ایصال ثواب کرتے ہیں یہ سمجھنا یا شکر میں۔

عَشْرَةَ ثُمَّ لَعَشْرَةَ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا  
مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ يُسَلِّحُ أَنَّهُ قَالَ إِذْ ذُنْ لِعَشْرَةَ قَدْ خَوَّفَقُوا أَكَلُوا  
وَسَمُوا اللَّهَ فَأَكَلُوا حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ بِثَمَانِينَ رَجُلًا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكَ سُورًا فِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ أَدْخَلَ عَلَى عَشْرَةَ حَتَّى عَدَّ  
الْبُعَيْنِ ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَتْ أَنْظُرَ مَنْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْئًا  
وَفِي رِوَايَةٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهُ ثُمَّ دَعَا فِيهِ بِالْبُرْكَ فَعَادَ كَمَا

کو جو پھر اسی کو منہ تو مای قوم نے کھایا اور پھر جو گئے قوم کی مشرہ اسی آدمی تھے تھے (بخاری سلم) اور مسلم کا ایک  
مذہبیت میں لیا ہے کہ اس کو بڑا وہ اسے فرمایا کھادیم اور پھر حکم اسوں نے کھایا تھی کہ یہ ہی معاملہ اس  
آدمیوں سے کیا گیا پھر نبی سے قدر طبع و سلم اور گھر والوں نے کھایا تھے اور بقیہ چھوڑ بھی دیا تھے اور  
بنیادی کی ایک مذہبیت میں لیا ہے کہ فرمایا میرے پاس دس آدمی لاؤ تھی کہ پالیس آدمی گئے تھے پھر نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم نے کھایا تھے تو میں دیکھنے لگا کہ کیا اس میں سے کچھ کم ہو، اور مسلم کی ایک مذہبیت میں ہے  
کہ پھر بقیہ اس سے جمع فرمایا پھر اس میں برکت کی دعا کی تو وہ جیسا تھا وہی رہا

لے حضور اللہ نے سب کو یک دم کھانے پر نہ فرمایا یا اس لئے کہ گھر میں سب کی جگہ تھی دس آدمی ہی کی کھانا ہی یا اس لیے کہ کھانے  
کا برتن چھوٹا تھا سب کے ہاں اس میں نہ پہنچتے یا اس لیے کہ اگر سب حضرات کو یک دم بٹھا دیا جاتا تو وہ کھانا کم دیکھ کر خود بھی کم  
کھاتے تاکہ سب کو مل جاوے یا اس لیے تاکہ دیر تک یہ میلہ لگا رہے اور فکر ماری رہے (از سرات) لے ان حضرات کی تعداد  
میں روایات مختلف ہیں پالیس تھے مشر تھے۔ اتنی تھے۔ اتنی سے بھی زیادہ تھے ان سب کو جمع اس طرح کیا جاتا ہے کہ  
دو پالیس آدمی تھے چھ زائد جو تھے سب سے کم کہ مشر ہی یا اس سے جی زیادہ سے کھانا کھایا (مرقات) لے کھانے کے برابر  
یہ بھی ہیں کہ اپنے راستے سے کھانے اور ہم اس سے کھانا شروع کرے۔ الحمد للہ پھر ختم کرے یہ اعمال باعث برکت ہیں  
بعض ہندوؤں کو دیکھا گیا کہ ہر فقر پر سیر اور پختہ میں لے سمیت یہ کہ صاحب غار اور صاحب طعام سب سے آخر میں  
کھاتے حضرت یوسف علیہ السلام زمانہ قلعہ میں رہنا۔ ایک وقت کھانا کھاتے تھے اور تمام آنے والوں کو کھانا کھانے کو تحقیق فرما کر  
کہ کوئی رہا تو نہیں سب نے کھانا پھر خود آپ کھاتے تھے لے یہ بقیہ اتنا ہی تھا جتنا اور دکھا گیا تھا اس میں کم بالکل نہیں ہوا  
تھا جیسا کہ آگے آرہے ۸۶ یہ مذہبیت پھر مذہبیت کے خلاف نہیں پالیس آدمیوں کے بعد حضور لور نے کھایا اور حضور انور  
کے کھانے کے بعد اور پالیس آدمیوں نے کھایا کہ لوگ آئے رہے کھاتے رہے (اشعۃ اللمعات)۔

كَانَ فَقَالَ دُونَكُمْ هَذَا وَعَنْهُ قَالَ اِنِّي الْبَيْتُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَا وَهُوَ  
بِالزُّوْرَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ وَفَجَعَلَ الْمَاءَ يَتَّبِعُ مِنْ بَيْنِ اصْبَاحِهِ فَتَوَصَّاهُ  
اَنْقَوْمُ قَالَ فَتَادَةً قُلْتُ لَا نَسْ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا اَوْ زَهَا ثَلَاثًا فَتَفَقَّحُوا عَلَيْهِ  
وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَعْدُ الْاِيَا تَبَرَكَلَهُ وَاَنْتُمْ تَعْدُوْنَهَا خَوْفًا  
مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ الْمَاءُ عَقَالٌ اَطْبُوْا فَخُلِّسَتْ  
مِنْ مَاءٍ فَجَاوَزْنَا بِأَنَا فِيهِ مَاءٌ فَيَسْبُلُ فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ وَفِيهِ كَمْ قَالَ حَتَّى

ہو گیا تو فرمایا اسے کوسہ دلایت ہے انیس سے فرمایا کہ نبی سے اللہ میرے دم کے پاس ایک برتن دلایا گیا ہے  
زور میں سے تھے تو حضور نے برتن میں اپنا ہاتھ رکھا تو پانی آپ کے انگلیوں سے پھوٹنے لگا کہ قوم نے منکر کیا  
تھا کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس سے کہا کہ تم کہتے تھے فرمایا تین سو یا تین سو کے قریب لگے (اسلم بن ابی اسحاق)  
ہے حضرت عبداللہ ابن مسعود سے فرماتے ہیں کہ ہم معجزات کو برکت شمار کرتے تھے تو تم انہیں مذکی چیز کہتے ہو  
ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو پانی کم ہو گیا فرمایا کچھ بچھا ہوا پانی تلاش کرو مگر  
لوگ نہ برتن لائے جس میں تھوڑا سا پانی تھا حضور نے برتن میں اپنا ہاتھ ڈال دیا جس سے تھوڑا سا پانی نکلا پھر فرمایا اؤ برکت

۱۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور انور نے اس کھاسے بڑوایا وہاں پانی پینے کھانا کھاتے وقت ہر سب کے کھانے  
کے بعد اس دعا کا اثر بعد کو رہا اور لوگوں نے بھی اس سے کہا: ۲۔ روایت دیگر مشہور مقام ہے جہاں آج کل مدینہ کا  
بازار ہے یہی بھری منڈی (مرقات واشعۃ) ۳۔ ظاہر یہ ہے کہ پانی خورد انگلیوں کے درمیان میں گا بہوں میں سے ایسے چوڑا  
جیسے تھمرے پانی کا جسم جاری ہوتا ہے صغیرہ یہ صغیرہ موسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس صغیرہ سے افضل اور عجیب تر ہے کہ تھمرے پانی  
کے چٹے پھوٹے حصے نے جو کہا ہے کہ اس سے مراد ہے پانی میں برکت ہوگی غلط ہے حدیث کے مشاک کے خلاف ہے۔ ۴۔  
عالم ہے کہ ان کی قلت ہو گئی ہو اور وضو کرنے والے زیادہ ہیں گے عرب میں کبھی متیلا میں ہی پانی کم ہو جاتا ہے ہمارے ہاں  
مکرات میں ایک بار پانی کی جہت ہی کئی ہو گئی تھی ہذا حدیث پر یہ اعتراض میں کہ شریعت میں پانی کی کمی کیسے وہاں تو پانی ہوتا ہی ہے ۵۔  
ظاہر یہ ہے کہ آیات سے مراد حضور انور کے معجزات ہیں اس ہی لیے یہ حدیث باب المعجزات میں لائی گئی جس شارحین نے فرمایا کہ اس  
سے مراد آیات قرآنیہ ہیں آپ کا اشارہ اس آیت کریمہ کی طرف ہے دعا وسود الايات الاتخوذا العذب کے اس فرمان کی طرف یہی  
اشارہ ہے وما انتفع ان سوس الايات الا ان کذب بها ان وجہ مقتصد یہ ہے کہ تم ان قرآنی آیات سے یہ سمجھ لیا کہ معجزات  
دور سے یا قوموں پر عذاب کے لیے ہی آتے ہیں جیسے صالح علیہ السلام کی اونٹنی وغیرہ بلکہ موسیٰ کے لیے وحی ہوتے ہیں اور سرکش معاذ

عَلَى الظُّهُورِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللَّهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَتَّبِعُ مَسِيرَ  
أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ نَسِيبَ النَّطْعِ وَ  
هُوَ يُوَكِّلُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكُمْ تَسِيرُونَ عَشِيَّتَكُمْ وَيَسْلُتُكُمْ دَتَانُونَ الْمَاءُ

اے پاک پانی اور اشد کی برکت پر ملے یہ نے پانی کو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان  
سے پھوٹ رہا ہے اور یقیناً ہم کہنے کی نسیج سنتے سنتے حالانکہ وہ کہا یا جاتا تھا کہ یہ نہایت  
ہے حضرت ابو قتادہ سے فرماتے ہیں کہ ہم کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ دیا تو فرمایا  
کہ تم اپنی رات بھر اشد کل تک پہنتے رہو گے اور اختار اشد کل پانی ہر پہنچو گے

کے لیے مذہب جو مجروحہ مانگیں اور دکھائے جانے پر ایمان نہ لائیں ان پر غضب آجاتا ہے لہٰذا یہی کسی برتن میں کسی کے پاس کچھ پانی  
پانی ہو تو لاکھ سال رہے کہ یہاں برک کا مجروحہ دکھانا مقصود تھا اس لیے پانی منگایا نہ کہ پانی کی ضرورت نہ تھی سو کچھ برتن میں  
بھی پانی پیدا ہو سکتا تھا۔

لہٰذا یہی پانی پاک اور پاک گرمی ہے اور برکت والا بھی ہے کہ غور پانی سب کو کافی ہوگا اور تمام پاویں سے الفضل و اعلیٰ ہی ہے کہ  
جاری انگلیوں سے اس کا چشمہ چھوٹا ہے دنیا میں تین پانی بڑے افضل ہیں اول نمبر پانی کیونکہ حضور کی انگلیوں سے جاری ہوا۔ ہر  
دوم آب زمزم جو جناب اسماعیل کے قدم سے پیدا ہوا، پھر وہ پانی جو حضرت یحییٰ علیہ السلام کے ایڑی سے پیدا ہوا، رب فرماتا ہے  
اِنَّ كَسْرَ بَرَجْلِكَ هَذَا مَقْنَنٌ يَّارِدُ دُشْرَابَ بَعْضِ كَيْفِ نَزْدِكِ بِمَجْرُوهِ پانی جو جناب مریم کے لیے جاری کیا گیا۔ قد جعل ربك  
نَحْتِ سُرِيَا۔ خیال رہے کہ جس پانی کو اشد والوں سے بہت ہو مادی سے اس کی عزت و عظمت ہے۔ اور جس کو برتن سے  
نسبت مجروحہ مخصوص اگر یہ دونوں پانی افضل مخلوق ہیں آب زمزم کی تعظیم ایمان کا رکن ہے اور گنگا کے پال کی تعظیم کفر ہے کہ مذمت  
کفر ہے لہٰذا اس حدیث کی تائید وہ آیت کریمہ کرتی ہے وَنُفِثَ مِنْ شَيْءٍ اِلَيْهِمْ بِمَحْدَةٍ بَعْضُ رَوَايَاتِ میں ہے کہ حضور اور  
نے ایک مٹی لکیریاں ہیں تو ان لکیریوں نے قبیح پڑی ہم سب نے سی حضور انور نے ان حضرات کے کانوں سے جواب اٹھائیے  
ہیں سے انہوں نے یہ قبیح منہ کی حضور کی نظر حضور ہاتھ حضور کی توبہ عالم حجب کا مشاہدہ کرادیا ہے جس حضور پر سوار ہو گئے  
تو اس کی آنکھوں نے قبر کا غضب دیکھ کر مرد سے کی پہنچ دیکھ کر سی لی لہٰذا صلی اللہ علیہ وسلم کسی سطر میں تھے کہ پانی کی کی ہو گئی تب یہ فرمایا  
پانی سے مراد ہے حضور انور کے مجروحہ سے پیدا ہونے والا پانی جیسا کہ اگلے مضمون سے ظاہر ہے یہی تم کو پانی ہم کل اپنی انگلیوں سے  
نکال کر دکھائیں گے پانی کے انتظار کرو جو چیز انتظار کے بعد ملتی ہے اس کی قدر ہوتی ہے +



إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَفَانُطَلَّقَ النَّاسُ لَا يَلِيُو أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ قَالَ أَبُو فِكَكَدَا  
فَبَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْرُحُ حَقَّ أَبْهَارِ اللَّيْلِ فَمَكَانَ عَرِيقِ نَقِي  
فَوَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ احْفَظُوا عَلَيْنَا صَوْتَكُمْ فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ سَبَقَ رَسُوْلَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِي ظَهْرِهَا تَقْرَأُ الرُّبُوءَ فَكَبَّكَ نَسِيْدُنَا حَقَّ  
إِذَا أَرْتَفَعَتِ الشَّمْسُ تَرْتَلُ ثُمَّ دَعَا بِبَيْضَاءَ كَانَتْ مَعِيَ فِيهَا شَيْءٌ مِّنْ مَّاءٍ فَتَرَوْنَا

تو دیکھو اس طرح کہ کوئی کسی پر توجہ نہیں کرتا تھا سوائے بڑا تھا کہ فرماتے ہیں کہ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں  
سہمے تھے حتیٰ کہ رات آدمی ہو گئی تھے تو آپ راستہ سے بٹ گئے تو آپ نے پتہ سربارک رکھا پھر  
فرمایا کہ ہم پر ہماری نذر کی ممانعت کرتا ہے تو پسے جو صاحب جاسگے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
تھے جب کہ دھوپ آپ کی پشت شریف میں تھی تھ پھر دیا اسامہ جو چنانچہ ہم سو رہے تھے پھر چلے گئے حتیٰ کہ  
جب سورج پڑ گیا تو حضور اترے پھر دھوپ کا برتن نکالا جو میرے ساتھ تھا ہمیں کچھ پانی تھا تو اس سے دھو کر کھاتے

تھے کیونکہ گرمی سمیت تھی پانی کی کمی تھی سفر پر تھا اور منزل بڑی تھی کہ پانی ملے لیکن ایسا بھی کہ وعدہ اس کا کیا گیا تھا اس لئے کوئی  
کسی کی طرف دھیان نہ کرتا تھا راستہ ملے کہنے کی بریک کو نکرتے تھے ایسا رہا ہے ہجرت سے معنی حضرت ابوبار کے معنی ہیں ایک  
حضرت گزریا ہی زیادہ حضرت گزریا تھوڑا حضرت بانی رہ گیا تو رات کا اجیری حضرت آگیا تھ ہی خدا کا طریقہ ہے ہم لوگ سوتے ہیں  
تم میں سے بعض حضرات غار جگر خیال رکھیں وچھٹ جاتے پر ہم کو بیدار کر دے تھے ہمیں سب لوگ سوتے رہ گئے حتیٰ کہ دن  
پڑا تو کیا تب سب سے پہلے حضور انور کی آنکھ کھلی، بھیاں سے کہ حضور انور کا سوتا رہتا تھا بلکہ اس رات  
رب نے صاف ہے محبوب کو اپنی طرف متوجہ کر دیا جس سے آپ کی توجہ اس دنیا کی طرف نہیں رہی اور مارا صاف ہو گئی تاکہ لوگوں کو نماز  
تھا پڑھنے کا طریقہ بتا دے، اس قسم میں ہی تخلیق تھی، اس قسم پر ہر اہل اوقات قربان لکھا یہ حدیث اس حرام کے معنی ہیں  
کہ ہماری صورت آنکھیں سوتی ہیں دل جاگتا ہے ۵۵ اس حد سے آگے چلنا چند دھوپ سے تھا ایک یہ کہ ابھی وقت مکہ تھا  
اور سفر عرب کی تھا بھیاں فرمایا کہ وقت کو سمجھتی ہی نکل جاوے اور کچھ سفر میں ملے جو جاوے دوسرے کہ آئندہ صبح اس جگہ  
پہنچ کر دیکھنا تھا اس مجرہ کے لیے وہ جگہ ایسی تھی جس سے شقی القرد نکلتا ہے، کے لیے صفا ساڑھے تیس سو سے یہ کہ یہاں غار تھا  
ہوئی تھی اس جگہ سے جلد بھٹ جائیں، دوسری جگہ جاکر پڑھیں (الذمقات) مگر یہی مدد ہمیں قوی ہیں تھے بیضاۃ دراصل عروضا  
تھا یعنی دھوپ کا آکر وضو دے سے بدلا گیا خیال رہے کہ حضور کی خدمت و حضور نہیں توڑتی بیاں و حضور کی دوسری دوسرے ٹوٹا ہو گا یا حضور پر  
و حضور کیا ثواب کے لیے نبی کی خدمت و حضور نہیں توڑتی شہید کی موت غفلت نہیں توڑتی۔

فَمِنْهَا وَضُوءٌ دُونَ وَضُوءٍ قَدْ وَبَقِيَ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ أَقْدَرُ - أَلَا اسْتَفْلِدُ فَكَيْتَ  
مِيضَاتِكَ فَيَكُونُ سَهَابًا ثُمَّ أَذْ - بَلَا أَيْ بِالنَّصِ أَذْ فَصَلَّى رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يَلَمْزْ الْفِدَاةَ وَرَكِبَ رَكْبَتَا سَعْدٍ  
فَأَنْتَهَبْنَا إِلَى النَّاسِ حِينَ امْتَدَّ الشَّهَارُ وَحَيَّ كُلَّ شَيْءٍ وَهُمْ يَقُولُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
هَلَكْنَا وَعَصِيْنَا فَقَالَ لَا هَلَكْتُ عَلَيْكُمْ وَدَعَا بِالْبَيْسَاءِ فَجَعَلَا يَصْبُ ابْنَتُهُ  
يُتَقَرِّبُهُمْ فَلَمْ يَجِدْ أَنَّ رَأَى النَّاسَ مَاءً فِي الْبَيْتَاءِ تَكَابَوْا عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

بھادھو کہ نماز وضوؤں سے کم فرمایا کہ کھپانی پانی ہا گیا فرمایا اس برتن کو ہمارے لیے سنبھال کر کتنا کہ اس سے یہ سنبھال  
حکایت سبھرا ہوگا نہ پھر جناب جلال نے نماز کی ادان کی تھ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو  
رکعتیں پڑھیں پھر حجر کے فرض پڑھے تھ اور سوار ہو گئے تھ حضور کے ساتھ سوار ہوئے تو ہم لوگ  
تک اس وقت پہنچے جب دن چڑھ گیا تھ اور ہر چیز گرم ہو گئی تو کمرہ رہے تھے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاک ہو گئے  
ہم پیاس سے ہو گئے تو فرمایا تم پر چاک نہ کہنے لگ اور وضو کا برتن نکالیا تو آپ وضو نہ پئے گئے وہ ابوتامدہ لوگ کو چہ نے  
کے دیر نہ ہوئی تھی کہ لوگ نے برتن میں پانی دیکھ کر یہ لوگ اس پر ٹوٹ پڑے تھ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لہ یعنی اس برتن پر مارا ایک ایسا سحر طالع ہوا جس کے نئے تاراب رہی گئے۔ ہا کہے میں شائد اسرو اس سے ہے ہی میں شائد  
خبر دانی خبر رکھے تھے یا خبر دینے والے یا خبر لینے والے اس سے واسطے تھی معلوم ہونے ایک یہ راوا نمار کی طرح صاعدا  
کے لیے بھی اداں کہی جادو سے نہ دوسرے یہ اگر ہر سارے سامی نازن ناز کی مکرر مع ہوں پھر بھی اس کی جادو سے نہ بلکہ اگر کوئی  
شخص جنگل میں اکیلے ناز پڑے تب بھی اس کہہ لے کہ اس سے ساتھ فرشتے ملا پڑھیں گے اور جہاں تکسداں سے آواز پہنچے وہاں  
تک ہا ہر ذرہ ہر قطرہ اس کے ایمان مارا ہا جادو سے کا گھ اس میں شریعت سے بھی منکر یہ معلوم ہوا کہ اگر ہر ذرہ اور قطرہ ہوا  
تھ اچھو گئی ہوں اور ندان سے پہلے ہا کر انا دوسرا تو سداں کی تھ قصا ہا ہے لیکن اگر میں اداں لیے سنتیں رہا تو میں اتر کی قصا  
نہیں اور اگر دونوں رسنے تھے بعد رواں قصا پڑھیں ہا میں سداں کی قصا میں کتب خرا گھ اس سے سداں ہوا ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳  
کرام حضور اللہ کے ساتھ تھے جو نا فقر کی قصا میں حضور کے ساتھ رہے اور نام صواب آئے نہ گئے تے ریگستان کے فقر  
ہی ہوا تھے کہ کوٹ پر سداں جلمے رہے کی کو سداں کرتے میں آگے مارا حضرت شہر لکے اور حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کے  
ہا لے ۹۰ مسلم ہا کہ اچھو تھ پیاس فقر دانا کی شکا ت حضور سے کر سکتے ہیں یہ شرک نہیں بلکہ صفت صواب سے ہادش رہے ہاں  
زیادہ ہو جائے قطع سداں کی شکا ایت حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میں کیوں کر رہا چھے اپنی تکالیف ہاں یا ما پ سے کہتے میں است

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْيَا أَمَلًا كُلَّكُمْ سَيَرُونِي قَالَ فَفَعَلُوا أَجْعَلُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُبُّ وَأَسْفِهِمْ حَتَّى مَبْقَى غَيْرِي  
وَعَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ فَقَالَ لِي إِشْرَبْ  
فَقُلْتُ لَا أَشْرَبُ حَتَّى تَشْرِبَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ سَائِرَ أَتَقَوْمٍ أَخَذَهُمْ  
قَالَ فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ قَالَ فَكَانَ النَّاسُ أَسَاءُ جَاءَتْ رِوَاةٌ مَرَاةٌ مَسَلَتْ  
هَكَذَا فِي صَحِيحِهِ وَكَذَا فِي كِتَابِ الْحَبَشِيِّ وَجَامِعِ الزُّهَوِيِّ وَكَذَا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اطلاق آپ سے حکومت سب میری ہو جائے گی لہذا میں نے فرمایا کہ لوگوں نے ایسا ہی  
کیا اللہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ یلنے گئے اور میں پلانے لگا حتیٰ کہ میرے اور رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے سوا کوئی بال ذرہ اسے پیرا نہ لیا پھر اندیشہ مجھ سے فرمایا پیو میں نے عرض کیا میں نہیں پیوں گا حتیٰ کہ  
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پی لیں تو فرمایا قوم کر پلانے والا آفریں جوتا ہے لہذا فرمایا تو پیئے اور  
حضرت صفیہ یا فرمایا اسی نے کہ لوگ پانی پر پہنچے عرب میری کراحت یا نہ عاف (مسلم) ان کی صحیح میں  
یوں ہی ہے اور ایسے ہی ہے کتاب عمیدی اور جامع الاصول میں اور زیادہ

تکالیف حضور سے نہ کہے تو کسی سے کہے حضور سب کے پناہ کا دیں یہ پناہ تا قیامت ہے لہذا آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ بہت  
تیر مگر جیسے ہوئے ریت سخت پیاس کی حالت میں اپنا تک پانی نظر آباد سے تو پیاسوں کی بے قراری کیا حال ہو گا اس کا اندازہ  
وہ ہی کر سکتا ہے جو کسی ان حالات سے دوچار ہوا جو سب حضرات محوم کر پانی پر ٹوٹ پڑے ۔  
لہذا یعنی آپس میں دھکا ہیل نہ کرو پانی کم ہیں ہے سب کو بہت پانی عطا ہو گا پانی کافی ہے لہذا یہی یہ حکم پاتے ہی ان حضرات  
کی بے چینی جاتی رہی الطیہان کی لہر دوڑ گئی اس سے معلوم ہوا کہ ہر وقت آپھے اطلاق سے بڑا ندا کرے آج کل ایسے الزام پر  
قطار نکلاتے ہیں یہ بہت اچھا ہے اور اس کا ماخذ یہ فرمان حالی ہو سکتا ہے لہذا یعنی سب لوگ پی چکے دھوکہ چکے صرف  
ہم دو صاحبوں کے سوا کوئی باقی نہ رہا لہذا یہی قانون یہ ہے کہ بلا لے والا پیچے پیچے کھلانے والا پیچے کھائے ہم میں پلانے  
ولے اس سے ہم تہا سے بھی بعد نہیں گئے خیال رہے کہ رب تعالیٰ کی طرف سے قاسم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور تا  
قیامت ہیں اور حضور انور کی طرف سے قاسم حضرت ابوقحافہ تھے حقیقتہً پلانے ولے حضور انور تھے طامہری ساقی ابوقحافہ  
لہذا حدیث پر اعتراض نہیں کہ ساقی تو حضرت ابوقحافہ تھے لہذا اس واقعہ کے بعد ہم پانی کے کنوئیں پر پہنچے تو اس طرح  
پہنچے کہ پانی سے غوب میر تھے کہونکہ حضور کے چتر فیض سے پانی پی چکے تھے ۔

فِي الْمَصَابِيحِ بَعْدَ قَوْلِهِ اخْرُجْمْ نَقَضَ شَرِبًا. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ تَكَانَ  
يَوْمَ غَزْوَةِ بُؤَاكَ أَصَابَ انْكَاسَ مَجَاعَةٍ فَقَالَ عُمَيْرُ بْنُ سُوَيْدٍ أَمْلَيْتُمْ أَدْعَاهُمْ  
بِقُضْلِ أَرْوَاحِهِمْ ثُمَّ أَدْعَاهُمْ أَمْلَيْتُمْ لَهُمْ عَلَيْهِمْ الْبَرَكَةُ فَقَالَ نَعَمْ قَدْ عَابَتْ طَحْرُ  
فَبَسَطْتُ لَكُمْ عَابَ قُضْلِ أَرْوَاحِهِمْ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَحْيَى يَكْفِي ذُرَّةً وَيَحْيَى الْإِخْرَاجُ  
يَكْفِي سَبْرًا وَيَحْيَى الْإِخْرَاجُ كَثْرَةً حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى الشَّطْرِ شَيْءٌ لَيْسَ يُقْدَعُ عَارِسُ  
أَمْلَيْتُمْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ خَذُوا فِي أَوْعَادِكُمْ فَأَخَذُوا

مصاحیح میں انحرک کے بعد فقہ شریانیہ فرمایا کہ روایت ہے حضرت ابوہریرہ سے فرمایا کہ جب غزوہ تبوک کا  
دن ہوا تو لوگوں کو بھوک نے گھیر لیا تھے جناب عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ ان لوگوں سے ان کے پیٹے پر گئے  
تو شے منگائیے پھر ان کے پیٹے اندر سے اس کمانے پر برکت کہ ما کیجئے فرمایا ہاں تھے چنانچہ دسترخوان منگایا  
اسے بچھایا پھر ان کے پیٹے پر گئے تو شے منگائے تو کوئل شکر ایک مٹی جو ادا لائے گا کہ کوئل ایک ٹھنڈا پھار  
اللہ کوئل دوسرا روٹی کا ٹکڑا تھے حتیٰ کہ دسترخوان پر شکر کی چیزیں جمع ہو گئیں تھیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے برکت کی دعا کی پھر فرمایا کہ اسے اپنے برتنوں میں لے لو تھے چنانچہ لوگوں نے اپنے برتنوں

لے لیے یعنی مصاحیح کی روایت میں ہے ساقی القوم اخذوا شربة من ماء شرب ذہا لکھ تبوک ایک مشہور بستی  
ہے جہاز اور شام کے درمیان خیبر سے پانچ سو میل جانب عمان ہے اور خیبر مدینہ منورہ سے ایک سو چالیس میل ہے تبوک  
کو بعض نوروں نے منصرف مانا ہے مگر قوی یہ ہے کہ یہ خیبر معروف ہے کہ وزن فعل ہے اور ضم بعض نے کہا کہ تائید ہے اللہ  
مگر قوی یہ ہے کہ کوٹ نہیں کہ ایک جگہ کا نام ہے مگر مذکور ہے یہ غزوہ شمسہ فجر ہی ماہ رجب میں ہوا یہ حضور انور کا آخری غزوہ ہے  
اوٹ کی سواری سے مدینہ منورہ سے ایک ماہ کا راستہ ہے اب قریبانی جہاز مدینہ منورہ سے عمان ڈھانی گھنٹہ میں پہنچ جاتے ہیں۔  
اسی غزوہ کا ذکر سورہ توبہ شریف میں ہے یہ غزوہ صحت گری میں واقع ہوا تھا لوگوں پر بہت سختی تھی لکھ اوٹ لوگوں نے حضور انور  
سے اوٹ منزع کرنے کی اجازت مانگی اجازت دے دی گئی لوگ اوٹ ذبح کر کے کھانے کے کئی اوٹ ذبح ہو گئے حسب  
جناب فاروق اعظم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس طرح ساری ساری سواریاں ختم ہو جائیں گی پھر جہاد اللہ سفر کیسے ہوگا حضور  
ذبح ہو کر دیں اور یہ کرم فرمادیں آپ کی زبان پاک میں سب کچھ ہے شعر

تہا لنا ایک حکم کرم میں سب کچھ ہے ہر سے جوئے تو سر دگرار ہم بھی ہیں

لکھ غور کہ کثرت ہی فوج کا ماشی یہ تھا اس بے مٹر سال میں کیسے کام انجام دیے دنیا اس سے دست بردار ہے آج کل فوجوں

فِي أَوْعِيَتِهِمْ حَتَّى مَا تَرَكَُوا فِي الْأَعْسَكَرِ وَعَاءً إِلَّا مَلَأُوهُ قَالُوا كَلَّا حَتَّى  
 تَشَبِعُوا وَفَضَلْتُمْ فَضْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ لَا سَاسَ إِلَّا اللَّهُ يَهْدِي عِبْدَهُ غَيْرَ شَاكٍ فَيُجْجَبُ  
 عَنِ الْجَنَّةِ رِفَاعَهُ مُسْلِمًا.. وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 عَرُوسًا يَكْنَى فَعَمِدَتِ ابْنَتِي أُمِّ سُلَيْمٍ ابْنِ تَمْرٍ وَسَمَنَ وَأَقْطَفَ فَصَنَعَتْ

میں سے یا حتی کہ لشکر میں کوئی برتن نہ چھوڑ کر اسے چھوڑا پھر کیا اس کی سیر ہو گئے اور باقی پہنچ رہا ہے تب  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول  
 ہوں اللہ کوئی بندہ اس کو گواہی کوئے کہ اللہ سے نہ ملے گا جب کہ شک نہ کرے پھر وہ جنت سے  
 مجاہد میں بھی رہے گا مسلم، عداوت ہے سعادت انس سے فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہایت  
 زینب کا نکاح میں نوشاد تھے میری ماں ام سلمہ نے کچھ چھوڑے مگر در چیز کا ارادہ کیا اس سے علوہ بنایا

کے راشن اور ان کے آرام و عیش بھی دیکھو ۵۵ یہ سب کچھ مل کر انما میں نہ جا کر ایک دن کا کھانا بھی ہو جائے گا یعنی ان مروجہ چیزوں  
 میں سے جو بھی چاہیں ہنسی پا جو ملے لو اپنے بڑی ہر چیز سے محروم

۵۵ اس طرح کہ جتنا پہلے تھا اتنا ہی زیادہ جیسا کہ دوسری روایات میں ہے ۵۵ اس گواہی سے دو نئے معلوم ہوئے ایک یہ کہ حضور  
 صلی اللہ علیہ وسلم رب تعالیٰ کی توحید کے گواہ ہیں اور اپنی نبوت کے گواہ جیسے رب تعالیٰ خود اپنی وحدانیت کا گواہ ہے فرماتا  
 ہے شَهِدَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَأُشْرِكُوا بِهِ مَا لَئِنْ عَلِمْتُمْ لَآتِيَنَّكُمْ بِهِ دَلِيلًا مِمَّنْ لَا يَخْلُفُ عَٰثِرًا بِمَا كَذَبَ الْفَاٰسِقُونَ  
 اور آیات دیکھ کر بندہ کا یقین اور زیادہ ہو جاتا ہے اور زراعتی یقین پر گواہی و باساعت ہے گویا اب دیکھ کر نبوت و وحدانیت  
 کی گواہی دے رہا ہے پہلے شکر گواہی دی تھی اب دیکھ کر گواہی دے گا کہ یہ ناممکن ہے کہ بندہ کا توحید و رسالت پر اس کا خاتمہ  
 ہو اور پھر وہ جنت میں بھی نہ جائے وہ جنت میں ضرور جائیگا خواہ اور ہی وہاں پہنچے یا کچھ سزا یا کچھ پاک و صاف ہو کر مگر شرط یہ ہے کہ  
 اس گواہی میں حورو نہ کرے دل کے یقین سے گواہی دے لہذا اس بشارت سے منافقین خارج ہیں۔ خیال رہے کہ ان جیسی احادیث  
 میں کلمہ سے مراد سانس لہا کی حقانیت ہوتے ہیں جیسے کہا جاتا ہے کہ ملازمین اللہ کے حنا صاحب ہے اللہ سے مراد ہے پوری سورۃ فاتحہ لہذا  
 یہ نہیں کہا جاسکتا کہ مرزائی۔ پکڑ لوں سب ہی کلمہ پڑھتے ہیں کیا سب جنت میں حضور فرماتے ہیں کہ میری امت کے تہنیز لڑتے ہو گئے مگر نے دیکھ دیے ہو گئے  
 سوا ایک کے ۵۵ میں حضور نور سے جناب ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا سے بنا نکاح کیا تھا عروس دو لہا۔ دو لہن دو لہا پر لہا جاتا ہے یعنی  
 نوشاد یعنی زیادہ لہا یا تھوڑا لہا اس لئے منکر بیکر قریش کا یہ اب ہونے والے مرد سے کہتے ہیں تم کو تمہارا عروس تو وہ مرد ہو یا عورت +

حِينَ ضَبَعَلْتُهُ فِي تَوَرَّقَعَاكَ يَا أَسَدَ هَبْ بِهَذَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَعِثْتُ بِهَذَا إِلَيْكَ أَفَنِي وَهِيَ تَقْرِيكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا الْكَرِيمَ قَبِيلُ رَسُولِ اللَّهِ فَذَهَبْتُ فَقُلْتُ فَقَالَ صَعِدْتُكُمْ قَالَ أَدْعُبُكَ فَادْعُ عَمْرُوَ فَلَمَّا دَفَعْنَا قَفْلَانَا نَجَلْنَا سَمَاءَهُمْ وَدَعَا عَمْرُوَ مَنْ لَقِيتُ فَدَعَا عَمْرُوَ سَنَ سَمْعِي وَمَنْ لَقِيتُ فَرَجَعْتُ فَدَا أَلْبَبْتُ غَاثُ بِأَهْلِهِ قَبِيلُ لَيْثٍ عَدَدَكُمْ كَمَا كَانُوا قَالَ زُهَّادُ شَيْخَانِي فَدَرَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَحْبَهُ عَلَى تَيْسَتِ الْعُحَّةِ

اسے ایک پیار میں ڈالا اللہ بولیں اسے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سے باز عرض کرد کہ میری ماں نے یہ آپ کی خدمت میں بھیجا ہے وہ آپ کو سلام کہتی ہیں اور عرض کرتی ہیں کہ یہ آپ کے لیے ہماری طرف سے تحفہ سا ہے یہ ہے تمہارے اللہ کے رسول چنانچہ میں گیا اور میں نے یہ کہنا یا اسے رکھ دو کہ پھر فرمایا جاؤ پہلے پاس نکلے غلام کو اور غلام کو بلادو جن کا حضور نے نام لیا اور جس سے تم فرماتے ہو پاس بلاؤ کہ میں نہیں میں ملو لیا جس کا نام لیا تھا اور اسے بھی جس سے میں پھر میں لوں تو گھر حاضرین سے بھرا تھا جناب انس سے کہا گیا کہ کتنے شہر لوگ تھے فرمایا تیرے تین شوہر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اس صوفی پر ہاتھ رکھا اور جوا اللہ نے چاہا وہ

اسے حکوۃ شریف کے عام نور میں تو ہے حق کے ساتھ جس سخنی میں رہے ہی سے دونوں کے سہمی ایک ہی میں یعنی بڑا پیار جس میں پانی بھی پیا جاوے سالن میں کھایا جاوے سگے یعنی یہ ہر حضور اور کے لائق تو ہیں ہے تحفہ سا ہے مگر حضور انور کرم کریم اللہ سے قبول فرمادیں تو دیکھیں کہ کتنا ہے اور کیا ہے یہ نظر فرمائیں کہ کس دل سے بھیجا ہے سگے حرقہ ہمارا کہ تھا کہ خیر یہ کہ بھی مد نہ فرماتے تھے ایسی خوشی سے قبول فرماتے تھے کہ وہ نے واسے کا دل خوش ہو جاتا تھا بہت ہی رغبت کا اظہار فرماتے تھے یہ خلق کریمہ قیامت تک ہیں امت دن رات ایصال ثواب کرتی رہے گی وہاں سے قبولیت بلکہ اس کا بہترین بدلہ تھا ہے کہ بعض لوگ اپنی ساری عبادات حضور انور کی طرف سے ادا کرتے ہیں نماز، روزہ، حج وغیرہ انشاء اللہ ان کے بدلے مد نہ ہونگے قبول ہوں گے اور نہ معلوم پھر سے کیا ملے گا ایک صحابی نے لکڑی پیش کی تھی اسے پھر سونا صاف ہوا تھا صاف کر کے ہم کو رحمت کی نظر سے ایک بار دیکھ لیں تمہاری ساری محنت لکھانے تک جاوے یہ فرادس میں شعر سایہ دمن سن لوہ والی قرآن سن لوہ صدقہ تم پر جان سن لوہ اسے مرے سلطان سن لوہ اس سے معلوم ہوا کہ حضور انور کی بارگاہ میں سلام کیلئے سب صحابہ ہے ترجیحی نازین کی معرفت مسلمان سلام کہنا آتے ہیں سگے حضور نے کرم کریم اللہ سے اس تحفہ سے کھانے کو گویا اپنا دلیر بنا لیا اس لیے لوگوں کو جمع فرمایا اور خود جناب انس کو بھی بلائے صیحاب اب سے یہ فرمایا کہ مجھے دیکھا ہے دعوت دے لاپنگے تو اس چیز کے شوقین ہوتے ہیں انہوں نے سامنے مدینہ منورہ کو دعوت دے دی ہوگی سگے

وَتَكَلِّمُ بِمَا شَاءَ أَمْلَهُ ثُمَّ دَسَّوْا عَشْرَةَ يَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَقُولُ لَهُمْ أَذْكُرُوا  
 أَسْمَ أَمْلَهُ وَيَأْكُلُ كُلُّ رَجُلٍ وَمَعَايِلِيهِ قَالَ فَاتَّكَرَّ حَتَّى شَبِعُوا فَخَرَجَتْ كَالْقَعَةِ  
 وَدَخَلَتْ طَائِفَةً حَتَّى كَلُّوا كُلُّهُمْ فَكَلَّ بَنِي يَأْكُلُونَ أَرْفَعُ قَرْنَعَتُ مَا أَذْرَى حِينَ  
 وَضِعَتْ كَانَ الْكُرَّاءُ رَجَبِينَ رَفِيعَتِ مَتَّقٍ عِنْدَهُ ۚ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ .....  
 عَزَّوَجَلَّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى تَأْصِيفِهِ قَدْ أُعْطِيَ فَلَا يَكُودُ  
 لِيَبْرُكْتَ لِحَقِّ بَنِي إِسْرَافِيلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِبَعَارِكُمْ فُلْتُمْ قَدْ عَيِي

پڑھنا ہے پھر حضورؐ دس کربہ لے گئے اس سے کھانے کے حضور ان سے فرماتے تھے کہ اللہ کا نام وادھر ہر شخص  
 اپنے سامنے سے کھائے کہ فرمایا کہ لوگوں نے کھایا مٹی کر سیر ہو گئے ایک ٹوکھا نکلتا تھا اور سر اور آتما تھا کہ  
 سب نے کھالیا پھر مجھ سے حضورؐ نے فرمایا اے اس اٹھاؤ میں نے اٹھایا جب اٹھایا تو مجھے پتہ نہیں کہ  
 جب رکھا گیا تھا جب زیادہ اٹھایا جب اٹھایا گیا کہ اسلم بخاری اسلم ہے حضرت ہمارے فرماتے ہیں کہ  
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد کیا میں اونٹنی پر تھا کہ جو شک گیا تھا تو وہ چل سکتا تھا  
 مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے اونٹ کو کیا ہوا میں نے کہا کہ شک گیا ہے۔

گھر سے مراد ہے گھر اور مسجد نبوی شریف دونوں میں دور گھر شریف میں تین سو آدمیوں کی جگہ نہ تھی جہاں مسجد شریف میں ٹھہرانے جاتے  
 تھے یہاں کے لغوی معنی ہیں مقدور و ادا و عبادہ میں معنی قریب قریب استعمال ہوتا ہے یعنی وہ لوگ کم نہیں تین سو آدمی تھے کچھ کم یا زیادہ +  
 اسے یہ خبر نہیں کہ کیا پڑھا و دعا و برکت ہی فرمائی ہوگی معلوم ہوا کہ کھانا سامنے رکھ کر دعا کرنا قرآن مجید پڑھنا جائز بلکہ سنت رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم ہے فاتحہ میں یہ ہی ہوتا ہے کہ کھانا سامنے رکھ کر دعا کرنا قرآن مجید پڑھتے ہیں اور ایصال ثواب کی دعا کرتے ہیں۔  
 حضور انورؐ قربانی کے جانور کو سامنے رکھ کر فرماتے تھے کہ مولا یہ میری امت کی طرف سے ہے اسے قبول فرما یہ ہے ایصال ثواب  
 سکھ یہ دونوں کام سنت طعام ہیں یعنی بسم اللہ پڑھنا اور اپنے سامنے سے کھانا بیچ میں سے دکھائے دوسرے کے آگے سے  
 اٹھائے سکھ یہ تردد ظاہر کے لحاظ سے ہے ورنہ اب کھانا زیادہ ہو چکا تھا کہ حضور کی دعا و برکت اور صحابہ کرام کا کھالینا شامل ہو  
 چکے تھے (مرقات) خیال رہے کہ حضور انورؐ نے جناب زبیرؓ سے جناح کر کے ولیمہ بخود کیا تھا جس میں ایک بکری ذبح کی تھی اس  
 میں ایک ہزار آدمی تھے اس میں ہی برکت ہوئی تھی یہ واقعہ اس حدیث کے طواف نہیں جس میں بکری ذبح کرنے کا ذکر ہے۔  
 سکھ نافع نافع سے معنی پانی چھڑکان پانی بکھیرنا اصطلاح میں نافع وہ اونٹ ہے جس سے کھیت کو پانی دیا جاوے اس پر بھی ساری  
 بھی کر لیتے ہیں یہ اونٹنی بھی ایسی ہی تھی +



فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهُ فَدَعَا لَهُ فَمَادَّ أَلْيَيْنَ يَدِي  
الْإِبِلِ قَدْ آمَهَا يَسِيرُ فَقَالَ لِي كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ قُلْتَ بِخَيْرٍ قَدْ أَصَابَتْهُ  
بَرَكَتُكَ قَالَ أَفَتَبِيعُ غَنِيًّا بِوَقِيْبَةٍ فَمَعْتَهُ عَلَى أَنْ لِي فَقَارَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمَّا  
قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ عُدَّتْ عَلَيْهِ بِأَلْبَعِيرٍ فَأَعْطَانِي  
ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَى مَتْنُونٍ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ

تسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے اونٹ کوڑنا چلا اس کے لیے دعا کی وہ کون دوسرے اونٹ کے گائے  
پہلے لگا لگا پھر مجھ سے فرمایا اپنے اونٹ کو گایا دیکھتے ہیں نے کہا میری جگہ سے بھاگے آپ کی برکت  
پہنچ گئی فرمایا لگا لگا تم اسے ایک دیر میں میرے ہاتھ فروخت کر دو گے کہ تو میں نے اونٹ حضور کے ہاتھ اس  
شرط پر فروخت کر دیا کہ مجھے سونے تک ہر شے کی پشت پر ہوں گا جس پر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے میں میرے گائے کے  
ہاں سے گیا مجھے حضور نے اسی قیمت پر دی اور اونٹ بھی لٹا تھا اسلئے بھائی بھائی ہے ابو حمید صاحبی سے فرماتے ہیں ہم

لے دعا فرمائی اس اونٹ کو قوت طاقت ملنے کی اس دعا سے اس اونٹ میں نفاذ کیا جس کو وہ نظر فرمادی اس میں قوت آواز سے شعر  
مجھ سے ہے اس کی طاقت پر دائم درود مجھ سے ہے کس کی قوت پر لاکھوں سلام

لگا لگا تھا امہاریاں ہے میں بدی کا ان دونوں کے سہی ایک ہی ہیں اہل سے مراد ہیں سارے اونٹ یعنی اب میرا یہ تھا کہ ان اونٹ  
دوسرے اونٹوں سے گائے کے چلا تھا لگا لگا میں اب جو میرے اونٹ میں یہ زور آیا ہے وہ آپ کی طاقت ہے کہ اب یہ دو کے نہیں رکتا  
وہتا ہے اللہ تعالیٰ ہی مگر وہ تیسرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت لگا لگا تو یہ چالیس روپے کا ہوتا ہے اور وہ ہم ساٹھ چار آنے  
کا کل گیارہ روپہ چار آنہ میں اونٹ کا سودا طے ہوا۔ اس زمانہ میں جانوروں کی قیمتیں بہت تھوڑی تھیں لگا لگا فقار جمع ہے فقرہ کی  
بسمی جوڑ اسی لئے حضور انور کی کوار کا نام نفاذ ہوتا تھا کہ اس میں جوڑ تھے یہاں اس سے مراد ہیں اونٹ کہ بیٹھ کی ہڈیاں یعنی میں  
فروخت تو کر دیا ہوں مگر شرط یہ ہے کہ میرے سورہ تک اس پر سواری کروں گا وہاں پہنچ کر حضور کے حوالہ کروں گا لگا لگا یہ بیع بظاہر بیع ہوا  
ہے جو کہ منہوع ہے مگر درحقیقت یہ بیع نہیں بلکہ وعدہ بیع تھا کیونکہ بیع میں ضروری ہے کہ دو طرفہ اور بار نہ ہو یا قیمت پر یا چیز  
پر اسی مجلس عقد میں قبضہ ہو جائے یہاں حضور انور سے قیمت دی نہ حضرت جابر نے اونٹ دیا لہذا یہ بیع نہ تھی بلکہ بیع کا وعدہ تھا  
مدینہ منورہ اگر اونٹ دینے قیمت یہ ہے پر بیع ہوئی یا یوں کہو کہ بظاہر بیع تھی حقیقت نہ تھی اسی لئے حضور انور سے چالیس روپے کا وعدہ فرمایا  
اور اونٹ بھی بعض صاحبوں نے فرمایا کہ یہ حدیث منسوخ ہے بعض نے فرمایا کہ یہ شرط عقد میں داخل نہ تھی بلکہ عقد سے پہلے یا اس  
کے بعد لگائی گئی بعض نے فرمایا کہ یہ شرط حضرت جابرؓ طرف سے نہ تھی بلکہ حضور انورؐ کی طرف سے بطور رعایت پیش کی گئی تھی مگر

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزُوهُ تَبَوُّكَ فَاتَيْنَا قَادِي أُنْقَرَى عَلَى  
حَدِيثِهِ لِامْرَأَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْرُصْوهَا فَخَرَصْتَا  
فَاخْرَصَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ وَقَالَ اخْصِيهَا حَتَّى  
نَرْجِعَ رَيْثَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَأَنْطَلَقَا حَتَّى قَدِمَا تَبَوُّكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَيْتُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيحٌ سَدِيدَةٌ فَلَا يَقُمْ فِيهَا أَحَدٌ  
فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ فَلْيُسْجِدْ عِوَاهَ فَهَيَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَعَمَلَتْهُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں گئے تو ادوی قری میں ایک حدیث کے باعث پہنچے ملے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس باغ میں جھولوں گا اندازہ لگاؤ کہ ہم نے لگا یا اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس دس، نوازدہ لگا یا اللہ اور اس حدیث سے کہ کہ اس کا وزن خیال رکھنا تھا کہ ہم تجھے تکلیف دلاؤں گا اور اللہ ہم پر رحم فرمائے گئے تھے کہ تبوک پہنچ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات تم پر سخت ہوا پڑے گی تو اس میں کوئی کھڑا نہ ہو جس کے پاس اونٹ ہو وہ اس کی رسی مضبوط باندھ دے ملے چنانچہ بہت سخت ہوا پڑی ایک شخص کھڑا ہو گیا اسے ہوا نے اٹھا

پہلی توجیہ تو یہ معلوم ہوتی ہے۔ پھر حال یہ حدیث اس حدیث کے خلاف ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع قبل بالکاف سے منع فرمایا یا بیع باشرط سے منع فرمایا۔ احناف کے ملاں ہے، احناف کہتے ہیں کہ شرط فاسد لگانے سے بیع فاسد ہو جاتا ہے شرط فاسد کی تعریف اور شرط لگانے کی صورتیں کتب فقہ میں ملانے کہ وہ محض عقد میں ایسی شرط لگانا ہمارے جس میں کسی کا نفع ہو اور نفع والا خود شرط لگانے اور وہ شرط ایسی ہو کہ تجارت اس کا نقصان نہ کرتی ہو یہ بیع کو فاسد کر دیتا ہے۔

اس غزوہ تک کا ذکر پہلے جو چکا کہ یہ غزوہ مسیحیوں میں ہوا، دوسری قری مدینہ منورہ سے تین دن کی راہ کے فاصلہ پر واقع ہے شام کو جاتے ہوئے یہ مقام آتا ہے سکھ مدینہ، بستان، ماحط، اور صحر قربنا، ہم مٹی میں باغ عالبابہ، باغ بکھوروں کا تھا اور درخت پھل سے لودے ہوئے تھے پکے کے تر بہت تھے سکھ مٹی پر لوگوں نے مختلف انداز سے لگائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دس دستق کا اندازہ لگایا یعنی اس باغ میں بکھویریں دس دستق ہوں گی دستق ساٹھ صاع کا سوتا ہے اور صاع قربنا ساٹھ سے چار سیر کا درجنوں پر چل کھیت میں پودوں پر دلنے کا اندازہ لگانا آسان نہیں اس میں بڑی مساوت درکار ہے سکھ مٹی میں توڑ کر تول لینا وزن یاد رکھنا جب ہم وہاں آئیں تو ہم کو بتانا کہ چلوں کا کتنا وزن ہوا ہے، یعنی آج رات راتوا انتظام کر کے سوزارات میں کسی کو اٹھنے کی ضرورت نہ رہے دروز نقصان اٹھائے گا ۛ

الزینحی حتی انقنہ بجبائی طینی ثم اقبلت حتی قد متا وادی القری سئل رسول  
الله صلی اللہ علیہ وسلم اسرۃ عن حدیثہا کم بلغ شہرہا فقالت عشرۃ  
اوسق متفق علیہ وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم  
ستفتخون بضروری ارض بستی فیہا ایبراد فاذ اصبحت مونا فاحیلوا الی  
اہلہا فان لہا ذمۃ فراحما اذ قال فقمۃ ومہرا فاذ اناسہا حکن یختفیان

یا حتی کہ اسے علی کے ہاں لے کر چھٹیکہ دیا نہ پھر ہم اسے تم کی دہری تری پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اس عورت سے اس کے باغ کے متعلق پوچھا کہ دس کے ہیں کس حد تک پہنچے وہ بولی دس وقت تک (مسم بخدی  
مدایت ہے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم مصر فتح کر گئے تھے  
وہ بگڑے جس میں قیراط کا بہت نام لیا جاتا ہے تو جب تم سے فتح کو تو اس کے باشندوں سے جلا کر لیا  
کیونکہ اس کا احترام ہے اللہ تعالیٰ جسے یا فرمایا کہ سسرانی رشتہ ہے نہ پھر جب تم دو شخصوں کو ایسی

سلہ لی ایک قبیلہ کا نام ہے جس سے عام سانی تھای قبیلہ ملک میں تھایہ دونوں پہاڑ اس ہی جگہ واقع ہیں ان میں سے ایک کا نام  
آباد ہے دوسرے کا نام سنی بعض نے کہا کہ سنی سار بعد میں ہے مگر قوی یہ ہے کہ یہ (دونوں پہاڑین ہی میں ہیں (مرقات) یہ حضور اللہ  
کا بھروسہ ہے ملک دو بھروسے ہیں لہذا یہ خصوصاً کثیرہ سمورہ ہے کہ سمورہ کا اطلاق اسادہ سے تھا کہ اس میں ایک تولہ کا بھی فرق نہ ہوا  
حضرت اندلڑہ نہ تھا نہ کہ فرق ہوتا بلکہ یہ حضور اللہ کا طریح تھا لہذا مصر سے مراد یہی مشہور شہر مصر ہے جہاں یوسف علیہ السلام نے عظمت  
فرمائی تھی قیراط بہت چھوٹا سادہ ہے یعنی دبا کا میواں جتنے معنی وہاں کے تاجرین بہت ہی بے مروت ہیں کسی کی رعایت دتی بھر  
جی نہیں کہتے قیراط ملک کا حساب کرتے رہتے ہیں اگرچہ وہ چند رتی کا بھروسہ کئے رہتے ہیں انہی چھٹانک اتنی رتی معلوم ہوا کہ اس معصوۃ  
میں بہت سخت ہیں یہ ہی معلوم ہوا کہ تاجر کو سخت کیر ہوا نہیں چاہیے معمولی چیروں میں تولہ رتی کا حساب نہ کرے سونا چاندی اور چیز  
ہے اس میں رتی کا بھی حساب لگتا ہے لہذا یہی اگر یہ معصوۃ لے معاشرت میں سخت ہیں ان کے مزاج بھی سخت ہیں طبیعت بھی تیز  
ہے مگر تم ان کی سختی برداشت کرنا سے برتاؤ اچھا کرنا ان کی سختی کا مدد نہ کرنا سے کرنا لہذا یعنی ہم کو مصر والوں سے دو طرح تعلق  
ہے ایک یہ کہ ماریر قبیلہ مصر سے آئی تھیں جن کے بطن شریح سے ابراہیم ابن رسول اللہ پیدا ہوئے لہذا وہاں کے لوگوں کو ہماری  
طرف سے امان ہے ذرا معنی امان دوسرا تعلق یہ ہے کہ ہماری دہری صاحبہ حضرت امیرہ رضی اللہ عنہا مصری سے حضرت ابراہیم علیہ السلام  
کوئی تعین انھیں کی دوا دے ہم میں وہ صاحبہ دہری کا دھ ہے لہذا ان لوگوں سے ہماری قرارت دہری بھی ہے۔ مہرے سنی ہیں سسرانی  
رشتہ یعنی ہماری دہری مصر کی ہیں لہذا مصر میں سسرانی رشتہ ہے اس طرح اعلیٰ سے دو مسئلہ معلوم ہوئے ایک یہ کہ سسرانی

فِي مَوْضِعٍ لَيْسَ فَاخْذُحْ مِنْهَا قَالَ فَرَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ شَرَحْبِيلَ بْنِ  
حَسَنَةَ وَأَخَاهُ سَابِغَةَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعٍ لَيْسَ فَاخْذُحْ مِنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ  
وَعَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي أَعْمَابِي وَفِي مَوَاقِبِي  
قَالَ فِي أَمْتِي ثَلَاثَ عَشْرَ مَنَاقِبًا لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِدُونَ رَيْحَهَا حَتَّى

ہجرہ میں جگر تے دیکھو تو وہاں سے نکل جاؤ۔ اسی نے فرمایا کہ میں نے جلد عن ابن شریج بن حسنہ اور ان کے بھائی  
ربیعہ کو دیکھا گیا کہ وہ ایک ایک اینٹ ہجرہ میں جگر تے تھے تو میں وہاں سے نکل گیا تھو (اسلم) روایت ہے حضرت  
حذیفہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روای فرمایا میرے ساتھیوں میں اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا کہ  
میری امت میں بائیس مناقب ہیں جو جنت میں داخل نہ ہوں گے اور نہ اس کی خوشبو پائیں گے، حتیٰ کہ

کو چاہیے کہ اپنے کسی رشتہ کی طرح سسرالی رشتہ کا بھی احترام کرے ساس بسم کو اپنا ماں باپ سمجھے ان کے قربت و درجہ کو اپنا  
عزیز جانے بلکہ ان کی ہستی کا وہاں کے باشندوں کا احترام کرے کہ وہ ساس و سسر کے ہم وطن ہیں دوسرے یہ کہ نبی کے رشتہ داروں  
بلکہ نبی کے ملک والوں کا بھی ادب کرے ابتدا ہم پر لازم ہے کہ حضور کی دود کا کہہ والوں کا احترام و ادب کریں ان کی سختی پر تحمل کریں  
اہل عرب کی سختی پر تحمل کرنے والوں کے لئے شفاعت کا وعدہ ہے وہ لوگ کہے ہی ہیں مگر ہمارے رسول کے اہل وطن ہیں  
حضور کے ہندوس ہیں ایک بزرگ گوتڑی غلام فی الدین صاحب حج کے بعد جناب علیہ سعید کے گاؤں پہنچے وہاں سات دن قیام  
کیا ہر روز ایک ایک جماعتوں کی دعوت فرماتے رہے حتیٰ کہ ایک دن وہاں کے کتوں کی دعوت کی حلوہ پوری و دلیہ پکوا کر خود  
انہیں کھاتے تھے دوتے جاتے تھے کہ یہ جناب علیہ کے وطن کے کتے ہیں ان سب باتوں کا ماحضہ حدیث ہے مگر شک وہاں  
کے نو دیوار کی حرمت کرے انوس ان ریدہوں پر جو تواج پاکٹ صاحب کبار کی برائیاں کرتے ہیں یہ نہیں سمجھتے کہ اس سے حضور کو ایذا ہوتی ہے  
اس پر حکم حضرت ابوہریرہ کو دیا گیا کہ تم یہ واقعہ دیکھو گے کہ دو آدمی ایک اینٹ ہجرہ میں لڑیں گے جب یہ دیکھو تب مصر میں نہ رہا کیونکہ  
یہ ایک بڑے فتنہ کی ابتدا ہوگی جس کا مرکز مصر ہوگا ایسا ہی ہوا کہ اس کے بعد اہل مصر نے حضرت عثمان غنی سے بناوت کر دی  
انہیں شہید کرنے کے بعد محمد بن ابوبکر کو جو حضرت علی کی طرف سے وہاں گزرے شہید کر دیا پھر ایسے فتنے اٹھے کہ خدا کی پناہ  
یہ ہے حضور کا علم غیب و مرآت سلف شریج بن حسنہ صحابی ہیں اور عبد الرحمن ربیعہ دونوں ان کے بیٹے ہیں یہ جھگڑا اس وقت ہوا  
جبکہ حضرت عثمان کا آخری دور خلافت تھا عبد اللہ بن سعد ابن ابی سرح معنی حضرت عثمان کا رضاعی بھائی حضرت عثمان کی طرف سے  
مصر کا گورنر تھا اہل مصر اس کی گورنری سے نہ راض ہوئے حتیٰ کہ واقعہ شہادت عثمان پیش آگیا یہ اینٹ ہجرہ پر جھگڑا اس فتنہ کی ابتدا کی  
علامت تھا۔ ابتدا کہ حضور کا علم کس قدر وسیع ہے سلف ان منافقوں کو اصحاب یا امت غوی معنی سے فرمایا گیا ہے ورنہ منافق نہ صحابی

يُدْجِرُ الْجَمَلُ فِي سَمِ الْخِيَاطِ ثَمَّ يَنْبُتُ مِنْهُمْ تَكْفِيهِمْ اَنْدَبِيلُهُ سِرَاجٌ مِثْلُ رِيْطٍ مُّزْجَرٍ  
فِي اَكْتَافِهِمْ حَتَّى تَنْجَحِمَ فِي صُدُورِهِمْ زَوَاكُمُ الْمِلْمِ وَسَنَدُ كُرْحَدِيَّتِ سَهْلٍ  
ابْنِ سَعْدٍ لَا تُعْطِيَنَّ هَذِهِ الدَّرَاقِيَّةَ عَدَاةً اَوْ بَابَ الْمُنَاقِبِ عَلَيَّ وَحَدِيثُ جَابِرٍ  
مَنْ يَتَعَدَّ الشُّنَيْتَةَ فِي بَابِ جَمِيعِ الْمُنَاقِبِ اِنْ شَاءَ اَللّٰهُ تَعَالٰى

گردنٹ سوتلی کے ناکر میں داخل ہو جاوے لے ان میں سے آٹھ وہ ہیں جنہیں ایک چوڑی ہی کان ہرگا اگ کا شہر ہو  
ان کے کندھوں میں ظہر ہوگا حتیٰ کہ ان کے سینوں میں پار ہو جاوے گا بعد سلم ہم سل بن سلم کی حدیث کریں یہ  
جھنڈا کل بدل گا۔ جناب علی رضی اللہ عنہ کے غنائم میں ذکر کریں گے اور حضرت جابر کی حدیث کہ جو  
اس گھاٹی پر چڑھ جاوے ، ان شاء اللہ جامع المناقب باب میں ہم ذکر کریں گے

ہے نہ حضور کا امتی (میں سنان) صحابی نہ ہے جو کمالیت ایمان حضور کی زیارت کرے اور ایمان پر ہی اس کا خاتمہ ہو۔ خیال نہ ہے کہ یہ  
فرمان مالی غزوہ تبوک کے موقع پر ہوا، جب کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس لوٹ رہے تھے تو ایک شب چھ بیٹے انحضرت  
کہتے ہیں حضور انور ایک گھاٹی میں اترے آپ کے ساتھ حمرا بن یاسر اور مدینہ بن بیان تھے تو انھوں نے انھیں لے مار ڈالے فار میں  
پہنچ کر حضور انور پر حملہ کر دیں اس ارادے سے کہ وہ فار میں پہنچے مگر مدینہ و حمرا کو دیکھ کر ہلکا گئے حضور نے جناب مدینہ سے  
پوچھا کہ کیا تم ان لوگوں کے نام جانتے ہو عرض کیا کہ نہیں فرمایا ہم جانتے ہیں تم کو ان کے نام جانیں گے ان سے دو تو یہ کریں گے اور  
بارہ دوسری ہیں یہاں یہ واقعہ مذکور ہے۔ بعد میں حضور انور نے جناب مدینہ کو ان کے نام بتائے تابعین میں اکثر لوگ حضرت مدینہ سے  
ان بارہ کے نام پوچھا کرتے تھے (مرقات)۔

سلسلہ میں ان میں سے آٹھ ساقی کفر پر مری گئے جنت میں ہرگز نہ جا سکیں گے اس فرمان کا ماخذ قرآن مجید کی آیت ہے وَلَا يَدْخُلُونَ  
الْجَنَّةَ حَتَّى يَلْبِسُوا يَلْبِسُوا فِي سَمِ الْخِيَاطِ یہ ہے حضور انور کا ہم غیب کر لوگوں کی موت اس کی کیفیت سعادت شقاوت سے خبردار ہیں  
حالانکہ یہ چیزیں علوم غیبیہ میں سلسلہ وسیلہ تصفیہ ہے و لکن کی وجہ اندرون جسم میں ایک چوڑا ہوتا ہے جو اندر ہی چھوٹ جاتا ہے آدمی  
مر جاتا ہے اسے داری میں غریب کہتے ہیں غالباً یہ کیسے چھوڑا ہے جسے سرطان بھی کہا جاتا ہے بعض شامیں نے فرمایا کہ یہ لہو کی  
گٹھی ہے مگر پہلی بات زیادہ قوی معلوم ہوتی ہے اس چوڑے میں اس غضب کی سوزش اور بدبو ہوتی ہے کہ خدا کی پناہ اس لیے  
حضرت مدینہ نے وسیلہ کی تفسیر سراج منار سے کی یعنی اس چوڑے سے بیمار کو ایسی سوزش و ملین ہوتی ہے جیسے اس کے جسم  
میں آگ کا شعلہ ہے بھڑکا ہوا ہے۔ نکاح فرمان یہ ہے کہ ان آٹھ منافقوں کو دنیا میں عذاب ہوگا کہ ان کی موت ایسی مصیبت اور دلت و  
خواری سے ہوگی آخری عذاب یہ ہے کہ وہ کفر پر مریں گے ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے دیکھو حضور انور کا علم کہ حضور کو ہر شخص کی دنیا و دین

الْفَصْلُ الثَّانِي عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ خَدَّجُ ابْنُ ابُوطَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ  
الَّتَيْفِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشْيَاجٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا أَتَوْا رَفُوعًا عَلَى  
الزَّاهِبِ هَبَّتْ أَوْحُلُهُمْ فَخَدَّجُ إِلَيْهِمْ أَتْرَاهِبٌ وَكَتَبُوا سَلَّ ذِيكَ بِمَزْدَنٍ  
بِهِ فَلَا يَخْدُجُ إِلَيْهِمْ قَالَ فَهُمْ يَحْلُونَ بِرَحَابِهِمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّطُهُمُ الزَّاهِبُ  
حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا اسْبِيْدَا نَحْرَابِيْنَ  
هَذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَبْعُهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ فَعَالَ لَهُ أَشْيَاجُ

دوسری فصل روایت ہے حضرت ابوموسیٰ سے فرماتے ہیں کہ ابوطالب خام کی طرف گئے ان کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے سرداروں کی جماعت میں تشریف لے گئے نہ حب وہ اس راہب پر پہنچے تو اترے اپنی ساریاں کھولیں کہ ان کے پاس وہ راہب آیا مگر اس سے پہلے یہ لوگ میں رہتے تھے وہ ان کے پاس نہ آتا تھا کہ فرمایا کہ لوگ اپنے سامان کوں رہے تھے راہب ان لوگوں کے درمیان گھسنے لگا تھے حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑا لایا یہ تمام نبیوں کے سردار ہیں یہ رب العالمین کے رسول ہیں اللہ انہیں جہنم کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گا یہ تو سرداران قریش سے

دوسری کی خبر ہے نبی کے معنی میں خبردار سگہ یہ دونوں حدیثیں مصابیح میں بیان تھیں بہنے وہاں بیان کیوں کر وہاں کے مناسب ہیں۔  
لے اس وقت حضور کی عمر ارہ سال تھی ابوطالب تجارتی قافلہ لے کر مکہ منورہ سے شام کی طرف گئے تھے حضور اور بڑی قریش لے گئے (ازراشع) اس تشریف لے جانے میں وہ راز تھا کہ آگے آتا ہے میں یہی جو راہب کو جمال دکھا کر ایلان ہشتا سگہ اس عیسائی پارسی کا نام بیرو تھا اور اسی منزل کا نام بصری تھا یہ جگہ شام میں واقع ہے (راشع) بیرو عیسائیوں کا بڑا عالم میں تھا بڑا عابد بھی بہاؤن عبادات میں معارض نہیں جن میں اسے عالم کہا گیا ہے بعض میں ماہر سگہ بعض ملہ کو میں سے فرماتے سا کہ یہ راہب اس راستہ پر اس لیے بیٹھا تھا کہ اسے معلوم ہوا تھا کہ نبی آخر الزماں اس راہ سے کبھی گزریں گے وہ شوق زیارت میں یہاں تھا اور اللہ و رسالہ تم قدامت میں پر گزرتے تھے وہ راہ بھی نہ کرتا تھا کیونکہ ان قافلوں میں اسے قبل و انوار نظر آتے تھے۔ حج اس سے اس قافلہ میں آثارِ نبوت دیکھنے حضور ہمہ آہوان صحرا میں خود ہمسارہ برکت۔ امید رکھو کہ وہ بے شکار خواہی آمد

دوسرے شکاری شکار کو ڈھونڈتے ہیں وہ ایسے شکاری ہیں کہ شکار اچھے ڈھونڈتے ہیں سگہ میں اس قافلہ کے رکنے ہی وہ اس قافلہ میں آئے لکھا اور فرماؤ کہ ایک ایک کو دیکھنے لگا تاہم انبیاء کا جو نقشہ اس کے ذہن میں تھا یہ تعلیم و عقل وہ کسی کے مطابق نہ ہوا تھا یہاں عرفات سے فرمایا کہ العالمین سے مراد اولین و آخرین تمام جہان ہے حضور گزشتہ موجودہ آنند ہماری مخلوق۔ کہ یہی رحمت اور سردار ہیں اس

مِنْ قُرْبَىٰ مَكَرُهُمْ فَقَالَ اَتَاكُمْ حَيْنَ اَشْرَقْتُمْ مِنَ الْعُقَبَةِ لَخْمِيَّتٍ شَجَرٍ  
وَلَا حَجَرَ اِلَّا خَرَسَ كَجَدٍّ اَوْ لَا يَسْجُدُ اِنْ اِلَّا لِنَفْسِي وَاَنِّي اَعْرِفُكُمْ بِخَالِيْمِ النَّبُوَّةِ  
اَسْقَلُ مِنْ عُضْرُوْبٍ كَيْفَهِ مِثْلُ اَتْفَاخَةٍ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا  
فَلَمَّا اَتَاهُمْ بِهَا وَكَانَ هُوَ فِي رِغِيْنَةٍ اِلَّا بَلَّ فَقَالَ اَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاَقْبِلْ وَعَيْنَا

اس سے کہا کہ تجھے کیسے علم ہوا کہ وہ بلا کر تم جب اس گھاٹی سے ساتے آئے تو کوئی درخت چتر نہ رہا مگر وہ  
سجدے میں گر گیا تاکہ یہ غلوں نبی کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کرتی تھے اور میں انہیں ہر نبوت سے پہچانتا ہوں جو ان  
کے کدے کی ہڈی کے نیچے سیسہ کی طرح ہے تھے پھر وہ لوٹ گیا ان لوگوں کے لیے کھانا تیار کیا جب  
ان لوگوں کے پاس کھانا لایا اور حضور لاؤٹ ہر لسنے میں مشغول تھے تو بلا انہیں بلا بوجھ چٹا پھر آپ آئے آپ پر

ساتھ سے انبیاء کرام اور ان کی امتیں حضور کی امت ہیں (اور مرقعات) اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے حضور صل اللہ علیہ وسلم سید العالمین محمد للعالمین  
رسول عالمین ہیں +

تھے میں تو نے حضور کے یہ اوصاف حمیدہ کسی ذریعہ سے پہچالے اچھی تو نے ان کے حالات دیکھے بھی نہیں ہیں خیال رہے کہ اہل مکہ  
ولادت پاک سے بھی حضور انور کے معجزات جنہیں اہل علم کہتے ہیں دیکھا کرتے تھے ان میں سے بعض لوگ حضور کی نبوت پہچان  
گئے تھے مگر مجھ نے تو اچھی کچھ بھی نہ دیکھا تھا اس لیے انھوں نے بطور تعجب پوچھا کہ بھیرہ راہب اس زمانے کے دلیا دادا  
میں سے تھا اس نے آپے کشف سے ان تمام کامیادہ میں گزرا دیکھ لیا اور لوگ ہیں دیکھ کے درخت و چھروں کے سجدہ کی نوعیت  
کیا تھی یہ تو دیکھنے والے ہی جانیں خیال رہے کہ اولیاء اللہ کا وجود دین کی حقانیت کی دلیل ہے جس دین میں اولیاء اللہ ہوں وہ  
سچا ہے جس درخت میں پھل چھول ہوا اس کی بڑھری ہے چونکہ اس وقت جیسا بیت تھی وہاں اولیاء اللہ تھے مسوخی ہوتے ہی وہاں  
ولاہیت نہ رہی مسلمانوں کے صدر ہا رتے ہیں مگر سواد اہل سنت کے اولیاء اللہ کسی فرقہ میں نہیں پتر لگا کر یہی مذہب برحق ہے۔  
تک خیالی رہے کہ انسانوں کے سوا تمام چیزیں حضور کو سجدہ کرتی تھیں انہوں نے حضور کو سجدہ کیا یہاں معلوم ہوا کہ درختوں چھروں  
نے حضور کو سجدہ کیا۔ انسانوں کو بھی سجدہ سرورام ہے دل و جان و ایمان حضور کو سجدہ کناں ہیں شعر

گو سجدہ سر ہے ان کو مع یلین دل و جان میں سجدہ کنان ہے حکم شریعت سر ہے روان لے ماں نے بازت پانی ہے

تک بعض روایات میں ہے کہ اس نے حضور کی ہر نبوت کی زیارت کی اور اہل مکہ سے حضور انور کے سونے ہاگے کھانے پینے  
پھرنے وغیرہ کے حالات پوچھے سب کچھ اعلیٰ کی مذکورہ دوست کے سائق پایا (اشعہ) حضور وہ نرم ہڈی جو بڑوں کے لیے ہے اس کی گہ  
ہوتی ہے نہ گوشت کی طرح بالکل نرم مٹھی کی طرح ایک دم سخت (لغات) یہ ہڈی اور گوشت کے درمیان واسطہ ہوتی ہے۔



عَمَّا نَظَلُّهُ فَلَمَّا دَنَا مِنْ الْقَوْمِ وَوَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوهُ إِلَىٰ فِي شَجَرَةٍ فَلَمَّا حَلَسَ مَالٌ  
فِي الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ ائْتَدُوا إِلَيَّ الشَّجَرَةَ مَالٌ عَلَيْهِ فَقَالَ ائْتَدُوا إِلَيْكُمْ وَلَيْتَهُ  
قَالُوا أَبُو طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يَنَاشِدُهُ حَتَّى رَدَّهُ أَبُو طَالِبٍ وَلَبَّتْ مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ

بادل تھا جو سایہ کر رہا تھا ملے جب آپ قوم سے قریب ہوئے تو ان کو درخت کے سایہ میں پہنچا ہوا پایا جب حضور  
بیٹھے تو خدمت کا سایہ آپ پر چھ گیا اور لوگوں کو خدمت کا سایہ کما کما پر چھ گیا پھر وہ میں تم کو شک قسم دیتا ہوں ان کا دل گن  
ہے لوگوں نے کہا ابو طالب ہی ہا نہیں تمیں دیتا ہا حتی کہ حضور کو ابو طالب نے لوٹا لایا اور حضور کے ساتھ ابو بکر نے

یہ ماسب کھانا پکا کر ان لوگوں کے پاس لایا یہ سب لوگ ایسی جگہ موجود تھے مگر حضور انور یہاں نہ تھے آپ اونٹ چرانے کچھ فاصلے پر تھے  
اس نے سمجھا کہ جس مددگار کی خاطر یہ کھانا پکا لیا ہے وہ تو میں موجود نہیں برات بعد وہاں کیسے ہے بولا وہ باکوہا و پھر کھانا کھا ڈالا  
ملے خیال رہے کہ گرگ میں دن کے وقت حضور انور پر بادل سایہ کرتا تھا۔ رات کو کبھی نہیں دن میں سردی کے موسم میں بادل سایہ نہیں  
کرتا تھا تا کہ گرمی میں حضور کو دھوپ کی تکلیف نہ ہو اور ازل ہی سے جسم پاک بے سار تھا خوشبودار تھا کبھی جسم اقدس پر مکی نئی شمشیر  
تھی یہ حضور الودیع کے ارباب صاف ہیں جو ظہور نبوت سے پہلے ظاہر تھے بعض نادان کہے ہیں کہ جب حضور انور پر بادل سایہ کیسے رہتا  
تھا تو جسم اقدس کا بے سایہ ہونا کیونکر معلوم ہوا۔ ان کا یہ سوال جنت ہے کیونکہ سایہ صرف دھوپ میں نہیں پڑتا بلکہ پادری میں۔  
شعب کے سلسلے میں پڑتا ہے نیز رات میں اور سردیوں کے دن میں بادل سایہ میں کرتا تھا اس سے بے سایہ ہونا ظاہر ہو جاتا تھا۔  
ملے میں مس درخت کے نیچے ان تمام کو کھاتا کھوے کا انتظام کیا گیا تھا اس درخت کا سایہ پڑ چکا تھا لوگ وہاں بیٹھ چکے تھے  
حضور انور صبح کے کنارے پر بیٹھ گئے۔ جہاں درخت کا سایہ نہ تھا۔ خیال رہے کہ بادل حضور پر پھرنے کی طرح سایہ کرتا تھا کہ صرف  
آپ پر سایہ رہے تاکہ مجروح ہونا ثابت ہو لہذا یہاں یہ فقرہ اس میں پڑ سکتا کہ حضور کو درخت کے سایہ کی ضرورت ہی نہ تھی آپ پر تو  
ادل سایہ تھا نیز درخت بھی حضور انور کی خدمت کرنا چاہتا تھا۔ رب کی مرضی تھی کہ محمد کا یہ مددگار مجروح ظاہر ہو۔ خیال رہے کہ یہ  
درخت حضور کی خدمت میں جھک گیا، اس بے سایہ والے پر اپنا سایہ ڈال دیا۔ اس طرح کہ دوسرے کاندہ کے لوگ سایہ سے  
نکل کر دھوپ میں ہو گئے تاکہ سب کو اس مجروح کا مشاہدہ ہو مرقعات نے فرمایا کہ اس وقت بادل ہٹ گیا اور درخت کا سایہ حضور پر  
پڑنے لگا ملے مجروح نے ہا کہ ان کی شہرت دینا بھر میں پہنچ چکی ہے روئی کھار ان کے درختے آزار ہیں ایسا کہ جو کہ ان کو قتل کریں ان  
کی حفاظت کرو مگر واپس بھیج دو۔ ابو طالب نے منظور کر لیا حکم کی نواہت میں ہے کہ اس دوران میں راہب کو سات مدی ملے جو حضور  
انور کے قتل کے ارادے سے اس طرف آتے تھے انہیں بھی کاہنوں سے پتہ بتایا تھا کہ نبی آخر الزماں اس وہ اس راستے سے گزر چکے  
مجروح نے شکل انہیں واپس کیا راہب ۲۰

وَزَوْجَةُ الرَّاهِبِ مِنَ الْكُفَّاءِ وَالَّذِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَوَعْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ  
قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينًا فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاجِبِهَا  
فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَيْلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا هُوَ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَوَاهُ  
التِّرْمِذِيُّ وَالدَّائِمِيُّ وَوَعْنُ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَى النَّبِيِّينَ  
كَيْلَةَ أُسْرَى بِهِ مُبْتَحًا فَسَرَجْنَا فَاسْتَضَعَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ جَبْرِئِيلُ ابْسُحْ عَيْنَيْ  
تَفْعَلُ فَمَا رَكِبْتَ أَحَدًا كَرَّمْتَ عَلَى الْمَلُومَةِ قَالَ فَإِنْ قَضَى عَذَّتْ رَوَاهُ

جلال کو بھیجا نہ اس صاحب نے آپ کو بکٹ اندیل کا توشہ دیا کہ درختی ادا بیت ہے حضرت علی بن ابی طالب  
سے فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں مقیم اس کے بعض اوقات میں گئے تھے تو کئی دست ہتھ  
آپ کے سامنے نہ آیا گردہ کتا تھا یا رسول اللہ آپ پر سلام ہو تھے درختی راہی ادا بیت ہے حضرت  
افس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس رات میں معراج کرائی گئی، براق لایا گیا گامد  
زین دیا ہوا تو آپ پر اس نے سرکشی کی تھی تو اس سے جبریل نے کہا کہ یہ محمد کے ساتھ تو یہ کہتا ہے  
ان سے زیادہ اللہ کے نزدیک عزت والا تھو بڑھ کوئی نہیں سوار ہوا یہ فرمایا وہ پیر سے بخود گیا تھے

لے ابن جریر نے اس بار میں فرمایا کہ حدیث بالکل صحیح ہے اس کے راوی سارے ثقہ ہیں اور عبارت کہ ابو بکر صدیق کے جلال کو حضور  
اللہ کے ساتھ بھیجا کسی کی طائی ہوئی ہے یہ باطل محض ہے کیونکہ جلال تو اس وقت پیدا ہی نہیں ہوتے تھے اور حضرت ابو بکر صدیق  
تو سال سال حضور سے چھوٹے تھے اس وقت حضور انور کی عمر بارہ سال تھی تو جب اس صدیق کی عمر ساڑھے نو سال تھی غرض کہ اتنی  
عزایت طلب ہے (ملعات - مرقات - اشع) سب امام قیرونی کتب نے فرمایا کہ اس حدیث کی اسناد کے تمام راوی مسلم بخاری کے  
راوی ہیں سارے ثقہ ہیں راویوں کے علاوہ واقعہ طور نبوت کے بعد ثابت آپ کسی کام کے لئے حضور کے ساتھ نہ گئے تھے  
اطراف میں گئے تھے سب ظاہر ہے کہ وہ تین پہاڑوں پتھروں کا یہ سلام حضرت علی نے خود سنا لہذا اس واقعہ میں حضور کے  
مہربان حضرت علی کی کرامت دونوں کا ذکر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سارا یہ عرض کرنا کہ الصلوۃ والسلام ملک یا رسول اللہ  
شکر یا حرام نہیں بالکل جائز ہے اسے تو تہجد و رخصت ہی حرام میں سمجھتے اس کے منکرین پتھروں جانوروں سے بھی بدتر ہیں ہم نماز  
میں پہنتے ہیں السلام ملک ایسا اس سے یعنی کورد نے اچھلنے لگا یہ کورنا اچھلنا خوشی میں تھا مگر اس سے سواری میں وقت واقع ہونے  
خیال ہے کہ معراج میں براق کی سواری حضور کے اعزاز کے لئے تھی اور حضور کو سواری کی کوئی ضرورت نہ تھی حضرات انبیاء کرام اس  
مات بہت المقدس میں پھر آسمانوں پر غیر سواریوں کے گئے کیونکہ وہ حضرات اس رات براق تھے حضور دہلے تھے وہاں سواری پر

الترمذی قال هذا حديث غريب، وعن بريدة قال قال رسول الله  
صلى الله عليه وسلم لما انتهينا إلى بيت المقدس قال جبرئيل يا نصيب  
فخرق بها الحجر فتدريه البركة الرواية الترمذی، وعن يعلى بن مرة الترمذی  
قال كنت أشيا ذرا من رسول الله صلى الله عليه وسلم حين نحن نسير

(ترمذی) اور فرمایا یہ حدیث غریب ہے عدایت ہے حضرت بریدہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے کہ جب ہم بیت المقدس تک پہنچے تو جبریل نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا جس سے پتھر  
گیا اس سے براق باندھا ہے (ترمذی) روایت ہے حضرت یعلیٰ بن مرہ ترمذی سے لے فرماتے ہیں  
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین چیزیں دیکھیں جب کہ ہم حضور کے ساتھ پہلے رہے

ہوتے ہیں براق پیدل لٹے ہیں اسے براق تیری، شرعی اگرچہ فرماؤں گی سے ہے کہ بے ارادہ ظاہر کر رہی ہے تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے نرم کر یہاں اور کی مگر ہے کھٹکھٹاؤں سے اس جارت سے دھوکا کھایا ہے کہ اس براق پر حضرات انبیاء کرام  
سوار ہوتے رہے ہیں آج حضور سوار ہو رہے ہیں مگر یہ استدلال بہت کمزور ہے اس کے معنی یہ نہیں ہوتا کہ اور لوگ سوار تو  
ہوئے ہیں مگر وہ حضور کی طرح معزز و مکرم نہ تھے بلکہ مطلب یہ ہے کہ کوئی سوار ہوا ہی نہیں نہ تھو پہلے سوار ہیں اور سب  
بے مثال ہیں کسی نبی کو نہ تو سراج ہو نہ امیں کہیں براق کی سواری کی ضرورت پیش آئی ہے یہاں عزت نے فرمایا کہ براق  
کی اچھل کود خوشی میں تھی اور یہ پسینہ آتا ہے اور بی شرمنہ سے ہوا بعض واعظین بیان کرتے ہیں کہ براق نے حضور سے  
دوبارہ لیا کہ قیامت میں آپ مجھے اپنی سواری کے لیے مقب فرمائیں وعدہ فرمایا تب وہ خاموش ہو گیا یہ روایت کسی معتبر  
کتاب میں نہیں ملے اور شراطم اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اچھل کود اندک ہی شہر

کشاوہ دست کرم جب وہ بے نیاز کرے نیاز مدد کیوں غامزنی سے ناز کرے

۱۔ میں نے اس پتھر کی اس کے سوراخ کی اور سوراخ میں میں کے کٹے کی زیادت کی ہے جس پر براق اندھا گیا تھا اب وہ  
جگہ زمیں روز ہو گئی ہے کئی سیڑھیاں آکر وہاں پہنچنا ہوتا ہے وہاں اندھیرا ہے روشنی کر کے نوا مل پڑے جلتے ہیں یہ جگہ  
مسجد اقصیٰ میں بائیں ہاتھ پر واقع ہے۔ یہاں ایراد کرام اپنے گھوڑے باندھا لیتے تھے یہ سوراخ بند ہو گیا تھا۔ جبریل امین  
نے اشارہ سے یہ سوراخ کھول دیا۔ لہذا یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں کہ ہمارا براق اس علقہ سے باندھا گیا جس سے انبیاء  
کرام باندھا کرتے تھے ۲۔ آپ مشہور صحابہ ہیں نہ انہی شخصیت سے ہیں۔ حدیث فتح خیبر میں طلحہ غزوہ کے جہادوں میں  
حاضر رہے آپ نے ایک سفر میں حضور کے تین معجزے دیکھے اس کا بیان فرما رہے ہیں یہ پڑ نہیں سکتا کہ کس سفر میں تھے اور یہ واقعہ کیا ہے۔

مَعَهُ إِذْ هَرَبْنَا بِإِسْمِ يَسُوعَ عَلَيْهِ قَسَارَاهُ الْبَعِيرُ جَرَّ جِرْفَوْضَهُ جِرَانَهُ فَوَلَّفَ عَلَيْهِ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ آيُنَ صَاحِبَ هَذَا الْبَعِيرِ فِجَاءَهُ فَقَالَ يَعْزِيهِ وَ  
قَالَ بَلْ نَهَبَهُ كَذَّابُ رَسُولِ اللَّهِ وَرَأَيْتَهُ لِأَهْلِ بَيْتِ مَا لَهُمْ مَعِي شَيْءٌ عَيْرُهُ قَالَ أَمَّا  
إِذْ وَكَلْتُ هَذَا مِنْ أَمْرَةٍ فَإِنَّمَا شَكَيْتُ كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقَوْلُهُ الْعَلَفِ فَأَحْسِنُوا إِلَيْهِ  
تُخْفِرُونَكَ حَتَّى نَتَلْتَمَأَ مِنْ لَدُنَّا مَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِجَاءَهُ مَت  
شَجَرَةٌ تَشْقِي الْأَرْضَ حَتَّى غَشَّيَتْهُ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَكَانِهَا فَلَبَّتْهَا اسْتَنْقَطَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُرِيتَ لَهُ فَقَالَ هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَأْذَنَتْ نَبِيَهَا  
فِي أَنْ تَسْلِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ بِهَا قَالَ ثُمَّ  
يَسِّرْنَا فَمَدْرَنَا بِمَا وَفَّاتُنَا امْرَأَةٌ يَا بَنِي نَهَائِمَ جَنَّةٍ فَكَفَّكَ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُخِيرِهِ ثُمَّ قَالَ اخْرُجْ فَإِنِّي مُعَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ مَدْرَنَا  
فَلَمَّا مَرَجَعْنَا مَدْرَنَا بِذِكِّ الْمَاءِ فَسَلَّهَا عَيْنُ الْقَبِيحِ فَقَالَتْ وَالْإِذَى

بیمار جوئے تو میں نے حضور سے یہ ذکر کیا فرمایا یہ وہ درخت ہے جس نے اپنے رب سے برا جانتے چاہی  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرے تو اسے اجازت دے دی اس نے کہا کہ پھر ہم ایک گھاٹ  
پر گئے تو آپ کے پاس ایک عورت اپنا پردہ لائی جسے درویشی تھی کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اس کا ہاتھ پکڑ پھر فرمایا کہ نکل میں محمد رسول اللہ ہیں تہ پھر ہم چلے تو جب لوٹے تو  
اس گھاٹ پر گئے اس سے بچہ کے متعلق پوچھا وہ بول اس کی قسم جس نے

ابہرہ ہمارا ذکر وہ حضور سے کہو فرما کر کہ اس سے معلوم ہوا کہ حضور کے جہازات سوتے جی جی جاری ہوتے تھے صرف یہی ہوتے تھے  
یعنی درخت اس پر ماضی صرف سایہ کرنے کے لئے تھے بلکہ مجھے سلام کرنے کے لئے بھی اس سے معلوم ہوا کہ حضور انور کو ہاں اور  
درخت بھی سلام کرتے ہیں دوسرے یہ کہ حضور انور سوتے ہیں بھی سلام کرنے والوں کے سلام سنتے انھیں جواب دیتے ہیں آج بھی ہولناکیاں  
حضور کو دینا سلام کرتی ہے یہ میرے یہ کہ اللہ تعالیٰ خود اپنی مخلوق کو حضور کی بارگاہ میں سلام کرنے میں توجہ دیکھو درخت اللہ تعالیٰ  
سے اجازت سے کہ سلام کرنے آیا تھا یہی بات کہ درخت کو رب تعالیٰ نے کیسے اجازت دی اور درخت نے یہ اجازت کیوں کہ  
معلوم کی اس میں بڑی دراز گفتگو ہے حق یہ ہے کہ درختوں پھروں کے میں قدرت دل ہیں ان کے دل میں ڈال دینا اللہ کی اجازت  
ہے رب فرماتا ہے وَادْعُ إِلَى سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ رَبُّ نَفْسُكَ فَاعْلَمْ بِذَلِكَ لَعَلَّكَ تَتَّقِي بَابُ اللَّهِ يَسْأَلُكَ اللَّهُ  
كَلَامُ فَرَمَانَا اللہ وہ عورت اپنے دیوانہ کے کو حضور کے پاس لائی تار سے حضور کے دم اور حضور کی برکت سے شفاء نصیب ہو  
معلوم ہوا کہ حاجت مندوں کا حضور کے دروازے پر مانا سماعت صحابہ سے ہے اس میں خطاب اس بچہ کی بیماری یعنی دیوانگی  
سے ہے اور ای رسول اللہ میں وہ خطاب کا ذکر ہے یعنی تو اس میں سے نکل جا کیونکہ میں اللہ کا رسول ہوں اس شان سلامت  
سے تجھ کو نکل جانے کا حکم دے رہا ہوں معلوم ہوا کہ حضور کی حکومت یہاں پر بھی ہے آپ کا حکم ان پر بھی جاری ہے دیکھو حضور انور  
نے تو کوئی دعا بتائی نہ کوئی دعا پڑھ کر دم کیا بلکہ اسے نکل جانے کا حکم شایانہ ویا اور بیماری نے اطاعت کی ہم نے عرض کیا ہے۔

تخت ہے ان کا تاج ہے ان کا دونوں چہل قدمی راج ہے ان کا

بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَأَيْتَ مِنْهُ نَبِيًّا بَعْدَكَ رَوَاهُ فِي سُرُوحِ السُّنَنِ عَنْ  
 ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ بِابْنِ لَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي بِهِ جُنُونٌ وَرَأَيْتُ لِيَا عَدُوَّ  
 عِنْدَ عَدَائِي وَعَشَائِي فَهَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاحَهُ  
 وَدَعَا فَنُفِغَ وَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ مِثْلُ الْمَسْدُورِ الْكُودِ لِيَسْغِي رَدَاهُ الْإِسْدَارِ هُوَ  
 وَعَنْ ابْنِ تَالٍ جَاءَ عَجَبُ رَأْسُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ  
 جَالِسٌ حَزْرَتَيْنِ قَدْ تَخَفَّضَ بِالدَّمِ مِنْ فَيْدِلِ أَهْلِ مَكَّةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ

آپ کو حق کے ساتھ بھیجا آپ کے بعد ہم نے اس سے کوئی شبہ کی چیز نہ دیکھی (شرح سند)  
 روایت ہے حضرت ابن عباس سے کہ ایک عورت اپنے پھر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
 لائی بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پھر کو دیا لگی ہے اور اسے جنون شام سورہ سے پکڑتا ہے کہ تو  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی اسے تے ہوئی اور اس  
 کے پیٹ سے کالا سا چاٹا سا نکلا جو ہلتا تھا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حضرت انس سے فرماتے  
 ہیں کہ حضرت جبریل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے جب کہ آپ تمکین بیٹھے تھے مکر والوں  
 کیا بذر مانی کی وجہ کے خون سے رنگین تھے عرض کیا یا رسول اللہ کیا

بن و ملک ہیں ان کے پای رہ کی خدائی ہیں ان کی شاہی +

لے یعنی دو بیماری جز سے جاتی رہی پھر اس کا شائبہ بھی نہ ہوا۔ سبحان اللہ یہ ہے حضور کی بادشاہت صلہ یعنی اسے دیوانگی ہمیشہ  
 نہیں رہتی بلکہ صبح شام ظاہر ہوا کرتی ہے۔ لے یہ واقعہ دوسرا ہے پچھل حدیث میں جو گروہ واقعہ دوسرا تھا وہاں اس میں کثرت کے  
 نکلنے کا ذکر نہ تھا اور کہتے ہیں کہ اس کے پٹے ہمے کو وہ کثیر اسی شکل و شباہت کا تھا وہ دراصل جنوں تھا جو کثرت کی شکل میں تھا  
 بیماریوں کی بھی شکلیں ہوتی ہیں جو اللہ والوں کو نظر آتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون کو ایک کالی عورت کی شکل میں خطر فرمایا۔  
 لے یہ واقعہ غزوہ احد کا ہے جبکہ حضور انور پر تلوار و نیزوں کے شروار کے گئے تھے بن سے اللہ نے آپ کو محفوظ رکھا مگر ایک پتھر سر مبارک  
 پر لگا دوسرا دانت شریف پر ایک پتھر سے آپ کی انگلی شریف زخمی ہو گئی ان میں زخموں کی وجہ سے آپ غونا غون ہو گئے اور آپ کو  
 بہت تکلیف پہنچی (مرقات - لمعات - اشعہ)۔

تُحِبُّ أَنْ تُدْرِكَ آيَةَ قَالَ نَعَمْ نَنْتَظِرُ إِلَى الشَّجَرَةِ مِنْ وَرَائِهِ فَقَالَ ادْعُ بِهَا  
فَدَعَا بِهَا فَجَاءَتْ فَقُلْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ مَرْهَأْ فَلْيَرْجِعْ فَأَمْرَهَا فَدَرَجَتْ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِيبِي رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنِ ابْنِ  
عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ قَوْمًا دَفَنَ  
قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا  
شَرِيكَ لَهُ فَإِنْ مَحْتَدَّ عَبْدُكَ وَرَسُولُهُ قَالَ وَمَنْ يَشْهَدُ عَلَيَّ مَا تَقُولُ قَالَ  
هَذِهِ الشَّكْسَةُ مَدَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَشَارُطُ الْوَادِي

آپ جانتے ہیں کہ آپ کو ایک نشان دکھاؤں گا فرمایا ہاں میں نے آپ کے پیچھے ایک درخت کی طرف دیکھا عرض کیا  
اسے دیکھئے حضور نے اسے بویاں آگیا آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا یہ پھر عرض کیا اسے حکم دیجئے کہ لوٹ جائے حضور  
نے اسے حکم دیا کہ لوٹ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے کافی ہے کہ (اللہ) رہا یہ ہے حضرت ابن عمر  
سے فرماتے ہیں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ ایک بھلا آیا جب قریب ہوا تو اس سے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا قریرہ کو ہی دیتا ہے کہ ایک شہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں ہے  
اور یہ کہ حضور محمد اس کے بعد سے اس کے رسول ہیں وہ بولا جو آپ کہتے ہیں یہی کون دیتا ہے  
فرمایا درخت خار دار ہے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جنگل کے کنارہ پر تھا وہ زمین

سے یعنی آپ کو آپ کی سلطنت خدا داد دکھاؤں کہ اللہ نے آپ کا راج ساری مخلوق پر قائم فرمایا ہے اگر یہ بعض لوگ ثانی سے  
آپ کی حکومت نبوت نہ مانیں آیت سے مراد حضور کا وہ معرہ ہے جس کا تعلق حضور کے خدا داد اختیار سے ہے لہذا میں حضور  
کے بلائے پر درخت کے بے توقع چلا آیا لہذا میں اب مجھے کفار کی مخالفت یا ان کی ایذا رسانی کی کوئی پرواہ نہیں جب مجھے اللہ تعالیٰ  
نے ایسی حکومت بخشی ہے تو ان کفار کا نہ ماننا مجھے ایذا نہیں دینا ایک عارضی چیز ہے یہ سب میرے زیر نگیں آنے والے ہیں لہذا  
یہ سفر تو جہاد کا تھا یا عمرے کا کچھ تیرہ چلا نہیں (ملاقات) تشریف سے پہلے الف استفہام پر مشہور ہے حضور انور نے اس  
سے یہ سوال فرمایا ۵۵ یعنی اس لوگ کے علاوہ اور کون شخص ہے جو آپ کی نبوت پر گواہی دے (اللہ) اس نے نبی کے اختیار ان  
کی سلطنت خدا داد دیکھ کر مسلمان ہونا چاہا لہذا سزا کا ترس ہے بول (لیکر) جس کے تپوں کو عرق میں قرط کہتے ہیں جس سے کہاں  
رہی جاتی ہے یہی پکائی جاتی ہے اس کی جمع سلام ہے غیرت کے (ملاقات) ۵



فَأَقْبَلَتْ تَجِدُ الْأَرْضَ حَتَّى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَ مَا شَآءَ فَشَهِدَتْ  
ثَلَاثًا أَنَّهُ كَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَنْبَرِهَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ جَاءَ أَعْدَائِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمَا أَعْرِفُ أَنَّكَ  
نَبِيٌّ قَالَ إِنْ دَعَوْتُ هَذَا الْعِدُّكَ مِنْ هَذِهِ الشَّخْلَةِ يَشْهَدُ أَنِّي  
رَسُولُ اللَّهِ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُنْزِلُ مِنَ الشَّخْلَةِ  
حَتَّى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَرْجِعْ فَعَادَ فَاسْتَشْهَدَ

چیز بنا ہوا کیا حتی کہ آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا پھر منبر سے اس سے تین بار گواہی لی اس نے تین بار گواہی دی کہ  
کہ حضور صلی علیہ وسلم ہی ہیں جیسے انہوں نے فرمایا پھر اپنے بھائی کی طرف اشارہ کیا کہ (طی) طاریت ہے حضرت ہیں جہاں  
سے فرمایا کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے مدد میں آیا وہ میں کیسے پہچانوں کہ آپ نبی  
ہیں کہ فرمایا اگر میں اس خوشہ کو اس درخت سے ڈال دوں گواہی دے گا کہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ  
چنانچہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم اللہ صلی علیہ وسلم نے بلایا وہ کھجور کے درخت سے اترنے لگا حتی کہ نبی صلی علیہ وسلم  
مدد میں کی خدمت میں گر گیا پھر فرمایا لوٹ جا وہ لوٹ گیا

لے یہ گواہی وہ بدی اپنے کانوں سے سن رہا تھا اس کا آنا جانا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا اس نے ایک مجروح مانگا تھا حضور اللہ  
نے اسے دو مجروحے دکھائے درخت کا آنا جانا۔ گواہی دینا وہ ہر سکتا تھا کہ حضور خود اس درخت کے پاس جلتے اس سے گواہی  
دے دیتے تھے اس واقعہ کو امام بصری نے تصدیق سے بڑے شریف میں یوں بیان فرمایا ہے۔

جاءت لدعوة من الاشجاء رسلها فقامت على ساق بلا قدم

حضرت حسان یوں بیان فرماتے ہیں کہ

نطق المحجوجاء الشجر شق القمر باشارته

نطق المحجوجاء الشجر شق القمر باشارته

تھے یعنی مجھے کوئی مجروحہ دکھائیں جس سے میں آپ کی نبوت پہچانوں معلوم ہوا کہ مجروحہ نبوت کی دلیل ہوتا ہے دیگر انبیاء کرام کو  
گئے چنے مجروحے ملنا ہوئے، حضور کے مجروحے بے شمار گزشتہ نبیوں کے مجروحے ان کی وفات پر ختم ہو گئے حضور کے بہت سے  
مجروحے تاقیامت باقی تھے صدق کا ترجمہ اردو میں ہے گدھا میں درخت کی وہ مٹی شاخ جس میں چھوٹی اور بڑی بہت سی شاخیں  
ہوں یہ تحقیق ہے مرقا کی گر لعات اور شعر میں ہے کہ صدق معنی خوشہ یہاں بھی خوشہ ہی معلوم ہوتا ہے میرا کہ لگے حضور سے ظاہر  
ہے شہ یعنی اس خوشہ گچے کی کھجوریں ایک ایک کر کے آپ کے دامن میں گری پھر اسی طرح اوپر اٹھ گئیں اور اپنے خوشہ سے لگ  
گئی ان کا یہ آنا جانا ہی گواہی ان کی گواہی تھی۔

الْأَعْرَابِيُّ رَوَاكَ التِّرْمِذِيُّ: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ ذُنُبٌ إِلَى رَأْيٍ عَلَيْهِمْ فَخَذَهُ  
مِنْهَا شَاةٌ فَطَلَبَهُ الرَّاغِي حَتَّى انْتَزَعَهَا مِنْهُ قَالَ فَصَعِدَ الذَّنْبُ عَلَى سِلٍّ  
فَاقْبَضَ وَاسْتَفْرَقَ قَالَ قَدْ عَمِدْتُ إِلَى رِزْقِي بِرِزْقِيهِ اللَّهُ أَخَذَتْهُ ثُمَّ  
انْتَزَعَتْهُ مِنِّي فَقَالَ الرَّجُلُ تَاللَّهِ إِنْ رَأَيْتُكَ أَيْوَمَ ذُنْبٍ يَنْكَرُكُمْ فَقَالَ  
الذَّنْبُ أَعْجَبُ مِنْ هَذَا رَجُلٌ فِي الشُّغْلَانِ بَيْنَ الْخَرَّتَيْنِ يُخَيِّرُكُمْ  
بِمَا مَضَى وَمَا هُوَ كَأَيُّنْ بَعْدَ كُمْ قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَهُودِيًّا فَجَاءَ إِلَى شَيْخٍ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ وَأَسْأَلَهُ فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

پر وہاں مسلمان ہو گیا (ترمذی) روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں کہ ایک بھیڑیا کسی بکریوں کے  
پر دھاسے کی طرف گیا ان میں سے ایک بکری پکڑا سے چلبے نے تلاش کیا حتیٰ کہ بکری کو اس سے چڑایا سے فرمایا  
کہ بھیڑیا ٹیل پر چڑھ گیا وہاں بیٹھ گیا اللہم و بادل اللہ بولا کہ میں نے اس بھٹی کا یاد کیا جو میں نے شہر سے  
میں سے لے کر لیا ہوا ہے وہ مجھ سے ہے میں نے اسے توڑ دیا اور اسے شک قسم میں نے آج جیسا واقعہ کہیں نہ  
دیکھا بھیڑیا بائیں کر رہا ہے کہ تو بھیڑیا بولا کہ اس سے عیب تو ہے کوئی صاحب ہمارا اس کے پیچھے بکریوں  
کے جھڑوں میں سے تم کو ماری کہ ستم اللہ بعد میں آئے خدایا باتوں کی خبر دے کہ وہ شخص یہودی تھا  
و انہی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کو یہ خبر دی اور مسلمان ہو گیا صلہ نبی صلی اللہ

لہ حضور پر ایمان مختلف ذریعوں سے لوگوں کو حاصل ہوا ہے کوئی آپ کو دیکھ کر ایمان لایا کوئی آپ کے صفات عالیہ میں طور کر  
کے کوئی آپ کا نام سنا کہ وہ کوئی صرف نام سن کر کوئی کسی خاص معرے سے یا احوال اس اخلاص قسم میں سے تھا جو معرہ دیکھ کر  
ایمان لایا یا اللہ میں پر وہ ہے نے بھیڑیے کا بھیجا کر کے شور مچا کر اس کو مار دیا کہ اس کے سہ سے بکری چھوڑا لی یہ نہیں یہی باری  
نہی درہ تہی کے منہ سے چڑایا پھر انا مشکل ہے کہ میں نے تو نے مجھ پر ظلم کیا کہ اس کی دی ہوئی روٹی مجھ سے چینیں لے لے لی ہیں  
نے ایسا کہیں نہ دیکھا نہ سا کہ بھیڑیا انسان سے ایسی نصیحت فرماں میں باتیں کرے یہ تو مجیب تر بات ہے یہ واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
کے زمانہ حیات شریف میں ہوا کہ حضور و محبت کر کے مدبر سورہ میں آگے تھے یہ شخص حضور اللہ سے مشکل ہے خبر تھا جیسا کہ اگلے  
مضمون سے ظاہر ہے ۵۵ اس سے مراد زمین مدبر ہے کہ یہ دو سیارہ جہاں دلوں کے پرچ ہیں ہے اور اس میں کھجوروں کے درخت  
بہت ہیں جیسا کہ زیارت کرنے والوں پر ظاہر ہے ۵۶ یہی تمام خبریں دے رہے ہیں ان لوگوں طیبہ السلام تارہ قیامت ہر بات  
لوگوں کو بتا رہے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ حضور کا علم غیب باور میں ہے اسے تھے جو اسان ہو کر اس کا انکار کرے وہ ہماروں سے ہی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا أَمَّا رَأَيْتَ بَيْنَ يَدَيِ  
السَّاعَةِ قَدْ أَفْشَكَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْرُجَ فَلَا يَرْجِعُ حَتَّى يُحْدِثَهُ نَعْلًا وَسُوَّةً  
بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ رَأَاكَ فِي شَرْحِ السُّنَنِ: وَعَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ  
سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَدْرِكُ مَنْ  
فَضَعَهُ مِنْ عَدْوَةٍ حَتَّى الْيَسِيلَ يَقُومُ عَشْرَةً وَيَقْعُدُ عَشْرَةً فَلَمَّا فُتِنَا فَبِمَا

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق فرمائی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ قیامت کے آگے نشانیاں ہیں  
قریب ہے کہ ایک شخص نکلے گا تو نہ بوسے گا حتیٰ کہ اس کے جوتے اور اس کا کوزا اس سے ان باتوں کی خبریں  
دیں گے جو اس کے پیچھے اس کے گھروالوں نے کیں بعد ازاں اس سے روایت ہے حضرت ابو العلاء سے کہ  
ہم وہاں جندب سے ملے وہاں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک پیارے صبح سے رات تک  
باری باری کھاتے رہتے تھے کہ دس اُٹھتے اور دس بیٹھتے تھے ہم نے کہا کہ

گیا اگر یہ ہے مگر یہ شخص وہ صحابی ہیں جنہیں بھیڑیے کے ذریعہ ایمان ملا۔ بعض صحابہ کو تابعین کے ذریعہ ایمان ملا جیسے حضرت عمرو بن  
عاص کو ایمان ملا، ہاشمی شاہ مشہور کے ذریعہ اور نجاشی تابعی تھے۔ یار کے جلوسے رنگ برنگے ہیں کسی کو صحابہ کے ذریعہ ایمان دیا  
ہے اور کسی کے ذریعہ صحابی کو ایمان ملا ہے۔ اس یہودی کا نام ہبلہ ابن ادس خراجی ہے اور اس کا لقب معلم الذئب ہے یعنی  
جس سے بھیڑیے نے کلام کیا (از مرقات) \*

۱۔ یعنی بھیڑیے کا انسان سے یہ کلام کرنا علامات قیامت سے ہے اب قیامت قریب ہے اور یہ حضور اللہ کا مجرہ بھی ہے مجرے  
کے لیے قہر و ضروری ہیں۔ حسن یوسفی۔ لمن راؤ ذی ان حشرات کے مجرے تھے ملائکہ وہ ان میں تعریف نہیں کرتے تھے ۲۔  
یعنی قریب قیامت کوئی شخص اپنا بونا اپنا کھانا اپنے گھر چھوڑ دے گا وہ دونوں گھروں کی آوازیں ان کے کام کیج کر لیں گے اس  
شخص کے آگے ہر دو دنوں سب کچھ بتا دیں گے۔ یہ زمار اب بہت ہی قریب معلوم ہوتا ہے ایسے اوقات ایجاد ہو چکے ہیں کہ نوادانیں  
صور میں کچ (مذہب) کر لیتے ہیں اور مشین پر لگانے سے سب کچھ بول دیتے ہیں جیسے ٹیپیکارڈ وغیرہ ٹیلی وژن نے تو کہاں کر دیا ہے کہ  
وہ تو صورت بھی اپنے میں کچ کر کے سب کو دکھا دیا ہے ۳۔ ابو العلاء عین کے فتح سے تابہی ہیں آپ کا نام یزید ابن جندبہ ابن  
خضر ہے سلاطین ایک سو گیارہ میں آپ کی وفات ہوئی (الکمال۔ مرقات) ۴۔ یعنی ایک بار ہم نے حضور اور صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ  
مجرہ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ مگر تجرب کیا کہ ایک ریا کہانا سینکڑوں آدمیوں کو کافی ہوا کہ صبح سے شام تک لوگ اس سے کھاتے  
رہے میر جوتے سے یہ خبر نہیں چلا کہ یہ واقعہ کس وقت اور کس مکر کا ہے \*

كَانَتْ تَمَدُّ قَالَ مِنْ آتِي شَيْءٍ تَعْجِبُ مَا كَانَتْ تَمَدُّ الْأَرْضُ لَهَا وَأَشَدَّ  
بَيْدًا إِلَى السَّمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالذَّارِقِيُّ وَوَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو  
أَنَّ السَّبِيحَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ يَوْمَ بَدْرٍ فِي لَيْلَةٍ مَكَّةَ وَخَمْسَةَ عَشَرَ  
قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ حَقًّا فَاجْعَلْهُمُ الْفَخْرَ الْفَخْرَ عَدَاةً فَكَفَّهُمُ اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ  
جَمَاعٌ فَاسْتَبْعِدْهُمْ فَفَتَحَ اللَّهُ لَهُ فَاثْقَبُوا وَمَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَقَدْ رَجَعَ  
يَجْعَلُ أُجْمَلِينَ وَالتَّبَوُّوا وَشَبَعُوا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَوَعَنْ إِبْنِ مَسْعُودٍ

کہ کہاں سے بڑھتا تھا اسے فرمایا تم کہ چیز سے تعجب کرتے ہو وہ نہ بڑھتا تھا گدہاں سے اور اپنے ہاتھ سے  
آسمان کی طرف اشارہ کیا اللہ (ترمذی - دارمی) روایت ہے حضرت عبداللہ ابن عمرو سے کہ نبی صلی اللہ  
عید وسلم بد کے دن تمین کو پندرہ حضرات کی جماعت میں تشریف لے گئے تہ عرض کیا الہی یہ نیگے  
پاؤں ہیں انہیں سواریاں دے، الہی یہ نیگے بدن ہیں انہیں باس دے، الہی یہ بھوکے ہیں انہیں  
سیر فرما دے، اللہ نے حضور کو فتح دی ان غازیوں میں کوئی شخص نہ تھا مگر وہ ایک یا دو اونٹ سے کر  
دیا انہیں کپڑا بھی ملا اور میر چھوٹے لٹے (ابوداؤد) روایت ہے حضرت ابن مسعود رضی

لہ مشکوٰۃ شریف کے بعض نسخوں میں قیثا ہے مطلب دونوں کا ایک ہی ہے کہ یہ برکت کہاں سے آ رہی تھی یسٹ کی من اشتا شہ  
ہے اور جن نسخوں میں من ہیں سب سے پہلے ہی مطلب یہ ہی ہے کہ وہ کیا چیز تھی جو برکت کا باعث تھی لٹے غالب یہ ہے کہ مسائل ابو العلاء  
ہیں اور جواب دینے والے حضرت سرور ہیں جنہد میں ہو سکتا ہے کہ کوئی اور صاحب مسائل ہوں جواب دینے والے ابو العلاء ہوں  
لٹے مشہور یہ ہے کہ غاریاں بد میں سوئرو تھے جن میں سب سے بہتر مہاجر تھے اور دو سو چھتیس انصاری تھے (دیکھو اشعۃ اللمعات)  
لٹے ان بزدلوں کے پاس سامان جنگ حب ذیل تھا۔ شعر

تھے ان کے ساتھ دو گھوڑے چھ ذریں آٹھ شیریں  
یہ لشکر ساری دیبا میں اوکھا اور نرا تھا  
پٹنے آئے تھے یہ لوگ دنیا بھر کی تقدیریں  
کہ اس لشکر کا افسر ایک کال کملی دلا تھا!

یہ بے سر سامان دیکھ کر حضور اللہ نے یہ دعا کی جو تیوں ہوئی ہے حضور خود کی یہ دعا صرف یہ طرف قبول ہونا اور صرف ایک دن کے  
بعد ہی اسی کا ظہور ہونا حضور انور کا مجروح ہے ان غازیوں کو کپڑا - سواریاں لے شمار ہاتھ آیا اور کفار کہ اپنے ساتھ کھانے کا سامان  
غلام - اونٹ وغیرہ بہت لائے تھے جنگ کے دن جناب عباس کی طرف سے مارے لشکر کفار کا کھانا پکایا گیا تھا وہ لوگ یہ کھانا نہ  
کھا سکے کہ شکست کھا گئے ستر مارے گئے - ستر قیدی ہوئے اور باقی بھاگ گئے یہ کھانا پکا یا مسلمانوں کے ہاتھ آیا پکا یا کفار نے

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنْكُمْ مَنْصُورُونَ وَمُصِيبُونَ دَفْعُكُمْ تَكْرُمُكُمْ مَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَسِّقِ اللَّهُ وَيَا مَرْبِ الْمَعْرُوفِ وَلَيْسَتْ عَيْنُ الْمُتَكَبِّرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَوَعَنْ جَابِرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي خَبْرٍ سَمِعْتُ شَاكَ مَضْلِيَّةً تَقْرَأُ هَذِهِهَا يَرْسُولُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَذِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّبْرَ أَعْفَاكَ كُلِّ مِنْهَا وَآكَلِ رَهْطُ قَيْنِ أَصْحَابِهِ

وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی فرمایا کہ تمہاری مدد کی جادے گی اور تم بغیر پاسے ملے ہو تم کو فتح دی جادے گی کہ تو جو تم میں سے یہ پاسے وہ اللہ سے ڈرے بھائیوں کا حکم دے بلایوں سے منع کرے (ابو داؤد) نہایت ہے حضرت جابر سے کہ غیر دلوں میں سے ایک یہودی عورت نے بھی بکری میں زہر ڈالا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ کر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس لی اس میں کھایا کہ آپ کے ساتھ آپ کے صحابہ کی ایک جماعت

کھایا اور میں نے اور کہا راشن جو مسلمانوں کے ہاتھ لگا وہ تو ادا نہ سے سے باہر ہے یہ ہے حضور اللہ کی قبولیت دعا۔  
 سہ یعنی ہمارے راز حیات میں بھی اور بعد وفات میں تم کو بہت ملک فتح ہوں گے یہی خبر ہے جو یہ ہو ظاہر ہوئی خصوصاً نازد  
 فاعلم فی سہ بین ان تو مانتے بعد تم اپنا فرض نبوی ہو جائے تا بلوغ باری رکھنا کہ جہاں دلوں بلکہ فتوحات کا نشانہ ہی ہے شہر  
 جنگ شاہان فتوح و غارتگری است جنگ مومن سنت نبوی صغیری است

کافروں کے لیے ملک گیری۔ خدمت ملک کے لیے لڑنا ہے مومن خدمت دین اور اہل اسلام کے لیے لڑنا ہے سہ  
 اس عورت کا نام زینب بنت جاحش تھا مرحب ابن ابی مرحب کی بہن تھی سلام ابن مسلم کی بیوی اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت  
 میں زہر دیا تھا کہ زہر مارا کہ گوشت دیکھو ہدیہ حضور اللہ کی خدمت میں بھیج دیا تھا سہ اس سے چند منے معلوم ہوئے ایک یہ کہ کفار  
 کا ہدیہ قبول کر لینا مومن کے لیے جائز ہے دوسرے یہ کہ اہل کتاب کافر کا زہر ملا ہے۔ تیسرے یہ کہ کفار کا پکایا ہوا کھانا مسلمان  
 کھا سکتا ہے کہ یہ بکری یہود نے ہی ذبح کی تھی اور یہود نے پکائی تھی اس نے ہر چیز بھیجی تھی جو تھے یہ کہ اللہ کی رضا پر راضی رہنا  
 بندے کا طرہ اقرار ہے حضور انور کو اللہ تعالیٰ نے کل غیب بتا آپ کو ہر چیز کی حقیقت معلوم ہے مگر اس وقت مرضی ابھی تھی کہ  
 بعض صحابہ اس گوشت سے شہید ہو جاویں اور حضور انور کو اس گوشت سے تکلیف بہت ملے بعد میں پہنچے اور وقت وفات یہ زہر  
 اپنا اثر دکھانے بعد میں اس سے حضور کی وفات ہو اور شہادت کا درجہ حضور کی قدم پوسی کرے اس لیے اس وقت حضور انور کو اس  
 زہر کی طوت تو جبری نہ ہوئی تاکہ تقدیر ابھی ظاہر ہو کر رہے خیال رہے کہ بعض صحابہ یہاں ہی اس زہر سے شہید ہو گئے اور حضور انور کی طوت

مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ وَأَرْسِلْ إِيَّاهُمْ هُودِيَةً  
فَدَعَاهَا فَقَالَ سَمِعْتِ هَذِهِ الشَّاةُ فَقَالَتْ مَنْ أَخْبَرَكَ قُلْتُ أَخْبَرْتَنِي هَذِهِ فِي  
يَدِي لِلدَّرَارِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ إِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَنْ تَفُتَّرَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا اسْتَرْحَنَّا  
مِنْهُ فَنَفَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَخْرُجْهَا دَنُوقِيٍّ أَصْحَابُ  
الَّذِينَ أَكَلُوا مِنْ الشَّاةِ دَاخَجَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

نے کھایا نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ہاتھ اٹھاؤ اور ہودی عورت کے پاس کسی کو مہیا ہے  
جو یا فرمایا کیا تو نے اس بکری میں زہر ملا یا ہے وہ بول آپ کو کس نے بتایا فرمایا مجھے اس دست سے بتایا اور میرے  
ہاتھ میں ہے تھوڑا بول ہاں میں نے کہا کہ اگر وہ بچے نبی ہیں تو اس نقصان زد سے گھا اور اگر نبی نہیں ہیں تو ہم  
ان سے راحت پا جائیں گے تھوڑا بول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے معاف فرمادیا اسے سزا دی تھو  
آپ کے جن صحابہ نے اس بکری سے کچھ کھایا تھو وہ دنات پا گئے تھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے

وفات سے زہر خورد کیا اسی زہر سے حضور انور کی شہادت ہوئی جیسے حضرت صدیق اکبر پر ان کی وفات کے وقت غار ثور کا زہر ہوا تھا  
تھا کہ وہاں انھیں سانپ کا کاٹھا تھا وفات دونوں حضرات کی زہر سے ہوئی وفات میں بھی حضرت صدیق کی ذاتی الرسولیت جگہ گارہی ہے  
تھو ان کھانے والوں میں سے حضرت بشر ابن براہ ابن مارد و شہید ہو گئے (وفات) اس بے میکہ کا نام میکہ ہے اہل عرب وہاں  
بہت کم جاتے ہیں وہاں کی آب و ہوا صحت کے لحاظ سے تھو معلوم ہوتا ہے کہ خود گوشت نے حضور کو شہید کر دیا کہ ہمیں زہر ملا  
ہے مگر یہ خبر کھانے کے بعد دی اور اگر کھانے سے پہلے خبر دی ہوتو حضور انور کا کھانا اور صحابہ کو کھانے سے بے خوف و کشی نہیں بلکہ رضا  
بالقضا ہے حضور انور جاتے تھے کہ ان لوگوں کا اور ہمارا تکلیف پانا بعض کا وفات پانا ارادہ آپ میں آپ کا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام کا  
ذبح فرماد لہذا تھو یعنی میں سے آپ کا یہ مجھو دیکھنا چاہو کہ آپ پر زہر اثر کرے میرے نزدیک آپ کی نبوت کا ثبوت یہ تھا کہ آپ کی  
وفات اس زہر سے نہ ہو تھو یعنی اپنی تکلیف کا اس سے مدد نہ لیا اور بشر کے دائروں سے معافی دی اور وہی اصول نے قصاص معاف کر دیا  
قصاص مقتولی کے دائروں کا حق ہوتا ہے بعض روایات میں ہے کہ وہ عورت بھی رنجیب بہت عادت سہل ہو گئی داقتہ و رسولہ اعلیہ  
اس نے کہا کہ میں نے آپ کی نبوت اس مجھ سے معلوم کر لی میں گواہی دیتی ہوں کہ خدا ایک ہے آپ اس کے سچے رسول ہیں ورنہ  
تھو وفات نے یہاں فرمایا کہ صرف بشر کی وفات اس زہر سے ہوئی مگر اس جمع کے معنی سے معلوم ہوتا ہے کہ وفات یہ حضرات کی ہوئی  
غیر میں تیرو جہاد کے سزاوات ہیں میں نے ان کی نراست کی ہے قالنا یہ تیرو حضرات اس وقت کے شہید ہیں واللہ ورسولہ اعلیہ ہو  
سکا ہے کہ بشر فوراً موت پر شہید ہو گئے ہوں باقی بارہ صحابہ کچھ دن مد فوت ہوئے ہیں یا شہداء اللہ است نے یہی توجہ دہانی سے

۱۵ یعنی اشاء اشدر کل جہاد جو اس میں یہ لوگ قیدی ہو گئے ان کے ہاں مسلمانوں کی قیمت نہیں کے ایسا ہی ہو گا۔ یہ جی معذور کے علم غیب کا معجزہ +



مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ قَالَ أَنَسُ بْنُ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ  
 أَرْكَبُ فَكَرِبَ فَرَسًا فَقَالَ يَسْتَقِيلُ هَذَا الشَّعْبَ حَتَّى تَكُونَ فِي أَعْدَاهُ فَلَمَّا  
 أَصْبَحْنَا خَدَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَصَلَّةٍ فَرَكَمَ رُكْعَتَيْنِ  
 ثُمَّ قَالَ هَلْ حَسَنُمْ فَأَرَيْكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَسَنُ  
 فَنُوبٍ يَا نَبْلُو فَنَجَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي

کہ آج رات ہماری حفاظت کون کرے گا۔ انس بن مرثد غنوی ہوئے یا رسول اللہ میں کہہ رہا تھا کہ فرمایا سوار ہو  
 جاؤ۔ چنانچہ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے فرمایا اس گھال کے سامنے جاؤ حتیٰ کہ ایک جلی پہنچ جاؤ تھہر  
 جب ہم نے سر رکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مستے پر تشریف لائے دو رکعتیں پڑھیں تھہر  
 فرمایا کہ کیا تم نے اپنے سوار کو عروس کیا ایک صاحب نے کہا یا رسول اللہ ہم نے تو عروس دیکھا ہے  
 پھر نماز کی تکبیر کہی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہوئے گھال کی طرف

لے دشمن کے غلو کے وقت سارا لشکر رات کو نہیں سو جاتا۔ کیونکہ شب عموں کا طرہ ہوتا ہے اس لیے کوئی شخص عبادت کرنا ہے  
 پھر لشکر سوتا ہے اس واقعے سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ کسی بندے کی حفاظت لینا نہ تو شرک ہے اور نہ  
 توکل کے خلاف نہ آئۃ خیرۃ حیاتیۃ کے حفاظت حقیقی حفاظت رب تعالیٰ کی ہے بندے اس حفاظت کے منہر ہیں خود حضور انور  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے محافظ ہیں ویکنہ الرسول علیکم صہبہا۔ شہید بھی رقیب (محافظ)۔

تھہ حضرت ابو مرثد کا نام قرار یا ایس ہے آپ خود اور آپ کے باپ دلوا جہاں سب معمولی ہیں فتح مکہ اور غزوہ حنین میں شامل  
 ہوئے سنہ ۶ میں وفات پائی تھہ یعنی تم رات اس پہاڑی پر جاگ کر گزارا ہو جہاں طرف نظر رکھو کسی طرف سے دشمن کو آنا  
 دیکھو تو ہم کو خبر دو۔ آج رات ان کے یہ یہ جاگنا میرا دینا اعلیٰ درجہ کی جہالت تھی شہر

ثابت ہوا کہ محمد و انصاف فروع ہیں اصل اصول بندگی اس تاجدار کی ہے

تھہ یعنی سنت جہاد اکیس معلوم ہوا کہ سب سے سخت و افضل سب پورے پڑھے جائیں گے صوف ہمارا کھت لائے فرض میں قصر ہو گا کہ وہ  
 بجائے چائے کے روہو گئے تھہ یعنی کیا آج رات میں کسی سخت اور دشمنی ہے تم نے اس میں دیکھا معلوم ہوا کہ سنت جہاد کے بعد فرض سے پہلے  
 و زیادتی بات کر لینا جائز ہے اس میں حرج نہیں ہاں بلا ضرورت زیادہ بات نہ کرے (از اشعر) معلوم یہ بھی ہوا کہ حضور کو اپنے نوکران پاکڑاں ہدم کی فکر  
 رہتی ہے آج بھی جو لوگ خدمت میں کر رہے ہیں حضور کو ان کی فکر ہے پھر میں اپنی فکر کروں جو وہ فکر کر لے لے سلامت ہیں صلی اللہ علیہ وسلم شہر  
 میں اسے دشمن میں گھسنے کا نہیں وہ سلامت ہیں بنائے والے +

يَلْتَفِتْ إِلَى الشَّعْبِ حَتَّى إِذَا أَقْضَى الصَّلَاةَ قَالَ أَلْبَسُوا فَقَدْ جَاءَ فَارِسُكُمْ فَجَعَلَتْ  
تَنْظُرُ إِلَى خِدَالِ الشَّجَرِ فِي الشَّعْبِ فَإِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ حَتَّى وَقَفَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَنْطَلْتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَى هَذَا الشَّعْبِ حَيْثُ  
أَهْدَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ طَلَعْتُ الشَّعْبَيْنِ كَلِمَةً فَكَلِمَةً أَرَا

گلیور سے دیکھنے لگے تھی جب نماز پوری فرمائی تو فرمایا غرض ہر جاؤ تمہارا پہنچا ہے تو ہم گئی میں نہ جڑو  
کی طرف دیکھنے لگے تو ناگاہ وہ آ رہا تھا تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آکھڑا ہوا ہے تو عرض  
کیا کہ میں چلا تھی کہ میں اس گھائی کی چوٹی پر پہنچ گیا جہاں کا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے حکم دیا تھا پھر جب میں نے سویرا کیا تو میں ان دونوں گھاٹیوں پہنچا ہوں، پر چڑھ گیا علیہ تو میں نے

سہ یعنی حضور نے نماز فوراً ہی کمر اس طرح کہ حضور کا گوشہ چشم اس راستہ کی طرف تھا جس سے حضور کے خادم نے آنا تھا  
جب کی نماز میں اپنے خادم کا انتظار فرمایا اس سے چند سٹے معلوم ہوئے ایک برک سفر میں نماز باجماعت ادا کی جاوے اذان بجکر  
وغیرہ سب کچھ ہو دوسرے برک نماز میں گوشہ چشم سے ادھر ادھر دیکھا سارے کو ناقص نہیں کرتا ہاں منہ پھیرنا مکروہ ہے اور سینہ پھیرنا  
نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ تیسرے برک حضور انورؐ تو اپنے مقام کو نماز میں ملاحظہ کرتے تھے اور معجزات صحابہ عین نماز میں حضور کی  
لگا ہوں کو دیکھتے تھے کیونکہ ان رادی نے فجر کی نماز میں دیکھا کہ حضور گوشہ چشم سے اس طرف دیکھ رہے ہیں اور کیوں وہ سجود کہ  
نماز میں عبادت ہے اور حضور کی ادائیں دیکھا بھی عبادت ہے اس میں وہ عبادتوں کا اجتماع ہے حضور کو دیکھنا وہ عبادت  
ہے کہ عروس کو صحابہ بنادیتا ہے سگہ یعنی سلام پھیرتے ہی دھڑلے پہلے جم کو ابو مرثدہ کے غیرت پہنچنے کی خوشخبری دی یہ ہے کرم  
کریمانہ اس میں ہی حضور کے علم کا ظہور ہے کہ ابو مرثدہ ابی نہ ابو ہی نہ ہوئے تھے حضور نے اکر کے پیچھے سے بار کو دیکھ لیا اور  
خبر دے دی سگہ خیال رہے کہ ابو مرثدہ نے فجر کی جماعت میں شرکت نہ کی کج ان کے لیے پہاڑی کی چوٹی کعبہ تھی اور ان کا  
وہاں رہنا جماعت تھی۔ حضور کی الماحت اصل عبادت ہے ان کی ترک جماعت ہر ہماری لاکھوں باجماعت نمازیں قراں ہوں  
ان کی تعنا پر ہماری ادائیں بچاؤ ہوں سگہ ابو مرثدہ نے کج رات کی کا دوائی صحابہ کرام کو بلکہ خود حضور انورؐ کو سائی، خیال  
رہے کہ اپنی عبادت صحابہ کرام یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سانا تو ریا ہے وہ عبادت ناقص ہونے کا ذریعہ بلکہ یہ تو  
عبادت کو زیادہ قبول بنانے کا ذریعہ ہے۔ حضور انورؐ کی خوشنودی عبادت کا مغز ہے رب تعالیٰ نے فرماتا ہے واللہ د  
رسولہ الحق ان یوحسوا ساری عبادت میں اللہ تعالیٰ کے رضا کے ساتھ حضور کو راضی کرنے کی بھی نیعت  
کردہ

أَحَدُ أَقْوَالٍ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَتْ اللَّيْلَةُ قَالَ لَا إِلَّا  
مُصَلِّيًّا أَوْ فَكَانِيًّا حَاجَةً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا عَيْتَكَ أَنْ  
لَا تَقْمَلَ بَعْدَ هَارِوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرَاتٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَذْءٌ فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ  
ثُمَّ دَعَانِي فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ قَالَ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْنَهُنَّ فِي مِزْوَدِكَ كُلَّمَا أَسْرَدْتَ

کسی ایک کو درپیکھان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس رات نیچے اتارے عرض کیا نہیں سوار  
نہانے کے یا اور حاجت کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بعد کوئی عمل نہ کرنا تم کو  
مضر نہیں ہے (ابو داؤد) روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی  
مذمت میں کچھ چھلے سے لایا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بڑے کی دعا فرمادیں گے تو انہیں حضور نے ملامت  
دیا پھر ان میں سے میرے لئے برکت کی دعا کی کہ فرمایا، انہیں سے لے لے اپنے تو خدا ان میں ڈال لو مہیناس میں سے

اسلام میں یہ کج رات پہنچی طور پر ہی حضور کی طرف سے سپرد کردہ خدمت انجام دیتا رہا ہوں میں سوار نماز یا استغنے کے کسی لیے بھی  
نیچے نہیں اترا اس لئے میں اب اگر تم کوئی نفل جہادت نہ کرو یا تم اگر اب جہاد نہ کرو تو ہمارے درجے میں کمی ہوگی کیونکہ تم نے آج ایسی  
شری جہادت کر لی ہے اللہ کے رسول کی حفاظت جس سے تم جنت کے اسٹے درجہ پر پہنچ گئے لہذا اصل سے مراد اصل نفل یا جہاد  
نفلی ہے (مرقات احمد) مگر فقیر کہتا ہے کہ عمل سے مراد مطلقاً اصل ہے فرض ہو یا نفل کیونکہ نفل جہاد کا بھڑنا دیکھتے ہیں  
مضر نہیں ہوتا نفل تو کہتے ہی اسے ہی جس کا کرن ثواب ہو نہ کرنا گناہ نہ ہو لہذا یہی مطلب ہے کہ اگر تم فرضی جہاد میں نہ کرو تو تم کو مضر  
نہیں یہ ایسے ہی ہے جیسے حضرت عثمان غنی سے فرمایا تھا کہ تم جو چاہو کرو تم جتنی چاہو اس کا مقصد یہ نہیں کہ تم فرضی جہاد میں فرض نہ  
رہیں یہ فرمان ایسا ہے جیسے پرندے کے پر کاٹ کر اس سے کہو کہ اڑنا چاہا وہ اڑے کیسے دل پر قصہ حضور نے کر لیا اب اس میں  
ترک جہاد کا خیال کیسے پیدا ہو اس فرمان مالی کے بعد انہوں نے نوافل اور زیادہ شروع کر دیئے ہوں گے اس لئے برکت کے معنی  
ہیں خیر کا بیٹھ جانا وہاں سے نہ نکلنا یہ بنا ہے برکت سے معنی لوٹ کا جیٹنا کثرت اور برکت میں بڑا فرق ہے برکت ہے کہ چیز تھوڑی  
ہو مگر نہ خود ختم ہو نہ اس کا نفع ختم ہو کثرت یعنی زیادتی تو کھار کو مل جاتی ہے مگر برکت کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے اس لئے جہاں ہے کہ  
دعا تیر کلمات میں برکت کسی پاکیزہ زبان سے پیدا ہوتی ہے اس لیے انہوں نے دعا تیر کلمات خود بڑھ کر دم نہ کر دیئے بلکہ حضور انور سے  
دم کرائے کا رتوس بغیر نفل کے مان نہیں کرتے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا وجعلنی مبارکاً ایسا کہ رب نے مجھے برکت عطا فرمائی  
یا ایسے میں جہاں بھی ہوں برکت میرے ساتھ ہے معلوم ہوا کہ کسی چیز پر دم کرتے وقت اسے ملائمت ملتی ہے

میں لوگوں کو تو ایک غم ہے اور مجھے دو غم ہیں ایک اپنے قبیلے کے گم ہو جانے کا دوسرا حضرت عثمان غنی کی شہادت کا روضہ شہدائے کرام کی شہادت کی بات کا ہے کہ دارالاندودہ میں کھانا قریش جمع ہوئے کہ اب اسلام کو ختم کرنے کی آخری تدبیر کیا کرنی چاہیے اس موقع میں شیطان شیخ نجدی کی شکل میں حاضر ہوا ایک کی رائے پر اعتراض کرتا تھا (مرقات) ۵۵ ان تین دایوں میں شیطان سے دور نہیں رہ کر دیں اور مکہ کی رائے پسند کی وہ بولا کہ اگر تم انہیں باندھ دو گے تو ان کے قبیلہ کے لوگ انہیں کھولی دیں گے اگر تم انہیں مکہ معینہ سے تھام

اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ذِيكَ قَبَاتٍ عَلَى فِرَاشِ النَّبِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّيْلَةُ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى لَحِقَ  
 بِالنَّعَارِ وَفَاتَ أَتَشْرُكُونَ بِحَدِيثٍ عَلِيٍّ يَحْبُوهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَتَا لَدَا  
 عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى عَلَيْهِ كَرَامَةَ اللَّهِ مَكْرَهُهُ فَقَالُوا آيَتِن صَاحِبُكَ هَذَا قَالُوا

میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر مطلع کر دیا تو جناب علی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر رات گزاری  
 اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے حتیٰ کہ خار پر پہنچ گئے ملے اور شرمین رات بھر جناب علی کو  
 نگرانی کرتے رہے انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ کر رہے جب صبح پانی تو ان پر بندھ رہا تھا پھر  
 جب جناب علی کو دیکھا تو اللہ نے ان کے نزدیک رکھ دیئے تھے جسے تمہارے ساتھی کہاں ہیں تمہارے پاس لے لیا

دو گئے تو وہ اس بلکہ پہنچ کر اسلام پیدہ نہیں گئے جہاں بائیں گئے یہی ہے کہ انہیں سب علی کو اپنا کتبہ تین کر دینا اہم ہے  
 ہر نہ لے گئے آخر خون پر ایسے پر زخم ہو جائیں گے تم سب ہمدرد کے ہیں خون پر ان سے دینا اس پر اتفاق ہو گیا اور کفار  
 نے حضور اور کا گھر گھیر لیا اس پر سے ان سے سے اہل بیت کی دینا ابوہریرہ کی تھی ایندہ ابلیس کی د

۱۔ کفار حضور کی خواہش گھیرے اس ارادے سے کہ حضور کے لیے انہیں ہم ان پر حملہ کر دیا حضور نے حضرت علی  
 کو حکم دیا کہ تم میرے بستر پر بیٹ جاؤ ان کو انواروں سخاوت کی امیں میرے پاس یہ امانتیں لیا کر کے ہمارے پاس مدینہ منورہ  
 پہنچ جانا تم صحت پر رہو تمہارا مال یہاں میں کر لیں گے یہ امر اور حضور انہیں ان سے ان کی معافیت کو چیر کر نکلے یہ پڑھ رہے  
 تھے ماضی بننا احمد مہر لا محسور وہ سب اندھے ہو گئے اور حضور وہاں سے نکل کر حضرت ابو بکر صدیق کے مکان پر  
 تشریف لے گئے جناب صدیق کو ساتھ یا غار نور تشریف لے گئے کس طرح گئے یہ حضرت صدیق سے ہو چکا کہ وہ حضور کو وہاں  
 یکے سے گئے راستہ میں کسی حضور کے آگے چلتے کبھی پیچھے کسی داسے کسی انہیں بدھر سطرہ محسوس کرتے ادھر ہو جاتے آخر حضور کو  
 اپنے کندھے پر لے لیا اور پیادگی چڑھائی شروع کر دی چڑھا کر اور دھان میں سے ۱۔ نہ خطر آگ ہے رستہ میں نوکیلے پتھر  
 ہیں اب لوگ دن میں وہاں جاتے ہیں تو مشکل وہاں سے کرتے ہیں حنائی اس راستہ کو پوچھتے ہیں کہ یہاں جناب صدیق کے مکان  
 گئے ہوں گے سٹھ یہ نگرانی اور محاسرو اس طے شدہ ہمدردی کے ماتحت تمہارے کچھ کہہ رہے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے ہیں  
 آپ نے تھوڑے کے لیے جاگنے کا انتظار کرتے رہے سٹھ میں حشر علی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ کر چوڑے سے ٹوٹ پڑے  
 حملہ آور ہو گئے سٹھ یعنی وہ حضرت علی کو دیکھ کر حیرت رہ گئے کہ تمہارا کچھ تھوڑا کیا وہ کہہ کر سے نکلے اور نکل کر کہاں گئے  
 عقل کام نہیں کرتی معکروا معکروا اللہ اللہ حیرا کر دیں سٹھ یہ ہے حضور اور معافیت کہ حضور نے فرمایا تھا علی وہ

لَا أَدْرِي مَا قُتِلُوا أَثَرَهُ فَلْتَمَ الْبَلَّ احْتَنَطَ عَلَيْهِمْ فَصَعِدُوا وَاجْتَبَل  
قَدْرًا يَأْتِي قَدْرًا وَ عَلَى بَابِهِ لَيْسَ الْعَنْكَبُوتُ فَقَالُوا الْوَدَّخَلُ هَهُنَا لَمْ يَكُنْ لَيْسَ الْعَنْكَبُوتُ  
عَلَى بَابِهِ فَمَكَثَ فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ سَاعَهُ أَحْمَدُ ۖ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَنَا فُتِحَتْ

میں نہیں جانتا تھا پھر وہ سب حضور کے نشان قدم پر کھوج لگاتے چلتے جب پہاڑ پہنچے تو ان پر غار شیبہ ہو گیا  
وہ پہاڑ پر چڑھ گئے اس غار پہنچے اس کے انداز پر کڑی کا جالہ دیکھا تو بے کر گر حضور یہاں گئے ہوتے تو اس کے  
انداز سے پر جالہ نہ ہوتا حضور نے اس میں تین شب قیام فرمایا احمد روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں کہ جب

تہا ما بال بیگانہ کر سکیں گے۔ یہاں ہی ہوا ورنہ ایسی افراتفری میں حضرت علی کا شہید ہو جانا بیت ممکن تھا یا وہ طیش میں آگرمی آپ کو  
شہید کر دیتے مگر کچھ نہ ہوا کیسے ہوتا کہ حضرت علی کے سر پر حضور انور کا ہاتھ تھا اور اللہ کی رحمت و حفاظت۔ تاقیامت جس کی حضور  
حفاظت فرمائیں اسے دین و دنیا میں امان مل جاتی ہے شیطان۔ شیطان انسان بلکہ ساری مخلوق سے اسے امن مل جاتی ہے۔ اعلیٰ  
حضرت نے خوب فرمایا شعر

خوف نہ کر فردہ دھنا تو توبہ جسد مصطفیٰ تیرے لیے اعلان ہے تیرے لیے امان ہے +

اے سبحان اللہ کیا پایا ما سچا جواب ہے جہنم میں نہیں جانتا کہ اس وقت وہ کہاں ہیں صورت علی کو کیا خبر تھی کہ حضور ابھی تک مکہ معظمہ  
میں ہیں یا کہیں ماہر تشریف لے گئے جواب نہایت ہی سہا ہے سچے خیال رہے کہ کچھ دور تو حضور اللہ کے ساتھ حضرت صدیق پہلے  
کبھی آپ کے دل پہنے کبھی بائیں کبھی آگے کبھی پیچھے ہر حضور کو اپنے کندھے پر لے لیا اور نرم زمین پر اپنے پیروں سے اس طرح پہلے  
کہ جب پیچھے اٹھاتے تو گھما کر پیروں کا نشان مٹاتے جاتے کہ کوئی کھوجیا کھوج نہ لگا سکے کھار کھوج وہاں تک ہی لگا سکے جہاں  
تک حضرت صدیق ساتھ تھے آگے اپنے انداز سے گئے پہاڑ پر بھی انداز سے چڑھے ورنہ پھر علی زمین میں اور پہاڑ پر نقش  
قدم نہیں پڑا کرتے سچے اب بھی وہاں زائرین کے لیے غار نور شنبہ ہو جانا ہے تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر چند غار واقع ہیں وہاں  
کسی درمیر کے بغیر پہنچنا مشکل ہوتا ہے ہم بھی وہاں اللہ کے کرم اور دھیر کے درمیر حاضر ہوئے نوافل پڑھے سچے اس غار کے  
دورانے پر پہنچ کر بعض کافر لے کر اس کے اندر جا کر دیکھ تو وہ سر سے لرے کہ اگر اس میں کوئی گھسا ہوتا تو جالہ اور کبوتری کے  
انڈے ٹوٹ جاتے ایک بولا کہ یہ جالہ تیری پیدائش سے پہلے کا ہے حالانکہ حضور کے اندر پہنچ جانے کے بعد وہ جالہ کڑی سے سنا تھا  
کبوتری نے انڈے دیئے تھے اگر رب چاہے تو اپنے محبوب کو مکاری کے ہاتھ کے درمیر پھانے غضب کرے تو فرعون کو اس کے  
نکد کی دیوار میں نہ چا سکیں بزرگان دین فرماتے ہیں کہ حرم کے کبوتری کی کبوتری کی نسل میں جس نے وہاں انڈے دیئے تھے ان کا  
اب تک احترام ہے واللہ و رسولہ اعلیٰ امام ابو میری فرماتے ہیں۔ شعر

حَبْرُ أَهْدَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَأْنًا فِيهِ هَاسَمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْمَعُوا لِي مَنْ كَانَ هَهُنَا مِنْ آلِي هُودٍ فَجَمَعُوا لَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي سَأَلْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِي عَنْهُ قَالُوا نَعْسِي يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ يَهْرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبْوَكُمْ قَالُوا فَلَنْ قَالَ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبْوَكُمْ فَلَنْ قَالُوا أَصَدَقْتَ وَبَدَرْتَ قَالَ فَهَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِي عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوا نَعْسِي يَا لِقَاسِمٍ وَإِنْ كَذَبْنَاكَ

میرے ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یکسو ہو کر ہر ایک کوئی میں میں نہ رہتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنے یہودی یہاں ہیں انہیں ہمارے پاس جمع کرو دو سب حضور کے آگے جمع ہوئے تو ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم سے ایک چیز کے متعلق پوچھتا ہوں کیا تم مجھ سے سچ بولو گے انہوں نے کہا ہاں اسے ابراہیم نامی تھان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا باپ کون ہے اسے وہ بولے ملاں فرما تم نے جھوٹ بولا تمہارا باپ ملاں ہے وہ بولے آپ نے سچ کہا اللہ سچ کہا ہے فرمایا تو کیا اب تم مجھ سے سچ بولو گے جس چیز کے متعلق اگر میں تم سے پوچھوں وہ بولے ہاں اسے بولو گے اللہ سچ کہا ہے اسے جھوٹ

ظنوا انصار وھلوا العکبوت علی حین الذبیرۃ لہ تسبیح و نہ تجھد

۱۵ اس غار کے دو دروازے ہیں کفار اس دروازے پر پہنچے ہیں سے حضور داخل ہوئے تھے اس دروازے کی لمبائی ایک ہاتھ ہے جوڑائی صرف ایک ہانٹ یہ فقیر اس غار شریف سے نکلے وقت دروازے میں چھس گیا تھا اگر اسے کچھ سر کے بال اڑ گئے وہاں پہلے بہت سوراخ تھے مگر اب کوئی سوراخ نہیں ہے اندر بھڑکات آدیں کے ٹٹھکی جگہ ہے اس عمارت میں حضرت صدیق نے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ اگر کفار اپنے قدموں کو دیکھ لیں تو ہم کو دیکھ لیں فرمایا لا تحزن ان اللہ معا۔ جو قرآن کریم سے نقل فرمایا، غار صدیق کو تو اس غار میں مارا سانپ نے کاٹا میرت ہے کہ کفار نے جو کچھ کہا حضور انور اور حضرت صدیق نے اندر سب کچھ سن لیا مگر ان حضرات نے جو اندر باتیں ہیں وہ غار نہ سن سکے حالانکہ ماضی ایک ہی تھا یہ ہے حضور کا معجزہ ۛ

۱۶ یہ مکرری جبر کے پورے مدد کے طور پر بھی تھی یعنی وال یہودیہ کا نام نہ تھا یہ واقعہ ابھی دوسری فصل میں گزر چکا تھا یعنی یہاں ہے قبیلہ کا مورث اعلیٰ جہد کوں ہے تم سب کس کی اولاد میں ہو سکتے ہو حضور انور کا علم غیب کہ حضور لوگوں کے نفسوں تک سے واقف ہیں پھر آپ پر گوشت کا سر کھینچے تھی وہ سکتے ہیں اس نہ ہر کھائیے میں وہ نکلتی نہیں جو ابھی دوسری فصل میں عرض کی گئی۔ حضور مرعنی ابھی سے واقعہ اسرا انہیں سے خبردار ہیں جو کچھ ہوا اللہ رسول کے درمیان طے شدہ پروگرام کے تحت ہوا سب سے پہلے حضور انور کا نام نہیں



عَرَفْتُ كَمَا عَرَفْتَهُ فِي رَأْيِنَا فَقَالَ لَهُمْ مَنِ أَهْلُ التَّارِكِ قَالُوا كُنْ فِيهَا يَسِيرًا كُنْ  
تُخَذِمُونَهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْشَوْهَا فَإِنَّهَا لَا تَخْفَكُمْ  
فِيهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ هَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِي عَنِّي شَيْئًا مِنْ سَأَلْتِكُمْ مِنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا  
الْعَاسِ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاهِدَةِ شَيْئًا قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَمَا حَسَنَتُكُمْ عَلَى ذَلِكَ  
قَالُوا الْحَدَثُ أَنْ كُنْتَ كَاذِبًا أَنْ تَسْتَرِيحَ مِنْكَ وَإِنْ كُنْتَ صَادِقًا لَمْ يَكُنْ لَكَ

یہی تو آپ پہ پہچان میں گئے جیسے ہمارے باپ کے تعلق پہچان میں تھیں سے فرمایا ان لوگوں نے کہ میں نے اسے پہچان میں نہیں  
یہی گئے تھے اس میں ہمارے نائب آپ تک ہیں گئے تھیں انہوں نے فرمایا اس سے کہ اس میں ہر ایک کی قسم میں  
میں تم سے نائب بھی نہیں نہیں گئے کہ ہر فرمایا کہ یہ اب مجھ سے پہچان لو گے اس چیز کے تعلق جو میں تم سے پہچانوں وہ  
ہوے اس سے ابو القاسم فرمایا کیا تم نے اس بھی میں زیر فرمایا ہے وہ ہوئے ہیں کہ فرمایا تم کو اس پر کس چیز نے جرات دیا  
وہ ہوئے ہیں کہ چاہا کہ اگر آپ مجھ سے ہیں تو میری آپ سے دعا ہے کہ جانیں اور اگر کہے ہیں تو آپ کو نقصان نہ دے گا وہ

یہی تھے کہ کینت خیرین سے پکارتے تھے کہ یہ تو حضور کا نام شریف نوریت میں غلط تھا یہ آپ کی نبوت کی دلیل تھی اس سے نہیں کہ تھی  
اسلام ہمارا کہ وہ یہودی حضور کے علم غیب کے قائل ہو چکے تھے تب ہی تو روئے کہ ہمارا جھوٹ آپ پر چھپ نہ سکے گا جو حضور کے  
علم کا انکار کرے وہ ان سے بدتر ہے۔ حضور کو سب کی نسل واصل کی خبر ہے کسی کا بیٹا ہونا ایسی خبر ہے جسے بجز پروردگار  
کوئی نہیں جانتا۔ حضور کو سب نے یہ بھی بتادیا ہے کہ ان یہود کا عقیدہ یہ تھا کہ جتنے روز ہمارے باپ داروں نے پھر ا  
مذہبی کی ہے اتنے روز ہم دونوں میں رہیں گے۔ پھر نکال کر جنت میں پہنچا دیئے جائیں گے۔ وہ فرماتا ہے اس تمنا انار  
الایہ ما بعد دودۃ مسلمان وہاں ہمیشہ رہیں گے یہ وہ ہی بکواس ہے کہ میں تم اس خبر میں بھی جھوٹے ہو بل خبر واقعہ اور تمہارے علم  
مذہب کے خلاف تھی یہ خبر تمہارے خلاف ہے تمہارے عقیدے کے اگر یہ سوائے ہو گئے اگر چہ ظہر طے لای صورت ایک یہود نبوت تھی مگر یہ کہ یہاں  
اس سب کے مشورہ سے ہوا تھا لہذا سب کا فعل تھا اس یہود سے حضور انور نے سوال فرمایا اور انہوں نے یہ مذکور جواب دیا اگر وہ لوگ  
حضور کا علم غیب ایسی ایسی آنا چکے۔ بھتے تو ہر گز اپنا جرم قبول نہ کرتے وہ بھگتے کہ ح

کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے

طیم و خیر حاکم کے سامنے اقرار ہی کرنا پڑتا ہے ۵۵ اس کی شرح ایسی دوسری اصل میں گزرتی کہ ان یہود نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ  
مجزوہ دیکھا چاہا کہ اگر حضور کو ذہیر حضرت ہو تو آپ بچے نبی ہیں انہیں یہ مجزوہ دکھا دیا گیا۔ چنانچہ زینب جو زیر طائفہ دلی تھی غالباً وہ اور دوسرے  
چند یہودی یہاں لے آئے جیسے کہ پہلے کہا گیا۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الْفَجْرَ وَصُودَ عَلَى النَّبِيِّ خُطْبَانَا حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صُودَ النَّبِيُّ خُطْبَانَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصَا ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صُودَ النَّبِيُّ خُطْبَانَا حَتَّى شَهِدَ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَاثِرٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَأَعْلَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَحْفَظُنَا مَدَاةَ صَلَاتِهِ: وَعَنْ مَعْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَأَلْتُ مَرْثَدَةَ مَنِ أَذِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِنْ لَيْلَةٍ اسْتَمِعُوا الْقَدَانَ فَقَالُوا

(بھائی) رہا یہ ہے حضرت عمرؓ کا یہاں سے نماز سے نکلنے میں نے کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز فجر پڑھائی اور منبر پر چڑھے ہم کو مخاطب فرمایا کہ تم کا وقت آگیا پھر اترے پھر نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھے تو ہم کو مخاطب فرمایا کہ تم کا وقت آگیا پھر اترے پھر نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھے حتیٰ کہ سورج ڈھب گیا کہ تو ہم کو تمام ان چیزوں کی مہجوری جو قیامت کے دن تک ہونے والا ہے کہ فرمایا کہ ہم میں زیادہ جاننے والا نہ تھا جو ہم میں زیادہ حاکم تھا کہ (اسلم) رہا یہ ہے حضرت معن بن عبد الرحمنؓ سے فرمایا کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ فرمایا میں نے مسروق سے پوچھا کہ جس مدت جنات سے قرآن سناتے تو جنات کی خبری معلوم ہو کہ کس نے وہی شے انہوں نے کہا

لے آپ ابو زید اسرج کے نام سے مشہور ہیں آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیرہ طرقات کیے ہیں حضور نے ان کے سر پر ہاتھ شریف پھیرا اور ان کے لیے دعا خیر کی آپ کی عمر شریف پین سو سال ہوئی مگر شریفین میں صرف چند سال سفید ہوئے تھے ہاتھ طرقات) لکھ میں حضور نے تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد سارا دن غلط و غلط اشارہ فرمایا یہ بعد احکام کا نہ تھا مگر غیبی خبریں دینے کا تھا لکھ یعنی تاقیامت قطرہ قطرہ فرما دیا جو پرندہ تاقیامت پر پڑنے کا وہ سب کچھ تفصیل ارشاد فرمایا۔ یہ سبے حضور کا علم غیب کل حضور کا یہ پھر ہے کہ سارے واقعات صرف ایک دن میں قرار دیے جیسے حضرت داؤد علیہ السلام گھوڑے کھنٹے کھنٹے پوری رات شریف پڑھ لیتے تھے اس معجزہ کا نام ہے علی الوقت یہ علی الارض کی طرح ایک معجزہ ہے کہیں کرامت کے طور پر دل کے باہر ہی ظاہر ہوتا ہے لکھ معلوم ہوا کہ صواب کلام کو یہ سارے واقعات یاد نہ رہے کسی کو زیادہ یاد رہے کسی کو کم۔ لہذا ان میں سے کسی کا علم حضور انوس کے علم کے برابر نہیں ہو گیا۔ خیال رہے کہ تعلیم میں سکھانا اور چیز ہے اور خبر دینا یعنی احاطہ باہتمام کچھ اور چیز اللہ تعالیٰ نے حضور کو مہجور سکھا دیا لکھتے مالہ لیکن معلوم اور حضور نے یہ تمام باتیں لوگوں کو ساری بتا دیں سکھائیں یہیں معلوم اور الاسرار سکھایا۔ لکھا انباء ہمارے یہ ہی فرق ہے شے یعنی جنات ایک ناری مخلوق ہے جو نظر نہیں آتی یہ لوگ حضور انور کا قرآن مجید سننے آئے حضور نے ان کی آمد کی خبر صحابہ کو دی تو یہ تابعی پوچھ رہے ہیں کہ حضور انور کو جبرائیل جنات کی آمد کی کس نے دی؟

حَدَّثَنِي أَبُوكَ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ أَذْنَتُ بِهِمْ شَحْرَةً مُنْفَقَ عَلَيْهِمْ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بْنِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَتَرَانِيكَ الْهَلَالِ وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيدَ الْبَحْرِ فَرَأَيْتُهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَأَاهُ غَيْرِي فَجَعَلْتُ أَقُولُ لِعُمَرَ أَمَا تَرَاهُ فَجَعَلَ لَا يَبْرَاهُ قَالَ يَقُولُ عُمَرُ رَأَاهُ وَأَنَا مُتَّبِقٌ عَلَى قِدَاشِي ثُمَّ انْشَأَ يُحَدِّثُنَا عَنْ عَبْدِ بْنِ رِفَا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبِيتُ مَصَارِعَ أَهْلِ بَدْرٍ بِأَلَمٍ يَقُولُ هَذَا مَصْرَعٌ فَلَانِ عَذَا انْشَاءَ اللَّهُ وَهَذَا مَصْرَعٌ فَلَانِ عَذَا انْشَاءَ اللَّهُ قَالَ عُمَرُو الْبُذِي بَعَثَهُ بِأُحْقِي مَا أَخْطُو

کہ جسے کہہ دے وہ کہہ دے عبد اللہ بن مسعود نے بتایا کہ ان کی خبر یکدم دست سفیدی ملے (مسلم بخاری) اسی طرح ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں کہ ہم کہہ دینے کے درمیان جناب عمر کے ساتھ تھے تو ہم چاند ایک دوسرے کو دکھانے لگے میں تیز نظر تھا تو میں نے دیکھ لیا میرے سوا کسی نے مرد کوئی نہیں کیا کہ اس نے چاند دیکھا ہے نہ میں جناب عمر سے کہنے لگا کہ کیا آپ دیکھتے نہیں آپ اسے دیکھ سکے کہتے ہیں کہ میں اسے مغرب اپنے بستر پر لیٹے ہوئے دیکھوں گا تھ ہر ہم کہہ دے لوں گے شفق خبریں دینے لگے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو ایک دن پہلے کفار کے قتل کا دکھاتے تھے فرماتے تھے کہ انشاء اللہ کل یہ جو فلاں کی قتل کا ہنگامہ ہوگا اور انشاء اللہ کل یہ جو فلاں کی قتل کا ہنگامہ ہوگا جناب عمر فرماتے ہیں کہ اس کی میں نے انہیں حق کے ساتھ بھیجا کہ وہ

۱۔ یعنی ان جنات کی آمد کی خبر ایک کریم واسے رحمت نے دی کہ راہِ سلاۃ اللہ جنات حاضر ہیں حضور پر ایمان لانا چاہتے ہیں۔ تب حضور تشریف لے گئے انہیں قرآن مجید سنایا اور مسلمان کیا جنات کا یہ واقعہ دوسرا ہے اور قرآن مجید میں جو واقعہ مذکور ہے وہ واقعہ دوسرا۔ قتل اوسى بن امیہ استمع فخر من الحسن ۱۷۔ یعنی اس سفر میں حضرت فاروق اعظم کے ساتھ بہت لوگ تھے مگر آج چاند کسی کو نظر نہیں آیا اسوار میرے کیونکر چاند بہت باریک تھا ۱۷۔ میں ابھی میں دیکھے کی کوشش کیوں کیوں مغرب چاند اتنا بڑا ہو جاوے گا کہ مجھے بستر پر لیٹے ہوئے بے تکلف نظر آوے گا امام شامی نے یہ ہی سنی کہے یا میں اس ماہ کے آخر میں زخمی کیا جاؤں گا میں سے میری شہادت واقع ہوگی میں زخم خوردہ ہو کر بسترِ علالت پر آؤں گا۔ چنانچہ اس ماہ ذی الحجہ کے آخر میں آپ کو زخمی کیا گیا جس سے آپ کی شہادت واقع ہوئی۔ اس صحت میں یہ غیبی خبر ہے واللہ وہ سولۃ اعظم واقعہ اس سفر کا ہے جب آپ انگریزوں کو گئے وہیں اگر شبید کر رہے گئے ۱۷۔ اس فرمانِ مانی میں میں غیبی خبریں ہی وقتِ موت کی خبر کہ فلاں شخص کل مرے گا مگر موت کی خبر کہ فلاں جو مرے گا جس سے نوعیتِ موت کی خبر کہ کفر پر مرے گا نہیں بلکہ ہمارے ہاتھوں مارا جائے گا مگر منکر علوم غیبی میں

الْحَدُودَ الَّتِي حَدَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُولَئِكَ جَعَلُوا فِي بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ فَأَنطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى إِلَى إِلَيْهِمْ فَقَالَ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ هَذَا وَجَدْتُ مَا وَعَدَكُمْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ حَقًّا فَاثْبَتِي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي اللَّهُ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَعْلَمُ أَجْسَادُ إِلَّا أَرَوَا حَقَّ فِيهَا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعُ بِمَا أَقُولُ

کہ وہ لوگ ان حدود سے جہنم کی آگ میں آئے اور ان کے لئے یہ حدیں مقرر فرمائی تھیں بالکل درست تھیں یہ پھر وہ اپنے آپ سے ایک کوئی ڈال دیئے گئے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے مگر ان تک پہنچ گئے تھے فرمایا اے انہیں ابھی نہیں ہے ابھی مسلمان کی قسم ہے کہ سب باتیں درست پائیں جن کا تم سے اللہ و رسول نے وعدہ کیا تھا کہ کفر میں نہ رہو سب درست پایا جو تم سے اللہ نے وعدہ کیا تھا جناب عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ان جہنم سے کیسے کلام کرتے ہیں جن میں جان نہیں تو فرمایا بات تم ان سے زیادہ نہیں سنتے

سے تین چیزوں کی خبر حضور نے دے دی مگر غلط سمجھ کر بتا دیا کہ فلاں کافر اس حد کے اندر مارا جائے گا +  
۱۔ یعنی اس دائرہ اس حد کے اندر ہر شخص قتل ہوا۔ جہاں حضور اپنے دائرہ کی طرح مقرر فرمائی تھی۔ شعر  
فدا مطلق ساخت بر ملا فیت  
مطے کل شیء غیر آمدی

۲۔ کفار کی لاشوں سے یہ ہی بڑا ہوتا ہے نماز۔ جن کفن مومن کی میت کے لیے ہے فقیر نے وہ جگہ دیکھنے کی بہت کوشش کی جہاں یہ لاشیں پڑی تھیں مگر اہل بدر نے کہا کہ کفار کی جگہ کا کیا دیکھنا۔ تم حضور کے آثار دیکھو۔  
۳۔ معلوم ہوا کہ کفار کی قبروں ان کی لاشوں پر کسی مصیبت سے جانا بالکل جائز ہے زیارت قبر کے لیے جانا جائز نہیں رب فرماتا ہے ولا تقصروا علی قبور الہدیہ کفروا باللہ ورسولہ یہ حدیث اس آیت کریمہ کے خلاف نہیں کہ جہاں حضور کا کفار کی لاشوں پر جانا اس مقصد کے لیے ہے جواز کے آ رہا ہے۔

۴۔ حضور کے اس عمل شریف سے ہندو مت کے ہونے ایک یہ کہ ہر میت مومن ہو یا کافر بعد مرنے کے زندوں کا کام بنتی ہے حتیٰ کہ دفن کرنے والوں کے قدموں کی آہٹ بنتی ہے جیسا کہ باب الدفن میں گزرا دوسرے یہ کہ بعد موت انسان کی ہر طاقت بڑھ جاتی ہے دیکھو ہزار سال مٹی میں دفن ہوئے کے ہاتھ ہلکی مرہ آواز بخوتوں کی آہٹ سن لیتا ہے اگر زندہ کو اتنی مٹی میں دبا دیا ہاوسے تو وہ توپ کی آواز بھی نہیں سن سکتا۔ تیسرے یہ کہ بعد وفات یا کہہ کر پکارنا ناجائز ہے اس سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ کہنا شرک ہے حالانکہ نماز میں کہا جاتا ہے۔ السلام علیک ایھا النبی۔

فَمِنْهُمْ غَيْرُ أَتَمٍّ لَا يَتَّبِعُونَ أَنْ يَرَوْهُ أَوْ عَلَى شَيْءٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَنَسٍ  
بَنَتِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ عَنْ أَبِي هَانٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى زَيْدِ  
يَعُودُهُ مِنْ مَرَضٍ كَانَ بِهِ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْ مَرَضِكَ بَأْسٌ وَكِنْ كَيْفَ  
لَكَ إِذَا تَخَرَّجْتَ بَعْدِي فَعَمِيَّتْ قَالَ أَحْتَبُّ وَأَصْبِرُ قَالَ إِذَا تَدَخَّلَ الْجَنَّةُ  
بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالَتْ تَعْنِي بَعْدَ مَا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَوَاهُ اللَّهُ عَلَيْهِ

بجز اس کے کہ نہ بچے کہہ جواب نہیں دے سکتے (مسلم) روایت ہے حضرت زید بن زید ابن  
ارقم سے کہ وہ اپنے والد سے راوی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جناب زید کے پاس ایک مرض میں مزارع پر  
کے لیے تشریف لائے فرمایا اس بیماری سے تم پر کوئی خطرہ نہیں ہے مگر تمہارا اس وقت کیا حال ہو گا جب  
تم کو میرے بعد دروازہ مرے گی تب تو تم نابینا ہو جاؤ گے وہ عرض کیا کہ میں میرا دل بڑھ کر کہہ دیتا ہوں تو جنت میں بیٹھا  
جاؤ گے وہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وہ نابینا ہو گئے پھر اللہ نے ان کا نظر

مسلم بنی رومہ کہ کیا تو ہم پر جابر کہتے ہیں یا تم سے یہ کہ تم نہیں سکتے یا مرے سے کہ تم کو جواب سنا سکتے ہو یہ جواب  
دیتے تو میں کہہ دوں کہ سنا نہیں سکتے کہ جواب دہا بھی دے دے کہ تم سے کہ تم نہیں سنا سکتے اللہ اسے مردوں کی آواز سن سیتے ہیں  
لہذا یہ حدیث ان احادیث کے خلاف نہیں جن میں زندہ بندہ اللہ کا مردہ کی کوئی چیز سننا بتا رہا ہے۔ حال رہے کہ جی آیات میں مردوں کے  
سننے کی نفی ہے حال مردوں سے مراد دل کے حواس یعنی کہہ میں جیسے اللہ لا سمحہ اسودی وغیرہ لہذا اس آیت کے آخر میں ہے  
ان نسمع الا من امر من ایتنا یعنی وہاں مردوں کا مقابلہ مومن سے کیا گیا ہے لہذا یہ حدیث ان آیات کے خلاف نہیں مگر اس آیت  
کے ثبوت میں بہت سی آیات ہیں دیکھو ہماری کتاب فہرست القرآن ص ۱۰۰ میں اس آیت کے ترجمہ سے آپ حضرت زید بن ارقم  
کا صاحب جزوی میں خود کا بیان ہے میں اللہ زید بن ارقم صحابی ہیں اس لئے آپ کی کہتے ہو انیسویں ص ۱۰۰ اور بھی انصاری جزوی میں  
آخر میں کوئی دہرے وہاں مشہرہ اشہر میں دعوات پائی ۱۰۰ ان کے حال عمر کوئی دہرے اللہ ص ۱۰۰ میں تم اس میں سے وفات نہیں پاؤ گے  
ابھی تمہاری عمر باقی ہے یہ ہے حضور کا علم حبیب کہ لوگوں کی زندگی و موت سے مراد ہیں۔ اللہ میں تم میرے بعد بہت دور ہو جاؤ گے  
اللہ میں تم آج میں ہو جاؤ گے اللہ صبر سے مراد علاج ذکر نہیں دیکھ رہا کہ تکلیف ذکر مگر بہت ظاہر کرنا ہے اللہ اللہ دعا  
صبر کے خلاف نہیں پیغمبری چیز اللہ ہے طلب اجر کا مطلب یہ ہے کہ میں بکھیرنا کر رہا ہوں یا مجھ سے تکلیف دہ مگر بہت ظاہر ایسا  
کہ میں اگر تم نے میری پر میرا مطلب اجر کرنا تو ان لوگوں میں سے جو فحشاء و منکر کے حساب و کتاب سے مستغنی ہیں میرے حساب و کتاب میں

بَصَرُهُ كُتِرَ مَاتَ وَعَنْ أُسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَقَوَّلَ عَلَى مَا لَمْ يَأْكُلْ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَذَلِكَ أَنَّهُ بَعَثَ رَجُلًا فَكَذَّبَ عَلَيْهِ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ مِثْلًا وَقَدْ اتُّشِقَ بَطْنُهُ وَلَمْ تَقْبَلِ الْأَرْضُ رَوَاهَا الْأَبْيَهْقِيُّ فِي دَلَائِلِ الثَّبُوتِ: وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ يَسْتَطْعِمُهُ فَأَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقٍ شَعِيرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهَا وَأَمْرَاتُهُ وَخِيفُهَا حَتَّى كَالَهُ

نرادی پھر نہرت ہوئے سلمہ روایت ہے حضرت اسامہ بن زید سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو مجھ پر روایات توہم ہے جو میں نے نہ کھی ہوں پنا شک نہ آگ میں بنائے نہ یہ اس طرح ہوا کہ آپ نے ایک شخص کو بھیجا اس نے آپ پر جھوٹا ہندھنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر بددعا کر دی کہ وہ مردہ پایا گیا کہ اس کا پیٹ چر گیا تھا اسے زمین نے قبول نہ کیا کہ یہ دونوں حدیثیں یہی سنی سند لائن افہوہ میں روایت کیں۔ روایت ہے حضرت جابر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کا نام انکے آیا حضور نے اسے جو کا اودھا دیا حق خدا فرمایا کہ وہ شخص اس کی بیوی اس کے سہان اس سے کھاتے رہے حتیٰ کہ اس نے تاپ لیا

سلمہ غیاں ہے کہ حضور اور کوئی شفا کہ بھی جبرقی کر آپ نے نہیں بتایا نہیں تاکان کا امتحان اور صراحتی اور جبر کے بعد درخت و ظاہر ہے کہ دوبارہ نہیں بخنی طاعت اور داسے بخلا جو خلاف مہر نہیں سلمہ حضور پر جھوٹا ہندھنہ کی کئی حدیثیں ہیں۔ ایک یہ کہ جان بوجھ کر حدیث گھڑے اور اسے حضور کی طرف نسبت کر دے کہ حضور نے یہ فرمایا حدیث ہے یہ کہ کوئی کو سورع حدیث بیان کرے اور اس کا موقوفہ مون نہ تہ نہ۔ نیماں رہے کہ روایت بالحق جائز ہے۔ یہ وضع حدیث نہیں بلکہ حدیث کا مضمون اپنے لفظ میں بیان کرنا ہے ہم کہتے ہیں کہ رب نے فرمایا غانہ قائم کر دہلا کہ قرآن مجید اور نہیں ہے۔ ہمارے تو قرآن کا ترجمہ اس کی مثال و تائید ابن حجر کی روایت سے امین کے متعلق رنج بجا صورت ترجمہ ہے۔ خدا صحت کا راجحی مدکار ترجمہ کیا۔ ادا سے حضور اور کی طرف مسوب کیا۔ یہ حدیث گھڑا نہیں یہ فرق خیال ہے اسکا گھر آگ میں ہانسنے کے معنی یہ ہیں کہ اپنے کو اندھی گھر سے تھوٹ بونگن دست اور جھوٹ کو حضور کی طرف نسبت کرنا بدعتی ہے سلمہ اس شخص نے لوگوں کو جھوٹی حدیث گھڑ کرنا کہ حضور خود نے نہ نہرت سے جان دیا اس کے لیے بددعا فرمادی اور باجی بڑا کر لے لہر موت دوزخ کی کیا تو دین سے نکال کر جہنم کیا یہ واقعہ کوئی اور ہے اور کہ تہہ جہنم ہو گیا تھا کہ اس کے پاس پہنچا ہوا کہ میں اپنی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرآنی روایات گھڑا کر لے لیں اس کا انجام بھی ہو گیا تھا کہ وہ مر رہا ہے سلمہ پہلے کہا جا چکا ہے کہ حق ساتھ صراحت کا بہت بجا اور اسے سناڑے سیر کا تو تھا

دست میں صانع بڑا یعنی الٰہ نہیں سیرت میں نہ پندیرہ سلطہ مسلم کرتا ہے کہ یہاں تک کھاتے جہے پر ہوا حنفیہ ان کا معجزہ کہ تھوڑے غم میں بہت جہ برکت ہوا سلطہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں کہ ایسی رکت دال چوڑی کا ناپ تول تول کے خلاف ہے اس سلیس اس کی برکت غم ہوجاتی ہے سلطہ خیال ہے کہ تمام صاحب دال ہیں۔ اسی میں کوئی ناست نہیں اسی سے صوفی کا نام معلوم نہ ہوا حدیث کو قبول نہیں کرتا ہاں صوفیہ کے سوا کسی اور لفظی کا نام مذکور نہ ہوا حدیث قبول ہوجاتی ہے کہ جو نہیں وہ لفظی کہ ہے کیا ہے ناست ہے یا عادل سلطہ یعنی وحی کیا یا رسول اللہ صحت کی یو ی معلوم ہو کر عروجی ہے کہ لفظ کی دعوت نہیں تھی۔ جیسا کہ الفاظ حدیث سے معلوم ہوتا ہے یہ بات خیال میں رکھی جاوے سلطہ یہاں کہنا دعوت کے طور پر نہیں پایا گیا تھا نہ حضور ہو کر دعوت تمام کے لیے بولایا تھا ماسی کے مگر حضور تشریف لے گئے تھے کہ لفظ کا وقت تھا۔ اس نے کھانا بھی پیش کر دیا۔ فقہاء نے اس میں کثرت دالوں سے دعوت دینا مروج ہے اس مسئلہ کی بہت محدثیں ہیں۔ و بعض دالوں باب میں۔ و بعض دالوں غائب ہیں۔ و ہر قوم دعوت دینے پر مجبور ہے کہ کثرت کی مدد سے دم اہل سیرت مداح کے اہمیت شرم دیا ہے روٹی دیں۔ پہلی مدد دالوں میں اہمیت دینا دعوت کھانا دعوت دالوں میں اس میں تیم کامل کھانا ہے اس کا ثبوت کمال اس کی بابت کے بغیر کھانا ہے۔ آخری مدد دالوں میں کھانا نہ ہے۔ اگر ہر قوم میں نہ ہوں۔ شفا ہوا کہ لفظ کے لیے کہ خاص دال نہ ہے یا ہر سے بالخ دالوں سے کھانا پکا دیا یا آفتاب کی کو کھانا لولا کر ہر جائز ہے۔ جہاں مدد دالوں پرانہ ہوتا ہے اس میں ہر چار دال صوفیہ نہ تھیں ہذا فقہا کا یہ مسئلہ اس حدیث کے خلاف نہیں۔ مسئلہ صحت کا کھن دفن اس کے سامنے دال سے کیا جاوے مگر اس کی زبان نہ خود میں یہ چال رکھا جاوے کہ اگر بعض دالوں



فَوَضَعُ يَدَاهُ ثُمَّ وَضَعَ الْقَوْمَ فَأَكَلُوا فَظَهَرَ لَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوكُ  
لَقَمَتَيْنِ فِيهِ ثُمَّ قَالَ أَحَدُ لَمْ شَاءَ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا فَأَرْسَلَتِ الْمَرْأَةُ تَقُولُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ وَهُوَ مَوْضِعُ بَيْتِي فِيهِ الْفَكْرُ لِي شَرِي فِي  
شَاءَ فَلَمْ تَوْحِدْ فَأَرْسَلْتُ إِلَى جَارَتِي قَدْ أَشْغَرِي شَاءَ أَنْ تُرْسِلَ بِهَا

اپنا ہاتھ لٹکا کر سب کھانے لگے۔ تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنے منہ میں لقمہ چر رہے  
ہیں پھر فرمایا کہ میں ایسی بڑی کا گوشت مٹاؤں جو اس کے ہاتھ لٹکا کر بغیر اجازت مل گئی ہے۔ اس عورت نے کہا کہ جہاں  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفع کی طرف دیکھا تھا یہ وہ جگہ تھی جہاں بکریاں فروخت کی جاتی تھیں تاکہ میرے بیٹے بکری خریدے تاکہ  
بکری ملے میں اپنے بڑے بھائی کے پاس آؤں جہاں میں نے بکری خریدی تھی یہ کہ مجھے وہ بکری تیشا نہ بھیج دے

تیم ناما لے کر غائب ہیں تو وہاں سڑک کے مال تقسیم کا جال سے پھرنے والے ہیں۔ بعض میں سے یہ کہہ کر گئے ہیں کہ یہاں کھانا صرف فقراء مساکین کو  
کھایا جائے۔ غرض کہ میت والوں کے ہاں کھانے کی بہت صورتیں ہیں۔ بعض بڑا ہی بعض مکرر بعض بیجا ہیں۔ یہاں مکمل تعین کی  
گنجائش نہیں ۴

۱۵۔ تم سے مراد صاحب خانہ کے یہاں ہیں۔ جن کے لیے کھانا تیار کیا گیا تھا۔ اور وہاں کرم جو حضور انور کے ساتھ تھے جو تھائی  
وہاں پہنچ گئے تھے۔ ساتھ کھانے میں مرکب ہو گئے تھے۔

۱۶۔ یعنی قہر منہ میں لے لیا چہاں میں گھبرا کر لگا نہیں۔ ہم نے یہ عرض کر دی تو انہوں نے حضور کے پوچھا حضور انور نے خود ہی  
دہرایا یا بھجوا گئے آپ اسے۔

۱۷۔ یعنی گوشت رکھ کر جانکا ہے۔ نزدیک کا گھر یا سب سے جس میں امتیاز نہیں ملتا۔ اس فرمان ملا سے دو حصے معلوم ہوئے ایک یہ  
کہ حضور انور کے پس پردہ چیر کر بھری گئی وہاں وہی اچھی ہیں آئی تھی۔ بکریاں شریف سے گوشت کی لذت کے ساتھ اس کی کیفیت بھی محسوس کر لی  
دوسرے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کے حلقہ اندر کرم کو ہمیشہ رواں رکھ کر بلکہ مشتبہ بلکہ عجز متی علی حیرت سے محفوظ رکھا۔ بخاری شریف میں ہے کہ چیریں  
شریعت میں حضور نے کبھی جن کے نام پر بزرگ کئے ہوئے ہوں ان کا گوشت نہیں کھایا۔ جیل سے کہ کھانے کی شریعت کائنات میں سے یہ سب  
ہیں۔ ہذا حضور انور کا الو طالب کے ہاں اور کوئی عذر مشابہ کاغذوں کے ہاں اور شریعت یا اللہ کی حضور انور کا کھانا کہ جس سے قبول فرمایا یا مکمل  
بالکل درست تھا۔ اب بھی ایسے متحرک مان جانے کی دعوت کی جاتا ہے۔

۱۸۔ نفع لہذا سے مراد پاک کے قریب وادی عقیق کی طرف ایک بلوار تھا جہاں اور چیزوں کے ساتھ ہندو بھی فروخت ہوتے تھے۔ جس  
لوگوں نے نفع ب سے بڑھا غلط ہے۔ نفع تو حیرت منور کا مسجد قبرستان سے ہوا۔ ہذا کہاں یہ تفسیر کی راہ کی ہے۔

[illegible]

وہ لانیس تیس نے اس کی تیری کے پاس یہ جہاں نے لا میر سے پاس یہ جہاں کہ حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایسا کر یہ کھانا تہیوں کو کھلا دو) (ابو داؤد۔ بیہقی۔ طائس القنوج) حمایت ہے حضرت حرام ابن ہشام سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے حبش ابن خالد سے داؤد ام معبد کے بھائی ہیں وہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ معتکہ سے باہر کیے گئے آپ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر کے روانہ ہوئے آپ ابو بکر صدیق اور ابو بکر کے غلام عامر ابن فہیرہ اور ان کے رہبر عبد اللہ لیث ام معبد کے بیٹے پر گند سے شہ اصم نے آپ سے گوشت

[illegible]

۱۵۵ مکہ منور سے حد حضرت پیلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر صدیق، مالک ابن نجیر و ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہم میں ملے حضرت اسی وقت کا مرتبہ معلوم ہوا کہ کعبہ کے صحن میں دو ایٹھ لاکھ سے کہ حضور نے ہجرت میں ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے بعد میری کا کام لیا۔

وَتَمَرًا لِّشَارِبِهَا فَلَمْ يُصِيبُوا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْصِلِينَ  
مُسْتَعِينٍ فَقَطَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَاةٍ فِي كَثِيرِ انْخِيَامَةٍ فَقَالَ مَا  
هَذِهِ الشَّاةُ يَا أُمِّ مَعْبُدٍ قَالَتْ شَاةٌ خَلَفَهَا الْجَهْدُ عَنِ النِّعَمِ قَالَ هَلْ بِهَا مِنْ  
لَبَنٍ قَالَتْ هِيَ أَجْهَدُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ أَتَأْذِينِ لِي أَنْ أَحْبِبُهَا قَالَتْ يَا أَبَا أَنْتَ وَ  
أَخِي إِنْ تَرَأَيْتَ بِهَا حَلَبًا فَاحْلُبْهَا فَدَعَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَمَسَحَ بِبَيْدِهِ ضَرْعَهَا وَاسْتَقَى اللَّهُ تَعَالَى وَدَعَا لَهَا فِي شَاةِهَا فَتَفَاجَتْ عَلَيْهِ

چھربار سے مانگے تاکہ ان سے عریضی انہوں نے یہ کوئی چیز ام مہمد کے پاس نہ پائی یہ حضرات بے توشہ تھے کہ  
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکہ بکری دیکھی جو نیچے کے کنارہ میں تھی فرمایا اسے ام مہمد پر بکری کیسی  
ہے انہوں نے عرض کیا کہ عیالی بکری ہے جسے دہلے پن نے بکریوں سے پیچھے کر دیا ہے یہ فرمایا گیا اس  
میں دودھ ہے وہ بومیں کہہ اس سے بہت دودھ ہے یہ فرمایا گیا تم مجھے اجازت دیتی ہو کہ اسے دودھ لوں بومیں  
آپ پر میرے مل باپ ہوں گرا آپ اس میں دودھ دیکھیں تو دودھ میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پلا یا اس کے  
تھن پر پڑا تھا پھر اللہ تعالیٰ کا نام لیا اور ان کے لیے ان کی بکری میں دھال تو اس نے ناگیں چیر دیں ۵۰

۵۰ یعنی ان حضرات کو اس وقت کہہ کے کہ حضرت حق تعالیٰ نے تمہیں کھانا بھیج دیا ہے۔ ام مہمد کے پاس کھانا نہ خرید اچھا کھاؤں کہہ پاس  
تھا ہی نہیں ۵۱ یعنی یہ بکری کہہ دی گئی ہے کہ دہلے پن اور کڑھائی کی وجہ سے دوسری بکریوں کے ساتھ چرنے کے لیے باہر نہیں جاسکتی  
اس لیے اسے غیر میں بند کر دیا ہے۔ ۵۲ یعنی یہ بکری کہہ دی گئی ہے کہ اس میں دودھ بہت ہے کہ اسے یہ بکری کہہ دی گئی ہے اس میں  
دودھ کہہ دیا۔ یہاں پر عیالی بکری کہہ دی گئی ہے کہ دودھ بہت ہے کہ اسے یہ بکری کہہ دی گئی ہے۔ ۵۳ اگرچہ حضور علیہ السلام نے یہ دودھ اللہ  
کا نعمت سے کھا کر چڑکھ کر ام مہمد کی بکری کے تھن سے نکالا وہی لٹے ان سے ان تھنوں کے استعمال کی اجازت ملے اب ان سے جو دودھ نکلا  
وہ حضور انک ملک تھا یا ام مہمد کی اس میں کھانا ہے بنا بر معلوم ہوتا ہے کہ حضور انک ملک تھا کیونکہ حضور انک نے دودھ کے پیچھے اہم  
سے اجازت ملی براہین قیامت کی خیال ہے کہ بعض غرہات میں حضور انک نے دودھ کے پیچھے سے مانے تمام لشکر کو چاہا اللہ پانی اتھاری  
۵۴ وہاں خشک کرے مانے کی اجازت ملی وہاں اپنی حکمت مطلقہ کا ظہور تھا اور یہاں مشک تر جہر تھا جیسے ایک دموت میں ایک آدمی چو گیا تو  
حضور نے صاحب خانہ سے اجازت لی اللہ حضرت جابرؓ بن سائبہؓ کو غیر دموت ہی سے لے گئے۔ ۵۵ بکری دہلے پن سے وقت دہلے پن سے  
کے لٹے ناگیں چیر دیں ہے اللہ دودھ نہ دینا جو تو نہیں چیرتی یہاں اس کا ذکر ہے۔

اشد ان دونوں ساتھیوں کو خزاں میر دسے حوام سید کے غم میں اثر سے کچھ زیادہ ہے بھر کوچ کر گئے لایب ہے وہ جو محمد مصطفیٰ کا ساتھی بنا  
قتصر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات نہیں تم کہیں بعض دیکھو آپ کے ساتھ کلام تھے جیسے ہم تشریف کا بنے سایا ہم اب ہم اتنی سے  
بے مثل خوشخبر و غم بعض دیکھو آپ کے اختیار میں تھے جیسے چاند چرخا سورج واپس فرماتا بعض بے غیماہ جیسے آیت کریمہ کا نزل  
بعض معجزات دینی تھے جو معجزات محاربہ دیکھو جو آپ نے مشکوٰۃ تشریف سید زکریا علیہ السلام میں جنتیامت تک دیکھے جائیں  
گے جیسے آیات کریمہ کو برائیت حضور کا معجزہ ہے حضور کا ذکر کرتے ہو کر جبکہ آپ کا جبر ہے آپ کی عبودیت کو غیر دیکھو وینا آپ کی عاشق ہے  
آپ کے نام پر کرکھو دینی ہے آپ کے مویہ وادش کی کرامات کو برکات امت حضور کا معجزہ ہے تائید امت آپ کے دین کا بقا و مدد صلی علیہ وسلم

ولایت اور کمالات دین کی حقانیت اور اس کے مسوت نہ ہونے کی دلیل ہیں۔ اب مسائیریں یہودیوں میں کوئی دلی نہیں کیونکہ وہ بتوں  
مسون ہو چکیں آج سو ۱۰ اپنی حسرت کے کبھی فرستے میں الیاء نہیں۔ دیوبند کا دہا سید مراد علی گڑھی کی دین میں دلی نہیں کیونکہ کبر فرستے  
باطل ہیں جس شاعر کا تعلق جوڑے قلم نہ رہے وہاں جوڑے معنی آنا بدعوبہ ہے، اس تنازع میں جمل پھول نہیں گتے۔ اسلام کی جڑ ہر جہے  
کہ اس میں اب بھی ایلا اور کہ ان کا حساب لگاتے ہیں۔ مگر یہ فرقہ کا تعلق جوڑے نہیں دوسرے بتوں کی جڑیں خشک ہو چکیں  
لہذا ان میں طریت نہیں ملے۔ اسید بن حنیف ان کی ادھی میں بدو خرو میں شریک ہوئے سلسلہ میں میں مدیر موم میں دات پائی لہ  
سجاد بن بشر بھی ان کی ہیں۔ بدو خرو میں آپ بھی شریک ہے۔ کو ب ابن اشرف یہودی کے قتل میں آپ بھی شریک تھے۔ جنگ  
یمامہ میں شہید ہوئے ۵۴ ہجری میں سال کی عمر ہوئی (مترجات)

فِي لَيْلَةٍ شَدِيدَةِ الظُّلُمَةِ ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَلَّبَانِ وَيَبِيدُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَصِيَّتَهُ فَأَضَاعَتْ عَصَا أَحَدٍ هَا لَهَا حَتَّى مَشِيَ فِي ضَوْءِهَا حَتَّى إِذَا افْتَرَقَتْ بِهِمَا الطَّرِيقُ أَضَاعَتْ لِأَخِيهِ عَصَاهُ فَمَشَى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي ضَوْءِ عَصَاهُ حَتَّى بَلَغَ أَهْلَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَ أَحَدُ عَائِي ابْنِ أَبِي الْيَسَلِ فَقَالَ مَا أَتَرَأَيْتَ إِلَّا مَقْتُولًا فِي أَقْلٍ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ واقعہ سخت اندیشہ کی رات میں ہوا۔ پھر وہ زبرد کلا شد علی شد علیہ وسلم کے پاس سے واپس کے لیے تھے۔ ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں چھوٹی لاش تھی تو ان میں سے ایک کی لاشی چمک گئی تھی کہ وہ دونوں اس کی روشنی میں پہنچتے تھے۔ جب ان کو راستہ نے غلط کیا تو دوسرے کی لاشی بھی روشن ہو گئی تھی تو ان میں سے ہر ایک اپنی لاش کی روشنی میں چلا گیا کہ اپنے گھر پہنچ گیا تھے (بخاری)۔ یہ روایت ہے حضرت جابر سے فرماتے ہیں کہ جب غزوہ احد ہوا تو رات میں مجھے میرے باپ نے بلایا کہا کہ میں اپنے متعلق خیال کرتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں ہلا شدہ شہید میں ہوں گا تھے

سلسلہ یہ حضرات اندیشہ کی رات میں حضور اللہ کے پاس سے پہلے گھر چلے گئے۔ روشنی کا کوئی سامان نہ تھا۔ تب یہ کلمات ظہور ہوئے۔  
تھے یا تو پوری لاشی چمکی ٹھیک کی طرح یا اس کا سراپا چمکی کی طرح پہلے سے زیادہ ظاہر ہو کر پوری لاشی بن گئی۔

تھے بلکہ اب بعض صاحبوں کے ہاتھ سے ایک ایک ہو گئے۔ ایک کی روشنی دوسرے کے لیے کافی نہ تھی۔ اس لیے دوسرے سواہ کی لاشی بھی ٹھیک ہو گئی۔ اس کا چمک بھی قدرتنا ہوا۔ پہلی لاشی کو مس کر کے نہیں ہوا۔ جیسا کہ ظاہر ہے۔

تھے یعنی گھر پہنچے پر ان کی روشنی تم ہو گئی ٹھیک سے لاشی بن گئی معلوم ہوا کہ اگر راستہ ہی مجوزہ کی غرض سے ہو سکتی ہے۔ دیکھو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ ریاضا عطا ہوا کہ تھوڑی کا عمر وہ ان صحابہ میں کو عطا دینا عطا ہوا یہ حق راستہ۔

تھے بخیر شریف میں یہ قریب طوالت النبوة کے ہیں اور نائب انصار کے ماتحت باب ماتب اسید بن حفیر میں نقل فرمایا۔ مگر ان کے الفاظ یہ ہیں۔ یہ الفاظ مصنف عبد الفتاح اور مستدرک حاکم اور مسند حاکم میں نقل ہوئے۔ در تارة،

سلسلہ یہ ہے صحابی کا علم غیب کہ اسے موت فرجیت موت حسن خاتم وغیرہ سب کی خبر پہلے سے

وَرَأَى لَا أَتْرُكُ بَعْدِي أَعْزَ عَلَى مِنْكَ غَيْرَ نَفْسٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ عَلَى دَيْنًا فَاقْضِ وَأَسْتَوْصِ بِأَخَوَاتِكَ خَيْرًا فَاصْبِرْ حَتَّى أَفْكَانَ كَانَ أَوَّلَ تَيْبِلٍ وَدَفَنْتَهُ مَعَ أَخِي فِي قَبْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ

اور میں اپنے نزدیک تم سے زیادہ پیارا کسی کو نہیں چھوڑتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فاطمہ کے اندر مجھ پر قرض ہے تمہارا کرو دینا تمہارا اپنی بہنوں کے لیے بھول کی وصیت قبول کرو کہ ہم نے سوچا پایا تو پہلے شہید ہی تھے اور میں نے انہیں دوسرے کے ساتھ ایک قبر میں دفن کیا تھے عایت ہے حضرت عبدالرحمن ابن ابوبکر سے ۵۵

۵۵ یعنی مجھے سب سے زیادہ پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ان کے بعد تم مجھے سب سے زیادہ پیارے ہو جو دل میں ہے وہ ہی آپ کی زبان پر ہے۔ آپ کا یہ قول اس حدیث کی تفسیر ہے کہ کوئی شخص اس لذت ملک میں نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں سے اور وہاں باپ اور سارے لوگوں سے زیادہ پیارا ہو فاضل۔ رب تعالیٰ اس شخص کی ایسی محبت نصیب کرے کہ اسے اس ان سے عرض کا فائدہ باب المعجزات میں گدہ چکا۔ آپ پر بہت کچھ ہیں قرض تھیں جو حضور اللہ نے کھو دیں کہ ایک ڈھیر سے ان کو ہیں اور اس ڈھیر کی ایک کھجور بھی تم چھوڑتے۔

۵۶ یعنی تم لیکھ تو میرے بیٹے ہو اور میری شہرہ فرشتیاں ہیں۔ تم ہی ان کے کچلے منتظم ہو تم ان سے اچھا بات ڈاکرنا بیچ اس کو ہے کہ حضرت جابر کی نبی ہیں تھیں۔ بھائی کوئی نہ تھا، اختہ برتات، مایا آپ کی والدہ تھیں۔ پہلے ہی فوت ہو چکی تھیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۵۷ بھونکہ اس کو قدر رکھیں بہت کم تھا۔ اس لئے سرکاری کام تھا کہ ایک ایک قبر میں چند تہید و تن کچلے جاویں۔ اسکا فرمان سننے والی حضرت عبداللہ کراں کے دوست اور ان کے بہنوئی مسرت عمر و ابن جوت کے ساتھ دفن کیا گیا۔ جیل سب سے کہ حضرت عمر ابن جراح حضرت عبداللہ کے گھر سے دوست بھی تھے۔ اور ان کے بہنوئی بھی عزت مند اختہ پھر بعد میں حضرت عبداللہ کو وہاں سے منتقل کر کے حنت النقیع میں دفن کیا گیا۔ بغیر خضر شریف کی زیارت کی ہے۔

۵۸ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر کے بڑے بیٹے اور صاحب مائشہ صدیق کے بیٹے بھائی ہیں۔ ان دونوں کی والدہ جباب ام مدین ہیں۔ آپ کا نام پہلے عبد الکعبہ تھا۔ مدینہ کی سال اسکا نام لائے حضور اور

سے ابن کا نام عبدالرحمن رکھا۔



۱۔ حضرت امام شریف کے متعلق ایک چھوٹا چورہ پایا گیا تھا جس میں وہ حضرات رہتے تھے جنہوں سے اپنے کو طلب علم حضرات ہی کے لیے وقف کر دیا تھا۔ حضرات تشریف لے گئے انہیں اصحاب منع کئے تھے۔ ان حضرات میں مشہور مجدد کرام ہیں۔ ابو الفضل ہمدانی، جہاڑی، یاسر، سلطان، مادی، صہیب، بھل، ابو ہریرہ، غیاث، مادی، رحمت، صدیق، ابی یاسر، ابو سعید، صدیق، بشیر، ان حضرات ابو جہرہ و غیرہم رضی اللہ عنہم انہیں حضرات کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی واصلہ صحت معہ اللہ میں یہاں عروں کا مسرہ انوار نزات، ۱۰۱۱ حضرت کا کساد پناہ گیر والوں کے وہ تھا اب تک یہ ہی دستور جاری رہا ہے کہ کوئی علم کے طلبہ مساجد میں رہتے ہیں بعد مساجد محکمات لے ان کے معارف بجا شت کرتے ہیں اسی طرح یوں بلایا ہے۔ بعد چارہ ہے گا۔ ۱۰۱۲ یعنی آج واقعہ ہوا اگر جناب ابو محمد صدیق علیہ السلام علم لے گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دس طلبہ کو مہلن بنایا یہ لانا ہمیشہ کے لیے رہا تھا۔ صرف ولایت کے لئے تھا۔ بعض کئی مسلمان اپنے ان طلبہ کو مستقل کھانا لگا دیتے ہیں یہ ان کی امت ہے سب سے بہتر حدیث جاریہ یہ ہے کہ کسی کو اپنے چوپے سے عالم بنا جو ہے جیسے امام اعظم نے انہیں اور چوپے کو اپنے چوپے پر اپنی تعلیم سے جید عالم بنایا جیسے تائیدت رہے گا۔ ۱۰۱۳ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فائز تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر شریف پر ہے۔ پھر حضور کے ساتھ نماز و اور چوپے بھر مدت حدیث کے گھر لوٹ گئے۔ بعد نماز و اور چوپے کے ساتھ کھانا کھایا اس میں

طهارة المسكن



۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱  
 ۴

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لَا تَدْرِى أَنْتَ جَزِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثِيَابِهِ كَمَا تَجَزِدُ مَوْتَانَا أَمْ نَغْسِلُهُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَلَمَّا اخْتَلَفُوا أَلْقَى اللَّهُ عَلَيْهِمُ التُّومَ حَتَّى مَا مَاتَ رَجُلٌ إِلَّا وَدَفَنَهُ فِي صَدْرِهِ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ مُكَلِّمًا مِنْ تَارِحَةِ الْبَيْتِ لَا يَدْفَنُ مَنْ هُوَ أَعْيَاكَو النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَنَامُوا فَغَسَلُوهُ وَعَلَيْهِ قَمِيصُهُ يَصْبُونَ الْمَاءَ فَوْقَ الْقَمِيصِ وَيُذِلُّ كَوْنَهُ يَأْتِي قَمِيصِي رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ ۝

پہلے اس اللہ عظیم کو من دے گا وہ کیسے ہوئے ہم کو میرے کیا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے تائیں یہی کہ ہم اپنے مردوں کو برہنہ کرتے ہیں یا جیسا کہ آپ کو من دیں کہ آپ پر کپڑے ہیں نہ جب ان میں اختلاف ہو تو اللہ نے ان پر عید طاعی کر دی حتیٰ کہ ان میں کوئی شخص نہ تھا کہ اس کی خدمت میں اس کے سینہ میں حتیٰ کہ ہر گھر کے گوشہ سے کسی کو نہ ملے اس نے گفتگو کی وہ نہیں جانتے تھے کہ کون ہے کہ کوئی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح من دے کہ آپ پر کپڑے ہیں چنانچہ وہ گئے آپ کو من دیا وہ کہ آپ پر آپ کی قمیص من لیں گے اور پہ پانی ڈالتے تھے قمیص ہی سے ملتے تھے (۱۔ بیہقی دلائل النبوۃ)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عورت تک محاک کی جو شیروان تھا پھر چلی پڑ گئی پھر بد بوئی (شرح دلائل ۱/۱)

سلہ ارادہ کا مالک یا محاکم کہم پروردگار ال بیت عظمیٰ یا دونوں حضرات شریف شریف پر کے من چلی۔ چل شریف اور نازند من بدھ کے من من کے دست حضرت صحابہ دونوں عام سے ہر تھے لہذا نہ ہر حق سلطنت یا عادی اور اللہ تھیں۔ حضرت علی مرتضیٰ حسن کو من دیتے تھے۔ یہ سب کچھ حضرت ابو بکر صدیق کے بارے سے کیا گیا۔ دیکھو کہ یہ وہی ہے کہ سلہ یہاں تا فون ودا حرام ٹیکو یا لیں کہو کہ علم وحشی میں مقابلہ ہوا قانون لکھا تھا کہ حضور احمد کے کپڑے اندر سے بائیں بائیں کے گھٹنوں تک تھیں جبکہ عام مسلمان بیعت سے کیا جاتا ہے مگر اعتراض لکھا تھا کہ کپڑوں کو ہاتھ نہ لگایا جائے۔ سلہ میں اس وقت اندر سے اور باہر دے صحابہ کرام اہل بیت عظام اور دیگر رہے تھے جو انہیں عادی میں عادی حال میں دیکھ رہا تھا۔ سلہ عادی میں دے میں کہ یہ عام دے دے دے حضرت حضرت علیہ السلام تھے جو ان حضرات کو ملر سبیں آتے تھے و مرآت، جیسا کہ سے کہ حضرت حضرت علیہ السلام اپنے وقت کے ہی میں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال حلی میں صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر جو بیت الزمان کی گئی میں حضرت علیہ السلام شامی تھے اور ایسا علیہ السلام بھی اب بھی ہوا یہ دونوں حضرات حج میں حج ہو گئے ہیں جیسے کہ باب زکامیاد میں گزرا تھا ۱۵۵ ای سب کے من دینے کے وہی صلی میں جو بھی عرض کئے گئے یعنی ان سب کے من دینے کا

وَعَنْ أَبِي الْمُتَكِدِّرِ أَنَّ سَفِينَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْطَأَ  
الْجَيْشَ بِأَرْضِهِمْ أَوْ أَسْرَفَ فَانْطَلَقَ هَارِبًا يَلْتَمِسُ الْجَيْشَ فَكَذَّاهُ وَالْأَسَدُ  
فَقَالَ يَا أَبَا الْحَارِثِ أَنَا مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ  
أَمْرِئِي كَيْتَ فَأَمَّلَ الْأَسَدُ لَهُ بَصْبَصَةً حَتَّى قَامَ إِلَى جَنْبِهِ

حدیث ہے ابن متکدر سے ملے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام سفینہ نے زمین میں  
لشکر سے بھاگ گئے یا قبیلہ کریم سے گئے وہ دھماکتے ہوئے چلے لشکر کی تلاش کرتے تھے کہ  
اچانک شیر سامنے تھا تو بوسے اسے ابو الحارث - میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام  
ہوں گا میرا ناقہ ایسا ایسا ہوا ہے تو شیر دم ہلاتا ہوا آیا حتیٰ کہ ان کی برابر کھڑا۔

انتظام کیا کوئی پال لیا کسی نے دھڑے تقاضات کئے۔ جسے اس مرتبہ خلیل یحییٰ محمود اور کن مصویات سے ہے۔ دوسرے کو قتل دینے  
وقت کرتا وغیرہ اتنا جادو سے گاگر خیال ہے کہ محمود اور دوسری لیس کے ساتھ نہیں یا بلکہ بعد فضل تہیض اتنا ہی اس طرح کہ ہم شریف کو  
بروز نہیں کیا۔ جن لوگوں نے کہا کہ یہ قیدی کس پر یا کیا انھوں نے فعلیہ - قاتلات داشت

سلف محمد بن متکدر کی مشہور کتاب میں ہے آپ کی ملاقات ہے مستند ایک سو تیس میں وہاں پہنچے۔ شرمال سے زیادہ عمر ہوئی۔  
سلف حضرت سفینہ صاحب ام سلمہ کے غلام ہیں آپ سے ہمیں اتنا کہ یہی شرط پر زندگی بھر حضور کی خدمت کریں۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں اس  
شرائکے بغیر بھی حضور کی خدمت میں رہوں گا۔ ایک سو تیس مشہور اور بعض صحابہ نے اس پر یا سامان علیہا حضور اللہ نے فرمایا کہ تم ہمارے سفینہ  
پہنچیں کشتی ہو اس میں سے آپ کا نام سفینہ ہوگا۔ اور یہ نام کم ہوگی جو آپ سے آپ کا نام پر چلتا تھا تو رہاتے تھے کہ اب میں سفینہ  
ہوں مجھے حضور سے جو یادیاں وہ ہی ہیں گی۔ راستہ حرمات، آپ کا نام رہا یا میران یا سلطان ہے ماشاء اللہ آپ کے بیٹے  
عبدالرحمن - محمد زیاد کیڑ ہیں (الکاف)

سلف نابا پید قدم و فتوحا ویر کا ہے کہ ان کے نام سے آپ ہی کے ہمارے شروع ہوئے۔ جاب سفینہ کی جہاد میں قدم کر چکے تھے  
ماتن دات بھاگ کر لڑا اسلام کی مدد سے زیادہ سے تھے کہ یہ روانہ پیش آیا۔

سلف اس کی شکل میں حضرت سفینہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کیا۔ ہاں کہہ سے شرمی اللہ کا نندہ بعد کوئی سیر کہہ لگتا تھا کہ تم لگائے  
کہہ مرنی کو جو اللہ نے بدست ہی کہا ہے جو تو میں تجھے اللہ کے مدد سے کونسا لگتا ہوں اس سے پہلے کہ شکل کے وقت پہنچے  
کی نسبت کام آجاتی ہے۔ بعض لوگ اسے - کا نام لے کر دے سے گر گئے۔ اس کی دلیل یہ حدیث ہے کہ

كَلَّمَا سَمِعَ صَوْتًا أَهْوَى إِلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ يَمْشِي إِلَى جَنْبِهِ حَتَّى بَلَغَ أَجْبَاشَ  
ثُمَّ رَجَعَ الْأَسَدُ رَهًا فِي شَرْجِ الثَّيْتَةِ وَعَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ قَالَ فَوَحَّطَ أَهْلُ  
الْمَدِينَةِ فَوَحَّطَ شَدِيدًا فَشَكُوا إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أَنْظِرُوا أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوا مِنْهُ كُوًى إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى لَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ

ہرگز نہ جب کوئی آواز سنتا تو اصرار جاتا پھر آپ کے برابر پہنچنے تک حتی کر کے نظر تک پہنچ گیا پھر شیر لوٹ گیا نہ  
(شرح سند) روایت ہے جو جوزاء سے ملے فرماتے ہیں کہ مدینہ کے لوگ سخت قحط میں مبتلا ہو گئے تو  
انہوں نے جناب عائشہ سے شکایت کی کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی سے لشکر عید و سلم کی تہر کی طرف غور کرو  
اس سے ایک طاق آسمان کی طرف بنادو وہ حتی کہ قبر اقدس اور آسمان کے درمیان چھت

سے اور زبان حال سے گویا یہ کہے لگائے

شیر کیا سفینے تائیں سی راہی راہ جادو سے جو ملا رسول اللہ سے اسیں غلام انہا بند سے

اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ حاکم و حضور کو حضور کے غلاموں کو کہا جاتا ہے۔ اور مرے بلکہ معصوم کا نام اور حضور کی نسبت  
خارج ہو مشکل کشا ہیں تیسرے یہ کہ حاکم و اولیاء اللہ کی اطاعت کرتے ہیں۔ چوتھے یہ کہ اولیاء اللہ کے دلوں میں مخلوق کا خوف نہیں  
جناب معین شیر سے ڈرتے نہیں، بھاگتے نہیں مگر ہنس دقت انہیں خوف بدلا جاتا ہے جیسے مولیٰ علیہ السلام کو سائبہ اور علی سے  
ایلا کا خوف تھا۔

۱۱۔ غیر سے حضرت معین کی خطابت کی اور سری میں پتہ لگا کر تیر کو لشکر اسلام کا پتہ تھا کہ کہاں ہے جیسے بعض کھانڈ کی خوشبو  
دور تک پہنچتی ہے ایسے یہاں تقویٰ کی خوشبو جاوے اور وہ کہہ دے بعض اولیاء کو دوسرے غمگین ہو جاتا ہے۔ دیکھو ایک شیر نے بولبے کے  
پیشے ضیہ کا سر سو گھبرا کر اسے بھاڑ دیا تھا۔ وہ بھیانک کہ گستاخ کا سر سے سے۔ اسی طرح قصیدہ پورے نے اشارہ کیا ہے

و من یسکن بمرسول اللہ نصرتہ ان یلقیہ الاسود فی اجامہا یحجم

۱۲۔ آپ کا نام اس میں جبرائیل علیہ السلام ہی ہے جس نے کربلا کی پیمبری میں سترہ تراوی پھر کا میں شہید کئے گئے بہت صحابہ سے ملاقات کی  
۱۳۔ شکایت یہ کہ کہ بارش نہیں ہوتی پھر میں جنگی ہو گئیں: قصیدہ تھا کہ آپ رب سے دعا کریں معلوم ہوا کہ آسمان آفات کی سلاست اند  
کے مقبول نہیں سے کرتے ہیں۔

۱۴۔ یعنی میرے بھرت کی چھت تھیں بعد از وہ تکرر اور آسمان کے درمیان کوئی آواز نہ رہے یہ طریقہ تھا قبر اقدس کے درمیان سے  
بارش مانگنے کا حضرت عائشہ صدیقہ نے اپنے اعتماد سے یہ طریقہ اختیار فرمایا:

سَقَتْ فَعَمَلُوا فَمَطَرًا حَتَّى نَبَتَ الْعُكْبُ وَبَسَمَتِ الرِّبْلُ حَتَّى  
تَفْشَلَتْ مِنَ السَّحْمِ قَسِيَّ عَامَ الْفَتْحِ رَوَاهُ الْكَذَّارِيُّ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ  
الْعَزِيزِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ آيَاتُ مَا لَحَزَتْ لَهُ نِعُودُنِي فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نہ سہ لوگوں نے ایسا کی تو خوب برسائے گئے حتیٰ کہ چارہ اُگ گیا اور اونٹ مرنے لگے حتیٰ کہ چربی  
سے گریں پھٹ پڑے تو اس سال کا نام چمن کا سال رکھ گیا یہ (ہمارے) ابراہیم حبیب سیدنا بن عبد العزیز سے ہے  
فرماتے ہیں کہ جب جنگ میں کا زمانہ ہوا کہ تو نبی سے اشد عید علم کی مسجد میں تین دن نہ اذان

سلہ عزاب شریف اور شفا معات میں مرید کہ حضور نورانیات حریب میں حضور کے نور سے دایم لگتے تھے بعد ازاں عذاب  
عالمہ مدینہ نے حضور کی قبر نور جگہ اس کی خاک کی برکت سے دعا کرائی یہ بھی درحقیقت حضور کی وسیلہ سے دعا ہے۔ یہ طریقہ بہت  
مہلک اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ دعوات یا نذرانوں کے وسیلہ سے دعائیں کرنا جائز ہے۔ دوسرے یہ کہ ان  
کے تبرکات کے وسیلہ سے دعائیں کرنا جائز بلکہ مستحب ہے۔ تیسرے یہ کہ برکت کی قبریں یا دن الہی وانیع ابلد اور شکل کتابیں  
یوسف عید السلام کی قبریں وانیع ہوتی ہیں کہ اس کی برکت سے یعقوب علیہ السلام کی ہاتھیں مدنی ہو گئیں۔ وقرآن مجید یا یوسف علیہ السلام کے  
پاؤں کا دھوون شفا تھا قرآن مجید اور کھس موجدان اس کی تحقیق ہماری کتاب غیبت القرآن میں دیکھو۔ بعض مہلک  
سرا آسمان کے بچے بیٹھ کر دعائیں دانیفہ کرتے ہیں۔ یہ حدیث ان کی اصل ہے۔ خیال ہے کہ آسمان ہماری مدنی کا خداز ہے وہی  
السلام و سار فکھ و ما تو عددون لهذا آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر یا قرآن کی محبت کھول کر دعا کرنا جائز ہے۔

سلہ بعض قبروں کی برکت سے دعا کرنا نہ تو بہت زیادہ ہوئی جو کھیتیاں برآمد کر کے نہایت محنت کی ہو کانی نہ جو نہ سے دقت ہوئی بلکہ بہت  
مہلک اور بقدر ضرورت ہوئی جو بے ضرر بلکہ نہایت مفید ہوئی۔ یہ واقعہ حضرت عائشہ صدیقہ کی کرامت ظہر کر رہا ہے  
سلہ آپ نوحی و شقی ہیں۔ اہل شام کے مفتی ہیں بڑے مفتی۔ امام اندالی کے ہم نام ہیں امام محمد راستہ میں کہ آپ کے زمانہ  
میں آپ اور امام اندالی بڑے شہر تھے۔

سلہ یہ واقعہ نیز ابن مبارک کے ساتھ ذکر کے ساتھ کے بعد ہوا اس مرد نے مسلم لکھنؤ کے سرکار میں مدینہ منورہ پر حملہ کر دیا۔ اہل مدینہ  
پر بڑے غم ڈھائے۔ چونکہ یہ حملہ تمام حسرت کی طرف سے ہوا تھا۔ اس سے اسے جنگ حرم کہا جاتا ہے۔ یہ مدینہ منورہ کے  
باہر ایک پتھر پر مدینہ ہے۔ یہ واقعہ مستند حرم میں ہوا۔ یہاں مرقا میں ہے کہ اس مدینہ نے ایک شاہی خانہ  
کو تاراج کر دیا اسس پر یہ واقعہ پیش آیا۔ حرم کے واقعہ کے بعد ہی یزید ہلاک ہو گیا۔ حرم مدنی ہجر مستند حرم  
میں ہے۔



ثَلَاثًا وَلَمْ يَقُمْ فَلَمْ يَدْرَحْ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ الْمَسْجِدَ وَكَانَ لَا يَعْرِفُ  
وَقْتُ الصَّلَاةِ إِلَّا بِهَمُّهَا يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَفَاةً الذَّائِرِيُّ، وَعَنْ أَبِي خُلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْعَالِيَةِ سَمِعَ النَّاسُ مِنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمَهُ عَشْرِينَ نَجْدًا وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهُ بَسْتَانٌ يَحْمِلُ فِي كُلِّ سَنَةٍ أُنْفَاقَهُمَا  
مَرَّتَيْنِ وَكَانَ فِيهِمَا رِيحَانٌ يَجِيئُ مِنْهُ رِيحُ الْوَسْكِ رَوَاهُ أَبُو مُرَيْدٍ وَقَالَ هَذَا

کئی کئی شجر کی گئی اور سعید ابن مسیب مسجد سے نہ جہنے لے وہ نماز کا وقت نہیں پہانتے تھے مگر ایک گنگا ہٹ  
سے جہے دو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر سے سنتے تھے نہ درجی روایت ہے ابو حنیفہ سے فرماتے  
ہیں کہ میں نے ابو العالیہ سے کہا کہ کیا حضرت انس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے  
فرمایا انہوں نے دس سال حضور کی خدمت کی ہے اور حضور نے ان کے لیے دعا فرمائی  
ہے کہ ان کا ایک باغ تھا جو برساں میں دو بار میوہ دیتا تھا اور اس باغ میں ایک  
گلی سسر تھی جس سے مشک کی خوشبو آتی تھی (ترمذی) اور فرمایا یہ

سید سعید ابن مسیب، بی بی ہیں۔ انہوں نے چالیس حج کئے ہوتے مابعد ہر حجے سترہ ہجرت میں دعوات پائی۔ نماز میں لوگ کہتے  
کہ آپ دربار جہنگلے ہیں۔ سید قبر انور سے فار کے افات میں آوارہ۔ حضور اللہ کا معجزہ تھا۔ اسی طرح اس سید ابن مسیب کا سنی لینا یہ  
کہ مست ہے۔ اس سے یہ حدیث اس باب میں ملے گی۔ سید ابو حنیفہ کا نام خالد ابن دینار ہے قسیمی میں سعدی بصری ہیں۔ وہ اہل مدینہ  
گری کی دکان کرتے تھے۔ تابعی ہیں۔ ابو العالیہ کا نام ریحان بن مرزبان ہے۔ ابھی تا ابھی ہیں۔ حضرت ابو کریم صدیق دھرم فاروق  
سے ملاقات ہے۔ سترہ ہجرت میں آپ کی ملاقات ہے۔ سید عابدی قول ابو العالیہ کا ہے۔ اس سے مقصود ہے حضرت انس  
کی عظمت بیان کرنا۔ ۵۵۵ تا ۵۸۵ گلیاں پر حضور سے محبت در کم سے ہاتھ نہ رہے پھر دیا ہوگا۔ حضرت انس کے لیے حضور نے  
زیادتی ثمرہ اللہ کی دعا بھی کی تھی تو آپ کی عمر سو سے زیادہ ہوئی آپ کا عہد اور اللہ دعا اللہ آپ کی زندگی میں ایک سو تک پہنچی  
جس میں تیرہ سو تھے اور ستائیس وکیل اور مال کا برکت تو یہاں دیکھ رہے۔

ہاتھ جس محبت اٹھے عنی کرو یا ایسے دست سخاوت پر لاکھوں سلام

یہ سب حضور پاک کے معجزات ہیں اور حضرت انس کی کرامت ہے

حَدَّثَنَا حَسَنٌ غَرِيبٌ، الْفَصْلُ الثَّالِثُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ  
سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ بْنَ عَمْرٍو بْنَ نَفِيلٍ عَاكِفًا رَوَى بِذَاتِ أَوْسٍ إِلَى مَدَوَانِ بْنِ  
الْحَكَمِ وَأَدْعَتْ أَنَّهُ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ أَرْضِهَا فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا كُنْتُ أَخَذُ مِنْ  
أَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
هَذَا أَسَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ أَرْضِ مَنْ ظَلَمَ طَوَّفَهُ الْحُسْبُوحُ

حریف من ہے غریب ہے تیسری فصل روایت ہے حضرت عروہ ابن زبیر سے کہ سعید بن زید ابن عمرو  
بن نفیل سے تھے امدای بنت اوس نے سعید مروان ابن عامر کی پکری میں جگہ (مقدمہ) کیا  
اور دعویٰ کیا کہ انہوں نے اس کی زمین کا ایک حصہ لے لیا ہے وہ سعید نے کہا کہ میں اس کی زمین کا کچھ  
حصہ لے سکتا ہوں اس کے بعد کہ میں اس سے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن چکا ہوں کہ مروان نے کہا کہ تم نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے  
سنا کہ جو کسی کی ایک باشت زمین غلام لے لے تو سات زمین تک کی زمین لگے میں

نصف کی زمین  
یا غیر وہاں

سہ آپ حضرت زبیر ابن عوام کے بیٹے میں تابعی ہیں آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے آپ کا والد اسامہ بن جہل مہاجر کی بہن  
عبد اللہ ابن مہاجر کے بہن ہیں آپ سترہ بائیس میں پیدا ہوئے قرآن و حدیث میں سے سہ حضرت سعید و شراہ جترہ سے ہیں حضرت  
جر کے بیٹوں میں بہت مقبول اہل تھے آپ کی تعلیم سن کر حضرت حماد و عترة میں آئے پھر مدینہ ہو گئے آپ سجاد کے  
تمام غزوات میں حضور کے ساتھ تھے حضرت عمرؓ نے آپ کی عمر ستر سال سے زیادہ ہوئی ستر سال کا کیا  
میں ذات پائی مقام عقیقہ میں دعوت ہوئی پانچ سے دس سجدہ تشریف لے گئے جنت بقیع میں دس کھنڈے دریاں سہ فابنا  
اردنی تابعی ہیں آپ کے والد اہل ابن اوس صحابی ہیں منہ شرف میں درسا بنت عمرؓ سے سہ مروان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے  
قرنی اموی ہیں سنت عمر ابن عبد العزیز کا دار سے مروان حضور راوہ کے راء محمد بن ابی انکر حصص کی زیارت نہ کر سکا بعد تابعی ہیں  
کیونکہ حضور انورؐ سے اس کے باپ حکم کوئی ٹھکانہ کی طرف نکال دیا تھا اس کے ساتھ تھا دمشق میں فوت ہوا مشرق میں مراہ سے بہت  
صحابہ تھے کہ حضرت عثمان غنیؓ اور عروہؓ ابن ابی مرہم اور ابی بن العاصؓ میں سے بھی اس سے احادیث میں درساں یا اس حدیث کی طرف سے حدیث کا حکم تھا  
سہ یہی پکری کہ زبیر حضرت سعید بن زبیر سے حسب کرتی ہے مجھے واپس دلوای جائے ملے یعنی یہ ممکن ہے کہ اس صحابہ میں کوئی اور نہیں کے غصب

أَرْضَيْنَ فَقَالَ لَهُ مَرُوانَ لَا أَسْأَلُكَ بَيْتَهُ بَعْدَ هَذَا فَقَالَ سَعِيدٌ  
أَلَمْ تَكُنْ كَانَتْ كَادِبَةً فَأَعْمَ بَصَرَهَا وَأَقْتَلَهَا فِي أَرْضِهَا قَالَ نَمَا كَانَتْ حَتَّى  
ذَهَبَ بَصَرُهَا وَبَيْنَمَا هِيَ تَنْشِئُ فِي أَرْضِهَا إِذْ وَقَعَتْ فِي حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ مُتَّقِيَةً  
عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِسُلَيْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ  
وَأَنَّهُ رَأَاهَا عِنْدَ تَلْحُسِ الْجَدْرِ تَقُولُ أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعِيدٍ وَإِنَّهَا مَزَتْ

موتی ڈالا جائے گا سلطان سے روئے نے کہا کہ اس بعد میں تم سے کوئی دین نہیں مانگا تھ تو سعید نے کہا اے اللہ اگر  
یہ جھوٹی ہو تو اس کی آنکھیں اندھی کر دے اور اسے اس کی زمین میں بارست تھ رہی تھ تو فرمایا کہ وہ زمری حق کہ  
اس کی آنکھیں جاتی رہیں اور جب کہ وہ اپنی زمین میں ہیں۔ بیعتی کہ وہ ایک گڑھے میں گر گئی تھی (مسلم بخاری)  
اور مسلم کی روایت میں محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمرو سے ہے اس کے معنی مردی ہیں کہ انہوں نے اسے  
دھوکا دیکھا جو دیواریں ٹوٹتی تھی کہ بھٹے سعید کی دھانک گئی تھ اور وہ اسس کنویں پر

مخلوق سر کا کافران مان سنکر پھر کئی کچھ بھڑ میں مصب کر دیں:

مسلم اس زمانہ میں سے معلوم ہوا کہ سان کی طرح دیں بھی سات میں علاوہ سات زمیں سات ملک نہیں بلکہ پرتے تر تہات بلقی میں  
وہ سات نہیں مصلی بنا کر کھڑے ہوئے کے کیا مٹی اس کی تائید اس آیت سے ہے مصلی السموات دس ارض مصلی  
تھ یہاں بیتہ سے مراد یہاں ہے ذکر گو کہ کیونکہ حضرت سعید بن زید سے آپ پر گواہی دے تھے تم قتل کی تھی یعنی میں آپ سے تم  
بھی زلی کا بغیر تم آپ کے حق میں فیصلہ کرتا ہوں ایسا شخص کی کہ میں غصب نہیں کر سکتا۔ مسلمان حضرت سعید سے یہ زمین اور ملک بخت اور کے  
حوالہ کر دی اور یہ بدو سا پھر میں دیکھ کر خدایہ زمین اگر اس کی ہو تو اسے اندھا بھی کر دے اور ان زمین میں اسے ہڈک بھی کر دے جو میں  
نے اس کے حوالہ کی ہے عزتات اور غصہ سے مراد ہے اسی عودت کی یہ مقبول صد میں کہ اس کی مکتہ زمین۔ مسلمان اس زمین میں ایک کنواں  
تھا اس کنویں میں گر کر رہی۔ مسلمان محمد بن عبد اللہ بن زید بن عمرو سے ہیں۔ حضرت عمرو بن عبد اللہ حضرت ابن عباس سے عطا ت  
کی ہے ان سے عادیث لی ہیں۔ مسلمان یثنا اس عودت سے آج ذکر کیا کہ حضرت سعید بچے تھے میں جھوٹی الدین کی بدو سے مجھ پر یہ آفات  
کی ہیں شیخ سعدی فرماتے ہیں مسلمان

نحوں بہ طعن خود دین استخوان در تات

و لے حکم بعد چو لیکر دانند تا

ظلم کا چیز ایک سخت مٹی ہے جو نکل لینے کے بعد پتھر کی جڑی سے

عَلَى بِئْرِ سَيْدَةِ الدَّارِ الَّتِي خَاصَتْهُ فِيهَا فَوَقَعَتْ فِيهَا فَكَانَتْ قَبْرَهَا. وَعِزَّائِي  
عُمَرَانُ عُمَرِيْعَتٌ جَيْشًا كَا هُرَّ عَلِيمٌ رَجُلًا يَدْعِي سَكْرِيَّةً فَيُنْبِئُ عُمَرُ  
يَخْطُبُ فَيَجْعَلُ يَصِيحُ يَا سَارِيَا الْجَبَلُ تَقْدِمُ رَسُولٌ مِّنَ الْجَيْشِ فَقَالَ

گزی جو اس گھر میں تھا جس کے ہر سے میں اس نے سید سے جھگڑا کیا تھا تو اس میں گر گئی یہی اس کی قبر بن گئی ہے  
نایت ہے حضرت ابن عمر سے کہ جناب طبر نے ایک لڑکے عیسا اور ان پر ایک شخص کو امیر بنایا جنہیں ماریا کہا جاتا تھا کہ تو  
جو کہ جناب عمر غریب پرورد ہے تھے کہ چانک پیچھے گئے اس ماریہ پر ہار کو تو گھ پھر لڑکے سے ایک قصہ آیا ہوا

سلاح اس سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اس کی منتیں کمزور سے نہال رہا مگر اس کی ماریہ بارہ پڑھو جاسکی نہ کفن و دفن ہو سکا یہ ہے اس کے قبول  
ہند سے کی جاتا ہے

تبرہ انراہ مظلومان کہ شکام دوا کردی اجابت اور مدد سے بہر استقبال می آید

مظلوم کی بدولت قبولیت کے پاس نہیں جاتی مگر قبولیت اس کے پاس آتی ہے اس حدیث میں حضرت سید کی کرامت کا ثبوت ہے کہ جو  
آپ کے سر سے نکلا وہ بوہر ہونڈ ہوا۔ اس لئے اسے باب کرامت میں لکھے۔ سلاح برکت کہ تمام خاندان میں پھیلا گیا تھا۔ نہاد و محبوب مظلوم  
کے یہاں ان کے پاس مشہور بستی ہے۔ بعد ان ملک فارس میں سے ایک سردار کا نام حضرت سادہ ابن یزید تھا۔ (تاریخ) سلاح یعنی جمعہ کے  
دن فارس سے جن غریبوں سے اس کے پاس نے حضرت ماریہ کو بہار طیب لوگوں سے کام دینا بھی کر سکتا ہے۔ ماریہ کا نام تو خاں بھی  
یعنی تھا کہ جہاں میں مدد فرماتا۔ مظلوم تھا۔ سلاح حضرت ماریہ ماریہ میں جہاں سے گئے۔ کفار سے بڑی فوج کا کچھ حصہ پہاڑ کے نیچے کرنا تاکہ  
پہاڑ کے نیچے سے مسلمانوں پر حملہ کر دیں ابھی یہ سے میں نے سے تھے۔ حضرت سادہ اس سفر سے بے خبر تھے وہیر سورہ سے حضرت  
عمر نے نہیں بکا راگ سے ماریہ پہاڑ کو دیکھو یہ مطلب سے کہ اسے ماریہ پہاڑ کو ہی پاؤں کر ڈو تاکہ تم پر نیچے سے حمد نہ ہو سکے حضرت  
ساریہ کی حمایت سے سنبھل گئے رہے فتح دی اس حدیث سے چند منٹ معلوم ہوئے ایک یہ کہ اشہد اسے اللہ کی نزدیک کی طرح دیکھ لیتے  
ہیں۔ دوسرے یہ کہ اسی دار اللہ تک پہنچا دینے میں نہ ہرے۔ اشہد اسے دوسرے حد کو کہ میں حضرت آصف برخیا کا واقعہ تو قرآن مجید میں  
حد کو ہے کہ آپ ایک آن میں ملک میں کے خبر یہاں سے تھے۔ انہیں خط میں ماریہ ماریہ میں تھا۔ یہ انانید کہ قبل ان یوقد الہد طوفان  
آج سائین نے یہ سارے کام کر کے دکھ دیئے۔ تو یہاں قوت ناری طاقت سے کم ہے۔ ابھی حال میں دس سن سے ایک لاکھ میں گیا  
بٹھا کر لہا آسمانی میں بھیجی۔ وہ تیس ہزار سال فضا میں لاکھ میں اڑ رہی تھی۔ اشہد اس کا حکم طلاعات طاس خبر دے رہا تھا۔ کہ اب کتنی سوئی  
ہے۔ اب کہ ابی سے اب صوبہ ابی ہے۔ اب اس کے خوف کا دباؤ کتنا ہے۔ اب اس کا لہجہ یہاں سے کیا ہوا ہے۔ پھر خبر  
دی کہ آج وہ کتیا مر گئی۔ اس کتیا کا نام لڑکا تھا۔ اجازت میں یہ خبریں بلا بر شائع ہوتی ہیں۔ ریڈیو بوقت رہا سارے توحید پرست اس پر

ماریہ کی قبر  
ماریہ کی قبر

ماریہ کی قبر  
ماریہ کی قبر

يَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنِينَ لَقَبْنَا عَدُوَّنَا فَهَذَا مَوْثِقُكَ إِذَا صَاحَ بِكَ يَا رِيَّ الْجَبَلِ  
فَأَسْنَدْنَا ظُهُورَنَا إِلَى الْجَبَلِ فَهَذَا مَوْثِقُكَ نَعَالِي رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ  
الْثَّبُوتِ: وَعَنْ نَيْفَةَ بِنْتِ وَهْبٍ أَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرُوا رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَعْبٌ مَا مِنْ يَوْمٍ يُطْلَعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُونَ  
أَنْفَاقًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى يَحْفُوا بِقَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَضْرِبُونَ بِأَجْنِحَتِهِمْ وَيَصْلُونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى  
إِذَا أَصْبَحُوا عَرَجُوا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَمَنْعُوا مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا انْشَقَّتْ

اسے امیر المؤمنین کو پہارا دشمن کا انھوں نے جو کہ بھگتی ہو کر لے بیٹھے وہاں سے اسے سدیر پہاڑ کو جو ہم نے اپنی  
چٹھیں پہاڑ کی طرف لگائیں تب انیس اللہ تعالیٰ نے بگا دیا۔ دیکھو درویش ہنرہ، ملا یہ ہے  
جناب نبیرہ ابن وہب سے ہے کہ کعب حضرت عائشہ کی خدمت میں آئے تھے سب نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا تو جناب کعب بولے میں نے کوئی دن گزرتا ہر فرشتے اترتے ہیں سترے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کو گھیر لیتے ہیں تہ اپنے پر بچاؤ دیتے ہیں اور رسول اللہ  
سے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے رہتے ہیں تھیں کہ جب شام پاتے ہیں تو وہ  
پڑھ جاتے ہیں اور ان کی مثل اترتے ہیں وہ بھی اسی حرمت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کہ جب

ایمان دے رہے کسی سے اس پر شرک کا فتویٰ نزدیک ہے حضرت عبد الصمد سے ابھی میں سب اس عین بھی کہ جتنے میں بہت صحابہ سے  
آپ کی صفات ہے مثلاً کعب اجازت دے کہ میں آپ کا نام ابھی کہتے ہیں اس کا حق آپ سے حضور اللہ کا نام دیا اگر اوقات  
راہان لائے کہ حضور سے ملے عبد قادیانی ایمان لائے اور عبد قادیانی یہ تھا کہ جس میں وہاں پائی مسکنہ بھری میں وہاں ہی آپ کی قبر ہے  
موت (موت) مسکنہ کا یہ ہے کہ ملائی کی یہ طاعنہ اللہ کی تیرہوں کی یہ تیرہوں حضرت کعب نے اپنی انھوں سے ملو کہ کتب طاعنہ اس لیے یہ حدیث  
باب اگر اوقات میں لائی گئی اگر قوریت سے دیکھ کر آپ یہ کہے تو یہ حدیث اس خبر اللہ میں وہاں جاتی رہا مسکنہ خیال ہے کہ ہمیشہ اس سے  
موتے بن حضور پر دعا دیتے ہیں ان اللہ و ملتہ و صلوات علی اسی کہ یہ سزا اور مرتے ہیں بن کو عمر میں ایک بار طاعنہ وہاں کی عبادت  
ہوتی ہے یہ حضرات حضور کی برکت حاصل کرنے کو طاعنہ دیتے مسکنہ سے

معضلوں کو سے ملے میں صرف ایک باوجود  
مفسر بہت میں تو وہاں نہ بھری سے

عَنْهُ الْأَرْضُ خَرَجَ فِي سَبْعِينَ آفَاقًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُزِقُونَهُ رَوَاهُ الْإِسْمَاعِيلِيُّ ۚ  
**بَابُ الْفَصْلِ الْأَوَّلِ عَنِ الْبَرَاءَةِ قَالَ أَقْلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ بْنُ عَمِيرٍ وَابْنُ أُمٍّ مَكْنُومٌ فَجَعَلَا يَقْرَأَانِ الْقُرْآنَ ثُمَّ جَاءَ عَمْرُو بْنُ لَيْلٍ وَسَعْدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَمْرُسُ بْنُ الْخَطَّابِ وَغَيْرُهُنَّ**

حضرت سے زمین تھیں تو حضور تترخوار فرشتوں میں بھیجیں گے جو حضور کو پہنچائیں گے (دارمی)  
 باب تک پہلے فصل روایت ہے حضرت برہ سے کہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے جو پہلے ہمارے پاس پہنچے وہ مصعب بن عمیر اور ابن ام مکنوم تھے وہ دونوں ہم کو قرآن پڑھانے لگے تھے پھر بنی ہاشم و بنی النضر آگئے پھر حضرت عمر ابن خطاب جن میں صحابہ نبی صلی اللہ

محمد ﷺ ایک بار عافری دے جتا سے نے وہاں حاضرہ کا حرف میں تھا۔ یہاں میں عرب پہنچ گئے یہی انھوں کی سامری نصیب ہوئے سے ۛ  
 سند یہ دونوں ہند سے رشتہ کے معنی میں محبوب کو محبوب تک پہنچانا اسی سے ہے رمانہ دروغی کہ اس میں دنیا کو وہاں کے گھر تک پہنچا جاتا ہے۔ یعنی قیامت کے دن اس دن ان دونوں سے فرستے حضور کو ہی حضرت میں لے کر رب تعالیٰ تک پہنچائیں گے وہاں کی طرح یہاں حرکات سے فرمایا کہ حضرت کعبہ جار سے یہ بات گذرتا آسمان کعبہ سے دیکھ کر فرمائی ہے۔ چونکہ اس میں حضور کا حضور و اکرام ہے لہذا اسے باب الکرامات میں منے کر دست معنی عزت و عظمت و عزت۔ لیکن سے کہ یہ وہاں حضرت کعبہ کا انکشاف بھی ہو گا کہ دست کعبہ سے حمایت بھی ملے گی اس باب میں قدم کے مضامین ہیں۔ ہوں گے۔ حضرت محمد ﷺ کی نوریت مدبر۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے مقدور۔ اس لیے عرب باب کا کوئی کامیون ایک نہیں ہے یہاں خیالی ہو گئے کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ولی و ولیوں میں مشیر کے ولی و مدبر ہمارے سے یہاں ہونے شروع دن و رات ہے۔ ہاں یوں ہیج لاد کو فوات۔ ہاں قدسہ کو دہات ہوئی۔ جو کہ کو دین پر ہے۔ رمانہ دروغی میں ہاں یوں غلام آن دیکھے۔ انھوں نے ہی مسجد شریف دیکھے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ملامت فرمائی کہ صرف ایک نماز میں تشریف لائے جس کے بعد خطبہ مرید بعد وفات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایک حدیثی روایت نے عمل دیا۔ (ترمذی) بعد میں آنکھ کے کھٹے شریف میں پانی کا قطرہ نہ گیا۔ حضرت علی نے چاٹ لیا تھا جس سے آپ کا قطرہ بہت ہی قوی ہو گیا۔ آپ کی قرآن میں آپ کے حامی تھے ان سے آپ کا کلمہ بچا دیا۔ قرآن کو کہی جاتی تھی جسے نو ایٹھوں سے نہ کیا گیا (اشترک المقات) اسلئے لڑا ابن عمار بن شہود انھوں نے کہا کہ میں یہاں پہنچا آپ غزوہ خندق میں شریک ہوئے اس سے پہلے پڑ گئے۔ حضرت علی کے ساتھ جنگ حمل و معین میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں ہی مدینہ کی غلامت میں کو دین وفات پائی۔ (راشد)

اسلئے ان دونوں حضرات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انھوں نے عریضی معروض پر میرے سامنے بھیجا تاکہ یہ دونوں اصرار کو قرآن و احکام اسلام کی تعلیم دیں۔ (اولاد علیہ السلام میں دونوں حضرات آئے لا تنور ۛ)

مکتبہ شہدائے اسلام  
 خیابان گلشن  
 لاہور

مکتبہ شہدائے اسلام  
 خیابان گلشن  
 لاہور

مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرَحُوا لِي فَرَحَهُمْ حَتَّى رَأَيْتُ الْوَلَائِدَ  
وَالضَّبْيَانَ يَقُولُونَ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَ فَمَا جَاءَ  
حَتَّى قَدَرْتُ سَيْحَ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى فِي سُورٍ مِثْلَهَا مِنْ الْمُفَصِّلِ زَوَاكَا الْبُخَارِيِّ  
وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت میں آپہنچے وہ پھر خود نبی سے اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس تشریف  
لائے تھے تو میں نے مدینہ والوں کو نہیں دیکھا کہ وہ کسی چیز سے خوش ہوئے جیسے کہ مفصل تشریف آوردن سے خوش  
ہوئے تھے کہ میں نے بچوں اور بچوں کو کہتے سنا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے پھر آپ  
نہ آئے تھے کہ صبح اسم ربک الاعلیٰ ان جیسی مفصل کی سورتوں کے درمیان میں پڑھ چکا تھا (بخاری)  
نہایت ہے حضرت ابو سعید خدری سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے تھے

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ پاک تشریف لے جانے سے پہلے آپس صحابہ مدینہ سورہ ہجرت کر کے پہنچ  
چکے تھے ماسوا وہیں پھیل چکا تھا۔ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سورہ ہجرت کر کے پہنچے۔ ان دو شہید بیچ اہل مدینہ کی  
بارہ تاریخ فوت کے تیرہویں سال تک سلم تشریف باب حدیث ہجرت میں سے کہ اس دن بچیاں بچے مدینہ سورہ کے اہل کو خود میں رہتے  
پھرتے تھے یا محمد یا رسول اللہ اور مہتمم پر غور میں بغیر اس جلوس کا اظہار کرتی تھیں مگر روایت مسلم کی اس روایت کے خلاف نہیں۔ بعض  
کہتے ہیں کہ تھے اور بعض دوسرے کہ جلوس نکالتے تھے یا اللہ کہ جب جلوس نکالا اور وہ کہتا ہے کہ یعنی حضور اللہ کے  
مدینہ سورہ تشریف لائے تک میں ان آئے۔ ماسوا صحابہ کہ اس سے سورہ انا اودان جیسی دوسری سورتیں اور اساطیر مفصل کی سیکھ چکا تھا۔ اس سے  
معلوم ہوتا ہے کہ سورہ انا لیکر ہے مگر پھر اقبڑ میں یہ ہے کہ اس سورہ کے آج میں ہے۔ قن انھو من تدکی و دکر انھم و دکر انھم  
یہاں تک سے مراد ہے صدقہ نظر اگرا اور سنی سے مراد ہے غار حیدر ثمن صدقہ نظر اور غار حیدر دونوں شہید ہجرت میں آئیں پھر یہ  
سورت کیجیے کہ انا لیکر ہے بعض نے فرمایا کہ ساری سورہ انا تو مکہ سے گریز آیت مدینہ سے گریز ہے کہ یوں سورہ انا  
مکہ سے ہی آیت میں غار حیدر و غار حیدر کی ترغیب ہے جو کہ منظر میں دی گئی اس پر عمل بعد ہجرت ہو اور قرأت اور جو کہتا ہے کہ یہاں تک سے  
مراد کہ نفس و دل صفائی ہو اور سنی سے مراد غار حیدر ہے۔ یہی صحت میں کوئی نکال نہیں سکتا۔ یہ واقعہ عرض وفات میں وفات تشریف  
سے پہلے دلی پہلے ہوا اور شہدائے برات یعنی جمعرات کے دن اور ہر کے دن وفات تشریف ہوئی ہے



النَّبِيُّ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ خَيْرِهِ أَمْلَهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ  
وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ قَالَ فَدَيْنَاكَ يَا بَكْرُ وَأَمَهَاتِنَا  
فَعَجَبْنَا لَهُ فَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوا إِلَى هَذَا السَّيِّعِ يُخَيِّرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدِ خَيْرِهِ أَمْلَهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ  
مَا عِنْدَهُ وَهُوَ يَقُولُ فَدَيْنَاكَ يَا بَكْرُ وَأَمَهَاتِنَا فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمَخَيَّرُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمُنَا مَا فَخَّرَ نَكَلَهُ

توفیر کیا کہ ایک بندے کو اللہ نے اس کا اختیار دیا کہ اسے دنیا کی تر تازگی تنی عطا کرے یعنی وہ چاہے اللہ وہ  
نعمتیں جو اس کے پاس ہیں انہیں تو اس بندے نے اللہ کے پاس کی نعمتیں اختیار کر لیں نہ حضرت ابو بکر نے نہ لگے  
میں کیا آپ پر ہمارے ہاں باپ نہ ہم نے ان پر تعجب کیا لاکھوں سالوں کو تو دیکھو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اس  
بندے کے متعلق خبر دے رہے ہیں جسے اللہ نے اختیار دیا کہ اسے دنیا کی سرسبزی دے وہ وہ جو اس کے  
پاس ہے وہ دے اللہ آپ کہتے ہیں ..... کہ آپ پر ہمارے ہاں باپ نہ ہوں پھر تیرے لاکھوں سالوں  
صلی اللہ علیہ وسلم ہی اختیار دیتے ہوئے تھے اور حضرت ابو بکر صدیق ہم سب میں یا اللہ تم نے مجھے شہداء بنائے

مسئلہ یعنی ان سے کہ وہ اپنے اختیار کیا کرنا خود دیا میں بیت و دار حجاز اور ہر طرح کا پیش و آدم نہیں کریں یا اللہ تعالیٰ کی عظمت اور  
آخرت کی نعمتیں اعداد کریں جو ان کی مرضی بعد میں سب طرف سے عطا ہو۔ مسئلہ یعنی انہیں بندے سے دنیا کو چھوڑ دیا۔ آخرت اللہ  
وہ ان کی نعمت کو پسند کر لیا کہ نہ انہیں ملے بھی ہیں اور غیر خانی بھی عزتات۔ مسئلہ یعنی یا رسول اللہ اگر آپ میرے والد میرے ہاں باپ کے  
ہو اور مجھ سے دنیا میں رہنا قبول فرما میں تو مجھے ہر جو سنے تر باں کرے میں کوئی کام نہ ہو میں سچ اپنے ہاں باپ کے آپ پر ہیں ہر حال  
آپ میرے ہاں میں عزتات مسئلہ یعنی حضور اللہ نے کوئی مدد سے ذاتی بات فرمائی نہیں حضرت صدیق اکبر نے کیوں اللہ نہ ہو  
جاسے پر تیرا کہیں مجھے حضور تو کی بندے کا ایک واقعہ بیان فرما دیجئے ہیں۔ اس میں مدد سے اللہ مدد جسے کی بات سب سے ہر ہمارے مجھ  
میں رہا۔ مسئلہ یعنی جیسے پانچ من کے صدر حضور اللہ کی ذات ہوئی تب ہم کو پتہ لگا کہ حضور اللہ نے تصور واقعہ اپنا بیان فرمایا ایک بندہ سے مراد  
ایسی ذات ہے کہ تھی یہ سارے کائنات حضرت ابو بکر کے کوئی نہ بھی اسے پہنچا آپ سے خداوندی کلمات فرمائے معلوم ہوا کہ خدایا صدیق اکبر تمام صحابہ و اہل  
سے جسے عالم امت ترک نہیں اور سب پر یاد و مزاج شناس رسول تھے فی اللہ اللہ اسی نے حضور اللہ سے اپنے حضور پر آپ کو کھڑا کیا، اللہ وہی سایہ جاتا ہے جو  
سب سے بڑا عالم ہے سارے صحابہ میں آپ سب سے بڑے عالم تھے۔ ہم نے عرض کیا ہے کہ

حکایت ہے حضرت عقبہ ابن عامر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد پر آنکھوں سے  
کے بعد نماز پڑھیں تھے زندوں مردوں کو رحمت فرمانے والوں کی طرح تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
چڑھے فرمایا کہ میں تمہارے آگے پیشرو ہوں تھے اور میں تمہارا نگران گواہ ہوں تھے اور تمہارے وعدہ کی

۱۔ صلوات کی دعا میں کہ ہاں صلوات کے مراد وہ حضرت ہے نہ کہ نماز جنازہ لان کے ہاں تعبد پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جاتی  
 مگر یہ بات قوی نہیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال شہداء و صلحہ کی زیارت کرتے اور ان کے لیے دعا و منفرت فرماتے تھے۔ پھر اس  
 دعا کا ذکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیوں ہوا، اللھم الا ف یقلی کریم و دعا و حضور صلی اللہ علیہ وسلم دعا و منفرت فرماتے تھے۔ ہمارے  
 قوی جواب یہ ہے کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء و صلحہ کی زیارت فرمائی۔ ان کے سال بعد نماز جنازہ پڑھنا حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے۔  
 بعض روایات میں اس کی تصریح بھی ہے کہ یہ نماز جنازہ تھی۔ نیز یہ حدیث امام عظیم دینی میں ہے کہ تیسری نماز جنازہ پڑھی جائے گی اس کی مفصل  
 بکت صلوات جنازہ میں گندم کی۔ لکھ میں اس دعا کا ترجمہ ہے اللھم الا ف یقلی کریم و دعا و حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا و منفرت فرماتے تھے۔ ہمارے  
 یہی۔ زندوں کو اس لیے کہ اب وفات کا وقت قریب سے۔ لوگ اب حضور کی زیارت نہ کر سکیں گے۔ ہر روز کو اس لیے کہ اب ہر روز کے  
 لیے حضور کی دعائیں وغیرہ بند ہو چکی ہیں۔ یہ دعا میں وفات کے بعد شروع ہونے سے پہلے خواہ سیکھ فرط یعنی مار دے جیسے حج یعنی  
 تا بیح حرط وہ شخص جسے کوئی جماعت سے اتنے مسائل پر پہنچ کر اس کے تمام قیام و غیرہ تمام ضروریات کا انتظار کرے جس سے وہ جماعت آ  
 کر ہر طرف آرام پانے مطلب یہ ہے کہ اس تم سے پہلے جا رہا ہوں تاکہ تمہاری نسبت تمہاری بکات تمہاری رحمت کا رسا رہی کہ وہ تم میں سے  
 جو بھی ایمان پر لوث ہو گا وہ میرے پاس میری مخالفت میرے انتظام میں اس طرف تو نہ گا جیسے مسافر اپنے گھر آتا ہے۔ پھر سے گھر میں۔  
 رازا شہد، جو جن مرتبہ کا حضور کے پاس پہنچتا ہے بلکہ بعض کو منہ کی حاکمی کے وقت خود حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف دیتے ہیں جیسا کہ امام بخاری  
 کا واقعہ ہے۔ اور دست مرتبہ وہاں سے سہاگ کہ حضور آگئے۔ خیال رہے کہ چھوٹے فوت شدہ بچوں کو بھی فرطاً باگیاب ہے مگر وہ فرطاً ناقص  
 میں مسواک و طہارت و دعا کی مستطیع نہیں ہیں۔ یہی خطاب ماری امت سے ہے نہ کہ صحابہ کرام سے حضور پامی امت کے حاکمی مستطیع  
 ہیں۔ لکھ اس کی تائید اس بات سے ہے کہ وہ بچوں کے لیے دعا فرماتے ہیں۔ شہداء و صلحہ کی دعا و منفرت فرماتے ہیں۔ ہمارے یہی۔ زندوں کو اس لیے کہ اب وفات کا وقت قریب سے۔

الْحَوْضُ وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ وَإِنَّا فِي مَقَامٍ هَذَا وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ  
خَزَائِنِ الْأَرْضِ وَإِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَبِكُنِيَ أَخْشَى  
عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا أَنْ تُنَافِسُوا فِيهَا وَرَأَوْا بَعْضَهُمْ قَتَلْتُمْ وَلَوْ أَفْتَهُ لَكُمُ الْكَاهِلَتُ  
مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مُنْفِقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ مِنْ نِعَمِ اللَّهِ عَلَيَّ

بلکہ عرض ہے کہ ایسا سے اپنی اس بد سے دیکھ رہا ہوں۔ مگر مجھے زمین کے خزانوں کی کہیں میں معاشاک گئیں۔ تم میں تم پر یہ خوف نہیں کرتا کہ تم میرے وعدہ شکر کو گے۔ نہ لیکن میں تم پر دنیا کا خوف کرتا ہوں کہ تم اس میں رغبت کر جاؤ۔ بعض نے یہ زیادتی کی پھر تم جنگ کر دو تو اسی طرح ہلاک ہو جاؤ جیسے تم سے پہلے اسے ہلاک ہوئے تھے۔ (اسلم بخاری) راایت ہے / حضرت عائشہ سے کہ جب پر اشدک نعمتوں میں سے یہ ہے کہ اس شہ

میں رہتا بلکہ ہم ان سبابت کے ساتھ ان کی بدقولی کو ہی مراد نہیں ہے۔ یعنی اسے صلہ میں تبادلاً یہاں۔ اعلیٰ تعلیمی حالات کا نام  
خیر و مفید نہ کہ، بلکہ ہم سب کے یہاں کی بعض پر میرا تقدیرت بلکہ ہر شخص کے ایسا ہونا ہمہ اعیان کی ہر وقت خیریت اس کی نہایت  
نیز یہ نفیس تفسیر جاری تھی یہی پارہ عدم کے شریعت میں مہمندر۔

مسئلہ یعنی اس مسئلہ پر شفا عت حاصل کام سے روبرو کیا ہے وہ شدت حوض کوثر پر کہ گلا درمقات یا قیامت میں میری تہا رہی  
مخصوصی طقات کی جگہ حوض کوثر ہے و شفاء۔ اس خصوصیت میں ہاں خصوصیت طقات کوثر ہے و در خصوص طقات حوض کوثر تو میں کوثر میں  
ہی نصیب ہوا ہے۔ پھر یہ مسئلہ میں بہت جگہ دید رہا ہوں۔ حوض کوثر کے بعد طقات حوض کوثر کے پاس رہتے ہیں۔ لاہور۔ جہانگیر  
مسئلہ ہے خصوصیت طقات حوض کوثر کوثر کے پاس رہتے ہیں۔ لاہور۔ جہانگیر۔ حوض کوثر کے پاس رہتے ہیں۔ لاہور۔ جہانگیر۔  
مسئلہ ہے۔ حوض کوثر کے پاس رہتے ہیں۔ لاہور۔ جہانگیر۔ حوض کوثر کے پاس رہتے ہیں۔ لاہور۔ جہانگیر۔ حوض کوثر کے پاس رہتے ہیں۔ لاہور۔ جہانگیر۔

وہ کبھی تمہیں اپنے تئیں بڑی حد سے

۱۷۷۷ء میں جبکہ یہ خطرہ نہیں کہ تم ساسے یا تم خود کا مروجہ اور بعد از یہ ذہن حال اس کے خلاف نہیں کہ حضور اللہ کے بعد چند لوگ مروجہ ہو گئے اور تاتار ۱۷۷۸ء میں لڑی مراد اس میں حضور کے بہت سے بھارت کا ذکر ہے کہ حضور اللہ کے بہت سی بی بی خیریں ہیں جو بڑے ہو پوری ہوئیں۔

پولیس پورٹ میں :-

اِنَّ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَفَّيْنِيْ فِيْ بَيْتِيْ وَفِيْ يَوْمِيْ دِيْنِيْ سَخَّرَ لِيْ  
وَنَحَّرَ لِيْ وَرَآنِ اللّٰهَ جَمْعَ بَيْنِ رِيقِيْ وَبِإِقْبِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ  
بْنُ اَبِيْ سَكْرٍ وَبَيَّنَّهٖ سَوَالُكَ وَاَنَا مُسَيِّدَةُ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَرَأَيْتُهُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَعَرَفْتُ اَنَّهُ بِحَبِّ السَّوَالِ فَعَلْتُ اَخْذُهُ لَكَ  
فَاَشَارَ بِرَأْسِهِ اَنْ نَعْرِفْتَا وَلْتَهُ فَاَنْسَا عَلَيْهِ وَقُلْتُ اَلَيْتُهُ لَكَ  
فَاَشَارَ بِرَأْسِهِ اَنْ نَعْرِفْ لَيْتُهُ فَاَمَرَهُ دِيْنِيْ بِرِزْقِهِ فَبَيَّنَّهَا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں اور میرے دن میں اور میرے گھر اور میرے دن کے درمیان دعا  
پائی تھی۔ اور اللہ نے میرے غم کو اللہ آپ کے غم کو حضور کی رفات کے وقت جمع فرمایا تاکہ میرے پاس عبد الرحمن  
ابن ابوبکر صدیق آئے کہ ان کے ہاتھ میں سوال کا حق اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ دیتے یعنی حق میں نے آپ کو دیکھا  
کہ آپ عبد الرحمن کی طرف دیکھ رہے ہیں تب میں پہچان گئی کہ آپ سوال کا ہاتھ میں نے عرض کیا کہ کیا میں اسے  
آپ کے لیے لے چلا تو آپ نے سر سے اشارہ فرمایا کہ ہاں تو میں نے کہہ دیا کہ آپ پر سوال سخت ہوئی میں نے کہا کہ کیا  
اسے آپ کہنے نہ کر دوں تو میرا کہہ سنا تھا فرمایا کہ ہاں چنانچہ میں نے غم کو دیکھ کر اپنے ہاتھ میں لے لیا اور آپ کے سامنے ہاتھ

لے کر عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ کے سید پر تکیہ فرمائے تھے اس وقت آپ کا  
سبب عرض غم سے انقضی ہوا

جس کا پہلو بھڑکی منہری نرم گاہ جن کے تجرہ میں نہ مست تھیں نہ بے خبر

تھیں یہ امر میں پر رب تعالیٰ کا انصاف احسانِ عظیم ہے کہ ان فیضِ حضورِ محمد کا اسمیٰ اس طرح نصیب ہوا اس وقت آپ یہ جہالت کر  
بری نہیں جو عرضِ دردمندی کی کو جس قدر تھی۔ خیال ہے کہ جیسے حضور خود کی حد سے معذور ہوئے ہمارے ہاتھ میں حضور کے قدم کے  
کئی کاسر ملے۔ شہدائی بڑی نعمت ہے۔ جو نبی حضور کے صاحب سے نہ بے وفائی میں نہ بڑی نعمت مگر یہ بڑی نعمت اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے  
میں جبکہ حضور کے ظاہر و باطن کا برحق ہونے سے صرف مسرت ام المومنین کی نصیب ہو سکتی یا تو محمد رحمن کو دیکھ رہے ہیں۔ یہ  
ان کے ہاتھ کو سوکھ کر اور دیر دیکھنا محبت کی نگاہ سے ہے۔ سنا یہ جیسا شریف کی دو ساتھیوں میں۔ اس وقت تھا بہت زیادہ ہوا  
کئی تھی اس لئے ہاں شریف سے ان میں فرمایا بلکہ میرا کہہ سکی جی جی میں سے شاد رہا یا خدا تعالیٰ ایک ہی حق صاحب تھی اسے آپ اپنے  
منہ سے صاف کر دے اس کے خیال سے کہ مقتولین یا گاہ پر یہ گزری ہوتی تھی وہ سے دونوں میں مدد ان کی دست تھی ہوتی ہے لہذا اس میں کو صوب

مَاءٌ فَبَعَلَ يَدٌ نَحْلُ يَدِيكَ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا  
 اللَّهُ إِنَّ يَلْمُوتُ سَكَوَاتٍ ثُمَّ نَضَبَ يَدَهُ فَبَعَلَ بِقَوْلٍ فِي الرِّفْقِ الْأَعْلَى حَتَّى  
 قَبِضَ وَمَا لَتْ يَدُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْهَا فَكَلْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ شَيْءٍ يَمُوتُ إِلَّا خَبَرُ بَنِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

حقیروں پانی تھا۔ پھر آپ اپنے دونوں ہاتھ پانی میں ڈالے پھر انہیں سر پر پھیرنے لگے فرماتے تھے کہ اللہ کے سوا  
 کوئی معبود نہیں بیشک موت تک بہت سختیاں ہیں پھر اپنا ہاتھ کھڑک پھر فرمائے گئے کہ اوپر والے ساتھیوں میں حتی کہ  
 جان شریف قبض کر لی گئی اس کا ہاتھ جھک گیا دنیا کی رعایت ہے انہیں سے فرمائی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ نہیں میرا ہوتے کوئی نبی مگر انہیں دنیا و آخرت کے درمیان اختیار دیا جاتا ہے

وہ خدا سے کز در ہو جاتے ہیں تو مصداق کی ہادی کریں گے۔

سلسلہ جانگی کے وقت حرارت امتداد بہت ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس وقت نہت کو بالی چایا بھی جاتا ہے اور صوبی کرنا جتنا ہے کہ بالی  
 ٹھنڈک سے تسکین ہوتی ہے حضور انوکا ہے ہر پر ہاں پھرنا اس میں جس امت کو اس عمل کی تعلیم ہے سلسلہ سکرات جمع ہے سکرت کی یعنی فحش  
 لاشہ موت کی یعنی کو سکرت اس سے کہتے ہیں کہ اس سے مراد ہے کو فحش پر فحش آتے ہیں۔ چونکہ موت کی حالت کی فحش کی فحش ہے اس لئے سکرات  
 جمع ارشاد ہوا ملک کی لگ لگ ہے۔ جان کا ملک اس میں حضور پر ہوتی ساری تہ کے لیے لیکن خاطر کا باعث ہے کہ کوئی شخص اس  
 حالتی سے کبر اور عداوت اپنے نزدیک سکرات کو پیش نظر رکھے حضور نے فرمایا ہے جس ملک کا جی ہے۔ اس وقت پر لا الہ الا اللہ فرمادہ جی تسکین دلی  
 کے لیے ہے۔ اللہ کے ذکر سے جی آتا ہے۔ الامداد اللہ لطیف الطوبی یہ کلمات اس لئے آہستہ کہے جوں سکرت صرف  
 ام المؤمنین کا ہی لگا کر سن سکیں۔ ستر کے قبیل بد سے بعض حالات میں دیا دلی باتیں میں کر سکتے مگر ذکر اللہ کے تھے ہیں۔ جیسے ذکر یا مینے نام  
 ایک موقع پر تین دن تک کسی سے کلام نہ کر سکے مگر ذکر کرتے رہتے تھے۔ اسی حالت میں حضور انوکھا سلسلہ سکرات میں سکرت سے رگال مگر ذکر کے  
 لفظ بیان سے مل گئے۔ سلسلہ رقیق تا ہے جس میں سلسلہ فریاد یعنی قرب یہ ایک اور جماعت سب پر ہوتا ہے جیسے صیقل یا خطی  
 اس سے مراد ہوتا جماعت غلام ہے یا جماعت انبیاء اگر آپ اللہ تعالیٰ کی ذات حدیث شریف میں ہے اس وقت حق تکبیر اور حق را اس سے  
 ملا ہے جنت کیونکہ وہ رقیق یعنی نرمی کی جگہ ہے۔ غرض کہ اس میں بہت اقبال ہیں۔ (مرآت ۱۰) اللہ اللہ شریف کے گود میں گر جانے پر جاتا  
 ام المؤمنین کو آپ کی وفات کا کام ہوا سلسلہ یعنی ساری مخلوق کی موت اضطراری ہوتی ہے مگر مفترات ایسا کرام کی وفات اختیار کیا کہ پہلے  
 انہیں رب کی طرف سے اختیار دیا جاتا ہے کہ یا میں تو دنیا کی میں ہیں یا میں تو ہمارے پاس آ جاؤں جو کہتے ہیں کہ یہی ہماری طرف ہوتے  
 ہیں وہ اس حدیث میں خود کریں۔ وہ حضرات رسول و کرم و مراد کے ہر شہر میں دوسروں سے ممتاز ہوتے ہیں۔

وَكَانَ فِي شِكْوَاهِ الَّذِي قَبِضَ أَخَذَتْهُ بَعْثَةٌ شَدِيدَةٌ فَسَبَّحَتْهُ يَقُولُ مَحْرُومٌ  
الَّذِينَ أَلْعَمْتُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ  
فَعَلِمْتُ أَنَّهُ خَيْرٌ مُنْتَقٍ عَلَيْهِ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا تَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ الْكَوْبُ فَقَالَتْ فَاظْمَهُ وَكَرَبُ أَبَاهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ عَلَيَّ  
أَنْ يَلِيبَ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ يَا أَسَاهُ أَجَابَ رَبِّي دَعَاكَ يَا أَبْتَاسَاهُ  
مِنْ جَنَّةِ الْفُؤَادِ وَسِ مَكْوَاهُ يَا أَبْتَاسَاهُ إِلَى جِدْرِ مِثْلَ نَعْنَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ

اے آپ اپنے اس مرض میں تھے جس میں وفات دینے کے قریب کو سخت غم نے پکڑ لیا میں نے آپ کو کہتے سنا کہ  
ایں لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ نے انعام فرمایا یعنی نبیاء و صدیقین و شہداء اور صالحین کے ساتھ تو میں نے جان  
لیا کہ آپ کو اختیار عطا کیا (اسلم بخاری) ادا یہ ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری  
سنت ہو گئی تو آپ پر سب سے پہلی چھائی گئی جنابنا طرہ لولہ لے کر باجان کی محبت تو فرمایا اگر آج کے بعد تھکے باپ کو  
حکیم اب کبھی نہ ہوگی پھر سب وفات پاؤں تو غلط ہو میں نے اپنے باجان آپ نے اپنے رب کا بدلہ تو میں کر دیا ہے باجان  
آپ کا مقام تو جنت الفردوس ہو گیا ہائے باجان ہم جبرئیل کو تعزیت دیتے پھر سب دفن کیے گئے۔

۱۵۔ حجۃ ب کے چوتھے دن ۳ کے شہرے یعنی کمانی یا حشر یا عروہ یعنی گمری سامس تو تکلیف سہل بات ہے۔ روز میں ملے کہتے ہیں۔  
یعنی آسوی سال۔ ۱۵ یعنی مدینہ اب میں دنیا میں رہنا نہیں چاہتا جس تر سے ان قبول بندوں کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں یا اللہ تم گنگا دیں کو  
بھی ان مقبروں کی بھرائی نصیب فرما دے

گر محمد کا ساتھ نہ ملے پھر تو محبوب کات جو جائے

۱۶۔ یعنی سب اہل ایمان نے حضور انور کو اختیار دے دیا اور حضور نے ہم سے منہ موڑ کر ان حضرات کی بھرائی نہیں فرمائی اب حضور کی بھرائی  
ہے۔ حضور کا یہ کلام سب کے فرمان کا جواب ہے۔ ۱۷۔ کہ یہ سہرا وراثت مرنے سے یا بھڑکی یا سخت تکلیف جس سے غشی آ  
جائے۔ ۱۸۔ یعنی اب میں کیا کہہ دوں آپ کی تکلیف مجھ سے دیکھی نہیں ماتی۔ دفع کرنے یا اپنے پر ایسے سے مجبور ہوں ۱۹۔ میں  
بیشکی تر سے باپ پر کسی راضی تکلیف ہے۔ اس کے بعد کبھی تکلیف نہ ہوگی کیونکہ اب میں دلوائے تکلیف سے رحمت میں رہا ہوں وہاں ہوں  
جہاں راحت و رحمت ہے ۲۰۔ یعنی باجان اپنے ہم کہیے کس چھوڑ دیا۔ اپنے سب کا جوتا تہی کر دیا اب میں کہاں جاؤں کہے باکبر کہ پکا مل تم سے مجھ  
مجھے کس پر چھوڑا۔ ۲۱۔ یعنی آپ تو رحمت کو مدعا گئے ہم کو یہاں سوتا چھوڑ گئے ہم حضرت جبرئیل کو آپ کی خبر وفات سنائی میں کا اب زمین پر آنا

فَاطِمَةُ يَا أُنْسَ أَطَابَتْ أَنْفُسَكُمْ أَنْ تَحْوَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الثَّرَائِبُ رَوَاهُ ابْنُ بَعَّارٍ فِي الْفُضْلِ الثَّانِي عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ قَدِيمَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ لِعَبْتِ الْحَبَشَةِ بَعْدَ إِهْمُ فَرَحًا  
يَقْدُومِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي رِوَايَةِ الذَّاهِرِيِّ قَالَ مَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَقْبَحَ

تو جتنا یہ خاطر ہو گیا کہ اسے انس کیا تھا ہر سے دلوں نے گواہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مشی ڈی لوٹا  
دہستانی، دوسری فصل رعایت ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
مدینہ مدینہ میں تشریف لائے تو جمعی بنے اپنے بیڑوں سے لپکتے تھے آپ کی تشریف آوری کی  
خوشی میں عہدہ ابو داؤد اور دوسری کی رعایت میں یوں ہے کہ میں نے کوئی دن نہ

وہی ان تمام ہر گیارہ سالہ یعنی اسے اسی قہر لے کر ہاتھوں میں سے معصومہ افسانہ پر فر کر علی ٹولی اور تم نے کیے اس چاند کو قبر میں چھپایا تم  
میں یہ کیسے لداشت ہو، خیال دیجئے کہ سیدہ کے یہ اظہار و تودر میں نہ بے سببی بلکہ معصومہ کے فراق پر بے مینہ ہے جو بڑا سنگ  
خود جانت ہے نوحہ بے کریمت کے ایسے اوصاف بیان کئے جادیں جو اس میں نہ ملے اندیشہ جادہ سے، بے سببی یہ ہے کہ رب تو  
تعالیٰ کی شکریت کی جادہ سے۔ جناب سیدہ ان دونوں سے معصومہ میں یہ بھی خیال دیجئے کہ دنیا میں پانچ حضرات بہت مدد گئے ہیں۔  
حضرت آدم علیہ السلام مرتبہ جنت میں حضرت نوح علیہ السلام ویکلی علیہ السلام خوف خدا میں حضرت داؤد وبراہمراق وعلی الشیخ شہید علیہ السلام  
میں حضرت امام زین العابدین واقعہ کر جاسکے بعد حضرت مصیبت میں کی پادشہ بلکہ کے جناب سیدہ و بیب خرقاتی عقیں سے

صبت على مصائبنا نواها  
صبت على انبياء مصر نواها

مچھر پرائیسی جھینٹیں ڈپ کر اگر ملے دشمن پر پڑتیں تو وہ شب تار کی بوجھتے۔

اس کے سبب چھوٹا نیزہ بعض مدینہ میں بنی برہم ہے۔ یعنی حضور اقدس کی تشریف آوری کی خوشی میں عینہ خودہ میں رہنے والے  
 حبشی لوگ نیزہ باندی یا جگر بنی کرنے کے گزیرے یا غمزدگی کو لے کر یہ لوگ تاپتے کودتے تھے۔ اپنے کرتب دکھاتے تھے  
 معلوم ہوا کہ خوشی میں بچوں کا گانا بجانا۔ کہیں کو دُعا ناجائز بلکہ سنت صحابہ مبارک سے ثابت ہے۔ عید میلاد کے موقع پر جلوس  
 نکالنا اور جلوس کے آگے تلوار نیزہ گنگہ پٹا دھیرو لے کر کرتب دکھانا سب جائز ہے۔ جس طریقہ سے حضور کی خوشی کے  
 جلسے درست ہے۔ اس موقع پر ہی بکاسک بچیاں بھی دُف بجاتی تھیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ  
 کر کے گاتی تھیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی میں شریک ہونا اعلیٰ درجہ کی عبادت



وَلَا أَظْلَمَ مِنْ يَوْمِ قَمَاتِ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي  
رِوَايَةٍ الْيَزِيدِيُّ قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمَ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمَ الَّذِي  
مَلَتْ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَقْنَا أَبَدَيْنَا عَيْنَ التُّرَابِ وَإِنَّا لَنَفِئ  
دَفْنِهِ حَتَّى أَنْكَرْنَا قُلُوبُنَا، وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللہ نے جنت تائیبہ دیکھا اس دن سے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اے اور ترمذی کی  
روایت میں ہے کہ جب وہ دن تھا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوئے  
تو مدینہ کی ہر چیز چمک گئی تھی پھر جب وہ دن ہوا جس میں حضور نے وفات پائی تو مدینہ کی ہر چیز  
تاریک ہو گئی اور ہم نے مٹی سے اپنے ہاتھ نہ جھاڑے بلکہ ہم حضور کے دفن میں مشغول تھے حتیٰ کہ  
ہم نے اپنے دلوں کو غیر پایا کہ روایت سے حضرت عائشہ سے قرأتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی جہالت باطل طاری ہو کر رہی۔ اس میں کئی تاویلات ہیں۔ آئی اے اسی دن محمدی لکھ تھا جو پ بھی تھی کہ سیدھی میں بھی  
تاریک اور سیاہی تھی اور جو پ میں بھی وفات شریف کا اثر سرور و پر غاڑ تھا۔ یہ غلط فہمی نہ تھا کہیں کہیں کہ یخلاق کا لہجہ ہے  
جیسے شہادت امام حسین کے بعد سارا دن سرخ فولی رنگ تھا اور جو چہرہ و رخسار اسی کے بچے خون حور بار بولا۔ مسئلہ یہ چمک جو پ ہے  
تھی بلکہ قندیل نورانی تھی۔ جو بیان میں نہیں آسکتی صرف دیکھنے سے ہی تعلق رکھتی ہے جیسے قیامت میں فواید پاک ہوگی بعد ازاں ہے۔  
امشردت لہر میں سورج کا آج بھی بعض اہل بعثت یا غیر متہدات کو کسی یہ تہی ریح اللہ کی ہادیوں تائید و تائید میں بلکہ تائید میں بھی اور شب  
قدیم میں نظر آتی ہے۔ فرق یہ ہے کہ اس دن وہ تہی سب کو مطلقاً تھی۔ اب کی قسمت دے کہ فراق ہے۔ یہاں عزت کے ذریعہ ایک محسوس تھی  
مسئلہ یہی اچھی ہم حضور انور کے دم سے فارغ نہیں ہوئے تھے۔ کہ ہمارے دلوں میں وہ نور تہی صفا تھی۔ نہایت اہل اللہ نہ ہی ہو کہ  
مضروبیت شریف میں تھی۔ کیونکہ اب وہی اکابر ہو گئے۔ حضور کے جلال کا جبہ ختم ہو گیا۔ تعلیم و تائید نظر ہی تھا کہ کو بیچ گئی اور قاتل و دشمن  
غیر مذکور اب لی جانب۔ تعصبات میں فرق آنا مر دہیں۔ خیال یہ ہے کہ حضور سب کو دے گئے مگر یہاں دیکھتا ہے گئے جس سے لوگ محال  
ہوتے تھے۔ اس سے تائید مت حاجی۔ قاضی۔ غازی۔ جنت میں گئے مگر محال۔ نہیں گئے۔ کیونکہ صحابی ہمارے دل صبر قویہ انور  
میں چھپ گئی تھی۔

خوشاں وقت کہ طیبہ مقام تھا اس کا

خوشاں وقت کہ دیدار عام تھا اس کا

ہم خوب میں دہر کی بھی تری گئے تھے

اللہ علیہ وسلم اختلفوا فی دفتہ فقال ابو بکر سمعت من رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم شیئاً قال ما قبض اللہ نبیاً الا فی الموضع الذی عھد  
 ان یتخذن فیہ اذقوہ فی موضع فیراسیہ رواہ الترمذی: الفصل الثالث

عیرہم کہ جب وفات ہوئی تو آپ کے دفن میں لوگوں نے اختلاف کیا کہ تو ابو بکر صدیق نے کہا کہ میں نے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات سنی تھی کہ اگر اللہ نے کسی نبی کو وفات نہیں دی مگر جہاں ان کا دفن کیا جاتا ہے وہاں  
 حضور کو آپ کے بستر کی جگہ میں ہی دفن کر دے گا (ترمذی) شہ تیسری فصل

تم سنے خواب میں ہم تمہیں تمہوں سے مل بیٹے ہم اپنی سونے تخت کو جگاتے اپنی آنکھوں سے

مسلمہ چنا پر مین صحابہ نے کہا کہ حضور کو کہ منظر میں دفن کیا جادوسے مہر سے کہ بیت المقدس میں جہاں حضرت امیر کرام محمد ہے ہیں  
 یعنی اللہ کہہ کر عیرہم منور میں جنت البقیع میں (اسم و مرقات) جگہ میں سے کہ کہ حضور اللہ کو دفن کیا ہی نہ جادوسے (مرقات) تاکہ تاقیامت  
 ہوگا اس چاند کا دیدار کرتے ہیں۔ مسلمہ صحابہ نے پہلے تو حضرت صدیق سے پوچھا کہ کیا حضور اللہ کو دفن کیا جاسے گا فرمایا ہاں پھر  
 پوچھا کہ کہاں فرمایا وہاں ہی جہاں وفات ہوئی ہے (مرقات) مسلمہ یعنی جس جگہ اللہ تعالیٰ کو اپنی رسول کو دفن کرنا پسند تھا وہاں  
 ہی ان کو وفات دی گئی۔ لہذا اب کو بھی پسند ہے کہ حضور اللہ حضرت عائشہ کے حجرہ میں دفن ہوں تاکہ آپ سے جگہ کو عزت ملے کہ یہی جگہ سے  
 آپ کو عزت دے۔ خیال رہے کہ حضرت یحییٰ نے وہاں کرکے فلسطین پہنچا کر وفات دی جلا سے۔ چنانچہ وہاں ہی آپ کی وفات ہوئی آپ کا  
 دفن واقع ہوئے و صف علیہ السلام تو مصری میں دفن ہوئے اپنی جگہ وفات میں پھر چار سو برس کے بعد آپ کا تابوت فلسطین لایا گیا۔  
 یعقوب علیہ السلام زندگ شریف میں فلسطین پہنچے پھر وہاں وفات کر دی ہوئے۔ لہذا ان واقعات سے اس حدیث پر یہ اعتراض نہیں ہو سکتا کہ  
 حضرات اپنی وفات کی جگہ دفن ہوئے یا یہ کہ وہاں ہی جس جگہ وفات پائیں اس جگہ ان کا دفن ہونا بہتر ہے۔ اگر نہ جگہ دفن کر دینے جائیں تو بہتر نہ  
 ہوگا۔ غرض کہ یہاں ذکر بہتری کا ہے نہ کہ واقعہ کا۔ مسلمہ یہ حضور کی معصومیت ہے کہ حضور اللہ اپنے گھر میں دفن ہوئے کیونکہ آپ کا گھر آپ کی  
 وفات کے بعد کسی عارضہ کی ملک نہ رہا بلکہ وقف ہو گیا۔ اور انفس میں قبر بنائی جاسکتی ہے۔ پھر حضرت صدیق و تابع اس وقف شدہ جگہ میں  
 حضور کے پہلو میں دفن ہوئے۔ ہم لوگ اپنے گھر میں دفن نہیں کر سکتے۔ یوں ہی ہم کہہ میں دفن نہیں کر سکتے کہ مسجد و قلم کا وقف اور قبر ہری  
 تم کا وقف اللہ تعالیٰ نے کہا یہ حدیث غریب ہے اس کی شادی میں عید الرحمن بن ابوبکر علیہ صلیف ہے (مرقات) اگر یہ صلیف  
 ترمذی کے لئے ہے صدیق ابوبکر کے لئے ہیں۔ کیونکہ حدیث دوسری اسناد میں سے بھی مروی ہے۔ تاکہ اللہ نے یہ حدیث یوں روایت کی  
 کہ حضور کی وفات کے بعد بعض لوگوں نے کہا کہ حضور کو مندر شریف کے پاس دفن کرو، بعض نے کہا کہ بقیع میں تب جاب صدیق نے  
 یہ فرمایا اور حجرہ عائشہ صدیق میں قبر کو دفن گئی (مرقات)۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَاحِبُ  
 إِنَّهُ لَنْ يَقْبِضَ نَبِيٌّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يَخِيرُ قَالَتْ  
 عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غَشِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَانِ فَكَشَحَ بَصَرَهُ  
 إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ الزَّيْفُ الْأَعْلَى قُلْتُ إِذَنْ لَرَيْتُهَا قَالَتْ وَعَرَفْتُ  
 أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ بَعْدَ نَسَاوَهُ وَصَحِيحُهُ فِي قَوْلِهِ أَنَّهُ لَنْ يَقْبِضَ نَبِيٌّ  
 قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يَخِيرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَ أَحْمَرُ كَلِمَةٍ  
 تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ اللَّهُمَّ الزَّيْفُ الْأَعْلَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ہدایت ہے حضرت عائشہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ میرے علم اپنی تدرستی میں فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کسی نبی کو  
 وفات نہیں دیتا حتیٰ کہ انہیں ان کا جنتی مقام دکھ دیا جائے نہ پھر نہیں اختیار دیا جائے جناب عائشہ فرماتی  
 ہیں کہ جب حضور پر نزع طاری ہوا آپ کا سر میں تدبیر خالصہ تو آپ پر غشی گئی پھر ان ترمیم تو اپنی نظر صحت کی  
 طرف اٹھل پھر فرمایا اٹھیں میں نے آپ کے ساتھی قبول کیے تھے میری یہ بات حضور ہم کو نہیں اختیار کریں گے فرماتی ہیں کہ  
 میں پہچان گئی کہ یہ وہی حدیث ہے جو حضور ہم کو اپنی تدرستی میں خبر دیتے تھے کہ اس فرمان کے متفق کر کوئی نبی نہ  
 نہیں دیا جاتا حتیٰ کہ اسے اس کا جنتی مقام دکھ دیا جائے تب ہی اختیار دیا جائے جناب عائشہ فرماتی ہیں کہ آخری  
 بات جو حضور نے کی وہ یہ ہی تھی کہ میں نے اپنے آپ کے ساتھی قبول کیے (مسلم و بخاری)

اس ظاہر سے کہ جی کو یاد رہی میں ان کا جنتی مقام دکھ کر انہیں اختیار دیا جائے۔ اور یہ اختیار دیا ان کی محبت کے اظہار کے لیے جو تلبہ  
 و تہذیب ان کے وقت محنت کو رہا تلبہ اور محض استادن احباب کو تلبہ میں جو تلبہ کا یہ تلبہ ہے لا شکر سئلہ پہلے حضور کا ہم طہر  
 جناب عائشہ صدیقہ کی گود میں اور شریف آپ کے سینہ پر تھا جو اس طہر کا تلبہ میں تلبہ ہے وہی تلبہ میں تلبہ ہے وقت حضور اللہ  
 سیدھا قبلہ ہوئی یا گیا اور شریف اہل بیت کی زبان پر نکلا بعد از حدیث اس کے سہ سہ تلبہ کے خلاف نہیں محض ہے کہ حضور کی وفات پر  
 جیسے اس کے کے درمیان ہوئی سئلہ رفیق اعلیٰ یعنی آپ کے ساتھیوں کے تعلق پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔ جس تلبہ میں کا میل ہے کہ حضور کے چہرہ  
 ساتھی ہمیں سکھ چکے تھے تلبہ و شہدین اور ہمارے ساتھی آسمان کے حضرت جبریل۔ میکائیل۔ اسرافیل۔ عزرائیل ہمیں ہتھ میں یہاں رفیق اعلیٰ سے وہ  
 مراد ہیں۔ و الحمد للہ رب العالمین

سئلہ یعنی اس حدیث کا طور اب کھلا ہے۔

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَجِهِ  
الَّذِي مَاتَ فِيهِ يَا عَائِشَةُ مَا زَالَ أَحَدُ النِّعَمِ الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْتُ بِخَيْبَرٍ  
وَهَذَا الْفَرَانُ وَحَدَّثَتْ أَنْفُطَاءَ أَبْهَرِي مِنْ ذَلِكَ لَشَوْرَ وَكَاهُ الْبُخَارِيِّ وَ  
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَيْتِ  
يَجَالُ فِيهِمْ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ الشَّيْبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے انہیں سے فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس مرض میں فرماتے تھے جس میں نکلتا  
پانی کہ اسے عائشہ میں اس کھانے کا اثر پاتا رہتا ہوں جو میں نے غیر میں کھایا تھا اسے اور یہ وہ وقت  
ہے کہ میں اپنے دل کی رگ کا ٹوٹنا اس زمر سے محسوس کر رہا ہوں (بخاری، روایت ہے  
ابن عباس سے فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت وفات آیا تو اللہ تعالیٰ  
کچھ لوگ تھے جن میں حضرت عمر ابن خطاب بھی تھے کہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ میں ایک بھورے سے بکری کے گوشت میں تم کو زیر کھدو دیا تھا۔ غیر میں اس وقت سے آج تک ہر سال اس زیر کا اثر ظاہر ہوتا رہا ہے۔  
اس وقت وفات ہو کر معصوم کا سچو تھا ہر سال تکلیف ہوتے رہنا حضور کے ایک نذرانے کے لئے تھا کہ ہر سال آپ کو تکلیف کا قوب ملتا رہا۔  
کہ ابیرا تھل کی رگ کو بکتے ہیں یا گھو کی رگ کو ماہر تھل گھو سے پائن تک پھیل جاتا ہے اور اس سے کی رگ کا ٹوٹ جانا موت کی بات  
ہوتا ہے۔ اس وقت وہ زیر ٹوٹا کہ آپ کو شہادت ملے گی جو دوسرے موت کی بات سے۔ تو حکم حضور اللہ کی وفات دہر کے حکم کرنے سے ہوئی  
اسی طرح حضرت ابو بکر صدیق کی وفات اس وقت میں آپ کے سر پر لٹا تھے سے ہوئی جس سے حضرت کی رات میں آپ کو کاٹا تھا حضرت  
صدیق کو فانی الرسول کا وہ درجہ حاصل ہے کہ آپ کی وفات ہی حضور اللہ کی وفات کا خود ہے۔ ہر کے دن میں حضور کی وفات اس پر کا دن  
گناہ کہ شب میں حضرت صدیق کی وفات۔ حضور کی وفات کے بعد سب کو پراخ میں رہا تھا۔ حضرت صدیق کی وفات کے وقت گھر میں  
کفن کے لیے پیسے نہ تھے نہ روپیہ نہ تھا۔

کہ یعنی یہ وفات قریب ہی یہ واقعہ ہجرت کے دن کا ہے اور وفات شریف وہ ہے جس پر کچھ ہے۔ تو یہ واقعہ وفات سے  
پانچ دن پہلے کا ہے۔

کہ یہ تمام حضرات حضور کی یاد پر ہی کرتے آئے تھے اسی جماعت میں حضرت امی عباس حضرت علی وغیرہم بھی تھے  
رضی اللہ عنہم

هَلُمُّوا أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّنْ تَوْضُلُوا بَعْدَهُ فَقَالَ عَمْرُقَدُ عُلْبٌ عَلَيْهِ الْوَجَعُ  
وَعِنْدَكُمْ الْقُرْآنُ حَسْبُكُمْ كِتَابُ اللَّهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوا فَمِنْهُمْ مَنْ

لازمی تھا اسے یہ لے ایسی تحریر لکھ دوں جس کے بعد تم کبھی نہ بہکوں تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ آپ پر تکلیف کا غلبہ ہے اللہ  
تبارک سے پاس قرآن موجود ہے تم کو اللہ کی کتاب کافی ہے نہ گھر واسے اختلاف کر بیٹھے جھگڑنے لگے تھے

سلسلہ عیال سے کہ منظور علی مند علیہ وسلم میں پیروں سے معصوم ہیں کہ وہ سے معصوم تھوٹ سے شرعی احکام ملتے سے۔ شرعی حکم  
چھپا سے سے اور مخلوق تک پہنچانے سے۔ حتیٰ کہ جب منظور اور پر جان نہ تھا تب بھی آپ کوئی عبادت کوئی حکم شرعی نہ سمجھتے اور تبدیل فرما  
تھے ہذا آج جو حکم کھنچا جاتے تھے وہ وہی تھا جو بعد ہی شریف میں بیان کر چکے تھے کوئی نئی چیز تھی یا اس میں گنگو سے کہ منظور اور اس وقت  
کیا کھنچا جاتے تھے۔ بعض کے نزدیک نازک تا کیہ۔ لومنی نو کلمہ سے اچھا سلوک بہانوں سے اچھا برتاؤ بعض کے نزدیک حضرت ابو بکرؓ  
صدیق کے لیے خدات نامہ جس کا ذکر ایک در منظور نے عائشہ صدیقہ سے کیا بھی تھا کہ بو کرہ کو چڑ میں ہی کے لیے خلافت لکھ دوں  
پھر فرمایا چھوڑ دو کوئی ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ اور مسلمان بو کرہ کے تو تھے کسی کو خلیفہ نہ بنائیں گے۔ پھر علیؓ علیہ السلام کو خلیفہ بنا بھی دیا کہ اپنے  
مصلحت پر نام نہ کر کھنچ کر دیا۔ یہ امامت صغریٰ آپ کی امامت کبریٰ کی دلیل ہے۔ جیسے کہ گدگد کہ آپ سے کسی خلیفہ کو دست برداری کہینا  
بکا وہ پر بٹھا اور۔ شبیر کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ کو خلافت کھنچا جانے سے تھے مگر اس کوئی دلیل نہیں اگر یا وہ ہوتا تو منظور کسی کی نہ مانتے ضرور  
لکھواتے نیز ابھی وفات میں پانچ دن باقی تھے اس لئے اس میں نہ مانتے یا کھواتے۔ نیز شبیر کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ کی خلافت قطعی اور  
معصوم ہے کہ مذکور علیؓ منظور اور خلیفہ نہیں اپنا خلیفہ مقرر کیا تھا اس صحت میں شبیر حضرات کہتے تو مجید دست نہیں

سلسلہ یہ حضرت عمرؓ کی قوت اجتہاد ہے کہ اب بھی لگے کہ حضورؐ کا یہ حکم شرعی نہیں ہے بلکہ منہد ہے اور حضورؐ اور وہی کوئی چیز لکھواتیں گے  
جو پہلے حضورؐ سے ہم کو بتائی گئی تھی ہے۔ غرض کہ یہاں سے اس طیف کے باد بود کموسے کا اڑنا فرما ہے میں عرض کر رہا ہوں کہ  
منظور سے سب کچھ سیکھ لیا ہے اب منظور اس تکلیف کی رحمت نفرمائیں۔ ہذا عرض منظور کے حکم کی مخالفت نہیں اللہ تعالیٰ نے  
فرشتوں کو ایک خلیفہ کے تقرر کا حکم فرمایا تو فرشتوں سے اس پر متناہیس کیا بلکہ اپنی رائے میں کر دیا کہ ہم کو ہی خلافت دی جائے  
یہ امر بھی کی مخالفت نہ تھی بلکہ مشورہ میں رائے پیش کرنا بھی۔ اس قرآن کا مقصد یہ بھی ہے کہ اسے گروں صحابہ کو قرآن مجید کافی ہے۔ حدیث  
تاریف کی بددشتی میں حضورؐ نے سارا قرآن تم کو کھنچا دیا ہے اس سے حدیث کا سارا مقصود نہیں سلسلہ اہل بیت سے مراد اس گھر میں جو  
لگب میں سارا راجع بالاعلام اور نہیں۔ اختلاف سے مراد یہ ہے کہ بعض نے کہا کہ مراد وفات تک وہ بعض نے کہا کہ مراد وفات کے بعد اختلاف رائے  
رہنا پھر مراد نہیں

[illegible]

۱۰۰۰ ہجری فرماتے سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعہ کفر قضا، دوم، رفتی صرف یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ یہ امر اس وقت ہوا جس وقت کہ  
ہے اور کہیں واقعہ پر بھی ملازم کہتے والوں پر بھی کیونکہ تادم قیودوں سے یہ کیا تھا ۱۰۰۰ ہجری کے سن میں چھوڑا اسی سے نہ ہجرت  
اور ہجرت اصطلاح میں اس لفظ کے چند معنی ہیں۔ جذبان، غرض کام، خوب میں تھا، یسوی یا فتی میں مملوکہ کا، یعنی یہی یہی کہتا کہ ان  
سب میں انسانی عقل چھوڑ کر باتیں کرتا ہے۔ یہاں آری بھی مراد میں یعنی حضور اللہ سے جو جو لوگ واقعی آپ کا مدظلہ شکا ہے میں یا فتی  
کی حالت میں یہ کلام مراد ہے یہی، ان حضرات کو تعجب یہ تھا کہ حضور اللہ نے حیات شریفہ میں ہم کو ساری باتیں بتا دیا سمجھا دیا اب کو کسی بات  
باقی ہے جس پر پامانی ہدایت موقوف ہے جو اب کھلی مار سے گئی، تاہم آپ مریدان غنی میں یہ مراد ہے میں بعض نے یہی کہتے ہیں کہ پھر بھی  
نہ زبان، جو اس سے خدا کو گویا سے حضور کی تمت قربی کرتے تھے، مغلطہ ہو کر یہ غلط سے مگر لوگ والے اور خدا کو ساری ہونے  
تھے دونوں کا خبر دے جاتے ہیں کیا حضرت علی جوہر اور ابن عباس آج سے تقریباً پچاس سے بی گشت سے تھے جس سے توہم کرنے والے دنیا کو  
فصل کر کے چھانی پائی یہ حضرات اسی توہم سے نہ ہوتی تھے مگر وہاں سے وہ کہ یہ غلط توہم کا یہ غلط بعض شریعت میں نے فرمایا کہ جوہر میں



بعض شارب میں نے فرمایا کہ وہ مسیحا ہے یہ بھی کہا کہ اس میں زیادہ کے شکر کو تیار کر کے جہاد پر روانہ کر دینا حضور اللہ اس شکر کو تیار کر کے عیار ہو گئے۔ بعض نے کہا کہ وہ میری بات یہ بھی کہ گزری قبر کو عت قربان کر اس کی پرستش کرو اس کی تحقیق اس مقام پر ہوگی (قرنات - احمد)

اسکے پیشہ جہاں حضورؐ یہ ہیں وہ جگہ دیا ہے بہتر ہے کہ یہ دنیا کا نصف تھیں وہاں آرام و راحت ہے۔ وہاں برزخ است اپنے رب سے قریب خاص حاصل ہے۔ پھر تم اتنی بے قدر اور کوتاہ کیوں ہو۔

قَدْ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَ يَبْكِيَانِ مَعَهَا وَكَانَ مُسْلِمًا  
وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَدِمَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي مَرْضِيهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ عَامِبًا لِنَسْأَلَهُ بِخَيْرَةٍ حَتَّى  
أَهْوَى نَحْوًا يَنْبَرِي فَاسْتَوَى عَلَيْهِ وَابْتَعَاذَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِي لَا أَنْظُرَ  
إِلَى الْحَوْصِ مِنْ مَقَرِّ هَذَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ عَبْدًا عَرَضْتُ عَلَيْهِ إِبْرَاهِيمًا وَرَبِيعَتَهَا

آنا بند ہوئی ملہ انہوں نے ان دونوں رسم و سفر پر عبور کا دیا وہ دونوں بھی ان کے ساتھ رہنے لگے نہ کہ  
مداہت ہے ابو سعید خدری سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس مرض میں ہمارے سامنے  
آئے جس میں آپ کی وفات ہوئی ہم دو گرجہ میں تھے آپ ایک کپڑے سے بٹی باندھے آئے تھے حق کہ  
منبر کی طرف تشریف لے گئے اس پر سوار ہوئے ہم منبر کے کچے ہو گئے تو کیا اس کی تم میں کے قبضہ میں میری جا  
ہلکے میں پڑی جس جگہ سے عرض کر دیکھ رہا ہوں ہر فرمایا کہ ایک بندہ ہر دنیا اس کی زینت پیش کش کی گئی

سلسلہ یعنی ہزاروں اپنی عمر وہی پرستہ کہ حضور کی وفات کی وجہ سے ہم اتنی ہی بہت نصرت سے محروم ہو گئے آیات قرآن کا آنا بند  
ہو گیا احادیث صحیحہ کا سلسلہ ختم ہو گیا مسلمانوں کا صحابہ و ختم ہو گیا حضور سب کچھ ہم کو دے گئے مگر یہ چیزیں اپنے ساتھ لے گئے تھے

حیف و چشم زدن محبت یاد ہوا حضور شد  
روئے گل میر و دردم بہار آخضر شد

ابہ حضرت جبریل کیوں نہیں آئے انہوں نے میں گئے تھے یہی سب نصرت صدیق و صادق و عمو بھی چھوٹ چھوٹ کر دے گئے یہ دنیا  
لو امت و قیامت تک رہے گا کہ کئے دیکھ کر مجاہد میں گئے کہ منہ سے آیات عامادیت کے پھول خرتے ہوئے دیکھیں حضرت  
جلد ہی سوچ کر دیر چھوڑ کر جنتی چلے گئے کہ اب میں کس طرف شاہ کر کے نون کا کد کا ماتم ہو گئی تھی کہ

قاعہ سالار سفر کر گیا  
قافہ کو ریر و ریر کر گیا

سلسلہ حضور کی کہ ہزاروں درود سر تھا انہیں بیکاروں میں دعائے تریف و تاج ہوئی خدا سر کی وجہ سے ٹکڑے ٹکڑے بن گئے معلوم ہوا کہ وہ میں پڑی دھیرہ  
بدعت و قول کے خوف میں ترس میں رہتے تھے ان کی تسکوت سے یہ تو ایک تم کا علاج ہے۔ سلسلہ یعنی ہم سب سید نبوی میں متفرق ہو کر پیر پڑھے  
ہوئے تھے حضور انور کے کچھ بچے ہوئے تھے بعد میں شریف کے قریب جمع ہو کر بیٹھ گئے تاکہ یہ اسلکام مبارک سن سکیں بھان، شہر کیا  
کیا نظارہ ہو گا جیسے شمع کے ارد گرد بولنے جمع ہیں۔ شہ اس درمیان ملنے کے متعلق بھی کچھ پیچھے عرض کیا کہ چاہے حضور انور کا شہر شریف  
حوض کوثر کے بالمقابل ہے۔ حضور نے تیرے کھڑے ہو کر خبر دی کہ میں اپنا حوض کوثر میں سے دیکھ رہا ہوں۔ اس حدیث سے حضور کی

فَاخْتَارَ الْاُخْرَىٰ قَالَ فَلَمْ يَقْنِنْ لَهَا اَحَدٌ غَيْرَ ابْنِ بَكْرٍ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ دُمُوعًا  
ثُمَّ قَالَ بَلْ تُقَدِّرِيْنَ يَا بَايُنَا دَامَ مَهْلِكُنَا وَانْفُسُنَا وَامْوَالُنَا يَا رَسُوْلَ  
اَللّٰهِ قَالَ ثُمَّ هَبْطُ فَمَا فَعَلَ عَلَيْهِ حَتّٰى السَّاعَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا شَرَلْتُ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اَللّٰهِ وَ الْفَتْحُ دُعَا رَسُوْلَ اَللّٰهِ صَلَّى  
اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِطْمَءَنَّا قَالَ نَعِيْتُ اِلَى نَفْسِي فَبَعَثْتُ قَالَ لَا تَبْسِكِي

قاس نے آخرت کو اختیار کر لیا نہ فرما رہے ہیں کہ یہ بات سوا اللہ کے کوئی نہیں سمجھا تو آپ کی آنکھیں اٹکھار ہو گئیں  
 پھر عرض کیا بلکہ ہم آپ پر اپنے ماں باپ اپنی جانیں اپنے ماں دیکریں گے یا رسول اللہ فرماتے ہیں کہ پھر  
 آپ اترے پھر منبر پر اس گھڑی تک نہ کھڑے ہو۔ نہ ملے (دوری) روایت ہے حضرت ابن عباس  
 سے فرماتے ہیں کہ جب آیت اذ ہار نصر اللہ الخ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب  
 لامعہ کو بیدار فرمایا مجھے اپنی موت کی خبر دے دی گئی ملے وہ روئیں تو فرمایا مست روؤ

اندر کدورت ثابت ہوئی۔ ہمارا نظریہ بعد میں نکھری جاوے تو سب کچھ دیکھ لیتی ہے وہیں کہ آنکھ پر نور تک محدود ہیں جو وہ کہتے تھے کہ دیکھیں گے چہرے زفریادہ کاس کے بعد میں حوش نہ دیکھوں گا دیکھنے کا ثبوت تو ہے کہ چھپ جانے کا ثبوت نہیں ہے۔

لے یہاں اٹھ اوقات کے فرائض کیا کہ حضور اللہ کی خدمت میں جہیز میں سے سائز نواریں لے کر ریہ تنہا فرماتا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو  
 وہاں میں رہیں۔ ہم دنیا کے زمانے آپ کو دے دیں اور ہمارے پاس تو کوئی نفع نہ ہو سب سے آپ کو تواریف، عزت و انکسار کم  
 ہو گا۔ اگر آپ چاہیں تو ہمارے پاس شریف ولی ہیں۔ حضور اللہ کا ایک موم اس وقت کہ وہ حق اس سے عرض کیا بھی کچھ عرصہ حضور اللہ سے پاس  
 رہیں تاکہ تم حضور سے نفع حاصل کر لیں آپ کے سایہ میں رہیں تب حضور اللہ کے جوار جہیز کی طرف ملو ستورہ نظر کی اور فرمایا ہم یہ وہاں  
 ہی جا رہے ہیں یہی رہتے رہتے اٹھ اوقات

[illegible]

فَإِنَّكَ أَهْلِي لَأَحَقُّ بِي فَصَحَّحْتُ فَرَأَاهَا بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّسَبِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ يَا فَاطِمَةُ مَا أَيْنَاكَ بِكَيْتَنَ ثُمَّ صَحَّحْتُ  
قَالَتْ إِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ قَدْ نَعِيتُ إِلَيْهِ نَفْسَهُ فَبَكَيْتُ فَقَالَ  
بِي تَبْكِي فَإِنَّكَ أَهْلِي لَأَحَقُّ بِي فَصَحَّحْتُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَجَاءَ

یونکہ میرے گھرانوں میں سے پہلے مجھ سے تم لوگ تھے آپ بنو ہاشم کی انہیں بنی سلیمانہ طبرہ سلم کی بعض  
بیویوں نے دیکھ لیا وہ بولیں اے خاتمہ ہم نے تم کو دیکھی کہ تم روئیں پھر ہمیں پڑیں تھے آپ بولیں کہ  
مضمر نے بے خبری کر آپ کو آپ کی وفات کی خبر دی گئی تو میں روئے گی تو فرمایا است رڈ  
یونکہ تم میرے سب گھرانوں میں سے پہلے مجھ سے ہو گئی تو میں ہنس پڑی تھ اور رسول اللہ صلی اللہ  
عہ وسلم نے فرمایا کہ اذا جاء نصر الله والفتح اور.....

اس کی فرمان میں سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ حضرت فاطمہ زہرا حضور نور کا اہل بیت میں سے ہیں۔ اور دوسری پاک اہل بیت  
سکونت میں آپ اہل بیت و اہل بیت دوسرے یہ کہ حضور نور نے حضرت فاطمہ زہرا کے وفات کی بھی خبر دی اور طریقہ وفات کی بھی بعد  
وفات ان کے مقام کی بھی یعنی بنی ہاشم کے گھر والوں میں سب سے پہلے نبی و اہل بیت ہو گئی کہ کو ایمن پناہ قر کے ستاروں کا بی بی عطا ہو گئی۔  
تیسرا مقام میرے پاس تو گویا یہ ہے حضور کا غم غیب کی کہ علم عمر پر بھی طبع فرمایا گیا ہے

هذا مطلع ساخت رحو غیب  
فی خوشی غیر آدمی

اس کے بعد حضرت فاطمہ زہرا کے یہ حکمت عید ہو گئی پکی فاسد جو یہ خوشی منادی میں کیوں دیکھ یہ وفات معنوی علامات کا  
دیر ہے۔ اس کے بعد گویا وفات کو عرض کیجئے ہیں یعنی رت اس کا ماحذ حضرت فاطمہ کی یہ خوشی ہے۔ رضی اللہ عنہا۔

اس حدیث کے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سوال کرنے والی چند بیویاں ہیں۔ دوسری حدیث میں ہے کہ یہ سوال حضرت عائشہ صدیقہ نے کیا  
تھا ہو سکتا ہے کہ سوال تو حضرت عائشہ نے کیا جو ہر روزی اور ان پاک بھی سوال میں فرمایا ہو گئی ہوں۔ بعد از یہ حدیث اس کے خلاف ہیں۔

اس کے خیال میں کہ حضرت فاطمہ زہرا نے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پردہ فرمائے تھے بعد وہی آپ کے موت فرمادیں جو وہ دینے  
سے انکار دیا تھا یہاں بھی ملو ہے حضرت فاطمہ صدیقہ نے حضور کی وفات کے بعد فرمایا دیکھ دوبارہ اطلاع پاک نے پوچھا۔ چنانچہ  
فاطمہ حضور کی وفات کے بعد فرمایا پھر دہرہ ہیں۔

أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَبِيٌّ أَفْشَدُ وَالْإِيمَانُ يَمَانٌ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ رَوَاهُ  
 ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَوَعْنٌ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ ذَلِكَ لَوْ كَانَ قَائِمًا حَيًّا فَاسْتَعْفِرُكَ وَأَدْعُوكَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَالْحَكِيمُ كَا  
 فَالْأَمَلُ لَا ظُنْتُ تَحِبُّ مَوْتِي لَوْ كَانَ ذَلِكَ لَظُنْتُ أَحَدَ يَوْمِكَ مَغْفِرًا بِبَعْضِ

من اسے اسے اللہ کے نرم ہیں ایمان تو میں دلوں کا ہے اور حکمت میں ولی اللہ (راوی) روایت ہے  
 حضرت عائشہ سے کہ انہوں نے کہا ہائے میرا سر تو برون اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ ہو گیا اور  
 میں زندہ ہوتا تو تمہارے لیے دعا مغفرت کروں گا کہ تو جناب عائشہ بولیں ہائے ہلاکت رب کی  
 قسم میں آپ کے متعلق گمان کرتی ہوں کہ آپ میری موت چاہتے ہیں اگر ایسا ہو گیا تو آپ اس دن کے آخر میں

سلف یعنی اسی سورت میں اشارہ ہے وہ ایمان الناس بدخول فی دین اللہ احوالاً تو یہاں اس سے مراد اہل یمن ہیں کہ یہ  
 لوگ فتح مکہ کے بعد ہجرت درجہ اسلام لائے خیال رہے کہ اس حدیث کا مقصد یہ نہیں ہے کہ یہاں ان سے صرف اہل یمن کی طرف  
 ہیں۔ فتح مکہ کے دن ایمان لانے والے اس کے بعد معفو کی بارگاہ میں حاضری سے کہ ایمان لانے والے سب ہی مراد ہیں۔ ان سب لوگوں کے  
 معفو ہونے کا قرآن نے گواہی دی۔ اللہ بوسفیاق ہندہ۔ امیر میں وہ۔ دشمنی سب لوگ پر حکم قرآن میں ہیں۔ ان کے ایمان بعد میں اسلام میں  
 داخل ہونے کی خبر تو قرآن نے دی کہ ایمان سے نکل جانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ نیز اگر یہ لوگ بعد ہجرت ہر ماہ دعا لے مجھے تو ان کے  
 ایمان لانے پر حجت کے مشکوک کا حکم دیا جاتا۔ خیال رہے کہ اللہ تعالیٰ سے میرا کلام کہ حضرات انبیاء سے بہت ہی مناسبت ہی ہے۔ چنانچہ کل انبیاء  
 کرام ایک ایک ہر میں ہزار میں جس میں رسولی تھی تو میں میں اسلحہ عداوت میں میں یہ یہ یہی ایک ہی ہے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اسی  
 طرح حضرت سجاد کرام ایک لاکھ چوبیس ہزار میں میں ایک ہی ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق  
 سلف یعنی علم و ایمان میں کا پیرا بہت۔ کیوں جو کہ وہ وقت ہمارے سے قبل اسی عرب و قبا میں اسے اسے میں کہتے ہیں۔ یہی ہے مستحق ہے  
 وہ مشائخ و صل کا خلق ہے۔ چنانچہ حضرت اویس قرنی میں کہے ہیں۔ رہنہ سرحدہ۔ جو نویں انصوری میں کہے ہیں۔ مکہ حضرات  
 انصار بھی اصل یہاں ہیں کہ باشندے ہیں۔ بعد میں حیرت میں ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ ا فی لاجد انفس  
 المدح من جانب الرحمن فتوحات کہ تہجد میں اس حدیث کے یہ دہمیں میں کہنے (اتقوا لعنات) (مرقات)

سلف حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ کے سر میں دودھ تھا۔ انہوں نے فرمایا ہائے میرا سر ہٹا جا رہا ہے۔ حضور اکرم  
 نے فرمایا کہ اگر تم اس مرقی سے وفات پا گئیں تو ہم تمہارے لیے دعا مغفرت کریں گے۔ تمہاری نماز حائرہ پڑھ دین  
 گے (مرقات)

اَلْوَا حِلَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَنْتُمْ اَرْسَاكُ لَقَدْ هَمَمْتُ  
اَوْ اَرَدْتُ اَنْ اُرْسِلَ اِلَى اَيُّ بَكْرٍ وَاَبْنَيْهِ وَاَعْمَهْدُ اَنْ يَقُولَ اَلْقَائِلُونَ اَوِيْتُمُنِي  
اَلْمُتَمَنُّونَ ثُمَّ قُلْتُ يَا اَيُّ اَللّٰهُ سَيَدُّ فَعَالِ الْمُؤْمِنُونَ اَوْ يَدْفَعُ اَمْلَهُ وَيَا اَيُّ  
اَلْمُؤْمِنُونَ رَوَاهُ ابْنُ خَارِشٍ وَعَنْهَا قُلْتُ رَجَعَ اِلَى رَسُولِ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ

انہی بعض بیوروں سے آرام فرمائیں گے نہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ اے میرے سرکار میں نے تصدیق  
اراد کیا تھی کہ ابو بکر اور ان کے بیٹے کو بلاؤں اور دن بعد کروں اس مطلوب سے کہ کھنڈے کہیں یا تار کرنے والے  
کنٹاکریں بلکہ پھر میں نے سوچا کہ اللہ انکار کرے تھا اور مسلمان دفع کریں گے یا اللہ دفع کرے گا اور  
مسلمان انکار کریں گے تھ (بخاری) عایت ہے انہیں سے فرمائی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم آپ میری موت کے دن ہی مجھے بھولی دینے لگے۔ مجھے دفن کرنے کے بعد اسی دن دوسری جہی کے ساتھ آرام فرمائیں گے میں اپنی  
جان سے جاؤں گا یہ کلام اور یہ شکایت محبوبانہ ہے۔ پیادوں کی پیادوں سے شکایت کے انداز نرا لے ہوتے ہیں۔

سکھ یعنی سکھائے تھا اس بعد در سر کو توں شاہ اندر آرام ہو جاوے گا۔ دوسرا بھی ایسی مجھے شروع ہوا ہے۔ یہ در مرض وفات کا تھا  
ہے یہاں حرقات نے فرمایا اگر وہ سر اصل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا اس کا اثر حضرت عائشہ صدیقہ پر بھی کہ اس دلد کی چمک ہی کے سر شریف میں  
عمروس ہونے کا حال بہت ہی درمے۔ جیسے قصہ بیان ہے اور نمون نکاح نمون طاری کے جسم سے حرقات باب بھی دیکھا جاتا ہے کہ سر میں جینا پکار  
جو تو گھوڑوں کا دل دھڑکتا ہے بلکہ ہاں پکار پڑ جاتی ہے۔ دل بہت کے اندر نرا لے میں جس امی کو حضور باب مجھ یاد رہتا ہے میں وہ امی کہیں ہر تپنے  
گفتے جب رب زندہ کے کو عرض پر پاؤں کتاب ہے تو سر رہی یاد میں دیا۔ ہوتا ہے۔

گفتہ اندہ گفتہ ایک راستہ میں گذرے سورہ ودا ایک راستہ

دل کا دل سے عجیب گلشن جو تلبے خدا کے دل ان محبوب سے ٹک جلد سے یہ بریدی دل کے ٹکے کی ہیں۔ سکھ یعنی میرا دل چاہتا ہے کہ  
ابو بکر صدیق کو ہی کے پیشہ عبدالرحمن کے ساتھ مل کر رہا ہوں ابو بکر کو اپنا خلیفہ جانشین کر دوں اعلان کے دل عبد الرحمن کے گور و بونے کا  
اعلان کر دوں سکھ یعنی ابو بکر صدیق کی صحت کا لڑا ابھی جو چکا ہے وہ میری خواست کے لیے منسوب ہو چکے ہیں۔ نیز مسلمانوں کے دل کہیں  
گئے کہ میرے بعد خلیفہ وہی ہیں اسی لئے میں اس کی صحت کا مان نہیں کرتا خیال ہے کہ حضور اللہ نے عمل طور پر حضرت صدیق کو اپنا جہ  
کر دیا تھا کہ اپنے سانسے آپ کو اپنے سینے پر رکھ کر دیا مسلمانوں کا امام بنا دیا یہ راستہ گویا آپ کی دستار خلافت تھی۔ حضور نے دستار خدی  
خود دی تھی ہر مزار اعلان نہیں کیا تاکہ دلی جہد نہ لے لایہ جی ایک طریقہ ہے بلکہ جہد اور داع سے ایک سال پہلے حج میں حضور نے حضرت  
صدیق کو ہی اپنا نائب بنا کر موت توہم کے احکام کا اعلان کر کے بھیجا کہ آئندہ سے کوئی مشرک حج نہ کرے کوئی لنگا طواف نہ کرے۔ ان



حسٹنشلہ - خاندان کی موت سے بیوی کا نکاح کس قدر باقی رہتا ہے کہ اس پر عدالت واجب ہے لہذا وہ ضرورتاً خاندان کو غسل دے سکتی ہے مگر بیوی کی موت سے نکاح بالکل ہی ختم ہو جاتا ہے کہ وہاں عدالت بھی نہیں اس لئے خاندان ضرورت پر بھی بیوی کو غسل نہیں دے سکتا وہ بالکل ہی اجنبی ہو جاتا ہے یہ غلط فہم ہے کہ خاندانہ دہری کے جنازہ کو کندھا بھی دے ضرور دے بلکہ ضرورت پر بسنے پر قبر میں دھانچا اتار دے۔ نبی کی شہیدہ سہو نہیں تو اُنہی کی وصات نکاح نہیں تو اُنہی شہید کی موت غسل نہیں تو اُنہی ۛ

[illegible]

كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ اَجِدُنِي يَا جَبْرِئِيلُ مَعْمُومًا وَ اَجِدُنِي يَا جَبْرِئِيلُ  
مَكْرُومًا ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الشَّكِيُّ فَقَالَ لَهُ ذِيكَ فَدَعَّ عَلَيْهِ السَّبِيَّ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَدَّ اَوَّلَ يَوْمٍ ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الشَّالِكُ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ اَوَّلَ  
يَوْمٍ وَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَيْهِ وَجَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ يُقَالُ لَهُ اسْمَاعِيلُ عَلَى مِثْلَةِ  
اَنْفِ مَلَكٍ كُلِّ مَلَكٍ عَلَى مِثْلَةِ اَنْفِ مَلَكٍ فَاسْتَاذَنَ عَلَيْهِ فَسَكَتَ عَنْهُ ثُمَّ

مستحق پر چٹا ہے جو آپ سے زیادہ جاتا ہے کہ آپ اپنے کو کیا پالتے ہیں یا اسے جبریل میں اپنے کو ٹھیکین پاتا ہے اللہ  
اپنے کو مل پاتا ہے نہ پھر حضور کی خدمت میں دوسرے دن حاضر ہوئے آپ سے یہی عرض کیا نبی سے اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے دیا ہے جو بد دیا جو پٹے دن دیا تھا پھر آپ کے پاس میرے دن آئے تو وہی عرض کی جو پٹے دن عرض  
کیا تھا وہ حضور نے انہیں وہ ہی جو بد دیا جو پٹے دیا تھا نہ اور ان کے ساتھ ایک فرشتہ آیا جسے اسماعیل کہا جاتا ہے  
وہ ایک لاکھ ایسے فرشتوں کا سردار ہے جو ہر ایک ایک لاکھ پر سردار ہے اس نے حضور سے اجازت مانگی پھر

میں آپ کے سوا کسی کی عزت پر کسی نہیں فرمائی آپ کی خصوصیت ہے۔ حال ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عیسیٰ میں بھی یہی بات کی عزت  
پر فرماتا تھا جیسا کہ تفسیر ہے: ان دجریں ہے۔ اسی لئے آپ صحت اب جو ہے کے صفا عزت کی ایک کے نہ ہو جانے پیدا کر تھے جسے شرف  
تھے کہ وہ خطاب بنائے بغیر عزت کر دیا عزت کی عزت میں نہ تھی۔ بعد از برحق پر حضرت کی خصوصیت ہے اور مائتہ کس عزت میں رکھی اور  
جو میں ملا، سبحان اللہ کی عیسیٰ جس لکھ کر پڑھا عزت پر رکھی اس عیسیٰ پر ہزار آند ستیاں قربان ہوں میں یہ بدعتی عزت پر چٹے ہے  
سرا میں، یہاں رستہ ادا لائی ہے حال ہے کہ اب تو یہاں کی آتی ہے

اللہ غم اندک یہ بھی تکلیف میں مردہ ظاہر ہے یہ علم و تکلیف یہی امت اور آپ کے دین کے عکس تھی کہ میری امت اور میری امت کا میرے بعد کیا ہے  
اور حق احمد شاہ لہذا بفرمان ہے میری نہیں اللہ کے فرشتے تکلیف لڑا ہے تب بھی ہے میری میں تیار دار جب اپنا ٹکڑا بھی ہو تو اس سے اپنی تکلیف کا بعد  
بے صبر نہیں یہ عرض وہ تھا اس سے ہے۔ یعقوب علیہ السلام سید عالم میں مکر فرماتے ہیں اصوات کوشی و حرقی الی اللہ  
بھی ہوتا تکلیف فرماتا ہے ہاں اس کا راز پر ہی دیکھ لیں

اب حالت رحم حکم دیا چھتے کیا ہو جب تم بن ملک پاش ہو پیر کہیں سرور ہو

اللہ خیال ہے کہ ان جنوں میں صرف لڑائی لڑائی تو میری تعین کی تھی نہ تعین تکلیف کا وہ فرمایا گیا کہ ہم عرض کیا فرمائی گئے صاحب یہ ہے  
کو میں دیا ہے کہ ان لڑائی لڑائی کرتے رہی گئے تاکہ اس کی سنت سے مرض نہایت عسری روز میں یہ بھی ہے سنت کے عکس میری عیسیٰ اتھ لکھنے کی تکلیف

۱۰۰ حضرت ملک الموت کی یہ دوسری اجازت بھی ہے پہلی اجازت حالتِ حیات میں حاضر ہونے کی تھی اور یہ اجازت بھی قبض روح کے بعد یہ اجازت  
حاضر ہونے کی ہے۔ یہ فرق خیال میں رہے۔ اگر فراموش ہو جائے تو جمع دفع ہے۔ روح کے لیے میر حکرواؤں (موت) آتی ہیں (موت) آتی ہیں  
خیال رہے اگر فراموش ہو کر یہ سوال و جواب ہی طرح نہ لے جو دوسروں کو محسوس نہ ہو۔ حضور اللہ کو خبر ہوئی یا ان فرشتوں کو یا حضور کے بلند سے یا  
حاضر کشف سے جو صاحب کشف صحابہ کو معلوم ہوئے۔ لہذا اسی حدیث پر اس قدر اطمینان نہیں کہ اس حدیث تو صرف حضرت عائشہ حاضر تھیں جن کے سینہ  
پر حضور اللہ کا سر تھا تو یہ روایات بیان نہیں فرماتیں۔ جیسے ام المومنین کے بستر میں دی آتی تھی انہیں خبر بھی (یعنی تھی حضور فرماتے تھے کہ اے  
عائشہ یہ تم کو خبر ملے گا کہ یہ ہے میں ایسے ہی گھٹکھوئی ہے۔

قَالَ تَعَرِّبْ لِيكَ أُمُوتُ وَأُمُوتُ أَنْ أُطِيعَكَ فَقَالَ فَظَنَرَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَبْرِئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ جَبْرِئِيلُ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ اسْتَأْذَنَ إِلَيَّ بِفَاتِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ الْمَوْتُ أَقْضَى لِمَا أُمُوتَ بِهِ فَقَبَضَ رُوحَهُ فَلَمَّا تَوَفَّى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَّعَتْهُ الشَّعْرِيَّةُ سَبْعًا وَاصْوَتْهَا مِنْ تَكْجِيَةِ أَنْبِيَاءِ السَّلَامِ عَلَيْكُمْ أَهْلُ

کرد گئے۔ اے عرض کیا ہاں بھجائی کا حکم ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ آپ کی اطاعت کرتا ہوں۔ میں نے نبی سے اللہ عید و حکم نے حضرت جبریل کی طرف دیکھا۔ اے جبریل نے عرض کیا کہ اے محمد اللہ تعالیٰ آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے۔ میں نے نبی سے اللہ عید و حکم نے ملک الموت سے فرمایا کہ جس کا حکم دیا گیا ہے وہ کہ گزرو چنانچہ انہوں نے آپ کی روح قبض کر لی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور تعزیت کا وقت آیا تو لوگوں نے گھر کے ایک کنوے سے آواز سنی کہ اے گھر والو تم پر

بعض لافظیں بیان کر دیتے ہیں کہ ملک الموت سے حضرت مظلوم کی نہیں کھل کر کہ ملک الموت نے آئے کی اجازت لی، جناب مظلوم نے انکار کیا پھر بہت دیر گفتگو ہوئی مظلوم سے پوچھا مظلوم نے کہا آپ نے واقعہ بیان کیا تو یہاں تک کہ ملک الموت سے اجازت مانگ رہے ہیں۔ یہ ملک الموت میں کسی سے اجازت نہیں مانگا کہ میں سب ملوث ہوں تو تو مظلوم پر اس کے گھر میں تھے نہ مظلوم اور وہیں موجود تھیں۔ اسی روایت کا کہیں ثبوت نہیں ہے۔

مسئلہ یعنی کیا تم جانیں کہ میں نے ذکر میں میری بات ملک الموت سے اطلاع کروا کر مسئلہ مظلوم کا حضرت مظلوم کو دیکھنا شروع ہونے کے لئے تھا کہ ہو کر اس کے بت چلیں یا نہیں رہیں۔ مسئلہ یعنی جب تعالیٰ آپ کو طاعت خاص کی اجازت سے رب تعالیٰ کو آپ سے وہاں تشریف آور کیا تو حق ہے۔ خیال ہے کہ جب تعالیٰ سرگت پر حیرت و دھتکنا ہے۔ مظلوم اور مظلوم میں تھا مظلوم کو اپنے قرب محسوس اور عام انداز میں بلکہ آپ کو دیکھ کر آپ نے کلام کر کے کاشتاں تھی۔ لہذا اس حدیث پر یہ اعتراض ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ خود وقت حضور سے قریب ہے۔ محسن اقرب الیہ من حد الودید۔ پھر مشتاق موت کے کیسے ہو سکتا ہے۔ یہاں سے مسئلہ کا مشتاق تھا جب تعالیٰ کو مشتاق کہا گیا ہے۔ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خود ذات حق ہے لہذا مسئلہ جس حد تک کہ موت ہے۔ حاتم جو کہ مظلوم کا خود دعا کے لئے تھا، ہوا تھا کہ ایک مسرت مند صدیق کہ گویں گے کہ اس سے بڑا کہ وفات ہوئی مسئلہ اس طرح کہ گوشت کرتے موت کے پیام آئے گئے حضرت کے مہی میں ہاں مانگ گان کو قتل دیر تھیں وہاں سے پہلے بھی، لہذا بسا اور بعد وہ بھی مسرت میں تھے۔ پھر بھی ایسی سرکار و جہم امیر گھر میں تھا۔

اَلَيْسَتْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اِنَّ فِيْ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَخَلْفًا مِنْ  
كُلِّ هَالِكٍ قَدَرًا وَمَنْ كُلِّ نَاسٍ فِيْ اللهِ فَاتَّقُوا وَاِيَّاهُ فَارْجُوا اِنَّمَا الْمَصَابِتُ  
مَنْ حُرِّمَ الثَّوَابُ فَقَالَ عَلِيٌّ اَتَدْرُوْنَ مَنْ هَذَا هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَالِشِ النُّبُوَّةِ: بَابُ الْفَصْلِ الْاَوَّلِ - عَنْ عَائِشَةَ

سلام اللہ اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں اللہ کی راہ میں ہر مصیبت سے مبرا کرنا ہے اللہ ہر فوت شدہ  
کا خلیفہ ہے اللہ ہر گنہگار کو اپنے لئے کا عرصہ ہے اللہ تو اللہ سے ہی نور اور اس سے امید رکھو ہر مصیبت  
زور وہ ہے جو ثواب سے محروم کر دیا گیا کہ حضرت علی نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون ہے یہ حضرت علیہ السلام  
ہیں وہ (بیہقی درالنبوة) کہ باب ۱۱ پہلی فصل روایت ہے حضرت عائشہ

۱۱۔ یہی آپ لوگ اللہ کی راہ میں جانے والے ہیں۔ اللہ جس کو چاہے تو اللہ کی ذات دیتا ہے تو  
میں کہتی تھی کہ اللہ کا خود انتظام فرماتا ہے۔ اس کی پوری اس کے خدو و نہایت ہے۔ یہ مہی میں خلیفہ کے معنی کائنات سے  
مستقیم رہ گئی اللہ تعالیٰ اسے خود سمجھا ہے گا اللہ یعنی رب تبارک و تعالیٰ سے سبب کوئی نعمت لے دیتا ہے تو اس کا عرصہ دہائی یا اڑھائی  
میں ملتا ہے۔ بہر حال اللہ خود مقرر ہے۔

سُكَل شَيْءٍ اِذَا دَامَ مَنَّهُ حَلْفًا وَاَلَسَ لِلَّهِ اَنْ يَّارْفَعَ مِنْ حَوْصٍ

یہی برکت اللہ پر کا عرصہ ملتا ہے مگر جس سے اللہ کا دل چھوٹ گیا اس کا عرصہ کچھ نہیں اس سے محروم کر دے۔ اللہ یعنی بڑا  
مصیبت والا نفس وہ ہے جو مصیبت پر بے مبرا کر کے اس کے قلوب سے محروم کر دے کہ وہ ظاہر ہے کہ علی سے مراد حضرت  
علی بن ابی طالب ہیں انھوں نے اس وقت حاضری سے یہ فرمایا تو یہ بیان کرتا یا ممکن۔ یہ کہ علی سے مراد حضرت امام زین العابدین ہیں  
جنھوں نے اس وقت بیان کیا یعنی اس حدیث کی روایت کے وقت امام کوئی نے معنی میں تفسیر میں روایت کی کہ پہلے فرشتوں نے  
تقریر کی۔ حاکم نے مستدرک میں فرمایا کہ فرشتوں کی تقریر کے بعد ایک سفید ریش نہایت صوفی و قلیل قدرت لوگوں کو پیرتے ہوئے  
حضرت احمد کے ہم اطہر تک پہنچے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو یہ بیان کر دیں۔ حضرت ابو بکر صدیق اور علی رضی اللہ عنہما فرمایا کہ حضرت علیہ السلام  
ہیں ہر ماں اس سے مسلم ہوتا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں وراثت داشتہ (۱) یعنی محمد بن علی نے اسے ضعیف بلکہ موضوع  
کہا ہے مگر چونکہ حدیث بہت سندوں سے مروی ہے ان سندوں کے نقد سے متن حدیث قوی ہو گیا اور حدیث حرم سلال احکام  
شرعیہ کی نہیں۔ صرف فضائل کی ہے فضائل میں حدیث ضعیف بھی مقبول ہے روایات، اگر اس حدیث کا مطلب وہ ہی ہے جو فقیر نے اعلیٰ مرتبہ  
کیا ہے یہ باب معنوں اور علیہ السلام کی وفات کا تہہ ہے۔ اس میں وفات شریف کے متعلق شہر قحیر میں بیان ہوں گی اس

قَالَتْ مَا شَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا  
شَاةً وَلَا بَعِيرًا وَلَا أَوْصِي بِشَيْءٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَخِي  
جُوَيْرِيَةَ قَالَ مَا شَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهِ دِينَكَ  
وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا إِلَّا بَقِلْتَهُ أَلَيْسَ بِمَوْلَاكَ

سے فرماتی ہیں کہ کھل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دینار چھوڑا نہ درہم نہ بکری نہ اونٹ لے اور نہ کسی چیز  
کی وصیت فرمائی کہ (مسلم) نہایت سب حضرت عمرو بن حارث سے جو جناب جویریہ کے بھائی  
ہیں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت نہ اشرفی چھوڑی نہ درہم نہ  
نظام نہ اونٹ لے نہ کوئی اور چیز مولا اپنے سفید بچہ کے لئے اللہ اپنے ہستیار لے

لئے اس باب کا ترجمہ مفروض نہیں فرمایا :

مسلم میں ان چیزوں میں سے کچھ بھی میرا نہ کرنا چھوڑی جو کچھ چھوڑا وہ وقف ہے میں اللہ کے لئے چھوڑا کہ ان کا وارث کوئی نہ ہو سارے  
مسلمان فائدا بخش۔ لہذا اس حدیث پر اعتراض نہیں کہ حضور اور سے اپنے ایک بچہ اور قصورداشتی اور جوہر سے اللہ کی نصیب کے مال اللہ  
نہ کرنا چھوڑے کیونکہ سب کچھ وقف فی سبیل اللہ ہوئے کی حالت کو کچھ دیکھ لو کہ جوہر سے دوسرے طہر یا دیکھئے لگے اس میں  
حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق کے قریب ہیں بقدرہ وقف جو ثابت ہے کسی کی ملک میں ہوتا ہے سارے مالوں کا یہی حال ہے کتب تواریخ میں  
ہوتا ہے کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث اور سات بکریں سات بیٹیاں تھیں وہ مطلوب ہے اس حدیث سے ان سب کی  
وقف کردی وہ جاوہر صدقات کے تھے جو کا حضور اور شہاد فرماتے تھے (ایک روایت وصات) اس کی تفسیر بھی آگئے یہی ہے۔

مسلم یعنی اپنے کسی مال کی وصیت کسی کے لئے نہیں کی کہ لعل ملن کو وہ درہم حضور اور سے غار نقوی لہارت کی وصیت ساری امت  
کو لہرائی خیال ہے کہ جس مال کی وصیت نہیں ہوتی اس کی وصیت بھی نہیں ہو سکتی میراث اور وصیت گویا ہم نہیں ہیں جب حضور اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم قابل میراث نہیں تو قابل وصیت بھی نہیں ہیں بعض لوگ ہم امرو میں سے کہتے تھے کہ حضرت علی حضور کے وصی ہیں آپ نے باغ ملک  
دوسرے کی وصیت انہیں کی تھی تو آپ تنہا میں حرقہ تھیں کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سینہ پر ہوا وصیت کس وقت کردی وصال  
کے وقت تو میں موجود تھی مسلمان حضور اور سے جو بھائی تمام تھے یا حضور کی حیات شریف میں وفات پا گئے تھے یا حضور اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کے بعد تو میراث آیا تھا آپ نے کوئی غلام یا لونڈی نہ چھوڑی مسلمان اس بچہ کا مال و مال تھا یہ توفیق شاہ اسکندر پیر سے حضور انور کی حدیث  
میں تحقیق میں تھا (مسلم) ان مسلمانوں میں ایک ذوق تھی جو ایک ہوئی کے پاس گرد کا تھی ایک نیرہ تھا ایک خود ایک تلوار  
وہ اس قدر تھی گھر کے کپڑے کپڑے شریف وغیرہ کا یہاں ذکر نہیں کہ وہ مولیٰ چیزیں ہیں و مرثات :



وَأَصْحَابُهَا صَدَقَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَفْتَسِمُ دَرِّشِي وَنِكَالًا مَا تَرَكَتَ بَعْدَ تَفَقُّهِ نِسَائِي وَمَوْلَاةِ  
 عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ لَا تُورِثُ مَا تَرَكَتَ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَعَنْ أَبِي مُوسَى

الذہبی کے جنہیں وقف فرمایا نہ دیکھا، روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے فرمایا کہ ہمارے دشمن اشرافی تقسیم نہ کریں، جو چھوڑیں ہماری بیویوں کے عرصہ تک اور ہمارے  
 نوکران کی تنخواہ کے بعد وہ وقف ہے، یہ دیکھ بھائی روایت ہے حضرت ابو بکر سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نہ دیا جو کہ چھوڑیں وہ مستحب ہے، دیکھا، روایت ہے حضرت ابو موسیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم کا مرجع حکمہ، یہ سب چیزیں حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہیں، اس فرمانِ دل سے کہ مامورین و صدقہ  
 حضور انورؐ ملک چار چیزیں تھیں۔ خاک کا نصف، صفہ والی قمری کا تہائی، میری پانچویں حصہ اور کچھ فیض کی زمین کا۔ یہ تمام چیزیں تو  
 ہو گئیں تھیں۔ بعد وفات حضرت فاطمہؓ سے حضور انورؐ کے اہلِ بیت نے حضرت صدیق اکبرؓ سے میراث مانگی آپ نے سب کو  
 انکار فرمایا، حضرت عمرؓ نے ان زمینوں کی ترست حضرت علیؓ وہاں کو دی۔ جگہ ابو ہریرہؓ نے ان دونوں نے تقسیم کی مدد فرمائی کہ جو  
 ہر شخص کو تمام خلفاء کے ساتھ ہی میں یہ وقفہ ہی میں۔ مروان بن حکم سے ان پر قبضہ کر دیا (دارالحدیث و احادیث)

اس وقت یہ ہے کہ حضور انورؐ کے وفات سے آپ کا نہ راج ٹوٹا، میں اس لیے کہ حضور انورؐ میں بعد حضور پر اپنی اندراج کا خرم بعد  
 وفات بھی واجب ہے جو آپ کا خلیفہ ان کرے گا، بعض نے فرمایا کہ حضورؐ کی اندراج ہمیشہ گویا صفت میں رہتی ہیں۔ اور قدرت کا خوب  
 حاکم پر جتنا ہے، بعد ان کا خرم حضور پر لازم ہے۔ حال سے مراد یہ تو خلیفہ سب سے حضورؐ کی زمین میں کام کاج کرنے والے گھر میں یہ  
 ہے کہ جو مسلمانوں کا کام کرے وہ حضورؐ کا کرے، اس کی تنخواہ حضورؐ کی طرف سے جاتی ہوتی ہے۔ (درمات) لہذا ہم سب  
 لوگ علماء اہل سنت و جماعت کے لوگ چاہیں انہیں حضورؐ کے ان سے ملتی ہے کسی کو تو کسی نوکر یا غیرہ کے  
 ذریعہ سے ان کی کو محض توکل کے وسیلہ سے، فقیر کی آزمائش تو یہ ہے کہ جو شخص ان کی نوکر کرے۔ اسے گھر بیٹھے تنخواہ ملتی ہے  
 جس جگہ کو کھوٹے سے باندھ دیا جاوے اس کی ساری ضروریات چارہ۔ پانی، غذا وغیرہ کھوٹے پوری پہنچایا جاتا ہے، خدا کرے کہ  
 ان کی نوکر کی مل جلوسے وہ فکر رکھ لیں۔ یعنی ان وہ خیرات کے بعد جو باقی بچے وہ عام مسلمانوں پر صدقہ ہے عزت کے یہاں  
 فرمایا کہ حضرت عمرؓ ابن عبد العزیزؓ نے مروان کے تمام مقامات تم کئے۔ اس کے قبضہ سے حضورؐ کی زمینیں و انکار کر کے وقف کیں۔  
 (درمات) اس کے یعنی ہماری وفات کے بعد ہماری میراث تقسیم نہیں ہوتی۔ اس سے انبیاء اکرامؑ کا یہی حکم ہے۔ قرآن کریم میں جو ہے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنْ أَرَادَ حَجَّةُ أُمَّةٍ قِسْنَ  
عِبَادَهُ قَبَضَ بَيْنَهُمَا قَبْلَهَا فَبَعْلَهُ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا يَنْبِئُهَا وَإِذَا أَرَادَ هَلَكَةَ  
أُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَبَيْنَهَا حَىٍّ فَأَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ فَاقْرَعَيْنِي بِهَذَا كَرْتَهَا حِينَ  
كَذَبُوهُ وَعَصَوْا أَمْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ

میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روای ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ جب اپنے بندوں میں سے کسی گروہ پر رحمت پاتا  
ہے تو اس کے نبی کو اس سے پہلے وفات دیتا ہے پھر اس نبی کو اس کے آگے مشر و بنا دیتا ہے اللہ جب کسی گروہ کی ہلاکت  
کا ارادہ کرتا ہے تو اسے اس کے نبی کی زندگی میں عذاب دیتا ہے کہ نبی سے دیکھتا ہے پھر اس کی ہلاکت سے نبی  
آنکھیں میٹھتی کرتا ہے جب وہ اسے جھٹلاتے ہیں تو اس کے حکم کی خلاف ورسی کرتے ہیں اور مسلم اطاقت ہے مگر  
ابو ہریرہ فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی قسم میں کے قبضہ میں جھک جان ہے کہ تم میں سے

حضرت سلیمانؑ اور داؤدؑ ان کی میراث مراد ہے نہ کہ مال کی ایسی چیز آگے ہے۔ حال ایسا اساس عینا مطلق الطریقہ نیز اگر  
مال مرث مراد ہو تو صرف حضرت سلیمانؑ کا ذکر نہ ہوتا بلکہ حضرت داؤدؑ کے بارہ بیٹے اور بیویوں وغیرہم سب کا ذکر ہوتا۔ خیال ہے کہ علماء  
دارالافتاء نے اس سبب سے متنبی ہے وراثت کمال نسبت سے اور وراثت احوال ممال سے معذور کا مال نہیں ملتا۔ معذور کے مال حضور کے احوال تقسیم  
ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہم کو معذور سے نسبت دے۔ لکھ صحت سے مراد ہے وقف وقف کے منانے لوگ حاصل کرتے ہیں اصل  
محفوظ رہتی ہے۔

سلف یہاں سلف اندر فرط ایک ہی محمدؐ میں ہیں۔ اس کی تحقیق یہ ہو چکی ہے۔ مومن مرکزہ تو وہ وراثت ہوتا ہے۔ راہی گھر میں بنانا ہے۔  
اس کے والی وراثت حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے وہاں پہنچ چکے ہیں۔ ان کی خوش رحمت میں بنا دیا ہے جو گھر میں بڑا ہے  
اللہ نے گدشتہ جلالی علیہ السلام کی نافرمانی ان کو ان کے سامنے عاک مراکت کی آنکھیں میٹھتی کیوں اللہ ہمارے حضور کی  
نا فرمانی است کو معذور کے سامنے ہی ہدایت دے کر آپؐ مطیع بنا کر آپؐ کی آنکھیں میٹھتی کیوں۔ چنانچہ مکر معذور کے نافرمان کا فر  
فتح مکر کے دل سامنے کے سامنے یہاں لاشے معذور کے مفتح جو لاشے معذور کی آنکھ کی میٹھتی اللہ ہمارے حضور کے آنکھ کی  
میٹھتی کچھ معذور کے لیے میٹھتی اس پر مطیع رہے۔ خیال رہے کہ معذور اللہ ہی مریوں کی آنکھ کی میٹھتی دل کا پسینہ بھر دے گا تو یہ کسی کو  
کس نے پسینہ کیوں نہیں ہے یہاں کے سارا ہیں۔

عَلَى أَحَدِكُمْ يَوْمَ وَلَا يَرَانِي ثُمَّ لَانَ نِيرَانِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِيهِ وَمَا لَهُ  
مَعَهُ رَوَاهُ مُسَاهِدُ بَابِ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ وَذِكْرِ الْقِبَاكِيلِ الْفَصْلُ  
الْأَوَّلُ عَنْ أَبِي حُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا سُنُّ  
نَبِيِّ قُرَيْشٍ فِي هَذِهِ الشَّانِ مُسْلِمُهُمْ تَبِعَ تَبِعَهُمْ وَكَافَرُهُمْ تَبِعَ

کسی پروردگار کو نہ آگے نہ پیچھے نہ دیکھتے تو اسے یہ روایت کیا یا یہ روایت کیا کہ جب کہ اس کا  
مال بھی ان کے ساتھ ہوتا مسلم قریش کے فضائل اور قبائل کے ذکر کا بیان تھا پہل فصل روایت ہے  
حضرت ابو ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ اس کام میں قریش کے تابع ہیں  
ان کے مسلم قریش کے مسلمانوں کے تابع ہیں اللہ ن کے کافر قریش کے کافروں

تم انہوں نے مدد مل تم جو قریش سے قریش  
دن کی ٹال پیوے جو قریش سے قریش

مسلم یعنی ایسے صحابہ ان وقت و قیمت کا تو کم کر دینا میرا ہے۔ حق پرستوں وقت آنے والا ہے کہ تم میرے دیدار  
کو قریش ہاؤ گے اور کیا کر گئے

مناقب رسول سفر کر گیا  
مناقب کو زیادہ کر گیا

مسلم میں مسلمان تھیں کہ کوئی نام نہ نہ گھروں اب وہ حال کو یہ حال ہے سے سے مدیم کو ایک نظر حضور کا جمال دکھا دے۔  
بلکہ خواب میں ہی یہ دکھا دے۔ دیکھو تو آج میری گلیوں کے یہ ہم دگ ترستے ہیں۔ میں نے میری نور کے ایک جلسے میں اہل  
مدینہ کو خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ میرا وزیر کی خبر کہ حید کیا ہے یہ تو ہم سمجھ رہے ہیں چھوڑو سات، آٹھ سال تک قریش میں  
ہم حسین نکلتے۔ جب خدا خدا کر کے نام نکلتا ہے تو ہم لوگوں کی عید ہو جاتی ہے۔ پھر ہزاروں مدیر خرچ کر کے حید نورہ پیشے میں  
صرف آٹھ دن کے بعد نکلتے کا حکم مل جاتا ہے تو ہمارا منگنے ہو بچے جلتے ہیں اس پر لوگ نہیں مانگتے بلکہ دے گئے ہمارا قیمہ  
مناقب پر

دن سے آٹھ گئے پر دینی غلام  
آٹھ سے دس، گنتے ہی اب  
عرض کرنے کو غلامانہ سلام  
یہ تو فرماؤ کہ بلواؤ کہ کب  
رکھو اپنے سایہ میں ہم کو سدا  
ہم رستہ سے ہم کو جدا

مسلم مناقب جمع ہے منقبہ کی جس کا مادہ ہے نقب یعنی بہاؤ و تودر اور اسے اصطلاح میں فضیلت بزرگوں کو منقبہت کہتے ہیں  
کہ انہیں فضائل حاصل کر رہے ہیں۔ اسی سے منقبہت یعنی ہر دار قریش اس بڑی مجلس کو کہتے ہیں جو ہر مجلسوں کو کھانے اسے کوئی نہ

يَكَفِّرُهُمْ مُنْتَقِ عَلَيْهِ : وَعَنْ جَابِرِ بْنِ السَّبْيِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
النَّاسُ تَبِعُوا قُرَيْشًا فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ زَوَاهُ مُسْلِمُهُ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ  
مِنْهُمْ أَشْيَانٌ مُنْتَقِ عَلَيْهِ : وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

کے تابع نہ (اسلم) لایا ہے حضرت جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ بھلائی میں  
قریش کے تابع ہیں تہ (اسلم) لایا ہے حضرت ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ یہ چیز قریش میں ہے جب تک کہ ان میں سے دو بھی رہیں تہ (اسلم) لایا ہے  
لایا ہے حضرت معاویہ سے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ

کہنے سے اسلام میں فرمایا کہ کہ اسلام کو قریش کے ہر سب سے انھوں نے قبیلہ ایک دادا کی اولاد کو کہتے ہیں اپنی قبیلہ حسب سب سے کہتے ہیں  
قبیلہ اس کے بچے عمارت اس کے بچے بطحی اس کے بچے مخزوم ہے۔ جیسے اسلام میں قبیلہ خاندان۔ حسب۔ کنبہ وغیرہ۔  
اسلام اس فرمان مال کے بہت معنی کئے گئے ہیں۔ فخری معنی یہ ہیں کہ سہ کفر میں بھی قریش تمام لوگوں کے سرور تھے کہ یہ وہم شریف کے  
باستند سے کعبہ کے پاس ہاں کیسے بد و غیرہ تھے حتیٰ کہ کفار عرب ان کا ماس نے کر لیا کرتے تھے وہ لگے۔ پھر بدین اسلام  
میں بھی قبیلہ لوگوں کے سرور ہوئے کہ حضور انور انہیں میں تشریف لائے خلافت انہیں میں ہے کفار عرب فتح مکہ کے منظر تھے یہ فتح ہوئے  
تو سب لوگ دھڑا دھڑا مسلمان ہو گئے۔ بہر حال قدری طور پر ہمیشہ سے ہمیشہ تک قریش افضل تھے اور ہیں اور رہیں گے۔ اسلام جبر سے  
مرد اسلام اور شر سے مراد ہے کفر یعنی کفار قریش اور مسلمانوں کے سرور ہیں۔ اور لوہیں قریش اور شر سے مراد ہیں  
یہ سب معنی بہت طرح سے احادیث میں وارد ہے احمد نے حضرت علی سے فرمایا کہ اے ابی طالب کی کہ اگر میں جنت کی درجہ رکھوں تو میرے بیٹے بنی ہاشم کو دے  
و انھوں نے ان کو دیا کہ ان کا خاندان نہ گھٹا گیا بلکہ انھوں میں سب نے بی امر اہل سے فرمایا وانی صدقہ کو علی ابی میں اسلام خلافت وہ  
سلطنت ہے جس میں ریاست مکمل ہو یہاں بڑا لام سے مراد خلافت اسلامیہ ہے اور یہ غیر معنی امر ہے یعنی اگر دنیا میں بد قریش بھی رہ جائیں تب  
اسی خلیفہ المسلمین قریش ہی ہو نا چاہیے کہ ایک قریشی خلیفہ ہو اور دوسرا قریشی اور باقی لوگ اس کی مدد لیں لہذا مدینہ پر یہ اقوام ہیں کہ آج تو عمر  
سے حکومت قریشوں نے مکمل کی ہے خیال رہے کہ خلیفہ صرف قریش ہی ہو سکتا ہے مگر سلطان اسلام ہر مسلمان ہو سکتا ہے خلافت اور حکومت میں  
بہر حق ہے کہ خلافت قریش کے ساتھ خاص ہے حکومت و سلطنت عام ہے خلافت و قوم کی ہے خلافت و شہد اور غیر راشد خلافت و شہد اور  
لو کہ میں نے عمر فاروق عثمان غنی اور حضرت علیؓ پر خیم ہو گئی اس کے چہ ماہ حضرت ابی اسحق نے پورے کئے بعد میں خلافت و شہد و حکومت ہوئی بعض  
نقاد میں نے فرمایا کہ خبری ہے کہ اس میں عدل و انصاف کی قید ہے جیسا کہ اگلی حدیث میں ہے کہ اگر قریش عامل و نصف میں تو خلافت

بلکہ یعنی جب تک کہ قرض عدل و انصاف کر دینا نہ ہو تا دم رکھیں تب تک اس کی شان یہ ہوگی کہ وہ خلیفہ المسلمین ہوں گے اور ان کا  
 دشمن نہیں بلکہ ان کا گھر کا گھر ہی رہے گا۔ اگرچہ ان کے دشمن کو جادیں تو وہ اس خلافت کے متحق نہیں ہوں گے۔ ان کا انصاف  
 دولت و خواہی کا حق ہر جگہ ہر حکومت و سرکار کو ملے گا۔ اس حدیث سے کچھل حدیث کو واضح کر دیا۔ اگلے یہاں خلافت سے مراد خلافت  
 نبوت نہیں یعنی خلافت راشدہ۔ کیونکہ اس کی مدت صرف تیس سال ہے۔ جو امام حسن پر ختم ہوگئی بلکہ خلافت امارت مراد ہے خلیفہ یعنی امیر  
 ہے وہی سنت کے نزدیک اس زمانہ عالی کے چند ہی کہئے گئے ہیں۔ ایک یہ کہ یہ واقعہ امام جعفر کے بعد سے قیامت تک ہوگا اور  
 سو سال میں بارہ خلفاء ہوں گے پھر پانچ خلیفہ سید اکبر ہیں امام حسن کی اولاد میں۔ پھر پانچ خلیفہ سید اسفندیار امام حسین کی اولاد میں۔ پھر ایک  
 خلیفہ امام حسین کی اولاد میں جیسا کہ بعض امارت میں ہے۔ دو صدی کے بعد کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سے ایک قیامت تک یہ  
 خلفاء مختلف دینوں کے ہوں گے۔ قیامت کے بعد کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک دین غالب رہے گا کفار کا  
 فتنہ نہ ہو سکے گا۔ اگرچہ ان میں سے بعض فاسق ظالم ہوں جیسے یزید ابن معاویہ و عمرہ۔ چونکہ یہ کہ اس زمانہ میں ہر ایک وقت بارہ  
 بادشاہ مختلف ممالک میں ایسے ہوں گے جن کے سبب اسلام غالب ہوگا اور ان کا نام (اشعہ الامعات) اس حدیث سے شیعہ اپنے پیغمبر  
 امام شمس کے تھے جو سب دین میں غلام حق حسین و اکابرین علیہ السلام کی کلمات و جملہ صراطی ہوئی کا نام علی بن ابی طالب علیہ السلام کی تھی جس سے  
 ان میں امام جعفر کی سحرانہ خلافت برتی ہے۔ یعنی متقی خلافت اگرچہ ان میں سے اکثر ظاہر خلیفہ نہ ہوئے۔ درحقیقت اگرچہ ان میں سے کثیر  
 کے نزدیک ان کا زمانہ قیامت ہے ان کے زمانوں میں دین کہاں غالب رہا۔ دین تنویر ہو گیا حتیٰ کہ امام جعفر کو فارس میں چھپ جانا پڑا۔ اب وہ  
 قریب قیامت بن آئے گئے۔ اہل سنت کی حکمران چاندی محمد قمری شریعت قوی سلطنت ہو جائے۔ ان میں بارہ بادشاہ ہوں گے۔ اس کی بارشاہ ولید ابن  
 یزید ابن عبدالملک ابن مروان ہے۔ اس بادشاہ کے تیس ہونے پر مسلمانوں میں بڑا اختلاف پیدا ہو گیا۔ دیکھو اشتقاقیات یہ ہی مقام  
 خلافت راشدہ و غیر راشدہ اور امارت و سلطنت کا فرق معلوم کیجئے

اثنی عشر خلیفۃ کلہم من قریش و فی روایۃ لایزال امر الناس  
ما ضیا ما ولہم اثنی عشر رجلاً کلہم من قریش و فی روایۃ لایزال الذین  
قائمہا حتی تقوم الساعة او یكون علیہم اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش  
متفق علیہ: وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
غفار غفر اللہ لہا واسلم سلمہا اللہ وعصیۃ عصت اللہ ورسولہ متفق  
علیہ: وعن ابن ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش  
والانصار وجہینۃ ومزینۃ واسلم وغفار واشجع موائی لہن

جو سارے کے سارے قریش کے ہون گے اور ایک روایت میں ہے کہ لوگوں کا دین جاری رہے گا۔  
جب تک ان میں بارہ شخص رہیں جو سب قریش سے ہوں گے اور ایک روایت میں ہے کہ دین قائم  
رہے گا حتیٰ کہ قیامت قائم ہو جاوے یا ان پر بارہ خلیفہ ہوں جو سارے قریش سے ہیں نہ  
(اسلم بھائی) رہا یہ ہے حضرت ابن عمر سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غفار کی  
اللہ مغفرت کرے سالم کو اللہ سلامت رکھے نہ اور عصیہ نے اللہ رسول کی نافرمانی کی تھ (اسلم بھائی)  
یہ روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قریش اور  
انصار اور جہینہ اور مزینہ اور سلم اور غفار اور اشجع آپس میں دوست ہیں نہ

سہ ان دونوں روایتوں کے الفاظ مختلف ہیں مطلب دونوں کا ایک ہی ہے سہ قبیلہ غفار اور اسلم غیر جنگ و جدان اسلام لائے  
ان میں جسے بڑے نامہ مبارک ہوئے جیسے حضرت ابوذر غفاری اور جوہ سے ان کی تعریف فرمائی قبیلہ غفار پہلے حایوں کی چوری  
میں بدنام تھا۔ حضور نے ان کی مغفرت کی دعا فرمائی کہ خدا یا ربہ جاہلیت میں جو انہوں نے گناہ کئے ہیں وہ معاف فرما دے قیس اسلم  
دلوں کو اسلمی کہتے ہیں۔ سہ عصیہ قبیلہ وہ ہے جنہوں نے حموک سے ستر تھائی مبارک کویر سوز سے کشید کر دیا۔ جن پر حضور انور نے  
ایک سال تک قنوت نازل فرمائی یہ واقعہ مشہور ہے ان کے متعلق اتنا دیکھنا ہے کہ اس نے اللہ رسول کی نافرمانی کی لہذا یہ ہماری دعاؤں کا  
مستحق نہیں۔ سہ موائی اگر کسی کے شہ سے ہو تو معنی میں کہ یہ ساتوں قبیلے میرے دوست ہیں۔ اور اگر کسی کے  
سکون سے ہو تو معنی یہ ہیں کہ یہ ایک دوسرے کے اسلمی دوست ہیں۔ ان کے دلوں میں  
خبر نہیں:

لَهُمْ مَوْنِي دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ مَسَّقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ زَيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْلَمُوا وَغْفَارُوا وَمَدِينَةُ وَجْهِهِ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَيْمٍ وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ وَالْخَلِيفَتَيْنِ بَنِي أَسَدٍ وَعُظْفَانِ مَسَّقٌ عَلَيْهِ .  
وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا زِلْتُ أَحِبُّ بَنِي تَيْمٍ مِنْذُ ثَلَاثِ سَبْعِينَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِمْ سَبْعَةُ يَقُولُ هَذَا شِدْ أُمِّرْتُ عَلَى الدَّجَالِ قَالَ وَجَاءَتْ مَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وہاں کا اللہ کے سوا کوئی مددگار نہیں ہے اسلم بناری روایت ہے حضرت ابو بکرہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اسلم اللہ غفار اور مغفیر ہے۔ بنی تیمم اللہ بنی عامر اور دونوں علیوں بنی اسد اور بنی عطفان سے ملے (اسلم بناری) روایت ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے فرماتے ہیں کہ میں تین وجہوں سے بنی تیمم سے محبت کرتا رہا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے متعلق فرماتے سنا میں نے حضور کو فرماتے سنا کہ یہ لوگ میری امت ہیں وہاں پر سخت تر ہیں گئے تھے فرمایا کہ ان کے صدقے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ملکہ یعنی ان ساتوں قبیلوں کو صرف اللہ رسول سے محبت ہے ان کی دہر سے مسلمانوں سے الفت ہے یہ کفر اور کفار سے بالکل محبت نہیں رکھتے ان سے کئے جوئے اللہ ان سے بے تعلق ہیں معلوم ہوا کہ کفار سے کل ہوا رہا ایک محمود وصف ہے ملکہ یعنی یہ مذکورہ چار قبیلہ بنی تیمم سے افضل ہیں کیونکہ یہ چاروں قبیلہ بنی تیمم سے پہلے اسلام لائے اور ان میں ایمان کے آثار بہت تھی ہیں۔ خیال رہے کہ تیمم اس قبیلہ کے محدث اہل کا نام ہے۔ ایک بار حضور انور نے بنی تیمم سے فرمایا تھا کہ بشارت قبول کرو یہ لوگ تمہارے حضور آپ نے ہم کو بتایا تو وہ دس ہی ہم کو کچھ سال دیکھئے حضور انور کو اس جواب سے بہت صدمہ ہوا اللہ بنی اسد قبیلہ سے فرمایا کہ اگر تم نے بشارت قبول نہ کی۔ تم قبول کرو اور انہوں نے بہت خوشی سے کہا کہ ہم قبول کرتے ہیں۔ یہاں سے اللہ قبیلہ بنی اسد اور بنی عطفان نے نہ جاہلیت میں ایک دوسرے کے حریف تھے کہ ہم میں سے جس پر کوئی آفت آئے تو دوسرا اس کی مدد کرے جیسا کہ عرب میں دستور تھا۔ بہر حال یہ چار قبیلے ان قبیلوں سے افضل ہیں۔ وجہ انصافیت حضور ہی جاتے ہیں۔ بلکہ ان کو زبان ان کے فرمان پر ایمان ہے جس کو افضل کر دیا وہ افضل ہے جسے نیکار دیا وہ نجس ہے۔

تم خدا کی زدہ اور مٹا قیامت تک کہ جس کو تو نے نظر سے گرا کے چھوڑ دیا



وَسَلَّمَ هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَكَانَتْ سَبِيَّةً فَمَتَّمَّ عَنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ أَعْتَقِيهَا  
وَأَتَّهَكَا مِنْ وَلَدِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْفَضْلُ الثَّانِي عَنْ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُرِدْ هُوَ أَنْ قُرَيْشٍ أَهْلَهُ اللَّهُ رَوَاهُ الْإِسْمَاعِيلِيُّ  
وَعَنْ أَبِي عُبَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَذْكَتَ أَذَلَّ  
قُرَيْشٍ نِكَالًا فَآذَنِي أَخَذَهُمْ تَوَالًا رَوَاهُ الْإِسْمَاعِيلِيُّ وَعَنْ أَبِي عَامِرٍ

نقل فرمایا کہ یہ ہماری قوم کے صدقے میں لے اور جناب عائشہ کے پاس ان میں کی ایک لڑکی تھی تو فرمایا کہ اسے  
آزاد کر دو کہ یہ حضرت اسماعیل کی اولاد سے ہے (اسلم بخاری) لے دوسری نفس رعایت ہے حضرت سعد سے  
روایت ہے اسے اسد علیہ وسلم سے روای فرمایا کہ جو قریش کو ذلیل کرنا چاہے گا خدا اسے ذلیل کرے گا (ترمذی)  
روایت ہے حضرت ابن عباس سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کونے لگے قریش  
کو تکلیف پہنچائی ہے تو ان کے پچھلوں کو بخشش ملے (ترمذی) روایت ہے حضرت ابو عامر

سے کہ میں نے وہاں کے خدج کے قریب ہی قریب بہت زیادہ لوگ ملے وہاں کا مقابلہ سب سے زیادہ یہ ہی کریں گے۔ یہ مقابلہ ان کے قوت ایمان کی  
دلیلیں ہے معلوم ہوا کہ بعض افراد کی عظمت کی وجہ سے ساری قوم کو عظمت مل جاتی ہے۔ خواہ وہ افراد اب ہلکے ہو چکے ہوں یا زندہ  
ہوئے۔ لے ہلکے ہیں تیسری قسم کی عظمت ہے کہ وہاں سے مقابلہ کرے جائے تو یہ قریب قریب تمام لوگ ملے گئے کہ اس قوم کا احترام و محبت ہے ہی  
سے ہے نہ ملے میں حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی قوم فرمایا اس نسبت سے ان کی عظمت کو بجا چاہا نہ ملے گئے۔

بدیہی تو تھا سب سے پہلے میں تو تھا دوسرے نسبت بہت اچھی ہے اگر حال برابر ہے

ہم لا کھوں بار کھیں کہ حضور ہمارے رسول ہیں اگر وہ ایک بار فرمادیں کہ تو ہمارا اتنی سے تو تقدیر کھل جاوے سے

مذاق امت ہی کھل جاوے جو طبیعت سے خطاب آئے کہ تو ادنیٰ ملک درگاہ دربار مہلاں ہے

جہاں سے کہ ہم مذہب ہم شرب ہم وطن ہم پیشہ ہم نسب ہم زبان ہم امتلازم ہم پیرانہ سب کو قوم کہا جاتا ہے یہاں ہم وطن  
ہم زبان کے معنی سے قوم فرمایا گیا اور دوسری قسم فرشتے یا انجیل میں مسیح یعنی نبی قریب میں انظار میں سے ہیں اس خاندان اور عرب اس نسل کا طلاق آؤ  
کہ ماہ فضل سے معلوم ہوا کہ ہر لوگوں کی اولاد پر احسان کرنا دوسری پیرانہ سب کے افضل ہے لفظ کے سوا کہ آباؤ اجداد کی جستجو کا باعث  
سے بعض مسلمان گیارہویں شریف کا کھانا حضور فرشتہ پاک کی اولاد میں نبی سید کو کھاتے ہیں یہی نہیں تو مزید دیتے ہیں مان کا دلیل یہ حدیث ہو سکتی ہے۔

اصل سے اصل کو شرف سے مگر کبھی نسل سے اصل کو مسئلہ یعنی جو شخص قریبی ماموں کو ذلیل کرے وہ دنیا و آخرت میں ناقص رہے میں دین و دنیا کا ہر شے

الْأَشْعَرِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ النَّحْيُ الْأَسَدُ وَالْأَشْعَرُونَ لَا يَفِدُونَ فِي الْقِتَالِ وَلَا يَخْلُونَ هُمْ مِثِّي وَأَنَا مِثْرُهُمْ رَوَاهُ الْإِسْمَاعِيلِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْدُ أَزْدُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ يُرِيدُ النَّاسُ أَنْ يَضَعُوهُمْ وَيَأْتِيَ اللَّهُ إِلَّا أَنْ تَرْفَعَهُمْ وَتَبَاتِينِ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُولُ الرَّجُلُ

اشعری سے یہ فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اسد اور اشعری لوگ بہترین قبیلے ہیں یہ وہ لوگ جنگ میں جاگتے نہیں نیاں نہ کرتے ہیں وہ مجھ سے ہیں میں ان سے ہوں (تہذیب) یہ فرمایا یہ حدیث غریب ہے۔ روایت ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اندہ کا لشکر ہے زمین میں ہے لوگ انہیں پست کرنا چاہیں گے اور اللہ نہ چاہے گا مگر انہیں بلند کرتا ہے اور لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آوے گا کہ کوئی کہے گا ہٹے

قریشی کو اسی لیے ذیل جاسے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قریبی قوم کا قریبی ہے مگر کسی لاکھ قریشی سے ذات مکران ہو جائے تو وہ درہری بات ہے سیکھ بھی قریشی پر اسلام لانے سے پہلے مدد ازایں تک نہیں دیا کہ اس سے پہلے خلیفہ مانی قوم کی آفات پہلے ہی۔ اب جب یہ لوگ مسلمان ہو چکے تو انہیں نہیں متوحات ازایں وغیرہ مگر فرمایا کہ تم کو دشمن کے دہان کی تکالیف کا بھی طہا ہے ہیں۔

سیدہ آپ حضرت ابو موسیٰ اشعری کے چچا ہیں خلیفہ اشعری صحابی ہیں غزوہ حنین میں شہید ہوئے جعفر بن زید نے آپ کی وفات پر دعا کی کہ اے اللہ! اسے بہت سونے کی سرداری عطا فرما (صحاح) سیدہ یہ دونوں قبیلے مکہ کے ہیں ان میں بڑے بڑے صحابہ ہوئے سیدہ یعنی ان قبیلوں میں یمن و صف میں بہادری کہ جنگ میں دشمن کے مقابلہ سے بھاگتے نہیں۔ امانت دہی کہ کبھی خیانت نہیں کرتے۔ مجھ سے قریب و دہانی کہ وہ مجھ سے قریب ہیں میں اسی سے قریب۔ یہ اشعری بات سب سے اعلیٰ ہے قریب سے دہان و طانی و صف قریب ہے۔ اس فرمان میں اشارہ اس جانب ہے کہ یہ لوگ متقی ہیں۔ کیونکہ ان اور ان کی لا اعتقون۔ سیدہ اور سیدہ ایک مشہور قبیلہ ہے جو اندلیخ بن عوف کی اولاد سے ہے۔ سیدہ سے انصاف اس کی اولاد سے ہیں یہ انڈیا بن عوف میں رہتا تھا وہ فدوی بن عوف بن لیت ابی ملک ابن بکھن ابن سبعا ہے۔ ان لوگوں کو اناداشد اس لئے کہا گیا کہ وہ پہلے ہی سے بڑے بہادر جنگ میں ثابت قدم رہے۔ سیدہ سے پھر اس قبیلہ یعنی انصاف سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت شاعر و حضرات انجم ہیں اسلام کے پیروں میں ان کا شاہ ہے۔ (مراثی) سیدہ یعنی انصاف انہیں ذیل کرنا چاہیں گے گایت تہذیب اشعری انہیں غالب اور عزت و طاقت کے گاموں میں نہیں خیر ہے۔ دیا انہوں نے اب تک ہند کا مٹا احترام ہے اور یہ گاہ۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مگر اسے اسلئے ہیں یہاں پر جمنا کیسے کر دیں؟ مسئلہ یہی ہے کہ حضرت ابو بکر یہ بیان لائے تو حضور نے فرمایا کہ ان سے ان کے قبیلہ کا نام پوچھا تو انہوں نے فرمایا میں قبیلہ دوس سے ہوں خیال رہے کہ دوس ابن عدنان ابن عبد شمس ہی قبیلہ کا سرٹ اعلیٰ ہے اس کی طرف یہ قبیلہ منسوب ہے۔ (ترجمات) مسئلہ یہی ہے کہ قبیلہ دوس میں سارے لوگ ہی بڑے ہیں مگر انشاؤ اللہ تم عدوی ہو اور اچھے ہوا میں دوس قبیلہ کی باقی ہے اور حضرت ابو بکر یہ کی جہت تعریف مسئلہ حضرت سلمان غلامی یہی ہیں ان کے بڑے واسلے تھے۔ عرب میں رہنے والے بعض طبیعتوں میں محبوبہ لڑائی تھی جو آپ سے کہ مارا ملک چھڑا اور اس صوبہ وہاں کے لوگ بڑے ہی کج تھے بدمذہب فراتے ہوئے یہ ارشاد فرمائی کہ یہاں غلامیت اور عرویت کا فرق ذکر کیا کہ کوثر شریف کے کلام کی تفسیر ہے۔ ان تفسیروں سے استفادہ کیا جائے۔ مگر کس تفسیر طریقہ سے تعلیم فرمائی یہاں اس قدر لپٹنے و کڑے ابتدا و بائ تا ان کے تعلق پر گہرا ہوا مسئلہ یہی ہے کہ یہاں اپنے ماں باپ سے مدد نہیں کرنا جن سے جاں مٹی ہے تو حضور کے تو ہم کو، میان قرآن و حدیث و احادیث و روایات سے کہیں کوئی حضور کے نہیں رکھیں وہ یعنی عرب سے اس لئے نفرت کرنا کہ عرب میں حضور سے کبھی ہے کیونکہ حضور کا عربی ہی قرآن عربی ہی ہے بعد از یہ مسودہ کے منافقین اور مشرک کے یہودیوں، نجد کے وہابیوں سے نفرت کرنا ان سے نہیں رکھنا بلکہ درست ہے کہ ان کی نفرت سے نہ کہ ان کے عرب جو سننے سے

حسن غریب ہے، روایت ہے حضرت عثمان بن عفان سے فرماتے ہیں فرید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو عرب سے خیانت کرے وہ میری شفاعت میں داخل نہ ہوگا اور سے میری محبت نصیب نہ ہوگی (تقریبی) اور فرمایا یہ حدیث غریب ہے۔ اسے ہم نہیں پہچانتے مگر حسین ابن عمرو کی حدیث ہے اور وہ محدثین کے نزدیک ایسے قوی نہیں تھے روایت ہے ام جبر سے

مفسر کے ہر حسب و میر کے الفت رکھتا علامت ایمان سے اس نسبت سے مدت کرا مدت کمر ہے۔ دیکھو صمد مراد پناہ کو حضرت ابراہیم سے نسبت، تو اس تناظر اندر لیا۔ ۱۱ الصمد المودع من شہادۃ اللہ در مقام ابراہیم کہ تعظیم صل تقویٰ ہے۔ دس

سلا غش کے نقلی مسی ہیں ملاوٹ کرنا یہاں مزدبے ان کی حرم سے دل میں گھوٹ دکھنا عداوت دکھنا ان سے صیانت کرنا راہِ شہر  
مزدبے، ملحات

اسلئے حضور کی شفا علت کی بہت قسمیں ہیں۔ میوں میں سے بہت دور سے کہ تمام گناہات کو اس نے کی شفا علت دیا ہے۔ ہر گناہ کی شفا علت پہلی شفا علت سے کفر بھی مانگا، اٹھائیس گے اور دوسری شفا علت ہم جیسے گناہگاروں کے لئے ہے، فری شفا علت دہمیں حتیٰ کہ میوں کے لیے بھی ہے۔ دوسری شفا علت کے لحاظ سے معصوم کو شفع المذنبین کہا جاتا ہے۔ یہاں آخری شفا علت کی نقلی ہے۔ کیونکہ دوسری شفا علت تو گناہ کی وجہ سے گناہگاروں کی بھی ہو کر رہتی ہے۔ شفا علت دہمیں ایک اور مقامی اور آخری شفا علت سے عربی محسن نے کی وجہ سے بغیر دکھانے کا کام ہے اس کے لیے یہ شفا علت بھی نہیں

مسئلہ یعنی یہ حدیث تو ہی سہی مگر چونکہ مضامین اعمال میں سے۔ لہذا فقہان سے۔ جیسا کہ اسے کہہ حدیث اتنی اسنادوں سے مروی ہے کہ حسنی متواتر ہے۔ چنانچہ حاکم نے اس سے فیہ ما روایت فرمایا کہ عرب کی محبت ایمان سے ہے۔ اور ان سے نفرت منافقت ہے۔ برابر ائمہ میں ہے کہ قریش سے محبت ایمان سے ان سے عداوت کفر سے جس سے عرب سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی۔ جس نے عرب سے عداوت رکھی اس نے مجھ سے عداوت رکھی۔ حاکم نے حضرت ابوہریرہ سے مرفوعاً روایت کی کہ انفقروں سے محبت رکھو ان کے پاس شیطان عرب سے وہ محبت کر دو وغیرہ (مترجم) بہر حال یہ حدیث مختلف طریقوں سے مختلف اسنادوں سے مروی ہے۔



مَوْلَاةٌ طَلَعَتْ بَيْنَ مَالِكٍ قَالَتْ سَمِعْتُ مَوْلَايَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَقْبَلِكِ السَّاعَةِ هَلَاكَ الْعَرَبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ  
 وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَلِكُ فِي  
 قُرَيْشٍ وَالْقَضَاةُ فِي الْأَنْصَارِ وَالْأَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ وَالْإِمَانَةُ فِي الْأَزْدِ يَعْنِي  
 الْيَمَنَ وَفِي رَوَايَةٍ مَوْثُوقَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَصَحُّه الْفَصْلُ

یو طوطا ابن ملک کی لڑندی میں فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے مولا کو کہتے سنا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے کرمیاست کا نزدیک ہونا عرب کی جگہ ہے لے درندگی طایت ہے حضرت ابو ہریرہ  
 سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سلطنت قریش میں ہے اور تغار انصا  
 میں ہے اور خان حبشہ میں ہے اور امامت اہل عرب میں ہے لے اور ایک روایت  
 میں یہ حدیث موقوف ہے (ترمذی) اور فرمایا یہ بہت صحیح ہے۔ فصل

لے اس سے معلوم ہوا کہ تمام ملکوں سے قریب ملک عرب ہی ہو گا۔ اس کے حقیقت یہ ہے یہ جگہ دنیا کا قیود سے کہیں نہ ہو کہ یہ  
 جگہ جسوں کی اور زمین شریفین ہے جو دنیا کا مرکز میں ہر کہ سے دائرہ کی نقاسے۔

لے یعنی اس سبب یہ ہے کہ سلطان اسلام قریب ہو قریب یا وزیر نصاریٰ ہوں پت پت حضور انور سے ہجرت سے پہلے ستر اسیابوں کو بدینہ  
 شہر کی ثقافت اور دیار کے لیے منتخب فرمایا حبشہ میں رہیں گے کہ کہ نصاریٰ سے ہر قسم کی ممانعت ہو جائے انصار اسلام کا متعلق ہیں  
 انہیں کے شہر میں ایسی کے ذریعہ سے اسلام پھیلا۔ حضرت م و کو حضور اور سفیروں کا تاقی مقرر فرمایا۔

لے کہیں نہ ہو کہ شہر کے سرور حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہیں۔ جس کی آواز کی آواز عرش مکی تک پہنچتی تھی۔ ایک شہر حضرت بلال کو اذان  
 سے مدد دیا گیا اور اسے شخص سے اذان دی۔ قویٰ ایسی آئی ہے

گفت با تہد بر در خیر انوار  
 پر مہربانے بانک تدبیر خدا  
 آج میرا اذان نماز گیر  
 پڑھو حضور احمد نے فرمایا کہ مکی، قریب قریب خوش انعامی سے آواز ہوئے تو فرمایا ہے  
 گفت با تہد با ساز بانگ جلاں  
 خوش تہد سے رختی سے مدد انعام

لے کہ ان ملکوں میں کا ایک قبیلہ ہے اور ان کے سے مشہور ہو سکتا تھا کہ تہذیب کے دور سے قبلوں میں ان کے ملک نہ ہو تو فرمایا کہ ان کے  
 ہماری مراد ساز میں ہے سارے میں ہیں جو کہیں نہ کہیں کہ حضرت اہلس قریب کے ہو و میں ہیں۔

الثَّالِثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا أَبَدَ هَذَا الْيَوْمَ إِلَى  
 يَوْمِ الْقِيَامَةِ رِوَاةٌ مُسْنَدَةٌ وَعَنْ أَبِي نُؤَيْلٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ رَأَيْتُ  
 عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ السُّبَيْرِ عَلَى عَقَبَةِ الْمَدِينَةِ قَالَ فَجَعَلْتُ قُرَيْشٌ تَمُرُّ عَلَيْهِ وَ  
 الْكَاسُ حَتَّى مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُرْقُوفٍ عَلَيْهِ نَعَالٌ أَسْلَمَ عَلَيْكَ أَبَا حَبِيبٍ السَّلَامُ  
 عَلَيْكَ أَبَا حَبِيبٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا حَبِيبٍ أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنِفَاكَ عَنْ هَذَا أَمَا وَ

میسری روایت ہے حضرت عبداللہ بن مطیع سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ میں فرماتے سنا کہ اس دن کے بعد قیامت تک کوئی قرشی باندھ کر قتل نہیں کیا جائیگا  
 اسلام ابھی نیا ہے ابو نؤیل معاویہ بن مسلم سے فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن زبیر کو مدینہ کی گھاٹی پر دیکھا  
 فرماتے ہیں کہ قریش اور لوگ ان پر گزرنے لگے تھے کہ ان پر عبداللہ بن عمر گزرے تھے  
 تو ان پر رک گئے پھر بوسے اسے ابو حبیب تم پر سلام اسے ابو حبیب اسے ابو حبیب تم پر سلام  
 اسے ابو حبیب تم خدا کی قسم میں تم کو اس سے منع کیا کرتا تھا خدا کی قسم میں تم کو اس سے منع کیا

سلام صلیح کا نام عامی ہے حضور اللہ سے اس کا نام نہیں رکھا عبداللہ بن مطیع قرقر میں سے ہیں جب اہل مدینہ نے یزید  
 سے بغاوت کی تو انہیں کوہنا میں لے جایا تھا آپ حضرت عبداللہ بن زبیر کے ساتھ قتل کئے گئے مشہور ہے عبداللہ بن زبیر نے  
 آپ کو کوہنا میں لے جایا تھا انہیں قتل کیا اور قاتل اسے میں نے قتل کر دیا قرقر میں قتل ہو گیا تاکہ اپنے والد کی وجہ سے ہمدرد نہ ہو  
 جاوے اور غیر معنی سمجھتے تھے کہ کسی قاتل کو جلاوطن کر دیا جائے گا کہ اس کی قتل کر دیا جائے گا لہذا اس  
 فرمان عالی پر احتجاج میں کہ حضور اور کے بعد ظالم حجاج نے یزید سے قرقر میں قتل کئے یزید اگر قرشی کسی کو قتل کرے تو اسے  
 قصاص میں ہمدرد کر قتل کرنا جائز ہے وراثت کے بعد اس کے بعد عبداللہ بن زبیر کو حجاج ابی یوسف نے سزا دی کہ وہ قتل کر دیا جائے  
 میں ہوا مگر انہیں مدینہ منورہ کے ماسٹر برہنہ دی گئی اس لیے عقیقہ مدینہ میں ہوا۔ بعد کو ان کی قبر نماز گاہ میں بنائی گئی یہاں مزارات ہیں  
 ہے کہ مدینہ میں جنت میں ان کی قبریں تھیں کرام المؤمنین مدینہ منورہ کی قبریں تھیں مدینہ منورہ کے کشف سے شائد گئی ہے تاریکی کے بعد  
 ان کی قبروں کے مقامات کا پتہ نہیں چلتا تھا حضرت عبداللہ بن زبیر کو مدینہ منورہ میں قتل کر دیا گیا تھا لوگ گرتے تھے مدینہ کی گھاٹی کو قتل کر دیا گیا تھا  
 تھے ان پر حضرت ابن عمر بھی گھر سے ان کی گھاٹی کو قتل کر دیا تھا حضرت ابن عمر کے بڑے بیٹے کا نام حبیب تھا اس لیے آپ کی کفایت

سند حضرت ابن زبیر سے اس وقت یہ کہ بیعت میں کی جگہ بیت سے علاء پر محمد بن مسلمہ بن محمد بن ابی بکر عبد اللہ بن ابی بکر  
 کی قحی قحی کہ جب تک نے حجاج ابن یوسف کو آپ کے مقابل میں کیا۔ حجاج سے آپ کو قتل کر کے آپ کا سر منہ خود بھیجا اور منہ کو  
 سولی پر لٹکا دیا۔ جو لشکر یزید سے مدینہ پر حملہ کرنے بھیجا تھا جس نے وہاں بیعت دے دی وہ لشکر اس موقع پر مکہ معظمہ آیا اس نے حضرت  
 ابن زبیر سے جنگ کر کے آپ کو قتل کیا۔ حضرت ابن زبیر کی طرف اٹھ رہے ہیں۔ کہ میں نے قتل کیا تھا کہ وہ فسادات  
 کے جھگڑوں میں پڑے تھے۔ زمانہ رمان دیکھ لو اس کا انجام کیا بڑا افسوس اس سے معلوم ہوا کہ مرنے کے بعد سنتے ہیں ان سے  
 کلام معلوم جانتے ہیں۔ حضرت نے ابوجہل وغیرہ کی لاشوں سے صلیب لٹکائیں۔ خداوند کفار کی لاشوں سے کلام فرمایا  
 سند یعنی جب تک مجھے تم ہے تم شے عابد روز میری معصیت دالے تھے۔ حضرت ابن زبیر بیت اور سے رکھتے تھے حتیٰ کہ کبھی مسلسل  
 پندرہ دن تک اور سے رکھتے تھے۔ سند یعنی حجاج ابن یوسف کی قوم جو تم کو برا سمجھتی ہے وہ بدترین قوم ہے تم چھہ جو وہ قوم ہی بڑی ہے  
 جتنا کہ ابن زبیر کو خدا تعالیٰ کا دشمن کہتا تھا اس کا تو یہ میں آپ سے یہ فرمایا تھا یہ عبارت یا تو ان کی فعلی ہے یا آپ نے بعد تمہیں فرمایا کہ وہ بھلائی  
 جماعت ہے یعنی وہ آپ سے کراچی سمجھتی ہے حالانکہ سے رکھ۔ سند یعنی عبداللہ بن عمر بن قحطیبہ سے کہ حضرت ابوبکر کے  
 صاحبزادے کے متعلق سنت علم عمل کے جامع تھے ان وجہ سے ان کا بڑا احترام تھا۔ جب حجاج کو قہر پڑا کہ حضرت ابن عمر نے یہ فرمایا ہے تو اسے

پہ وقت ستمگر کہ ستم بردار کرد

أَنْتَ تَقُولُ لَهُ يَا ابْنَ ذَاتِ النُّطَاقَيْنِ أَنَا وَاللَّهُ ذَاتُ النُّطَاقَيْنِ أَمَا  
أَحَدُهُمَا فَكُنْتُ بِهِ أَرْحَمَ طَعَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَامَ  
أَبِي بَكْرٍ مِنَ الدَّوَابِّ وَأَمَّا الْآخَرُ فَطَاقُ الْمَرْأَةِ الَّتِي لَا تَسْتَغْفِرُ عَنْهُ أَمَا  
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَنَّ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابًا وَمُبِيرًا  
فَأَمَّا الْكَذَّابُ فَدَرَأْنَاهُ وَأَمَّا الْمُبِيرُ فَلَا خَالَكَ إِلَّا رِيَاءَهُ قَالَ نَقَامَ عَنْهَا

مجھے خبر پہنچی ہے کہ وہ ان سے کہتا ہے اے دو کمر بند والی کے بیٹے خدا کی قسم میں دو کمر بند والی ہوں ان میں سے ایک  
تو ہے اس سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانا اللہ حضرت ابو بکر کا کھانا جانوروں سے امتیاز ملتی تھی رہا  
دوسرا تو وہ ہی کمر بند ہے جس سے حوریت بے نیاز نہیں ہوتی اگلا وہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ہم کو خبر دی تھی کہ تمیلہ ثقیف میں ایک جھوٹا ہو گا اللہ ایک نسلوں ہلاکت والا جھوٹا قوم ہم نے دیکھ لیا  
وہ نسل ہی تو میں تجھے نہیں سمجھا مگر وہی تہ راوی منسرد ماتے ہیں کہ ان کے پاس سے

سلسلہ جماع مولود حضرت عورت ماہر کوہن کی گالی دیتا تھا کہ اے دو کمر بند والی حوریت کے بیٹے اس کا مقصد یہ تھا کہ تمہاری ماں لونڈی  
میں کہ کوئی کی خدمت کے لیے اپنی کردہ مالوں سے مایوس ہو کر تم کو لونڈی سے بیٹھے ہو یا آپ خرقاتی میں کہ اسے مردود و مقبیر سے سلسلہ  
یا امت محراب مجھے معذور کی طرف سے ایک خدمت کے معزز میں بطور مطالب ملا ہے تو اسے میرے لیے بطور کال بنا تا ہے۔ سلسلہ اس  
جہالت کے در طب بیان کئے گئے ہیں ایک کہ کہ وہ اب بھی یہ شے کوڑے سے اور رنج کے معزز میں معذور کرتی تھی۔ ایسی جہالت کے دن میں  
نے اپنے کمر بند کے ایک کوڑے سے معذور صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر کا کھانا ماندا تھا تا کہ وہ کبھی مجھ کو خیر سے معذور ہے معذور ہے ساتھ  
لے جائیں۔ دوسرے یہ کہ وہ اب سے مراد گھوڑے سے ہیں میں سے اپنے کمر بند سے کھانا باندھنا کہ وہ گھوڑے سے کی بیٹھ سکر جائے راستہ  
مگر پہلے معنی تو یہ کہ چونکہ معذور صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب صدیق اپنے گھر سے ہجرت کے وقت گھوڑے پر اس رستے سے پہلے گئے تھے خداوند  
سے نکل کر انڈیا پر سو ہوئے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ مقبیر سے یہ بات خیر ہے میں نے اپنے کمر بند سے معذور ان کی خدمت کی تھی۔ کہ  
ہجرت کے وقت جلدی میں کوئی مجھے ڈر نہ دے پیر نہیں کی تو میں سے اپنا کمر بند کاٹ کر اس سے معذور کے کھانے کا دستہ حورین باندھ دیا۔ دوسرا ہے  
یا جاہل میں رکھا معذور نور نے محبت میں فرمایا کہ تم ذات نطاقین میں دو کمر بند والی ہواں دن سے ہر القبیر یہی ہو گیا اللہ مجھے اس مقبیر پر مار ہے۔  
سلسلہ میرنا ہے ہمارے سے جس کا ماوراء ہوا ہے یعنی جاکت کتم تو نا ہوتا۔ ہوا ہوا ہوا ہوا ہے قافلہ ظلم ستاک واقعی جماع جیبہ ظالم قافلہ کوئی نہ بھلا ہوگا  
یعنی جھوٹا ہی مسکرتہ قوم مسکرتہ دیکھو یہ اسے عبد صدیق میں مباحی کر دیا مگر اس کی قافلہ ظلم ہوتا ہے چونکہ یہ اس کی پاس میں ہے۔ سلسلہ معذور نور سے

فَلَمْ يَرَا جَعْفَارَ وَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ نَكْرِجِ أَنْ ابْنَ عُمَرَ أَتَاهُ رَجُلَانِ فِي  
فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ صَنَعُوا مَا تَرَى وَأَنْتَ ابْنُ مُرَّصَاحٍ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَخْرُجَ فَقَالَ يَمْنَعُنِي أَنْ  
اللَّهُ حَرَّمَ عَلَيَّ دَمَ أَخِي الْمُسْلِمِ فَقَالَ أَلَمْ يَقُلْ لِي تَعَالَى وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا  
تَكُونَ فِتْنَةً فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ قَاتَلْنَا حَتَّى لَمْ نَكُنْ فِتْنَةً وَكَانَ ابْنُ

اُٹھ گیا انہیں کوئی جواب نہ دیا بلکہ مسلم رہا یہ ہے حضرت نافع سے کہ حضرت ابی مر کے پاس بن زبیر کے  
فتنہ کے زمانہ میں دو آدمی آئے تھے جنہوں نے کہ لوگ جو کہ رہے ہیں وہ آپ دیکھتے ہیں اور آپ حضرت مر کے بیٹے  
اور اس اللہ سے اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں آپ کو بغاوت سے کون چیز نافع ہے تھہ فرمایا کہ مجھے مانع یہ ہے  
کہ اللہ نے مجھ پر میرے مائیں بھائی کا خون حرام کر دیا تھہ وہ بڑے کہ کیا اللہ نے یہ نہ فرمایا کہ ان سے جنگ نہ  
تھی کہ فتنہ نہ رہے تھہ ابن عمر نے کہ وہ جنگ تو مجھ کر چکے تھی کہ فتنہ نہ رہا تھہ اور دین اللہ کا ہو

اللہ یہ حضرت اسامہ کی کہ حضرت ابی کہی کہ مجھ کو حاجی جیسے مقام ملے یہ سب کچھ سنا اللہ عز و جل نہ دیا چکا پلا گیا حضرت عبداللہ ابن ربیع کی شہادت کے  
دس دن بعد یوں ۶۰۳۰۰ قتال ہو گیا، غائب اسی صدر میں آپ کی عمر شریف ایک سو برس ہوئی کوفہ کی حالت دیکھ کر حضرت عبداللہ ابن ربیع کی شہادت کے  
ابن ربیع شہید نہیں ہوئے تھہ بلکہ حاجی سے جنگ کیا تھی اس وقت ان دونوں سے حضرت عبداللہ ابن عمر سے یہ کہا، اللہ ایسی آپ  
امام المسلمین صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور امیر المؤمنین خاتونِ عالم کے درمیان آپ حالات کے بیان کرتے ہیں، آپ صوفی کا مطلق نواب ہیں  
اللہ حاجی کا ساتھ دے کریں، یا کم از کم حضرت عبداللہ ابن ربیع کی امداد فرمادیں۔ اللہ ایسی ان جنگوں میں مدد فرمادیں، میں جس کے ساتھ ترک  
بڑھا تو میرے ہاتھ سے مسلمان ہی مارے جائیں گے اللہ قتل مسلم نہ ہم سے خیال رہے کہ حضرت ابن عمر ان صحابہ سے ہیں جو حق تمام جنگوں کو فتنہ  
سمجھتے تھہ اور ان کے پیروں میں عافیت و قوت و تاب جاستے تھہ بعض صحابہ نے ان جنگوں کو بغاوت بھی اور حکومت کے ساتھ ترک کرکے جو گئے  
بعض نے حکومت کو علیٰ وجہی اور عافیت کے ساتھ ترک کرکے جو گئے حضرت ابن عمر عیشہ ان تمام جنگوں میں علیحدہ رہے، ہر حالت کے علیحدہ  
دلائل تھہ۔ ان کا یہ ماحول اجتماع تھا ان میں سے کوئی گنہگار نہ تھا۔ اللہ یعنی اسے ابن عمر یہ جنگ برحق ہے، فتنہ شام سے کے  
لئے ہے۔ آپ ضرور اس میں شرکت کریں، اللہ یعنی اس نیت میں فتنہ سے مراد ترک و کفر ہے۔ اور جنگ سے مراد ہے کفار سے  
جہاد یعنی ہم کفار سے جہاد حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صلوات اللہ علیہ کے راہ میں کر چکے آپ یہ جنگیں مسلمانوں کی آپس میں جو  
نوافل ہیں۔

آپ کے حکم میں پہلے فتنہ سے مراد کفر اور اس کا سب سے فتنہ سے مراد ہے اسی سبب کہ نبیؐ گذشتہ جہاد دین کے لیے تھے اللہ اب یہ قتال اسلام کی تحریک ہلا دی جس کے لیے ہے مسئلہ ہمیں اپنی عمر کا تقب ذوالفقار ہے کیونکہ جب حضرت نے انھیں اپنی قوم کی طرف مائل نہ بنا کر بھیجا تو ان کے عرض کرنے پر کئی یہ مائل نہ کی کوئی نشانہ علامہ حضرت نے ان کی حیا فدا کر دی یہاں آپ کے سامنے رہتا تھا پھر خزانہ کی لاٹھی میں منتقل ہو گیا وہ لاٹھی رات میں مشعل کی طرح جھلکتی تھی آپ نے سبای قوم کو تبلیغ کی تو آپ کی تبلیغ پر حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ کے والد تو زمانہ لڑنے والے ایمان و دین میں آپ خدمت عدلیہ میں غزوہٴ عامر میں شہید ہوئے مسئلہ بھائی امیر ہے کرم کی یاد کر خود دینی شخص اپنی قوم کی ہلاکت کے لیے جہاد و پناہ نے لڑتے ہوئے محبوب نہیں بلکہ عدلیہ جیتے ہیں ایک ایمان کی دوزخ میں ان کے سر پر صحن حاضر ہو کر صفحہ کی دیکھ کر مایوسی جاملے کی مانند نے حضورؐ یہ وہ دور و زمانہ تھے دینیں ایسی اصل ہو کر اب کمر سر مایہ مسئلہ عرب سے ملو عرب کے عربوں میں کفار عرب لڑنے کے دور و زمانہ تھے حضرت



أَهْلُ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ دَوَاهُ أَبِیْهِ هَقْنٌ فِي شُعَبِ الْإِسْكَانِ : يَأْبُ مُنَاقِبِ الصَّحْبَةِ  
 الْفَصْلُ الْأَوَّلُ - عَنْ زِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَلَئِنْ أَهْلَكُكُمْ أَنْتُمْ أَنْتُمْ  
 مِثْلَ أَحَدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مِثْلَ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَةً

جنتی لوگوں کی بول عربی ہے نہ ابی ہقی شعب ایمان حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے  
 فضائل پہ پہل فصل روایت ہے حضرت ابو سعید خدری سے نہایت ہی نصیحت فرمایا  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے صحابہ کو برا نہ کہو کیونکہ اگر تم میں کا کوئی احمد دہاڑا بھر  
 سونا نصیحت کرے تو ان کے ایک کے نہ ملے نہ کوئی چھپے نہ اوروں سے

علاقت خود ہی ہے کہ حضرت ان کے کفر سے ہے نہ کہ عربی کہنے سے کہیں عرب ہاؤں کہنے کے تاج ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی ہی  
 اس میں برکت ہے جو فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عربی تفریق میں عربیوں کی زبان عربی تفریق کا صاحب عربی زبان میں ہے عربی زبان  
 تمام زبانوں سے زیادہ فصیح زیادہ مختصر ہے عربی سے حضور کے سر پرستی ہم کو پہنچائی انہوں نے ہی کہا کہ اللہ جہاد کئے، اچھے سے ہی  
 حضور کے اقوال و اعمال دیکھے اور کئے وہ اس کا اصل یہ انہوں نے عربی اطراف عالم میں اسلام پھیلایا۔ برکت میں بلکہ یہ لوگ اللہ پر  
 و غیر عربی انہوں نے ہی جیتے وہ حضرت ائمہ کی اطلاع میں اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عربی زبان میں جو کچھ ارشادات یہ بھی معلوم  
 ہوا کہ قرآن وہ ہے جو عربی ہی ہے۔ اس کے کہنے قرآن نہیں اس کی تلاوت میں درست حضرت جبریل علیہ السلام نے جو قرآن حضور کو سنایا  
 وہ عربی تھا بعض علماء فرماتے ہیں کہ عربی ہی اس کی زبان عربی ہو جاتی ہے اسی سے قرآن وتر کے واسطے کا عربی ہی میں لکھے گئے ہیں جنت  
 کی زبان عربی ہی ہوتی ہے وہ عربی کی زبان بدل جاتی ہے۔ مسئلہ مناقب صحیح سے منقذ کی معنی فضیلت اور بزرگی اور ذات اعلیٰ رب تعالیٰ سے صاحب  
 کی یا صاحب کی کسی ساتھی شریعت میں مخلص وہ انسان ہے جو خوش و ایمان کی حالت میں حضور و اللہ کو دیکھے یا محبت میں حاضر ہوا ایمان پر اس کا  
 حاکم ہو جائے۔ اگر وہ ایمان میں رہتا ہوگا پھر مسلمان ہو کر رہا تب بھی وہی ہے جیسے شخص اس شخص کے متعلق مشہور ہے (از خود) جنت  
 مرستے میں ہی حضرت ابراہیم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی تعداد ان کے اقسام ہم بھی کچھ پہلے عرض کر چکے ہیں۔ صحابی تمام جہان  
 کے مسلمانوں کے افضل اور سب سے عزیز کے سارے صلی اللہ علیہ وسلم قطب ایک مہمان کے گرد م کو خمیس میں پہنچتے صحابہ میں علماء و فضیلین  
 بزرگ علما افضل میں پھر شہداء و جہاد پھر جہاد سے پھر جنت و نوان واسطے۔ پھر صاحب فضیلت کو صحابی ماسی میں سب عامل  
 ہیں۔ رب فرماتا ہے وَالَّذِي مَلَكَ سَمْعَهُ السَّمْعُ وَكَانَ عَاذِرًا مِّنَ الْعَاذِرِينَ وَكَرِهَ الْبُكُورَ الْكَهْدَ وَالْمُسُوْقَ  
 وَالْعَمَّانَ صحابہ کے متعلق یہی بخت ہادی کتاب میرا میری دیکھو

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَعَنْ أَبِي بُرَّةٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَفَعَ يَحْيَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيرًا مِمَّا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ الْفُجُورُ أَمْنَةٌ  
بِلسَّمَاءِ فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ إِلَى السَّمَاءِ مَا تَوَعَّدُوا أَنَا أَمْنَةٌ لِأَصْحَابِي

کو بعد سلم بخاری اطمینان ہے حضرت ابو براء سے وہ اپنے والد سے لایے جگر بنی علی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر آسمان کی  
طرف تھایا اور آپ بہت دفعہ اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاتے تھے کہ فرمایا کہ آسمان کے یہ صابان ہیں جب  
تندے جاتے رہیں گے تو آسمان کو وہ پہنچے گا کہ جس کا وہ درجہ ہے اور میں اپنے صاحب کے لیے امن ہوں کہ

سب چاروں کا ایک مقام ہو تا ہے اور ایک مقام سارے چاروں کا تو یہ ایک میراث ہوا ہوا ہے۔ یہی میراث صحابہ قرینا سوا سیر جو حضرات کے  
الہانہ کے علاوہ کوئی مسلمان خواہ غوث و قطب ہو یا نام مسلمان پہاڑ بھر سونا میراث کو سے تو اس کا سونا قرب الہی کی ولایت میں صحابہ کے  
سوا سیر کو نہیں بھیج سکتا۔ یہی حال دوزخ فیروز اور ساری عبادات کا ہے۔ جب محمد نبی کی غار دوسری جگہ کی مانند ہے پس  
خبردار گنا ہے۔ تو جنہوں نے حضور کا قرب اور دیدار پایا۔ ان کا کیا پوچھنا ابدان کی عبادات کا کیا کثرت۔ یہاں قرب الہی کا ذکر ہے  
جس حدیث میں ہے کہ اگر حرم کے طعن جہاد کے مجاہدین کی ایک جماعت کوئی کسی پچاس صحابہ کے برابر ثواب ملے گا۔ وہاں ثواب کا  
ذکر ہے۔ قرب اور درجہ کا ذکر نہیں۔ درجہ اور ثواب میں بڑا فرق ہے۔ اگر کسی سپاہی کو بادشاہ انعام دے دے تو وہ بڑا عظم کے  
درجہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ اسی حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صحابہ کا ذکر حدیث غیر سے ہی کیا جائے گی صحابہ کو ہر جگہ لفظ سے یاد رکھو یہ  
حضرات وہ ہیں جنہیں رب سے اپنے محبوب کی صحبت کے لیے بنا۔ مہربان باپ اپنے بیٹے کو روں کی صحبت میں نہیں رہے  
وہاں تو مہربان رب سے اپنے بیٹے کو روں کی صحبت میں رہنا کیسے پسند فرمایا

ربی اللہ حب ان کے سب ماضی بھی حاضر میں

چند ہ ہر با کاں حضرت تعلق اعظم میں

۱۰ یعنی حضرت ابو بکر اشعری سے ابو براء انہیں کفر و بدعت میں۔

۱۱ حضور اقدس کا اکثر آسمان کو دیکھنا یا تو انتظار کی میں ہوتا تھا یا اس لیے کہ آپ کا وطن اصل وہ ہی ہے۔ یا اس لیے کہ حضور کو انوار  
غیبیہ و عالم بالا کی چیزیں نظر آتی تھیں۔

۱۲ قیامت میں پہلے آسمان سے تارے جھڑکیں گے پھر آسمان پھٹیں گے جب تک کہ وہ آسمان پر ہیں آسمان پھٹے سے امن میں  
ہے فرمایا ہے و ردا انجوم انکسرت۔

۱۳ اس طرح کہ کبریٰ محمد میں وہ حضرات آپس کے جنگ و قتل و غیرہ آفات سے محفوظ ہیں۔

۱۔ خیال ہے کہ میر تقی میر نے اپنے نام پر جو صوفیہ اور متعلقہ کا مضمون لکھا ہے اس کا کوئی حوالہ نہیں ملتا۔ لیکن میر تقی میر کے ہاں جو صوفیہ اور متعلقہ کا مضمون لکھا ہے اس کا کوئی حوالہ نہیں ملتا۔ لیکن میر تقی میر کے ہاں جو صوفیہ اور متعلقہ کا مضمون لکھا ہے اس کا کوئی حوالہ نہیں ملتا۔

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ مَتْنَقٌ عَلَيْهِ وَ  
فِي رَوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ بَاتِيَ عَلَى اثْنَيْ عَشَرَ مِائَةً مِائَةً مِائَةً مِائَةً مِائَةً مِائَةً  
أَنْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ فِيكُمْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ يُفْتَحُ لَهُ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِي فَيَقُولُونَ  
هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جو اس مسئلہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے ساتھ رہنے والے کس کے ہاں تو انہیں فتح دی جاوے گی اللہ اس پر  
بخاوی، اللہ اس کی سعادت میں ہے فرمایا انہوں نے ہر ایک نے انہوں نے ایک لشکر بھیجا جاوے گا تو کس کے  
کو دیکھو کیا تم اپنے میں کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی کو پاتے ہو تو ایک صحابی ہائے ہائیں گے  
تو انہیں فتح دی جاوے گی اللہ پھر دوسرا لشکر بھیجا جاوے گا تو کس کے کیا ان میں  
کوئی ایسا ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو دیکھا ہو

اسلام خاصہ یہ ہے کہ ہر سال ہر ماہ کے طہور سے ہر ماہ کے بدنامیوں کے فضائل سے پھر تابعین کے بعد تبع تابعین کے  
فضائل سے ان کے وسیلہ سے جاوے گا۔ وہ میں میں کی رہائش کی عمارتیں اور فتح نصیب ہوگی اس حدیث سے تو مل اوریا کا  
ثبوت ہوا، اللہ یہ کہ اوریا اللہ کے وسیلہ سے اللہ کی رحمت آتی ہے عبادوں میں فتح نصیب ہوتی ہے کڑی کے فضل و اہمیت  
جہاں ہے۔ نثرین کریم سے نثرین ثابت ہوتا ہے کہ بزرگوں کے نزاکت۔ عمارتیں۔ بل۔ لباس وغیرہ کے ذریعہ فتح نصیب  
ہوتی ہے۔ قرآن ہے اب آیت مذکورہ ان یا تکتون انکوت یہ سببہ من ربہم وبعثہم منہم مبراہ  
آلہ موسیٰ والہ ہارون ویکورب نے عمارت کے ساتھی رہائشیوں کے لیے ایک جہاں میں حضرت موسیٰ و ہارون کے بزرگت  
عمارہ جو تا وغیرہ ایک منزلہ میں رکھے ہوئے ہیں اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بزرگوں سے نسبت بڑی چیز سے اگرچہ نسبت  
دوری کی جو حضرت جبریل علیہ السلام کی گھوڑی کی ناپ کے بچے کی عمارت کے سامنے کے کچھ سے میں جان پڑی جو قرآن مجید سورۃ  
طہ میں التفصیل مذکور ہے۔ فصحت فصحة من اللہ رسول۔

اسلئے میں اس ایک صحابی کی بزرگت سے ان کے توسل و واسطہ سے فتح نصیب ہوگی یہ مطلب نہیں کہ ان صحابی کی شہادت و سادہ کی فتح ہوگی۔  
اسلئے میں کہیں تاہی کہ جہاں میں ساتھ سے لورا ان کے توسل سے دعا جمع کرو۔ اس سے معلوم ہوا کہ وسیلہ کے لیے اوریا اللہ  
کی تلاش کرنا سنت مسلمانین ہے۔ حضور اللہ کو محبوب ہے۔

[illegible]

میں سے قریب چلتے پھرن کے بعد ایسی قوم ہوگی جو گواہی دے گی حالانکہ گواہ بنائی نہ جائے گی عیناً نہ کرے گی نہ تخریر کرے گی نہ تصانیف کی روزِ غیب بھی نہ کرے گی۔ انسان میں مروتا پانچا ہر جو کا الیکٹریٹ میں ہے کہ جسم کھائیں گے۔

اس کا یہاں پہلے قہن سے مراد صحابہ کرام ہیں دوسرے سے مراد تابعین تیسرے سے مراد متبع تابعین میں خیال رہے کہ زائد صحابہ حضور کی  
ظہور نبوت سے ایک سو بیس سال تک رہے۔ باقی قریباً سترہ سو چھتر گنگ دور زمانہ تابعین سترہ سے سترہ ایک سو ستر تک اور متبع  
تابعین سترہ سے سترہ دو سو میں تک اس کے بعد مسلمانوں میں جسے فقہے۔ فرقہ باریاں شروع ہو گئیں۔ مگر کہ مذہب  
جمیعہ وغیرہ فرقے بعد ہی کی پیداوار ہیں بدعات کا رد بعد ہی میں ہوا۔

۱۷۔ اس فرمانِ مآل کے بہت مطالب ہیں کہ کئے ہیں گناہوں کی تفریق مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ وادوات کے موجد پر جو ہر ذلکے  
کئے ہیں مجھے بلائے دئے ہوئے گئے گناہوں کے ہیں گویا دیں گئے میں صحت گزری جیسا کہ تکی کی وجہ جابرہ ہے کہ کچھ میں میں وگت ہند  
وادی سے پہنچتے پھرتے ہیں کہ کیا تئیں گزریا تئیں تو ہم مائیں تو ہم مائیں جیسا کہ تکی کی وجہ جابرہ ہے کہ کچھ میں میں وگت ہند  
اسی حدیث کے خلاف ہیں کہ اچھے گزریا وہ ہیں جو بغیر بلائے گزریا دیں وادوات کی گواہی ہر ادا سے۔

مکہ میں لوگ ہیں۔ ہوں گے مہاجر ہوں گے اور لوگ مہاجر ہوں گے انہیں کوئی ایسا نہیں ہے کہ اپنی امانت کے لیے میری فکر کرے۔

مگر ایسا ہی مولیٰ خدیجہ پوری نہ کر کے معلوم ہو کہ مدہ پوری نہ کرنا بڑا ضروری ہے۔ یہ سب لکھا ہے۔ جو عورت ہالندہ  
و جہانوں یومنا کساں شرہ مسطیرا۔ میں اسے کہ زیادہ مدہ میں مانتا، چھ ماہیں مگر انی مہینہ نذر کا پورا  
کہنا بہت ضروری ہے۔ یہ شرعی مدہ کا حکم ہے نفوس نذر جو عورتیں داند کے اسم کہ ہوا اس کا پورا کرنا بہتر ہے۔ فرض  
نہیں۔ جیسے میلاد شریف یا گیا۔ جو بی شرعہ کہ نذر میں مانتا، اس کی بحث ہماری کتاب جہاد علی میں دیکھو۔

لگے یعنی وہ لوگ بہت عتیق و آرام میں رہیں گے کام ساج کریں گے نہیں۔ جس سے موٹے ہو جائیں گے۔ انہیں موٹا ہونا بہت پسند ہوگا۔ انہوں نے غصے کا چار ذکر میں سے ایک مطلب ہے کہ سبھوٹی فتنی ملو کریں گے۔ بایہ مطلب سے کہ بہت مالدار ہو یا پسند کریں گے تاکہ موٹے ہمارے رہیں وہ جو حدیث شریف میں ہے کہ نہ غصے سے موٹے نہ کدو پسند کریں۔ اس سے وہاں بھی موٹاپے سے یہ ہی احتمال ہے (مرکات) :

يَخْلِفُونَ وَلَا يَسْتَحْلِفُونَ مَشَقَّ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ  
يَخْلِفُ قَوْمٌ يَحْتُونُ الثَّمَانَةَ ۝ الْفَصْلُ الثَّانِي عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُرَاكُمْ أَصْحَابِي يَأْتُهُمْ خَبَارُكُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَدُونَهُمْ ثُمَّ  
الَّذِينَ يَكُونُهُمْ ثُمَّ يَطْهَرُ الْكَذِبُ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَخْلِفُ وَلَا يَسْتَحْلِفُ وَ  
يَشْهَدُ وَلَا يَسْتَشْهَدُ إِلَّا مِنْ سَرَّةٍ يَجُودُهُ الْجَنَّةُ فَلْيَسْتَعِزَّ الْجَمَاعَةُ قِيَانًا

علا کہ تم نہ لیے جاؤ گے (مسلم بخاری) اللہ مسلم کی روایت میں حضرت ابو ہریرہ سے ہے کہ پھر ان کے پیچھے ایسے  
لوگ آئیں گے جو نہ پایا پسند کریں گے دوسری فصل روایت ہے حضرت عمر سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے کہ میرے صحابہ کی عزت کر دیکھو کہ وہ تمہارے بہترین ہیں پھر وہ جو ان کے قریب ہیں پھر وہ جو ان  
کے قریب ہیں پھر جو ان کے قریب ہیں پھر جو ان کے قریب ہیں پھر جو ان کے قریب ہیں پھر جو ان کے قریب ہیں پھر جو ان کے قریب ہیں  
گوئی لکھو جاوے گا ان کو جو جنت کا وسط چاہے وہ جماعت کو مضبوط پکڑے گا کیونکہ شیطان

۱۷۰ یعنی بہت کم کسے کے پاس ہوں گے اور جنہوں کی یاد کرنا کے مبارک ہیں وہی لوگ کہہ چکا ہے کہ تم پہلے بات  
پہچانے یا یہ مطلب ہے کہ وہ لوگ سے تمہارے جھوٹے ہوں گے اپنا اعتبار دے کے سے بات نہ تم کا کریں گے پھر  
وہی لوگ کو اس کا قہر نہ ہوگا۔ خیال رہے کہ سب انہیں کھائے سے روزگار کھائے۔ روزگار کھائے۔ پھر جو ان کے قریب ہیں  
حال ہوا۔ (در بخاری)

۱۷۱ حالت کے میں بھی ایسی ہستی عرض کر دیتے ہیں کہ اس سے مل کر جاوے۔ مؤلف احمد بخاری۔ اللہ کی رحمت سے حضور انور  
کی صحبت الیٰ احمد سے علم و عمل حاصل کے حصول کی نسبت ان وہ تو انہیں کی زشتوں سے بڑھ گئے اگرچہ کہ صرف ایک نظر ہوا  
جہاں پر ان کی زندگی انہیں ایمان شہود حاصل ہوگا۔ حضور کے مجال پر ایک نظر وہ کام کرتی ہے جو عمر کے پچھے خود میں میں کر  
کے کوئی اس میں نہیں ہو سکے۔ رزاق اللہ است۔ اگے میں انہیں دو تین مہینوں بعد انہوں سے انہیں میں کہ ان میں اکثر عادل یا مستعد الحال  
ہیں خائن تھوڑے مگر ان کے لوگ سے کہ جس میں کہ ان میں فاسق۔ بدو عادل کم ہیں بلکہ ان زمانہ کے فاسقوں میں جتنی حیثیت  
دی تھی ان کے بعض عادلوں میں اتنی جیسے حریت ایمان برافروختہ رہی ہے جیسا کہ ان کے زمانہ ہے۔ محمد بن قاسم کا اندھنہ کج جاہ میں یوسف کی ایک فریت ہوا  
کی بنا پر وہاں جماعت صحابہ کے عقیدے اختیار کرے ان کے سے اعلان کرنے کی کوشش کرے یہ حالت المؤمنین کی راہ چلے جیسے امام  
سلمانہ کی راہ چلے گا۔ پرچہ گوہر الیٰ سمت والیٰ غت ہی کار سے گا۔ اسی لیے اس کے نام میں جماعت داخل ہے الیٰ سمت و جماعت و



الشَّيْطَانُ مَعَ الْفَذِّ هُوَ مِنَ الْإِثْمَيْنِ أَبْعَدُ وَلَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِكَامُرٍ إِلَّا  
فَاتَ الشَّيْطَانُ ثَلَاثَهُمْ وَمِنْ سَرَّتْ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ  
مُؤْمِنٌ رَدَاهُ وَكَفَّ جَابِرُ عَنِ التَّبَعِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَا تَمَسَّ الْكَلِمَاتُ سَائِلِي أَوْ رَأَى مَنْ رَأَى رَوَاهُ السُّنَنُ فِي وَعَرْ

شیطان کیسے کے ساتھ ہوتا ہے لے اور وہ دوسرے دور رہتا ہے کہ کوئی شخص کسی اجنبی عورت سے خلوت نہ کرے کہ شیطان ان کا میرا ہوتا ہے اور میں کو اس کی نیک خوشی کے لئے اس کی برائی تمکین کرے تو وہ مؤمن ہے کہ نہایت سے حضرت جابر سے وہ نبی سے اللہ علیہ وسلم سے رادی فرمایا اس مسلمان کو آگ نہ چوسنے کی جس نے بچے دیکھا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا (ترمذی) روایت ہے حضرت

سے میں جو عقائد و اعمال میں مسلمانوں کی جماعت سے الگ رہا وہ شیطان کا ساتھی ہے روزِ قیامت سے الگ شیطان انسان کا بھیڑا ہے وہ بھیڑا بکریوں کے گرو پر حملہ کرتا ہے وہ دال یا کنہ سے دال بکری کو جلد سار سے یہ مضمون کتاب الاعتصام میں گزر چکا ہے عورت سے مرد جنسی خلوت سے منع اپنی ذمہ داری میں بیٹھتا ہے اور مرد عورتوں سے اپنی بوجی اس حکم میں دخل نہیں بلکہ جو عورت صرف عورت تو ہو کہ اسی سے نکاح جیتے کے لیے حرام ہو کر ذکر و محرم ہو جیسے مائیں اسی سے جنسی خلوت بہتر نہیں جب کہ وہ جوان ہو دریکھو شامی خیال رہے کہ دودھ کے بھائی ہیں دودھ کے چھپانے سے پردہ فرض نہیں کہ خلوت ان سے بھی بہتر نہیں جبکہ دلدل جو ان ہوں کی کہ وہ اگرچہ حرام تو ہیں مگر ذمہ نہیں۔

سے جنی خلاصت ابان یہ ہے کہ اسی کو اپنی بانی اپنے گناہ سے معلوم ہوں ان پردہ تم کرے اللہ اپنی نیکیاں اچھی معلوم ہوں ان پر غرض کہ اس کا دل مفتی ہوتا ہے جو اسے برے بھلے کاموں کا فتویٰ دیتا رہتا ہے اللہ ایسا ایمان نصیب کرے صنف کو اس حدیث کا حوالہ نہیں ملتا حدیث سنائی شریف کی ہے اس کی اسناد کے سارے راوی قوی ہیں سوار ابراہیم ابن حسن خشتی کے کہ اس سے مسلم بخاری نے حدیث نہیں لیں مگر وہ بھی ثقہ ہیں لہذا حدیث صحیح ہے اور اس مضمون کی احادیث احمد ابن حنبلین و طبرانی حاکم و بیہقی نے بھی روایت کیں۔ (مرقات)

سے میں جس نے بہت ایمان مجھے دیا اور ایمان پر ہی اس کا ساتھ ہوا وہ دوزخ سے محفوظ ہے گا لہذا جو لوگ حضورِ اقدس کے بعد مرتد ہو کر مرے وہ اس بشارت سے علیحدہ ہیں یوں ہی جن لوگوں کو اخلاص سے مسابکرم کی صحبت نصیب ہوئی ان کی خدمات میسر ہوں گی وہ بھی دوزخ سے محفوظ ہیں ہم صحابہ و تابعین کا رقبہ پہلے بیان کر چکے ہیں کہ مصابیت کے لیے ایک نظر جان مصطفویٰ دیکھ لینا کافی ہے گراہیت کے لیے صحابہ کی صحبت خدمت ضرور کا ہے اس فرمانِ عالی کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں نیک اعمال کرنے سے برے

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَلَّهُ فِي  
أَصْحَابِي اللَّهُ أَلَّهُ فِي أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوهُمْ غُرَضًا مِنْ بَعْدِي فَمَنْ  
أَحَبَّهُمْ فَمِنْ أَحِبِّهِمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَمِنْ أَبْغَضِهِمْ وَمَنْ أَدَاهُمْ فَقَدْ

حضرت عبداللہ ابن مسفل سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے صحابہ کے متعلق اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے صحابہ کے بارگاہ میں اللہ ڈرو اللہ ڈرو میرے بعد نہیں شمار نہ بناؤ کیونکہ میں خدایان سے محبت کی تو میری محبت کل دجہ سے ان سے محبت کی اور میں نے ان سے صفت رکھی تو میرے بعض کی دجہ سے ان سے بعض دکھا لے

احمال سے بچنے یا ان سے قرب کرنے کی توفیق دے گا۔ جس سے وہ دروغ سے بچ جائیں گے عوام میں مشہور ہے کہ جو پاک  
بٹن خریف میں حضور ابا مخنی تکو زید الدین کے مقبرہ کے مینشتہ دروازے میں داخل ہو جاوے وہ جنت ہے  
وہاں بھی مصعب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اسے سنی اعمال کی توفیق دے گا اور اس دروازے میں داخلہ کی برکت سے  
گزشتہ گناہ صغیرہ معاف فرمادے گا گناہ کبیرہ سے بچنے کی توفیق دے گا رب فرماتا ہے ادخلوا الباب  
محمداً وقریبوا حطه فعمد نکو حطایا کھو یہ مصعب میں کہ ان نوروں کے سیلے گناہ حلال ہو گئے۔ مولانا  
فراتہ ہیں

محفلت عربیہ میں ران مصطفیٰ والذکی یحییٰ بن ولید

جن اکھیاں نے دبر دیکھیا وہ اکھیاں تک بیاں  
 قوس میوں سے ساجن ملیا جن آسان لگ گئیاں

حضرت امیر محمد مجتبیٰ دہلوی کا شمار کرامات میں ہستی جو نے کا درمیان ہے ۔ احمد علی ابن حبان نے اور عبد الحمید نے روایت حضرت ابن عمر حدیث نقل فرمایا کہ طوبی عن رانی و اص بن بطریق عن ابی اسامہ سبعة مرات امرقات تہرجے دیگر کہ خبر پر کیا لا سکے اسے ایک بار رک اندر جہجے میردیکھے ایسا ہے اے سات بار مبارک خیال رہے کہ ماس کے صحابہ جنہجے میں گر عشرا مشرو وہ ہیں جنہیں ایک حدیث نے جمع فرمایا اور نہ علم سے صحت میں عشرا مشرو یہ ہیں ۔

ره یار بهشتی اند قطعی و  
بویگر و مرغی و عشمان

سعد است و سعید و یوسفین

سلاہ لے کر میرے صحابہ سے بعض حجر سے بعض سے قرآن کے رکعتیں صاب سے محبت مجھ سے محبت ہے صحابہ کی شان قربت اونچی ہے۔ دینِ ظہیر کے خاد و غار سے محبت وہاں کے جانوروں وہاں کے کتوں سے محبت حضورِ انور سے محبت کا درمیانی ہے اور اس کا نتیجہ بھی حیرتِ حضرت علیؓ پر کی قدس سرہ دینِ انورہ ہی ایک دعوت میں کھانا کھا رہے تھے کہ ایک کنّا آگیا کہ سنو! دھڑکی میری جس کے ہاتھ کی ٹانگ

أَذَانِي وَمَنْ أَذَانِي فَقَدْ أَذَى إِلَهَهُ وَمَنْ أَذَى إِلَهَهُ قَتَلَهُ أَنْ يَأْخُذَهُ رَوَاهُ  
 التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ أَصْحَابِي فِي أَمْتِي كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ لَا يَصْلَحُ الطَّعَامُ  
 إِلَّا بِالْمِلْحِ قَالَ الْحَسَنُ فَقَدْ ذَهَبَ وَلَحَنًا فَكَيْفَ نَصْلَحُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّكْتَةِ  
 وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْسِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِي يَمُوتُ بِأَرْضِهِ إِلَّا بَعِثَ قَائِدًا وَنُورًا

اور میں نے نہیں بتایا اس نے مجھے بتلایا اس نے خدا کو ایذا دی اور میں نے اللہ کو ایذا دی تو قریب ہے کہ اللہ اسے  
 پھٹکے (ترمذی) اور فرمایا یہ حدیث غریب ہے۔ روایت ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے کر میرے صحابہ کی مثال میری امت میں کھانے میں نمک کی سی ہے کہ کھانا بغیر نمک کے درست  
 نہیں ہوتا تھے من نے فرمایا کہ ہمارا نمک تو چٹا لگی ہم کیسے درست ہوں گے (شرح سند) روایت  
 ہے حضرت عبداللہ ابن بربیدہ سے وہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے کر میری کوئی صحابی کسی زمین میں وفات نہیں پاتا مگر وہ قیامت کے دن ان کا پیشرو

قوت تھا آپ کھا چھوڑ کر جاتے یہ کہتے ہوئے کہ یہ دین کا تاج ہے (سے زائد)۔ کہتے کہ گور میں اٹی لیا اچھی کڑی پیاز کر اس کی انگ  
 سے اندھ بھی گھولائے علاج کرایا حق سب کچھ کرایتا ہے جنہوں سے جو چھو کر لے کے کھنے کا شان کیا بھڑک  
 لے بیٹھا صبر کام میں سے کھا کر تھکا تھکا نہ نہایت مجھے ستانا ہے نام اک فرماتے ہیں کہ صحابہ کو برا کہنے والا حق کا مستحق ہے کہ  
 اس کا ٹیلہ بدوبت رسول کی دلیل ہے حقوۃ اور عداوت رسول عداوت ربیب ہے ایسا مردود و زخ کا مستحق ہے۔  
 سن لیں جیسے نمک ہوتا ہے تھوڑا اگر رسا سے کھانے کو درست کر دیتا ہے ویسے ہی میرے صحابہ پر امت میں ہیں تھوڑے  
 مگر سب کی اصلاح ان کے ذہن سے ہے۔ ریل کا پلاؤ ڈب جو انجن سے متصل ہے وہ ساری ریل کو انجن کا فیصلہ پہنچاتا ہے انجن  
 سے وہ کھینچتا ہے اور بار سے ڈب اس کے ذریعہ کھینچتے ہیں۔

مگر وہ جس بصر کی فرماتے ہیں کہ اب ہم حضرات صحابہ کا وہاں کیسے کریں ان سے روایات کیسے لیں ان سے حضور کے حالات کیسے  
 پرچھیں وہ تو پہلے گئے اصطلاح سے مراد ہے مرید اور مین ہمارے اندر وہ لذت سوز و گذار کیسے پیدا ہو وہ حضرات نہ رہے خیال  
 سے کہ خود میں میری کھانہ میں ایک کوئی صحابہ موجود تھے مگر چونکہ اب ان کا نام نہ ختم ہو رہا تھا اس لیے آپ یہ اتنی فرماتے تھے (نفسا شہد)

ان کا ترجمہ گامہ (ترجمہ) اور فرمایا یہ حدیث غریب ہے اور ابن مسعود کی حدیث کو مجھے کوئی شہ پہنچائے الخ زبان کی حفاظت کے باب میں ذکر کر دی گئی تھی تیسری فصل مذکورہ ہے حضرت ابن عمر سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم ان کو دیکھو جو میرے صحابہ کو بُر کہتے ہیں تھ تو کہو کہ تمہاری شریعت اللہ کی پھٹکار تھ (ترجمہ) روایت ہے

سلسلہ یعنی تہیں سرریبی میں میرے کسی صحابی کی دعوت دوسری جوں کے قیامت کے دن اس ہرزہ میں کے سامنے مسلمان ان میں ہونگے  
جلو میں لشکر کی طرت چلیں گے اور یہ صحابی ان سب کے لیے روشنی تھیں جوں کے گئے ان کی مدد میں سارے لوگ ہزاروں کے ہستہ تک  
در ہستہ سے جنت تک پہنچا دینا وہی ہے جو تھے جو کے سپہیں تھے ۔

۱۷۰ یوں صحابہ میں وہ حدیث یہاں تھی ہم نے نسبت کا سہارہ رکھتے ہوئے باب حفظ الہام میں بیان کر دی ہے۔  
۱۷۱ اس فرمانِ ماری میں فیہی جبر بھی ہے کہ آئندہ مسلمانوں میں دشمنانِ صحابہ پیدا ہوں۔ جسے اور یہ کہ ایسے دشمن خود صحابہ کے زمانہ ہی میں پیدا ہو جائیں گے۔ چنانچہ خلافتِ مدینہ میں عبداللہ بن سبا جو دوسرے مذہبِ دفعی ایجاد کیا اور چھلایا غرضیکہ اس فرمانِ ماری میں وہ فیہی تحریر ہیں۔

اسی طرح کہ جو کسی پر بخت کرے مردود سنت کے ذوق و محبت خوار اس کو کب کرنے والے پر پڑتا ہے حتیٰ شریک  
میں اسی جانب اشارہ ہے کہ کسی کے کام پر بخت کرنا اس سے اور عاجل پر بخت کرنا اور دیکھو یہاں علی مدکو فرمایا حکم  
نہیں فرمایا حضرت محمد نے ان کفار سے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کھتے تھے فرمایا شھر

البحر ولسب له كعبه      صبر كما البحر كما نداء      (مرات)

حدیث مرفوعہ میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خزانہ میں ایک قوم یہاں ہوگی جنہیں یہ فتنہ کی جاوے گا تو ان کو کفر اسلام کر دینے کی بجائے جوں جوں سے اوروں کو گمراہ کر دینے کو میں نے اللہ سے پتہ کیا ہے کہ جو لوگ گمراہ ہو کر دھرم کا گناہ دے گا اس کا ارتکاب جواہر حق، داسی قندار میں ہے خواہ وہ سالہا لکھ بیتوں میں سے ہو یا صرف ایک بیت کے دروازے پر نہایت بڑے رہنے والے کے دروازے پر۔

عَمْرُ بْنُ الْحَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
سَأَلْتُ رَبِّي عَنْ اخْتِلَافِ أَصْحَابِي مِنْ بَعْدِي فَأَوْحَى إِلَيَّ بِأَمْرَيْنِ أَحَدُكُمَا  
عِنْدِي بِمَنْزِلَةِ النُّجُومِ فِي السَّمَاءِ بَعْضُهَا أَقْوَى مِنْ بَعْضٍ وَبِأَنَّ نَوْرَ مَنْ أَخَذَ  
بِشَيْءٍ مِنْهَا هُوَ عَلَيْهِ مِنْ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِي عَلَى هُدًى قَالَ وَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابِي كَالنُّجُومِ نِبَا يَهْمُرُ قَسَمَتُمْ  
إِهْتَدَيْتُمْ رَوَاهُ رِزِينَ بَابُ مُنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ - الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

حضرت عمر بن خطاب سے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بارگاہی مناظر میں اپنے آپ سے اپنے صحابہ کے اختلاف کے متعلق سوال کیا جو میرے بعد ہو گا تو مجھے وہی فرماؤ کہ اے محمد تمہارے صحابہ میرے نزدیک آسمان کے تاروں کی طرح ہیں کہ ان کے بعض بعض سے قوی ہیں اور سب میں نور ہے تو جس نے ان کے اختلاف میں سے کچھ حیرت لیا جس پر وہ ہیں تو ان میں سے نزدیک ہدایت پر ہے نہ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ تامل کی طرح ہیں تو تم ان میں سے جس کو پیروی کر دو گے ہدایت پائو گے (رِزینی) حضرت ابو بکر صدیق کے نقائص تک پہلے فصل

۱۔ یہاں اختلاف سے اجتہاد کی اصل و اصل فقہ مراد ہے اس میں میں نے جو کچھ میرے صحابہ میں اختلاف ہوں گے خیال رہے کہ صحابہ کرام کی آس کی جگہ اختلاف کی باہر تھیں نہ کہ عداوت کی۔ یہ جیسے حضرت سارہ اور جناب ماجرہ کا اختلاف یا جیسے برادران بوسیف علیہ السلام کا مصرب بوسیف علیہ السلام سے اختلاف میں کا انجام بخیر ہوتا ہے ہم کسی کو برا نہ کہیں اس کے باوجود وہ ایک دوسرے پر محرم و کریم تھے یہ فرمایا ہے وجہاً بیہودہ۔

۲۔ اس فرمان مال سے عظیم مورد ہے کہ یہاں اختلاف سے مراد واقعی مسائل میں اختلاف ہے۔ جو شخص کسی صحابی کے فتوے پر عمل کرے یا نجات پاوے گا اگر وہی جیسے امام اعظم و امام تافض و غیر جم صحابہ ہی کے تقلید یا امام اعظم حضرت عبداللہ ابن مسعود کے امام تافض حضرت عبداللہ ابن عباس کے اکثر مسائل میں تابع ہیں دونوں ہدایت پر ہیں۔

۳۔ یہاں کہہ دینا چاہیے کہ حضرت نے اپنے صحابہ کو ہدایت کے تار ہے فرمایا اور دوسری حدیث میں اپنے اہل بیت کو کشتی دریا، سند کا مسافر کسی کا بھی حاکم نہ ہوتا ہے اور تاروں کی رہبری کا بھی کہ جہاز تاروں کے رہنما ہی ہیں سند میں جتنے ہیں۔ یہی عرج اسناد مسلمہ ہی، امام زنگی میں اہل بیت، امام کے بھی محتاج ہیں اور صحابہ کرام کے بھی حاجت مند امت کے لیے صحابہ کی اقتداء میں ہی اجتہاد و عمل پر ہے۔ مگر سابق جو ہے متفق کی متفق و درگاہت ابو بکر صدیق کا نسب صرف ہے عبداللہ ابوبکر، ابن عباس و ابوقحافہ

مسجد نبوی شریف کی اصل میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے دس دہائیوں قبل خرید کر وقف کی (ابن ابی کاسمہ ص ۵۵) بعد میں حضرت عثمانؓ نے اس کی دیواریں خراب کر دیں۔ ۵۲ عیسوی یا تو ہمارے غلط رخ کے پیش سے ہونے والی دہشت

وَمَوْدَّتُهُ لِتَبْقَيْنَ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةً إِلَّا خَوْخَةً أَيْ بَكْرَةً فِي رَوَايَةٍ كَوْ  
 كُنْتُ مُنْخَذًا أَخِيلًا غَيْرَ بَنِي لَا تَخَذْتُ أَبَابَ صَدْرِي لِأَمْتَفَقَ عَلَيْهِ  
 وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

اور اس کی دوستی سے مجھے مسجد میں کھل کر کھڑی نہ رکھی جاوے سوا ابوبکرؓ کی کھڑکی کے کہ دوسری روایت میں  
 یوں ہے کہ اگر میں اپنے رب سے سوا کسی کو دوست بناتا تو ابوبکرؓ کو دوست بناتا کہ (مسلم بخاری)  
 روایت ہے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے وہ نبی سے اللہ علیہ وسلم سے راوی ہے فرمایا

جس کی محبت دل کی گہرائی میں اور تہ جاوے حضور کا ایسا محبوب صرف اللہ ہی ہے ایسا ہے غلبہ فتح سے یعنی حاجت یعنی وہ دوست  
 جس پر توکل کیا جائے اور مردت کے وقت اس سے شکل نشان حاجت دہائی گزائی جاوے حضور اللہ کا ایسا کار باز حاجت روا  
 محبوب سوا خدا کے کوئی نہیں دراصل محبت حضور کو جناب صدیق سے بہت ہی ہے +  
 صلہ یعنی ہم عظمت محبت کی نفی نہیں کر رہے ہیں منافی حاجت دہائی کی محبت کی نفی ہے یا بگڑی دہائی محبت کی جو صورت یک  
 سے ہی جو ملتی ہے امانی محبت ان سے علی وحدہ التکمال ہے خیال رہے کہ حضرت صدیقؓ نے کبھی حضور کو بھائی کہہ کر  
 پکارا نہیں کہ یہ خواہے لا یجسود بعد الدحول :-

صلہ خواہے کھڑکی یا یعنی چھڑا دروازہ جس صحابہ کرم کے مکانات مسجد کے متصل تھے انہوں نے اپنے گھروں کی دیواریں میں مسجد  
 کی طرف روشندان اور محبہ لٹے دروازے رکھے تھے کہ روشندانوں سے حضور کو دیکھ سکیں اور آسانی سے مسجد میں آتے جا  
 رہیں ان سب کے بعد کر دینے کا حکم دیا سوا صدیقؓ کے کہ دروازے کے خیال رہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے درگھر تھے  
 ایک مسجد شریف سے متصل دروازہ مقام منج میں یہ اس کھڑکی کا ذکر ہے جو مسجد سے ملے ہوئے مکان میں تھا اب باب اصدیق  
 اس مکان کی یاد گار ہے لہذا مرقعات کا یہ فرمانا کہ آپ کا قبر تو مقام منج ہی تھا چکر کی مسجد نبویؐ کی طرف کیسی اور اس کی اولین صلافت  
 سے کہ انچہ قری نہیں۔

صلہ حیاں رہے کہ آپ کا نام عبداللہ ہے اور کنیت ابوبکر ہے عرب کے معنی ہیں والا جیسے جو پر رہی واسے کر کے معنی ہیں لوہیت، اسی سے  
 ہے کورہ۔ باکرہ۔ اور بکرہ ابوبکر کے معنی ہیں کہ وہی ہے جو کہ آپ ایمان۔ ہجرت حضورؐ کی وفات کے بعد وفات میں اور قیامت  
 کے دن قبر کھینے وغیرہ سب کاموں میں آپ ہی ہوں گے اسی سے آپ کو ابوبکرؓ کا کنیہ رضی اللہ عنہ بھی حیاں رہے کہ مسجد نبویؐ کی تعمیر  
 کے بعد حضورؐ نے حضرت علیؓ کے متعلق یہ راویا تھا کہ مسجد میں صرف علیؓ کی کھڑکی رہے جس پر جناب عزہ نے شکایت کی تھی کہ یا رسول اللہؐ اپنے اپنے  
 بچاؤ کو تو اس کی اجازت میں دی ہو چھا نہ بھائی کو اجازت دے دی فرمایا کہ میں نے میں حکم دیا بکر یہ حکم اسی ہے اور حضرت صدیقؓ کی کھڑکی اجازت وفات

ابوبکر صدیقؓ  
 کے فضائل

ابوبکر صدیقؓ  
 کے فضائل



اگر میں کسی کو دوست بنانا تو ابو بکر کو دوست بنانا لیکن وہ میرے بھائی اور میرے ساتھی ہیں اور اللہ نے تمہارے صاحب کو دوست بنایا اسلئے (مسلم) روایت ہے حضرت عائشہ سے فراق میں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض میں فرمایا کہ میرے پاس اپنے والد ابو بکر کو اور اپنے بھائی کو بلاؤ تاکہ میں ایک تحریر لکھ دوں تاکہ کوئی مجھے غور سے نہ کہے کہ کوئی تشاکر نے والا تشاکر سے یا کہنے والا کہے کہ میں یہ

۱۷ صاحبکم سے مودود و حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے یہی اللہ نے مجھے اپنا خلیل اپنا دوست بنا دیا ہے تو میں نے  
 بھی اس کو اپنا خلیل بنایا اس کے سوا کوئی نہیں بنایا یا خیر اس کے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر مومن کے صاحب یعنی ساتھ رہنے  
 والے ہیں رب نزلنا ہے دعا صاحبکم و عیسوں اور نزلنا ہے صاحب صاحبکم دعا ہدی کیونکہ حضور انور ہر  
 مومن کے دل میں ایمان میں جان میں سفر میں قبر میں حشر میں ساتھ رہنے میں حضور ہر مومن کے ہر ذلت ہر جگہ کے مانتی میں جیسے جان  
 جسم کہ اس شخص میں رہے کہ حضرت ابراہیم بھی خلیل اللہ ہیں اور حضور محمد بھی نگرانہ دوزن حقوں میں نزلت ہے غلت محمدی اعلیٰ و اکمل ہے  
 غلت ابراہیمی کے جناب ابراہیم اللہ کے ایسے خلیل ہیں کہ جو رب کہتا ہے وہ آپ کرتے ہیں، مگر حضور اللہ کے ایسے خلیل  
 کہ جو آپ کہتے ہیں وہ رب کہتا ہے و بخیر نزلنا ہے حضور صاحبکم ساتھ فرما ہا اور فرمایا ہے و صوف یعطیک  
 و رزقک و صوفی اسی لیے حضور کا لقب ہے جیب اللہ۔ جو حضور انور کا جواب ہے وہ بھی اللہ کا دوست ہے ہر مانتا ہے فانی و فی  
 جیب صاحبکم اللہ۔ مسجد کی چٹائی۔ مٹا وغیرہ سب مسجد کی طرح اللہ کی ہوا جاتی ہیں۔ یعنی وقف۔

[illegible]

وَلَا وَبِأَبِي اِمْلَةٍ وَالْمُؤْمِنُونَ اِلَّا اَبَابِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي كِتَابِ الْحَمِيدِ نِي  
اَنَا اَدْنٰى بَدَلْ اَنَا دَلَا: وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعَمٍ قَالَ اَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اَللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَاةٌ فَكَلِمَتُهُ فِي شَيْءٍ فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ قَالَتْ يَا  
رَسُولَ اَللّٰهِ اَرَأَيْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْكَ كَاَنَّهَُا تَرْيِدُ الْمَوْتَ قَالَ  
فَاِنْ لَمْ تَجِدْنِيْ فَاِنِّيْ اَبَابُكُمْ مِّثْقَلٌ عَلَيْهِ: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ اَلْعَاصِ

لیکن نہیں، سداہ بریں ابو بکر کے سوا کوئی نہ کر دیں گے نہ (اسلم) اور کتاب حمیدی میں بھائے نا  
ولا کے انا، دن ہے۔ رعایت ہے حضرت جبر بن مطعم سے کہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس ایک عورت آئی اس نے کسی چیز کے متعلق حضور سے بات کی کہ تو اسے حضور نے دہاڑ  
حاضر کی کا حکم دیا وہ جل یا رسول اللہ فرمائیے تو اگر میں آؤں اللہ آپ کو نہ پاؤں شاید اس کی مراد موت تھی  
فرمایا اگر تو مجھے نہ پائے تو ابو بکر کے پاس آ جانا فہم دسم بھائی رعایت ہے حضرت عمرو بن عاص سے

ہمستہ کسی کو خلافت کا حق نہیں، دوسرے بعد ایک عبارت پر مشیرہ سے یہی دلائل کیوں کدین

صلی اللہ تعالیٰ کی اللہ دوسرے کی خلافت پسند داسے گا کیونکہ فیصلہ فرمایا ہے کہ جلیل رسول جناب مدنی المرحوم اللہ  
رسول کی کھاد کو روٹ دیں گے کیونکہ ان سب کو سلام ہے کہ افضل حلیہ ہونا چاہیے اور بعد رسول افضل خلق حضرت صدیق اکبر  
ہیں پھر ایسا ہی ہوا کہ سدا بن عبادہ نے خلیفہ ہونے کی تمنا بلکہ شمشک کی اگر مسلمان کا متعلق فیصلہ جناب صدیق اکبر کی خلافت  
پر ہوا۔ وفات کے دن جو حضور نے کاغذ و علم منگا یا تھا شاید حضرت صدیق اکبر کے لیے خلافت لکھنا جاتے تھے۔  
حضور اللہ کے خلافت نامہ لکھنے میں بھی تینہ مسافروں کو تعظیم تھی کہ خلیفہ کا چناؤ اس طرح بھی ہو سکتا ہے جین دوٹ کے ذریعہ  
سے آپ فرمائیے فضل بن عبد مناف کی لاد سے آپ امام جبر ہے کہیت ابو محمد فتح مکہ سے ایک سال پہلے خیر کی فتح پر  
ایمان لائے حضرت ابو بکر صدیق کے ناگرد تھے۔

سے یا کوئی مسند پوچھا پوچھا استہ تو کہ ہے کسی مقدمہ میں حاکم کا  
تاریخ دیا جائز ہے اس کی اصل یہ حدیث ہے کہ حضور نے اسے کل کی تاریخ دی۔  
سے یہ واقعہ حضور کی وفات شریف سے تریب کا ہے اس لیے کہ اس طلب یہ تھا کہ حضور کی سے پہلے وفات یا نہیں تو کس سے  
فیصلہ کر لیں۔

شہ یعنی اگر یہی وفات ہو جود۔ تو ابو بکر صدیق سے اپنا فیصلہ کر لیا اس فرمان میں حضرت صدیق اکبر کی خلافت کی طرف اشارہ ہے۔

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلَى جَيْشٍ ذَاتِ السَّلَاقِيلِ قَالَ  
فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَيْ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ فَأَتَيْتُهُ قُلْتُ مِنَ الرِّحَالِ  
قَالَ أَبُو هَاقُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَقَدْ رَجَعَا لَمْ يَكُنْ خَافَهُ أَنْ يَجْعَلَ بِي  
فِي أَخِيهِمْ مَشْفِقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قُلْتُ لِرَجُلٍ أَيْ النَّاسِ  
خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ذات سلاسل کے لشکر پر اسیر بنا کر بھیجا ملہ فرماتے ہیں کہ میں حضور  
کے پاس آیا میں نے کہا لوگوں میں آپ کو زیادہ پیارا کون ہے فرمایا مائش میں نے کہا مردوں میں انس فرمایا  
ان کے والد ملہ میں نے عرض کیا پھر کون فرمایا عمر پھر حضور نے چند حضرات گناہے تو میں چپ ہو گیا اس خوف  
سے کہ بھان سب کے آغوش میں کوئی دستہ بنامی اور ملت ہے محمد بن حنفیہ گئے فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد  
سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں کون بہتر ہے وہ فرمایا ابو بکر میں نے کہا پھر کون فرمایا

مسند  
الشمس  
الاسمر

ذات سلاسل وہ یہ خود ہمدی روز کے فاضل پر ایک جنگ کا نام ہے یا تو یہاں سرکس نے سلاسل کے مقابل میں اپنے کو زخمی  
ہے بلکہ یہ ضاکر بھاگ نہ سکیں یا وہاں ایک کتوی کا نام سلاسل سے جیسے کج خیر کے راستے میں ایک منزل کا نام مسند ہے  
یا وہاں کا ریتہ زخمیوں کا طرح ہے ان وجوہ سے اسے ذات سلاسل کہتے ہیں اسے حضور نے حضرت عمر ابن ماس کو تین سو  
صحابہ پر اسیر بنا کر وہاں بھیجا انہوں نے حضور سے لگ بھگ طلب کی تو ایک اور جماعت صحابہ بھی جس میں حضرت ابو بکر و عمر اور ابو عبیدہ  
ابن جراح بھی تھے۔ حضرت عمر ابن ماس نے جو دیکھا کہ حضور انورؐ نے مجھے آج حضرت صدیق و فاروق پر بھی اسیر بنا دیا تب وہاں  
پر یہ سوال کیا تو یہاں مذکور ہے وہ سب کے کہ میں ان بزرگوں سے بھی افضل ہوں اور ان سے

بہت کاست نہیں ہیں ایک محبت عائشہ صدیقہ سے زیادہ ہے دوسری قسم کی محبت حضرت فاطمہ سے زیادہ لہذا  
یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں کہ اس سوال کے جواب میں فرمایا مجھے بہت پیاری فاطمہ زہراؓ ہیں اور مردوں میں ان کے  
خاوندؓ یعنی میں تو اس خیال میں تھا کہ چونکہ حضور انورؐ نے مجھے اس لشکر کا امیر بنایا جس میں حضرت صدیق و فاروقؓ پہا پیار  
شان سے تھے لہذا میں ان سے بھی افضل ہوں گا مگر یہ نگاہ میں قرآن سے بہت ہی فاضل رہیں اور انہوں نے جو کہ میری باریک  
تجزیں ان سے کئے اس لیے میں پرچہ سے بلند ہوا تاکہ پردہ ہی سے لگاؤ آپ محمد بن علی بن ابی طالب ہیں آپ کی والدہ کا نام خولہ بنت  
جعفر بن عباس ہے تعذیبی حقیقت سے نہیں جو خلافت صدیقی میں گرفتار ہو کر جنگ یدامی میں اور حضرت علی کو دیکھیں آپ تا بھی مشہور عالم بڑے  
بہادر تھے ایک بار ایک ذرہ حضرت علیؓ کی خدمت میں پیش کی گئی جو آپ کے نہ تریف سے بڑی تھی تو ابی خنیفہ خطبے پڑھتے ہوئے ذرہ کو

عَنْ رُوَيْحِثٍ أَنْ يَقُولَ عُمَانُ قُلْتُ ثُمَّ أَنْتَ قَالَ مَا أَنَا إِلَّا مَرَجُلٌ  
مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِأَيِّ بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عَمَرَ ثُمَّ عُمَانُ ثُمَّ نَزَلَتْ  
أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَقْضِلُ بَيْنَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ  
وَقِي رَوَايَةٌ لِإِبْنِ دَاوُدَ قَالَ كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كُنَّا أَفْضَلَ أُمَّةٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ

عمر میں نہ کہ آپ کہہ دیں گے کہ عثمان کو تو میں نے کیا پھر آپ فرمایا میں تو نہیں مگر مسلمانوں میں سے ایک شخص  
(بخاری) ہمایہ ہے حضرت ابن عمر سے فرماتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ  
میں ابو بکر کے برابر کسی کو نہ سمجھتے تھے پھر عمر کو پھر عثمان کو عہد پھر نبی صلی اللہ علیہ  
وسلم کے صحابہ کو رہنے دیتے ان میں کسی کی ہنگام بیان نہ کرتے تھے (بخاری) اور ابو ذر کی  
روایت میں ہے فرمایا ہم کہتے تھے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیات تھے کہ نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم کی اُمت میں آپ کے بعد ابو بکر ہیں پھر عمر رضی اللہ عنہ

حضرت علیؑ کے قدر پرٹ کر دی گئی تھی آپ سے پوچھا کہ حضرت علیؑ ہنگام میں تم کو جیسا کہ تھے ہیں حسن و حسین کو یہیں بھیجتے فرماؤ وہ وقت تک  
میں میں بلکہ اہل بیت اور انھوں کی حفاظت اہل بیت سے کی جاتی ہے۔

شہید یہ سب حضرت علیؑ کی خلافت کے زمانہ میں ہوا تھا جبکہ حضرت عثمان غنیؓ وفات پا چکے تھے۔

سید یہ زمانہ حضرت علیؑ کی انتہائی تواضع اور انکساری پر ہے وہ نہ ان میں خلفاء کے بعد افضل المخلوق آپ ہی ہیں رضی اللہ عنہ وکم اللہ وجہ  
امرات و اشد

سید کیونکہ یہ تینوں حضرات سیدہ تجرہ کا دار حضورؐ کے شیر نماں اور راز دار تھے ان کی عظمت و گوری کے دلوں میں تقدس کی طور پر جاگزیں  
تھی سیدہ بنت ابی تیہوں صاحبہ کی بزرگی کہی اور صحابہ کو نہ دینے تھے خیل رہے کہ حضرت علیؑ کا شمار اہل بیت میں ہے اسی لیے ان کا  
ذکر نہ فرمایا بلکہ صاحبہ کا ہے کہ صاحبہ میں ہم پر تزیین رکھتے تھے نیز حضورؐ کے زمانہ میں حضرت علیؑ بہت کم سنتے اور وہ تین حضرات  
نبیوں میں سے تھے وہ حضرت عمرؓ کا عقیدہ تھا کہ اہل بیت اور بیعت رضوان اور علماء صحابہ ان کے مجتہد ہیں دوسرے صحابہ سے افضل  
میں خصوصاً حضرت علیؑ بہت افضل و اعلیٰ ہیں و امرات اہل بیت اس پر یہ اعتراض نہیں کہ آپ نے حضرت علیؑ اصحاب بدر و غزوہ بدر و غزوہ  
الرضوان دوسرے صحابہ کو گویا نہیں کیا امرات

ثُمَّ عَثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ الْفَصْلُ الثَّلَاثُ - عَنْ ابْنِ مَرْيَدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِأَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ إِلَّا وَقَدْ كَفَيْتَاهُ مَا خَلَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّ لَدُنْهِ عِنْدَكَ يَدٌ أَيْكَافُفُهُ اللَّهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَمَا نَفَعَنِي

پھر عثمان رضی اللہ عنہم ہمیں نے تمہاری نعل نعلایت ہے حضرت ابو بکرؓ سے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہم پر کسی کا احسان نہیں مگر ہم نے اس کا بدلہ کر دیا ہے سوا ابو بکرؓ کے کہ ہم پر ان کا احسان ہے کہ اللہ انہیں اس کا بدلہ قیامت کے دن دے گا تب مجھے کسی کے مال نے

۱۷۰ اس کا مطلب یہ ہے جو بھی عرض کیا گیا کہ کسی صحابی کو تین مہینے غیبت میں رہے تھے بقدر حیات کی بھی اپنی مصیبت مسلم ہے خیال رہے کہ حضرت علیؓ میں رب نے دو درجیں جمع کر دی ہیں صحابہ اور حضور کا اہل بیت میں سے ہونا آپ کے گھر میں حضور نے اور حضور کی گود میں آپ نے پرورش پائی مسل ولادت سے ہی آپ نے جناب علیؓ کو اور غسل و فوات جناب علیؓ نے حضور کو دیا اور صحر چار بار میں داخل اور رحمت بھی تنہا آپ میں شامل رضی اللہ عنہ۔

۱۷۱ یہاں شمس خدات و مسلمات کا ذکر ہے کہ جس شخص نے ہم سے کوئی سوا کیا تھا ہم سے سو۔ یہ بڑا کہ بدلہ دے دیا لہذا یہ حدیث اس زمانہ کے مسلمانوں کے انصار کے، مسلمات و حدیث کا بدلہ ہو گا قیامت میں رب تعالیٰ سے دوا دیا جاوے گا کہ وہ قومی اور مہمانی احسان و خدات ہیں عادت میں عادت نہیں۔

۱۷۲ اس احسان سے یہ توروہاں، ماں، وطنی اور دینی فرمایاں واریں جو حضرت صدیق اکبرؓ پر کر کے رہے یا حضرت بلالؓ کو خرید کر آزاد کرنا اور یہ کہ حضور نے مرثیہ کو ہم سے مجھ بڑا احسان کیا کہ بلالؓ کو آزاد کیا رب نے فرمایا و سبحانہ الا یعنی اللہ ہی بڑی عبادہ تیرا کہی کہ آیت کریمہ میں اس آزدگی کا ذکر ہے عترت، حضرت بلالؓ کی خریداری پر حضور سے صدیق اکبرؓ کے بے مایا متاخر

مصطفیٰ گھنٹہ کہ اسے اقبال جو در خریدن کا شوم انبار تو

اسے نور بلال کی خریداری میں ہم کو بھی اپنے ساتھ لائے وہی قیمت ہم سے ہے تو ہم تو نور بلال کے خریدار تو حضرت صدیقؓ تو پ گئے قدروں پر خدا ہو کر ہوئے۔

گفت مار و بندگان کوئے تو کوشش آراو ہم بدوئے تو

حضور میں بھی آپ کا غلام بلالؓ بھی آپ کے غلام حضور میں رہے ہیں آپ کے لیے ہی خریدے ہیں انہیں آزاد کر دیا اللہ نے جب چاہے مصطفیٰ و کچھ تو

چوں بد بدان خستہ رہے مصطفیٰ خدہ محبتا علیہ بر تقصا

اتنا نفع نہ دیا جتنا ابو بکر کے مال نے نفع دیا نہ اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابو بکر کو دوست بناتا آٹھ حیاں رکھ کر کہتا ہوں صاحب اللہ کے دوست ہیں اللہ روایت ہے حضرت عمرؓ سے فرمایا ابو بکرؓ ہمارے سرور ہیں ہم سب سے بہتر ہم سب میں رسول اللہؐ سے اللہ علیہ وسلم کو پیار سے اللہ

چہرہ پاک و بیچتے ہی خوشگوار گر گئے۔ بے ہوش ہو گئے حضور نے اپنی پیادے جس سے کانگہ وغیرہ صاف کیا اور فرمایا: اودیت فی اللہ کشیدہ اسے بلال مجھے اللہ کی راہ میں تڑی اور نہیں نہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ تم پر پانچوں سلام کہتے ہو سب مسلمانوں کے آقا حضرت بلال کو راؤ کیا تم ہمارے آقا حضرت بلال کو راؤ کیا تم ہمارے آقا کے آقا ہو۔

سچ چنانچہ جب ابو بکر صدیق ایمان لائے تو آپ کے پاس سالیس روز دیر رہے آپ جسے امر کیرنے سے اتنی بڑی دوست حضور انور پر خرچ کر دی بہت سے غریب مسلمان جو کہ ان کے غلام بنے یہی مصیبت میں تھے انہیں خرید کر آزاد کیا ان سب میں حضرت بلال ابن ابی رباح اللہ ایک اہل فہرہ بہت مشہور ہیں جب جمعہ میں حضور کے ساتھ گئے وچند درہم آپ کے ساتھ تھے وہ بھی حضور پر خرچ کرنے کے لیے ساتھ لیے گئے۔

۱۴ صوفیاء کے نزدیک جیل وہ ہے جس کی محبت میں دل رہے اور رفیق وہ ہے جس کی محبت دلوں میں رہے شوقِ قدیم میں ہر  
میا کشتی میں نزل ہے۔ ۱۵ صاحبِ کمر ہے مراد حضورِ صلوات اللہ علیہ وسلم کی ایندھن کی مبارک ہے۔

تک اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ نے اصل اہل حق بعد امیاء میں ان کا حلیب مطلقہ قرآن سے ثابت ہے رب فرماتا ہے دلایا تم اور المؤمن مکوہ السعة اولوا العمل مکوہ میں غیب سارے صحابہ اہل بیت سے ہے اور اولوا افضل مطلق ہے اسی طرح ثواب صدیقؓ کو صحابہ قرآن سے ثابت ہے اذ یقول لصاحبہ لا تحزن یومای ان کاسب مسلمانوں سے بڑھ کر سنی ہر زمانہ کا درجہ است بہت اور رکھا جاتا قرآنی مسئلہ ہے ویسبحہم الا نسبی اندی الخ اتھی اسم تفصیل یہ حدیث صحیحہ کی تائید کرتی ہے کہ سب مسلمانوں کے سردار سب سے بہتر رسول اللہؐ کو سب سے زیادہ پیارے حضرت ابو بکر صدیقؓ ہیں اللہ عز و جل ایک قسم کہ عس و عس پر اسب سے پیاری اور ایک قسم کہ محبت میں عائشہ صدیقہ سب سے زیادہ پیاری ایک اور قسم کی محبت میں ابو بکرؓ سب سے بڑھ کر ایک اور قسم کی محبت میں حسن و حسینؓ سے زیادہ پیارے ہیں پھر یہ سب اللہ تعالیٰ کے پیارے ۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ: كُنِي بِكُنْيَةِ صَاحِبِي فِي الْفَارِصِ صَاحِبِي عَلَى الْخَوْضِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ  
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَكَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِي لِقَوْمٍ  
فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يُؤَمَّهُمْ غَيْرُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

(ترمذی) روایت ہے حضرت ابن عمر سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی کہ حضور نے ابو بکر  
سے فرمایا کہ تم میرے فارسی یا ساتھی ہو نہ ہو خوض پر میرے ساتھی تھے (ترمذی) روایت ہے  
حضرت عائشہ سے فرماتی ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس قوم میں ابو بکر ہوں، نہیں یہ لائق  
نہیں کہ ان کی امامت ابو بکر کے سوا کسی اور کرے کہ ترمذی اللہ فرمایا یہ حدیث غریب ہے تھ

۱۵۔ ہم سے زیادہ آثار و آثار ہے حال ہجرت کے وقت یہ ہیں وہ حضور کے ساتھ صدیق اکبر نے قیام فرمایا یا ہر قبر سے بعد حضور کی  
سے رب تعالیٰ فرماتا ہے ت فی اثبات دھماقی اللہ من حضرت صدیق اکبر کی مصاہبت قطعی جیسی ہے اس لانا کر دیکھ کر  
یہ قرآن سے ثابت ہے و ازمنہ

۱۶۔ میں دو دن جہاں میں تیرے حامی ساتھی جو میں میری کسی کی شرکت میں دراز حضور کے سارے عالم عرض حضور کے  
ساتھ ہو گئے۔

۱۷۔ عرض دو دن میں جب مدت ہوئی اور حضور اللہ تبارک کے بے سبب تشریف نہ لاسکے تب حکم دیا کہ میری جگہ جناب ابو بکر  
پر حاکمیں حضرت عائشہ صدیقہ نے حضرت عمر کو نام بنائے کی رائے نہ تو آپ نے ان کے جواب میں یہ فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ  
جناب صدیق اکبر کو ایسی جگہ چھلے پر کھڑا کرنا تھا تاکہ خدا کی حکمت اور رحمت سے خدا اس راہ مال سے چند سیکھنے معلوم ہوئے ایک  
یہ کہ حضرت صدیق اکبر لایزال انتخاب امامت کرنی میں خلافت کہ یہ دلیل سنا تھا اس کی تمہید میں دوسرے یہ کہ حضرت ابو بکر صدیق تمام  
صحابہ سارے امت سے افضل ہیں اور زیادہ عالم ہیں تو نہ اس کو بتایا جاتا ہے جو سب سے زیادہ عالم اور افضل ہو مگر میں  
سارے میں کی امامت حضور اللہ نے کی کہ سب سے آپ کے پیچھے نماز پڑھیں تو آپ ان سب حضرات سے افضل اور بڑے عالم تھے  
تیسرے یہ کہ امامت ساریں امام تبارک پر مقدم ہوگا و بخیر نام صحابہ میں اس سے تبارک حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہ حضرت صدیق کو نام نبیا  
کی جو بڑے عالم تھے خدا نے سب صحابی فرمایا ہے کہ امام تبارک پر مقدم ہے خیر سے کہ فرزند ہو کہ کے موقع پر حضور لا حضرت عبداللہ ابن  
مکتوم کو سبہ نوی شریف کا امام بنانا تھا تاکہ وہ اس پر مراد خدا کو بدلتے کے جو تھے کسی کو امامت کا حق نہیں تھا ان دونوں امتوں میں قرآن ہے  
۱۸۔ یہ حدیث امام ترمذی کو غریب ہو کر فی صحابہ کرام کے جیسے عیسائی میں اس وقت میں غریب بنائے والا راوی شامل نہیں ہوا اس میں



مکہ خیار سے کہ حضرت ابو بکرؓ کا مال شمار غم کے آؤسے جان سے نہ رہا۔ یہاں تک کہ جو جس بیت زیادہ حق تعالیٰ کی سب سے بڑی کھانا (اشد)

مجلس  
۳۰  
روز چهارم  
پنجشنبه ۱۳۰۳

مجلس شورای اسلامی  
جمهوری اسلامی ایران

محمود کے مانتے صحابی ہی تھے اور یہی وہ کلا وعدہ اللہ جس کو اب صیقلی کارزد کی خاص حریت کے لیے جسے سطر سے اللہ ما بعد  
 اس قدر مدد سے پہنچ گیا کہ یہی سبب دوسرے بار حضور صبر کا بود و بتا رہے تھے اور مدد کی جیسی ہم انہیں گھر قریب دوران دواؤں بنے گویا کی خیال رہے  
 کرانہ دربار بدو گس کی ادایت یا قوس امت کے لٹا کر کے ہے یا ساری امت کے لڑی کے لٹا کر سے دروازے اور پہلے حضور کی بڑائی کے گنگی پھر دوسرے قریبی  
 کی توجہ کر گزرا دیا یہ امتیاز ہی سہی اس دور میں رہتوں کی گنگی کی قربان حالی سے سلام جزا ہے کہ حضور نور دست بیضی دار سے کو منوں کے پیر خود سریت سے حاجی  
 گئے چہرہ ہا ہی کہہ کے امت میں سے کہ حق کا انکار کریں گے وہ گڑبیاں ہی سمجھیں گے پھر میں ہی حضور نور دست بیضی کی زمیں کی طرف چلیں گے۔ بعد محترمہ تم ہوگی  
 فرمیں روایات میں ہے کہ یہ اجتماع عربی بیضی کے دوسریں ہوگا وہی کا صاحب یہ ہے کہ حضور نور اور اس کے گواہوں کے لیے چلیں گے سلام سے کہ دے حضور نور  
 کہ وہ عربی میں طاعت ہو کر چلیں یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ یہ سوسہ میں گئے ہیں اسی سے حضور نور عربی بیضی کے ہیں یہی دلی بڑائی کی جی خوش خیب ہے  
 اور عربی بیضی میں دلی خیب کے لیے جسے اور حضور نے مدرسے ملائی کہ اتنے کیسے کے صدقہ الی کی ساری ہے نہ ہونے کے وقت منہ خود کی طرف شہر  
 گزرا یا امت کے نزدیک جو چہرہ اچانہ جو حاکم پر نگاہ دیکھ کر طرف یہ خیال سے کہن دوسری قبرستان کے طرف توجہ کے ساتھ بیان ہی بیج عربی گئے دوسرے مکان  
 امت کے دے شہر کی دلی خیسری گنگی کے ساتھ جو گنگی سے حضور ملائے ہی میں جسے تو حاضر معہم جو میں تو اسے محبت کر گیا اس کے ساتھ اس کا خیر ہو گا اور اس کے

[illegible]

[illegible]





كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَ عُمَرُ يَا عَدُوَّاتِ  
 أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبُنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ  
 أَفْظُ وَأَعْلَظُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ  
 وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لِقَيْكَ الشَّيْطَانُ سَارِكًا فَجَاءَ قَطْرًا إِلَّا سَلَكَ فَجَاءَ  
 غَيْرَ فَجَيْكَ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَقَالَ الْحَمِيدِيُّ خَرَّادَ الْبَرْقَانِ بَعْدَ قَوْلِهِ

جو میرے پاس تھیں جیسا نہیں نے آپ کی آواز میں توبہ وہ میں جلدی کی یہ حضرت عمرؓ نے فرمایا اے اپنی ہاتھوں  
 کی دشمنی کہ کیا تم مجھ سے نفرتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں نفرتیں وہ بولیں کہ آپ سنت نبویت  
 اور سنت گیر ہیں لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ فرمایا محبوب اے ابن خطاب اس کی تم جس کے  
 قبضہ میں میری جان ہے شیطان تم سے نہیں کہ کسی راستہ میں چلتا ہوا گروہ آپ کی راہ کے سوا دوسرے  
 راہ چلتا ہے لہٰذا (مسلم بخاری) حمیدی نے کہا کہ برتسانی نے کہا یا رسول اللہ

لے میں یہ چوبان محمد سے دوری تم سے دوری۔ حال یہ کہ مقام نار اور ہے مقام خوف دوسرا حضورؐ پر تو گنہگاروں کو بھی  
 نار ہے وہاں چلنا اور چلی چل کر، گنہگاروں کو محسوس کہنا وہ دست کرم جب وہ بے یار کر کے گنہگاروں کو غازی ہمارے۔  
 لے یہ لفظ اس غصہ کا ہے جس کی کرم مثال جو مجھے حضور کا فرماں مقرر متفق یا پجائی میں او ڈپڑ جائیے یا اردو میں ملدی، ملدی  
 دیرہ یہی تم کو چرچہ زیادہ کر لے کے لئے اپنے نفع نقصان کا بھی جیاں نہیں کرتیں حضورؐ انور کے سامنے زیادہ بے تکلیفی کہیں صلی  
 ایمان کا ذریعہ بھی بن جاتی ہے اس لئے تم ہی جاؤں کو خطرہ میں ڈال رہی ہو خود اپنی دشمنی ہو۔

لے ہاں کا تعلق صرف ایک بات سے ہے یعنی ہاں ہم آپ سے ڈرتے ہیں یہ کسی نہیں کہ ہاں حضور صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے ہیں ڈرتے دروہات

لے میں آپ کے دل بکڑا زیادہ ہے حضور کے ہاں کرم زیادہ ہے اس لئے اسے عزم سے ٹوڑ گنا ہے۔

لے اس مسرمان مالی کا مطلب صرف یہ ہے کہ یہ تو کمزور عورتیں ہیں تمہاری ہیبت کا تو یہ حال ہے۔  
 کہ شیطان جیسا مردود سخت تر جن بھی تم سے ڈرتا ہے نہیں دیکھ کر بھاگتا ہے راستہ چھوڑ جاتا ہے یہ مطلب  
 نہیں کہ ان عورتوں کا یہ کام شیطانی تھا یا اس وقت شیطان وہاں موجود تھا۔ جو حضورؐ انور صلی اللہ علیہ وسلم  
 وسلم سے تو رہا حضرت عمرؓ سے بھاگ گیا۔



۱۵ ایک دھابت میں یوں ہے کہ ہم نے پوچھا یہ عمل کس کا ہے۔ علامہ سے: ہمارے ایک دوست کا ہم نے کہا تو مرنے کو ہم بھی میں یکس شخص کا محل سے کہا ایک فرشتہ کا میں نے کہا کہ مرثیہ تم بھی ہیں یہ ہے کس کا فرستور ہے کہ عمدہ مصیبت سے ایک ہستی کا ہم نے فرمایا عمدہ مصیبت ہم بھی ہیں یہ۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۖ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، آيَتْ النَّاسَ يَعْزُضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمْصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ  
الشَّذَى وَمِنْهَا مَا دُونَ ذَلِكَ وَعَرَضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيْهِ قَبِيضٌ  
يَجُزُّهُ قَالُوا فَمَا أَوَلَتْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۖ وَعَنْ ابْنِ  
عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ آيَتْ

غیرت کرتا ہوتا ہوا سلم نمازی روایت ہے حضرت ابوسعید سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ  
جب میں سو رہا تھا تو میں نے لوگوں کو دیکھا کہ مجھ پر پیش کیے جا رہے ہیں جن پر قمیصیں ہیں بعض وہ ہیں جو پستان  
پہنچتی ہیں بعض اس سے بھی کم تھوڑے بھر پر بطن پر پہنچتی ہیں یہ سب ایک ہی چیز ہیں کہ ان پر وہ قمیص ہے جسے وہ  
پہننے سے پہلے میں نے لوگوں سے کہا یا رسول اللہ اس کی کیا تعبیر لی فرمایا دین تلک (مسلم نمازی) روایت ہے حضرت  
ابن عمر سے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جب ہم سو رہے تھے تو ہمارے پاس ایک

ادھر گئے درہ چن لیا کہ اس کے ہر گوشہ میں گھوم پھر کر اس محل کا ساتھ فرمادیں۔

اسے امام بیرونی نے اسی کے ساتھ یہ ادا دی روایت فرماتے ہیں رضی اللہ عنہما وھل ھذا فی اللہ الاملاک مجھے اشرنے کے صدقہ

نور ہدی کشی اور آپ ہی کے صدقہ سے واجب دی آپ میرے مانی آپ ہیں آپ پر کیا حیرت ہے

شکر بعض تو ہیں جو کہ مستعد سے برسا کہ اگر عار و گرجاں سے پروردہ نسبت

حرام کی ساری ہمارے دل کے دم قدم سے سے ملے دونوں حالت میں احتمال ہیں اس سے کم یا اس سے نیچے دوسرے معنی کی تائید و روایت کرتی

ہے کہ بعض کی قمیص، اب تک کی قمیص کی گھٹنے تک صحت کی دھڑی پڑتی ہے جس کا جواب ہے اور نہیں کا جواب دہی ہوتا ہے جس پر شرمی

الحکام جاری ہو رہے ہیں یا سکتی ہی اور فی اللہ فی اللہ فی اللہ یعنی حضرت عمر کی قمیص ان کے قدموں سے نیچے تھی جو ان کے پہننے پر گھسٹ

رہی تھی ملے حضور زور سے ہاس کی تفسیر اس سے مراد ان کوں کہ اس قدموں کا سرا اور زینت ہے اور وہ دل و جان کا شرمی ہے نہایت ہی

اس خراب اور غریب تعبیر سے معلوم ہوا کہ حضرت عمر صاحب بنی کا فی الاماں فری دیں واسطے ہیں اگر ہم جیسے گنگناہ وہ پر جناب فاروق کی نظر

کرم ہو جائے تو ہمارے دل و جان سے کل تر ہو جی نہیں دہی اندر مر غالب ہے کہ ان پیش ہوئے والوں میں حضرت وکر صدیق

ہوئے گئے خیال رہے کہ دیں و جان کی سعادت میں رہا رہی تھی جیوں ہوئی تھی کوئی آدھا یا پھر خالی مسلا ہیں ہوتا ہوا ہے۔ پورے موسم

ہوئے ہیں باں کیفیت اس فرق میں سے بعض برس بعض کل بریں بعض، کل میں کل برسوں و بعضوں بعضوں علی۔

بِقَدْحٍ لَّيْنٍ فَتَرَبُّتُ حَتَّىٰ أَرَىٰ السَّرَّيَّ يَخْرُجُ فِي أَظْفَارِي ثُمَّ أُعْطِيتُ  
قَضِيَّ عُمَرَيْنِ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا أَوَّلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعِلْمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ  
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

دودھ کا پیالہ لایا گیا میں نے پل لیا اسے حق کر میں نہ دیکھا کہ سیرابی میرے ناخنوں سے نکل رہی ہے پھر میں نے  
اپنا بچا ہر عمر بن خطاب کو دے دیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اس کی تعبیر کیا دی فرمایا علم ہے  
(اسلم بخاری) روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

علم دودھ لانے والا فرستے دیا اور دودھ علم دل تھا اور پالہ یا تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا سار کا سر جس سے یہ  
علم جاری ہوتا ہے یا آپ کی وحی دوسرا احتمال فرما ہے۔

علم بھی وہ دودھ میری رنگ رنگ میں سریت کر گیا حتیٰ کہ، خون سے نکل کر جیسے شکاری میں، تارہ سے دودھ کی بہاؤ کی طرف  
علم سے مراد علم دل ہے چل رہے کہ دودھ اس کے بیل صفاں کے دے اور علم بیل روحانی خدا اس سے روح کی پرورش  
ہوتی ہے اس سے دودھ کی تعبیر علم سے دی عالم اجسام در عالم ادویہ کے درمیان ایک عالم ہے جسے عالم مثال کہہ جاویں  
یہ عالم ہے نورانی گہر ہے عالم جسمانی سے بیندیں ایک روح اس عالم کی سر کرتی ہے اس میں جو کچھ مکتبی ہے وہ روایات  
یعنی یہی حجاب کہلاتا ہے علم چار صورتوں میں نظر آتا ہے۔ بانی دودھ شراب، خمر، یہی علم ان چار صورتوں میں جنت میں ہوگا  
کہ وہ ان ہی چیزوں کی بہری ہوگا پانی نظر آئے گا علم لدنی ہے دودھ شریعت کے اسرار کا علم، شربت طہور علم کامل۔  
مشہد گو یا نعت کا علم ہے بعض عارفین فرماتے ہیں کہ علماء راشدین ان چار علوم کا مسیح ہیں حضرت عمر اس علم کا سرچشمہ  
ہیں جو دودھ کی شکل میں ہے اس علم میں حضرت مسیح سے اعلیٰ دوسرے علوم میں باقی تین علماء صعب سے انہیں۔  
اس میں اختلاف ہے کہ علم بالاستعداد علم کی ابتداء ہے یا نہیں فرمائی ہے کہ ابتدا نہیں فرماتا ہے وہاں رب مدنی خدا  
حضرت سلطان عارفین ایریدیمطی فرماتے ہیں۔

شربت الحب کا سبب بعد کے اس صفا بعد الشراب و لاہ ویت

برجست مرآت شرح مشکوٰۃ میں ملاحظہ کرو حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ اگر تمام قبائل عرب کے صوم ایک پتے  
میں دیکھے جائیں اور حضرت مسیح کا علم دوسرے پتے میں و حضرت عمر کا علم صعب سے بڑھ جاوے گا صحابہ کرام نے  
کہا کہ بے تھے کہ علم کے دل سے کئے گئے تھے جو جیسے صورت عمر کو دینے گئے ایک حصہ دوسرے لوگوں کو یہ تقسیم حضور  
کی طرف سے ہوئی (تذریقات) :

بَيْنَا أَنَا فَأَتَمُّرَ أَيُّشْنِي عَلَى قَلِيْبٍ عَلَيْهِ مَا يَدُلُّوْا فَتَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللهُ  
ثُمَّ أَخَذَ هَإِثْنُ إِنِّي قُحَافَةٌ فَتَزَعْتُ مِنْهَا كُتُوبًا أَدُوْا تَوْبِيْنَ وَفِي تَزَعِهِ  
ضَعْفٌ وَاللَّهُ يُغْفِرُ لَهُ ضَعْفَهُ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرَبًا فَأَخَذَ هَإِثْنُ الْخَطَّابِ  
فَلَمَّا رَأَى عَبْقَرِيَّا مِّنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعُ عُمَرَ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ

فرماتے سنا کہ جب ہم سو رہے تھے کہ میں نے اپنے کو ایک کنویں کے کنارہ پر دیکھا جس پر ڈون تھا تو میں نے  
جیسا اللہ نے چاہا نکالا پھر اسے ہر تلافی کے نزدیک نے لے لیا تو اس سے ایک یا دو کتب نکالے اور ان کے  
پیچھے میں کچھ ضعف تھا اللہ ان کے ضعف کو بخشنے پھر پر سامی گیا تو اسے عربی خطاب نے لے لیا میں نے  
لوگوں میں کسی پہلوان کو نہ دیکھا جو جناب عمر کی طرح کھینچتا ہو یہ سننے کہ لوگوں نے وارثہ اختیار

لے لی کنویں جس کی کن میں روکا دیکھ کی دیوار نہ ہی ہو تھیں کہلاتی ہے اور پکا کنویں جس کی اس ہوا سے طوی کہتے ہیں یعنی ہم ایک  
غیر میں دے کوئی کے کنارے پر تھے لوگ اور مارا اس کے پاس پیسے کھڑے تھے ہم سنہ کہ ڈول نکال کر انہیں پانی پلا دیا  
اور انہیں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے والد کی کہت ہے ان کا نام عثمان ہے وہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بعد تک زندہ رہے (اشعۃ)  
اس میں حضرت صدیق اکبرؓ کی عادت کی کہی کی طرف اشارہ ہے کہ ان کی ملاقات ایک دو سال ہی ہوگی حرفیہ رشک کے  
بے میں بعض نے کہا کہ یہاں اور بھی مکہ سے (اشعۃ) مکہ ہاں ضعف سے مراد سستی یا کمزوری نہیں بلکہ نرمی اور مہربانی ہے۔  
حضرت صدیق اکبرؓ رحمہ اللہ اور مہربان تھے (اشعۃ) یہ وہاں حضرت حضرت صدیق اکبرؓ پر کرم کے اظہار کے لئے ہے جیسے  
کہا جاتا ہے میرا اصرار سے نیکوئی سے اچھا ہے یا جیسے رب فرماتا ہے یٰٰصِرٰٓٔتِ اللّٰہِ مَا تَقْدِرُ عَلٰی ذٰلِکَ لٰہِذَا اَمِّنَیْ مِنْ حَضْرَتِ  
ابوبکرؓ کا کوئی گناہ ثابت نہیں ہوتا، اشعۃ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے انہی سبب کی حدت ملاقت میں وہ کارہائے باباں کئے کہ سمان اشعۃ  
حضرت عمر فاروقؓ کی تمام خدمات کی حیرت بابت صدیق اکبرؓ سے ہی قائم رہی ملک کے اندرونی صلحت رکھتے تھے ہی مدد کی خدمات اسلامیہ کی بنیاد  
آپؓ ہی رکھی آپؓ سے متعلق فتح کرنے دیکھو انوار حقؓ کے آخر میں فتوحات صدیقیہ کا نقشہ دیا گیا ہے، اپنے ہی چھوٹے بھائی کو منعم  
مرید کا قلع فتح فرمایا، میں نے شہر مکہ ڈول کے چوساں جا رہے ہیں اس طرف اشارہ ہے کہ آپؓ کے زمانہ میں اسلامی سرحدیں بہت  
دور تک پہنچیں گی فتوحات سبب راہوں میں گئے مکہ اس قوت سے پانی نکالنے میں اس طرف اشارہ ہے کہ آپؓ اتنے  
بڑے ملکوں کو فتح فرما کر ان کا انتظام سسماں بھی میں گئے اور بڑی قوت و شوکت سے ان میں اسلام پھیلا نہیں  
گئے کہ مستشرق و مغرب میں آپؓ کی برکت سے اسلام پھیل گیا جس کا جملہ نام تھا جس کے متعلق

يُعْطِيْنَ وَفِي سِرِّهِ وَآيَةُ بِنِ عُمَرَ قَالَ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ ابْنِ بَكْرِ  
فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرَبًا فَلَمَّا رَأَى عَبْقَرِيًّا يَفْقِرُ فَرِيَةً حَتَّى رَوَى النَّاسُ  
وَضَرَبُوا بِعُطَيْنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۖ الْفَصْلُ الثَّانِي ۖ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ  
وَقَلْبِهِ سِرًّا وَآةُ التَّوْحِيدِ وَفِي رِوَايَةٍ ابْنِ دَاوُدَ عَنْ ابْنِ ذَرٍّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ  
وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ يَقُولُ بِهِ ۖ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا كُنَّا نُبْعِدُ

کر لیا لے اور حضرت ابن عمر کی روایت میں یہ ہے کہ فرمایا پھر اسے عمر بن خطاب نے ابو بکر کے ہاتھ سے لے لیا ان کے  
ہاتھ میں چرسا بن گیا تو میں نے کوئی پہچان نہ دیکھا جو ان کی بہادری دکھائے حتیٰ کہ لوگ سیراب  
ہو گئے اور وارڈ اختیار کر لیا لے دسمل بنائی دوسری فصل روایت ہے حضرت ابن عمر سے فرماتے  
ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ نے جناب عمر کی زبان اور دل پر حق جاری فرمایا  
ترجمہ اور ابو داؤد کی روایت میں حضرت ابو ذر سے مروی ہے کہ فرمایا اللہ نے  
جناب عمر کی زبان پر حق رکھ دیا جسے وہ بولتے ہیں لے روایت ہے حضرت علی سے فرماتے ہیں

حرب کا سبب تھا کہ وہاں جہات رہتے ہیں یہاں ہر بہادر قوی ملوں کو عصری کہہ دیتے تھے کہ یہ شخص انسانی طاقت سے  
زیادہ کام کرتا ہے گویا اس عقل کا وی جس سے بغیر سامے مری سے معنی جڑ لانا مشکل کام کہے کہ نسری بولا  
ماتائے رحمت.

سے عقل من و درط کے معنی سے وارڈ بھی وہ نگہ حاکم حاکموں کو کھنڈ پلا کر ماحول ہا دے اسے اور وہی بڑا  
کہتے ہیں بحال میں وارڈ کہتے ہیں۔

لے جی لوگ خود بھی سیراب ہو گئے اور انہوں نے اپنے حاکموں کو بھی سیراب کر لیا اس نسر میں اشارہ اس جانب ہے کہ اس سیرابی کی اعتدال  
حضرت صدیق اکبر سے ہو گئی اور تکمیل حضرت عمر فاروق پر امرات، مستہ حتیٰ ان کے دل میں جو خیالات آنے ہیں وہ حق سمجھتے  
ہیں اور زمان سے جو ہوتے ہیں وہ حق سمجھتے ہیں ان کے خیالات ان کے کام منصبی، استیلائی میں ہوتے بلکہ رحمتی ہوتے  
ہیں جس حد تک یہ سادہ مگر یہ حقانیت ان کی اپنی کوشش سے نہیں گذرتی بلکہ حقانیت سے ان کی طرف سے جو کچھ راہی نہیں ہو سکتی لے حضرت  
بنی امیہ کے ترمذی ہم عصری ہے وہاں جمل تقابہاں دھبہ ہے مطلب یہی ہے کہ ان کی رحمانیت رب کی طرف سے ہے۔

أَنَّ السَّيِّئَةَ تَنْطَقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ  
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّيْءُ أَعَزُّ  
الْإِسْلَامَ مَا بَيْنِي وَبَيْنَ هِشَامٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَصْبَحَ عُمَرُ  
فَعَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ظَاهِرًا

خیال کرتے تھے کہ جناب نمر کی زبان پر سیکندر جتنا ہے (یعنی دلائل نبوت، ہدایت ہے  
حضرت ابن عباس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روای ہے کہ حضور نے فرمایا اسی اسلام کو عزت  
دے یا بروہن بن ہشام سے یا عمر بن خطاب کے ذریعہ تو جناب سوریا کی نبی صلی اللہ علیہ  
وسلم کی خدمت میں صبح ہی حاضر ہوئے، اسلام قبول کر لیا تاکہ پھر مسجد میں نماز پڑھ سکیں

اس سلسلہ کے متصل مسیحی میں سکون قلب اور دلی، جیسا کہ مسطورح میں سیکرہ وہ فرستوں کی سماعت ہے جو موسیٰ پر معیشت  
کے وقت اترتی ہے ان کے دل ہاتھ میں لے جیتی سے جس سے ان کے دل بھر جاتے ہیں گھبراتے نہیں رہتے فرماتا ہے ہوا لدی  
اندر السکینۃ فی قلوب المؤمنین اور فرماتا ہے ہاں اللہ سیکرہ علی رسولہ وحملہ المؤمنین ہاں رسول مسیحی ان  
سکتے ہیں بھی حضرت عمر کے کلام ان کی زبان میں مسطورح کے دونوں میں ہوتا تھا یا وہ فرستہ جسے سیکرہ کہتے ہیں وہ حضرت عمر کی  
روایت پر ان حدیثات بعض برگزین کے کلام مکرر کی صحبت میں دلوں کو چین نصیب ہوتا ہے سیکرہ مسیحی میں ان دونوں میں  
سے ایک کو اسلام قبول کرنے کی توفیق دے گا کہ ان کے درمیان سے اسلام خوب پھیلے معلوم ہوا کہ کلام اسباب میں اسباب سے  
کام لانا جائز ہے حضرت عمر کا اسلام سبب انات مسیت اسلام کا حضور اور اسے اس کی دعا لگی رہا عالی بھی حضرت عمر کے  
مصلحتی ارشاد فرماتا ہے: یا ایھا النبی خُشِعْتَ اللہ ومن اشاعت من المؤمنین لے ہی آپ کو اللہ تعالیٰ اور یہ لوگ کافی سے جس نے آپ  
کی تیار کی ہے بھی حضرت عمر آپ کے اسلام لانے پر فرستوں سے ایک دوسرے کو مبارک اور ان دنوں حرکت مطالب اسلام میں اور حضرت عمر مطلوب  
اسلام سیکرہ حضرت مسیحی فقرہ کے اسلام لانے کا محقر واقعہ ہے کہ ابوہل نے اعلان کیا کہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
کو قتل کرے اسے کہ مسافر اور ایک سو او قہر چاندی انعام دونوں کا حضرت مسیحی نے اس سے کہا کہ تو یہ یہ حدود  
پر کرے گا اس سے کہا ہاں نقد دول کا اور صدارہ جو کا آپ ہوا رہے کہ دارا قہم کی طرف چل دے جہاں حضور اور  
صلی اللہ علیہ وسلم مع مسافروں کے قیام فرماتے راستہ میں کسی سے کہا کہ عمر تم سے اگر ان کو قتل کر دیا تو ہی ہنم نے منہ سے کہے  
جو کہ آپ نے فسر یا انات و قہم مسلمان ہو چکا ہے تو مجھے فرما ہے اسی نے کہا کہ اسی سے عیب رہے کہ تہاں  
میں اور تمہاں سے بہتر فی بھی مسلمان ہو چکے ہیں آپ کو عیب آتی جی ہیں کے گھر چوہنے تو گھر سے قہر کاں مسجد کی دہ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالترمذی : وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ  
التَّائِينَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمَا إِنَّكَ

تماز پڑھی گئی ہے (احمد و ترمذی) روایت ہے حضرت جابر سے فرماتے ہیں کہ جناب عمر نے ابو بکر صدیق  
سے کہا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام لوگوں سے بہتر تو جناب ابو بکر نے کہا کہ اگلا ہونا

کی آواز نہ رہی تھی حضرت سید عالمؑ دو دنوں کو قرآن مجید پڑھا رہے تھے وہ صبح گئے آپ نے اپنے بیٹے  
سے کہا میں نے سنا ہے تم صبح ہو چکے ہو یہ کہہ کر انہیں لٹ گئے اور نے گئے میں چھوڑا اے لگیں و انہیں بھی مسارا  
ہیں یوں اسے عزیمت ہے ہم کو ہلاک کر دو تم نے مسلمان ہو چکے ہیں اس کلام سے اپنا کام کر دیا دل پر چھری سی چل گئی فرمایا  
وہ کلام مجھے بھی سناؤ جو تم پڑھ رہے تھے میں نے اسے سن کر آپ سے عرض کیا پھر کلام ماسورہ طہ شریف تھی۔ جب  
یہ آیت تشریف لایا پھر لاسورہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہمارے کو روئے کہ جس کی یہ صفت ہے وہی لائق عبادت ہے اتفاقاً حضرت جناب  
ابن ابراہیمؑ نے فرمایا سے عمرؓ رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہمارے ایمان کی دوا مانگی ہے تم کو ایمان اس  
دوا کی برکت سے ملا پھر آپ حضرت جناب کے ساتھ حضور کے پاس بیٹھ رہے۔

گر کے قدموں پر وہ مشرب ہو گئے بڑھ لیا کھد مسلمان ہو گئے (مرقات)

میں نے دیکھا کہ جناب عمرؓ نے یہ دعا کی تھی کہ عداۃ اسلام کو عمر کے دریدہ عرب و سے ملکہ دعا ہو کہ تھی اللہم ادرہم و ادرہم  
عداۃ عمر کو دریدہ اسلام عداۃ سے ملکہ یہ دعا کی تھی کہ عداۃ عمر کے دریدہ اسلام کو عداۃ سے یہ دعا کی ہے  
جیسے رب کا فرما ماحد و ما یثبات با حضور فرماتے ہیں و ما یثبات با حضور انکم بحضرت عمر موت کے باوجود میں ایمان لائے آپ سے  
پاس مسلمانوں کا عدو پیدا ہوا آپ سے میں دن پہلے جناب عمرؓ میں لائے تھے (مرقات)

اے بھی جناب عمرؓ کے اسلام سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان چھپ کر رہے تھے آپ کے اسلام لائے پر مسلمانوں  
سے علاوہ مسجد حرام میں اگر نماز پڑھی بیان مار سے یہ مار چنگار دریدہ اسلام مراد میں کہہ کر حضرت عمرؓ موت کے پچیس سال ایمان لائے  
اور نماز چنگار موت کے کیا پڑی سال معراج میں عرض ہوئی کہ اس سے دو ماہیں مراد میں جو حضورؐ اور اچھے الہام سے لوگوں کو مار  
پڑھانے اور خود پڑھنے تھے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جب حضورؐ پہلے دن آئی تو آپؐ مار ساری اصحاب و عبادت  
میں معروف تھے بعض روایات میں ہے کہ اسی دن حضورؐ نور صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عمرؓ کو فاروق کا خطاب دیا مگر  
میں روایت میں ہے کہ آپؐ کو فاروق کا خطاب اس دن دیا گیا جب آپؐ نے اسی ساتھی کو قتل کی تو ایک یہودی کے ساتھ  
چھڑے میں حضورؐ اور کے بیٹے سے راضی رہا تھا آپؐ کے پاس ایسی لایا تھا (مرقات) سنئے یہ ہی اہل سنت



إِنْ قُلْتَ ذَلِكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلَى سَرَجِلٍ خَيْرٍ مِنْ عَمَّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ نَبِيِّ غَرِيبٍ : وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَرَاةً التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ نَبِيِّ غَرِيبٍ : وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ نَذَرْتُ أَنْ رَدَّكَ اللَّهُ صَالِحًا أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ

تم نے یہ کہا ہے تو میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ کسی شخص پر جو نبی نہ ہو جواب  
عمر سے بہتر کو (ترمذی) اور فرماید کہ یہ حدیث غریب ہے روایت ہے حضرت عائشہ عقوبہ ابن ماسر سے فرماتے  
ہیں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر میرے بعد نبی ہو تا تو جناب عمر ابن خطاب ہو گئے تھے (ترمذی) اور  
فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے روایت ہے حضرت بریدہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم اپنے کسی جہاد میں تشریف لے گئے تو جب واپس ہوئے تو ایک سیاہ غلام لڑائی آل بدل یا رسول  
اللہ میں نے سنت مافی حق کو گشتا کہ جو صحیح سلامت واپس گئے تو آپ کے سامنے ہاتھ بجاؤں اور گراؤں گے

کا عقیدہ ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق بعد امارت عام حلق سے فصل میں یہاں بعد رسول اللہ سے مراد بعد اہل وکرام ہے لہذا اس سے یہ نام نہیں  
آتا آپ نبیوں سے اصل ہوں : سیکھنا ہوں : خود بخود ہادی کا ذکر نہ ہو کہ حضرت حبشہ : ابو بکر صدیق دعات : چکے جو گئے یا بعد ابو بکر صدیق مراد  
ہے یا یہ مطلب ہے کہ عداوت میں یا سیاست میں حضرت عمر سے فصل میں ان حیدر دنیا میں کوئی سیاست دان عادل نہ مرالہذا یہ فرمان  
اس کے خلاف ہیں کہ حضرت صدیق بعد اہل وکرام سے فصل میں (مرقات)

سے بھی اگر جانتے بعد کسی کی کا مونا نکس جوتا تو حضرت عمری جو سنہ کی کہ ان کے دل میں وہ کی طرف سے ہمام وراعتا بہت ہوتا  
سے اور انہیں وحی سے بہت ہی ماسبت ہے اسی لئے قرآن مجید کی بہت سی آیات آپ کی رائے کے مطابق ہیں جیسے پردہ شراب کی حرمت  
بدن کے قیدوں کے بارے میں آیات : سیکھنا یہ میں مایوس ہو سکا کہ وہ کون سا مرد تھا سیکھنا یہ مذکر شرعی نہیں تھی کہ بد شرعی میں ضروری ہے کہ  
میں واجب سے جو وہ کیا : اور گناہ کیس واجب نہیں خود بھی نہ دراز عقیدت ہے ہر شخص اپنی حیثیت کے لائق میں دروز اس : ارکاد عالی میں  
جس کرتا ہے اس لڑائی کے پاس یہ ہی مذکر تھا ۔

کچھ پاس ہیں میرے کیا مذکر : سے اک لڑنا جو دل ہے اور گشتہ تہانی :

يَدَيْكَ بِالذِّتِ وَاتَّقِنِي فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ  
كَذَلِكَ نَذَرْتُ فَأَضْرِبِي وَلَا فَلَاجَعَلْتُ نَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ  
تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ  
تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَالْقَيْتَ لَهَا تَجِبْتَ اسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهَا

بناؤں اور گاؤں اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو نے سنت مانی ہے تو  
جیسے درختوں میں سے وہ دف بے گئی اب بکر صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بھاتی رہی پھر جناب  
علی آئے وہ بھاتی رہی پھر جناب عثمان آئے وہ بھاتی رہی پھر  
حضرت عمر آئے تو اس نے اپنے پوتوں کے بچے رکھ لی پھر اس پر بیٹھ گئی تھ

ملے و کر سہاے کاسے کاسے کی عادت کی ہی دوسرے روز صبح کاتے سجاتے اپنے دل کے راز پر سے کرے نہیں  
رہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری مشرب اور کدیر توشی سہا، تشری عادت سے اس نے ہنڈہ دراست ہوئی نظر  
عادت کی ہوئی ہے رعایت و اعتدال کدیر صبح و شام صبح و شام صبح و شام صبح و شام صبح و شام  
کہ جھانک کے ساتھ دف ویدہ صبح سے صبح بھر بلا ضرورت کھل کر دے سے بھی صورت عرض صبح کے بے دف ناخشہ بھانہ جائز  
ہے۔ لہذا طالع ودر سے کے اظہار یا سحر کے سے یوں ہی عادیوں کے سے دف ہی جائز ہے یہ دف جھانک سے اور  
بہر و لعب سے حالی حق لہر جائز تھی۔ نونہی پروردہ واجب سے۔ اس کی دار عورت سے اسے اجسی شخص دیکھ بھی سکتا ہے  
اس کی آواز بھی سن سکتا ہے لہذا جہاں یہ اعتراض ہیں کہ حضور ودر سے اپنی عورت کو کیوں دیکھا اور اس کی آواز کیوں سنی۔  
اس سے مرد و عورت باج گانے پر دلیل پڑی جاسکتی ہے کہ اب آزاد عورتیں ہی مسور و گاتی ہیں۔ حرام قطعی ہے اس حدیث سے بہت لوگ  
دھوکہ کھائے ہیں

سے ایسی وہ بولتی ان حشر میں سے کسی سے ہیں ذری راہ و رفت محاتی اور گت گاتی رہی  
سے یہ نسبت عادی تھی کہ اس کی سے وہ کام مذکور دیا جائز کہ عادت عا لگہ بہر و لعب کی صورت میں تھا حضرت عمر کو دیکھ کر گھبرا  
گئی جیسے بعض ہیبت ورنے آویسوں کو دیکھ کر بیٹھے ہوئے نہیں کرے دایہ وگ اور ودر ہر جو جاتے ہیں جگہ حال کر جاتے ہیں۔  
حالانکہ وہاں ان کا بیٹھنا یا تہیں کر یا حرام نہیں ہوتا لہذا اس حدیث پر۔ اعتراض ہیں کہ اگر یہ کام جائز تھا تو حضرت  
عمر کو دیکھ کر اس کی سے بد کیوں کر دیا اور اگر حرام تھا تو پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے  
کیوں ہوا۔ مگر حضرت صوفیہ فرماتے ہیں کہ یہ کام ان حضرات کے لئے درست تھا۔ حشر عمر کے لئے درست

اسکے اس حدیث سے بہت سے وہ مبطلیٰ حامل ہوئے جو ابھی شرح کے فہم میں غصے کئے گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَحْبَبْتِيَهُ تَزْفِينُ وَالصَّبِيَّانُ حَوْلَهَا  
فَقَالَ يَا عَائِشَةُ تَعَالَى فَإِنْظُرِي فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى مَنْكِبِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ إِلَى رَأْسِهِ فَقَالَ لِي  
أَمَا شِيعْتَ أَمَا شِيعْتَ فَجَعَلْتُ أَقُولُ لَا لِأَنْظُرُ مَنْزِلَتِي عِنْدَهُ إِذَا طَلَعَ عَمْرٌ

میں، کہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو ایک جیسی بیک بنی تھی، اللہ پکے اس کے ارد گرد تھے نہ فرمایا  
اسے مائشہ آؤ دیکھو وہ چنانچہ میں آئی تو میں نے اپنے جڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
کندھے پر رکھ دیئے تھے میں حضور کے سر اور کندھے کے درمیان سے اصرار دیکھنے لگی مجھ سے فرمایا کیا تم سیر  
نہیں ہوئیں کیا تم سیر نہیں میں کہنے لگی نہیں تاکہ میں حضور کے زمام اپنا مقام دیکھوں تاکہ

کی سلامتی در تشریف آوری کی خوشی، مبارک مستحکم ہے۔ بعد میں در حریف و مرد کی نامیوں میں میری، خوشیاں کرنا  
مبارک ہے۔ لڑائی پرورد میں و لڑائی کی آواز صبیح میں ملتا ہے۔ وہ رہا مطلق صبح میں مگر بہود لعب کے لئے ہوتا صبح  
ہے۔ اچھے اور چار اشعار گانا اور اس کا سننا صبح میں۔ حضرت صدیق و منوں و صبیح میں تشریف پر علیہ رحمت ہے اور حضرت عمر  
علیہ السلام حضرت ہذاں حضرت اس کے مرتبہ حرا گاہ ہیں۔

سنہ ۱۰ ماہ سے وانی لڑائی تھی وہ بھی لڑائی اور اس کا ہاتھ دیکھے وہ بھی ویدہ سورہ کے پچھتے تھیں بنا ہے زمیں سے مسمی  
پاؤں میں پر بار، اس سے مراد ہے، چاروں طرف سے کسی کرتے ہیں۔ لڑکھیں کورد و دشمن ہونا ہے  
تاکہ اس وقت ام المومنین بھی زور عمر بھی ہی نہیں آتے کہ کھل دیکھنے کا صفت متوں بنایا ہے حضور اور کا اخصاف کریمانہ ہم کو تعلیم  
دی کہ کھڑوں سے یہاں رہا و اگر وہی یوں کے بار حقوق تھی بعد پرورد سے مرد مسلم جو کہ سکھوں کا کھل اور اس میں کھل کھانا  
ناکھل جائز ہے۔ سنہ ۱۱ یعنی تشریف ہے لکھ کا مسمی مڑے۔ مساف۔ شکم کی جی کی طرف اس لئے ی مشدود ہے یعنی حضور اور  
میرے سامنے کھڑے ہو گئے تھیں میں نے حضور اور کے کندھے پر اپنی غلڑوں رکھ دی کہ میں در سر مبارک کے درمیان سے  
اس کا کھیل دیکھے گی۔

ماہ سرداری تمہاری کیوں نہ فرمائے حرا  
ماہ میں من نہ میں تم ہی کی آمد میں!

آپ کا لقب ہے عمود محبوب وہ ان میں رسمی تشریف اب ہم سب کو حشر ہے۔ ہم کی علمت والی میں کی اولاد ہیں۔

سنہ ۱۲ میں سنہ ۱۳ میں یہ تماشہ دیکھتی رہی اور حضور اور میری حاضر کھڑے دے میں گرج تماشہ سے میری ہر کی تھی مگر میں نے دیکھا چاہتی  
تھی کہ حضور اور کو مجھ سے کتنی محبت ہے اور میری حاضر حضور کے تک جہاں وہ رہے گی۔

اپنا مک حضرت عمرؓ فرما رہے تو لوگ اسے چھوڑ کر بھاگ گئے نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں میں ان کے شیعہوں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ عمر سے جاگ گئے نہ فرماتی ہیں پھر میں لوٹا کئی (ترغی) اللہ فرمایا یہ حدیث حسن بھی ہے صحیح بھی غریب بھی تعمیری متصل رہے۔۔۔ بے حضرت انسؓ اور ابن عمرؓ سے کہ جناب عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے تین باتوں میں اپنے آپ کو سزا یافتہ نہیں سمجھتا کہ میں نے عرض کیا یہ رسول ہم مقام ابراہیم کو جانا دے دیتے تو یہ آیت

۱۷۔ اس بجائے کہ دیرانگی پھیل کر حدیث میں غلطی کی گئی کہ یہ کام ہمارے ہاں صورتِ گھڑی کیلئے نامناسب تھا۔ حضرت عمرؓ کی ہیبت چھوڑ دی۔  
 سب کے دلوں میں پھیلا یہ۔ جب وہ ہیبت وہ معافی کا عطیہ تھی۔

مسلّمہ پر خبیث ہیں جو اس وقت بھاگے یہ وہ خبیث ہیں تھے جو مسالوں کے ساتھ رہتے یا جو زاروں میں گھسوں میں رہتے ہیں حدیث شریف میں ہے کہ باماروں میں مساحد میں محسوب میں نہ ہیں۔ رہتے مسجدوں کے نہ ہیں دھوا اور مار میں بھگانے کے لئے رہتے ہیں۔ بارادوں میں گناہ کرانے کے لئے اس سے لازم نہیں آتا کہ زاروں اور مسجدوں میں باماروں میں یا دہان کی حاضری شیعانی کام جو دوسری روایات میں ہے کہ عید کے دن چکے عود و مسد میں کھیل رہے تھے حضرت عمرؓ سے اسیں بھگانا یا باقر عود اور گھسنے فرمایا عمرؓ آج عید ہے انہیں عید مناسے دو حضرت عائشہؓ صلوٰۃ کے ہاں کچے بکریاں گارہا رہی تھیں حضورؐ انورؑ جادو اور مسے پٹنے تھے جناب حدیثی اکبرؓ نے انہیں منع کیا کہ چہرہ اور کھول کر حرام کرانے کو کہہ رہے تھے عید بڑی ہے حق بیماری عید ہے انہیں خوشی مناسے دو ہر حال یہ حدیث مائل و واضح ہے کہ حضرت ام المومنینؓ کی اس دفعہ کی عید و روزہ پائے دلی بھی یہی مانع نہ دیکھئے واسے بھی چکے تھے بھڑایا ہاں بے پروگی کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

اس کے سوا کوئی اور گھبراہٹ سے نہ لگا کر رب سے مری موافقت فرمائی حالانکہ آپ کی رائے پہلے ہی نبیوں کی بات  
بعد میں ان کو بھی ملنا شروع یہ فرمایا کہ رب کا حکم قدیم ہی رہی ہے۔ نئے عادت ادب کی انتہا ہے یہاں میں کا ذکر زیادتی کی نفی  
کے لئے یہیں کل پسند شدہ کتب ادب کی رائے کے مطابق لکھی ہیں (معارف) حد کے فی دیوں کے متعلق بہت منافعوں کا  
خزانہ۔ پڑھنے کی آیت ہی آپ کی رائے کے مطابق لکھی۔ دینی اثر تالی عمدہ۔

فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَدْخُلُ عَلَى نِسَاءِكَ الْبُرُؤُ الْفَاجِرُ فَلَوْ أَمَرْتَهُنَّ يَجْتَنِبْنَ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحَجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ فَقُلْتُ عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ تُبَدِّلَهُ

ہوئی کہ مقام ابراہیمؑ پر نہ جاؤں نہ بیٹاؤں اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کی بیویوں کے پاس جیسے برسے لوگ آجاتے ہیں مناسب تھا کہ آپ نہیں کہہ دیتے کہ وہ پردہ کر لیتیں تو پردہ کی آیت نازل ہوئی تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں غیرت کھڑی ہوئیں کہ تو میں نے کہا کہ ممکن ہے کہ اگر وہ تم کو طلاق دیدیں تو ان کا رب

سے بھی بدولت یا مناسب طور کے صلہ کو تم مقام ابراہیم کے سامنے اس طرح بڑھ کر کہ کہہ کر طرف باز ہو کر سامنے یہ پتھر بھی جو جس پر سب جہنم کے قدم پڑے ہیں تاکہ جس لازم اس پتھر کا بھی ادب ہو تا رہے تو نبی تعالیٰ نے ہی ہی حیرت کا حکم دیا کہ واتخذوا من مقام ابراہیم مصلى۔ آج تک طواف کے صلہ اس جگہ اسی طرح ادا ہوتے ہیں یہ ہے حضرت عمرؓ کا احترام و ترکات آپ کا سنگ اسود سے لڑنا کہ اسے پتھر تو ایک پتھر سے نہ لیتے دسے نہ لٹھیاں ہی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے چمکتے دیکھا ہے اس نے چرتا ہوں اس کا مقصد سنگ اسود کی توہین فرما جس وہاں مقصد ہی کچھ اور ہے جو ہم حج کے بیان میں عرض کر چکے ہیں یہ بھی غلط ہے کہ حضرت عمرؓ سے بیعت و مومن و دہشت کوڑا و دترکات کے دشمن نہ تھے آپ ترکات کا ایسا احترام کرے تھے جو یہاں مذکور ہے۔ **۷** بھی اسی اسلام میں یروہ کا حکم میں اسلئے ہر طرح کے آدمی آپ کے دولت خاند میں آجاتے ہیں حضورؐ کی شان میں سے اور مع داخل سے آپ اپنی اور ان تک کو یروہ کا حکم دیں **۸** یہاں اشدہ و لہجات میں فرما کہ عام مومن و موزوں کا یروہ یہ ہے کہ ابراہیمؑ جس کو وہ دیکھتے تھے مگر ارادہ پاک کا یروہ یہ تھا کہ بدعت اور بدعت کر بھی کسی اسی کے سامنے نہ ہوں تاکہ ان کے حکم کا اور دھجی کسی کو نہ ہو سکے و اشدہ و لہجات میں ہے کہ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب عائشہ صدیقہؓ ایک بیابانی میں گئے تھے حضرت عمرؓ حاضر ہوئے فرمایا اذن میں کھڑا ہو گا وہ کھائے گئے کہ حضرت عمرؓ کی انگلی حضرت عائشہؓ کی انگلی سے چھو گئی آپ نے کہا اہہ کاش آپ کی بیویوں کو کوئی آنکھ نہ دیکھ سکتی اس پر آیت حجاب نازل ہوئی **۹** اسلئے اس کا واقعہ یہ ہوا کہ جناب رباب کے پاس تہجد تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد بہت مغرب تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ بعد عصر ان کے پاس تشریف لے جاتے شہد غلاطہ فرما لے تھے حضرت عائشہؓ اور حصہ وغیرہ کو اس سے بہت غیرت ہوئی کہ حضورؐ روزانہ وہاں کیوں جاتے ہیں انہوں نے حضورؐ اور صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں سے روکے کے لئے آپس میں مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں وہ یہ کہہ دیں کہ حضورؐ اور کے سر شریف سے منافیہ گرد کی برآتی ہے ان دونوں بیویوں نے یہ ہی عرض کیا حضورؐ اور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے

أَنَّا وَاجِبًا خَيْرًا مِّنْكَ فَانْزَلْتَ كَذَلِكَ وَفِي رِوَايَةٍ لِّابْنِ عُثْمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ  
رَبِّي فِي ثَلَاثٍ فِي مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ وَفِي الْحِجَابِ وَفِي أَسَارَى بَدْرٍ مُّتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ  
ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ فَضَّلَ النَّاسُ عُمَرَ فِي الْحِجَابِ بِأَرْبَعٍ بِذِكْرِ الْأَسْرَى يَوْمَ بَدْرٍ أَمَّا  
بِقِتْلِهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى لَوْ كَاكِتَابٌ مِّنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

انہیں تم سے اچھی بیوریاں عطا فرمائی تو کثرت بھی اسی طرح اتنی حضرت ابن عمر کی روایت میں ہے کہ جناب عمر نے فرمایا کہ میں نے  
تین جگہ باتوں میں اپنے رب کی موافقت کی مقام ابراہیم میں اور بدو میں اور بدر کے قیدیوں میں (میں نے مسلم بخاری روایت ہے  
حضرت ابن مسعود سے فرماتے ہیں کہ عمر ابن خطاب کو چار باتوں میں لوگوں پر زندگی عطا ہوئی بدر کے دو قیدیوں کے تذکرہ  
سے اپنے دل کے تل کا شوق کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ جب کی تحریر پہلے نہ ہوگی ہوتی تو کس سے پہلے ہوتا تھا میں نے فرمایا ہے

پہر شہد حرام فرمایا اسی پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ یا ایھا النبی اسے تمہارے ماحول اللہ کے وہ نافرمان  
یہاں مذکور ہے اسی موقع پر حضرت عمر نے یہ فرمایا تھا۔

۱۷۔ جو الفاظ حضرت عمرؓ سے ارشاد فرمائے تھے انہیں اللہ کی آیت کریمہ نازل ہوئی۔

۱۸۔ ان مختلف روایات میں مختلف باتوں کا ذکر ہے اور سب روایات درست ہیں تقریباً جدید روایات حضرت عمرؓ کے ماحول کے مطابق  
آتی ہیں متعلق روایات میں متعلق چیزوں کا ذکر ہے اور کے ماحول کے متعلق جو روایت ہو جائے وہ مشہور ہی ہے۔

۱۹۔ یہی حضرت عمرؓ کا مشورہ یہ تھا کہ اس سے قبل ہی موت آئے تھے عافیت کہ ہر مسلمان اپنے عزیز کار فیہ کی قتل کرے اس طرح کہ یہ رسول  
اللہؐ نے جیسا کہ آپ قتل کر لی اور اپنے بیٹے عبدالرحمن کو حضرت صدیق قتل کر لی اور ہے ماموں بنام کریم قتل کر دی یہ لوگ سرداران  
کفر ہیں ان کے قتل جو ماحول سے کفر کا مدد نہ ہوگا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم یہ لوگ آخر ہمارے ہی بھائی تھے دیر میں ان سے مدد کے کہ ابھی چھوڑ دیا جاوے اس حدیث کے ماحول سے  
اسلام کو قوت حاصل ہوگی اسی سے ہم آئندہ عورت کے لئے سمجھا کر دیکھ گئے اور یہ یہی شاید آئندہ مسلمان ہر جہاں حضور اور نے جواب  
صدیق اکبر و میر کی ماحول کے کہ سب صحیح دی اور ان تمام قیدیوں کو حدیث کے کہ چھوڑ دیا۔ ۲۰۔ یہاں رہے کہ ان خطبات میں حضور صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہیں مدد سے سمن اور حضرات سے سنے مسلمان اللہ حدیث میں صحیح کی صحیحی ارشاد ہوئی۔ یہ بھی یہاں رہے کہ اگر وہ ابھی یہ  
ہی تھا کہ یہ لوگ حدیث کے کہ چھوڑ دیئے جاویں اور حدیث سب صحیح ہو کر اسلام کی بڑی بڑی حدیث انجام دیں چن چسہ ایسا ہی ہوا کہ  
سارے چھوٹے بڑے قیدی حدیث مسلمان ہوئے اور اسلام کی بڑی حدیث انجام دیں یہ چھوٹے ماحول تھا۔ مگر چھوٹے



وَبَيْنَ كَرِيهِ الْحِجَابِ أَمْرٍ نَسَاؤُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَجْتَنِبْنَ فَقَالَتْ لَهْ نَزَيْبٌ  
وَلَاتُكَ عَلَيْنَا يَا ابْنَ الْخَطَابِ الْوَحْيُ يَنْزِلُ فِي بُيُوتِنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا ذَا سَأَلُوهُ  
مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ يُدْعُوهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى  
الرِّسَالَةِ بِعَمْرٍ وَبِرَأْسِهَا فِي ابْنِي بَكْرٍ كَانَ أَوَّلَ نَاسٍ بَايَعَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَعَنْ ابْنِ سَعِيدٍ

ابن ابی بکر کے والد کا ذکر ہوتا ہے یہی کرا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو پردہ کا شروع دیا تھا ان سے جناب زینب بوس سے بن  
خطاب کیا تم پر حکم ملتا ہے جو ملا کر وہی بائیں طرف سے آئے تب سے یہی آیت نازل ہوئی کہ جب تم ان سے سلام مانگو  
پردہ کے نیچے سے مانگو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دعا سے کہ تم تو عمر کے فریدو اسلام کو قوت دے۔ اور ان کی دستانے  
جناب ابو بکر کے سخن روانے کی وجہ سے آپ نے لوگوں سے پہلے ان سے رعیت کی راہنمائی ہے حضرت ابو سعید سے

ہر جہاں آیت پہلے ہی آج مال اور چھوڑنے سے منع دی گئی کہ جو کہ جب چھوڑ دینے گئے مال وصول کر لیا گیا پھر یہ آیت  
بار بار برتی ہر اگر یہ کام بڑا ہوتا تو یہی جہاں مالی حرام تھا طلاق نہ موزا مگر وہ مال حدیث عدل رہا جب سے لڑایا کہ حکم صاف احکام  
حد لا طینا بھر لطف ہے کہ یہاں تو حدیث سے بر بھار عتاب برد رہا ہے مگر آئندہ کے لئے عادت دی جا رہی ہے کہ تبدیلیوں  
کو مدد سے کر چھوڑ دیا کرنا کہ ارتد و موافقا صاف بعد و اما بعد اس آیت کا منشا ہے کہ تم لوگوں نے اتنا بڑا کام خود لپٹنے  
و جہاں سے کہوں کہا وہی کا انتظار کیوں نہ کیا بعد اس وقت سے یہ مارہ میں آکر حضرت عمر رضی اللہ عنہما ابوبکر صدیق با حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
سے حاصل ہوں اور ان قیدیوں کا چھوڑنا لگانا ہوا اس کی تکفیر میں اتنی آیت کے ماتحت دیکھو حضرت صدیق کی حد ان سب

کی سلامتی ہاں دراماں ملک صحابہ و جہاد کا در پیر ہی اسی حد پر ہماری عمر بھر کی عادتیں قربان ہوں  
۱۱ حضرت سید بن جعفر رضی اللہ عنہما کچھ بر طبیعت تھے وہ بھی پردہ کے حکم آئے نہ سے حضرت عمر کی رائے تھی کہ پردہ ہوا اس  
پر آپ مال میں ہونے کے ساتھ حضرت عمر کے تابع میں مسلمانوں پر پردے ہی احکامات میں ہم کہ پردہ کی محنت ملی تو ان سرکار کے بعد نہ  
سے رعایت کی باتوں میں بیوروں کے پاس جانے کی اجازت ملی تو ان کے عمل مار رادع کی باقاعدہ دائمی جماعت ملی تو ان کے  
کرم سے اور آج تراویح کے در پیر حد قرآن حکم حفاظت قرآن ہے اللہ صلی ہم سب کی طرف سے ان سرکار کو جزا دیر دے۔

۱۲ خیال رہے کہ دنیا میں پہلا انتخاب بہت ہی اعلیٰ و اعلیٰ جوئے صاحب سر ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا انتخاب کیا کریں ہیں پروردگار کی طرف  
گی جی ان مصلحتاً نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موسیٰ علیہ السلام کا انتخاب کیا کہ ایسے والد سے کیا مانتا استیجاب کے اعلان نہیں آپ سے  
کام کے لئے کہ وہ دیر ہمارے و سب علیہ السلام کا انتخاب کیا جس خیر کر اپنے گھر کے لئے حضرت عمر سے جواب دیتی کا انتخاب کیا حفاظت کے لئے  
اس آخری انتخاب کا دائرہ دینا ہمیشہ اعلیٰ سے گی۔

۱۴۔ آپ حضرت عمرؓ کے درود کا ملام ہیں آپ کی کیمت اور والد سے جتنی تھے سترہ میں آپ کو حضرت عمرؓ نے مرید بنا لیا آپ تاملی ہیں اور آپ کے بیٹے کا نام ویرانی اسلم ہے آپ نے مردوں اس کیم کی حکومت میں وفات پائی ایک سو چوبیس سال عمر ہوئی (مرقت) کہ اسلم اور بھی ہیں جس کی کیمت اور راج ہے دہمخالی میں یہ بیان کرنا نہیں چاہتا۔ جو کہ میں اسلم حضرت عمرؓ کے ملام اور مامی خادم تھے آپ کے ملام اور حقیقہ ملام سے مطلع تھے اس نے حضرت عمرؓ کو مرید بنایا اور اگرچہ مراد میں گمراہ آپ کے سید ملاقات خادم مامی سے پوچھ لے سے میں بھی حضرت

حَتَّى أَنتَهَى مِنْ عُمْرٍ وَأَهْلُ الْبَخَّارِيِّ: وَعَنِ السُّورِيِّ مَضْرَمَةً قَالَ لَمَّا  
طَعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْتِيهِمْ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ كَأَنَّهُ يُجْزَعُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ  
وَلَا كُلَّ ذَلِكَ لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْسَنْتَ  
صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عِنْدَكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ أَبَا بَكْرٍ فَأَحْسَنْتَ  
صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عِنْدَكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ الْمُسْلِمِينَ،

خفی کہ وفات پائی نہ (بخاری) روایت ہے کہ اس عمرہ سے ملے فرماتے ہیں کہ جب حضرت  
عمر کو نیزہ مار گیا ہے تو آپ غم کرنے لگے ان سے ابن عباس نے تسکین دیتے ہوئے عرض کیا کہ  
اے امیر المؤمنین آپ ان تمام کی پروردگار کی آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے  
توان کی نہ قسمت خوب نجاتی پھر وہ آپ سے جدا ہوئے وہ آپ سے راضی تھے پھر آپ  
حضرت ابو بکر صدیق کے ساتھ رہے توان کی قسمت خوب نجاتی وہ آپ سے جدا ہوئے تو وہ آپ سے راضی تھے پھر آپ

بعد انہی عمر سے گھر سے فرمایا کہ میرے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دو حضور صبیح صلاوات ہوں کہ وہ تم کو حیر ہوگی  
اور کسی کو حیر نہیں۔

اسے بھی حضور انورؐ کی وفات کے بعد صلاوات فاروقی میں آپ سے بڑھ کر کسی سنی زاد میں جھاکتی راہ خدا میں زیادتی کوئی نہ دیکھا اور اللہ  
الاعانت اس صورت میں حدیث پر یہ اعتراض ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تو آپ سے بڑھ کر کسی اور جاتی تھے یا یوں  
کہو کہ یہ حضرت مسیحؑ کی خصوصی مصیبت ہے آپ کی مثل شفقت و رحمت اللہ کی راہ میں مہربانی نے۔ کی ہوگی۔  
ملے آپ حضرت عبدالرحمن ابن عوفؓ کے بھائی ہیں عمرؓ کی عمر صمدانی ہیں حضور انورؐ کی ہجرت کے دو سال بعد مکہ معظمہ میں پیدا  
ہوئے دی انجو شہر آٹھ ہجری میں مدینہ منورہ لائے گئے حضور انورؐ کی ولادت کی آپ کی آٹھ سال کی عمر تھی جب حضور انورؐ کی وفات  
شریف واقع ہوئی شہرے قبرہ عابد و راجد تھے۔ ملے حضرت عمرؓ کی ولادت شہر کے علامہ ابو بکرؓ کے مدینہ منورہ میں جب میں دی انجو شہر تھیں  
ہجری کو وہ گئے دن برہان آپؐ کی موت کی حالت میں بیت بنی نخل میں فرماتے گئے کہ تجھ پر اب تفصیل کا مصائب ہے دریاں۔ اب صلیب اور  
کے سے ہے جو وہ بھی گھر میں اور بخیر عہد میں گھر میں دور کر رہی تھی دیا۔

شہر دہلی سے پہلے ایک فعل لاشعاع پر مشید ہے یعنی آپ ان تکالیف کی پردہ نہ کریں کہ آپ کو امتحان ملی نے بڑے  
کرم سے نوازا ہے جن کا ذکر آگے ہوئے۔

آدمی سے آدمی پہلی اور آدمی سے بھی آدمی  
 بھیکا سنگت سادہ کی کاٹھے کوٹ پر رات  
 جسی اندر کے مقول بڑوں کی صحبت ایک جگہ آدمی گھڑی کی بھی سانک ہے اسی صحبت گن ہوں کے پہاڑ توڑ دیتی ہے حضرت مرید کڈ لہو ایسے مڑی جس ہے  
 اٹھ جاگ فریاد استی اور خلعت و کیمر ہا  
 صحت کوئی غشیا مل پوسے کر تو بھی بختیا جا  
 ان صبا کی اصل پر حدیث شریف ہے :

تم دیکھ رہے ہو تمہاری اہل تہا سے ساتھیوں کی وجہ سے بے ملہ اشد کی حکم اگر میرے پاس نہیں جبر  
سوتا ہو تو میں عذاب الہی سے قدر دے دوں اسے دیکھنے سے پہلے ملہ (بخاری)

۱۵۔ یعنی میری یہ گھبراہٹ اپنی تکالیف کی وجہ سے ہیں بلکہ اس خیال سے ہے کہ میرے بعد مسلمانوں کا حضور مآآپ اہل سنت و آئین کا کیا بنے گا میں بڑے بڑے مفتوں کے سامنے مضبوط اور مجدد و وارث ہوں میری تہادوت کے بعد مسلمانوں میں بڑے بڑے فتنے ہوں گے جیسے کہ حدیث شریف میں ہے چنانچہ تہادوت قتوں و مسلمانوں میں تلوار چلنے کا مہذاب ہی وہ آپ کے بعد ہی واقع ہوئی۔ ۱۶۔ ہ ہے خوف اللہ کی انتہا جو کمال ایمان کی دلیل سے حضرت عمرؓ وہ تہی ہیں کہ ان کے طیس نگ بھینے چائیں گے مگر خود اسی ہیبت کا یہ حال ہے یہاں عرفات سے حضرت عمرؓ عارفی کی جید کرامات کا ذکر فرمایا۔

کرامات عسمر فاروق !

۱۔ حمد کے دن حضرت عمرؓ خطر میں تھے ہی کہ پکارنے لگے ساریہ مار کر دو اتیں مار فرمایا لوگوں سے بعد خطبہ پڑھا کہ اے ابوبکر! تم میری ساریہ نہ چاؤند میں جہاد کرو رہے ہیں آپ نے انہیں کہاں سے کیسے بگاڑ دیا جس سے ان سب کو جہاد کرتے دیکھا دشمن بھاڑ کے پیچھے سے حملہ کرنا چاہتا تھا میں نے انہیں اطلاع دے دی۔ صحت عرضہ بعد ساریہ آئے، انہوں نے کہا کہ ہم کو حضرت عمرؓ کی آواز سے شکست سے بچایا۔

مصلح حب حضرت عمر و ابن عباس نے مصرف فرمایا تو وہاں دیکھا کہ ہر سال دریا نے یں میں ایک کھادی راکھ صیٹ چڑھائی حالت ہے۔ آپ سے یہ رواج روک دیا نے یں سوکھ گئی آپ نے صوبہ عمر کو مدد سورد خط لکھا حضرت عمر نے دریا نے نیل کے نام خط لکھ جس میں تحریر تھا کہ اسے دریا اگر وعدا کے علم سے متاثر تو اس کے علم سے عادی ہو رہا اور حکم دیا کہ میرا یہ خط دریا نیل میں ڈال دیا جاوے تو لا گیا تو دریا قنات تک کے لئے جاری ہو گیا۔ مصلح ابوسلمہ بن ابی اسود اس میں نے کہا کہ تو مجھے نبی ماس سے اہوئے اہلکار کیا اس نے آگ ملو اگر وہ صوم کو اس میں لایا آئینا پر عکس ڈی ہو گئی اس نے انہیں بے تہمت سے بھگوا دیا اور دوسرے حضرت عمر کے پاس نے آپسے انہیں اپنے سینے سے لگا کر کہا کہ عدا کا شکر ہے کہ اس نے تم کو گت سے بھیجا اور مصلح صلیب کی حال لکھ کسی نے حضرت عمر کو مدد عذر دی غمی کہا کیا تم بعد شراں ایوب جو عذر کیا ہاں مصلح حضرت عمر ایک امت دوسرے گھیل میں گشت لگا رہے تھے پہرہ دے رہے تھے

بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : الْفَصْلُ الْأَوَّلُ .

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما کے فضائل سے پہلے فصل

کہ ایک گھر سے ایک بوڑھی عورت کی آواز آتی جو ای سیٹی سے کہہ رہی تھی کہ اٹھ دودھ میں پال ملا دے لڑکی بولی اماں  
 یہ حضرت عمرؓ نے منع فرمایا ہے بوڑھی بون کہ عمر کو نہیں بخور ہے جی لڑکی بولی کہ عمر کا لب دیکھ سہا ہے آپ نے صبح کو پیسے بیٹے  
 عاصم سے کہا کہ تم جلد گھر جاؤ جس لڑکی سے سوچو کہ تو تم کو اس کے پیٹ سے بہات ہی مبارک مدد ملے گی عاصم ہی عمر نے اس  
 سے نکاح کیا جس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی نام - مہم - یہ لڑکی عمر اس سے جدا ہو کر اب مروان نے نکاح کیا جس کے شکم سے عمر ابن  
 عبدالعزیز پیدا ہوئے۔

۵۔ میرے ایک بددی کو پیار سے اترتے ہوئے دیکھ کر ایک عاتق اس کا بیٹا موت ہو گیا ہے اور اس نے اس کے مرثیہ میں سات شعر بھی کہے ہیں اگر تم کہہ تو میں اس کے اشعار سنا دوں، تنہا میں دو بددی، تیرا کیا چوچھا تو کہاں سے آ رہا ہے بولا اس پیار کو چل پر راس نہ رکھ کر چچ کیا مات بولا یہاں بیٹا دھن کر کے فرمایا ابے مرثیہ کے سات شعر سنا جو میرے کہے ہیں وہ بولا اے میرا مومنین وہ شعر تو میں نے بھی دل میں سوچے ہیں آپ کو کیسے یاد لگا پھر اس نے سات شعر سنا دیئے وہ اشعار یہاں مرثیات نے نقل کئے جن کا پہلا شعر ہے۔

یا عائشہ میں نبوت من سفیر      عاحلہ علی موت، علی سفیرہ (مرثا)

حضرت ایک عورت کا محل میں سرگرمیاً دو کھڑی ہو رہی تھی۔ یہیں تیل پڑی ہوئی تھی وہاں سے حضرت عمرؓ گدے سے دھڑوے کی طرح اتر کر محل کے کمرے میں آئے۔ یہاں تک پہنچے وہاں عورت نے ان کا ہاتھ غصہ کیا واپس اوٹل زمین نے نیچل دیا۔ اوٹلا عورت نے برقی میں غور کیا۔

[illegible]

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقْرَةً  
إِذَا عَمِيَ فَدُرَكِيهَا فَقَالَتْ إِنَّا لَمَنْ خَلَقْنَا لِحَدَاثَةِ الْأَرْضِ فَقَالَ  
النَّاسُ بَيْنَنَا اللَّهُ بِقَرَّةٍ تُكَلِّمُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي آدَمَ  
يَا أَبَوَيْكُمْ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثُمَّ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمٍ لَهُ رَاذِعٌ الدَّثْبُ عَلَى  
شَاةٍ مِنْهَا فَأَخَذَهَا فَأَدْرَكَهَا صَاحِبُهَا فَاسْتَنْقَذَهَا فَقَالَ لَهُ الدَّثْبُ فَمَنْ لَهَا يَوْمَ

یاد میں ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں فرمایا کہ ایک شخص گلائے پیسے  
جا رہا تھا کہ غنم گیا تو اس پر سوار ہو گیا وہ بول کر ہم اس کا گلائے پیسے نہیں پیدا کیے گئے ہم زمین کی کھیتی  
کے پیسے پیدا کیے گئے ملہ تو لوگ جو نے بھان انہر گلائے بول رہا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
فرمایا کہ اس پر میں اس پر بکرو و حرا بیان ہئے ملا کہ وہ دونوں وہاں نہ تھے تو فرمایا کہ ایک شخص بنی بکریوں میں  
تھا کہ ان میں ایک بکری پر بیٹھنے نے ہو کر اسے نیکیا اسے بکری کے پاس سے بکریوں میں سے بکریوں میں سے بکریوں میں سے

اسے یہ واقعہ سہ ماہ کا ہے شاید کسی سرائیکی کا واقعہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ بیل کی پیٹھ پر سوار ہوا اس پر جو لادنا مقرر ہیں اس سے  
کھیتی میں ہی استعمال کر دیکر کہ حضور راہ سے یہ واقعہ میری روایت نقل فرما (امرواۃ) حضور راہ سے کہ مرد و عورتوں کو مرد و عورتوں میں ہی استعمال کرنا بہتر  
ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضور راہ سے کہ ان دونوں حضرت کے ماں پر حسب ذیل وہی کہ جس پر کہیم نور فرمایا اس کو وہ دونوں حضرت  
صورت میں سے میری روایت اور میری بکری کے جاوے کا اسان سے کلام کرنا اصل سے دراد ہے مگر میری تصدیق کی وجہ سے وہ دونوں ان میں  
ان کے ایساں کا میں و مردار ہوں یہ ہی ان مردگوں کی عظمت ہے حضور کا ہاتھ شریف حضرت عثمان کا ہاتھ ماہیۃ الرحمن میں دراج حضور راہ  
کا دل و مات اور حضور راہ کی زبان شریف صرب ابو بکرؓ کے دل و دماغ و زمان نے یہ ہے ان بزرگوں کی شان

سے یوم البیعت یا قرب سے ہے مسیح و عہد یوم البیعت کے معنی درہوں و لادن اس سے کوں سادہ مراد ہے اس میں بہت گفتگو ہے  
معنی شارحین سے فرمایا کہ اس سے مراد قرب قیامت وہ جنگ عظیم ہے جب کہ لوگ جنگ کی وجہ سے اپنے جاوےوں سے عامل  
ہو جائیں گے اور بیٹھیں ان کی بکریاں گائے جو کہ نہیں گئے معنی فرمایا کہ زمانہ صابیت میں لوگوں کا ایک مسئلہ ہوتا  
مناجر میں لوگ حرکت کرے کے لئے اپنے گاؤں چل کر جاتے تھے ان کے پیچھے درندے ان کے جانور آزادی  
سے کھاتے تھے بعض سے فرمایا کہ یہ لفظ یوم البیعت سے ہی سے معنی جہد و سیدت بھی مطلب یہ ہی ہوگا فقیر کے



السَّبْعِ لَا تَرَىٰ لَهَا غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ ذُنُوبُكُمْ فَقَالَ  
أَوْ مِنْ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمْ أَثَمُ مُنْفَقٍ عَلَيْهِ وَعَيْنِ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ لِي لَوَاقِفٌ فِي تَوْبَةٍ قَدْ عَوَّاهُ اللَّهُ بِعُمَرُ وَقَدْ وَضَعَ عَلَى  
سِرِّيهِ إِذَا سَاجِدٌ مِنْ خَلْفِي قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلَى مَنْكِبِي يَقُولُ  
يَرْحَمُكَ اللَّهُ إِنِّي لَا دَجْوَا أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ

دن بمافظ ہو گا جس دن میرے سر اس کا کوئی چرہ دہانہ ہو گا تو لوگ بوسے سبحان اللہ جیڑا بول رہا ہے حضور  
سے فرمایا کہ اس پر میں ایمان لایا اور ابو بکر اور عمر حالانکہ وہ دونوں وہاں نہ تھے نہ (مسلم بخاری) روایت  
ہے حضرت ابن عباس سے فرمایا کہ میں ایک قوم میں کھڑا ہوا تھا کہ لوگوں نے بناب عمر کے میرے  
دمائیں کیں جبکہ وہ اپنے تختے پر رکھے گئے تھے کہ ایک شخص میرے پیچھے رکھے تاکہ ایک شخص میرے پیچھے  
جھکنے اپنی وہ کنی میرے کندھے پر رکھی کہنے لگا کہ تم پر رحمت کے تئیں یہاں تک کہ تم کو اپنے دوسا تئیں

نزدیک یہ دونوں مطلب فری ہیں کیوں کہ یہاں فریہ ہے کہ اس دن بھیڑیے کے سوا کوئی عالمی چرہ نہ ہو گا۔ جس  
سے معلوم ہو رہا ہے کہ بھیڑیے کمریوں کی حمایت کرے گئے سارے مراد یہ بعید لہذا تھا اس سے مراد حضرت عیسیٰ  
علیہ السلام کا رہا ہے صبر اور صبر ایک گناہ رانی نہیں گئے اس دن بھیڑیے گویا کمریوں کے چرہ رہے  
ہو جائیں گے۔

اس کا مطلب گل وہ ہی ہے خواہی عرض کیا کہ اس واقعہ کو میں حالت ہوں اور حضرت ابو بکر و عمر کی طرف سے اس  
پر ایمان لایا ہوں۔ یہ واقعہ درست ہے تو مجھے بدرجہہ دینی باکف معلوم ہوا جس پر ایمان لانا ضروری ہے۔  
اسے بھی شہادت کے بعد آپ کو غسل دینے کے لئے تہنیر پر رکھا جو کہ آپ کی شہادت قطعی مدعی کہ آپ زخم کھا کر کئی دن زندہ  
رہے اس لئے آپ کو غسل دیا گیا تہنیر قطعی کو غسل دیا جادے کہ کس تہنیر قطعی میں ایک قیدیہ ہے کہ رشی گئے ہی دعوات ہو جادے  
دری گئے۔

اسے حضرت علی کا خطاب حضرت عمر کی عشق مبارک سے بھال سے کہہ رہے تھے کہ اندر تم پر رحمت کرے خیال رہے کہ انش  
کی رحمت گہ گہ گاروں پر مغفرت کی ہے نیک کاروں پر رحم نواری کی حضرت صحابہ پر قرب خصوصی کی یہاں خاص رحمت مراد ہے  
شرکی رحمت کے سب حاجت مددیں مگر صبر محتاج دینی اس کی رحمت اس سے معلوم ہوا مردگان دین بعد وفات سنتے ہیں اس سے خطاب

صَاحِبِيكَ لِأَنِّي كَثِيرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
 كُنْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَفَعَلْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنْطَلَقْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ  
 وَدَخَلْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَالْتَفَتُ فَإِذَا عَلَى  
 ابْنِ أَبِي طَالِبٍ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ ۖ الْفَصْلُ الثَّانِي ۖ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ  
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَوْنَ أَهْلَ  
 عِلِّيِّينَ كَمَا تَرَوْنَ النُّجُومَ الدُّنْيَا فِي أَرْفَقِ السَّمَاءِ وَلَئِنْ أَبَا بَكْرٍ

کے ساتھ رکھے گا کہ کوئی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے رہتا تھا کہ میں ابو بکر اور عمر  
 وہاں تھے اور میں نے ابو بکر و عمر نے یہ کیا اور میں ابو بکر و عمر چلے اور میں  
 ابوبکر و عمر داخل ہوئے اور میں ابوبکر و عمر نکلے میں نے شکر دیکھا تو وہ علی بن  
 ابی طالب تھے (بخاری مسلم) دوسری فصل روایت ہے حضرت ابوسعید خدری  
 سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنتی لوگ عِلِّيِّینَ والوں کو دیکھیں اور دیکھائیں  
 گے جیسے تم کہار آسمان میں چمک دانتارے کو دیکھتے ہو (ابو بکر و عمر

کلام درست ہے۔ یہی صورت درجہ ام و درجہ ام اپنے ام سے ملے تمہارے کام اپنے متصل رکھے نام و کام  
 کے متصل ہوئے سے معلوم ہوتا ہے کہ مقام بھی متصل ہیں نام و کام نہ دیئے ہیں مقام کا اور اللہ تعالیٰ سے حضور کے نام و کام کو  
 اپنے ام سے متصل کیا ہے تو اب کو اب سے بھی بہت قرب ہے۔ اے حضرت علی رضی اللہ عنہ اکثر حضرت عمر کی سب حضرت  
 کرتے تھے حتیٰ کہ فرماتے تھے کہ اب میں پر ایسا شخص رہا کہ اس کے جمال کی میں سب کردوں اور فرما کرتے تھے کہ مجھے آرزو  
 ہے کہ میں رب تعالیٰ سے حضرت عمر کے سے ایک اعمال کے کروں۔

اے علی بن ابی طالب و عمر کا نام بھی نہ درجیت کے اعلیٰ درجہ کا نام بھی قرآن مجید میں دتر کہ علیوں فرمایا گیا دعا اور اللہ  
 مع اعدیوں کتاب مرقومہ و مال جنت کے اعلیٰ درجہ کہ جسے سمین دتر کا نام بھی ہے جس میں  
 درجہ جہوں کے نام غریب میں درجہ جہوں کے سب سے نیچے سند کا نام بھی کسی علی بن جنت کے درجوں سے ایسا دنی  
 ہے جیسا آسمان زمین سے اعلیٰ درجوں کے دوسرے جہوں کو ایسے نظر نہیں آئے جیسے زمین والوں کو تار سے نظر آئے ہیں وہ ایک دوسرے  
 کو دیکھ نہیں گئے دیکھو وہ میں حضرت صدیق و وہ ہیں حضرت عمر

[illegible]

فِيكُمْ فَأَقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي إِلَى بَكْرٍ وَعُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ  
 أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ لَمْ يَرْفَعْ  
 أَحَدُ رَأْسِهِ غَيْرَ إِلَى بَكْرٍ وَعُمَرُ كَانَا يَتَبَسَّمَانِ إِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ إِلَيْهِمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ  
 وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَنِ ابْنِ عُمرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ أَحَدُهُمَا  
 عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَهُوَ اخْتِذَا بِأَيْدِيهِمَا فَقَالَ هَكَذَا

کتنی بے لہ تو میرے بعدوں کی پیروی کرو ابو بکر و عمر کی تہ (ترجمہ) روایت ہے حضرت انس  
 سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں تشریف لاتے تو سونے ابو بکر و عمر  
 کے کوئی اپنا سر نہ اٹھاتا تھا یہ دونوں حضرات حضور کی طرف دیکھ کر سناٹے تھے اور حضور انہیں دیکھ کر سناٹے  
 تھے (ترمذی) اور فرمایا یہ حدیث غریب ہے۔ روایت ہے حضرت ابن عمر سے کہ نبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن نکلا مسجد میں تشریف لائے اور ابو بکر و عمر بھی ان دونوں میں سے ایک  
 صاحب آپ کے داہنی طرف تھے دوسرے بائیں طرف حضور دونوں کے ہاتھ پکڑے تھے تو فرمایا

سَلَامٌ عَلَى لَدُنِّي حَضْرَتِی پٹی بستہ کی گئی لیے ہیں بے ملاؤں کی ملاؤں۔ دیکھ کے لئے سے اور حضور اور کچھ بات کی صورت تھی  
 اور دوسروں کی وفات کی بھی اس لیے حضور نے حج کی عمر بستہ کے سال حج کیا۔ اگلے سال یہ کہ آپ کو حضرت کو اس سال مانگی وفات ہیں  
 اور عرض یہ ہے کہ حج فرض ہونے کی حج کر کے حضرت حضرت یار ہوئے ان سے فرمایا کہ تم اس حدیث سے مراد کہ ہیں خیال رہے  
 کہ وہ اس حدیث عقل سے جاسے کو کہتے ہیں ہم اس سے عام ہے اس حدیث جہاں کتاب جاء الحق میں حدیث میں ہے دیکھو حضور نے ظاہر ہو  
 اور اپنی روئے بطور زیب کی وفات کی خبر دی۔ عز و جہد میں ایک دن پہلے بتایا کہ یہاں ملاں کا فر سے گاہیں ملاں عقل ملیم تائے جاتے  
 میں کتنی عام اکثر چھپائے جاتے ہیں سنا اس میں ان برسوں کی عادت کہ طرف اندہ ہے کہ میرے بعد حضرت عیسیٰ بن مریم کے حضرت  
 ابو بکر صدیق کی خلافت کا فصل قرآن کریم میں بھی مذکور ہے مسند حوں اور حور اولی ماسی متدین اس آیت میں جنگہ امام کا ذکر ہے  
 جو خلافت صدیقی میں ہوئی دیکھو ہمارے کتاب امیر معاویہ پر ایک نظر سنا حضور کی مجلس اقدس میں صاحب لوگ نیچے سرخجی گاہ کے ماموش بیٹھے تھے جیسے  
 پرندہ کا تسکون بالکل ماموش سکون سے ٹھہرتا ہے یہ تھا کہ گاہ کا ادب سنا کہ یہاں سے کو دیکھ کر خوشی سے مسکراتا ہے ہمارے رنگ تھا اور  
 صحابہ میں ادب کا طہیر سے ہیں جو تیس کا جلوہ گری جی یہ دوسرے صاحب اسرار حدیث گاہ عقل میں بہت باریاب تھے۔

ایں دونوں نے دیکھا تو مسرور ہو کر اور بھی تو حضور کی مدد جسم میں حسی نہ جان حضور میں رسی نہ عیبا نکلیں وکان سلا سے اعدا سے افضل  
ایں - رب فرماتا ہے۔ وجعل نکوا سمعہ و اولہ نصیبہ۔ اولوں ہی سلا سے اعلیٰ اس سلام میں یہ دونوں افضل ہیں۔ کان افضل

وَمِنْ بَرَّانٍ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَوَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَمَّا وَزِيرَايَ  
مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرَائِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ  
فَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَهْلُ الثَّرَمِذِيِّ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ قَالَ  
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا تَزَلُّ مِنَ السَّمَاءِ

دو وزیرِ آسمانِ دونوں میں سے ہوتے ہیں اور دو وزیرِ زمینِ دونوں میں سے نہ مگر ہمارے آسمانی وزیر  
جبریلؑ اور میکائیلؑ ہیں نہ اور ہمارے زمینِ دونوں میں سے دو وزیر ابو بکر و عمرؓ ہیں نہ  
(ترمذی) نہ روایت ہے حضرت ابو بکرؓ سے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ آسمان سے ایک ترازو

پہنچ کر انھیں کے یہ علم حاصل کیا جاسکتا ہے۔ مگر ان کے پیروں میں اس سے کہ ان کا ذکر پہنچایا گیا کہ بعد میں عزائمات ہیں  
سے دیگر خبر بادشاہ کی سلطنت کا برآمد تھا نے اسے 'پچھے لٹکتا رہے' اس کا صاحب درجہ عطا نہ ہونے والا یعنی ابو بکرؓ سے کہ ترازو  
داخل ہو کر اس کا حوالہ

سے حضورؐ کے بھی بلاشہاد میں انہیں کے بھی 'سماں سلطنت کا انتظام نہ شجرہ و میکائیل کرتے ہیں' حضورؐ کے احکام و بیان نہ  
کرتے ہیں کہ یہ دیکھ کر ہی سے معلوم ہو رہا ہے کہ حضرت جبریلؑ درجہ میں جناب میکائیل سے بہت جڑ سے ہیں کہ ان کا ذکر پہنچا۔

سے اس فرمانِ مال سے چند منسلک معلوم ہوئے عام طور پر صلی اللہ علیہ وسلم کی سلطنت میں یہ بھی ہے آسمان میں بھی حدیث دونوں جبر و وزیر ہونے کیا  
میں بلکہ حضورؐ کے سلطان بادشاہ الہی میں شکوک و شبہات نہ ہونے اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کے انفس میں کہ پہلے ہی کا نام  
شریف ارشاد ہوا بعد میں حضرت عمرؓ کے وزارت صدیقی و خاریقی انفس والی ہے۔ وزارت جبریل و میکائیل سے کہ حضرت صدیق و خاریقی  
باز تخت کے وزیر ہیں۔ ہر دم حضورؐ کے ساتھ رہنے والے ہیں تمام انبیاء حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا باری تخت ہے انی جہاں فی اللہ جہاں  
سے یہ حدیث مالک سے حضرت ابو سعید خدریؓ سے حکم ترمذی سے حضرت ابو بکرؓ سے ابن عباسؓ سے حضرت ابو سعید خدریؓ سے ماقبل ابو الحسنؓ کی ابن مسعودؓ  
نہی نے حضرت انسؓ ابن مالکؓ سے مالک و مختلف روایات کہ امام ترمذی سے خود جو حسن بصریؓ سے روایت کیا کہ اس حدیث پر کھنکھانے کا انداز  
الا اللہ محمد رسول اللہ وزیر ابو بکر و عمر و عزائمات

شہد یعنی میں سے جو بدلیں جہاں رہے کہ صحابہ کرام کے جواب معلوم وہ خواب جو مالک و روایات میں پیش ہو کر یا بعد حاصل کر لیں و کشف و انہام

نکاح گرن اس لئے گزرا کہ حضور احمد مسیحی استاد علیہ وسلم سے یہ معلوم فرما دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد جلاوت اسلام میں کا بدلہ و انحطاط ضرور ہو جائے گا۔ کیونکہ وہ نبی نہیں دیکھا گیا۔



يُؤْتِي اللَّهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ: الْفَصْلُ الثَّالِثُ  
عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَطْلَعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ  
مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَأَطْلَعَهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطْلَعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ  
الْجَنَّةِ فَأَطْلَعَهُ عُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَ  
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

پھر اللہ سے چاہے گا ملک دے گا نہ (ترمذی، ابو داؤد، تیسری فصل ہدایت ہے حضرت  
بن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر ایک جنتی آدمی نمودار ہوگا  
کو حضرت ابو بکر ظہر ہوئے پھر فرمایا کہ تم پر ایک جنتی آدمی نمودار ہوگا تو حضرت عمر  
نمودار ہوئے تھے (ترمذی، ابو داؤد) یہ حدیث غریب ہے + روایت ہے  
عائشہ سے فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سلطہ یعنی سلطنت عثمانیہ کے بعد اسلام میں سلطنت و امامت ہم کو دے سکے۔ ایسی اور اگر حضرت عمر کی شہادت کے بعد امیر معاویہ کے  
سلطنت قائم کر دی خیال رہے کہ خلافت مولا اور سلطنت میں فرق ہے کہ خلافت بروت میں لوگوں پر حکومت دینی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ  
وسلم کی نیت صلی کہ ان کی بیعت، بیعت خلافت بھی ان بیعت اور دین بھی لوگ ان کے دینا بھی ہیں ان کے سر پر بھی مگر سلطان کی بیعت  
بیعت حکومت تو ہے بیعت اور دین نہیں اور سلطانوں کی امت کا بیعت ہو یا ہوگا۔ جانشینی رسول کا عہدہ تم ہو گیا، سلطنت اسلامیہ بھی  
اللہ کی رخصت ہے۔ مگر مشرک کتبہ میں رسول کی امت میں بھی ذکر تھا کہ علیہ السلام اور ظاہر ہے کہ تمام میں سلطنت امیر معاویہ کی ہی  
تائم ہوئی ہے حضور کی سلطنت قرار دیا گیا۔

سلطہ یہ عبرت ابو داؤد سے کچھ فرق سے روایت کی ہے: سد امام نہیں سے کہ خود حضور اللہ سے یہ خواب دیکھا مگر کہ میں ہی ہے کہ میں اپنی  
ساری امت سے تو لایا تو میں فدائی ہوا پھر ابو بکر پھر عمر پھر عثمان ۱۰۰ سالہ امت سے میری ساری امت سے تو لے گئے تو میں سے ہر ایک  
ساری امت سے لائی پھر تو روٹھا لی گئی اس کو شہادہ کی جیسے کہ ان میں خلافت بر ماری امت کا اجماع ہوگا۔ (مترقات)  
سلطہ اس سے ان دفعہ حضرت کا خلیفہ ہوا مسطورہ خیال ہے کہ یہ مدت میں وہ لوگوں کی معیشت بیان کر رہی ہے کہ انصاف کو نہ حکومت کی  
بشارت میں ہر کام کو بھی دی گئی ہے جو کہ اس حدیث میں وہ لوگوں کا بیعت ہو، مذکور ہے اس سے یہ حدیث بیان لائے (مترقات)

اصل اصول زندگی اس کا محور کی ہے۔

رَوَاهُ زَيْدُ بْنُ عَدِيٍّ ۚ بِأَبِ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - الْفَصْلُ الْأَوَّلُ - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِي بَيْتِهِ كَاشِفًا عَنْ فخذَيْهِ أَوْ سَاقَيْهِ فَاسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذَلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَوَى ثِيَابَهُ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشْ لَهُ وَلَمْ تَبَالِهْ ثُمَّ

(زید بن عدی) حضرت عثمان کے فضائل رضی اللہ عنہ نے پہلی فصل روایت ہے حضرت عائشہ سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھریں لیٹے تھے پتی رانیں یا اپنی پسندیدیاں کھولے تھے تو جناب ابوبکر نے اجازت مانگی انہیں اجازت دے دی اسی حالت پر انہوں نے کچھ بات چیت کی پھر حضرت عمر نے اجازت مانگی انہیں بھی اسی حالت میں اجازت دے دی تھیں پھر انہوں نے بھی بات چیت کی پھر جناب عثمان نے اجازت مانگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کر لیے جب وہ بیٹھ گئے تو جناب عائشہ نے کہا کہ جناب ابوبکر آئے ان کے یہ بیٹھنا تو جہش کی اور

لَا آتَاكُمْ عِثْمَانُ بْنُ حَفْصٍ ابْنُ أَبِي الْعَاصِ ۚ بَيِّنَةُ عَبْدِ اللَّهِ شَمْسِ ابْنِ عَبْدِ سَامٍ بَعَثَ إِلَيْكَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ سَلَامٌ وَتَقَبَّلْهُ وَتَوَدَّعْهُ  
 خطاب جامع اقرآن آپ کی حکم سننے میں تھکتے ہوئے پر مجبور ہوئے۔ ہاں ماں خلافت کی بیانیہ سال نو پائی آپ کے حالات جلدوں کے شروع میں بیان ہو چکے ہیں وہاں مطالعہ فرمادے۔ مسئلہ یعنی بے پرواہی سے بیٹھنے ہوئے تھے جس سے آپ کی پٹلیاں یا بالی شریعہ کھلی تھیں خیال رہے کہ حضرت امام مالک کے نزدیک مرد کی رن ستر نہیں ہوتی اگر کہے ہاں یہ ستر ہے۔ حضرت امام مالک کی دلیل یہ حدیث ہے مگر استدلال کچھ ضعیف رہا ہے کیونکہ اول تو خود رو کی شک ہے کہ رن کھلی تھی یا پٹلیاں اس شک کے ہونے ہوئے استدلال درست کیسے ہو سکتا ہے اور اگر مان بھی یہ ہو سکے کہ رن کھلی تھی تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ بالکل ننگی تھی۔ یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ رن سے قمیض بٹی ہوئی تھی تھپتھپ رہی اس جگہ پر تھا۔ عاریہ کا معنی ہے عورت۔ (تفسیر) مسئلہ یعنی ان دونوں حاصل کی کہ پر حضور انور سے کوئی تکلف نہیں کر دیا اسی طرح سب پر کرایا کے آرام دہ رہا ہے۔ اسی سے معلوم ہو تا ہے کہ یہ دونوں حضرات بار بار بے باکا دل صاحب ہر وقت تک محبوس میں تھے اس فرمان مال سے معلوم ہو رہا ہے کہ رن پہ کھلی ہوئی تھی بلکہ اس سے قریبی بٹی ہوئی تھی ورنہ رن ہوتا۔ شہرہا اسے ڈسک لیا اسی صوبہ سے کاشغور کے مہم و امین کے وہاں قمیض بٹن ہر وقت نہ کر بالکل پرہیز ہوتا۔

دَخَلَ عَمْرُو بْنُ قُحَيْشٍ لَهُ وَلَدٌ ثِيَابُهُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسَتْ وَسَوَّيْتُ ثِيَابَكَ فَقَالَ  
الْأَسْتَجِبِي مِنْ رَجُلٍ يَسْتَجِبِي مِنْهُ الْمَدَائِكَةُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيٌّ  
وَفِي خَشْيَةٍ إِنْ أَذْنَتْ لَهُ عَلَى بَلَدٍ الْخَالِفَانِ لَا يَبْلَغُ إِلَيَّ حَاجَتُهُمَا وَآهٌ مُسْلِمٌ  
الْفَصْلُ الثَّانِي عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَرَفِيقِي يَغْنِي فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ

روایت کردی کہ پھر فرمائی کہ آپ نے ان کے لیے نہ تو خوش کن نہ پرہیزگار چرباب عثمان اسے پھر تو آپ ہی فرمائی کہ اور  
اپنے کپڑے درست کر لیے تو فرمایا میں اس شخص سے جیسا کہ میں سے فرشتے بھی جیسا کہ میں سے کہ اور ایک حدیث  
میں ہے کہ جناب عثمان شرمیلے آدمی ہیں مجھے خوف ہوا کہ اگر میں نے انہیں اسی حالت میں بجا کر دے دی تو وہ مجھ  
سے اپنی حاجت نہ پہنچا سکیں گے کہ اگر دوسری نسل نہایت ہے حضرت طلحہ ابن عبید اللہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر نبی کا کوئی ساتھی ہوتا ہے جسے ساتھی یعنی جنت میں عثمان بھی (ترمذی) اور ابن ماجہ سے منقول

سلف میں اس فرق کہ وہ یہاں ہے یہ وہی حضرت مصعب کے ماضی میں ہے اور اس سے یہ فرق کہ وہ ہے سلف بھی کہ جنت میں حضرت عثمان سے  
شرم کرتے ہیں ان کی توفیق و تعلیم کا تمام ہوا ہے یہی ایک دعا ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو جہاد میں بھائی پادشاہ کا  
خدا فرمایا تو حضرت عثمان بھی وہاں ہو رہے تھے ان کے سینے سے کڑی مٹ گئی وہاں کے جو جو فرشتے اس مجلس سے ہٹ گئے حضور اللہ نے  
ان کے سینے سے ہٹنے کا وجہ پوچھی انہوں نے کہا حضرت عثمان سے ہم کو شرم تھا کہ ہم نے حضرت عثمان کی شرم دیا وہاں حال تھا کہ آپ غلہ میں  
تہنہ باندھ کر غلہ کر کے تھے صرف اپنا کام رکھنا ہوتا تھا تب بھی آپ سیدھے نہ بیٹھتے تھے خرم سے بیکے ہوئے ہی غلہ فرماتے تھے۔  
امرت انہیں آپ نے کبھی ہی نرم گاہ کو رہیں ماس نہیں کہنے پھیل کا رنگ و بو ملتا ہے۔ سلف یعنی اگر ہم حضرت عثمان کے ماضی میں  
کھا بے تکلفی سے بیٹھے رہے تو وہ اسے شرمیلے ہیں کہ یہاں نہ بیٹھ سکیں گے نہ بیٹھ سکیں گے نہ وہ عرض پوری کر سکیں گے جس کے  
لئے وہ یہاں آئے تھے ایک حدیث میں ہے کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ وہ میرا عثمان وڑائی تر سیدھے ہے تو ان یا مسعود میں اس کا  
حساب رہا کہ وہ شرم و وح کی وجہ سے تیرے ماضی سے کھڑے ہو کر اب نہ دوسرے گئے۔ چنانچہ پیسے اب ابوبکر کا ہوگا پھر عمر کا پھر علی  
کا پھر مصعب کا حضرت عثمان کا حساب ہوگا ہی نہیں امروہہ، سلف ہی الجنتی لڑائی کا تفسیر ہے میرے خصوصاً ساتھی حضرت عثمان  
ہوں گے ورنہ سلفی ساتھی اور بیت سے خوش نصیب حضرت بھی ہوں گے۔ چنانچہ بعض روایات میں ہے کہ میرے خاص دوست ابوبکر  
و عمر ہوں گے (مرآت جلد ہفتم)

بہر حال سے روایت کی تہذیب نے کہا یہ حدیث غریب ہے اس کی اسناد قوی نہیں لہٰذا اور یہ منقطع ہے کہ روایت ہے حضرت عبدالرحمن ابن نجاب سے فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صبر کے شکر پر نسبت دے رہے تھے کہ تو جناب عثمان کھڑے ہو کر بڑے بارگاہِ انبیاء کے راہ میں سوا و نٹ ان کے کہیں اور بلان کے ساتھ حضور نے اس شکر کے متعلق پھر رعیت

مسند یہ حدیث نبوت، اسناد دہلی اور مختلف الفاظ سے مروی ہے۔ اس کثرتِ اسناد سے اس کا مصنف یا راوی یہ تو ممکن اسناد و معیشت سے آتی، اسنادیں صحیح ہیں، چنانچہ یہ حدیث ابھی تک حضرت ابوہریرہؓ کے ماہر سیوطی نے جامع صحیح میں ابن ماجہ کے محدث ابوہریرہؓ سے ریاض میں حضرت زید ابن اسلمؓ کے مختلف الفاظ سے روایت کی، حرقات ابویہؓ ماہ احمد سے حضرت طلحہؓ سے روایت کی۔  
مسند مفتاح حدیث وہ ہے جس کی اسناد میں ایک روایت یا روایتیں ایک ایک جگہ سے نہ ہو، بلکہ ہوں اور اگر روایتیں مسلسل چھوٹ گئے ہوں تو اسے مسلسل کہتے ہیں، بنی شاد سند حدیث کے اقسام کا حکام ہم ترمذی کے گروہ میں لکھیں گے۔

سیکھ آپ حضرت نجف ابی اسد کے پیشے میں آپ خود تالیفیں کرنا آپ کے والد فرمایا اس وقت کا دینا اور میں قیام ہوا دینا کی بات  
 ہوئی سیکھ غزوہ عسرت غزوہ تبوک کا نام سے امداد میں جاتے وہاں کو جیتی عسرت کہتے ہیں کیونکہ یہ غزوہ مسلمانوں کی حالت تگی نا امدادی  
 سے سامانی کی حالت میں تھا اگر جی سخت تھی تبوک بلکہ بہت مدد تھی چنانچہ میر میر سرور سے ایک سو ساٹھ میل ہے مدینہ سے تبوک  
 پانچ سو میل ہے تو تبوک میر سرور سے چھ سو ساٹھ میل کوادان سے عمان وادان سے بیت المقدس سے سب ایک ہی راستہ پر ہیں معصور غزوہ  
 نے لوگوں کو جہاد کے لیے پیرہ دینے کا حکم دیا غزوہ تبوک معصور غزوہ کا ہی غزوہ ہے جو ششمر میں ہوا اسی کے بعد معصور سے کوئی غزوہ نہ کیا گیا  
 اس غزوہ میں لشکر اسلام بہت بڑا تھا خیال سے کہ غزوہ بدر میں لشکر اسلام تین سو تیرہ تھا اور میں سات سو معصور میں یہاں سو فتح تکی میں دس  
 ہزار اور غزوہ حنین میں بارہ ہزار (ملاقات) تبوک میں پانچ سو ہزار اور سرسبز کے دریاں تھے (ملاقات) اسی طرح سے مجلس کی مجلس وہ  
 کسب جو ادرٹ پر کاٹھی کے نیچے ڈالا جاتا ہے اس کا ترہ پھول کر لواند کتاب تیرے قتبہ کی معنی پلائی میں میں ساری کی جاتی ہے (ملاقات)  
 استاد مطلب یہ ہے کہ کو ادرٹ میں تمام ساری کے میں حاضر کرنا ہوگا

فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَى مَا نَتَابَعُ بِإِحْلَاسٍ وَأَقْتَابَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ حَضَّ  
فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَى ثَلَاثُمِائَةٍ بَعِيرٍ بِإِحْلَاسٍ وَأَقْتَابَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّا رَأَيْنَا  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمَنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ  
بَعْدَ هَذِهِ مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ سَأَدَةُ التَّوْمِذِيِّ وَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
ابْنِ سُمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلْفِ دِينَارٍ فِي كُمٍّ حِينَ جَعَلَ

دی پھر جناب عثمان کھڑے ہو گئے عرض کیا میرے ذمہ دو سواونٹ ہیں مع ان کے کبل کے اور پانچ لاکھ  
مغزور نے پھر رغبت دلائی تو عثمان کھڑے ہو گئے بولے میرے ذمہ اسی لاکھ میں تین سواونٹ ہیں مع ان  
کے کبل و پانچ لاکھ کے لئے تو میں نے رسول اللہ سے اللہ جہد و دم کو دی کہ مغزور انور منبر سے اتر رہے  
ہیں اور فرما رہے ہیں کہ اب اس کے بعد عثمان پر کوئی گناہ نہیں رہا جو بھی کریں اس کے بعد عثمان پر کوئی  
گناہ نہیں رہا جو بھی کریں درندہ حمایت سے جہاد میں اس کے لئے نہایت ہے کہ عثمان نے جب مگر سر تو سالانہ یا تو اپنی ساتین میں ہر شریک

سے مغزور سے تین سو روپیہ کی پیش کی برادر میں حضرت عثمان سے سو روپیہ سواونٹ کا مع سامان کیا گئی کو روٹنے کا موقع ہی  
موجود تھا سواونٹ مع سامان کا بھی اعلان کیا اور ایک ہزار تہہ کیوں کا بھی عیب نہ دوسری روایت میں رہا ہے خیال رہے کہ یہ تو ان کا اعلان  
فخرا کر کر کے کے وقت تو اس کا اس وقت پر اس وقت سے اور ایک ہزار تہہ کیوں کا بھی عیب نہ دوسری روایت میں رہا ہے خیال رہے کہ یہ تو ان کا اعلان  
میں سے حضرت عثمان کی سالانہ میں یہ واقعہ میں عرض کیا ہے شعر

دست حق کھل گیا دیکھ جو یہ ہا جسرا  
غازیان مصطفیٰ ہے سر و سامان میں

خیال رہے کہ آپ نے پہلی بار میں ایک سو کا اعلان کیا اور یہ بار سے کے عدوان اور عدو کو کا تیسری بار اللہ تعالیٰ کو کا کل چھ سو روٹ کا اعلان فرمایا  
اور فرماتا

لَعَنَ اس عبادت میں پہلے انا فیہ ہے۔ ماعلیٰ عثمان اور دوسرا ماحولہ ہے۔ ماحولہ بعد از یعنی عثمان اب اس کے بعد جو کام بھی کریں انہیں  
مغزور ہوگا اس طرح ان کا انشا یہ نہیں ہے کہ حضرت عثمان کو گناہ کی اجاست دے دی گئی بلکہ یہ ایسا ہے جیسے پند سے کے پر کاٹ کر  
اس سے کہ جاوے کر کاٹا پھر اب اس سے کاٹے سے یوں ہی تصور اس سے ان کے دل پر یا ہاتھ لگایا اب عثمان کے دل میں گناہ کرے  
کا خیال بھی کیسے پیدا ہو سکتا ہے بعض خسار میں سے دیکھ کر یہاں اس سے مراد عمل ملو میں یعنی اگر ب عثمان کو ان کی عبادت نہ کریں تو حضرت  
نہیں مگر یہ خط سے نقصان نہیں ہوتا نقل تو یہ وہاں سے اس کے کر کے پر نقصان نہ ہو بلکہ مطلب وہ ہی ہے جو ہم نے کہا کہ عبادت

جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَتَنَّاَهَا فِي حَجْرِهِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْلِبُهَا  
فِي حَجْرِهِ وَيَقُولُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ صَدَّتَيْنِ رِوَاةُ أَحْمَدُ  
وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ  
كَانَ عُثْمَانُ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَلَكَةٍ فَبَايَعَ

لائے انہیں حضورؐ کی گود میں ڈال دیا اسلئے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی گود میں الٹ پٹ رہے  
ہیں اور فرما رہے ہیں کہ آج کے بعد سے عثمان کو کوئی مل جو وہ کریں نقصان نہ دے گا اللہ را حمد  
روایت ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت الرضوان  
کا حکم دیا تو عثمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد تھے اسلئے کہ ان کی طرف حضورؐ نے

کر کے سے نرم کو بھی نہ فرمایا

سلط اس سے وہ میرے معلوم ہوئے۔ ایک ایک صدقہ دینے میں ملدی کہ سے میں رسولؐ کو سے خود صدقہ دے وہ میرے اشکات لا صدقہ  
حضورؐ کی بلنگا۔ بیش کرد وہ کو خود ہوتا ہوا چرخ کریں جس سے وہ صدقہ بارگاہِ نبویؐ میں قبول ہو جلائے۔ دیکھو حضرت عثمانؓ سے یہ اشرفیاں  
خود عاریتیں پر صرف انہیں حضورؐ کی بلنگا۔ میں بیش کریں کہ یہ فرماتا ہے۔ حد من امور اللہ صدقۃ تطہرہم و منکبہم۔ ہا  
صدقہ کے ذریعہ حضورؐ مسلمانوں کو پاک فرماتے ہیں اس لیے آج بھی یہی حال تو اب کرتے وقت مسلمان بکتی ہیں نہ ان کے رسول اللہ  
اس فرمانِ عالیٰ میں حضرت عثمانؓ غنیؓ کو تین تہیں دی گئیں ایک یہ کہ ان کے سامنے گذشتہ گناہ اور خطا میں معاف ہو گئیں اس کا  
آج کا یہ عمل اس کا کفارہ بن گیا۔ دوسرے یہ آئندہ وہ گناہوں سے محفوظ رہیں گے تیسرے یہ کہ ان کا مالک ایمان پر ہوگا (اور نہ تائب) یہ ہے  
حضورؐ کا معلوم حشر پر مطلع ہونا یہاں برقات کے مراد کہ حضرت عثمانؓ نے اسلئے توجہ کو کیا تھا کہ دیکھ لو سوچو جس اورٹ پھرتی اور  
کھلم کھلے سے یہ پچاس گھوڑے حج و دھام کے حاضر کئے اس طرح کل ایک ہزار ساریاں اور ایک ہزار اشرفیاں حاضر کیں۔

اسلئے جیسے کفار کی طرف سے کچھ مانند سے حضورؐ کی خدمت میں صلح کی بات جیت کر نہ آئے تھے۔ میں ہی حضرت عثمانؓ حضورؐ کی طرف سے  
کفار کے پاس صلح کی بات کرنے گئے کہ کفار پر ان کے ہمسایوں کی بات سے کوئی آپ کا احترام کرنے سے اور شکر سلام  
میں یہ انورہ پھیل گئی کہ کفار نے حضرت عثمانؓ کو قتل کر دیا۔ اس پر حضورؐ نے سب مسلمانوں سے بیعت جہاد کر بیعت حضرت عثمانؓ  
کے لیے ہوئی گئی اس سے جہاد الرضوان اس لیے کہتے ہیں اس کے شوق دینے فرمایا اللہ را حمد۔ من امور صین اذ ہما

موجود تحت الصدقۃ گویا بیعت رضا الہی کا ثمرہ ہے کا ذریعہ تھی :



النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عُثْمَانَ فِي حَاجَةِ اللَّهِ وَحَاجَةِ رَسُولِهِ فَضَرْبَ يَدِي عَلَى الْأُخْرَى كَمَا كُنْتَ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِنْ أَيْدِيهِمْ لِأَنَّهُمْ مَرَّوَاهُ الْبَرْمُذِيُّ وَعَنْ ثُمَامَةَ ابْنِ حَزَنٍ الْقَشِيرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّامِجِينَ أَشَارَتْ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ انْشُدُكُمْ

لوگوں سے بیعت لی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عثمان اللہ کے اور اس کے رسول کے کام میں گئے ہیں بلکہ ہر حضور نے اپنے دونوں ہاتھوں میں سے ایک ہاتھ دوسرے پر رکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ عثمان کے ہاتھ کے ہاتھوں سے بستر بویں جوان کے اپنے سے تھے تھوڑی ایسایت ہے حضرت ثمامہ بن حزن قشیری سے فرماتے ہیں کہ میں دار کے دن حاضر تھا جبکہ ابن ابی حضرت عثمان نے مجھ کو فرمایا میں تم کو اللہ تعالیٰ

سلا یہ بیعت بیعت جب وقتی حضور اللہ سے لوگوں سے اسامہ پر بھی بیعت لی ہے ایک اہل کرب سے پر بھی اور گاہوں سے کچھ پر بھی کسی سے سوئے نہ کہ نے پر بھی اللہ کی حاضری میں پر بھی بیعت لی ہے آخری بیعت غزوہ بدر میں اسامہ پر بھی بیعت لی جو جو ہر بیعتوں کی اس میں جو دینا اللہ سے کیا ہے۔ سلا یہاں حاجت بھی ضرورت نہیں ہندوئی ضرورت سے پاک ہے بلکہ معنی کام یا خدمت ہے۔ ہر کہ حضور اللہ کو اللہ تعالیٰ کا دین حاصل تھا۔ اس سے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان حضور کے کام کے لئے گئے تھے اوقات، ایامات میں ہے کہ کئی اہل حضرت عثمان سے کہا کہ اگر حاضر ہے آپ کو تھوڑا سا جہاز ہے۔ آپ خوب طوفان عہد کریں سنگ اس کو بوسے میں حضرت عثمان نے فرمایا کہ میں حضور اللہ کے بغیر کبھی گاہی نہیں چنچہ آپ کبھی میں نہیں گئے ہیں مجھ سے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت عثمان کو خوب عہد کریں گے حضور نے فرمایا کہ میرا عقل میرے خیر زعمو کہ سگا زطلو اللہ سے حضرت عثمان کا ایمان کرنا سمجھتے ہیں کہ رسول اللہ کے بعیر و ات کیسی۔ سلا حضور نور سے میں فرمایا کہ بیعت بڑی ہی حکمت و حرمت کا دین ہے اس کا چرچہ قرآن میں آوے گا اور تاریخ امت ہے اس سے میرا امتان محسوس نہ ہے تو سب کو دیکھا کہ میرا ایک ہاتھ عثمان کا ہے۔ اور اللہ میرا اللہ میں خود عثمان کی طرف سے اس سے بیعت کرتا میں حضور کو یہ بھی علم غیب تھا آپ کئے میں خبیث نہیں گئے گئے خود مرید خود مراد مصرع خود کورہ و خود کوزہ گرد خود گل کوزہ

سلا حضرت ثمامہ نے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اس لئے آپ ابی بنی میں سے ہیں۔ آپ نے حضرت عمر و عثمان عید اللہ عنہما حضرت عائشہ صدیقہ۔ ابو الدرداء و رضی اللہ عنہما کی زیارات کی ہیں۔ حضرت عثمان کے کفر شریف کا باغیوں نے عہدہ کر لیا تھا۔ آپ اس گھر میں گھر گئے تھے ہر نہیں نکل سکتے تھے اس نے ان کا نام عیون اللہ سے۔ اور ہر آپ اس زمانہ میں خبیث کر دیئے گئے تھے

وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ  
وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ لِيَسْتَعْذِبَ غَيْرُ يَأْثُرٍ وَمَا فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي بِأَثَرٍ وَمَا  
يَجْعَلُ دَلْوَةً مَعَ دَلَاءِ الْمُسْلِمِينَ يَخْتَارُ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَتْهُمَا مِنْ صَاحِبِ  
مَالِي وَأَنْتُمْ الْيَوْمَ تَمْنَعُونَنِي أَنْ أَشْرِبَ مِنْهَا حَتَّى أَشْرِبَ مِنْ مَاءٍ

اور اسلام کی تمہدتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ من شریف لائے یہاں سوا در کنویں کے میٹھا  
پانی نہ تھا نہ تو فرمایا کہ کون در کنواں خریدے۔ در اپنا ڈال مسلمانوں کے ڈالوں کے ساتھ کرے جو من جنت  
کی اس نعمت کے جو اس سے اچھی ہے وہ تو اسے میں نے اپنے ذاتی مال سے خرید لیا تھا اور  
تم آج مجھے اس کا پانی پینے سے روکتے ہو حتیٰ کہ میں سمندر کا پانی پی رہا ہوں گے۔

۱۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے بہت پرچہ زبردستی لیا گیا کہ وہ عمار بن عبد مناف سے یہ کلام فرمایا اور اس کو نبی کے مالک نام تھا جس سے عثمان  
غنی کے حشر یہ کہہ کر تھک گئے تھے کہ نبی کا یہ نام مستحق ہے چنانچہ یہ کلام نہ لیا گیا۔ اب اس پر عثمان بھی کہتے ہیں اور  
پر جنت بھی کہہ کہ اس کو نبی کی خرید پر حضرت عثمان سے جنت اور در پناہ گاہ تھے اس کو نبی کی ربا بت کی جے پانی پیاجے۔

۲۔ یعنی یہ کہ کتب سے جو یہ کنواں خرید کر وقف کرے کہ خود بھی اس کا پانی استعمال کرے اور در صورت لوگ بھی اس کی خوشی سے جنت کا خوش کوثر  
ویا جائے گا۔ خیال ہے کہ اوقات بھی سداقت ہوئے ہیں عرب و اعراب میں خود وقف کرے والا بھی استعمال کر سکتا ہے جیسے کنواں قبرستان مسجد  
وغیرہ اس سے ارشاد ہوا کہ اپنا ڈال مسلمانوں کے ٹھکانے برابر کر۔

۳۔ یہ کنواں یکسہ سودی کا تھا وہ بہت جتنی پانی فروخت کرتا تھا۔ اور سودیوں کو ست تک کرتا تھا۔ آپ سے چھتیس ہزار درہم میں یہ کنواں اس  
سودی سے شہید اور حضور مرگوان کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور یہ کنواں آپ کے در کے خوشی فروخت کرتا ہوں حضور نے یہ کہہ کر وقف فرمادیں۔  
حضور نے فرمایا میں نے فرید یا لا وقف کر دیا۔ وراثت اس سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تمام نعمتوں کے تمہید الہی ملک و مملکت میں جو  
نعمت میں کے اتھار میں فروخت کر دیں۔ رب تعالیٰ اس پر اعتراض نہیں دے گا۔ یہ بھی سودیوں کو اب خوشی کو عثمان غنی کی ملکیت ہے جو جنتی کوثر  
سے پئے گا و عثمان غنی کا پئے گا۔ انہوں نے ہم کو یہ راہ کا پانی تو پلا دیا۔ اپنے فضل سے کوثر کا پانی بھی پلا دے۔

۴۔ یعنی میں تمہارے حضور کی وجہ سے کھاری کوئی کا پانی پی رہا ہوں جن کا پانی سمندر کے پانی کی طرح کھا رہا ہے۔  
(انشاء وراثت و لمعات) یہ مطلب نہیں کہ سمندر کا پانی پناہ ہوا کہ سمندر مدینہ منورہ سے بہت دور

الْبُكَرَ فَقَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ اللَّهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ  
الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِأَهْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِ  
بَقْعَةً أَوْ فُلَانٍ فَيَزِيدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَأَشْتَرِيَهَا  
مِنْ صُلَيْبٍ مَالِي فَأَنْتُمْ الْيَوْمَ تَمْنَعُونَنِي أَنْ أَصِلَ فِيهَا مَا كُنْتُمْ تَقَالُوا  
اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكُمْ اللَّهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُونَ إِنِّي جَلَسْتُ  
جَبْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِي قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكُمْ اللَّهَ وَالْإِسْلَامَ

لوگ بولے ہاں مزد پھر فرمایا کہ میں تم کو اللہ اور اسلام کی قسم بتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ مسجد تاریخوں پر تنگ  
ہو گئی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل ملاں کا علاقہ کون خریدے گا کہ اسے  
مسجد میں بڑھا دے جنت کی اس نعمت کی عوض جو اس سے بہتر ہے میں نے اسے اپنے  
ذاتی مال سے خرید لیا ہے مگر تم آج مجھے اس میں دو رکعت پڑھنے سے روکتے ہو وہ لوگ بڑے  
ہاں ضرور، انہوں نے فرمایا کہ میں تم کو اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے  
مال سے نکل دئے شکر کو سامان دیا ہے لوگ بولے ہاں ضرور فرمایا میں تم کو اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں

مسئلہ مسجد نبوی شریف میں حضرت ابو جہش بن حبیب سے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمر بن الخطاب سے سنا کہ انہوں نے فرمایا  
کہنے اور شام میں گویا کہ انہوں نے اس کے پتے صحت چوری کر کے بے امنی میں لے کر گئے اور پھر وہاں رہے جس کی یہ مسجد  
تنگ ہو گئی تب حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیا۔ حضرت عثمان غنی سے بھی اس پر مذکور ہے کہ یہ مسجد  
واقف رہا ہوا ہے یہاں رات سے ایک مجلس دعا میں رہا کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہ قہر سامان جو مسجد حرام سے متصل  
ہے جنت کے عوض ہر ماہ ہفتہ عرصت کہ سے تا میں سے مسجد حرام میں تاس کہوں گی نے انکار کر دیا حضرت عثمان غنی کے گھر پہنچنے  
کے بعد پھر داخل ہو کر فرمایا میں نے شریفوں میں اس کا گھر خرید لیا اور حضور نور سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ کیا آپ وہ گھر جنت کی عوض مجھ سے خریدنے  
میں فرمایا ہاں آپ سے وہ گھر حضور پاک کو سے جدا حضور نور سے اسے مسجد حرام میں شامل فرمایا معلوم ہوا کہ مسجد کعبہ اور مسجد نبوی شریف آپ کی  
زمین شامل ہے۔ وراثت، حضور کے مسلمانوں کو دیا گیا۔ کہ میں عثمان کے یہاں سے جس جنت کے گھر کا سامان ہوں، مسئلہ مسجد نبوی  
شریف کا وہ مکان جسے جویرت گھر سے باہر متصل ہے تم بھی اس پر بھی حکومت میں پڑھتے ہو یا نہیں؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں حضرت عمر کے پاس اس کے سامان کے  
سامان مسجد نبوی شریف میں اس کے لیے تھے گئے تھے۔ مسئلہ ۲۰۰ فرمایا کہ میں نے شکر اسلام کی مسلمانوں کی قبرستان میں بھی کچھ بے عرض کی تھی کہ آپ سے کیا روایت ہو

هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى يُثِيرِ مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتَّى تَسَاقَطَتْ جِجَارُهُ الْخَضِيضُ فَكَرَضَهُ بِرَجْلِهِ قَالَ أَسْكُنْ تُثِيرُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصَدِيقٌ وَ شَهِيدَانِ قَالُوا أَللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ شَهِيدٌ وَأَوَدُّ الْكَعْبَةِ إِنِّي

کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے شیر پر چڑھ کر تھے اس وقت کہ وہ حضور کے ساتھ ابو بکر اور عمر اور میں تھا تو پہاڑ جو مکہ کے چتر پر چڑھے گئے تھے تو اسے حضور نے اپنے پاؤں سے ایڑی ماری فرمایا اسے شیر مٹا دیا کہ جو پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں اے لوگو! یہاں حضور تھے آپ نے فرمایا اللہ اکبر قسم سب کعبہ کی ادرنوں نے گواہی دی

یچاں گور سے چاں اللہ کی دیباہی ہر آدمی کے لئے شکر کی دعا دیں، حضور ہے چاہیں شہر پر اس کا ایک لکھ مسلم بڑا کو فروغ دے پائے ایک مال کا اعلان کرنا لوگوں سے ان کا اقرار کرنا جائز ہے تکبہ سنانے سے بار باریں

سہ شیر مردانہ ہر ایک شخص کا نام تھا چونکہ اس پہاڑ پر دس کیا گیا تھا اس لئے اس پہاڑ کا نام بھی شیر ہو گیا یہ مکہ معظمہ کا بہت بڑا پہاڑ ہے جو مکہ سے شروع ہو کر مٹی میں پہنچتا ہے وہاں مکہ سے نظر آتا ہے اس لئے بعض لوگوں نے اسے مکہ معظمہ کا پہاڑ کہا ہے بعض نے کہا وہاں تو بدست میں جبل خود جس میں غار سوانہ ہے اس مقام کے سے یہ پہاڑ شیر بھی گزرتا ہے ناشعہ مزارات۔

لہذا سہ پہاڑ کیسے ہی ان میں برکتیں ہیں قوی و مظاہر ترقی یہ ہے کہ حضور اللہ کے قدم پڑنے سے اسے حق و محبت میں وجد آگیا یہ حرکت اس کی وجدانی حالت تھی جو اچلتی ہے تناسل میں حضور کے قدم پڑتے ہیں چتر لہر پہاڑ بشتے ہیں قرآن کریم میں ساری صفات اللہ ہدایت، خلق پلے ہی سے تھی مگر حضور اللہ پر اہل بوسے سے کہ میں کی مدد ہو سے کی صفت پیدا ہوئی۔

اس میں اللہ خود گداز پیدا ہوا کہ لوگ اسے سنکر بغیر کچھ ہوئے بھی ترپتے ہیں۔ مزی ایدہم تعین صس اللہ مع جیسے بڑی جب کسی خلیفہ سے چارچ ہو جاوے تو اس میں پادری پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ حدیث حضرت حوینہ کے وجہ ان کے حال آنکسکی اصل ہے۔ سہ پہاڑ کے پچلے جتنے کو حنیض کہتے ہیں اونچی چوٹی کو ذندہ یعنی وہ پہاڑ سامندہ سے ہلا کہ اس کے چتر پہاڑ کے پچے گزرتے۔ جو لوگ حوینہ کے وجہ پر حشر کرتے ہیں ان کے دل بچتر سے بیاہ سخت ہیں جی کا لہجہ اوانند قسوا

سہ مسلم دیکھا کہ پہاڑوں میں دہائی کچھ (ابو جہل) اللہ شتی رسول کی مٹی ہے اس لئے حضور اللہ نے اسے ایڑی بھی ماری اللہ سے کلام بھی کیا ان اہل عذاب سے بچتر بھی گیا۔ سہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبی مکرمین کے ہر وار حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ توں و فصل حال و قال کے سچے اللہ حضرت عمرو عثمان دونوں شہید۔ خیال وہاں کہ یہاں شہید سے مراد حقیقی شہید ہیں۔

شَرِّهِمْ ثَلَاثًا وَآهَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْذَاقُطَنِيُّ ۖ وَعَنْ مَرْثَةَ بْنِ  
كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْفَتَنَ  
فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقْتَتَمٌ فِي ثَوْبٍ فَقَالَ هَذَا يَوْمِيذٌ عَلَى الْهَلَاكَةِ

وہ دنے دی میں شہید ہوں یہ تین بار کہا ہے (ترمذی - نسائی - ذاقطنی) ہدایت ہے حضرت مرثہ ابن  
کعب سے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا جب کہ آپ نے فتون کا ذکر  
کیا اور ان انہیں بہت قریب بتایا تو ایک شخص چادر پوش گھبرا کر فرمایا کہ اس دن یہ ہدایت ہر ہوگا

یہی نیز یا تمہارے زخمی ہو کر وفات پانے واسے درد شکن سید تو خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں اور حضرت ابو بکر بھی کہ  
حضور اللہ نے غیر دوسے زہر سے اور جناب ابو بکر نے نہ تو دوسے سانپ کے زہر سے وفات پائی مان لو کہ میں سے  
حضرت عمر شہید حقیقی میں گرفتار تھی اور حضرت عثمان شہید حقیقی بھی میں تھی

۱۳۵۰ اہم نام کے سنی یہ ہیں کہ انہی ہم کو کہ جواب بن نہیں پڑتا سولے اقرار کے اور اس کے کہ ہم کہیں ہاں +

۱۳۵۱ میں اس حدیث کے مطابق میں شہید ہوں تو یقیناً میرا قاتل اللہ تعالیٰ کے سانسے مددگار ظالم خونخوار میں یہ حدیث تمہیں ظالم  
قرار دے رہی ہے میں حق پر جو نام باطل پر۔ یہ حدیث سے چند سستے معلوم ہوئے ایک یہ کہ ہمارا وزیر کو بھی حضور سے  
محبت ہے آپ ساری مخلوق کے محبوب ہیں کہوں۔ میں کہ خالق کے محبوب میں دوسرے یہ کہ حضور اللہ کو چھروں کے دل کی خبر  
ہے تو انہیں ہمارے دلوں کی خبر کسے نہ ہوگا ہمارے ذکر و ذوق کی محبت حضور سے محبت نہیں۔ تیسرے یہ کہ ہمارا وزیر حضور کی بات سمجھنے  
میں مددگار اس سے یہ کام نہ فرماتے۔ چوتھے یہ کہ حضور اللہ کو سب کے احکام کی خبر ہے کہ کس طرح اللہ کی حالت میں کس کی موت ہوگی  
کہ فرماتے ہیں ایک صدیق ہو کر دو شہید ہو کر وفات پائیں گے۔ میان عزیزان محبت رحمان عشق رسول میں دنیا سے جائیں گے اس  
سے وہ لوگ عبرت پکڑیں۔ جو کہنے ہیں حضور کو اپنا بھائی نہ تھی۔ پانچویں یہ کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید ہیں قرآن کے  
قاتل اور قاتل کے مددگار یقینی قطعی ظالم ہیں کہ شہید وہ ہی ہوتا ہے جو ظلم قتل کیا جاوے اسی طرح جو آج جناب عثمان کو برا  
کہتے ہیں وہ ظالم ہیں۔

۱۳۵۲ یہاں فتون سے مراد وہ جنگ و جہال میں جو حضور اللہ کے بعد مسلمانوں میں ہوئے داسے تھے قسطنطین کے مسمی یہ ہیں کہ  
فریادہ نقتے قریب ہی ہوئے داسے ہیں۔

۱۳۵۳ مقنع نام ہے قناع سے یعنی تھوگٹ یعنی ایک صاحب چادر اور سے چادر میں اپنا منہ چھپائے ہوئے  
گزرے +

إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَقُلْتُ هَذَا قَالَ  
نَعَمْ مَا وَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ  
صَحِيحٌ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُثْمَانُ أَتَى  
لَعَلَّ اللَّهَ يُقَرِّبُكَ قَبِيصًا فَإِنْ أَرَادُوكَ عَلَى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعُهُ لَهُمْ رَوَاهُ  
التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ

میں اس شخص کی طرف اشارہ عثمان بن عفان سے فرماتے ہیں کہ میں نے ان کا چہرہ حضور کے سامنے کیا اور کہا کہ  
کیا یہ فرمایا ہاں یہ (ترمذی، ابی داؤد، ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن بھی ہے صحیح بھی ہے طایف  
سے حضرت عائشہ سے کہ نبی سے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے عثمان مکن ہے کہ اللہ  
تعالیٰ تم کو ایک قمیص پہنائے تو اگر لوگ تم سے اس کا اتار دیتا چاہیں تو تم ان کی وجہ سے  
اسے اتارنا نہ (ترمذی، ابی داؤد، ابن ماجہ) ترمذی نے فرمایا کہ اس حدیث میں بڑا قصہ ہے

الحمد للہ اللہ کیسے تحقیق ہے کہ حضور اللہ کو ان کا چہرہ دکھا کر گھبرا گیا یہ ہی اس دن ہدایت پر چورہ گئے تاکہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ حضور  
اللہ کو دھوکا ہو گیا تھا آپ نے کسی اور کے پیچھے کہ تھا کہ وہ تھا عثمان تھے آپ پہچان نہ سکے مہربانہ میں فاضل دیوبند  
موجود رہے ہیں یعنی حضور کے کلمات کے انکار کی خیال رہے کہ اس حدیث کے راوی مرہ ابن کعب صحابی ہیں شام  
میں رہتے تھے شہر بچپن میں اردن میں وفات پائی۔

سے یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو خلافت عطا فرمائے گا لوگ تم کو معزول کرنا چاہیں گے تم ان کے کہنے سے خلافت سے دست بردار  
نہ ہونا کیونکہ تم حق پر جوئے گے وہ باطل پر اگر تم دست بردار ہو گئے تو لوگ خبر کریں گے کہ شاید تم حق پر تھے ہی نہیں نیز پھر یہ  
مذہب بڑھاوے گا کہ جس خلیفہ یا سلطان سے لوگ ناراض ہوتے اسے معزول کر دیا۔ اس سے مالک امام میں فساد پھیلے گا۔  
حضور کے زمان کے سلطان بالکل ایسا ہی ہوا کہ باہیوں سے آپ سے یہی مطالبہ کیا کہ آپ خلافت سے الگ ہو جائیں آپ نے  
جام شہادت نوش فرما کر جان سے دی کہ خلافت سے علیحدگی قبول نہ کی یہ اس حکم پر عمل تھا۔ باہیوں سے جنگ بھی نہ کی تاکہ زمین و آسمان  
وجہ سے مسلمانوں کے خون سے نہ لگیں نہ جو جاسے کہ یہ قصہ یہ جگہ مصر کی لوگ حضرت عثمان کے مال کی شکایت آپ کے پاس لائے اور اس کا خوف  
لے کر ان کو ہر کوئی مائل بنانے کا سہارا کیا آپ نے منظور کیا معزول نہ کیا کہ وہ نہیں دیا وہ چلے گئے مصر کے دستہ میں جو ان میں حکم کی حرکت سے ایک  
واقعہ پیش آیا جس سے سب پر حیرت ہوئی آپ نے مطالبہ کیا کہ وہ ان کو مدد سے نہ کرے پھر ان کا کیا اس پر آپ کو بت دے حضور کو کہ غمید کر دیا۔

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَالَ يَقْتُلُ هَذَا  
فِيهَا مَظْلُومًا لِعُثْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اسناداً  
وَعَنْ ابْنِ سَهْلَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عُثْمَانَ يَوْمَ الدَّارِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَدْ عَمِدَ إِلَى عَمَدٍ أَوْ أَفْصَابٍ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَرِيحٌ  
الْفَصْلُ الثَّالِثُ. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ  
مِصْرَ يُرِيدُ حَاجَةَ الْبَيْتِ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ مَنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ قَالُوا هَؤُلَاءِ

روایت ہے حضرت عثمان سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ کا ذکر کیا اسلئے تو جناب  
عثمان کے یہ فرمایا کہ یہ اس میں مظلوم تھے کیے جا لیں گے (ترمذی) اور کیا کر یہ حدیث اسناد میں حسن ہے غریب بھی  
مطرح ہے ابوہریرہ سے کہ فرماتے ہیں کہ مجھے دار کے دن جناب عثمان نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے مجھ سے ایک عہد کیا ہے میں اس پر سابر ہوں (ترمذی) اور فرمایا کہ یہ حدیث میں بھی ہے یہ بھی ہے  
یہی مفسر فی فصل روایت ہے حضرت عثمان ابن عبد اللہ بن مَوْهَب سے کہ فرماتے ہیں کہ ایک مصری آدمی  
بیت اللہ کے اندر سے آیا تو اس نے ایک قوم کو میٹھا بڑا دیکھا بولا یہ قوم کون ہے لوگوں

ان الله وانا اليه راجعون اسلام میں یہ پلا فتنہ واقع ہوا۔ اس میں اسلام میں سب سے پہلے بڑے فتنہ کا ذکر فرمایا یہ فتنہ  
وہ ہی ہے جو خلافت عثمانیہ میں واقع ہوا جسے فتنہ دوم کہا جاتا ہے جس میں حضرت عثمان اپنے گھر میں محصور کر کے شہید  
کیے گئے۔

اس اشارہ میں چند نفیس غریب میں حضرت عثمان کی موت کی تاریخ آپ کی وفات کی جگہ آپ کی نوعیت کہ شہید ہو کر  
آپ کا یہ بڑا فتنہ کہ شہادت کے لیے اسلام پر موت ضروری ہے یہ ہے حضور اللہ کا علم غیب۔  
اس کا نام سائب ابن خلاد سے کہیت اور سند انصاری خزرج میں صحابی ہیں مشہور ہیں وفات پانچ مگر بعض تاریخین نے فرمایا  
کہ یہ ابوہریرہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نام میں اسلئے لکھتے تھے یہ بجا فرمایا اور یہ ہر سلسلہ تابعی ہیں واللہ اعلم۔

اس حد کا ذکر پہلے ہو چکا اسلئے عثمان اب تھیں کہ قریب پرانے کا تم سے لوگ اور دانا چاہیں گے تم قاتلانہیں آپ فرماتے  
ہیں کہ مجھے صبر کیا یا شہید ہو یا منظور حضور اللہ کے حکم کے خلاف نہ ہو منظور نہیں۔

اس آیت تابعی ہیں صحابہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت



قُرَيْشٌ قَالَ فَمِنْ الشَّيْخِ فِيهِمْ قَالُوا عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ  
أَنْتَ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ فَهَذَا شَيْءٌ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ قَرِيبٌ يَوْمَ أُحُدٍ  
قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّكَ تَغِيَّبُ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ  
قَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّكَ تَغِيَّبُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ  
قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَى أَبَيْنَ لَكَ أَمَّا فِرَارُكَ يَوْمَ أُحُدٍ

نے کہا کہ یہ قریش میں بڑا ان میں سردار کون ہے لوگ بولے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر میں سے وہ بولا اے ابن عمر میں آپ سے ایک چیز کے متعلق پوچھتے ہیں آپ مجھے خبر دیں کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ عثمان احمد کے دن فرار ہو گئے تھے کہ آپ نے فرمایا ہاں بھلا کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ بدر سے فائب ہوئے تھے وہاں فر نہیں ہوئے تھے فرمایا ہاں بھلا کیا آپ جانتے ہیں کہ بیت الرضوان سے بھی فائب ہوئے اس میں حاضر نہ ہوئے فرمایا ہاں وہ بولا۔ شہد بکر وہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ میں تجھے بتاؤں کہ احمد کے دن آپ کے قدم اکڑ رہا تھا

۱۱۔ یہ سری شخص کوئی خارجی دشمن حضرت عثمان غنی سے کہہ رہے تھے کہ حضرت عثمان کا گھر گھیرا تھا انہیں سے حضرت عثمان کا شہادت چوں کہ قریب جا کر نہ گئے کہ معطل آیا تھا اور مرے حضرت عبداللہ ابن عمر بہت سے قریشی حضرات مدینہ منورہ سے حج کرنے کے معطل پہنچے ہوئے تھے کہ یا اس جماعت کے پاس پہنچا۔

۱۲۔ میں آپ صحابی بھی ہیں حضرت عمر کے فرزند اور جند بھی بڑے عالم بھی تھے کریم کے ماہر بھی اور یہ واقعات جن کے متعلق میں پوچھتا چاہتا ہوں آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں ۱۳۔ اسی مرد کا عقیدہ یہ تھا کہ حضرت عثمان احمد کے دن فرار ہوئے تھے اور جند میں کفار کے مقابلہ سے جا لگاؤا تھا ہے یہ گناہ حضرت عثمان سے کیا۔

۱۴۔ یعنی عروہ بعد از مدینہ الرضوان اللہ تعالیٰ کی رضا سے جانتے ہیں۔ ان دونوں سے حضرت عثمان محروم رہے کہ نہ بدر میں حاضر ہوئے نہ بئیر الرضوان میں۔

۱۵۔ اس بد نصیب کا اللہ بکر کتنا زور تھا کہ قتال کی عظمت بیان کرنے کے لیے غارت ذکر اللہ کے لیے بلکہ پی بے دینی پر خوشی کا اظہار کرتے کے لیے کہ تم قتل عثمان میں حق بجانب ہیں ہم نے انہیں توں کیا ٹھیک کیا یہ حمد الہی نہ تھی اپنے کو کا اظہار تھا معلوم ہوا کہ کبھی اللہ کا ذکر حرام بلکہ کسی کو بھی ہر جا تا ہے۔ اللہ کے ذکر کے لیے نیت خیر چاہیے۔

۱۶۔ یعنی ابھی اللہ بکر نہ کہ خوش نہ نہان سب باتوں کے جواب بھی مستحکم۔

حضرت رقیس مرض میں وفات پاگئیں غماں بڑی بہت ہی دورے حضور نے پوچھا تم کون ہیں دوستے ہو عرض کیا میں حضور کی نادارکی سے محروم ہو گیا ہوں کیا کہ مجھ سے خبر لی جائے کہ حکم رب العالمین یہ ہے کہ میں اپنی دوسری صاحبزادی ام کلثوم کا نکاح تم سے کر دوں بشرطیکہ وہ میری جو ترقیہ کاغذ تم سے اس سے وہی سلوک کر جو ترقیہ سے کیا چنانچہ حضرت ام کلثوم کا نکاح آپ سے کر دیا میں لیا کہ انہیں جس کے نکاح میں نبی کی دوستیاں تھیں ہوں اس سے آپ کو ملافتدین کہاجاتا ہے یعنی دوستی واسطے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی اولاد میں نہ حضرت ام کلثوم کی وفات پر نہ آپ کا اگر سر کی ایک سوزوگیاں جو میں ترقیہ کے بعد دیگرے تمہارے نکاح میں سے رہتا اوقات ۶۸

عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِطَنْ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ  
فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ  
بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْدَا  
الْيَمْنَى هَذَا يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ وَقَالَ هَذَا لِعُثْمَانَ ثُمَّ قَالَ  
ابْنُ عُمَرَ إِذْ هَبَّ بِهَا الْآنَ مَعَكَ رِوَاةُ الْبُخَارِيِّ عَنْ أَبِي سَمُكَةَ مَوْلَى

غائب رہتا تو اگر کوئی اور شہر کہ میں عثمان سے زیادہ با اثر ہوتا تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
بھیجتے مگر حضور نے جناب عثمان کو وہاں بھیجا اور بیعت الرضوان ان کے کہے کہ جانے  
کے بعد ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دامن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے  
فرمایا اگر یہ عثمان کا ہاتھ ہے پھر اسے اپنے دوسرے ہاتھ پر رکھا جو فرمایا کہ یہ بیعت عثمان کی ہے پھر حضرت  
ابن عمر نے فرمایا کہ اب اسے تو اپنے ساتھ لیتا جاؤ (بخاری، روایت ہے حضرت عثمان کے

سلسلہ یعنی حضرت عثمان غنی کے کفر رکھ کر بیعت اسماءات تھے اور وہ آپ کے غم کا اثر کرتے تھے۔ اس لیے حضور اللہ نے ان کو اپنا نائب  
بنانا شروع کیا بات بیعت کرنے وہاں بھیجا اگر کوئی اور شخص ایسا ہوتا تو حضور اسے لے دیتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور اللہ کو حضرت  
عثمان پر بیعت ہی اعتماد تھا کہ حق درالہی کی کوہنا عائدہ بنایا جاتا ہے۔ آپ کی شہادت کی خبر پر ہی بیعت رسول کا واقعہ  
پیش آیا۔ جس کے باعث آپ ہی ہیں۔

سلسلہ یعنی بیعت رضوان کے موقع پر آپ موجود تھے ہی نہیں یہ بیعت مقام مدینہ میں ہو رہی تھی۔ اور حضرت عثمان اس وقت حضور اللہ  
کے پیچھے ہوئے کہ حضور اللہ تھے۔ یہاں مرقاات نے کہا کہ حضرت عمر کہ بھیجے کی صراح ہوئی تھی مگر آپ نے یہ کیفیت کی کہ کھدولوں پر بیٹ  
کوئی اس وقت نہیں جس کی وجہ سے وہ مجھ سے جنت کریں، عثمان کو بھی ملے۔ جب حضرت عثمان کو پہنچے تو اہل مکہ نے آپ کا استقبال  
کیا اور کہا کہ آپ مرہ کر لیں آپ نے فرمایا صاف انی الحوت فی حبسہ۔ ناگھن ہے کہ یہ کجہ کا خوف بھی کروں حضور کا عزیز ہو دگی ہیں  
سلسلہ اس سے معلوم ہوا کہ حضور اللہ کو فرمائی کہ حضرت عثمان شہید ہیں کیے گئے وہ کہیں حضرت میں در نہ بیعت لینے کے کیا مٹی پر ہے۔ حضور  
اللہ کا علم غیب در نہ یہاں تو خبر پڑ چکی تھی کہ جناب عثمان شہید کیے گئے۔ دیکھو مرقاات یہی معانی۔

سلسلہ یعنی یہ جواب بھی اپنے گھر ساتھ لے جا۔ خلاصہ کے پچائے حاسد صفات کو میوب جانتا ہے۔ بیعت الرضوان کا واقعہ  
حضرت عثمان کی انسا درجہ کی نصیحت بتا رہا ہے۔ وہ خارجی سے آپ کے میوب میں غم رہا ہے۔ سب کو  
شیطان گواہ کرتا ہے، مگر شیطان کو حسد نے گمراہ کیا۔

عُثْمَانُ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَيِّرُنِي عُثْمَانُ وَلَوْ أَنَّ عُثْمَانَ  
يَتَغَيَّرُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الدَّارِ قُلْنَا أَلَا تُقَاتِلُ قَالَ لَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ إِلَى أَمْرٍ فَأَنَا صَائِرٌ نَفْسِي عَلَيْهِ ۖ وَعَنْ أَبِي حَبِيبَةَ أَنَّهُ  
دَخَلَ الدَّارَ وَعُثْمَانُ مَحْصُورٌ فِيهَا وَاتَّهَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَسْتَأْذِنُ  
عُثْمَانَ فِي الْكَلَامِ فَأَذِنَ لَهُ فَقَامَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ

مولیٰ الرسول سے نہ فراتے ہیں مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان سے کچھ چپکے سے کہنے لگے اور حضرت  
عثمان کا رنگ بدلتے لگا کہ پھر جب دار وادب آیا تو ہم نے کہا کہ کیا ہم جنگ نہ کریں فرمایا نہیں مجھ سے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث ہے میں اس حدیث کو قائم رکھے ہوئے ہوں یہ روایت ہے  
حضرت ابو حبیب سے کہ کہ وہ حضرت عثمان کے گھر گئے جب عثمان اس میں محصور تھے تو انہوں نے حضرت  
ابو ہریرہ کو سنا کہ وہ حضرت عثمان سے گفتگو کر رہے تھے کہ آپ نے انہیں اجازت دے دی ہے  
مگر میں نے گفتگو کرنا نہیں چاہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فراتے سنا کہ تم میرے بعد فتنہ اور اختلاف

۱۔ ہر سید حضرت عثمان بن عفان کے زور و علاء تھے آپ کا نام ہر آپ کے حالت معلوم نہ ہو سکے حضرت عثمان کے اس وقت مدینہ منورہ میں وہ  
موجود تھے ۲۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عثمان نے شدت عثمان کے لئے وادعائے دولت و برکت جو برتھیں وہ خبر دے دی تھی یہ ہے حضور کا خطاب  
۳۔ میں نے مجھ سے حضور نے مدینہ یا جہ کہ اس وقت پر میری قوتوں کا تہہ بدر کروں خلافت نہ چھوڑوں اس حدیث بنا پر حضرت عثمان نے نہ خود اپنا  
ادعا کیا نہ اپنے کسی غلام کو کسی دوست کو جنگ کی اجازت دی وہ آپ کے اپنے استخلاف تھے کہ قاتلہ باغیوں سے جنگ کر سکتے تھے  
آپ جانتے تھے کہ بیری شدت جتنی ہے میں زمین و آسمان کو متحد ہے کیوں کہ میں لوگوں کے آپ کا ماسروا بن بغیر ہے ملائی ہیں ہفتا  
میں تاملی ہیں حضرت عثمان سے ملاقات یہ ہے میں ۴۔ یعنی ابو حبیب جب حضرت عثمان کے پاس حاضر ہوئے تو وہاں جناب ابو ہریرہ کو پایا کہ  
وہ آپ سے اجازت مانگ رہے تھے کہ مجھے اجازت دیجئے میں آپ کے متعلق ان مامور کرنے والے باغیوں سے کہہ چکا ہوں  
نہانش کروں کہ وہ اس حرکت سے باز آجائیں یا خود حضرت عثمان سے کہہ عرض مروی کرنے کی اجازت مانگ رہے تھے کہ سب اہل  
زیادہ قوی ہے کیونکہ آپ سے اس وقت کام کرنے کا کوئی مانہ ہی نہ تھا ۵۔ حضرت ابو ہریرہ یا اس گھر کی چیت پر کھڑے ہوئے لوگوں سے  
خطاب کرتے کہ ان باغیوں کی اگر کڑے ہوئے بیہ جاں خطاب باغیوں سے کیا۔ جہاں سے بھی کیا۔

بَعْدِي فِتْنَةٌ وَاجْتِلَافًا أَوْ قَالَ اخْتِلَافًا وَفِتْنَةٌ فَقَالَ لَهُ قَائِلُ قِرَ النَّاسِ  
فَمَنْ لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ مَا تَأْمُرُنَا بِهِ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَمِيرِ وَأَصْحَابِهِ فَهُوَ  
يُشِيرُ إِلَى عُثْمَانَ بِذَلِكَ سَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ الثَّبُوحَةِ ۝ بَابُ  
مَنَاقِبِ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ ۝ الْفَصْلُ الْأَوَّلُ ۝ عَنْ النَّسِ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أَحَدًا أَوْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَعَتْ

دیکھو گے یا فرمایا کہ اختلاف اور فتنہ ملے تو لوگوں میں سے ہی کسی کہنے والے نے کہا کہ اس وقت ہمارے کون ہرگا  
یا اس وقت آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں فرمایا تم اس امیر کو اور اس کے ساتھیوں کو لازم پکڑنا اور آپ  
حضرت عثمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ملے (بہقی دلائل النبوت) ان تینوں کے فضائل ملے  
پہلے فصل روایت ہے حضرت انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق و حضرت عثمان  
امید پر چڑھے تو وہ ان سب پر کانپا ۱۱

۱۱ یہ شک کسی اور روایت سے حضرت ابو بکرؓ کو نہیں یعنی حضرت عمرؓ پر یہ فتنہ و اختلاف فرمایا یا اختلاف و فتنہ فرمایا یہ ہر حال اس مقام  
اور فتنہ سے اور حضرت عثمان غنیؓ کے زمانہ کا یہ فتنہ و اختلاف ہے جو آج موجود ہے

۱۲ یعنی اس وقت حضرت عثمان غنیؓ کا عہد برپا نہیں تھے ان کے ساتھی حق پر ہوں گے تم سب کو امان عثمانؓ کے دامن میں ملے گی تو اسے  
باغیوں بغاوت سے بڑا آجائے۔ خیال رہے کہ اس عہد پر غزوہ بدر، خیبر، کربلا، نہایت ہی مشکل و دشوار تھے ان کے دل میں کبھی شک نہ تھا کہ وہ جہاد میں  
کہیں حضرت عثمان غنیؓ نے تمہیں دسے کہ اپنے غلام اور درویشوں کو جنگ سے روکا خود جب شہید ہوئے تو پہاڑ کے لیے  
اپنا ہاتھ بھی نہ اٹھا یا آپؐ مسجد النبیؐ میں حضورؐ کے عہد پر نہ تھے پہلے آپؐ کا ہاتھ کاٹا تو آپؐ نے فرمایا کہ سب سے پہلے اسی  
ہاتھ سے قرآن لکھا تھا۔ آپؐ قرآن مجید پر جو رہے تھے جب گردن کاٹ گئی تو خون کا پودہ فطرہ اس آیت پر گرا مسکھکم ۱۱

۱۳ دھوا السبع العظیم وہ قرآن اب بھی تاشقند میں موجود ہے جس پر خورشید عثمانؓ کے وجہ سے اس کا نور بار بار سے صدر پاکستان  
محمد یوسف خان کو تاشقند واپس لے دیا ہے ۱۴ میں اس باب میں وہ حدیثیں بیان جانیں گی جن میں ان تینوں حضرات کے فضائل ہیں انھیں  
۱۵ یہ حضرات یا تو صحابہؓ اور وہاں پر تہذیب کے خدایات کی زیارت کرنے تشریف لے گئے تھے یا ایسے ہی سید و سیاست کے لیے  
جلائے تھے پہاڑ خوشی میں دھج کر نہ لگائے لگا کج مجھ پر ایسے قدم آئے معلوم ہوا کہ اللہ کے مقبول بندے کی ساری خلقت  
کے محبوب ہوتے ہیں ان کی تشریف آوری سے سب خوشیاں ملتا ہے میں انہیں پتھر اور پتھر بھی جانتے ہیں ۱۶

بِهِمْ فَضَرَبَهُ بِرَجْلِهِ فَقَالَ أَثْبُتْ أَحَدٌ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصَدِيقٌ وَشَهِيدَانِ  
مَرَّاهُ الْبُخَارِيُّ ۖ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنَ الْحَيْطَانِ الْمَكِّيَّيْنِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَأَسْتَفْتَاهُ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ

حضرت نے اسے اپنے پاؤں سے مار فرمایا اسے مدعہ تھا کہ تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں  
(بخاری) روایت ہے حضرت ابو موسیٰ اشعری سے کہہ رہے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ساتھ مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں مقام تھا کہ ایک صاحب آئے دروازہ کھولنے  
کو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے لیے کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت دے دو کہ

۱۔ اس ترتیب ذکر کے معلوم ہوا کہ سب بڑے درجہ کی کچھ حدیثیں کا ذکر حسب سلسلے جو قرآن مجید میں بھی  
اسی ترتیب سے ذکر ہے من انبیاء و الصديقين و الشهداء و اوليائهم و الصالحين یہی معلوم ہوا کہ حضور سب کے  
انہام سے غیر درجہ میں کہ فرمایا میں سے دوسرا بتیہ مرکز و ذات پادانیں کے یہاں مرقات نے فرمایا کہ وجہ اسے صوفیائے  
قبیلہ سے صوفی افضل ہونے میں کہ حضور نے اسے کہ یہی یقین دران کہ وہ مذکر قبیلہ کسی نے حضرت خبیب سے پرچہ کہ  
سلا کے وقت آپ کو وجہ کیوں نہیں آتا؟ آپ سے یہ آیت تلاوت کی دوسری الجبال لحسبها حامدة وھی تشار  
۲۔ اسباب مرقات، یعنی ہم وہ پید ہیں جو بجا پر حضور سے معلوم ہونے میں بہا میں متحرک اسی قسم کہلا تو جبل شہیر جبل برار بھی گناہ ہے  
حرا پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر عمر عثمان علیؓ محمدؐ زبیرؓ و دیگرینؓ بتا تو فرمایا تجھ پر نبی، صدیق اور حضور ہیں (مرقات)  
۳۔ ملاحظہ فرما کہ دیوار کہتے ہیں پھر اس باغ کو کہہ دیتے ہیں جو چار دیواری سے گرا ہوا یہاں وہی ملا ہے حضرت ابو موسیٰ  
اشعری اس باغ کے دروازے پر حضور کے دربان بن بیٹھے تھے حضور انور وسط باغ میں جلوہ افروز تھے۔

۴۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے دروازہ کھٹکھٹایا ابو موسیٰ اشعری نے عرض کیا یا رسول اللہ کوئی  
صاحب دروازہ کھلوانا چاہتے ہیں۔ کیا کھول دوں تب یہ فرمایا معلوم ہوا حضور انور نے خود  
ثبوت سے یہ بھی دیکھ لیا کہ آئے واسے جناب صدیق ہیں اور یہ بھی کہ وہ قطعی جنتی ہیں فرمایا  
دروازہ بھی کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت بھی دے دو۔

فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهُ ثُمَّ جَلَسَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحَتْ لَهُ فَإِذَا عُمَرُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهُ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِي افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ فَإِذَا عُثْمَانُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ الْمُتَعَانُ مُتَّفِقُونَ عَلَيْهِ ۝ الْفَصْلُ الثَّانِي - عَنِ ابْنِ عُمَرَ

وہ ابو بکر تھے میں نے انہیں حضور کے فرمان کی بشارت دی انہوں نے اللہ کا شکر کیا پھر اور مناسب سے انہوں نے دروازہ کھولا یا تو قرآن میں اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے لیے بھی کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت مستند میں نے کھول تو انہیں جنت میں نے انہیں کوئی حدیث اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی خبر دی انہوں نے اللہ کا شکر کیا پھر ایک اور صاحب نے دروازہ کھولا یا محمد کے حضور نے فرمایا کہ ان کے لیے بھی کھول دو اور انہیں بھی جنت کی بشارت دو ایک مصیبت پر جو انہیں پہنچے گی ستھ میں سے انہیں بھی سے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی خبر دی انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور بوسے اللہ ہو گا رہے ستھ (اسلم بخاری) دوسری فصل روایت ہے

۱۔ اس کا شکر کیا کہ اب میں رحمتی خدا جنت میں لے جائے۔ چنانچہ زبان سے جنتی فرما دیا صل اللہ علیہ وسلم جسے حضور اللہ صرف مسلمان کہہ دیں اس کی تقدیر ہو گئی جہنم سے ۲۔ یہ ہے حضور انہوں کی تین بھرتی حضور اللہ کی بشارت و نصیحت میں کہ میں نے انہیں دیکھا کہ جنتی دعا کا جو جنتی ہے اس کا درجہ کا سے جنت کی بشارت میں حسن فائز۔ قرآن کے سوالات میں کامیابی حشر میں کامیابی۔ پھر اللہ پر غرور سے گرتا سب ہی گیا کیونکہ جنت کی چیزوں کے بدلے کی ب ان حضرات کا دل نہ ہی ہوتا ایسا تھا تاہم جو گیا جیسے وہ خدا ہونا یا نکل نا ممکن ہے کیونکہ ہم نے جس زبان سے اللہ کی وحدانیت سنی اسی زبان سے ان کا حق ہونا سنا حضور کی زبان وہ زبان ہے جس پر خدا اللہ تعالیٰ کلام فرماتا ہے ان کا ہر کلام وحی الہی ان ہوا الہی لہ وحی ان حضرات کو اللہ تعالیٰ ماننے والا ایسا ہی جتنی ہے جیسے وہ خدا ماننے والا ۳۔ یہاں علی سنی سے جیسے میں جنت کی بشارت دو مگر ایک مصیبت غفلت کے ساتھ جہنم سے کہ میں ان کا صلیف ہو جیتیں جس اللہ کی رحمت جو کہ یہ میں جنت کی بشارت میں اللہ تعالیٰ جہنم کی چیزوں پر اللہ کا شکر کیا مگر بلا وقتہ پر اللہ سے اللہ کا کہ مجھے صبر کی توفیق سے زیادہ سے کہ سے موقوفہ پر دفعہ کی دعا کرنا سمجھ ہے کہ میں ایک طرح کی یہ طریقہ ہے۔ عہدت کے لئے ہر وقت دعا میں مانگو مگر اسکان کے موقوفہ دفعہ کی دعا کرو مگر کہہ اس مرنے کی کوشش کرو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے



قَالَ كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ  
وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَأَهْلُ الْبَيْتِ هَذِي : الْفَصْلُ الثَّالِثُ عَنْ  
جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِّي الْيَسْلَمَةُ رَجُلٌ صَالِحٌ  
كَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ يَنْطَبِرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَيْطُ عُمَرَ بِأُمِّي بَكْرٍ  
وَنَيْطُ عُثْمَانَ بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

حضرت ابن عمر سے فرماتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی شریف میں کہا کرتے تھے ابو بکر عمر  
عثمان۔ اللہ ان سے راضی رہے۔ (ترمذی) تیسری فصل طائیت ہے حضرت جابر  
سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات ایک نیک بندے کو خواب  
دکھایا گیا کہ گویا ابو بکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پرستہ کیے گئے (چوڑے گئے)  
اور عمر ابو بکر کے ساتھ ہوئے اور عثمان عمر کے ساتھ ہوئے گئے نیز جابر فرماتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ

حضرت سید کی شانیت کی تفصیل خبر دی تو فرمایا اللہ اعطی حسنی صبرا حبیباً واحداً جزیلہ خدیو امیر سے حسین کہ  
میر جیل سے اور اجر جزیل میں راقب دسے وغیرہ کی دعا کہ بچہ کو امتداد سے چاہتے ہیں بلکہ محنت کرا کے کامیاب کرتے ہیں  
یعنی ہم حضور کی حیات شریف میں حضور کے ساتھ ان تین صحابہ کو ایک ساتھ ذکر کرتے تھے اسی ترتیب کے ساتھ  
کہ پہلے حضرت ابو بکر صدیق کا نام پھر حضرت عمر کا پھر حضرت عثمان ۱۷ م لیتے تھے ان کے راقب میں بھی یہ ہی ترتیب ہے اور حضور و اہل  
بار کا یہ ترتیب سنتے اور خاموش رہتے تھے جس سے اس کی تائید ہو رہی ہے۔

عبد صالح سے اور خود حضور و اہل راقب ابائے خیل ہے کہ صالح یا نبی ہے صلح سے یعنی نیک یا صلاحیت سے  
یعنی ہر حال کی لیاقت و تقابلیت یہاں دونوں معنی درست ہیں۔ پھر عزیزین کی صاحبیت اللہ کی اولاد اللہ کی اولاد قسم کی خبر کی اور قسم کی خبر حضور  
کی صاحبیت اور ہی قسم کی ہے عبد صالح ایک گروہ جو صاحبیت میں زمین و آسمان کا فرق ہے حضرت امیر اکرام نے دعا کی تھی تو فرمائی مسألاً و ائحتاً  
باصحابین۔ بتا دیں صاحب کے کیا معنی ہیں۔ میں کی دعا ہے حضرت مانگ رہے ہیں۔

یعنی ابو بکر صدیق کے ہاتھ میں میرا دھن کیا گیا اور جناب عمر کے ہاتھ میں صدیق کبر کا اور حضرت عثمان کے ہاتھ میں فاروق اعظم کا امن دیا گیا  
لہذا میرے بعد خلافت عہد لقی ہے کہ وہ جوت سے وہبت ہے پھر خلافت فادلتی کے وہ خلافت عہد لقی سے وابستہ پھر خلافت عثمانی  
جو خلافت فاروقی سے وابستہ ہے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا أَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا نَوَاطُ بَعْضِهِمْ بَعْضٌ فَهُمْ وَلَا أَمْرًا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بَابُ مَنْ قَابِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ تَرَقَّى اللَّهُ عَنْهُ - الْفَصْلُ الْأَوَّلُ - عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ

عید و سلم کے پاس سے گئے تو ہم نے کہا کہ نیک بندے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ملے رہا ہے  
کے بعض کا بعض سے جوڑا جانا یہ وہ خلفاء دین میں ہیں جن دین کے ساتھ اللہ نے اپنے  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہے (ابو داؤد) حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ  
عنه کے فضائل سے پہلی فصل روایت ہے حضرت سعد بن ابی وقاص

۱۰ خیال ہے کہ حضور خدا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پکا جائز بیٹا ہے یہ انقباب دوسروں کے لیے بھی ہوسکتے ہیں رب تعالیٰ کا ہے  
ولا تقصروا عما رسلوا کما دہموا بحکمہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے انقباب سے بکا جو جن سے کسی بادشاہ کو  
بھی دیکھا نہ ہو یا رسول اللہ یا نبی اللہ یا حبیب اللہ جیسے پیار سے انقباب سے بکا۔

۱۱ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف خوب سناؤ تفسیر حضرت صاحب نے خود سے لے لیا جو اگر جب تعبیر بالکل ظاہر ہو تو اس سے  
تو گھر کی نعم پر چھوڑ دینا بھی سفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے

۱۲ آپ کا نام علی بن ابی طالب ہے اور حیدر بھی کہ آپ کا لقب ہے کنیت ابو الحسن اور ابو طالب ہے حیدر کے معنی میں شیر آپ کی والدہ  
فاطمہ بنت سعد ہیں انھوں نے اپنے والد کے نام پر آپ کا نام میر رکھا کہ اس کے معنی پلٹ کر چلنے والے ابو طالب نے آپ کا  
نام علی رکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو خطاب اسد اللہ و ابی طالب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا و عمو ہیں اور حضور کے والد اور  
حضور کی ماں کی ماں کہ حضور کے والد آپ ہی ہیں چچا میں کہ میں کے والد علی کے مرکز شخصیت کے دیا تا یہ کہ آپ سچا پک ہیں بھی ہیں  
ہیں اور چچا یا میں بھی ایک انھماں جماعت میں رکھتے ہیں اور اگر اس جماعت میں آپ کے گھر میں حضور کی پرورش ہوئی اور حضور نے آپ کو  
کو پرورش کیا غرض ولادت حضور نے جناب علی کو دیا اور علی وفات حضرت علی نے حضور کو دیا آپ آل عباس سے ہیں حضور کی امت میں تمام  
روایت آپ ہی ہیں ہر وہی کو آپ سے فیض و ہدایت ملتا ہے غرض کہ آپ کے فضائل و ریت کے زوروں آسمان کے تاروں کی طرح  
بے شمار ہیں۔ رفات سے مراد کہ آپ کے فضائل کی صحیح روایات دیگر صحابہ کے فضائل سے زیادہ ہیں کیونکہ آپ کے زمانہ میں  
خارج نے آپ کے خلاف بہت کراں و تروار حسرت سے آپ کے فضائل کی احادیث بہت تحقیق سے جمع کیں بشیۃ اللہ  
نے مراد کہ آپ کے فضائل میں دلائل سے مست ہدایت گروہوں میں ہے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزَلَةِ  
هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۖ وَعَنْ زَيْنِ  
حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ تَرْخِصٍ اللَّهُ عَنْهُ الَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَاءَ  
النَّمَّةَ إِنَّهُ بِعَهْدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْ لَا يُجِئَنِي إِلَّا

راتے ہیں رسول اللہ سے شد علیہ وسلم نے جناب علی سے فرمایا کہ تم مجھ سے اس درجہ میں ہو جو  
ہارون کو موسیٰ سے تھا۔ بجز اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا (مسلم بخاری) اور ایسا ہے  
حضرت زین بن حبیش سے فرماتے ہیں فرمایا علی رضی اللہ عنہ نے اس کی قسم جس نے دانہ چیرا  
اور ہر جان کو پیدا کیا کہ مجھ سے نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد فرمایا کہ مجھ سے نہ عہد کرے گا

۱۵ جب حضرت غزوہ تبوک میں جاسے گئے تو حضرت علی کو اہل مدینہ کی حفاظت پر اور حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم کو ناز  
کی جماعت کرانے پر مقرر فرمایا حضرت علی نے جہاد میں ساتھ جاسے کی خواہش کی تو یہ فرمایا کہ جیسے موسیٰ علیہ السلام جب طور پر  
مناجات سکے ایسے گئے تو حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنا نائب خلیفہ بنی اسرائیل میں چھوڑ گئے ایسے ہی ہیں تم کو اپنا نائب خلیفہ بنا  
کہ مدینہ میں چھوڑنا ہمیں اور خود جانا ہوں۔

۱۶ بیٹنی قوم میں اور جناب ہارون علیہ السلام میں فرق یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ بھی تھے اور نبی بھی تم میرے خلیفہ تو جو  
مگر نبی نہیں کیونکہ مجھ پر نبوت ختم ہو چکی اس لیے تو میرے نواسوں کو نبی کی جگہ میرے بعد اس حدیث سے رد افق یہ دلیل پرکھتے ہیں کہ انھوں  
حضرت علیؓ کے خلیفہ بنائے گئے ہیں ان میں اکثر کہتے ہیں کہ تمام صحابہ اس لیے کافر ہیں کہ انھوں نے حضرت علیؓ کے ہوتے ہوئے ان کے  
خلیفہ بنائے یا بعض رد افق کا عقیدہ یہ ہے کہ خود حضرت علیؓ بھی کافر ہیں کہ انھوں نے اپنی خلافت کے لیے صحابہ سے جنگ کی بلکہ ان  
خلفہ کی بیعت کی (مقتلات) یہ عقیدہ تو اس سے رد افق کا ہے کہ حضرت علیؓ نے تہقیر کر کے دیکھ کر ان خلفہ سے بیعت کی تھی غزوہ باندہ  
شیر ذقینہ کرتا ہے نہ دیکھتے نہ مظلوم ہوتا ہے حضرت علیؓ شیر تھے خیر

چوں علیؓ میرا دست و حق تا شیراز علم نقواں کرد بر شیر اسے سپر

رد افق کا یہ استدلال بالکل غلط ہے اس لیے کہ یہاں اس دینی خلافت کا ذکر ہے جو حضور کی غیر موجودگی میں حضرت علیؓ کو عطا  
ہوئی (اسی پر ختم ہو گئی) حضرت ہارون کے ساتھ مشابہت صرف اس عارضی و دنیوی خلافت میں ہے تشبیہ مطلق نہیں بلکہ تشبیہ مقصد ہے  
اور حضرت ہارون کے جہاں تھے موسیٰ علیہ السلام کے حضرت علیؓ جہاں چاہا اور جہاں نہ تھے حضرت ہارون علیہ السلام کے حضرت علیؓ جہاں تھے  
تھے حضرت علیؓ جہاں تھے حضرت ہارون علیہ السلام جہاں تھے چالیس سال پہلے وفات پا گئے تھے حضرت علیؓ بعد میں حیات رہے نیز حضرت

مُؤْمِنٌ وَلَا يُغْضِبُهُ إِلَّا مُتَافِقٌ رَأَوَاهُ مُسْلِمٌ ۝

وَعَنْ سَمِيعِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَا أُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ غَدَاً إِلَّا جُلًّا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَاً عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُونَ أَنْ يُعْطَاهَا

گر مومن اور مجھ سے نہ بغض رکھے گا اگر متافق ملے (مسلم) روایت ہے حضرت سہیل بن سعد سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کے دن فرمایا کہ کل میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا کہ جس کے ہاتھ اللہ تعالیٰ فتح دے گا ملے وہ اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ رسول اس سے محبت کرتے ہیں ستہ پھر جب لوگوں نے صبح پائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سب حاضر ہوئے ہر ایک پر اس لنگے کے جھنڈا

کے حفاظت میں کہتے ہیں کہ یہ اللہ کا لہجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو فتح دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث سے دور کا تعلق بھی نہیں ہے۔

۱۷ حسب علی ایمان کی نشانی ہے بغض علی نشان کی علامت سے گر مجھ سے مراد ہے سچی محبت نہ کہ محض دلو سے کی محبت سچی محبت علی ہاتھ اللہ تعالیٰ کی سنت کو حاصل ہے سچی محبت کی چند علامات ہیں ایک یہ کہ اہل میں اس سرکار کی پیروی کرے۔ ان کی مخالفت نہ کرے حضرت علی کی ساری اولاد ہمارے دوستوں سے محبت کرے شفیعی صاحب درجیت علی ایک دل میں چھ مس پور تھے خندہ کو ایک صورت علی کھدو میوں سے محبت اولاد کے آتی میوں باقی میوں کی عداوت۔ جو کہ دشمن۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ سب دلچسپ ہیں ان کو گلاب دیتے ہیں یہ محبت علی کیسی۔

۱۸ یعنی تقدیر الہی یہ ہے کہ حضرت علی فاتح خیر ہوں ہر اس فتح کا سہرا ان کے سر سے در نہ اور صحابی بھی فتح کر سکتے تھے جس پر حضور ہاتھ رکھ دیتے وہی فتح کر لیتا انہیں صحابہ نے یہ موقع اور فائدہ صبی جنگ فتح فرمایا نہیں۔ رضی اللہ عنہ۔

۱۹ یعنی اللہ رسول اس کے ہاتھ پر خیر فتح ہونا پسند کرتے ہیں اس راہ مان کا مطلب یہ ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تو اللہ رسول کو پیار سے میں باقی تمام صحابہ اور حضرات فاطمہ زہرا حسین کریم خد کو پیار سے نہیں خدا تعالیٰ ان سب کے ناراض ہے۔ نفوذ باللہ۔

فَقَالَ آيَنَ عَلِيٌّ ابْنِي طَالِبٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ وَ  
أَرْسَلُوا إِلَيْهِ فَأَتَى بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ  
فَبَرَأَ حَتَّى كَانَ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الزَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ أَقَاتِلْهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا قَالَ إِنِّي نَفَذْتُ عَلَى سُلَيْكٍ حَتَّى  
تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ أَدْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرُهُمْ بِمَا يَجِبُ

اسے دیا ہوا صلہ لڑائی بن ابی طالب کہاں یہی لوگوں نے عرض کیا آنکھوں کے بیمار ہیں فرمایا انہیں جاؤ  
چنانچہ انہیں بھی لگایا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب ان کی آنکھوں میں لگایا وہ  
ایسے اچھے ہو گئے گویا انہیں درد تھا ہی نہیں تھے حضور نے انہیں جھنڈا دیا تو علی نے عرض کیا  
یا رسول کیا میں ان سے جنگ کروں حتیٰ کہ وہ ہماری مثل ہو جائیں وہ فرمایا اپنے زخمی پر جاؤ حتیٰ کہ  
ان کے میدان میں اترد پھر انہیں اسلام کی طرف بلاؤ اور انہیں اللہ کے ان حقوق کی خبر

۱؎ تمام صحابہ نے رات بھر صبح کا انتظار کیا کہ دیکھیں کس کی مست چلتی ہے صبح کو تمام صحابہ اسی امید میں حضور اللہ کے سامنے  
ہیٹیں ہو گئے مگر یہ سعادت تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نصیب میں تھی جو کہ اس سعادت کے ملنے کی تیار تھا اس کا رات بھر  
انتظار کیا بھی سعادت تھا اس لیے حضور نے صراحتاً حضرت علی کا نام نہیں دیا تاکہ سب لوگ انتظار اور تیار نہ رہیں۔

۲؎ حضرت علیؑ کی آنکھیں دکھ رہی تھیں اس لیے وہ فجر کی تلازمیں حاضر ہو سکے اپنے خیمہ میں رہے حضور اللہ نے بھر تعجب و حیران  
کہ اس مبارک موقع پر علیؑ کو نہیں یہ نہیں ہوا تھا کہ حضرت علیؑ دینہ خود میں تھے حضور نے پکارا اے علی میرے لئے جو چیز میرا ساتھ صحابہ  
نے چھوڑ دیا آپ آپ دینہ سے اگر خیر پہنچے بغور بات یہ سب دوافع کا بہتان ہے۔

۳؎ یعنی آنکھوں کی تکلیف تھا کہ دوسرے صحابہ آپ کو کہہ کر حضور تک لائے حضور نے آنکھوں کی تکلیف دیکھ کر عجب دہن لگایا  
تھا یہ بے عیب رسول کا مہجرہ حضرت علیؑ کی آنکھ کا سر رہے حضرت عبداللہ ابن عقیق کی ٹوٹی ہڈی کا سریش ہے کہ ان کی آنکھوں  
میں پڑے میٹھا کر دے خشک کنوں میں پڑے اس میں یاں پیدا کر دے غرض کہ سب بات کا محور وہ ہے شہداء اللہات میں ہے کہ اس  
کے صحابہ کی آنکھوں میں کبھی کوئی تکلیف نہ ہوئی خیال رکھو حضور جو کہ یہ خبر تھی کہ خلافت حیدری میں اسلامی فتوحات و فتوحات کی عادت تھی کہ  
یہ فتح خیر کے لیے آپ کو چاہی تاکہ تیار رہے کہ آپ کی شجاعت کے صلے میں وہ ہے۔

اللہ تعالیٰ تری شوکت تری حکومت کا کب کتنا کو خطیہ چھو رہا ہے آج تک خیر کا ہر ذرہ

عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ قَوْلُهُ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا  
خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعِيمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذَكَرَ حَدِيثُ الْبَرَاءِ  
قَالَ لَعَلِّي أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ فِي بَابِ بُلُوغِ الصَّغِيرِ : الْقِصَّةُ  
الثَّانِي - عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دو جو بن پر لازم ہیں اسلام میں نہ خدا کی نعم اتنے تبار سے دے دیے ایک شخص کو ہدایت دے دے یہ  
تبار سے دے دے اس سے اچھا ہے کہ تبار سے پاس سرج ہونٹ ہوں نہ دے سلم بخاری اور ہر ایک حدیث  
کو حضور نے جناب علی سے فرمایا کہ تم مجھ سے قریب جو میرے بلوغ صغیر کے باب میں ذکر کر دی گئی تھے  
دوسری فصل روایت ہے حضرت عمر بن الخطاب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰ میں یہاں پہلے جو بزرگ مسلمان بناؤں کہ وہ یا مسلمان کی یا نسل مرد سے جائز میرے کام یا شہدے یہودی تھے +

۱۱ یعنی ان پر کچھ اہمیت کر دیکر چھے انہیں سناں جو جاسے ان سے وہ اسلوب نہ نہ کر دے

۱۲ یعنی ایک کار کو مسلمان نہا دینا کی بڑی خدمت ہے جس سے تیرے بچے بکرا کا ذکر مل کر نہ سے منہ سے کلا سے غبت دے کہ مسلمان کر یا جاوے  
کو اس سے اس کی ساری نسل مسلمان ہوگی یہاں ملاقات سے نہا دیکر چھے دن حضور نے حضرت ابو بکر صدیق کی سرگردگی میں شکر بھی سنت جنگ ہوئی مگر  
کامیاب نہ رہی دوسرے دن حضرت عمر کی سرگردگی میں شکر بھیجا جس دن بہت گھساں کام پڑا مگر خیر فتح نہیں جو امیر سے دن فتح کی بشارت  
دی اور حضرت علی کی سرگردگی میں شکر بھیجا آپ کے ہاتھ پر خیر فتح جو اورقات حضور نے نہا دیکر چھے دن حضرت علی کے ساتھ  
نیکو جنگ میں تھا آپ کے ہاتھ میں ڈھال تھی دوسرے دن تواریخ پر فتح سے نکل آئے سنت جنگ ہوئی ایک یودی نے آپ کے ہاتھ پر کوئی  
چیز باری جس سے ڈھال گر گئی آپ نے فتح کا دوا نہ اٹھایا اور اس سے ڈھال کی طرح استعمال فرمایا خیر فتح فرما نے کے بعد اسے  
دکھا ہم سات آریوں نے اسے اسٹاں کیا اور انہیں میں بھی تھا مگر ساتوں کے ہاتھ سے وہ ہل نہ سکا یہ ہے طاقت حیدری و فتوحات شعر  
شیر شیر زن شاہ غیر شکن  
پر تو دست قدرت پہ لاکھوں سلام

۱۳ اسے امام احمد نے باب مناقب میں روایت کی حضرت جابر سے روایت ہے کہ حضرت علی نے دروازہ غیر اور کھڑا اور  
مسلمانوں کو اس پر سے اتار دیا خیر فتح ہو گیا بعد میں چالیس آریوں نے اسے اٹھانا چاہا نہ اٹھا سکے بعض روایات  
میں ہے ستر صحابہ نہ اٹھا سکے حاکم نے اور جن میں حضرت علی سے روایت کی کہ جب سے حضور کا عذاب  
میری آنکھ میں لگا میری آنکھیں دیکھنے نہ آئیں احمد نے حضرت جابر بن ابی سفیان سے روایت کی کہ حضرت علی گرم  
پکڑے گریوں میں اور شہدے سے پڑے سردی میں بیٹھتے تھے میں نے اس کی وجہ پوچھی آپ نے فرمایا

قَالَ إِنَّ عَلِيًّا قَتَلَنِي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ رَأَى كُلَّ مُؤْمِنٍ وَعَنْ تَرْيَدِ بْنِ  
أَسْرَقَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مُوَلَاةً فَعَلِيَ مُوَلَاةٌ  
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ : وَعَنْ حُبَيْثِ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ قَتَلَنِي وَأَنَا مِنْ عِلِّيٍّ وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا

فرمایا کہ علی مجھ سے قتل میں ملتا ہے ہوں اور وہ ہر کسی کے دل میں ملتا ہے روایت ہے حضرت زید  
ابن اسرقم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں اسے  
(احمد - ترمذی) روایت ہے حضرت حبشی بن جنادہ سے کہ فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے کہ علی مجھ سے قتل میں ملتا ہے ہوں اسے اور میری طرف سے پیغام نہ ملے گا مگر

کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھیری آنکھ میں لعاب لگا تو ساتھ میں یہ دعا دی الہی علی سے ٹھڈک اور گرمی دور  
کر دے اس دن سے مجھے یہ سردی لگتی ہے اور گرمی (مرقات) اسے اور اس کی شرح بھی وہاں ہی ہو چکی کہ علیؑ  
مجھ سے قریب ہیں علیؑ سے قریب ہوں اس کا مطلب وہ نہیں جو روا ہے کہ علیؑ مجھ سے پیدا ہوئے  
اور علیؑ کے نور سے میں پیدا ہوا ہوں اور علیؑ میرے جسم کا ٹکڑا ہیں اور میں علیؑ کے جسم کا ٹکڑا ہوں۔ دونوں دونوں لازم  
ہو گئے ہیں صحت میں حضرت علیؑ کا حکایت جواب نامہ ہر سے درست۔ ہوتا ہے اسے یہاں ولی معنی خلیفہ نہیں بلکہ بعض  
دوست یا معنی مددگار ہے جیسے رب فرماتا ہے اَنَا وَلِيُّكَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا هُمُ وَلِيُّكَ دَلِیٌّ مَعْنٰی مددگار ہے  
اس فرما سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ صحت میں علیؑ مددگار ہے کیونکہ حضرت علیؑ ہر مومن کے مددگار ہیں  
تالیفات دوسرے یہ کہ آپ کو مولا علیؑ کہا جائے کہ آپ سرسوں کے ولی اور مولا ہیں۔ اسے یہاں بھی مولا معنی خلیفہ نہیں بلکہ  
یعنی مددگار یا معنی دوست ہے جسے حضور سے محبت ہے سے حضرت علیؑ سے محبت ہوں سردی ہے اگر مولا معنی خلیفہ ہوتا تو نہ کہ حضورؐ اور  
کسی کے خلیفہ تھے اور جو لوگ حضورؐ کے راہ میں شہید یا زت ہوئے ان کے علی خلیفہ کیسے ہوئے ہاں آپ محبوب، مددگار، دوست ہر مومن کے  
ہیں۔ اسلئے آپ صحابی ہیں حضورؐ کو جھڑکوں، مایاں آپ سے دیکھا اہل کونہ سے ہیں (مرقات)۔ (استیع)

اسلئے امام احمد سے منقول ہے علیؑ اور علیؑ سے روایت کی کہ جب عروہ اور میں حضورؐ کو کھڑے گھیرا ان میں سے بعض  
جھڑکے سے بولنے لگے۔ حضرت علیؑ سے ان جھڑکے والوں کو قتل کر دیا حضرت جبریلؑ سے حضورؐ سے عرض کیا کہ علیؑ نے حق ادا کر  
دیا۔ حضورؐ سے فرمایا کہ علیؑ مجھ سے مایاں در میں علیؑ سے ہوں! حضرت جبریلؑ نے کہا کہ میں آپ دونوں سے ہوں (مرقات)۔



أَنَا أَوْ عَلِيٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي جُنَادَةَ : وَعَنْ بَنِي عُمَرَ  
قَالَ أَخِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَبَجَاءَ عَلِيٌّ  
تَدْمَعُ عَيْنَاهُ فَقَالَ أَخِيَّتَ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ تُوَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ  
أَحَدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَ

میں یا علیؑ (ترمذی) اور احمد نے ابو جنادہ سے روایت کی : روایت ہے حضرت ابن عمر  
سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے درمیان بھائی چارہ کر لیا تاکہ  
تو مل گئے ان کی آنکھیں بہنسو بہا رہی تھیں عرض کیا کہ اپنے اپنے صحابہ میں بھائی چارہ کر دیا مجھے کسی کا  
بھائی نہ بن یا تاکہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دین و دنیا میں میرے بھائی ہو گئے

لے یہ فرمان عانی اس وقت کا ہے جب فتح مکہ کے بعد حج کا موسم آیا و حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو چھٹا احکام کا  
اعلان فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی تھا کہ اب کوئی مشرک نہ سمجھو آئے کوئی شکا طرف نہ کرے اور اس زمانہ میں صلح یا پیغام  
یا صلح کا قائل نہ ہو تو یہ تو حاکم خود ادا نہ کرتا تھا یا حاکم کا قریبی رشتہ دار اس سے حضور انورؐ سے بعد میں جہاں فرمایا کہ اگر وہ عرب  
حضرت ابو بکر صدیقؓ کی زبان سے یہ اعلان قبول نہ کریں گے اس لئے حضورؐ نے پیچھے سے حضرت علیؑ کو بھیج کر وہ مسجد نبویہ کا  
اعلان فرمادیا۔ حضرت علیؑ راستہ میں ہی حضرت صدیقؓ کو مل گئے۔ صدیقؓ نے فرمایا کہ تم میری تمنا کرتے ہو یا امور فرماتے ہو  
مگر امور میں کیا ہوں تب حضورؐ نے فرمایا کہ میں علیؑ سے قریب ہوں علیؑ مجھ سے قریب ہیں میری طرف سے علیؑ ہی صلح و فہم کی گفتگو و گفتار سے کہ  
سکتے ہیں مودی کے معنی ہیں۔ پیغام کہہ سکتے ہیں میں رب سے کہ صلح میرے کے موقع پر وہیں صلح صلح کی گفتگو کرنے حضرت عثمانؓ کو نہ بھیجی گئی  
صلح نہ تو خود حضور انورؐ نے ہی میدان میں کھولایا تھا بعد ازاں حضرت پر یہ التزام بھی کہ وہاں حضرت عثمانؓ کو کیوں بھیجا علیؑ کو کیوں نہ بھیجا تاکہ  
اسی طرح کہ ہر جہت کو نصرا کا بھائی قرار دیا کہ ملاں بہا ہر طرف نصاری کا بھائی اور ملاں کا کہ ہر ایک دوسرے کے مال میں ہر ایک حصہ دار  
ہے اور بعد وفات ایک دوسرے کا وصیت مدعو یہ حکم آیت مراثت سے مسوت ہو گیا نصاری نے اپنا انھما مال کوئی اپنے پاس نہ بھائی کو دیا  
ایسی بے مثال بہادری، مہمان سے کبھی نہ کبھی تھی تاکہ یا رسول اللہؐ آپ سے مجھے کسی نصاری کا بھائی نہ بنایا میں بے یار و مددگار  
رہ گیا تاکہ میں تم رشتہ میں بھی میرے چچا زاد بھائی ہوں اور اب اس بعد میں تم بھی تم کو اب بھائی بنایا اور دنیا و آخرت  
میں اپنا بھائی بنایا۔ بسمان اللہ۔ مگر خیال رہے کہ اسی کے باوجود کبھی حضرت علیؑ نے حضورؐ کو بھائی کہہ کر پکارا جب یگانہ  
نویار رسول اللہؐ کہہ کر پھیر کسی اور سے میرے کو بھائی کہنے کا حق کیسے ہو سکتا ہے :

الْآخِرَةُ رَوَاهُ الدِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ ۖ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ  
كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ اللَّهُمَّ اسْتِنِي بِأَحَبِّ  
خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَا كُلُّ مَعِيَ هَذَا الطَّيْرُ فَجَاءَهُ عَلَى فَاكُلَ مَعَهُ رَوَاهُ الدِّرْمِذِيُّ  
وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ۖ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي وَإِذَا سَأَلْتُ ابْتَدَأَنِي رَوَاهُ الدِّرْمِذِيُّ

(ترمذی) اور فرمایا یہ حدیث حسن بھی ہے غریب بھی طایت ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں کہ  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چڑیا تھی کہ تو فرمایا اے میرے پاس ایسے شخص کو نہ جو  
ساری مخلوق سے تجھے پسند ہو کہ میرے ساتھ یہ چڑیا کھائے نہ تو ان کے پاس ملے آئے آپ  
کے ساتھ کھائی (ترمذی) اور فرمایا یہ حدیث غریب ہے نہ طایت ہے حضرت علی سے فرماتے ہیں کہ  
میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگتا تو آپ مجھے عطا فرماتے تھے اور جب میں غامض ہوتا تو آپ

میں سے ہر شے پھر یا کوئی اور ایک انصاری بنی کے ہوں کہ سطور درہ آپ کی خدمت میں بھیجی تھی۔ (مرقات) سب احباب حلقہ  
میں ہر قسم میں ہے یعنی جو بہت تھے محبت محبوبت ان میں سے ایک کو بھیج دے اور دوسری حضرت علیؑ کی محبت میں  
تھے یا یہ مطلب ہے کہ اس کا میرے ساتھ یہ چڑیا کھا جائے نہ پسند ہوا اسے میرے پاس بھیج دے یہ ہر حال اس کا مطلب یہ نہیں  
کہ صاحب علیؑ عدا کو محبت تھے اور کوئی نہ تھا اور نہ لازم آئے کہ محبت نہ ہو نہ ہو بلکہ خود حضور اور جنس کر میں بھی عدا کے محبوب ہندے ہر حال  
موجود امت میں رہے کہ محبت بہت قسم کی ہے امداد اور قسم کی محبت یہی ماطرہ برادر دوسری قسم کی محبت یہ حضرت حسینؑ اور طرح  
کے محبوب علیؑ رضی اللہ عنہ اور حضرت کے محبوب۔ ابو بکر صدیقؓ عمر فاروقؓ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب۔ انوار اولاد دوست ان محبت محبت  
جوئی ہے مگر مختلف قسم کی ایک قسم کی محبت میں حضرت علیؑ سے زیادہ میں دوسری قسم کی محبت میں حضرت ابو بکر صدیقؓ یا عائشہ صدیقہؓ سے زیادہ  
محبوب ہیں ہذا تمام احادیث برحق ہیں لہذا ان قوری نے کہا کہ یہ حدیث موسوطہ ہے مگر حق یہ ہے کہ وہ خود بھی یہ حدیث بہت سنا دوں سے بڑی جرسب  
ضعیف ہیں تصدق اسناد سے حدیث صحیحہ کی قوی ہوتی ہے اور حدیث میں حدیث صحیفہ بھی منبر ہے (مرقات) لہذا اگر سوال سے مراد ہے  
بکھر پھینکا تو عطا سے مراد ہے جواب دیا اور اگر سوال سے مراد ہے کہ مانگا تو عطا سے مراد ہے عطا فرمانا دونوں احوال درست  
ہیں یہاں یہ کہ کسی درسے مانگا باعث حرم ہے مگر جب علیؑ نے طریقہ سلیم سے مانگا باعث غریب ہوا ہذا حدیث مست سوان بے حد کے سامنے چھینے  
کیلئے حضور کا ہذا حدیث عطا ہے ہاں یہ چھینے ہوئے با حق و حرم کے سے

مرشد بیان حیرت انگیز ہے کہ صرف علیؑ دروازہ میں اور دوسرے میں بعض روایات میں ہے کہ ہر مہم کا شہر بول ابو بکرؓ  
سکس کی مبادی میں عثمانؓ کی دیوار میں ہے اسی کی چھت اور علیؑ دروازہ میں اسے مرقعات نے بحوالہ کتاب الفردوس  
نفس فرمایا اسی جگہ مرصع کہ اگر علم سے مرد علم طریقیت بہت تو صرف حضرت علیؑ کرم مقدمہ اس کا دروازہ چلے۔

عَنْ أَحَدٍ مِنَ الثَّقَاتِ غَيْرِ شَرِيكَ ۖ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَأَتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عِمَّةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَتَجِيئُهُ وَلَكِنَّ اللَّهَ أَتَتْجَاهُ رَوَاهُ الدَّرِمِيُّ ۖ وَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا يَجِلُّ لِأَحَدٍ يَجْنِبُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرُكَ قَالَ عَلِيُّ ابْنُ الْمُنْذِرِ فَقُلْتُ لِضَرَّارِ بْنِ صَرَّادٍ مَا مَعْنَى

کے کسی ثقہ سے نہیں پہچانتے مگر طائیف سے حضرت جابر سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کے دن حضرت علی کو بلایا ان سے سرگوشی کی تھ تو لوگوں نے کہا کہ حضور کی سرگوشی اپنے چچ زادے کے ساتھ بہت دراز ہوتی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان سے میں نے سرگوشی نہیں کی لیکن اللہ نے سرگوشی کی تھ (ترمذی) طائیف ہے حضرت ابوسعید سے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا سے مل میرے اور تمہارے مولا کسی کو جائز نہیں کہ اس مسجد سے جہنم ہو کر گئے تھ علی ابن منذر کہتے ہیں کہ میں نے ہزار ابن مرد سے کہا کہ اس حدیث کے معنی

اگر تم غریب مزاحمے و حضرت علیؑ اور واروں میں سے کب در وارد ہیں ، لے اس حدیث کی اصل بی الصب عبد السلام ابن صالح حرمل سے ہے یہ شخص تیسرا مگر نہ لی نہ محاسی سے دیگر محامد کلام کے بقب کی روایات مروی ہیں معن حدیث کے است بر صریح کہا جس نے ضعیف مگر حق ہے کہ یہ حدیث میں ہے دارمقات و توافقات ، لے فرد طائف مشرق میں ہوا ہے رخ نکلے سے متصل یعنی فتح طائف کے دن حضورؐ انور نے حضرت علیؑ سے بہت دراز سرگوشی فرمائی لوگوں نے اسے اس دراز سرگوشی پر تعجب کیا (راوندی) یا مطلب یہ ہے کہ جب حضورؐ نے حضرت علیؑ کو طائف بھیجا عرفات ، لے اس حدیث کے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ مجھے یہ بتائی ہے علیؑ سے سرگوشی کرنے انہیں بار بتانے کا حکم ہے میں اس کے علم سے یہ عمل کر رہا ہوں دوسرے یہ کہ سرگوشی در حقیقت بہت قلیل کی سرگوشی ہے کہ میں حدیث شریفہ پر لڑا اگر بارہا کی طرف سے ہے اس کی طرف ضرور ہے فرمانا ہے و عارضیت اور بیت و کس اللہ فی اعلیٰ مصوات سے خوب فرمایا ہے

سنگریزی رمد دست حساب  
تاجدگر مشرق این محصل گنم  
دارست ، درمیتہ آید خطاب  
سز خمر بیج بود عا مسلم

لے یہ حدیث ، ہے ظاہری معنی میں نہیں ہے یہ مطلب ہیں کہ حضرت علیؑ کو مسجد دومہ کو مسجد میں جس جگہ سے کی ، جارت

کیا یہی فرمایا یہ مطلب ہے کہ میرے اور تمہارے مہا کسی کو ملال نہیں کہ جنابت میں مسجد کو راستہ بنائے نہ  
 (ترمذی) اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے : نہایت ہے حضرت ام عطیہ سے کہ  
 فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شعر بھیجا جی میں جناب علی سے فرماتی ہیں کہ میں  
 نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا حالانکہ آپ اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے  
 تھے، اہی مجھے موت نہ دینا حتیٰ کہ تو مجھے علی کو دکھائے کہ (ترمذی) تیسری فصل ولایت  
 ہے حضرت ام سلمہ سے فرماتی ہیں کہ حضور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علی سے

ہے مگر حاجتِ غایت بجز ہی سے گزرنے کی حاجت دی گئی مطلب: "جسے خواگے آج بابت۔" اسے اس فرمان کا مقصد یہ ہے کہ کسی کے گھر کا دروازہ مسجد کی طرف نہ ہونا کہ اسے مسجد ہی سے گھر یا پڑے سونے حضرت علیؑ کہ ان کے گھر کا دروازہ مسجد ہی پر نہ تھا نہ وہ مسجد ہی پر رہیں اگرچہ بحالیت حاجت ہوں یہ حکم حضورؐ کی جانب شریعت میں خدا کے قریب فرما کہ جس کا دروازہ مسجد پر نہ ہو وہ بند کر دیا جاوے موانع بزرگوں کے دروازہ کے کہ وہ کھلا ہے لَا یُصَلُّونَ حَوْضَ آخَرِیْ ہے الا حَوْضَ الَّذِیْ ہُوَ اِسْیٰی کی عین ہے جو پہلی سے خیال تھے کہ وہ دوسری مسجدوں میں سے گزرنا کماست حاجت احتمال کے بے لایاخ بن شراح کے ہاں عارضت اور عادی میں گھر مسجد کی شریعت میں سے کالت جہان گھرنا مسجد کے نزدیک حرام ہے سوا حضرت علیؑ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے اب بھی حضرت صفین کے گھر کا دروازہ مسجد نبویؐ میں ہے جسے اب باب ابوبکر صدیقؓ میں تبدیل کر دیا گیا ہے اسی کا نام شریعت تعبیر سے کعب یا مست حادث ہے انصاریہ میں اکثر جہادوں میں جاتیں اور رعبوں کی مرہم پٹی کوئی تصویر۔ اسے حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا یا زار حضرت علیؑ کو کہ جیسے وقت مانگی یا جب حضرت علیؑ پہلے گئے تباہی کا جب اس لشکر کی دیکھ کی طرف ہو گئی تباہی کے بعد اس دعا سے معلوم ہوتا ہے کہ حضورؐ کو حضرت علیؑ نے انتہائی محنت سختی سے لے کر موجودگی مست شاق سختی درفات دیرو

عَلِيًّا مُتَّفِقٌ وَلَا يَبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ رَأَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي رَأَاهُ أَحْمَدُ ۖ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكَ مِثْلٌ مِنْ عَيْنِي أَبْغَضْتُهُ الْيَهُودُ

متفق بہت نہیں کرتا اور ان سے سوئے بغض نہیں کرتا۔ (احمد، ترمذی، اندر فرمایا یہ حدیث اسناد سے غریب ہے۔ روایت ہے انہیں سے فرمائی ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے علی کو برا کہا اس سے مجھے برا کہا۔ (احمد) روایت ہے حضرت علی سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں حضرت عیسیٰ کی مثال ہے۔ تم سے

سہ سہاں اللہ حضرت علیؑ ایمان کی کسوٹی ہیں جو اپنے ایمان کی تحقیق کرنا چاہے کہ جس میں رسول یا سابق وہ اپنے دل کی گہرائیوں میں خود کو دیکھ کر اس سرکار سے کتنی محبت ہے یہاں رہے کہ یہاں محبت علیؑ کا ذکر ہے کہ صرف دعویٰ محبت علیؑ کا کھس دعوٰی محبت کرنا اور سرطرح ان سرکار کی حقانیت کو رادہ حقیقت حضرت علیؑ سے عداوت ہے۔ اور دل کو حضرات صحابہ کو جو حضرت علیؑ کے دوست ہیں، یہیں گاہیاں دیتے ہیں وہ محبت علیؑ نہیں دشمنی علیؑ ہیں۔ رب فرماتا ہے ان کہتم یحسبون اللہ فانتھوا فی اعدائ علیؑ بڑی جیر بجا شر وہ جیسا کرے۔

اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ جو کوئی حضرت علیؑ کو کرم اللہ وجہہ کونسی خاندان کی گالی دے وہ درحقیقت اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دیتا ہے کیونکہ حضورؐ بھی حضرت علیؑ کے خاندان میں شامل ہیں یہ خالص کھربے دو صرے یہ کہ جو ہیں خاندان سے برا کہے وہ درحقیقت مجھے برا کہتا ہے کیونکہ میں اور وہ گرا ایک ہی ہیں ان کی تعظیم میری تعظیم ہے ان سے عداوت مجھ سے عداوت ہے یہاں رہے کہ کبھی کسی صحابی سے حضرت علیؑ سے عداوت رکھی۔ انہیں برا کہا ان کی عداوت ہے ان سے محبت یا عداوت یہی یہ خلاف ایسے ہی تھے جیسے حضرت برادران پرست علیہ السلام کی مخالفت جو صلی اللہ علیہ وسلم سے یا جیسے حضرت سارہ کا حضرت ہاجرہ سے اختلاف کہ یہ نہ کھربے، حق بلکہ اختلاف رائے ہے یہ حدیث بہت طریقوں سے مروی ہے پہا پنجم امام احمد سے مروی ہے اس میں روایت کی کہ ایک شخص نے حضرت عمرؓ کے سامنے حضرت علیؑ کی کچھ برائی کی اور حضرت عمرؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر تشریف لے کر حضرت امیرؓ کے فرمایا کہ کیا تم اسی قبر کے کہیں کہ جاسنے جو اس میں محمد ابن عبدالمطلب صلوہ کر رہی تم سب بھی علیؑ کا ذکر کرو تو میرے کرنا گھر تم سب کی اہمیت کی تو سمجھو کہ تم نے حضورؐ کو ستایا (مرثات) اس کے سہاں اللہ حضرت علیؑ کی رحمتوں سے سکاد وہ ہر کے رہا۔

حَتَّى يَهْتُوا أُمَّةً وَأُحْبَتَهُ النَّصَارَى حَتَّى أَنْزَلُوا بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِي  
لَيْسَتْ لَهُ ثُمَّ قَالَ يَهْلِكُ فِي رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُقْرِطٌ يُقْرِطُنِي بِمَا لَيْسَ  
فِيَّ وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهُ شَتَانِي عَلَى أَنْ يُبْهِتَنِي بِرَأَاهُ أَحْمَدُ وَعَنِ النَّوَوِيِّ  
ابْنِ عَارِبٍ وَتَرْيِدُ بْنُ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہود نے بغض رکھا حتیٰ کہ ان کی ماں کو تمہیں لگاؤ لے اور اس سے میاں بیوں نے محبت کی حتیٰ کہ انہیں اس دہریہ میں  
پہنچا دیا جو ان کا نہ تھا مگر پھر فرمایا میرے بارے میں دو قسم کے لوگ ہوں گے محبت میں، فرد کو کہنے  
والے مجھے ان صفات سے برعنائیں گے جو مجھ میں نہیں ہیں مگر بعض بغض کو نہ کرنا ہے جن کا بغض میں پرہیزگار  
مجھے بہتان لگائیں گے (احمد، مطایب ہے حضرت برادر بن مازہ، نو زید بن ارقم سے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

آج یہ نظام ہو رہا ہے، وہ جس حد تک علیؑ کے دعوت میں مدد سے آئے تھے، تو اس حد تک علیؑ کی مدد سے آگے نکل گئے، اس  
شہادت اہل سنت کا بڑا پارہ ہے۔ الحمد للہ ہمارے ملک، ماوراء النہر میں سب علیؑ کا درس ہے دوسرے ہاتھ میں حضرت صدیق  
و داروں کا ہم مصدق تعالیٰ ہی بہت کی کشتی میں سوار ہیں اور یہی رگم سے بڑھتے سے ہیں جو امت کے لئے ہدایت کے نام سے ہیں۔  
اسے چاہو یہود سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو کیا، کی ملک و شرافت کی انکار کرو باجواب یرم کے دامن پاک میں ناکاد صبر لگادیا حضرت علیؑ  
نہ علیہ السلام نے یہ جبر ہو یا قرآن کریم نے یہ کہ محبت و عظمت کے معنی نہ تھا نہ فرمائے یہی اشرع ہوا۔

اسے چاہو بعض عیسائیوں نے آپ کو خدا کہہ دیا، بعض نے آپ کو دوا کا مینا کا بعض نے تیسرے خدا، غرض کہ ہدایت سے سب کو  
الوہیت میں داخل کر دیا۔

اسے چاہو بعض روماء حضرت علیؑ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل سمجھتے ہیں، ان کا شعر ہے۔

علیؑ کو مصطفیٰ سے میں نہ افضل کہہ بھی سکتا مگر آپ سے ہر دیکھ کر ولادت کرتے ہیں

بعض روماء آپ کو خدا کہتے ہیں۔ نصیری فرقہ کا عربیہ بٹ عام شیعہ یہ بڑا کرتے ہیں۔

دکھا دو، اعلیٰ بلوہ نصیری کے حسد مگر یہ انھیں ملال ہے و ہمارے ہی حالت و دہم ہو

لوگ بے دہ نصیری کو بڑھتے ہیں مگر یہ دیکھا ہے علیؑ میں جو خدا کہتے ہیں

اسکے حضرت علیؑ کے اس فرمان میں کسی کو افراد سے بعد کیا کیونکہ محبت علیؑ سے ہر حال میں ناکارہ فرد ہوا ہے مگر عداوت علیؑ اصل  
یہی سے حرام بلکہ کبھی کبھار اس نے شتان میں عداوت کو خبر قدس میں فرمایا، اسی فصیح و فہم فرمان ہے۔



لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيرِ خُمٍّ أَخَذَ بِيَدِي عَلِيٍّ فَقَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَرَأَيْتِ أَوَّلِي يَا  
لِمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ قَالُوا بَلَى قَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَرَأَيْتِ بَيْتِي كُلِّ مُؤْمِنٍ  
مِنْ أَنْفُسِهِ قَالُوا بَلَى فَقَالَ اللَّهُمَّ مَنْ كُنْتُ مُوَلَاةً فَعَلَيْتُ مُوَلَاةً

تم تالاب پر اترے ملہ تو جناب علی کا ہاتھ پکڑا فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ میں رسول سے ان کی جانوں سے  
زیادہ قریب ہوں سب نے کہا ہاں فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ میں ہر مسلمان کا والی ہوں اس کی جان سے  
زیادہ ملے لوگ برسے ہاں تو فرمایا اللہ جس کا میں مولی ہوں اس کے علی (دوست) ہیں۔

اسے مدبر مصلحت نام ایک جگہ ہے جہاں رسول سے یمن میں دور پر واقع جزیرۃ الدواع سے واپسی پر ہوا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ  
واقعہ حج کے وقت ہوا اس وقت حضرت علیؓ یمن میں تھے وہاں موجود تھے۔ تھے اس وہم سے انہوں نے کہا کہ یہ  
حدیث صحیح نہیں مگر یہ ان کی غلط فہمی ہے۔ دوسری جگہ پر واقع ہوا ہے اس وقت جناب علیؓ ساتھ تھے۔

اسے اولیٰ میں انصاف میں مومن مرد سے۔ یہاں اولیٰ میں منصب میں موسیٰ حکم مراد ہے اس میں علیؓ میں اس آیت کی طرف  
اشعار سے اسی اولیٰ موسیٰ میں منصب۔ اسے مروتی کے مت معنی ہیں۔ دوست۔ مددگار۔ آراء مستندہ علام۔ راویوں نے  
والا مروتی۔ اس کے معنی جیفہ، مروت دہیں۔ سال معنی درست فہم سے یا معنی مددگار، درود معنی حضرت علیؓ مسلمانوں کے دوست  
تھی ہیں مددگار بھی اس سے پہلے کہ مروتی علیؓ کے یہی لقب فرمایا ہے۔ فائدہ مولاہ و جبریل و صالحہ المؤمنین بشیخہ کہتے  
ہیں کہ مولاہ معنی خلیفہ ہے اور اسی حدیث سے لازم ہے۔ مگر حضرت علیؓ کے خلیفہ کوئی نہیں آپ علیہ السلام علیؓ ہیں مگر یہ مطلب ہے چند  
وجہ سے ایک یہ کہ مروتی بھی خلیفہ یا معنی اور، فائدہ کسی ہیں، آنا بتاؤ اشتقاقی اور حضرت جبریلؑ کے خلیفہ ہیں حالانکہ  
قرآن مجید میں، ہیں مروتی فرمایا خلیفہ مولاہ و جبریل۔ دوسرے یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے خلیفہ نہیں پھر من سکنت  
مولاہ کے کیا معنی ہوں گے تیسرے یہ کہ حضرت علیؓ حضورؐ کی موجودگی میں خلیفہ نہ تھے حالانکہ حضورؐ نے اپنی حیات شریف میں  
یہ فرمایا پھر مروتی معنی خلیفہ کیسے ہوگا۔ چوتھے یہ کہ گراموں کو کہ مروتی معنی خلیفہ ہی ہوتا کی بلاصل ملافت کیسے ثابت ہوگی واقعی  
آپ علیہ السلام گرامیے مولاہ سے وقت میں۔ پانچویں یہ کہ اگر یہاں مروتی معنی خلیفہ ہوتا تو جب سقیفہ بنی ساعدہ میں انصار  
سے حضرت صدیق اکبرؓ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الخلافة فی الغدیش۔ خلافت قریشی میں ہے تم لوگ  
جو کہ قریش میں ہیں لہذا امیر نہیں ہو سکتے دریں میں سے ہو اس وقت حضورؐ علیؓ سے یہ واقعہ لوگوں کو یاد کیوں نہ  
کر دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو مجھے خلافت دے گئے میرے سوا کوئی خلیفہ نہیں ہو سکتا بلکہ آپ خاموش رہے  
اور انہوں نے خلافت کے ہاتھ پر ماری، یہی بیعت کرتے رہے معلوم ہوا کہ آپ کی نظر میں کسی بیباں مروتی معنی خلیفہ نہ تھا

اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ فَلَقِيَهُ عُمَرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ  
هَيْتَا يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ  
رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ خَطَبَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَاطِمَةَ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا صَغِيرَةٌ ثُمَّ خَطَبَهَا عَلِيٌّ  
فَوَوَّجَهَا مِنْهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ. وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

النبی جو ان سے محبت کرے اس سے محبت کر اور جو ان سے دشمنی کرے تو اس کا دشمن بلا ملہ جناب علی سے  
اس کے بعد حضرت عمرؓ نے بوسے ملے اور طالب کے فرزند مبارک جو کہ تم نے صبح سویرا پایا اس طرح کہ تم پر ہوس  
مرد و عورت کے سوا ہر مکہ (احمد) اور بیت ہے حضرت بردہ سے نہاتے ہیں کہ جناب ابو بکر و عمرؓ نے حضرت  
فاطمہؓ کا پیٹہ دیا اور علیؓ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ چھوٹی ہے مکہ پھر ان کا پیٹہ جناب علیؓ نے دیا  
حضرت نے ان کا نکاح علیؓ سے کر دیا مکہ دنسائی. ۱۰ روایت ہے حضرت ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ

پچھتے یہ کہ حضور کے اس وقت میں حضرت علیؓ نے جناب علیؓ سے کہا کہ حضور سے ملاقات اپنے لئے دے اور حضرت علیؓ سے انکار کیا کہ میں  
نہیں، انگور کا درہ حضور مجھے ہرگز دین گئے، سند و کتب و روایت، اگر یہاں علیؓ میں بعد نماز و یمنوں کیساتھ تو یہ یہ کہ خلافت کے لئے  
روافض کے پاس بعض عقلی ثبوت اور عقلی الدلائل چاہئے یہ حدیث نہ تو عقلی الثبوت سے کہ حدیث واحد ہے نہ عقلی الدلائل کہ عقلی کے  
جیت میں ہی اور میں معنی جید کہیں نہیں آتا۔ ۱۱ معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ کا دشمن سے ملاقات اسی کا دشمن ہے صحابہ کرام کا آپس میں اختلاف  
سے تھا دشمنی یہ تھی وہ تو دھماکہ بدنام تھے اسی کی تحقیق اگر کسی اختلاف، مخالفت دشمنی میں بڑا فرق ہے مکہ بھی سے علیؓ تم  
کو اللہ نے بڑی شان بخشی تھادی محبت و اہل ایمان کی کسوٹی سے تمہارا دشمن کا رہے تھا راجب موسیٰ لستریکے محبت صبح جو۔  
۱۲ بھی تم دونوں کی عمری بہت زیادہ ہیں اور نامزدگی میں عمری مناسب نہیں ہے دوسری وجہ یہ تھی بھی جناب فاطمہؓ کے نکاح  
کے متعلق وہی الہی ہیں، انی تھی یہ نکاح وہی پر موقوف تھا جیسا کہ دوسری روایت میں ہے دارمروت، اسل جواب سے معلوم  
ہو کہ اگر حضرت، ابو بکر یا عمر کی عمری جناب فاطمہؓ سے مناسب ہوئی تو ان سے نکاح کر دیا جاتا آخر قیدہ وام کلثوم کا نکاح حضرت  
عثمانؓ سے، وہ بی بی رقیب کا نکاح، ابو العاصی سے ہوا نکاح کے وقت جناب فاطمہؓ کی عمر سترہ سال اور حضرت علیؓ کی عمر بائیس  
سال تھی اور حضرت ابو بکر و عمر کی عمری بہت زیادہ تھی۔ ۱۳ اس نکاح کا پورا دو حد یہاں مروت میں تحریر سے ہم نے علیؓ کی کتاب  
اسلامی روایت میں معلوم کیا ہے، جب جناب فاطمہؓ کی عمر پندرہ سال ہوئی تب حضرت علیؓ سے کسی ذریعہ سے پیغام

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ يَسْدُ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ رَأَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۖ  
وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ۖ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ لِي مَنَزِلَةٌ مِنْ رَسُولِ  
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ أَيْتُهُ بِأَعْلَى سَجْدٍ  
وَأَقْوَلُ السَّلَامِ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَإِنْ تَنَحَّجَ انْصَرَفْتُ إِلَى أَهْلِي وَلَا  
دَخَلْتُ عَلَيْهِ رَأَاهُ النَّسَائِيُّ ۖ وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ شَاحِكًا فَمَرَرَنِي

صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو ام مردانوں کے بند کرنے کا حکم دیا سوا حضرت علیؑ کے (درازے کے لئے (ترمذی)  
اور فرمایا یہ حدیث غریب ہے، روایت ہے حضرت علیؑ سے فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے وہ قرب و منہ ملت تھی جو مخلوق میں کسی کو نہ ملتی تھی آپ کی خدمت میں میرے ترکے آتا تھا  
عرض کرتا تھا آپ پر سلام۔ اے اللہ کے نبی تھے تو اگر آپ کھار دیتے تو میں اپنے گھر لوٹ جاتا  
ورنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا (نسائی) ۖ روایت ہے انہیں سے فرماتے ہیں کہ میں بیدار

سکھایا دیا حضورؐ سے فرمایا کہ مجھے رہے یہ ہی حکم دیا ہے کہ ماکہ کا گھر علیؑ سے کر دوں

۱۔ یہی جن صحابہ کے گھروں کے دروازے مسجد نبویؐ میں تھے ان تمام دروازوں کے بند کر دیئے کا حکم دیا سوا حضرت علیؑ کے  
دروازے کے کہ وہ مسجد میں ہی رہا اس کی بڑی نعمت، اب مناقب ابوبکر صدیقؓ کا دروازہ بھی مسجد نبویؐ میں رکھا  
گیب حضرت صدیق اکبرؓ کا دروازہ مسجد نبویؐ رہنا مسلم بخاری کی روایت سے ثابت ہے جیسا کہ باب مناقب ابی بکر صدیقؓ میں مگر یہی  
سے دوسری حضرت علیؑ کے بعض قرب حضورؐ سے وہ حاضر نہ ہے جو کسی بشر کے کسی مخلوق کو حاصل نہیں آپ حضورؐ کے چچا کے  
بیٹے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے گھر میں اور آپ نے حضورؐ کی آغوش میں پرورش پائی ہے آپ غائب یا غریب  
کے خادم میں آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسلک اصل میں آپ ساری مخلوق میں منفرد ہیں

۲۔ یہی بنی ماکہ سے پہلے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آنا و اجازت داخلہ کے لئے سلام کرتا تھا یہ سلام  
محبت و رستہ و انکسار سلام سیدہ امانہؓ کا اجازت مانگنے کا سلام لگے یعنی خود کہ جس کی اجازت نہ تھی مجھے عافری کی اجازت عامہ  
لی جی تھی حضورؐ انورؐ کا جواب سلام نہ دینا میرے لئے اجازت ہوتی تھی اس سے معلوم ہو کہ اجازت لینے کے واسطے جو سلام ہو اس  
کا جواب دینا واجب نہیں سلام تحیت واجب دینا واجب ہے (ادھر اب) سو نام مست قسم کے ہی سلام تحیت سلام رحمت سلام  
کرم سلام غضب سلام مبارک وغیرہ ان سب کے احکام مدافعات ہیں۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُولُ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ أَجَلِي قَدْ  
حَضَرَ فَأَرْحِنِي وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَأَرْفَعْنِي وَإِنْ كَانَ بَلَاءٌ أَصِيبَنِي فَقَدْ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ فَضَرَبَهُ  
بِرِجْلِهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَافِهِ أَوْ اشْفِهِ شَكَ التَّارُوتِيُّ قَالَ فَمَا اسْتَكَيْتُ  
وَجِئْتِي بَعْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ هَذَا أَحَدُ نِثَرِ سَرِّ صَحِيحٍ  
بَابُ مَنَاقِبِ الْعَشْرَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ - الْفَصْلُ الْأَوَّلُ -

خاتمہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے میں کہہ رہا تھا کہ اے! اگر میری موت آگئی ہے تو اب مجھے عین دے اور اگر ابھی دیر ہے تو مجھے صحت دے اور اگر امتحان ہے تو مجھے صبر دے۔  
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے کیا کہا انہوں نے دوبارہ آپ پر پیش کر دیا جو کہا تھا حضور نے اپنے پاؤں سے ان کو صوکر لگائی تھ اور فرمایا اے! انہیں حیات دے۔  
انہیں شفا سے راوی کو شک ہے فرماتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے ۵۰ بیماری نہ ہوئی تھ (ترمذی) اور فرمایا یہ حدیث مسن بھی ہے صحیح بھی ۶ دس صحابہ کے فضائل رضی اللہ عنہم ۱۱۔ پہلی فصل

۱۔ مکان مشربط عربیہ ہے جو دیوڑھی کے برہنہ پڑھا کی گئی ہے دست ثبے سے لڑو موہ ویریا کوڑوں کی کھمبائی است برقی ہے کہ سر کے درجہ میں  
دیوڑھی کی حالت و کامیاب سے کات یا ماتا ہے راج مانجے راج سے سبھی دست مشرعی سے لڑو ہے دست درندہ یعنی کیوکر زندگی کی سہارا بدستی سے ہے ۵  
معلوم ہوا کہ حضور کے قدم شریف میں تسبیح کی شکر کردی سے بارہیے منہ میں لکھن موہا، ہمارا کہ غوراً رٹنے میں سبیل کی صل یہ جہت ہے۔ ۵

سنگریزوں نے جہانِ ادبی مائل سے "خزکوں میں سرے اٹھا رہی ہے"

۴۷ مہی اسی غلو کر شریف کے بعد مجھے یہ یاد آئی کہ روضی دوری یا یہاں کوئی ہوں نہ کوئی۔ میں سہانہ صبر و صبر کے قدم سے عرف محبت میں نہیں جاتی بلکہ تندرست رہے کہ گوارائی مکی کوئی ہے ۴۸ یہ وہی حضرت مہاکہ جامعہ جیسے حضور طر پر پڑھتی تھے کی سنا اب وہی ہے اعلیٰ حضرت مدرسہ سے فرمایا ہے

۱۰ دسویں جن کو جہنم کا مژدہ ملا اس کی مبارک جماعت پر ہر اکوڑ سلام

وہ دل صراحت پر ہیں۔ جن کے نام شریف اس رد متروک میں ہیں۔

یوکر و عمر علی دعتہ

وہاں رہتی اور وہ

فلمر سريتر عبده الرحمن و

سُورَةُ الصَّافَاتِ وَاسْمُهَا السَّفِيرَاتُ وَرَقْعَتُهَا

۱۰ عربی میں حضرتیں سے دس تک کی جماعت کو کہتے ہیں حضور کے رمی ہوئے سے مراد اعلیٰ درجہ کی فساد و غرضی ہے  
 ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عام ہی پر عام جل جلالہ سے رمی تھے ہاں مرقاۃ نے فرمایا کہ اس فرمان فاروقی سے  
 دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ اصل کے ہوتے ہوئے معصوم کو جیلد کر سکتے ہیں دیکھو اس ذلت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ  
 افضل تھے مگر جناب عمرؓ نے اور حضرت کا نام بھی حالات کے لئے یہ دوسرے یہ کہ علانیت چند طرح سے ہو سکتی ہے اب  
 جلیفہ خود کسی کو پہنا جائیگا کہ دسے جیسے حضرت صدیقؓ نے عمر فاروقؓ کو کیا مٹا مجلس شہزادی کسی کو جلیفہ ہمارے جیسے عثمانؓ کی  
 علالت و مرقاۃ حالات کے ہے ہاتھی یا حضورؐ براہِ خرد نہیں تھا جب ابوہریرہؓ عینِ نمار فخریؓ میں عربی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت عمرؓ کو جلیفہ  
 لایا آپ سخت رنجی ہوئے حضرت کی امید و رمی نوادگوں نے عرض کیا کہ "ایہ المومنین کسی کو ایسا جلیفہ بنا دیں تب آپؐ سے ان چور زرگوں کے نام  
 لئے کہ ان میں سے کسی کو جلیفہ میں لٹا دیاں رہے کہ اس دن کی جماعت میں صاحب صدیقؓ اگر پہلے وفات پا چکے تھے آپؐ اب شہادت کا کام  
 فوج میں ہے ابی حضرتؓ جو عیدہ ابنِ حارثؓ کی وفات پا چکے تھے سب سے مسجد بن زیدؓ حضرت عمرؓ کے چچا زاد بھائی بھی تھے اور گئے  
 ہمسوی بھی اس لئے ابی حضرتؓ کی ناپریں کا نام نہیں یا جسے ایٹھا حارثؓ حضرت جبرائیلؓ نے لڑا تھا کہیں عیدہ پر نہ لگایا نہ اس وقت کا نام آیا  
 آپؐ کی تہادہد کے بعد حضرت عمارؓ اس طرف سے رہے حضرت سے کہا کہ تم میں سے بعض حضرات بعض کے حق میں علالت سے دست بردار  
 ہو جائیں کیونکہ تم میں سے کچھ براہِ جلیفہ ہیں لاکھیکؓ تو حضرت زبیرؓ نے کہا کہ میں علیؓ کے حق میں دست بردار ہوتا ہوں۔ سعد بن وقاصؓ آپؐ کے  
 حق میں طلحہ جناب عثمانؓ کے حق میں دست بردار ہو گئے اب محمدؓ میں تین رد گئے عثمانؓ علیؓ اور عبدالرحمنؓ بن عوفؓ بھر عبد اللہؓ  
 نے حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ سے فرمایا کہ تم دونوں میں سے ایک دوسرے کے حق میں دست بردار ہو جاوے مگر  
 وہ دونوں خاموش رہے تو آپؐ نے کہا اسے علیؓ عثمانؓ م مجھے، حضورؐ کو کہہ دیجئے چاہوں جلیفہ بنا دوں و دونوں نے کہا

وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَأَلْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَاءَ وَفِي يَدِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ سَأَلَهُ الْبُخَارِيُّ عَنْهُ ۖ  
وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرٍ

روایت ہے حضرت قیس ابن ابی حازم سے کہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب طلحہ کا ہاتھ دیکھا جس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احد کے دن حفاظت کی تھی (بخاری) ۱۰ روایت ہے حضرت جابر سے فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب کے دن فرمایا کہ قوم کی خبر

ہاں آپ غمار میں پھر بہت تحقیق و تلاش کے بعد آپ نے حضرت علیؓ کو تنہائی میں مل کر کہا کہ آپ کے بھائی درود رس کی طرح لوگوں میں اگر یہ آپ کے پیغمبر ہوں تو آپ عدل کرنا اگر عثمانؓ کو جنادوں تو آپ ان کی طاقت کرنا یہ ہی حضرت عثمانؓ سے کہا ان دونوں سے وعدہ کی پھر عثمانؓ سے کہا کہ ہاتھ پھیلائیے میں تمہارے باقر یہ بیعت کرتا ہوں پھر سب لوگوں سے اور حضرت علیؓ نے جناب عثمانؓ سے بیعت کر لی اس کا پروردگار قاتل تھے طعنات اور کتب تواریخ میں مل جھڑک رہے

۱۱ وہی ہے کہ آپؐ تاہی میں حضورؐ نور کو زمانہ کفر میں دیکھا۔ حرم حب اسلام کی بیعت کر کے حاضر ہوئے تو حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر جی بستی میں لوگوں نے آپؐ کو بھی کیا کساتے انہوں نے اس دیدار رسوں سے دھوکا کی یا بے ہوشی کو رہا نہ کفر میں ہوا تھا آپؐ عشرہ مبشرہؓ سے نصحاء سے عادیت رویت کہیں کسی تاہی کو مہر میں ہوا۔ سرداں کے جناب ہی حضرت علیؓ کے ساتھ تھے آپؐ کی عمر سو برس سے زیادہ ہوئی ششاد اٹھ نوے میں وفات ہوئی سوا عبد الرحمنؓ عوف کے عشرہ مبشرہؓ میں سے تھے مدیات میں (مرقات)

۱۲ آپؐ طلحہ بن عبد شمسؓ کی نسبت ابو محمد ہے قرشی ہیں تھیں الاسلام سواہر کے مائے مرادات میں شریک ہوئے بدر کے موقع پر انہیں حضورؐ نور سے یوسفین کے نالہ کی تلاش کے لئے بھیجا ہوا تھا جب انہیں آئے و حمار ہو گیا تھا (مرقاۃ) آپؐ کو اس میرا مری کا بہت صدمہ ہو فرمایا کہ جب اب اگر کوئی عذر ہو تو میں اسے رب کو دیکھ دوں گا نہ میں کسی عداوت اسلام کر دوں گا۔ اگلے سال مدینہ آپؐ شریک ہوئے جب مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے اور کھار نے حضورؐ نور صلی اللہ علیہ وسلم کا حجر گھیرنا تو آپؐ حضورؐ کے آگے ڈھال بن کر کھڑے ہو گئے جو تیرہ عوارہ بیڑہ حضورؐ بنائے تھے تم شریک یہ سے جتنے حتیٰ کہ کھڑے تھے جب صحابہؓ غزوہ احد کا ذکر کرنے لگے کہ وہ دن ابو طلحہ کا دن تھا۔ آپؐ نہایت حسیں تھے آپؐ نہایت کو بچیں نہادی دلی شہدہ جس جس جنگ میں تھیں ہوئے جو شہد سال عربیؓ بھرو میں دفن ہوئے مرقات و امتدہ میرے ان کے مراد کی روایت کی ہے آپؐ کے متعلق یہ کہ آپؐ آئی مہاجر میں قحطی تھیں۔ انہوں نے اپنا قصہ بیان کر دیا مدہ پوری ردی اللہ سے فرمایا کہ آپؐ نے اتنی۔ تم کی نے

الْقَوْمِ يَوْمَ الْأَحْزَابِ قَالَ الرَّبِّيُّ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 إِنَّ بِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الرَّبِّيُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۖ  
 وَعَنِ الرَّبِّيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَى

کون ہونے کا لے تو جناب زبیر نے عرض کیا میں تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی  
 کے غلصہ دوست ہوتے ہیں اور میرے غلصہ دوست زبیر ہیں لہذا (مسلم بخاری) روایت  
 ہے حضرت زبیر سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نبی قسریہ

حق کی تکبیر بھی زخمی ہو گیا تھا۔

سے لوگ آپ کے اس سونے ہوئے ہاتھ کی رات کر کے ہوں گے اس نے فرمایا نہایت

لے اعراب غزوہ خندق کا نام ہے جو مشرک یا کفری ہیں جو اسے مردہ اعراب اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں ہر قسم کے کفار  
 جمع ہو کر مدینہ منورہ پر چڑھائی کی تھی اعراب میں ہے حزب کی معنی گروہ یا گروہ حضور انور نے کفار کی کثرت دیکھ کر فرمایا تھا کہ  
 مدینہ کے ارد گرد صدق کھود دو تاکہ وہ ہر طرف سے مدینہ منورہ میں داخل ہو سکیں اور خندق کے دروازہ پر پہرہ رکھو اس لئے  
 اسے غزوہ خندق بھی کہتے کفار نے سات دن تک مدینہ منورہ کا محاصرہ رکھا ایک دن حضور نے فریاد کیا کہ آج رات سخت  
 آمدنی دے گی جو کفار کی جماعتوں کو ترتر کر دے گی چنانچہ رات کو آمدنی آئی سخت سردی تھی تب حضور انور نے  
 سات میں فرمایا کہ کون صحت کرے گا۔ کہ کفار کے لشکر کی تفتیش کر کے آئے کہ ان کا کیا حال ہو، وہ ترتر پتر ہو گئے یا کچھ  
 باقی ہیں۔

سے اس سال رات سردی میں مدینہ منورہ کو اودھر جانے کی جگہ گھر سے نکلنے کی گئی کہ صحت نہ پڑی تھی اس وقت حضرت زبیر  
 کا جرات کرنا بہت بڑی خدمت تھی یہاں رہے کہ حضرت زبیر ان عوام قرشی ہیں ان کی مالکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی  
 صبر ست عبدالمطلب ہیں بہت آپ حضور سے پیوستگی اور بھائی میں اور نبی و مہاجرین کے عارف ہیں اور حضور کے ساتھ ہونے  
 سوداگر کی عمر میں یہاں لائے آپ کے چچا لے آپ کو دھوئیں میں مدد کر دیا تاکہ گھبراہٹ اسلام قبول کر لیں مگر آپ ایسا نہ ہوئے  
 آپ کو جنگ میں عمرو ابن جرموز نے قتل کا سلسلہ میں آپ کی عمر چھ ستر سال ہوئی وادی بعاث میں دس کئے گئے پھر مدینہ کے  
 بعد حضور میں شریف لائی گئی وہاں دس کئے گئے۔ مرثیہ اس شعر سے قبر شریف کی زیارت کی ہے۔

سے خودی بناتے خود سے بھی صفا فی یا سید صبر صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلے کچھ دھوئیں ایمان لائے آپ کی بیعت خدمت کی انہیں  
 خودی کہا جاتا ہے اب ہر غلصہ دوست کو خودی کہا جاتا ہے وہ ہی یہاں ملا ہے۔



۱۵۔ مابہ واقف بھی مرزود، حزاب بنی کا ہے یہ خزانہ میں موجود، سرفراز نے مابہ کی کھاد کو سے پہلے لے کر سارار کی تھی کہ اہر سے م  
فرید پر مذکور در صدوں میں ہم در صدوں کو در کی طرح ہیں کہ کہ در حضور نور کے علم کے مطابق حضرت مرزود، رئیس کے لئے ہر گئے ایک ہر  
کھاد کہ کا جان دیکھئے دوسری بار ہی قریب کا جان دیکھئے جس سے نفاذ کہ بہ زبان مانی مرزود فرید میں ہر عکس سی در صد اپنے لعلوں میں چھپ گئے  
نئے صوبہ نے ان کا خاصہ فرما یہ مرزود بھی مشہور ہیں جو احمد کے مصل۔ ۱۵۔ اس کو حد بہ حضور سے حضرت مرزود سے یہ فرما اور مرزود  
عمر کی حضرت سعد بن ابی وں مں سے یہ ہی فرما یہ خدا خدا کہ انی وانی خیال سے کہ میں در میرے ان آپ خدا سہائی محبت و محبت ظاہر  
کرے کے لئے کہئے مائے ہیں ۱۵۔ حال ہے کہ الگ نام ہے ابو قاسم کا اور فرماں سعد بن ابی قاسم سے ہے جیسی حرکتوں آگے سوا کسی سے یہ  
فرما، خدا کی دہی و حضرت علی کو تہہ ہوئی در حضور حضرت مرزود سے کہ یہ فرما ہے حال سے کہ سعد بن ابی قاسم شہید ہیں یہ تھا تھیں میں فوت ہوئے  
بھرا آب کی نقش مدینہ منورہ لاکھوں کی گئی مروان اب حکم نے جواز دیا، اس وقت وہی وہاں کا عالم تھا اب کی عمر ستر سال سے  
نزدیک بھی شترہ عشرہ میں سب سے پیچھے اب کی وفات ہوئی ۱۵۔ اس کا واقعہ یہ ہو تھا کہ سی صلیہ سند علیہ وسلم نے شہ  
بک، بھرن میں حضرت ویدہ بن عاتر کی سرکردگی میں ساتھ سمبار کو جو سمان کے مقابلہ میں بھی کھاد بہت ہی زیادہ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَدِّمَهُ الْمَدِينَةَ لَيْلَةً فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِي إِذَا سَمِعْنَا صَوْتَ سَلَامٍ فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالَ أَنَا سَعْدُ قَالَ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ وَقَعَنِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ فَدَعَا لَه رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْنًا مُمْتَقًا عَلَيْهِ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ

روایت ہے حضرت عائشہ سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ آتے وقت ایک رات بے خواب رہے۔ پھر فرمایا کاش کوئی نیک شخص ہماری حفاظت کرتا۔ یہاں تک ہم نے ہتھیاروں کی آواز سنی تو فرمایا یہ کون ہے عرض کیا میں سعد ہوں فرمایا ایک چیز تم کو یہاں لائی عرض کیا میرے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مصطفیٰ گذرا تو میں ان کی حفاظت کرنے آیا۔ ان کے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے دعا کی پھر سو گئے۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! یہ روایت ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر امت کا کوئی امین ہوتا ہے، اور اس امت کا امین

تھے اس لئے جنگ نہ ہوئی مگر حضرت سعد بن ابی وقاص نے اس کفار پر ایک نیر جلایا یہ مسلمانوں کی طرف سے پہلا تبرکات پر حملہ رہا۔  
۲۔ دوسری طرف سے دہلی کے قلعہ ہوا کہ نام رات حضور سفر کرتے ہیے آخرت رات میں نام مرنے کے لئے آئے۔

۳۔ چونکہ اس زمانہ میں بغیر حفاظت سوا خطر آب محال ہے۔ دعا کی صورت سے یہاں دو دعائیں ہیں۔ ایک یہ کہ میری حفاظت کے لئے کسی کو بھیج دے۔ دوسرے یہ کہ وہ معاملہ بدھ صانع ہو گا کہ رب وعدہ فرما چکا تھا کہ واللہ بعصمت من الناس کہ اصحابی خدایہم اختیار کرنا سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اصحاب کی حفاظت جو اصحاب کی حفاظت سے مراد ہے امتیہ صاحب کی حفاظت میں سب کو کہے۔ یہی معلوم ہوا کہ جو حد کی فرمایا وہاں توحید نہ ملا توکل۔

۴۔ مسلمان اللہ ہے حضور کی دعا کا اثر دھرم عارفہ فی اہل حضرت سعد کے دل میں بہ حیاتی آیا معلوم ہوا کہ حضرت سعد کا ایمان۔ آپ کا تقویٰ و تہذیب و عزت مند ہے۔

۵۔ ایسی دعا ہے کہ صرف ہوتی ہے حضور نور سے کہ جس پر دعا دی حضرت کا میسر آئے گا دعا کرنا اور دعا لینا کی میں بہت فرق ہے۔

أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجَزَّازِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ: وَعَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
عَائِشَةَ قَالَتْ قَسَيْتُ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَحْلِفًا لَوْ  
اسْتَحْلَفَهُ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ فَقِيلَ ثُمَّ مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عُمَرُ قِيلَ

ابو عبیدہ ابن جراح میں سے (مسلم بخاری) ۴ روایت ہے حضرت ابن ابی لیکہ سے ملے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے سنا یا ان سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو بیعت فرماتے تو کسے بتاتے فرمایا ابو بکر کو پھر کہا گیا پھر ابو بکر صدیق کے بعد کسے بتاتے فرمایا عمر کو کہا گیا

۱۔ یعنی ہر امت میں بعض لوگ ایسے گزرے ہیں کہ ان پر قوم پورا پورا بھروسہ کرتی تھی سب کو ان پر اعتماد تھا تقہ اور قوم میں بے حدیرہ تھے میری امت میں ان صفات کے اسی مطہر حضرت ابو عبیدہ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور مخلوق اور اپنے نفس کے حقوق پر سے ہر سے ان کرستے ہیں ان میں کسی قسم کی خیانت نہیں کرے جہاں رہے کہ یہ صفات تمام صحابہ میں محض مگر حضرت ابو عبیدہ میں علی و بعد اہل کمال تھیں اور حضرت ابو عبیدہ میں مانت و درسی کے سوا اور بہت صفات تھیں مگر یہ صفت نہایت نمایاں تھی جس لئے فرمایا کہ اس امت کے امین ابو عبیدہ ہیں لہذا اس سے یہ فریہ لازم ہے کہ مال صحابہ امین ہوتے نہ یہ کہ جناب ابو عبیدہ میں سوا انہی درسی کے اور کوئی صفت نہ تھی۔ حضرت ابو عبیدہ سے مسئلہ اخلاص میں حکم شام میں وفات پائی عمر شریف انھوں سال ہوئی عہد فادنی میں وفات ہوئی آپ مسلمانوں کے جرنیل اعظم تھے۔ آپ کی حتی لا مکالمہ کو سنتیں یہ ہوتی تھی کہ حدیث مسلمانوں کا خون کم سے کم ہے اور زیادہ سے زیادہ نفع پر جب حضرت عسمر سے حضرت خالد بن ولید کو معزول کر کے آپ کو سپہ سالار مقرر کیا اور آپ نے میں رد و ترک حضرت خالد کو اس کی جبری رہی سیاہی نہ تھاں سے کام کرتے رہے دوسروں سے ان کو بہتر ہوا کہ میں معزول ہو چکا رہی اسلئے عہد (وفات) جب بھران کے لوگوں نے حضور سے عرض کیا کہ آپ ہم سے باہر کوئی ایسا نہیں ہے جو حضور اور سے مسرہا کریں ایسا میں میںوں گا جیسا کہ چاہے سب صحابہ منتظر رہے کہ ہم جیسے عادیں مگر حضرت ابو عبیدہ کو بھی گیا (وفات) ملے آپ کا نام عبد اللہ ابن عبد اللہ بن ابی لیکہ ہے اور اولیٰ کہ کام نام نہ پیران عبد اللہ سے آپ بھی قرشی ہیں تاہی ہیں حضرت عبد اللہ ابن عبد اللہ کے زمانہ میں آپ قاضی رشتہ شہر ایک سو سترہ میں وفات پائی امت صحابہ سے عنایت کی۔

مَنْ بَعْدَ عُمَرَ قَالَتْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ ابْنِ مَرْبُوتٍ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى حِدَاءٍ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ  
وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِهْدَا فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ  
أَوْ شَهِيدٌ وَنَادَى بَعْضُهُمْ وَسَعْدُ بْنُ رِئِزٍ وَقَاصٍ وَكَوَيْدُ كُرٍّ

کہ جس کے بعد پھر کے ہمیں ابو عبیدہ ابن جراح کو ملے (اسلم) روایت ہے حضرت ابو ہریرہ  
سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ حسرا پر تھے اور ابو بکر و عمر اور عثمان و علی  
طلحہ و زبیر تھے کہ پتھر کی چٹان ہی تھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ مٹ جا نہیں ہیں تجھ پر گرگنی یا صدیق یا شہید تہ بعض محدثین نے یہ زیادہ  
کیا کہ سعد ابن ابی وقاص بھی تھے اور حضرت علی کا ذکر

اسے حضرت عائشہ صدیقہ کا پناہ دے کر اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مددگار ترتیب وار مقرر فرماتے تو پہلے حضرت ابو بکر  
کو مقرر کرتے پھر حضرت عمر کو پھر حضرت ابو عبیدہ بن جراح کو کیونکہ حضرت ابو عبیدہ میں خلافت کی تمام صلاحیتیں حالت  
داری سیاست و فی و عبرہ سب علی و ہر احوال موجود تھیں تنقید فی سادہ میں خلافت کے پہلے جہاد کے موقع پر حضرت  
ابو بکر صدیق نے کہا تھا کہ مجھے خلافت کا شوق نہیں تم میں علی۔ عمر ابو عبیدہ ابن جراح موجود ہیں ان میں سے کسی کو عیضہ نہ دو گویا  
نے کہا آپ سے بہتر کون ہو سکتا ہم آپ کے باوجود بہت کرتے ہیں فاشعہ المصاب جہاں رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علی طوری  
پر صدیق بزرگ کہا عیضہ نادیا تھا کہ مرضی و فاشعہ تربیب میں ہے عیضہ پر حضرت صدیق کو کفر اذ یا تھا کہ قول سے عیضہ ہیں مایا تھا یہاں قول عیضہ  
مانا مراد ہے کہ اگر حضور کسی کو اپنے قول سے عیضہ بناتے تو ان ماصوں کو ساتے عیضہ و تربیب یعنی جہاں کی حرکت و جہاں بھی اس عمر میں راج  
بمحرران حضرت کے قدم ہیں عیضہ در عرض ہیں سے بھی اور ہے معلوم ہیں کہ بھر بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکان کے صواب کو عیضہ پہنچاتے ہیں ان سے بہت کہتے ہیں  
میں دل میں ان حضرات سے الفت بہرہ و بھر سے زادہ نہ کہتے ہیں ہاں اومعنی زادہ ہے اور جہید سے مراد جسی شہید ہے  
کہونکہ یہ اپنا حضرات سب ہی شہید ہیں حضرت عمر عثمان علی کی شہادت و دریا میں سمندر سے حضرت طلحہ اور زبیر کی شہادت جنگ  
صل کے موقع پر ہوئی جنگ یہ دونوں حضرات جنگ سے عیضہ ہو چکے تھے حضرت زبیر تو وادی البیاح میں قتل کئے گئے۔ وہاں  
سے بھرہ لاکر دین کئے گئے حضرت طلحہ جنگ سے الگ ہو گئے بھر بھی قتل کئے گئے (مرقات)

عَلِيًّا رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۚ الْفَصْلُ الثَّانِي - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي  
الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي  
الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ  
وَسَعِيدُ بْنُ نُبَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ - رَوَاهُ

نہیں کیا مسلم، دوسری فصل عایت ہے حضرت عبدالرحمن ابن عوف سے ملے کہ نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر جنتی ہیں اللہ مسر جنتی ہیں اور عثمان جنتی ہیں اور علی  
جنتی ہیں ملے طلحہ جنتی ہیں اور زبیر جنتی ہیں اور حضرت عبدالرحمن ابن عوف  
جنتی ہیں اور سعد ابن ابی وقاص جنتی ہیں، اور سعید ابن زید جنتی ہیں اور ابو عبیدہ  
ابن جراح جنتی ہیں ملے

ملے حضرت سعد ابن ابی وقاص ترمذی شہید ہوئے ملے اپنے گھر میں آپ کی وفات ہوئی گھر و دیہت میں عمار ہاں سے دربار مورہ آپ  
کی نقشبانی گئی سب بقیع میں دفن کی گئی اگرچہ آپ کی وفات کسی ایسے مریض سے ہوئی جس میں موت تہا مدت ہوئی ہے اس لئے آپ کو شہید  
کہا گیا (شہد مرگاہ) ہیٹھ کی بیماری، طاعون کی بیماری سے مرنے والا تھا شہید ہوتا ہے ملے آپ کا نام سلام سے پہلے عبد اللہ تھا مسلمان  
ہوئے بعد پر حضور نے آپ کا نام عبدالرحمن رکھی آپ کی کیس اور مریضی، مرنے والی ہے حضرت ابو بکر صدیق نے آپ کو مسلمان کیا آپ صاحب  
ہجرت ہیں پہلے مکہ معظمہ سے حبشہ کی طرف ہجرت سے دربار مورہ کی طرف ہجرت کی نام حرقات میں حضور انور کے ساتھ تھے مرنے والے ہیں ملے  
مہرے حضور انور نے مردہ تو کہ کے مرنے پر آپ کے پیچھے مار بھر کی ایک رکعت پڑھی سوا، کچے کسی کے پیچھے حضور نے نماز میں پڑھی اور کے  
دن آپ کو اکھس رخ ملے یاؤں کے رگوں کی وجہ سے آپ کے ایک پاؤں میں سنگ ہو گئی تھی آپ نے اندھیل سے کل سال بعد پیدا ہونے لگے  
بتیس میں وفات پائی بتر سال عمر ہوئی۔ بقیع شریف میں دفن ہوئے حرقات، ملے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام مبارک میں ان  
چار حضرات کا ذکر اسی ترتیب سے ہوتا ہے۔ اور عمر رضی اللہ عنہما میں اسی ترتیب کی طرف اشارہ ہوتا ہے  
بعد اس حضرت ابو بکر صدیق ساری صفت سے متصل ہیں پھر حضرت عمر پھر حضرت عثمان پھر حضرت علی ترتیب حلالہ کی طرف سے  
سبھی اشارہ ہوتا ہے حضور کے برہنہ میں صلیا کھس ہوئی ہیں (ان حرقات) ملے یہ وہ حدیث ہے جس کی بسا پر  
س مبارک جماعت کو مشرہ مشرہ کہا جاتا ہے۔ یہی ایک حدیث ہے جس میں ان دس کو نام سام حضرت کی اشارت دی

الْقُرْمِذِيُّ وَدَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللَّهِ عُمَرُ وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَقْرَاهُمْ ابْنُ كَعْبٍ وَأَعْلَمُهُم بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ

(ترمذی) اور ابن ماجہ نے حضرت سعید بن زید سے روایت کی ہے روایت ہے حضرت انس سے وہ نبی سے اللہ علیہ وسلم سے راوی ہے کہ فرمایا کہ میری امت میں میری امت پر بہت رحیم و کریم ابو بکر ہیں اور ان کی راہ میں سب سے زیادہ سخت عمر ہیں اور ان سب میں مجھے جملہ والے خیر ہیں اور زیادہ علم فرائض ان میں زید بن ثابت تھے سب میں بڑے تبارک ابی ابن کعب ہیں مکہ حرام و حلال کو بہت جانتے والے معاذ بن جبل

دی گئی۔ درجہ حضور کا ہر حال شرفا مستحب ہے رب فرماتا ہے دیکھا وحدا اللہ الحسنیٰ ن، ان کی یہ مرتبہ خود حضور نے اپنے ہی دی ہے راوی نے نہیں دی اسی زید بن ابی ان کے درجات ہیں واضح۔ اے آپ سعید بن زید ابن عمرو بن بعل ہیں آپ کا لقب حور ہے سوار بدر کے نام عمرو بن عبدالمطلب کے ساتھ رہے آپ بدر میں حضرت طلحہ کے ساتھ ہاموسی کے لئے اوسنیوں کے قائد کی تلاش میں بھیجے گئے تھے حضور نے آپ کو مدد کی نصیحت سے حضرت داود علیہ السلام کی نصیحت مکر کی کہ آپ کی نصیحت سے حضرت داود علیہ السلام سے پہلے وہی کی تاقی میں حضرت داود علیہ السلام کے ساتھ بیت سحر کیے حضرت صدقہ قرعہ میاں ہو گئے مگر آپ رہے آپ دین ابراہیمی پر رہے مگر ان سے جدا کرتے تھے کہ اے قرینو میرے سوا تم میں سے کوئی دین ابراہیمی پر نہیں جب سنتے کہ وہاں جگہ رہا بھی دین کی جائے وہاں ہی ہے وہ بھی آپ اس کے ماہاپ سے لے آئے اس کی پرندگی کہتے جو ان پر جانے پر اس کے ماہاپ سے پرچنے تھے اگر تم کو جانے تو لے کر وہاں کی بیاد ستادی سب میں اپنے خزانے سے کر دینا ہماری شریف برتات قرآن شریف نے تین شخصوں کے متعلق فرمایا کہ یہ لوگ راہ جاہلیت میں ہی شرک و کفر سے بچے۔ زید ابن عمرو ابن یقیل۔ ابو ذر سدان داری۔ ان کے بار سے میں یہ آیت ہے وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتِ الَّتِي يَعْبُدُونَ هَانُوا (مرقات)

اے حضرت زید ابن ثابت گیارہ برس کی عمر میں ایمان لائے آپ علم و رزق (میراث) کے امام ہیں آپ اس جماعت کے سر تھے جس نے خلافت صدیقی و عثمانی میں قرآن جمع کیا امت مخلوق سے آپ سے روایات میں پچیس سال عمر پائی مشکہ پنتا بیس میں مدینہ منورہ میں وفات پائی (مرقات) اے ابی ابن کعب انصاری خورجی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے راہ میں چھ شخصوں نے قرآن مجید جملہ کیا ان میں ایک آپ ہیں آپ کی کیفیت ابو المردر ہے حضور نے آپ کو مسیحا الانصار کا لقب دیا

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَآمِينَ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَوَاهُ  
أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى عَنْ مَعْبُورٍ  
عَنْ قَتَادَةَ مُرْسَلًا وَفِيهِ وَأَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ  
كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ إِذْ رَعَا

یہاں سے ہر امت میں ایک امین ہوتا ہے اس امت کے امین ابو عبیدہ ابن جراح ہیں اللہ (مستزاد) نے  
یہ نسخہ دیا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور معمر نے قتادہ سے مرسل روایت کی  
اس میں یہ ہے کہ سب سے بڑھ کر فیصلہ فرمائی ہیں اللہ روایت ہے حضرت سے فرماتے  
یہاں کہ احمد کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زور ہیں تین اللہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ہیں، اللہ، میں میں اور نور اس وقت آپ کی رحمت

لے یعنی معاد میں جس بڑے فقیر میں آپ کی نسبت اور مسرت سے امداد ضروری رہتی ہے آپ ان ستر اصحابوں میں سے ہیں  
جنہوں نے حضور کے ہاتھ پر بیعت عقبہ کی مگر اللہ عام حراب میں شامی ہوئے حضور سے آپ کو میں کا ماضی بنایا۔ پھر حضرت  
معمر نے جناب ابو عبیدہ کے بعد آپ کو شام کا حاکم مقرر کیا اس میں عواموں میں آپ کی وفات ہوئی یعنی شامی اٹھا  
میں کل، اگر میں سال عمر ہوئی (وفات) اللہ ابو عبیدہ کی عزت سے بڑا کارنامہ تھا جو کہ ہے جب حضرت عمر شام سے واپس  
ہوئے تو لشکر وں کے آجسراں آپ سے تھے آپ پر بیعت میرے بھائی ابو عبیدہ کہیں میں خود ہی میری ابو عبیدہ بھی آگئے حضرت عمر آپ سے  
لگے تھے اور فرمایا کہ میں تمہارے گھر میں رہوں گا اور تمہارا ایک گھر میرا ہے جس میں میں صرف خوار۔ وہاں ماور نہیں ہے حضرت عمر  
سے فرمایا کہ کل سالانہ عادی ہی ہے عمر میں کچھ میری عمر تک یہ ہی ہوگی دیکھا کرو، کچھ روٹی کھاؤ تو آپ اپنے پیٹ سے کچھ روٹے نکال کر  
میں لگے حضرت عمر بیعت میں تھے اور فرماتے ابو عبیدہ تم کو کیا ہے میں بھلا۔ تھے۔ تھے سلام کے عرب میں ہم سب ساتویں ماد میں حضور سے مل جاتے ہیں  
آپ ملاقات ماروٹی میں طاعون، مونس میں وہ آپ پر رعداد ان میں سے بڑھ جاتی تھے یعنی معونات کا بعد کر کے کے مع میں حضرت علی  
سب سے بڑے واصل ہیں، میں نے حضرت عمر آپ کی رائے سے معرووں بعد کرتے تھے آپ کو حضور سے میں کا گور  
منہ یا میں آپ کے پیٹ سے عجب عجب مشہور میں حال۔ تے کہ اس حدیث میں ہر نگہ اسم لفظی ارشاد ہوا  
ہے جس میں بتا گیا کہ تمام معونات دیگر معنی میں ہی موجود ہیں مگر اللہ صحت میں لعل صحت کا ل ترے اس مسرور  
عالی میں حضرت علی کے عجب سے معافی میں کیونکہ صحیح پیٹے وہ۔ ان کے گامی کا علم کال مرا سے نے جس پر پورا اعتماد  
ہے طبیعت میں، جہادی نگہ ہر تمام معونات حضرت علی میں تھے تھے روٹے کی نہیں سے جو جنگ میں ہیں حال تھی۔ یہ



فَقَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَعَدَ طَلْعَةً تَحْتَهُ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ فَسَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْحِبُّ طَلْعَةَ رِوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى طَلْعَةٍ بَيْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ لِي رَجُلٌ يَمْسُقِي عَلَى وَجْهِهِ الْأَرْضَ وَقَدْ قُضِيَ نَحْبُهُ فَلْيَنْظُرْ لِي هَذَا فِي رِوَايَةٍ

آپ ایک چٹان پر چڑھنے لگے مگر وہ چڑھ سکے تو حضرت طہر آپ کے نیچے بیٹھ گئے حتیٰ کہ حضور چٹان پر چڑھ گئے مگر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے فرماتے سنا کہ طہر نے جنت واجب کر لی تھ (ترمذی) یہ روایت ہے حضرت جابر سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طہر بن عبید اللہ کی طرف دیکھا فرمایا جو اس شخص کو دیکھنا چاہے جو نہ زمین پر چل رہا ہے اور اس نے اپنا محدود چہان پورا کر دیا تو انہیں دیکھئے تھے اور ایک روایت

میں در لی ہوئی تھی۔ دور در بہت بڑا مقرر ہی بن سکتا تھا کہ اسے دروں کو بہن کر چٹا دڑا سمجھ لیا کہ یہ وہ وقت تھا جب پہلوؤں کے قدم کھڑے گئے تھے آپ کی ٹکڑے ٹکڑے ہو کر جنگ کا حال اور مسلوں میں سے دڑے دڑے اور کھڑے رہنے و دوڑنے دیکھنا چاہتے تھے اسی جنگ میں عبید اللہ و حامی سے آپ کے واسطے میرا ہوا اس سے آپ کا واسطہ تھیدا ہوا اور نیچا سوٹے رہی ہو گیا۔ جو اللہ ان مشابہ سے آپ کا جہرہ رہی کر دیا اب جہرہ سے حضور کی بیٹی رہی کر دی اسی مردہ کے واسطے آپ کے سر میں گڑھ گئے مگر ایک جہرہ گڑھا کہو داہرا تھا جس میں حضور گر گئے ابو عبیدہ مدنی سے حضور کے جہرہ کا خون توں حضور نے فرمایا کہ جو برا خون اپنے خون سے خار سے وہ حتیٰ ہے درخت، تھے یہ حضرت طہر کی امانی بہت دقت سے کہ ہم سب سے دور ہوں کے اپنے بہت پر لڑا، باہر طائف سے علیٰ رضائی حضور انور درویش کا کونہ لکھا اسی چٹان پر جہرہ سے لکھا کہ میری لکڑی تھیں تھیں اور حضور اور چٹان پر چڑھ گئے آپ کی جھٹ پیر قدم رکھ کر تھے یہ صورت پسندگی فرمایا طہر کے لئے مسدود جب ہوئی اسی صورت کی وجہ سے معلوم ہوا کہ لکھوں مازہ دور سے مجھ سے مجھ جہاد سے حضور کی صورت اصل ہے اسی جہاد میں حضرت طہر نے اپنے ہم کو حضور کی افعال سا کر لیا کہ ہم حاکم ہے یہ حتیٰ ہر یوں و کون ہوا ہے ہم کہ چلنے کے بعد حضور اور کے نیچے طہر بن کر بیٹھے تھے تھے جب مٹی درجی آ، تھ و مٹی جس میں مٹی کی درجہ دست ہم پتہ جس کر چلے ہیں کہ حضرت طہر حردہ جہرہ میں نہر تک رہ ہوئے تھے حضور نے انہیں طہر کے بھیسے ہوئے تھے ہوسماں کے قاعدہ کی تعلیمات کے لئے جب داس ہوئے تو انہیں کیا اور فرمایا کہ اب اگر کوئی حردہ ہو، تو میں اس کا بد کر کے دیکھ دوں گا جنگ احد میں وہ کارنامے کر کے دکھانے کہ سسماں اشر

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى شَهِيدٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى  
 طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۖ وَعَنْ عَيْنٍ ۖ قَالَ  
 سَمِعْتُ أُذُنِي مِنْ نَبِيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طَلْحَةُ  
 وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ  
 غَرِيبٌ ۖ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ يَغْنَى يَوْمَ أَحَدٍ اللَّهُمَّ اشْدُدْ رَمِيَّتَهُ

میں یوں ہے کہ جو اس شہید کو دیکھنا چاہے جو روئے زمین پر چل رہا ہے وہ طلحہ بن عبید اللہ کو  
 دیکھے (ترمذی) روایت ہے حضرت علی سے فرماتے ہیں کہ میرے کانوں نے رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ طلحہ اور زبیر میرے جنت کے پڑوسی ہیں  
 (ترمذی) اللہ فرمایا یہ حدیث غریب ہے ۖ روایت ہے حضرت سعد بن ابی وقاص  
 سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن یعنی احد کے دن فرمایا کہ اٹھ اس کی  
 تیر اندازی کو مضبوط کر

قریباً اتنی زخم کھائے حضور کی محفلت کرتے ہوئے حتیٰ کہ ایک ایک ہاتھ شک ہو گیا پھر حضور کے قدموں کے نیچے بیٹھے کہ حضور ان کی  
 پشت پر قدم رکھ کر پتھر کی چٹان پر چڑھے اس پر یہ احادیث صحیحہ اس فرمان میں اس آیت کریمہ کی طرف اشارہ ہے کہ میں اللہ صلی  
 مجال صد قواما ما عاهدنا الله من قصي الحمد لله اس فرما مانی کے یہ مطلب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ حضرت طلحہ جنگ احد میں  
 در حقیقت شہید ہو چکے ہیں اہل ان کی زندگی صرف ظاہری ہے جو اسے کاروائے جنگ میں وہ جسد ہی ہے دوسرے کہ آئندہ جہنم کی جنگ  
 جہنم میں شہید ہوں گے یہ عناد اللہ شہید ہیں ان کا نام شہداء کی فہرست میں ہے تیسرے یہ کہ ان کا جسم تو اس عالم شہادت میں ہے مگر ان کا  
 عالم غیب میں پہنچ چکا ہے دعائی جانی شہداء و رفات، سب یہ حقیقت ختم اللہ سبحانہ ان کو دیرم سے وارث کی پانچویں ہے کہ طلحہ کے بیٹے  
 سر کی ان طلحہ بن معاویہ کے پاس پہنچے و جناب امیر معاویہ نے ان سے دریافت کیا کہ تم کو شہید نہ دوں یا تم سے کسی کو فرشتے تاکہ طلحہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے  
 بخیر مرگت ہوئی فرمادی رفات، سب یعنی دونوں صورت جنت میں تھوڑے ہی قریب ہو گئے پڑوسی قریب ہی ہوتا ہے قریب ہی رہتا ہے  
 اس فرمان عالی میں ان دونوں حضرات کے موصی ہونے ان عائدہ بالآخر قبر کے امتحان میں کامیابی عشر میں نجات۔ بصرہ سے تخریت  
 گنہگار جنت میں داخلہ وہاں کا مقام سب ہی بتا دیا گیا۔

وَاجِبُ دَعْوَتِهِ مَرَّاهُ فِي شَرْحِ الشُّنَّةِ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ إِذَا دَعَاكَ رِوَاةُ التِّرْمِذِيِّ  
 وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاهُ وَأُمَّهُ  
 إِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ أَمْرٌ فَذَلِكَ إِنِّي وَأُفِيَّ وَقَالَ لَهُ لَمْ يَر  
 آيَتَهَا الْغُلَامُ الْحَزْوُورُ رِوَاةُ التِّرْمِذِيِّ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلَ  
 سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا خَالِي فَلْيُرِنِي مِثْرَهُ

اور اس کی دعا قبول فرمائی (شرح سنن) ۱۰ روایت ہے کہ انیس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا اے سعد جب میں تجھ سے دعا کریں تو قبول فرمایا کہ سنن (ترمذی) ۱۰ روایت ہے حضرت  
 علی سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کے سوا کسی کے لیے اپنے باپ  
 ماں میں نہیں فرمائے تھے کہ ان سے سعد کے دن فرمایا تیر چلاؤ تم پر میرے ماں باپ خدا ہوں تھے اور ان سے  
 فرمایا اسے بہادر لڑکے تیر چلاؤ (ترمذی) ۱۰ روایت ہے حضرت جابر سے فرماتے ہیں کہ جناب  
 سعد حاضر ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ میرے ماموں کوئی شخص مجھے

سنن اس فرمان عالی کے بھی دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ احباب دعوتہ تعمیر ہے سہد و بر حیتہ کی یاد دہانی یہ بھی کہ رسول اس کی دعا  
 کو تیر بہدہد سادہ سے کہ جو اس کے مرے سے نکلے تو پور کر دے۔ دوسرے یہ کہ یہ دو دعائیں ہیں ایک یہ کہ ان کے تیر لڑائی  
 میں برکت دے کہ اسی سے بہت کافر ملاک ہوں اور ان کا شمار در صحت سے دوسری دعا یہ کہ الہی ایس مقبول اللہ ما مستجاب  
 دعوات بنا سنن سعد سے ۱۰ حضرت سعد بن ابی وقاص میں صیحا کہ دوسری روایت میں سرائفہ ذکر ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقبول اللہ ما  
 تھے صورت کی اس دعا کی ترک سے سنن معنی احمد کے دل کس کے لئے یہاں آپ تیر کہنے کا حضرت علی کو در سرائفہ علم میں یہ ہوا بعد ایہ حدیث  
 اس حدیث کے خلاف نہیں کہ حضور نے جناب طلحہ سے یہی فرمایا تھا اور انی وای سنن اس کا مطلب کچھ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ اس قسم  
 کے فرمان بہائی عرب انفرائی کے لئے ہوتے ہیں یہ بھی تھا کہ میرے ماں باپ خدا تھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیر چلاؤ تجربہ کار آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
 تو سنو سال کے تھے سزہ احمد کے وقت آپ جون تھے حوال آدمی کو بزرگ بیٹا یا بچہ کہہ دیتے ہیں ایک روایت میں ہے کہ ایک  
 مشترک سے بہت مسکروں کو تیری یا نہیں کیا تھا میں نے اسے تاک کہ تیر لڑائی میں کی میت کی پر شکا جس سے وہ گر گیا اور اس کا تہجد اٹھ گیا  
 وہ مسکا رہا جھوٹا اور یہی بڑے اور مجھے دعا میں دیں۔ (مرقات) ۱۰

خَالَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ كَانَ سَعْدٌ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَتْ  
أُمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ فَلِذَا لَكَ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا اخِي وَفِي الْمَصَابِيحِ فَلْيُكْرِمْ بِدَالٍ  
فَلْيُرِنِي ۚ الْفَصْلُ الثَّالِثُ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ  
سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ إِنِّي لَأَقْلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَفِي لِسَنِّهِ وَحَسَنُ  
سَبِيلِ اللَّهِ وَرَأَيْتُنَا نَغْرُومُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا

اپنا یہ سامان دکھائے بلکہ درختی اور کہا کہ سعد بن زہرہ سے تھے اور بنی سعد علیہ السلام کی  
دادہ بنی زہرہ سے تھیں یہ اسی لیے بنی سعد علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ میرے اموں  
ہیں اور مصابیح میں بجائے ظہیر بن کے یحییٰ بن ہے بلکہ تیسری فصل مذکور ہے حضرت  
قیس بن ابی حازم سے فرماتے ہیں کہ میں نے سعد بن ابی وقاص کو فرماتے سنا کہ میں  
پہلا عربی مرد ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا بلکہ اللہ میں نے اپنے کو دیکھا کہ  
ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرتے

سکھ کسی یہ شہداء اموں کسی کہ ہیں بلکہ جیسا اموں امیر سے مجھے دیا ہے یہ حضرت سعد کی انتہائی عظمت ہے

اولئک ابائی قیس بنی بستانہ

اسا جمعیت یا جہیر المجاہد

سکھ زہرہ زہرہ بنی کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب کی صاحب آسم صورت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئی  
ہیں کلاب بن اور زہرہ کی اولاد میں حضرت سعد بھی ہیں اس طرح حضرت سعد صاحب آسم کے خاندان سے جوئے اور  
اب کا سار خاندان حورہ دادہ کی طرف سے جو یہ نامانی طرف سے ہے ناماموں جوئے ہیں۔ خیال رہے کہ حضرت  
آسم رضی اللہ عنہ کی دادہ صیبا کے معطلہ میں ہے اور شمال مدب طبرہ میں اس سمت سے انصار مدینہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
کے نان ماموں ہیں۔ اور ادھر حضرت سعد بن ابی وقاص بھی۔

سکھ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے دیکھ لیا کہ میں اپنے ماموں سعد کا کتب ادب و احرام کرتا ہوں تم لوگ بھی اپنے ناماموں  
کا اسی طرح احترام و ادب کیا کرو۔ میرے عمل سے تم سے ملے ہوئے ہیں اس کی شہرت بھی کچھ پہلے کی جاچک ہے کہ آپ سے  
کسی سونہرے تیر چلایا حتیٰ اول تیر چلایا بھی اللہ تعالیٰ کی شہرت سے نہت ہے

لِنَاطِعًا مِّنَ الْاُحْبَلَةِ وَوَرَقُ التَّمْرِ وَاِنْ كَانَ اَحَدُنَا لِيَضَعُ كَمَا  
تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهٗ يَخْطُ ثُمَّ اَصْبَحْتَ بَنُو اسَدٍ تُعْزِرُنِي عَلٰى الْاِسْلَامِ  
لَقَدْ خَبْتُ اِذَا اَوْضَلَ عَمَلِي وَكَانُوا اَوْشَوَابِهٖ اِلٰى عَمْرٍو قَالُوْا لَا يَحْسُنُ  
يُصَلِّي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۚ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ رَاَيْتُنِيْ وَاَنَا ثَالِثُ الْاِسْلَامِ

تھے ہمارے پاس سرائیکہ کے بیج آئے کہ ایک بھوک کے اور کوئی کھانا نہ تھا اللہ ہم میں سے ہر ایک ایسا پانچواں کرتا تھا  
جیسا کہ بھوک کرتی ہے جس میں کوئی تری نہیں ہوتی نہ پھر غور سے دیکھے سلام کھانا چاہتے تھے تب تو میں خسارہ والا ہو  
ہاؤنگا اللہ میرے عمل پر باد ہو جائیگا تھے لوگوں نے حضرت عمر کے پاس ان کی شکایت کی تھی کہ تم اگر یہ اچھی  
طرح نماز نہیں پڑھتے تو کلمہ بھائی، ولایت سبے حضرت سعد سے فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے کو اسلام

سے بعد اس کے پیش جب کے سکوں سے لکھ رہی ہوں کے بت یہ معلوم وہ عمر اب یہ کیسے کہے ہوں گے یہ بت ان حضرات کی زبانوں پر  
شأن اسلام کی قدر میں سے بوجہ ہم نے کیا اور اسلام یا ہم کیا کر سکتے ہیں۔ سبھی بھی ہم کہ پانچواں بھوک کی جنگلی کی حرارت داخل  
شک ہوتا تھا میں میں کوئی تری نہیں اگر کوئی رہنبر کہیں تو تری ہو۔ جب پتے اور بھوک کے کچھ کھائے جائیں گے تو پانچواں بھی ایسا ہی  
ہوگا۔

سبھی یہاں اسلام سے مرد عام سے کیونکہ عام مردم کا سب سے کہیں سے قرآن مجید میں مانگو کہا گیا ہے مَا كَانَ لِلّٰهِ يَصْبِرُ  
ایسا سکھو اور یہی سراجی تھے اور یہی تعلیم، درحقیقی تعلیم بھی و تضرع و تضرع یہاں بھی تعلیم ہے (اشعر)  
سبھی اگر ان نام صدام اور حضرت رسول اتر چلے تو شاید کہیں کے، اور تو مجھے مانگو بھی نہیں آئی میں ان لوگوں کے سکھانے کا عاصم  
سب تو یہی بہت ہی عارف عام ہوا۔ تو مجھے مانگو کہیں کے کہ کہیں نہ کریں کہ مجھ سے مانگو اور دوسرے احکام اسلام سکھیں میں بہت بات  
میں چلے میں تضرع و سلم۔ یہاں ہی صدام سے مرد ہر ایک مومن ان تو ہر ایک اسد کی اولاد سے اس سے معلوم ہوا کہ مرد و عورت کے وقت  
پیسے ملے کمالات و حسنات میں کرنا فرمے یہ بھی سب کا شکر ہے محمد میں۔

سبھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حضرت سعد بن ابی وقاص کو کہہ کر کہہ کر فرمایا تھا وہاں قبیلہ بنی اسد آباد تھا ان لوگوں نے پہلی  
شکایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں کی اسی شکایت میں مانگو کہا کہ یہ مانگو پڑھتے ہیں اور ہم کو مانگو پڑھتے ہیں جس سے  
ہماری ماراں برآمد ہوتی ہیں حضرت عمر سے آپ کو طلب فرمایا اور ان کی شکایت پیش کی تو آپ نے جواب میں یہ فرمایا کہ میں اولین مومنین میں سے  
ہوں میں سے صدام یا دین حضور کے پیچھے پڑھی ہیں میری مانگو کیسے ہو سکتی ہے۔

وَمَا أَسْأَلُ أَحَدًا إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ  
 أَيَّامٍ قَدَانِي لَثَلُثُ الْإِسْلَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِنِسَائِهِ إِنْ أَمَرَكُنَّ مِمَّا يَكْفِيهِنِي  
 مِنْ بَعْدِي وَلَكِنْ يَصْبِرْ عَلَيْكُنَّ إِلَّا الصَّابِرُونَ الصَّادِقُونَ قَالَتْ

کات فی دیکھا ملے اللہ کوئی آدمی نہیں ہوا کہ اس دن جب میں اسلام لایا اللہ کی سات روز تک میں طرح رہا کہ میں  
 اسلام کا تمہاری حیرت تھا اللہ (بخاری) ، روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم اپنی بیویوں سے فرماتے تھے کہ میرے بعد تمہارے حالات کی جیسے بڑی فکر  
 ہے اللہ تم پر صبر نہ کریں گے مگر صبر اللہ صدق والے اللہ جناب

اللہ ایسی بات اور آزاد مردوں میں دو صاحب مجھ سے چٹے ایمان لائے تھے تیسرا میں اسلام لایا اللہ۔ حدیث اس حدیث کے  
 خلاف ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص ساؤلی موسیٰ بنی وہاں کل بعد و مراد سے ہوا آزاد مرد دل کی حضرت حدیث کہ ابو بکر صدیق  
 علی مرتضیٰ حضرت بلال اس سے پہلے ایمان لائے تھے مگر صاحب حدیث کی نہیں اور علی پہلے بلال غلام تھے راشدہ مرقاۃ  
 اللہ اس کا مطلب بھی وہی ہے حوالگی عرض کیا گیا کہ میرے امال لائے کے بعد عبادتوں تک کوئی ایمان نہیں ملا میں آزاد مانع مؤلف  
 میں تیسرا حضرت موسیٰ کاہن سات دن تک اللہ امدان حضرت حضور اور فی دعائے کے بعد کہیں تک کساح ہیں کہ سکتیں اور حضور اور کی  
 میراث بائیس رہے کیلئے گھر اس سے کسی بھی حضور اور کی بچاں آجاتا خداوند مبارک پر اس کا ترطاب ہوتا تھا اس تمام اراجح طہر  
 میں عبادت اللہ صدقہ کا حال ہدایت قابل نہ تھا کہ کہ آپ مکات کے وقت سات سات خاص حضور کی عمر شریف ۴۵ سال حضور کی دعائے شریف کے  
 وقت آپ کی عمر شریف قریب ۱۰۰ سال تھی اور کل عمر شریف تیرہ سال مرنے میں جونی میں حضور کا سایہ انشا پر ماری عمر شریف ایسی بے شرم تھی  
 میں گواہی اس سے حضور اور علی مرتضیٰ و سلم سے حرا، ہوا کہ میرے ہاتھ پر اتنا کیا کہ اپنی جیٹی میرے کساح میں دے دی جائے  
 برنہ و دار معنی محمد مختار نے عرض کیا ہے

جیٹی ہی کے کساح میں سے دی

یونہی راہ خدا میں دے دی

رہی اتر نفسا نے حسہ

حاق کی لگائی بازی اکثر

لکھ اسی میرے بعد تمہاری خدمت وہی کرتے رہیں گے جس میں مراد صدق دن کوٹ کوٹ کہ بھری ہو کہ ہرے

بعد میری خاطر تمہاری خدمت عمر بھر کرتے ہیں۔

عَائِشَةُ يَعْنِي الْمُتَصَدِّقِينَ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ لِأَبْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
سَقَى اللَّهُ أَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ قَدْ تَصَدَّقَ عَلَى  
أَقْبَابِ الْمُؤْمِنِينَ بِمِثْلِ يَقَعِ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا دَوَاهُ التَّرْمِذِيُّ وَوَعَنْ  
أَبْنِ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَازُوا أَجِبَ

عائشہ سے فرمایا یعنی صدقہ والے ہر حضرت عائشہ نے جناب ابوسلمہ ابن عبدالرحمن سے فرمایا سلام کہ  
اللہ تمہارے والد کو جنت کے سلسیل سے پلانے اور ابن عوف نے اصحاب المؤمنین پر ایک باغ  
صدقہ کیا تھا کہ جو چالیس ہزار میں فروخت ہوا تھا (ترمذی) + روایت ہے حضرت ام سلمہ  
سے فرمائی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیویوں سے فرماتے سنا

اسے ابوسلمہ کی گنت ہی نام ہے آپ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بیٹے میں خود تاملی ہیں حدیث مسند کے مشہور روایات فقہاء میں  
میں سے ہیں آپ نے بڑے بڑے صحابہ سے روایت فرمائی ہیں آپ سے بڑے بڑے محدثین نے روایات لیں ہیں کثرت فیہ  
میں وراثت پائی بہتر سال عمر ہوئی (مرقات)

مسئلہ یہاں صدقہ سے مراد حیرت ہیں سے کوئی مینا ہی، مگر اس سے مراد دراد و دیہ ہے جو لائق بیٹا ہی ان  
کی خدمت میں کرتا ہے صدقہ بہت میں آتا ہے یوسف علیہ السلام کے کچھ نبیوں سے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا تھا کہ ہم  
کھوٹی برک لائے میں فتصدق علیہا ان اللہ بحری المصدقین وہاں صدقہ بھی ملتا رہے۔

مسئلہ حضرت عبدالرحمن بن عوف کی سماعت غلط ہو۔ مسئلہ حضور کی حیات شریف میں آپ سے ایک ار پار مراد دینار  
حیرات کہے۔ مسئلہ ایک ار چالیس برابر دینار مراد عدا میں دئے مسئلہ ایک ار پانچ سو گھوڑے مجاہدوں کو دئے۔ مسئلہ  
ایک ار ڈیڑھ مراد مراد عدا میں دئے مسئلہ وفات کے وقت سچا اس برابر دینار حیرت کرے کی وصیت کی۔ مسئلہ ایک  
ار آپ بیمار ہوئے تو آپ نہالی ماں حیرات کرنے کی وصیت کی مگر عدا میں آرام جو کیا تو وہ مال خود کی حیرات کر دیا مسئلہ ایک ار صحابہ سے کہا کہ جو  
اہل عدا سے ہوا اسے فی کسی پار سو دینار میں دینا مسئلہ ایک ار ایک دن میں ڈیڑھ لاکھ دینار حیرات کئے۔ مسئلہ کو حساب نکالنا  
بھروسے کو میر حارماں ماحول و انصار پر صدقہ ہے مگر فرمایا میری قصص ظالم کو اور میرا عمار ظالم کو جبریل امین حاضر ہوئے۔  
عرض کیا ہارسون شتر عبدالرحمن کے صدقات قبول نہیں ہے حساب مٹی جو سنے کی خبر دیدہ سچے مگر آچھے تفسیر ہر ملامت مراد کئے۔  
یہ واقعہ کہ مروجہ مطہرات کی خدمت میں یہ باغ پیش کیا جس کا یہاں ذکر ہے (مرقات)



کہ جو شخص تم سب پر میرے بعد تم پر نچاند کرے وہ سچا اور نیک جو کلامہ الہی عبدالرحمن ابن عوف کو جنت کے سحابوں سے پلائے گا (احمد) : تلاوت ہے حضرت حذیفہ سے فرماتے ہیں کہ نبران دلائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے عرض کیا یا رسول اللہ چاہے پاس ایک امین آدمی بھیجیں تھے تو فرمایا کہ میں تمہارے پاس ایسا امین بھیجوں گا جو

۱۵۔ بخشنہا ہے شکر سے یعنی لب بھر کر کسی پر بخیر یا معنی تار کر یا کھا کر یا بھی جو میرے بعد تم پر دل کھول کر خرچ کرے۔ وہ  
مست می نیک و صالح بزرگوار ہی میں استراۃ قریب کیا ہے۔ کہ: فبما تومنون انما سے ہم بریزات کرے تباہی طرف سے حج  
بدن کر کے ہمارے نام پر صبر ہیں یا عاقبت میں مائے وہ بہت میں ایک و صالح ہے اسی فرمان عالی میں تاقیامت مسلمانوں  
کو ملے لیا گیا ہے۔ ستر سبیل بہت کے مک شکر کا نام سے جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے عینا یہی نصیحتی مسیحیلا الہی عرب  
کہتے ہیں صراط مستقیم۔ سبیل مستقیم جس سے کثرت سے سے و ران۔ و ران و حضرت ام سلمہ کی ہے: خود حضور صلی علیہ وسلم  
درسم کی کہ چونکہ عبد اللہ جس اس خوف سے میری اردو آئے تھے کہ وہ سے نہیں بھلائے تو میں بہت کا شکر سبیل عطا  
فرمایا معلوم ہوا کہ حضور کی دعا پانے کا درجہ اور درج مطہرات کی خدمت کرنا سے موعودا فرماتے ہیں کہ حضور اور صلی علیہ وسلم تمام جناب  
فائزہ صلی علیہ وسلم کے گھر رہے ہیں جو بھی قواب نعم و جود کا بدیر حضور سے ترمیم دے گا کہ جو اس میں ہم مومنین عانتہ صلی علیہ وسلم کا  
شریف سرور لیا جائے ان کے فوسط سے بارگاہ رسالت میں بہت کی حالت فوسط کے ہاں جنوں مومنانہ حقیر حقیر ہمدیار کی  
بہت ہے کہ گراں کی در رب سے حج عیب کی و شتا۔ مترحب ام المومنین فائزہ صلی علیہ وسلم رضی اللہ عنہا کی طرف سے حج بول  
کردن کا درعہ خطاب ہو کر صلی علیہ وسلم کی طرف سے کی گئی ہیں وہ دونوں سرکاروں کے بڑے اہتمامات ہیں بھگے انہوں  
نے ہی اپنے قدموں سے لگا کر بارگاہ کیا ہے رضی اللہ عنہما مترحب کا مد کر ہے۔

سکھ بھرت میں مسیوں کا سامنے میں کا ایک شہر تو سلسلہ دی جڑ میں میٹ + یہ ٹکڑے خیران ابن زید بن سبا کے نام پر  
نہاد ہوا دوسرا بھرتان جو خلافت کھول میں واقع ہے دمشق کے حرب تیسرے عراق کا مہر جو کونہ سکے پاسی ہے  
یہاں پہلا مہر مزار ہے وہاں کے لوگ بھی رنگہاد اقدس میں حاضر ہوتے ہیں درمقات سکھ امین کے معانی پہلے

۱۵۔ حق دین کا مطلب ہے کہ بہت ہی اعلیٰ درجہ کا جس سے جیسے کہ جتنا ہے کہ یہ جیسا کہ ہم جیسے کہ حق ہے وہی عالم ہے مادہ سے  
مماہرہ امت واسطہ ہیں مگر حضرت محدثہ اور خیرات و ر۔ ۱۶۔ تصور لکھنے سے یہ سون چوب کیا گیا جبکہ حضرات صحابہ کو یہ یقین ہو گیا کہ  
حضرت ائمہ کی کوئی غیبت نہیں بنائی گئی ۱۷۔ اسی سے معلوم ہو کہ علم انبیاء میں یہ صفات ہونا ضروری ہیں لافیت و بدو و عوق و عرب و عفت  
حضور فرماتے ہیں کہ علامہ و درجہ علامہ ہے۔ ۱۸۔ اسی طرح شریک علامہ کے لائق ہیں کو ان میں قوت امت و بافت و پیاست اور حق پر  
مستوی سے قائم رہ کر کسی کی پرواہ نہ کرنا ساری حد تک موجود ہیں دین سے دلچسپی نہ کرنا ہر گز نہیں چاہتے اور خلافت میں اسلام اور مسلمان کی کسی  
حدوث کی ۱۹۔ یعنی ہم سب تک حضرت علیؑ کو جلیلہ نہیں مانتے لیکن امت پر مسلمان متفق ہو گئے اور یہی فیہی حرم سے چاہا جیسا کہ آپ کی خلافت  
پر امت کا اجتماع بھی ہو جاتا ہے کہ حضور اور علیؑ علیہ السلام نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کا ذکر پہلے کیا پھر عمرؓ و عقیقہ کا پھر جناب  
علیؑ کا اسی سبب سے خلافت ہوئی اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم لوگ حضرت علیؑ کو پہلا خلیفہ نہ مانتے گئے کہ قسم یہی اسی  
طرح میں چکے کہ حضرت علیؑ کی حراب دونوں سے زیادہ پروردہ دونوں حضرت علیؑ خلیفہ ہیں اگر جناب علیؑ پہلے خلیفہ ہو جاتے۔ پروردہ  
صاحب علیؑ ہو سکتے حالانکہ ان دونوں کی خلافت بھی تقدیر پر ہو چکی ہے اس صورت میں لازم کے مسمیٰ ہیں کہ مجھے یقین ہے  
عم علیؑ کو دین علیہ۔ مانتے حضور اور نے مانتے جناب علیؑ کا ذکر فرمایا جس پر فرمایا مگر وادی سے یا حضور کر دیا اس سے

الطَّرِيقَ السَّيْقِيَّ رَوَاهُ أَحْمَدُ ۖ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ وَأَجْنَى ابْنَتَهُ وَحَمَلَنِي لَيْلَةَ دَارِ  
الْهَجْرَةِ وَصَحَبَتِي فِي الْغَارِ وَأَعْتَقَ بِلَاكَ مِنْ مَالِهِ رَحِمَ اللَّهُ

جو تیس سید سے راستہ پر چلائیں گے (یعنی احسانِ عبادت ہے) انہیں سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اللہ ابو بکر پر رحمت کرے انہوں نے اپنی بیٹی کا منہ سے نکاح کر دیا اللہ مجھے ہجرت کا  
تک پہنچا یا اللہ اور غار میں میرے ساتھ رہے اللہ اور بلاں کو اپنے مال سے آزاد کیا اللہ عمر پر رحمت

نسیان ہو گیا (الحمد للہ)

۱۔ یہی منہ علی مرتضیٰ رب کی طرف سے ہدایت اور تم کو ہدایت دینے والے جو لوگ انہیں پیغمبر مانیں گے وہ ہدایت  
پر ہوں گے جو انہیں پیغمبر نہیں مانیں گے وہ اس معاہدہ میں ہدایت پر ہوں گے بلکہ نامی ہوں گے یہ ہی اہل سنت کا مذہب ہے کہ  
حضرت علیؑ پیغمبر حق ہیں اور معاویہؓ اس نہاد میں نامی تھے۔ حضرت علیؑ کی ڈگری میر معاویہؓ کی معالی اس کی تحقیق ہماری کتاب میں صریحاً دی  
دیکھو۔ ۲۔ اس فرماں حال سے معلوم ہو کر رہا کہ عمرؓ اور علیؓ کہہ سکتے ہیں درمات، حیاں رہے کہ حضرتؓ کو کہہ سکتے ہیں کہ وہی دھڑ  
بیک احمر اللہ میں حضرتؓ فائزہ صدیقہ کا نکاح حضورؐ اور میرے نزدیک ہے کہ اس میں اپنی بیٹی کی قرآن ہے جس کی وجود بھی ہم  
کچھ پہلے عرض کر چکے ہیں، اس لئے حضورؐ اور اسے اسے صدیقؑ اگر کی فرمایوں کے سمجھنے میں ذکر فرما

۳۔ اس طرح کہ غارؓ اور علیؓ حضورؐ اور میرے نزدیک ہے کہ اسے صدیقؑ اگر کی فرمایوں کے سمجھنے میں ذکر فرما  
یعنی میرے حینہ سورہ تک حیاں رہے کہ حضرتؓ اور میرے صدیقؑ اسے دو اوت اسے میرے ہجرت کے لئے ایک ہے واسطے دوسرا  
حضورؐ اور میرے صدیقؑ کے واسطے سب حضورؐ کے ہجرت کی سرون و حمر صدیقؑ کے و اوت میں میرے حضورؐ کے ساتھ فرما کر ان  
مسورہ بٹ مگر تمہارے سے چنانچہ حضورؐ کے واسطے سب حضورؐ کے و اوت میں میرے صدیقؑ کے ساتھ فرما کر ان  
میں یہ قرآن جناب صدیقؑ کے واسطے بھی کیا اگر وہیں کیا بھی ہو گا کہ حضورؐ ہی پر ہجرت کی ہو گا ۴۔ مئی عار تو رک کئی راقی کئی دن جناب  
صدیقؑ کے میرے ساتھ گزارے کہ وہی رہا میں ان کے سو کسی نے مجھے یہ دیکھ اس میں ان کی عبادت بھی میرا ساتھ لگنا جو کسی  
اور کو میرے حق میں اس عار میں مجھ پر جان خدا کی کہ میری معاف کرے یہ میرے ساتھ ہے۔ میں ہوں میں خود یہ فرماں صوب ہوں کے  
میں میرے ۵۔ سخاں اور حضرتؓ ہلاں کی خبر داری ان کا ارد کرنا حضرتؓ جناب صدیقؑ کی فرمایوں کے سلسلہ میں یہاں منسب فرمایا ہے  
حضرتؓ لایا یہ امیراں ملک کے ہاتھوں بڑی محبت میں تھے حضورؐ کے منسب فرمایا کہ کوئی ہلاں کو حرم دیتا اور آواز کے مجھ پر احسان  
کرنا حضرتؓ صدیقؑ کے پاس سجدہ اور ایک قیمتی لہام مسطاس کے عرصہ جناب ہلاں میں میرے کو خبر دیا حضورؐ کے منسب فرمایا ہے

عَمْرٍو يَقُولُ الْحَقُّ وَإِنْ كَانَ مَرَدًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَالَهُ مِنْ صَدِيقٍ رَحِمَ اللَّهُ  
عُثْمَانَ كَيْتَقِيَّ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ رَحِمَ اللَّهُ عَلَيَّا اللَّهُمَّ أَدِرِ الْحَقَّ مَعَ حَبِيبَتِهِ دَارِ

لئے کہہ قہرات کہتے ہیں اگرچہ کڑی ہوا نہیں تھی نے ایسا کر دیا کہ ان کا کوئی دوست نہیں رہا اللہ عثمان پر رحمت کرے  
کہ ان سے فرشتے غیرت کہتے ہیں اللہ علی کے ساتھ حق کو گردش دے جو عمر بن الخطاب کریں

گفت چہ عمر کہ اسے ان کو در حیدر میں شوم انب را روا

گفت ماد و سداکان کوئے در گردش آرا و دم بر دوسے در

اے صدیق ہلال کی ادھی قیسم ہم سے لے کر اور جبرہ دونوں ہلال کے درمیان میں صاحب صدیق سے عرض کیا کہ میں اور ہلال  
دونوں آپ کے استاد کے علامہ ہو رہی ہیں کہ ہوں اور سراسر سب کو کہ ہے حضور اسے میں نے آپ کی صحبت کے لئے آزاد کر دیا۔

یوں بدیراں مسند روئے مصطفیٰ کو محشاً علیہ برقعہ

جب ہلال نے حضور را نور علیہ السلام کا چہرہ اور دیکھ یہو سنس جو کر گر پڑے حضور علیہ السلام نے ہلال کا سر  
اپنے زانو پر رکھا فرمایا کہ اذیت فی سبیل اللہ اے ہلال کو اس کی رہ میں بہت ہی ستایا گیا۔ حضرت عمر فرمایا کرتے  
تھے۔ ہوسید ما و اہل حق سیدنا ابو بکر میرے قاضی ہوں میرے قاضی ہوں میرے قاضی ہوں میرے قاضی ہوں میرے قاضی ہوں میرے قاضی ہوں  
محسن اعظم ہیں ابو بکر صدیق ہم سے کہے قاضی ہلال کو آپ سے ہی آزاد کیا ہوں ہی عمار بن نفیر کو حضرت صدیق سے آزاد کیا ہی کہانی  
بعد شہادت آسمان پر طاقی گئی دہلوی شریف ارضی ستر خیمہ تعین مدار سے نبی صدیق میری نیت ہی فرمادیں اور روح سے آزاد کر دیں

تو سے آزاد سفر سے جسے مسند سے آزاد ہے ہر ملک بھی ترا بندہ ہے در صدیق

حضرت صدیق نے بہت بڑیاں اور علامہ و دار و دکنے کو کھار کے باغوں تک مصیبت میں تھے۔

اس میں خوشی ہوئی کہ ان کا دوست ہیں بہت لوگ جو تادیق ہوئے ہیں وہ خوشامدوں کے دوست بھی ہوتے ہیں لہذا  
حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ رسول در حجاب صدیق اور یہ جبرہ و اصار بھی حضرت عمر کے دوست ہیں یہ حدیث اس  
آیت کے خلاف ہے انا ویکم اللہ ورسولہ والذین اموا۔

اسے حق سے مراد قرآن مجید ہے اس کی تشریح وہ حدیث ہے جو امام حلال الدین سیوطی سے مجمع الجوامع میں نقل فرمائی، مفسران  
مع القرآن یعنی تفسیریں علی کے ساتھ ہیں اور علی قرآن کے ساتھ ہم سے صاحب علی کی کتاب میں عرض کیا ہے

یہ ہے خاموش قرآن اور وہ قرآن مطلق ہیں

ہوئی جس دل میں یہ اس میں ہیں قرآن کا دستہ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ شَرِيفٌ بِبَابِ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ - **الفصل الأول** - عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ نَدَمُ أَبْنَاءِنَا وَأَبْنَاءِكُمْ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا

(ترجمہ) اور فرمایا یہ حدیث شریف ہے + نبی سے اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کے فضل رمزی اللہ عنہم اجمعین سے پہلی نسل بذات ہے حضرت سعد ابن ابی وقاص سے فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ہم اپنے اور تمہارے بیٹوں کو بلائیں گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی اور فاطمہ اور حسن و حسین کو بلایا

مسئلہ بی بیت کے معنی ہیں گھر والے اہل بیت رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے ہیں یعنی اہل بیت عباسی علیہ السلام حضرت عقیل عمارت کی اولاد سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں مبرا سے واسطے ہیں اولاد سے حضور کے گھر میں رہنے والے جیسے اردن پاک سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں سے واسطے ہیں جیسے حضرت زید بن عمارت اور جیسے اسامہ ابن زید سے اسامہ بن زید کے پاس روایت پاک کے سے "حضرت" میں ہیں اولاد اور خدام خاص کیونکہ روایت پاک کے سے مولف نے متعدد باب سے کہا ہے کہ رسول کا اہل بیت ہونا قرآنی آیات سے ثابت ہے رب نے حضرت سارہ کو جناب وایم کی اہل بیت فرمایا، ویزہ امرا ملک الہی حضرت صغیر کو جناب موسیٰ میر سلام کا اہل فرمایا اذ قال لاھدہ امکنہ ۱۱ فی آصہ ۱۲ حضرت عائشہ صدیقہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل بیت فرمایا واذا عددت من اھدث تنواری الیوم من الفضل اور وردہ کا اہل بیت ہونا حدیث سے ثابت ہے حضور نے جناب فاطمہ حسن کریمین ورحمات علی کے متعلق فرمایا اللہ ہذا اھدستی عوایہ لوگ میں میرے اہل بیت ہیں لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اردات اولاد سے ہی اہل بیت میں ہیں اللہ عنہم خلاصہ یہ ہے کہ بیت میں قسم کے ہیں بیت نسب بیت سکون بیت ولادت کے سے اہل بیت بھی میں قسم کے میں رہا اللہ مسئلہ اسی طرح کہ انہیں اپنی ان عورتوں اور ان کے گھر والوں کے ساتھ اس طرح کہ انہیں اپنی عورتوں کو وہ گھر والوں سے علی گری میں بدعالمیوں اور علی گری میں چنانچہ بھرنے کے میں بیٹوں نے یہاں اپنے بچوں کو گھراں سے نہیں لایا تھا

مسئلہ اس وقت حضرت زید علیہ السلام اور جناب امیر محمد وناہ ایک جگہ سے اس لئے وہ آئے حضرت علی بی بیت سکون بییت صبی میں اور حضرت فاطمہ ہزارہ و حسن کریمین الہی سے و زید

عزمن کیا، اسی میرے گھر والے یہ ہیں (۱۰ دسمبر) روایت ہے کہ حضرت عائشہ سے فرماتی ہیں کہ ایک صبح کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے آپ پر کالی اون کی قلوٹ چادر تھی کہ کہتے ہیں حسن ابی علی اس نے حضور نے انہیں داخل کر لیا پھر جناب حسین آئے وہ بھی ان کے ساتھ داخل ہو گئے پھر جناب فاطمہ آئیں انہیں بھی داخل کر لیا پھر جناب علی آئے انہیں بھی مل رہا پھر دیا اسے نبی کے گھر والو، اللہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور رہے اللہ اور تم کو خوب

[illegible]

وَيُطَهِّرُهُمْ زُكَاةً مُّسْلِمًا وَعَنِ الْبَرَاءَةِ قَالَ لَمَّا تَوَفَّيَ اِبْرَاهِيمُ قَالَ  
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ لَهُ مَرْصَعًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ  
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا اَنْدَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَا قَبِلَتْ فَاِطْلَعَتْ

پاک و صاف فرما دیا سے نہ (سلم) یہ روایت مسہم حضرت برادر سے فرماتے ہیں کہ جب جناب ابراہیم کی وفات ہوئی  
تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں اس کے لیے ایک دانہ ہے کہ (بخاری) یہ روایت  
ہے حضرت عائشہ سے فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ باریاں کچھ پاس تھیں جناب فاطمہ انہیں لے

ہیں جو اس میں نہ ملے ہیں

۱۔ ان ساری آیات میں حضور کی ارواح پاک سے خطاب ہے بالفاظ میں مراد انہیں حکم دیا گیا کہ پروردگار میں رہو توبہ قرآن کریم  
ماری کی پابندی کرو اس جملہ میں یزید بن ابی سہب نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حکام کی تکلیف کا ذکر ہے کہ ہم نے تم کو یہ احکام  
اس لئے دیئے کہ اگر چاہتا ہے کہ تم سے ہمارا عاقبت کی تعمیر کا داب کی گندگی دور رکھے اور تم کو پاک و صاف رکھے اس کا مطلب یہ نہیں کہ پٹے  
یہ حضرات پاک و صاف نہ تھے اب پاک ہوں گے خیال رہے کہ سیدنا امیر اکرم اور حضرتوں کے معصوم کوئی نہیں ہاں حضرت صہبہ زہرا رضی اللہ عنہما  
مخصوص ہیں اس آیت سے ان حضرات کی معصومیت ثابت ہے یہی بڑی صبراء کہ وہ حضور سے کبھی معصوم نہ ہو گئے کہ ان کے معصومانہ جو  
عقل نہ کر کے بعض روایات میں ہے کہ حضرت ام سلمہ نے حضور سے اس برقعہ پر عرض کیا حضور میں بھی آپ کی اہمیت ہوں فرمایا  
نہ بھی اہل بیت جو صفت روایات میں کہ حضور اور سے ام سلمہ کو بھی سہل میں لے لیا پھر یہ دعا فرمائی اوقات احوال ہے کہ بعد از شہادت پاک  
اس صبریت سے لیا گیا ہے اور یہ واقعہ بہت مایوس کن بھی ام سلمہ کو کھل کر عرض میں سہل میں لے لیا اور کبھی داخل فرمایا ہے ۱۔ جناب ابراہیم ماریہ  
نہیہ کے بعض تریف سے پیدا کئے ماری ماری ولاد حضرت حمزہ سے یعنی حبیب طاہر قاسم اور تیسری ربیب کلثوم طاہرہ رضی اللہ عنہا ماریہ ماریہ  
مورہ میں پیدا کئے دی خوشی میں سورہ ہمد عر اکبر وعات پاگئے مست اس میں میں ان شخصوں کے برادر میں جئے مقبرے مبارک کی ہے عثمان ابن  
سطون حضور کے دوسری بہن تھیں

۲۔ یعنی جنت کی کوئی خاص مخلوق ان کی صورت کرتی ہے اور جنت کی خاص صورتوں سے ان کی پرورش کی جاتی ہے خیال ہے کہ حضرت سے  
وہ ہے جو دودھ پلائے اندر مرغ کے وہ جو یہ کام کر سکے کہ جوہر کر سکے جیسے خاص وہ خوب جیسے میں سکے یعنی باعد اور وہ جسے جہنم آ رہا  
ہو یہ روز دیکھو لعلات خراپوں کی جگہ اس کے قرآن کریم میں ہے مدھن مل صرصد عار صرصد وہاں میں فرمایا اوقات  
۳۔ طاہرہ ہے عظم سے مسی دور ہونا اس لئے کہ کسی بیک کا دودھ پھر ادا یا دے اسے عظم کہتے ہیں جو کہ مدھن سے  
۴۔ جناب فاطمہ کی اولاد ان کے عقیقہ کو دوزخ کی گگ سے دور کیا ہے اس میں سے آپ کا نام نام ہوا



مَا تَخْفَى مَشِيَّتَهَا مِنْ مَشِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَاهَا  
قَالَ مَرْحَبًا يَا بِنْتِي ثُمَّ اجْلَسَهَا ثُمَّ سَارَهَا فَبَكَتُ بَكَاءً شَدِيدًا فَلَمَّا  
رَأَى حُزْنَهَا سَارَهَا الثَّانِيَةَ فَاذْهَبِي تَضْمَعُ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْهَا عَنْمَا سَادَكَ قَالَتْ مَا كُنْتُ لَا فُتِشِي عَلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُدُ فَلَمَّا تَوَفَّيْتُ قُلْتُ عَزَمْتُ  
عَلَيَّكَ بِمَا لِي عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا أَخْبَرْتَنِي قَالَتْ أَمَا الْآنَ

آپ کی چال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال سے بالکل مختلف نہ تھی بلکہ تو جب انہیں حضور نے  
دیکھا تو فرمایا مرحباً اے میری بہن پھر انہیں بٹھایا پھر ان سے کہہ سرگوشی کی کہ آپ بہت  
سخت رہیں تو جب ان کا رنج ملہ خضر فرمایا تو ان سے دوبارہ سرگوشی فرمائی تو وہ ہنس پڑی کہ پھر جب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو میں نے ان سے سرگوشی کے متعلق پوچھا کہ آپ بولیں کہ میں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش نہیں کر سکتی پھر جب حضور کی وفات ہو گئی تو میں نے کہا کہ میں تم کو  
اس کی وجہ سے جو میرا تم پر ہے تم دیتی ہوں کہ تم مجھے تہلو دے آؤ آپ بولیں لیکن اب

اور فاش آج کا لقب تم پر درج انہوں کے کسی ہیں قطع ہوا کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھے جیسے کہ میں نے کہا ہے  
لقب ہوا میری کنیت جنت کی کنیت تھی کہ ان کو میں میں باور دینا چاہتا ہوں کہ تم کی خوشنوائی تھی جسے حضور سونپا کرتے تھے (تفصیل مرسى)  
اس لئے آپ کا لقب ہر جہاں رسول مرصہا ہم سے عرض کیا ہے

میں وہاں درج ہے اس واسطے ۱۱۔ کہ وہاں میں رہیں وہ وہاں پست جنت کی نگہت کا

۱۲۔ حضرت عائشہ سے ہاں تک کہ منکھ مصطفیٰ تھیں کہ ان کی حال پر مصطفیٰ حضرت سارگی اللہ سے رسول کی جتنی جاگتی تصویر بنایا تھا ہم نے عرض کیا ہے  
رسول اللہ کی جتنی جاگتی تصویریں کو دیکھا ہے! کیا نظارہ من آنکھوں کے تفسیر نعت کا

۱۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے تو ان کی کمر سے جو ملنے تھے پیشانی اور ہاتھ کو دیکھتے تھے ای جگہ بٹھاتے تھے یہ واقعہ وفات شریف سے  
ما قبل سرسید کی رقم ہوا۔ سگہ نام اردان پاک موجود نہیں مگر بزرگ امت صرف جناب طہ سے فرمائی آپ صاحبہ اریں۔

۱۴۔ میں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم دہاں سے منسوب سے گئے تو ہم نے حضرت عائشہ سے پوچھا کہ حضور سے تم سے کیا فرمایا ہے یہی میں تمہاری  
ماں ہوں اور تم میری بیٹی ہو ماں کا بیٹی پر حق تو ہے اس حق کا واسطہ ہے کہ کہتی ہوں کہ اب تم کو سارا دو کہ حضور اور سے تم سے کیا فرمایا تھا

۳۷۔ بیش رو وہ جو کسی کے آگے کسی مقام پر نہ کر اس کا انتقام وغیرہ کر کے کسی قوم سے پہلے عار پہنچے ہیں۔ جب تم آزادی کو ہم تمہارے خلاف میں میں گئے ہمارا گھبراہٹ سارو سماں ہمارے گھبراہٹ میں حسب ہمار

مردی  
فانی  
مسلک  
مستقیم  
مستقیم  
مستقیم

تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَفِي رَوَايَةٍ  
فَسَاَتُرْنِي فَاخْبَرْنِي اَنَّهُ يُقْبِضُ فِي وَجْهِهِ فَبَاكَيْتُ ثُمَّ سَاَتُرْنِي فَاخْبَرْنِي اَنِّي  
اَقْلُ اَهْلِ بَيْتِهِ اَتْبَعُهُ فَصَحَّحْتُ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ السُّوْرِيْنَ مَعْرُوفَةٌ  
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِطْمَئِنُّ بِضَعَةِ مَيْتِيْ فَمَنْ

تمہیں پرہیز نہیں کہ تم جنتی لوگوں کی بیویوں یا مؤمنوں کی بیویوں کی سردار چوٹے اور ایک روایت میں ہے کہ محمد  
سے حضور نے سرگوشی کی کہ اس بیماری میں حضور کی وفات ہوگی تو میں روٹی پھر محمد سے دوبارہ سرگوشی  
کی مجھے خبر دی کہ میں ان کے گھر والوں میں پہل ہوں گی جو ان کے پیچھے بیٹوں کی تھ تو میں ہنس پڑی اور مسلم بخاری ۶۶  
روایت ہے کہ حضرت محمد ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہؑ کو اپنے گھر میں بیٹھے جس نے انہیں

جو چاہا بڑا گھمانا شروع کیا مگر مردوں کی بیویوں کو کم سردار بزرگ اور صاحب فاطمہؑ اور اراج منہرہ خصوصاً صاحب عائشہؑ صوفیہ  
اور مدینہ الکبریٰ کی سردار ہیں کہ وہ بیویوں میں ہیں کی بیویاں میں مکہ حضور ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں ہیں بیویاں انہیں کیسی پارٹی اور  
جامع حیات ارشاد فرمائی۔ سب سے اہل بیت میں سب سے پہلے ہماری وفات ہوگی بیویاں یہ نہ فرمایا کہ تمہاری وفات ہوگی بلکہ فرمایا  
سب سے پہلے تم کہ تھوڑی سی عمر کی تھی مگر یہی۔ حضرت فاطمہؑ اور صاحب عائشہؑ آپ کی سب سے اولاد کا حامی و مددگار  
یہ بزرگاری کے اعلیٰ درجہ پر ہوگا آپ کا قہر و دستور میں دل برداشتہ مولا آپ کا مصراط سے کوئی گمراہ جانا آپ کا حق کے اعلیٰ مقام پر جتنی  
کہ حضور کے ساتھ رہنا یہی علامت ہے کہ حق کی طرف سے جہاں رہیں کہ حضرت فاطمہؑ اور صاحب عائشہؑ آپ کی ہر حرکت فاطمہؑ اور صاحب  
عائشہؑ کی نام و حرکتوں سے اصل ہی جتنی کہ لہلہ کریم۔ صاحب عائشہؑ اور صاحب مدینہ الکبریٰ سے بھی۔ دوسرے یہ کہ حضرت  
عائشہؑ و عائشہؑ صاحب فاطمہؑ اور صاحب عائشہؑ سے اصل ہی خیر سے یہ کہ بہ تیوں حضرات یعنی صاحب مدینہ الکبریٰ۔ عائشہؑ و فاطمہؑ  
و ہر امام و تابعی کوئی کسی سے اصل نہیں ملے گی۔ ترجیح دوسرے قول کو ہے کہ صاحب عائشہؑ و مدینہ الکبریٰ حضرت فاطمہؑ اور صاحب  
اصل ہیں کہ وہ دل ہیں اور صاحب فاطمہؑ اور صاحب عائشہؑ سے اصل ہی ہر حرکت میں وہ دونوں حضور کے ساتھ ہوں گی حضرت فاطمہؑ علیؑ کے ساتھ نیز عائشہؑ  
صوفیہ و بڑی فقیہہ و مددگار ہیں جب تعالیٰ فرماتا ہے۔ سادہ اسی نسخ کا بعد میں سادہ امام مالک فرماتے ہیں کہ تمہارے نفس  
خیرت سب میں صاحب فاطمہؑ اور صاحب عائشہؑ میں برابر کوئی میں برابر کوئی۔ سب سے اولاد میں برابر کوئی ہے یا ہر سے گشت کا ٹکڑا اس  
سابقہ صاحب فاطمہؑ اور صاحب عائشہؑ سے اصل میں حضور کے بعد ہر کوئی برابر کوئی ہو سکتا ہے آپ کا نام فاطمہؑ کی کے لئے حضور کی  
سب سے چھوٹی بیٹی سلسلہ و مددگار ہیں آپ کا کمال صاحب سلسلہ سے ہر آدمی جس میں رحمت

۱۵ عابا، فرماں مال حب صادر ہوا کہ حضرت علی کرم سرور سے دوسرا سات کرنا چاہا اور جناب فاطمہ ہر اسے یہ شکایت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی حاضر لکھ میں کام سے حضور ناراض ہوں تو وہ کام حرم ہو جاتا ہے مگر فاطمہ ہر کی موجودگی میں حضرت علیؑ کے لئے حرم ہو گیا کہ یہ جناب فاطمہ کی تکلیف کا باعث تھا اور آپ کی تکلیف حضور کی تکلیف کا سبب حال رہے کہ حضرت فاطمہ ہر ابوبکر صدیق پر ناراض نہ ہوتیں نہ جو سکتی تھیں کیونکہ انہوں نے حضور کی خدمت میں کر کے مرثیہ دیے سے حضور کی غمی فرماں رسول پر ناراض کسی مسلمان کا کام نہیں ہے چنانچہ حضرت فاطمہ ہر ۱۶ حضور کی غمی پہنے ہوئی بنے کہ زمین میں سے دریاں صحران کے قریب ایک جگہ کا نام حم ہے وہاں ایک مایاب ہے

وَإِنِّي عَلَيْهِ وَعَظٌ وَذَكَرْتُكَ قَالَ أَمَا بَعْدُ إِلَّا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا  
 أَنَا بَشَرٌ لِّثَوْبِكُمْ أَن يَأْتِيَنِي رَسُولٌ رَبِّي فَأَجِيبُ وَأَنَا تَارِكٌ لِّفِكُمْ  
 الثَّقَلَيْنِ أَوَّلَهُمَا كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ الْهُدَى وَالتَّوْرُ فَخُذُوا  
 بِكِتَابِ اللَّهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ فَحُثَّ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ

تو اشدک حمد و ثناء اور وعظ و نصیحت فرمائی پھر فرمایا کہ محمد کے بعد دو گویاں ہیں بشر میں سے  
 قریب ہے کہ میرے رب کا نام میرے پاس آجائے میں اس کا بلاوا قبول کروں گا  
 میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑتا ہوں تم میں سے پہلے تراشہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور  
 ہے تم اشد کی کتاب کو اس سے مضبوط پکڑو گے پھر کتاب اللہ پر ابھارا

اس کتاب کو فدیہ غم کہتے تھے۔ وہاں کا یہ واقعہ ہے۔ اے جو کہ میں بشر ہوں لہذا مجھے کیا موت بقیہ کی ہے۔

جبریل آیا ہے اس کو جو گانا ایک دن سب کو بے صدا چھوٹا کر کا صدمہ ایک دن

اے رسول رب سے مراد یا حضرت مرزا ثعلبی علیہ السلام ہیں جو سب کے پاس موت کے وقت آتے ہیں یا حضرت جبریل علیہ  
 السلام ہیں جو وفات شریف کے وقت ملک الموت کے سامنے حصور اور صلی تر علیہ وسلم کی حرمت میں حاضر ہوئے استقبال  
 کے لئے بارگاہ الہی میں حاضر ہوتے جاسے کے لئے۔ اے تھکن نامے نقل سے معنی و محمد بن واس کو بھی تھکن کہتے ہیں کہ زمین میں  
 ان کا بڑا درد ہے پھر فرماں الہی حکام شرعیہ کو نقل کہتے ہیں کہ ان پر عمل پس پروردگار ہے اما صلی علیک وعلیٰ آئینہ چونکہ قرن بعد  
 پر عمل اہل بیت کی اطاعت نفس پر جاری ہے لہذا اس تھکن فرمایا جس شام میں نے فرمایا کہ تھکن معنی برکت کی چیز ہیں جس و انس کو  
 تھکن دل سے فرمایا آگیا ہے کہ ان سے زمین کی رحمت ہے سمعہ نکو ایچا انقلاب مستر میں انہیں کا حساب کتاب ہے چونکہ ایمان  
 کی رحمت دین کی مدد قرآن مجید اور اہل بیت اطہار سے ہے اس لئے انہیں تھکن فرمایا (مرقات) جسی و دجاری حکم جبریل یا تھکن  
 جبریل جو مشاعر ایمان میں سب سے زیادہ ہستی ہیں۔ اے جی قرآن مجید میں عقائد و اعمال کی ہدایت ہے۔ ورنہ دنیا میں دل کا زخم  
 قیامت میں پھر اٹھ کا نور۔ اے استبک کے معنی ہیں مضبوطی سے تھنا کہ جھوٹ نہ جائے قرآن کریم کو ایسی معبودی سے  
 تھنا کہ زندگی اس کے سایہ میں گھر سے موت کے سایہ میں آئے کیونکہ

گر قوی سراہی مسلمان رہتے نیست مگر جز قرآن و سنت

میں رہے کہ کتاب انصری سنت رسول انصر علیہ السلام بھی داخل ہے کہ وہ کتاب اللہ کی شرح اور اس پر عمل کرانے  
 والے ہیں سنت کے بغیر کتاب انصر پر عمل ممکن ہے لہذا یہ نہیں کہا جاسکتا کہ صرف مستر آں کافی ہے۔ حدیث

وَمَنْ غَبَّ فِيهِ تَقَرَّقَ أَلْأَهْلُ بَيْتِي أَذْكُرُكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي  
أَذْكُرُكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي وَفِي رَوَايَةٍ كِتَابُ اللَّهِ هُوَ حُبُّ اللَّهِ  
مَنْ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ

اس کی ترجمت دینی سنہ پھر فرمایا اللہ میرے اہل بیت کے میں تم کو اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ سے  
ڈراتا ہوں میں تم کو، اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ سے ڈراتا ہوں سنہ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ  
کی کتاب اللہ کی رکھی ہے کہ جس نے اس کی اتباع کی وہ ہدایت پر رہا جس نے اسے چھوڑ دیا وہ گمراہی

کی منزلت ہیں بلکہ فقہ بھی کتاب اللہ کی ہی تشریح و احسان ہے۔

سنہ بھی قرآن مجید پر عمل نہ کرنے سے ڈر یا عمل کرنے پر رحمت دی تو یہ کا وعدہ فرمایا۔ سنہ یعنی میری اور دوسری ازواج  
صحاب علی و فریضہ ان کی اطاعت ان سے محبت کرو صوبہ فرماتے ہیں کہ سب یعنی گھر و وہیں ایک جسم کا گھر دوسرے ذکر کا  
گھر یہ دونوں آبادی دیا کا درجہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم مار و اسے تو آپ کی اولاد و زوج ہیں اور ذکر کا نذر اسے تہات  
علماء و دیار۔ خاصین ہیں ان کے دلوں میں حضور کا اور فکر و حضور صلی اللہ علیہ وسلم ملو گھر ہیں (تفہیم علی ترمذی۔ اشعاع الحائ)

سنہ یعنی میں تم کو اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ سے ڈراتا ہوں۔ ان کی اطاعت سے ادنیٰ قبول نہ کریں کہ کرنا ورنہ دین کو بھٹو گئے خیال  
رہے کہ حضرت صحابہ اور اہل بیت کی اطاعت و محبت کے نہ تھے بلکہ اختلاف رائے کے تھے جیسے یوسف  
علیہ السلام کے بھائیوں کا اختلاف رائے و یوسف علیہ السلام کے متعلق یا خباب سار کا اختلاف رائے حضرت باقرہ سے  
بہرہ وادہ نہ گھر میں خاندان و دربارم آوے گا کہ حضرت علی و عائشہ و دوول پر اہرام آج دسے کہ دونوں اہل بیت ہیں اور ان  
دونوں بزرگوں کی سنگ برائی میں اس پر محض سنگ جہاد کی کتاب اسرار میں دیکھو۔ سنہ یہ فرماں علی اس آیت کی طرف اشارہ  
ہے و اعتقاد جو احسن اللہ جبھا و لا تغر قوا۔ جسے کوئی میں گیا ہوا و دلی کسی سے وابستہ رہے وہانی سے آتا ہے وہاں کی  
پچھڑی ہیں بھنت۔ لیکن اگر کسی سے کھل مار دے تو وہاں کی دلدل میں جھس جاتا ہے دیا کو ان ہے جہاں ایک مال و دین کا بانی بھی  
ہے اور گھر و گناہوں کی دلدل میں مگ گریا و دل میں اگر خزاں اور صاحب خزاں سے وابستہ رہے وہاں کے فقر و غصاں میں نہیں  
جھیس گئے ایک مال کا بانی ہے کہ بھرت اپنے گھر میں جھیس گئے مال ہے کہ زراں میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور پچھڑے ملے ملک ہیں اور  
نہ حضور کی ہیں و یہ ساری اور پچھڑے والا۔ امام باقری کہتے ہیں۔

وَعَالِيَ اللَّهُ مَا لَمْ يَمْسُكُونَ بِهِ مَسْمُوكُونَ بِغَيْرِ مَسْمُوعٍ

رو کا ایک کسار و دلدل میں ہوتا ہے و دوسرا کسار و دلدل میں ہے کہ باقری کہتے ہیں کہ تو کسی و دلدل کو نہیں نکال سکتی۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَلَّمَ عَلَى ابْنِ جَعْفَرٍ  
قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنِ  
الْبَرَاءِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى  
عَاتِقِهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ عَدِّني أَحَبَّهُ فَأَحَبَّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ  
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
طَائِفَةٍ مِنَ النَّهَارِ حَتَّى أَتَى خِباءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ أَتَمَّ لَكُمْ أَتَمَّ لَكُمْ  
يَعْنِي حَسَنٌ فَلَمْ يَلْبِثْ أَنْ جَاءَهُ يَسْعَى حَتَّى رُغِمَتْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا

برہوت اسلم ۱۰ روایت ہے حضرت ابن عمر سے کہ وہ جب حضرت ابن جعفر کو سلام کرتے  
تو کہتے تھے تم یہ سلام جو اسے دو پہر دن واسطے کے فرزند سے (بخاری) ۱۰۹ بیت ہے  
حضرت برو سے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حسن ابن علی آپ کے  
کنہ سے پرستے آپ فرماتے تھے اہی میں اس سے محبت کرتا ہوں تو تو اس سے محبت کرتے کہ سلام بخاری  
روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دن کے ایک حصہ  
میں نکلا تھی کہ آپ جناب فاطمہ کے ڈیرے پر آئے تو فرمایا کیا یہاں بچہ ہے کیا یہاں بچہ ہے  
یعنی جناب حسن تو نہ ٹھہرے کہ میں دوڑتے ہوئے آگئے تھی کہ ان دونوں میں سے ہر ایک اپنے صاحب

سے لہذا کہی قرآن مجید ذکر کرنا پڑی سکتا حال سے کہ بعض میں میری بات صرف ہی کے بعد بہت تک پوچھ گچھ کے جیسے قرآنی حاد ذکر کرنا ہے وہ  
لوگ جو میں جہاد میں بیان لاکر فوراً شہید ہو گئے مگر کوئی شخص صرف تہا متر سے میری بات تک نہیں پہنچا سکتا حضرت سمرقانی نے طالب تعلیم الاسلام  
میں ہیں ایسے بھائی علی سے کسی سان بڑے سے غزوہ موتر میں شہر میں شہر رہا کہ شہید ہوئے اکتا میں سان عمر بانی ان کے متعلق مصور نے فرمایا  
کہ میں حضرت کو فرستوں کے ساتھ مست میں رہا دیکھا ہوں ان سے کابل طرہ دور نما میں پڑھ گیا اسلئے آج کے فرزند حضرت ابن جعفر کو لوگ ان دیار یا  
ان کی الجا میں کہتے تھے سلام یعنی کسی درجہ کی محبت ان سے جس کہ میں تو کوئی نہ کہ کسی محبت زیادہ دور حضرت جس کو چاہے ہی سے اللہ کے محبوب  
پیلا اصحاب کے میں چاہے مصارع شہر دلا حوالہ کے خود سے مصروف نام میں مذکور صان شہر میں بھری کہ پیدا ہوئے شہر بھاس بھری میں وفات  
بانی یقین میں دہی ہوئے ۲۰ سال عمر بانی حضرت علیؑ کی دعا کے بعد عا میں ہزار سے زیادہ لوگوں نے آپ سے محبت کی شہر اکتا میں پھر وہ جہادی  
اول کو ہے ہر معاویہ کے حق میں مصالحت سے دست برداری فرمائی و وفات ۳۰ سالہ مکہ کے مہاجر ہیں کہ عقل یا عقل پوچھ کر مکہ اسلئے کہتے ہیں



کے محلہ لگ گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو تو بھی اس سے محبت کر اور جو اس سے محبت کرے اس سے محبت کرے (مسلم بخاری ۲۱ روایت ہے حضرت ابو بکرؓ سے یہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا کہ حسن ابن علیؓ آپؐ کی ایک کمرٹ پہنتے آپؐ کبھی لوگوں پر توجہ فرماتے اور کبھی ان پر اور فرماتے تھے کہ میرا یہ بیٹا سید ہے بلکہ شاید کہ اللہ تعالیٰ اس کے خدیوہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کرادے شہ

۱۔ حضورؐ کی یہ دعا قیامت میں جہنم کے مسکینوں سے ستر فیصد محبت دانی ہوگی جو کسی دعوے کی نہ ہو۔ درجہ جہنم نے بعض بعض جاہل پرروں کو دیکھا کہ مسکین گھوٹ رہے ہیں اور نہ کاتے مانتے ہیں کتنے مسکین و یتیم سے رنگ یا غل مدد بہت پاک کی ہے۔ ماحول ملاقات یہ محسن حسین ہیں۔ عداوت حسین سے حسرت جہنم سے کبھی ناز حیدر میں انہوں نے کبھی پڑھی نہیں۔

۱۰۰ آپ کا نام شیخ، ان عمارت سے شفیق ہیں آپ کے عمارت مار باہان ہو چکے ہیں مسہر میاں میں ۱۰۰ اسی حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
 کسی لوگوں کی طرف توجہ فرمانے میں دعوہ کے لئے کبھی امام حسن کی طرف محبت ہماری نگاہ سے دیکھتے ہیں یہاں والفت سے ۱۰۰  
 میوہی مگر رب تعالیٰ بھرت بھی عید اسلام کے متعلق فرماتا ہے سدا و حضور او میاں اصحابی حضور اور ان کی اولاد کو کون ہمارے  
 ہاں تہہ کہتے ہیں وہ یہاں سے یہاں ہے یہاں میں یہود عدا و ذہن ہو کر ہی میں وہ ہو گئی ہیں نے فرما کر تہہ وہ جس کا عقد اس کی عقل پر ثابت  
 ہو بعض نے فرمایا کہ تہہ وہ جو مرد و بکات میں دوسروں سے بڑا کر تہہ تہہ جس سبب حسب علم و عقل سدا و میں دوسروں سے اچھے ہیں۔  
 ۱۰۰ اس میں اس میں اس دعوہ کی طرف اشارہ سے تہہ حضرت علی کی تہہ عدا و امام حسن کی خلافت کے  
 دعوہ میں پیش کیا کہ آپ کے ہاتھ پر چاویں جزا آدمیوں کے موت پر محبت کی تہہ خلافت اور دعوہ سے آپ پاک تھے ایمر معاویہ سے  
 جنگ کی تیاری تھی کہ آپ ایمر معاویہ کے حق میں سلاطین سے مست برداری کر لیتے تھے ایسے ایسے لوگوں پر یہ باب محبت گزراں گدراں متی گزری نے

رَوَاكَ الْبُخَارِيُّ ۝ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمُخَرَّمِ قَالَ شُعْبَةُ أَحْسَبُهُ

(بخاری) ۝ ملہ روایت ہے حضرت عبدالرحمن ابن ابی نعمہ سے فرماتے ہیں کہ میں نے جناب  
عبداللہ بن عمر کو سنا جب کہ آپ سے ایک شخص نے عمر کے متعلق پوچھا شیعہ کہتے ہیں کہ مجھے خیال

آپ سے کہ اسے مسلوں کی عمارت آپ سے فرما کر عمارت سے متر سے صرف اس خیال سے آپ نے یہ کام کیا کہ مانا جاں کی امت میں قتل و خون  
ہو۔ اس دونوں جماعتوں کو سب سے مراد ہے کہ اگر معاویہ اور امام حسن رضی اللہ عنہما دونوں اور ان دونوں کی جماعتیں  
مسلمان ہوں گی بغاوت اسلام سے ہیں کال دینی اسی سے مقبلا فرماتے ہیں کہ امی کی گواہی قبول ہے امی کی طرف سے  
نف قبول کرنا جائز ہے ان کے قاصی کے فیصلے، قدریں اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو مص فیہ بنش  
کہ حضور نے سے دے دے واقعہ کی خبر اس دینا صحت سے دی یہ بھی معلوم ہو کہ حضور اور اس صبح سے راضی اور خوش ہیں۔  
یہ بھی معلوم ہوا کہ امام حسن کی یہ دسب ردی صحیح ہے جب دسب برداری درست ہے تو امیر معاویہ کی سلطنت  
سبھی درست ہے مگر یہ سبب اہل صحت یہ ہے کہ اور امیر معاویہ نامی تھے امام حسن کی اس درست برداری کے بعد آپ پہلے  
سلطان المسلمین ہوئے خلاف راستہ امام حسن پر رحم ہو گئی حضور کے متعلق نوریت و انجیل میں حمد کی گئی تھی کہ ان کا ملک شام میں  
ہو گا یہ وہ ہی ملک ہے ملک شام جہاں امیر معاویہ سلطان میں صاف صاف ظہن فرماتے ہیں کہ اللہ نے مجھ سے ہاتھ لائے کہ خون سے  
متلوٹے ہیں کہنے نے پچی رہا میں ظن سے موت نہ ہوئے دیں امیر معاویہ فرماتے ہیں کہ میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ  
آپ حضرت حسن کے سب اور رہاں جو کہتے ہیں کو بے دربان حضور نے جو سے ہوں اس سے دور کی آگ بہت دور رہے گی۔  
(احمد مرقات) ۝ ملہ اس صبح کے وقت و عمر یہ ہوا کہ امیر معاویہ سے امام حسن کے پاس سادہ کاغذ بھیجا اور فرمایا کہ آپ جو شرائط صبح چاہیں  
لکھ دیں مجھے منظور ہے امام حسن نے لکھا کہ اتنا روپیہ سالانہ طور پر دیا جائے کہ اس کے بعد پھر عطف ہم ہو گئے کہنے کا مجھے منظور ہے  
جنا پھر آپ سالانہ طور پر دیتے رہے اس کے علاوہ اگر عطف نذر اسے پیش کرتے رہتے تھے۔ ایک بار فرمایا کہ آج میں  
آپ کو وہ نذر نامہ دیتا ہوں کہ کسی نے کسی کو دیا ہو جہاں پھر آپ سے امام بعد حاضہ الف الف مدد اللہ کے یعنی چالیس  
کو روپیہ (مرقات) جہاں امام حسن امیر معاویہ کے پاس آئے تو امیر معاویہ انہیں اپنی جگہ بٹاتے خود سناٹے باہر باہر کر کے کہنے کسی کو پوچھا  
آپ کیا کیوں کرتے ہیں فرمایا کہ امام حسن ہم کل عطف میں صلی اللہ علیہ وسلم اس مساجد کا احترام کرتا ہوں اس اور کہ وری تحقیق ہماری کتاب  
امیر معاویہ میں ملاحظہ کرو ۵۰ آپ تاہی ہیں بڑے عالم معنی درویش و عارف ہونے سے تھے فقر و فاقہ پر تاج ایک بار فرمایا ہے  
آپ کو تاہم یک جگہ ہنر کر کے دربارہ اسوں سے ہیں دیا پسند و ن بعد سکال اگر دندہ ہوں تو قفسل

آپ کے ساتھ آپ کے گھر سے تھیں۔ وہ تیس سو سے کئی سو اٹھادس سال قبل شہر میں عبد اللہ بن مرید کو، براہیم بن مالک ابن اسرکھی سے نقل کی اس کتاب سے اپنے ہاتھ کے نسخہ بنانے پر تیار تھے۔ یہ نسخہ اب مسرے نام میں، معاویہ بن کے پاس مسیحا و مرقیات

اَيْضًا كَانَ أَشْبَهَ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ  
وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِهِ  
فَقَالَ اللَّهُمَّ عَلِّمَهُ الْحِكْمَةَ وَفِي رِوَايَةٍ عَلَيْهِ الْكِتَابَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ  
وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعَتْ لَهُ  
رِضْوَةً فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَ هَذَا فَأَخْبِرْ فَقَالَ اللَّهُمَّ فَقِّهْهُ فِي  
الدِّينِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

بھی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم شکل تھے (بخاری) عطایت ہے حضرت ابن عباس  
سے فرماتے ہیں کہ مجھے نبی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینہ سے لگایا پھر فرمایا اے اللہ  
انہیں حکمت سکھا اور ایک روایت میں ہے کہ انہیں قرآن سکھا (بخاری) اے عطایت ہے  
انہیں سے فرستے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ تشریف لے گئے تو میں نے آپ کے لیے دھوا کا  
پانی رکھا تو جب آپ باہر آئے فرمایا یہ کس نے رکھا ہے حضور کو خبر دی گئی تو فرمایا اے اللہ اسے دین کا  
فقیر بنادے (مسلم بخاری) عطایت ہے حضرت اسامہ ابن زید سے لگے وہ بھی صلی اللہ

لے حضور کی یہ دعویوں کوئی صورت عداوت میں ہی رہے فقیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن علم حضرت وحید عطا فرمایا ہے آپ کا لقب  
حضرت ہے لے حضور اور اسی دن حضرت عمر فاروق صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد سے حضور ام المومنین کے گھر میں رہائے تھے حضرت استیعامانہ  
میں تشریف لے گئے حضرت ان میں جو رات دن ہی سوئے تھے مگر حضور کی رات کی رات تشریف لے گئے آپ اپنے شے در دلو کے لئے پانی  
استیعامانہ کے در سے برہ کر دیا وہ وقت آدھا صبح میں ہوں ہو گئی۔ لے اسی سے سلام جو رہا ہے کہ حضرت ابی الدرداء صلی اللہ علیہ وسلم کا استیعامانہ  
اتر لی بڑی نعمت ہے حضور و صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عمر فاروق صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد سے حضور ام المومنین کے گھر میں رہائے تھے  
وہیں جنت المکملہ تھا اوقی خلافت اور وہاں ہے جنت المکملہ میں سب ان آیت میں حکمت سے مراد فقہ فی الدین سے اسی فقہ سے انسان  
کی سب دوست کو گھناہے اسی سے امام اور دوسرے میں رد کرتا ہے حضرت ابن عباس ہجرت سے تین سال پہلے پیدا ہوئے حضور صلی  
اللہ علیہ وسلم کی دعوت کے وقت آپ کی عمر صرف تیرہ سال تھی آپ نے حضرت عمر صلی اللہ علیہ وسلم کو دوبارہ دیکھا آخر عمر تشریف میں آیا ہو گئے  
ششدر میں ملا علی بن وحاشہ بنی اکثر مال عمر دیا آپ صحت سے علوم کے جامع تھے دینی اتر غنہ و فرائض  
سکھتے آپ اسامہ ابن زید بن حارثہ حرا کی بی بی رو کی والدہ کا نام برکت ہے کہتے نام ام ایمن جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد عبد اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنُ فَيَقُولُ اللَّهُمَّ احْبِبْهُمَا فَإِنِّي أَحِبُّهُمَا  
فِي رَوَايَةٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي فَيَقْعِدُنِي  
عَلَى فَخْذِهِ وَيَقْعِدُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى فَخْذِهِ الْآخَرَى ثُمَّ يَضُمُّهُمَا  
ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ  
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ

عیدِ علم سے مادی ہے کہ حضور انیس اور جناب من کو پکڑتے تھے عزت کرتے تھے الہی میں ان دونوں سے محبت  
کرتا ہوں تو یہی ان سے محبت کرنے اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پکڑتے اور مجھے  
اپنی ران پر بٹھاتے تھے اور من بن علی کو اپنی دوسری ران پر بٹھالیتے تھے پھر ان دونوں کو لپٹاتے  
تھے تھ پھر فرماتے اے اہل ان دونوں پر رحم فرما کہ میں ان پر رحم کرتا ہوں تھ روایت ہے  
حضرت عبد اللہ ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر

کی آواز کردہ کوڑی ہیں در حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پروردگار سے دیوں میں سے۔ اس امر کی ضرورت ہے شریعتِ اسلام کے  
محبوب ترین ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کے ذریعہ اس امر سے دل سال کے تھے شکر کہ ان میں رحمت ہوئی۔

تھ یہ رحمت اس امر کی ترقی طلب ہے کہ حضور نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی رحمت میں انیس رحمت جس کے ساتھ دیا اس لئے  
صاحب مشکوٰۃ یہ حدیث اہل بیت کے جان میں دے تاکہ معلوم ہو کہ سارے اہل بیت اہل بیت اہل بیت ہیں یعنی حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کے خورشید رہے ہیں تھ اس لئے رحمت کی رحمت سے مراد ہے کوئی عمومی محبت جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
کی محبت پر مبنی ہے درہم رحمت کے لئے کہ ہر مسلمان جس سے محبت ہے محبت ہے محبت بالحق نہیں مالا دیہ والہا دیہ بالحق ہے درہم  
الصلوٰۃ ان سب محبتوں میں بڑا فرق ہے۔ تھ معنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں صاحبوں کو اپنی ہنگ اہل بیتوں  
پر رحمت کران دونوں کو چاہے سب سے لگا دیتے تھے گو، جس سے ایک تھ جو رحمت کے لئے سارے محمد مصطفیٰ سید من محمد بنی  
اور سیدہ ام سلمہ بن ہدیہ کہ سارے قرآن مجید میں سوا رب رب ان رحمت کے کسی رحمت کا نام نہیں یہ رحمت نفی رحمت نہیں  
وہ رحمت اور سوا رحمت کے کسی رحمت کا نام نہ سوا رحمت کے کسی رحمت کا نام نہ۔

تھ یعنی میں ان دونوں پر عمومی رحمت کرتا ہوں تو یہی ان پر رحمت کی رحمت کہ درہم حضور کی عمومی رحمت سارے عالم پر ہے و سارے

اور سوا رحمت لا رحمة للعالمین (رحمت)

بَعَثْنَا وَآمَرَ عَلَيْهِمْ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتُمْ تَطْعُنُونَ فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ  
تَطْعُنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَإِنَّمَا اللَّهُ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ  
وَإِنْ كَانَ لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ فَإِنَّ هَذَا لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ  
بَعْدَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي رِوَايَةِ لِمُسْلِمٍ نَحْوُهُ وَفِي آخِرِهِ أَوْصِيَكُمْ

بھیجا انسان پر حضرت اسامہ ابن زید کو امیر بنایا تھے تو بعض لوگوں نے ان کی امامت میں اعتراض کیا یہ تو رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم لوگ ان کے امیر ہونے میں طعن کرتے ہو تو تم تو ان کے والد  
کے امیر ہونے میں بھی اس سے پہلے طعن کرتے تھے یہ اللہ کی قسم وہ امیری کے لائق تھے یہ اللہ  
وہ مجھے لوگوں سے زیادہ پیارے تھے اور یہ بھی ان کے بعد مجھے لوگوں میں پیارے ہیں یہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری دعایت میں پہنچ کر اس کے آخر میں ہے کہ تم کو ان کے متعلق وصیت

ملے حضرت اسامہ ابن زید کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی جہاتِ شریعت میں بہت بار شکر بنایا تھا وفات کے قریب  
بھی ایک لشکر پر آپ ہی کو امیر بنایا ہے سربراہ اسامہ کہتے ہیں جس جہاں میں امیر بنایا تب یہ واقعہ پیش آیا ہر دھڑ سے بڑی اقدار  
ہو کر لوگ ان کی امامت پر اعتراض کرتے رہے۔ اسے یہ عرض کرے واسے منافقین اور عرب کے بددیوگ تھے جو حضرت زید  
اور اسامہ ابن زید کی امامت پر اسی لئے اعتراض کرتے تھے کہ یہ حضرات علام تھے اور اہل عرب کبھی غلاموں کو کسی کا سردار نہیں  
مناستے تھے اسلام نے غلاموں کو اٹھا کر سردار بنادیا۔ ۵

اس نے دروں کو، غنایا اور محسرا کر دیا اس نے قہروں کو ملایا اور دریا کر دیا!

۵ خیال ہے کہ عرفان مومنین جو شام کے علاقہ میں ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر جیسے بزرگوں کے ہوتے ہوئے حضرت زید ابن عابدہ کو امیر  
شکر بنایا لوگ حیران ہو گئے یہ حقیقت اور ناواقفین نے اسی انتخاب پر اعتراض کیا کہ غلام کی امیری کبھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا ہے ہیں  
لکہ یہی اسلام میں علوی آزادی کا حق ملے ہیں ہر کسی غلام کو یہ آزاد سب برابر ہیں محنت تقویٰ سے ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے  
ہے اس عمل سے یہ فرق توڑ دیا

۵ یہاں رہے کہ حضرت زید بن عابدہ فرزندِ حواری شہید ہو گئے تھے۔ اسی بار حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ  
کو امامت کے لئے منتخب کیا اسی لشکر کی امیری میں حضرت فاروق عام مہاجرین و انصار تھے عام منافقین نے اعتراض کیا کہ

[illegible]



يَعْلَى أَنْتَ مِنْ فِي بَابِ بُلُوغِ الصَّغِيرِ وَحِضَانَتِهِ ۝ الْفَصْلُ الثَّانِي  
عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ  
عَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَمَعْتًا يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ  
إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا كِتَابُ اللَّهِ وَعِثْرَتِي أَهْلُ  
بَيْتِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۝ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ سے فرمایا انت میں ہی بولوغ الصغیر اور حیضانہ کے باب میں ذکر کردی گئی دوسری فصل روایت  
ہے حضرت جابر سے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے حج میں عرفہ کے  
دن دیکھا جب کہ آپ اپنی اونٹنی قصواء پر غلبہ پڑھ رہے تھے میں نے آپ کو فرماتے سنا کہ اے لوگو میں  
نے تم میں وہ چیز چھوڑی ہے کہ جب تک تم میں کو قتا ہے وہ جو گے گمراہ نہ ہو گے اللہ کی کتاب اور میری  
حجرت یعنی اہل بیت ﷺ (ترمذی) ۱۱ روایت ہے حضرت زید ابن ارقم سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ

ﷺ نے قصوۃ حصوۃ کی اونٹنی کا نام تھا جسے لوگوں نے کہا کہ جو بکر کی کا کاں بنا ہوا تھا اس سے آنت نکلا کہ جسے تھے وہ نہ علم و نہ مات ۱۱

ہوئے حدیث کلمی، فہم کے کسی عمل کے ساراں کے کسی ہاتھوں کی ہلا نہیں پیت  
دست طہ میں ترے ماتہ کے کیجئے کیجئے دھیں بے دگر بیان کی اڑائے عاتے

حصوۃ انور سے محمد روح کا حلیہ اسی اونٹنی پر رہا تھا۔ ﷺ نے قرآن کے بہت کچھ میں فرم فرمایا کہ بزرگی لوگ ایک ایک اولاد اور  
گھر والے اہل بیتی فرما کر قرآن کی تعبیر فرمادی کہ

یہی کرنا حضرت کو پکڑے سے ہوا ہے ان کا احرام کوئی دوسرا نہ کرنا کہنے فرماؤں یہی کرنا اسکا مطلب یہ ہے کہ صرف اہل بیت کی کو پکڑ دینی تو چھوڑ  
صحابہ کرام کے متعلق رہتا ہے اہمال کا جویم باہم اہل بیت اندر انہیں سب کہنے کتنی میں صراحت کے ہے ہمارے ہیں محمد کے سفیری دونوں کی ضرورت سے  
اس میں اشارۃ فرمایا گیا کہ اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حواد ارادہ پاک ہوں یا اولاد صعب ہمیشہ  
ہذا بیت پر رہیں گے کسی گمراہ یا بے روہ نہ ہوں گے بعض تہ میں سے کہا کہ اہل بیت کی اطاعت ان احکام میں ضروری ہے جو  
حلال و حرام نہ ہوں مگر کسی یہ ہے کہ وہ حلال و حلال حرام نہ ہوں مگر کسی یہ ہے کہ وہ حلال و حلال حرام نہ ہوں مگر کسی یہ ہے کہ وہ حلال و حلال حرام نہ ہوں  
مست سے مزاد بات تک کے میری گمراہی علیہ ہے یہ کہوئے واسطے لوگ بعض عزائی بتیبہ و عہد میں بعض صاف پھیرل کی عات  
کیسی ان لوگوں کو رہ راست پر لاسے کی کہ سنیں کی عات سے ۱۱

فرمایا  
کہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي تَارِكٌ فَيْكُمْ مَا اِنْ تَشْكُوْهُ لَنْ تَضِلُّوْا  
 بَعْدِيْ اَحَدُهُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْاُخْرِ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَّمْدُوْدٌ مِنَ  
 السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ وَغَيْرَتِيْ اَهْلُ بَيْتِيْ وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى تَرُدَّ ا  
 عَنِّي الْخَوْضَ فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلَفُوْنِيْ فِيْهِمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَعَنْهُ  
 اَنَّ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں تم میں نہ چیز چھوڑتا ہوں کہ اگر تم اسے چھوڑو میرے بعد گمراہ نہ ہو گے  
 ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے اے اللہ کے کتاب جو آسمان سے زمین تک دھار دی ہے اے  
 اور میری حقارت یعنی میرے اہل بیت یہ دونوں جدا نہ ہوں گے حتیٰ کہ میرے پاس  
 حوض پر آجائیں گے تو غور کرو تم ان دونوں میں سے بعد کیا معاملہ کرتے ہو (ترمذی) ۱۰۸۱ روایت  
 ہے انہیں سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی اور فاطمہ

۱۰۸۱ ایسی قرآن اہل بیت سے بڑا ہے اور عظمت والا ہے اچھا ہمارے مراد تشریح  
 کریم ہے اور اخبرا سے مراد اہل بیت ہیں (ترمذی) ۱۰۸۱ ہر مطلب نہیں کہ ان دونوں میں سے ہر  
 ایک دوسرے سے بڑا، قرآن اہل بیت سے بڑا، اور اہل بیت قرآن سے بڑے اور پھر توکل واحد سہا ہونا  
 یہاں بھی اہل بیت میں سارے گھرنے والے ہیں حرمہ و رواج پاک ہوں یا اولاد۔

۱۰۸۲ جیسے اوپر سے علی بن ابی طالب ترقی کا درجہ بھی بڑا ہے۔ رسول کا ذریعہ بھی کہ اسی سے صلاح  
 ہوا ہے اسی سے انصاف ہے اے ہی قرآن ہی کے درجہ ہی پر اس کے ترقی ہوگی۔ تشریح چھوڑ کر  
 منزل تشریح اللہ کی ماں ہے جس سے اسے کوئی یا اللہ کی اماں میں آگیا (مرقات) یہ قرآن عالی اس کی دلیل  
 ہے کہ قرآن اہل بیت سے متصل ہے کہو کہ وہ اللہ کی ہی سے (مرقات)

۱۰۸۳ اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ قرآن اور اہل بیت آپس میں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے اہلبیت  
 ہمیشہ قرآن و حدیث پر عامل رہیں گے قرآن اہل بیت کے دل و دماغ اور عمل میں رہے گا۔ دوسرے یہ کہ قرآن اور اہل بیت  
 کسی جھگڑے جدا نہ ہوں گے حتیٰ کہ یہ دونوں میرے پاس حرمہ و رواج پاک ہوں گے۔ اور حضور کی مارتاہ عالی میں ان کی معاش  
 کریں گے۔ جنہوں نے ان دونوں کا حق ادا کیا۔

وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ أَنَا حَدَّثُ لِمَنْ حَارِبَهُمْ وَسَلَّمُ لِمَنْ سَأَلَهُمْ رَوَاهُ  
الْتِّرْمِذِيُّ وَكَانَ جَمِيعُ بْنُ عَمِيرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَنَتِي عَلَى عَائِشَةَ  
فَسَأَلْتُ أَيْ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَتْ فَاطِمَةُ فَقِيلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا رَوَاهُ الْتِّرْمِذِيُّ

اور حسن و حسین سے فرمایا کہ جو ان سے لڑے میں ان سے لڑنے والا پہلے اور جو ان سے صلح کرے میں ان سے صلح جو ہوں (ترمذی) ۴۶۹ عایت ہے جمیع ابن امیر سے عہ فرماتے ہیں کہ میں اپنی چوہی کے ساتھ حضرت عائشہ کے پاس گیا میں نے پوچھا کون شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پیارا تھا آپ نے فرمایا فاطمہ پھر کہا گیا کہ مردوں میں فرمایا ان کے خاوند (ترمذی) ۴۷۰

۴۷۰ اس حدیث کی بار بار اہل حضرت عائشہ صدیقہ اور امیر معاویہ اور ان دونوں کے ساتھیوں کو کارکنے ہیں کہ رسول نے حب علی سے جنگ کی تو گویا حضور سے جنگ کی اور حضور سے جنگ کھرے اس کے قریب جوب میں ایک الزامی و تحقیقی جواب دہی ہے کہ پھر ان حضرات کی آپس میں صلح بھی ہو گئی صحابہ علی و عائشہ کی صلح تو جو بھی گئی امیر معاویہ سے حب علی سے صلح کی کوشش کی پھر امام حسن نے صلح کر لی بعد ازاں اس صلح میں صلح معاویہ کی جوب تحقیقی ایک یہ ہے کہ جنگ کا لفظ اظہار غضب کے سے بھی استعمال ہوتا ہے کھر مرد ہیں ہوتا جیسے قرآن کریم سورہ حق شنک کے سے فرماتا ہے مَا دَلَا بِمُحَدِّثٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَرَحْمَةُ فَرَاتِے کہ جود ل اشتر سے دشمنی کرے اذ شتہ کا لفظ بھی ہے یہ کہ دشمنی کی جنگ کہ حب کہتے ہیں اس بزرگوں کی تجلیس و ملاقات رائے کی بنا پر تحقیق و حقی کی نہیں جوب برادران یوسف علیہ السلام یوسف علیہ السلام کو دقت متا کر بیسوں رہ کر کھر ہوئے اور حضرت سارہ خباب احمرہ اور اسماعیل علیہ السلام کو بلے آب و دودھ ٹھکڑ میں ڈالا کہ کافر نہ ہوئی تو وہ حضرات صحابہ کافر کیجئے جو مانگے دیکھو جاری کتاب امیر معاویہ ۔

۴۷۱ یہ تاملی ہے کہ وہ کے مانگے میں کہا جاتا ہے کہ خیر تبعہ معاویہ و اشتر اعلم (اشتر) ۴۷۱ ان بھی صحابہ کا نام معلوم نہ ہو سکا یہ سورہ بقرہ و سورہ آل عمران کی صحیح میں ہے معاویہ و اشتر اعلم (امرات) ۴۷۱ یہ ہے حضرت عائشہ صدیقہ کی حتی گوئی کہ آپ نے یہ نہ فرمایا کہ حضور کو سب سے زیادہ پیاری میں تھی اور میرے بعد میرے والد بلکہ جواب کے علم میں حتی معاویہ صاحب صاف کہہ دیا اگر یہ ہی سورہ حضرت عائشہ میرا سے ہوتا جواب فرماتیں کہ حضور کو زیادہ پیاری صاحب عائشہ تحقیق پھر ان کے والد معلوم ہو کہ ان کے دل باطل پاک و صاف تھے اسی لئے ان پر جو ان حضرات کو یک دھڑے کا دشمن کیجئے ہیں ۴۷۱ خیال ہے کہ محبت بہت قسم کی ہے اور محبت کی برعکس محبت میں اولاد میں سب سے زیادہ پیاری خباب فاطمہ رہ ہیں ۔ بھائیوں میں سب سے زیادہ

وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ الْعَبَّاسَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا أَغْضَبَكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ إِذَا اتَّلَقُوا بَيْنَهُمْ تَلَقَّوْا بِوُجُوهِ مَبْشَرَةٍ وَإِذَا لَقَوْنَا لَقَوْنَا بِغَيْرِ ذَٰلِكَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحْمَرَ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ إِلَّا يَأْنُ حَتَّى يُحِبُّكُمْ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ أَخَذَ عَنِّي

حدیث ہے حضرت عبد المطلب بن ربیعہ سے کہ جناب عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بہت غصہ کی حالت میں آئے تھے میں حضور کے پاس تھا حضور نے فرمایا آپ کو کس چیز نے غصہ کیا عرض کیا یارسول اللہ ہم کو قریش سے کیا تعلق ہے کہ جب آپس میں یہ دوسرے سے ملتے ہیں تو ہمیں کھڑکھڑاتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں تو اس کے سوا اور طریقہ سے ملتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے حتیٰ کہ آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا پھر فرمایا اس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کسی کے دل میں ایمان داخل نہ ہوگا حتیٰ کہ اللہ رسول کے لیے تم لوگوں سے محبت کرے نہ پھر فرمایا اے لوگو جس نے میرے چچا کو ستایا

یہاں سے اہل بیت کے بارے میں حدیث جاری ہے کہ جب عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بہت غصہ کی حالت میں آئے تھے میں حضور کے پاس تھا حضور نے فرمایا آپ کو کس چیز نے غصہ کیا عرض کیا یارسول اللہ ہم کو قریش سے کیا تعلق ہے کہ جب آپس میں یہ دوسرے سے ملتے ہیں تو ہمیں کھڑکھڑاتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں تو اس کے سوا اور طریقہ سے ملتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے حتیٰ کہ آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا پھر فرمایا اس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کسی کے دل میں ایمان داخل نہ ہوگا حتیٰ کہ اللہ رسول کے لیے تم لوگوں سے محبت کرے نہ پھر فرمایا اے لوگو جس نے میرے چچا کو ستایا

فَقَدْ أَذَانِي فَوَاتِمَاعُ الرَّجُلِ صَنُوبِيَّةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي الْمَصَارِيحِ  
عَنِ الْمُطَّلِبِ: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْعَبَّاسُ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ: وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ إِذَا كَانَ غَدَاةُ الْأَثْنَيْنِ فَأَتِنِي

اس نے مجھے بتایا کہ یزید آدمی کا چچا اس کے باپ کی شہ بہنہ ترمذی اور مصابیح میں مطلب سے  
روایت کی: روایت ہے حضرت ابن عباس سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
کہ عباس مجھ سے ہیں اور میں عباس سے ہوں بہنہ ترمذی روایت ہے انہیں سے فرماتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس سے فرمایا کہ جب پیر کا سویرا ہو تو تم اور تمہارے

اے اس کا مطلب ہے ماں جو بچہ نہ کر کوئی حضرت عباس کی بدولت سے مستثنیٰ وہ حضور کا دشمن ہے جس کا ٹھکانا اختلاف  
حضرت عباس سے جو دے وہ اس ملک میں دس میں ہند میں صرف ہر ایک میں جس کو حضرت علیؑ اور عباسؑ کا ایک باغ کے  
متعلق مختلف ٹھکانے ہیں جو ان کا گھر وہی ہے جو اس حضرت علیؑ میں وہی ہے جو ان کے کوکھ وہ دشمن کی جنگ نہ تھی۔  
لکھنؤ حالات کا اختلاف تھی

اسے صوبہ ایک حوالہ کی بدستور کو کہتے ہیں جو کہ آپؑ رحیم آباد ہی ایک دار کے شہر ہوئے ہیں اس سے چچا کو آپ کا منور کھاگی  
مطلب ہے شہر میں جیو دار کی شہر ذات اس کا ادب و مہر مہر آپ کا سا کرد طریقہ سے بروایت ابوایوب انصاری حدیث  
نقل کی کہ ایک دار حضورؐ کا گھر بڑا سے گھر بڑا تھا آپؐ نے فرمایا کہ آپؐ کے چچا خیرہ تھیں ان کے گھر دار و دوسرے  
چچا اور بڑوں والے تھے آپؐ کے چچا میں وہ مقامات

اسے اس حدیث کا مطلب بھی ہے کہ وہ جو چچا کہ میں اس سے قریب ہوں اور عباسؑ مجھ سے قریب ہیں عباسؑ میں حضورؐ سے صرف دوسری ہوا  
تھے کسی نے آپؐ کو چچا کہ آپؐ کے گھر میں وہ مقامات میں وہ گھر بڑا تھا وہی میں میری رائے ہے اس دھوا کہ  
حضرت عباسؑ میں وہ مقامات میں وہ گھر بڑا تھا وہی میں میری رائے ہے اس دھوا کہ  
قرآن میں وہ مقامات میں وہ گھر بڑا تھا وہی میں میری رائے ہے اس دھوا کہ  
انی رجب شہر میں وہ مقامات میں وہ گھر بڑا تھا وہی میں میری رائے ہے اس دھوا کہ  
کے دن بڑی جنگ ہند میں حضورؐ کے خلاف فرمایا کہ آپؐ کی ہمت کو توں کہہ سے وہ بڑا وقت کھار میں لائے گئے ہیں۔

اَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتَّى اَدْعُو لَكُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللهُ بِهَا وَوَلَدَاكَ  
فَعَدَا وَغَدَا وَنَامَعَهُ وَالْبَسْنَا كِسْفَهُ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِبُعْثَانٍ وَ  
وَلَدَيْهِ مَغْفِرَةٌ ظَاهِرَةٌ وَبَاطِنَةٌ لَا تَفَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰهُمَّ اَحْفَظْهُ فِىْ وَلَدِهِ  
رَوَاةُ التِّرْمِذِىِّ - وَزَادَ رِزْوَانُ وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِىْ

فرزند میرے پاس آؤ ملے تاکہ میں تمہارے لیے ایسی دعا کروں جس سے اللہ تم کو اللہ تمہارے فرزند کو نفع  
دے چنانچہ وہ دونوں کے ساتھ ہم سب سویرے ہی گئے حضور نے ہم کو اپنا کین بڑھایا اے پیڑیا اللہ پاک  
اور ان کے بیٹے کی ظاہری و باطنی بخشش کر سہ جو کوئی گناہ نہ چھوڑے الہی ان کی حفاظت فرما ان  
کی اولاد میں سہ (ترجمہ) اور زمین نے زیادہ کیا کہ ایسی ان کی اولاد میں سلامت مقرر

سہ معلوم ہو کہ سویرا کے دن کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے ورنہ آپ انکی اس وقت دعا کر دیتے یا اس دن صومہ کو کوئی خاص خوشی ہوگی خوشی  
اور خوشی کے وقت کی دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے حضرت یعقوب علیہ السلام سے جب ان کے لوگوں نے کہا یا اے استغفرن . ابا جان  
ہمارے لئے بخشش کی دعا کرو تو آپ نے فرمایا سویرا اسحٰرلم ربی . اگلی میں ابیدہ دعا کروں گا میںی جب میںی یوسف علیہ السلام کو  
دیکھوں گا دل خوش ہوگا تھے دعا کروں گا دعا کرے اور دعا میرے ہی زمانہ میں ہے ہاں ولد سے مراد ساری اولاد ہے . سہ بڑا حضرت  
عاس اور ان کے سارے رشتہ کے بھی اصحاب ج ہیں کہ حضور انورؐ نے انھیں اپنے کل شریف میں اپنے ساتھ لیا یہ بھی واقعہ حضرت فاطمہؑ و حسینؑ کے  
ساتھ ہو . اس سے معلوم ہو کہ دوستیہ کا دس اور دشمنیہ کا سویرا بہت اعلیٰ دن و رات ہے کیوں کہ یہ صومہ اور رات کی دعا پاک  
کا دن اور وقت ہے ہم کہیں چاہیں کہ دو شبہ کے دن میں سویرے دو دشمنیہ و دعاؤں کی کثرت کیا کریں جس دن میں ہینہ جس وقت میں اللہ کی  
کوئی نعمت دینا کرے وہ دن ہینہ وہ وقت تا قیامت برکت والا برصا ہے اہل حق و شہ قہر میں یک بار قرآن مجید چکا گزرتا قیامت وہ ہینہ وہ رات  
برکت والی ہوگی یوں ہی وہ رات الاون و دشمنیہ سویرا برکت والا ہے خصوصاً جبکہ رات لادن کا صومہ بارہ تاریخ سویرے کا وقت ان  
کا اجتماع ہو جائے تب تو سبحان اتر . سہ میں طاہری دلوں . اسی سویرے جو علمے علامہ یعقوب سہ کی معافی دیر سے آئندہ  
کے لئے اصلاح فرمادے کہ ان تک دلوں میں نہیں نہ یوب (ترغبات)

سہ میں حضرت عاس کی رات کی ورد کے اسی صومہ و امان میں رکھو یا حضرت عاس کی رات کی اولاد میں رہتے ہوئے محفوظ رکھو .  
مطلب ایک ہی ہے حال یہ ہے کہ ان برادر کو کمال شریفی سے کر یہ اتنا رہ فرما کہ یہ لوگ بظاہر چید میں مگر درحقیقت ایک ہی  
کہ ایک کس رات میں ہیں کل قیامت میں ایک صومہ کے ساتھ ہیں گئے (ترغبات)

عَقِيْبُهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ۚ وَعَنْهُ أَنَّهُ رَأَى  
جِبْرِئِيلَ مَرَّتَيْنِ وَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۚ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ دَعَا لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنِّي يُؤْتِيَنِي اللَّهُ الْحِكْمَةَ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۚ

فرما ہے ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے ۚ روایت ہے انیس سے کہ انہوں نے جبریل  
کو دوبار دیکھا ہے اور ان کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبار دعا کی تھ (ترمذی) ۚ  
روایت ہے انیس سے کہ انہوں نے فرمایا کہ میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے دوبار دعا کی کہ اے اللہ انیس حکمت عطا کر (ترمذی) ۚ

علم کی علامت، فنی ولایت ہے مطلب یہ ہے کہ کسی ماحولیت میں کی ولادہ کی ولایت قائم رہے اس میں ولید اکثر احوال غوث و قطب علم  
تشریف دہا کرتے رہے اس کی سبب ولایت سے حال ہر ماہیے اکثر علمات نے خلافت کے حسی کے سلطنت، دولت یا بیزار خیاں بہت  
محور خلافت و سلطنت ہی حاسی رہی باشندہ، مسئلہ بن بصرہ صحت ان میں فرماتے ہیں کہ میں ایک بار اپنے ولید صاحب کے ساتھ حضور  
انور کی انگاہ میں حاضر ہوا حضور کے پاس ایک صاحب تھے جو بہت ہی حسی میں تھے کچھ دیر بعد حضرت حاسی حضور انور کے پاس میر حاضر  
ہوئے پوچھا حضور دو حسی صاحب کہاں گئے فرمایا وہ جبریل تھے جس تمام دونوں یہاں آئے و جبریل نے تم سے پوچھا یہ دونوں کو کیا تھے  
میں نے فرمایا میرے چچا اور میرے چچا کا بیٹا فرمایا یہ کچھ کل جبریل ہے م نے فرمایا جبریل تم ان کے لئے دعا فرما کر و انہوں نے کہا اللہم ہادی  
حلیہ السلام اجعل منہ کنیزاً حبیباً، مرقات دوسری بار درمک حضور انور کے پاس میں ہوا حضرت وحید علی کی شکل میں دیکھا آپ  
دہاں پہنچے اتفاقاً سلام نہ کی حضرت جبریل علیہ السلام سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ اگر یہ سلام کرتے تو میں انہیں بہت  
بجھا کر دیتا حضرت جبریل علیہ السلام چلے گئے تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ اے اللہ حاسی تم کو سلام سے کسی چیز نے منع  
کی یہ واقعہ ام بیوی کے ہیں لہذا میں برایت میں ماکر اور مسیح سے اکثر اہمیت میں نقل کیا جہاں سب سے کہ حضرت جبریل کی شکل  
نشان ان حاسی نے دوبار دیکھا ان کی شکل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی نے نہ دیکھا حضور کے بھی صرف دہاں کی اسی شکل  
میں دیکھا۔ مسئلہ ایک بار حضور درمک سے اکثر علمات کو دہاں نے اپنے کہیں شریف میں لے کر دعا دی دوسری بار جب حضرت ابن  
حاسی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دہاں کے لئے فرمایا رکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم انہیں حاسی شریف لے گئے تھے اہر تشریف  
لائے پان دیکھا ہوا دیکھ کر دعا دی، دہاں، مرقات، جب حضرت جبریل بن حاسی کو قبر میں دکھا تو



وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ جَعْفَرُ يُحِبُّ الْمَسَاكِينَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُونَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَيِّنِيهِ بِأَيِّ الْمَسَاكِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ جَعْفَرَ يُطِيرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

نیت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں کہ جناب جعفر فقرا سے بہت محبت کرتے تھے اللہ ان کے بیٹھتے تھے ان سے باتیں کرتے تھے وہ آپ سے باتیں کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی کنیت ابو المساکین رکھتے تھے (ترمذی) روایت ہے انیس سے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے جناب جعفر کو رشتوں کے ساتھ جنت میں اڑتے دیکھا ہے (ترمذی) : اور فرمایا یہ حدیث غریب ہے : روایت ہے حضرت ابو سعید سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ

وَرَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْمَسَاكِينَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُونَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَيِّنِيهِ بِأَيِّ الْمَسَاكِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ جَعْفَرَ يُطِيرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

نیت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں کہ جناب جعفر فقرا سے بہت محبت کرتے تھے اللہ ان کے بیٹھتے تھے ان سے باتیں کرتے تھے وہ آپ سے باتیں کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی کنیت ابو المساکین رکھتے تھے (ترمذی) روایت ہے انیس سے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے جناب جعفر کو رشتوں کے ساتھ جنت میں اڑتے دیکھا ہے (ترمذی) : اور فرمایا یہ حدیث غریب ہے : روایت ہے حضرت ابو سعید سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ

وَرَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْمَسَاكِينَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُونَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَيِّنِيهِ بِأَيِّ الْمَسَاكِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ جَعْفَرَ يُطِيرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

نیت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں کہ جناب جعفر فقرا سے بہت محبت کرتے تھے اللہ ان کے بیٹھتے تھے ان سے باتیں کرتے تھے وہ آپ سے باتیں کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی کنیت ابو المساکین رکھتے تھے (ترمذی) روایت ہے انیس سے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے جناب جعفر کو رشتوں کے ساتھ جنت میں اڑتے دیکھا ہے (ترمذی) : اور فرمایا یہ حدیث غریب ہے : روایت ہے حضرت ابو سعید سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ

نیت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں کہ جناب جعفر فقرا سے بہت محبت کرتے تھے اللہ ان کے بیٹھتے تھے ان سے باتیں کرتے تھے وہ آپ سے باتیں کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی کنیت ابو المساکین رکھتے تھے (ترمذی) روایت ہے انیس سے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے جناب جعفر کو رشتوں کے ساتھ جنت میں اڑتے دیکھا ہے (ترمذی) : اور فرمایا یہ حدیث غریب ہے : روایت ہے حضرت ابو سعید سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا أَشْبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ إِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيِّحَانِي مِنَ الدُّنْيَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ،  
وَقَدْ سَبَقَ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ، وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ طَرَفْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُشْتَبِلٌ عَلَى شَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ فَلَمَّا

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں (ترمذی) + روایت ہے حضرت  
ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن اور حسین یہ دونوں دنیا میں  
میسرے دو پھول ہیں (ترمذی) یہ حدیث پہلی فصل میں گندہ لکھی تھی  
روایت ہے حضرت اسامہ ابن زید سے کہ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات کسی کام سے  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح تشریف لائے کہ  
آپ کسی چیز کو گود میں لیے تھے مجھے خبر نہ تھی کہ وہ کیا ہے تھ تو جب میں اپنی

ساتھ بنی تو لوگ تواری میں روایت میں درمیان میں حضرت حسن و حسین کے سردار ہیں اور جن میں تو سب ہی جوان ہوں گے بھلا اس سے  
یہ لازم نہیں کہ حضرت حسن و حسین صلی اللہ علیہ وسلم با دوسرے نبیوں کے سردار ہوں کتاب میں ہے کتاب کی معنی جوانی کی عمر  
تھا وہاں سے جس میں لکھا ہے۔ مگر ان لوگوں کی سزا گزشتہ کی جیسے باغ و اسے کو ماسے باغ میں پھول یا پڑتا ہے  
ایسے ہی دیا دروہا کی عام چیرہ دل میں مجھے حضرت حسین کو نہیں یاد ہے ہیں اولاد پھول ہی کہلاتی ہے ساتھی وی و سوا میں  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دونوں حرور جمعیت یاد ہے تھے مگر صاحب مشکوٰۃ نے صاحب معراج پر اعتراض کیا ہے کہ یہ حدیث تو پہلی  
فصل میں لکھی تھی مگر اب یہاں کر رکھوں گے اسے مگر تو میں کو معلوم ہے کہ وہ اب بھاری کی روایت تھی یہاں ترمذی کی روایت سے  
بزرگ صاحب کی کسی قدر حق سے حدیث ان دونوں سے ایک حدیث کو یاد ہے آتے ہیں۔ مگر حضرت اسامہ کی یہاں حدیث کے حالات و  
فصل میں لکھیے گئے تھے۔ مگر اس کے بعد اس کی طرف سے کہ کسی کے پاس جو یہ اب اس حدیث میں روایت کے جانے کو حدیث کہتے ہیں یا ترمذی سے  
حدیث الفصل سے اس نے لکھی کہ حدیث کہتے ہیں کہ وہ روایت میں گویا سہ کرتا ہے واسطہ الطائف لکھی تھی مجھ پر تو محسوس ہوتا تھا کہ حدیث اور کی گود  
میں کچھ ہے کہ لکھی گود اصرار ہوئی تھی مگر تیرہ چلنے لگا لکھی میرا ترمذی کی حدیث اور وہ حدیث کسی حدیث میں چھپی ہوئی تھی

كَرَعْتُ مِنْ حَاجَتِي قُلْتُ مَا هَذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَهُ  
فَإِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَى وَرَكَيْهِ فَقَالَ هَذَا ابْنُ ابْنَائِي وَابْنَا ابْنَتِي  
اللَّهُ حَمَلَنِي أَحِبَّهُمَا مَا فَاحِبَهُمَا وَاحِبٌ مَنْ يُحِبُّهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ  
وَعَنْ سَلْمَى قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ مَا يَبْكِيكِ

حضرت سے فارغ ہوا میں نے پوچھا کیا ہے جو آپ گریں بیٹے میں ملے حضور نے اسے کھولا تو حسن و  
حسین آپ کے گانوں پر تھے فرمایا یہ میرے دو بیٹے میری بیٹی کے بیٹے ہیں تمہاری بیٹی ان دونوں  
سے محبت کرتا ہوں تو میں ان سے محبت کرو اور جو ان سے محبت کرے اس سے بھی محبت کرتا ہوں ترمذی نے روایت ہے  
حضرت سلمیٰ سے کہ فرمائی ہیں کہ میں ام سلمہ کے پاس گئی وہ رو رہی تھیں میں نے کہا آپ کو کیا چیز رلاتی ہے

سے حضرت اس سبب بہت دور تک حاضر رہے انہیں کرنے رہے حضور انور علیہ السلام اس طرح بیٹھے  
رہے پیر جہنم کئے ہوئے اسی لئے آپ سے یہ پوچھنے کی ہمت کی۔

سے یہ عبارت بیان ہے، جانی کا قصی یہ ممکن میرے بیٹے میں اور خلیفہ پیری میں کے بیٹے ہیں مجھے ان سے بیٹوں جیسی محبت ہے۔  
جہاں رہے کہ حضرت نامہ بھی سر جہاں یہ خصوصیت سے کہ آپ کی ولادت صو کی مل ہے اس سے صو کی نسل ہی گویا جس میں صو کی نسل ہی ان  
نسل کی اصل بھی در نسب آپ سے مرتب ہے نہ کہ ان سے۔ ہاں صرف ان سے ہی جہاں ہے لفظ آل و دونوں پر بولا جاتا ہے  
بیٹے کی اولاد پر بھی اور میں نے اولاد پر بھی حضرت سرور مریم اندر بھی علیہ السلام کو قرآن کریم نے عمران کی آل فرمایا حتیٰ کہ ایک سورۃ  
کا نام آسمان پر ہوا اس لئے اس دن کا مقصود حضرت اسامہ کو ساما اور ناما ہے کہ اسامہ میرے حسن و حسین سے محبت کر دے کہ ان  
کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبوبیت کا درجہ سے خیال رہے کہ دلی محبت نکلی کی کر مٹ کی طرقت ایک متعدی پیر ہے۔ جہاں سے  
محبت ہوتی ہے اس کی اولاد گھر سے نہ کر دی جا کر دی گئی کر کے تیرے محبت بر حال ہے۔ لا افسوس یہ ہذا ابلد و است یہ ہذا  
ابلد رہے  
حاکم طیسرہ از دو عالم فرستہ است  
اسے خاک شہر سے کہ دوسرے دہر است

سے نبی صلی علیہ وسلم اور اہل بیت کی جو حضور کے اراد کردہ علام میں اس کی روح ہیں حضرات برائیم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کی ذاتی اور اہل بیت کی خدمت کی کرتی تھیں جناب فاطمہ زہرا کو، کاہت جیس روحہ ابوکر صدیق نے حمل بیت دیا ان  
کے ساتھ مدد کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھیں راتہ رات۔

اسلئے حضرت ام سلمہؓ نے یہ خواب دوسری عجم جگہ کے دن ویریں میں دیکھی تھی وہ وقت تھا حضرت حسینؑ کی شہادت کا مگر غریب ہے کہ خواب واقعہ کرنا سے پہلے کا ہے جس میں حضور اور نبیؐ آئے والے واقعہ کی ام سلمہ کو خبر دی ہے خاص شہادت کے دن کا واقعہ نہیں ملے نیاں رہے کہ ام سلمہ کا نام بعد میں لایا ہے والا ام سلمہ کے جناح میں تھیں سلمہ میں ابو سلمہ کی وفات ہوئی اسی سال حضورؐ کے جناح میں آئیں جو راجی ساں عمرانی سلمہ سلمہ میں وفات ہوئی واکمال۔ اتنا اور واقعہ کرنا آپ کی وفات سے دو سال بعد ہوا۔ حضورؐ اور نے آئے اسلئے واقعہ کی حضرت ام سلمہ کو کسی طرح خبر دے دی جیسے یوسفؑ عید السلام کے زمانہ میں شاہ مصر نے گاہوں اور بایوں کو کھانے پر بلے دیکھ کر واسطہ قتلہ مالی کئی سال بعد ہوا خواب میں آئندہ یا اگر مستندہ و نجات موجودہ شکل میں دکھائے جاتے ہیں۔ اسی حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوتے ہیں حضورؐ اہل بیتؑ خصوصاً صاحب حسینؑ کی تکلیف سے حضورؐ اور کو کٹر شریعت میں تکلیف ہوئی ہے حضورؐ کو یا سے بلے ضرر میں رب فرماتا ہے حدید علیہ ما عظم دوسرے یہ کہ حضورؐ اپنی وفات کے بعد کسی عالم کی سیر فرماتے ہیں اسی مسئلہ حالات کا مسئلہ فرماتے ہیں جو کہا جاتا ہے کہ حضورؐ میلاد شریف میں تشریف لیتے ہیں اس کا احوال یہ حدیث ہے میرے کہ مفسرین کی رفتار و نظر کی رفتار سے زیادہ تر ہوئی ہے۔ جو سمجھتے ہیں کہ حضورؐ اور کو کسی تشریف لے جاویں دیر آپ کے عالی میں جوتا جیسے اور میرے سماں کی یہ کرے مگر کچھ علی کی رہتا ہے حضورؐ باغیڑہا کرست کاوشہ پکڑ لیا مگر حضورؐ رہے مرنے میں سلمہ اس کی خبر پہلے کی ناخوش ہے کہ محبت کی بہت عیبیں ہیں اور دسے محبت اور قسم کی ہے اور راج سے اور قسم کی دوستوں سے اور قسم کی ویر میں حضرت

۱۵۔ معنی یہ دونوں مرد بہت کھٹے تھے مابین ان کی تھیں اس لیے سرور میں نہ لکھتے تھے جیسے کہ عامیہ لہجہ میں کہتے ہیں کہ جاتے  
نئے صاحب کہ بہت چوٹے عموں میں دیکھا جاتا ہے۔ ۱۶۔ حال۔ ہے کہ اس سو فائدہ پر جس پر صلی اللہ علیہ وسلم کو بے غامضی میں سے  
میں سے۔ منگوا کہ کسی اور کی گود میں بچا مانگتا تر فخر شریف سے اور کہ چھوٹے چھوٹے کہ بچوں کے، اس لکھنے میں ہیں اعلیٰ کر دے  
ہے۔ یہ چھوٹے چھوٹے کی، اتنی ہی حسب ان دونوں سے ۱۷۔ اس آیت کریمہ میں فقرہ معنی آیت یا طبیعت میں حکم معنی محبت یا تہ نفس  
نے اس قدر تہی ہو سکے درمیان میں کو تو یہ دہانت ہے۔

فَتَنَّهُ نَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يُمَشِيَانِ وَيَعُودَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى  
قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ  
وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ أَحَبَّ اللَّهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سَبَّطٌ  
مِنَ الْأَسْبَاطِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْحَسَنُ أَشْبَهُهُ

میں نے ان دونوں بچوں کو دیکھا کہ چلتے گرتے ہیں تو میں صبر نہ کر سکا حتیٰ کہ میں نے اپنی بات بند کر دی  
اور ان دونوں کو اٹھایا مگر (ترمذی۔ ابو داؤد۔ نسائی) یہ روایت ہے حضرت یحییٰ ابن  
مروان سے ملے فرماتے ہیں زبیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حسین مجھ سے ہیں اور میں  
حسین سے ہوں مگر اس سے محبت کرے جو حسین سے محبت کرے۔ یہ حسین اسباط  
میں سے ایک سبط ہیں مگر (ترمذی) یہ روایت ہے حضرت علی سے فرمایا کہ حسین جیسے وہ

اسے جوں ہے کہ حضرت حسینؑ کو بھیجے کے سے حدیث میں کہ حضورؐ کی صحبت ہے۔ وہ ہم نہ جانتے تھے کہ اسے بڑوں کے سے حدیث میں بھیجے  
تو بڑی صحبت ہی وہ ہم بزرگ کو ماری کہ میں بہتر آدمیوں کے سے حدیث میں مار چھوڑوں حضرت ان دونوں کے سے یہ سجدہ و ساز  
فرمایا حضرت ابوالفضلؑ ہی ہی وہی کہ کوسو سے بڑے کہ لازمی کی طرح کہ درگاہ تہجد سے وقف نہیں فرمایا بعد  
اسی جگر کہ جسے بڑے باگرم ایسا کر چیتے تو کارڈٹ ملے گی وہ نہ کارڈٹ ملے گی اس سے صحبت امانت و دینی کے کہ وہ ابوالفضل  
نے مار چھوڑی وجہ اس سے اس کا حکم شروع۔ ان حضرات بہتر درگاہ حضرت علیؑ صحابی ہیں حرمین مدینہ حجاز  
میں ترکہ جسے انہوں نے حرمین نام کیا۔ وہ تھے بھی میں حسینؑ کو کہ جس میں ہی ہم دونوں سے محبت رسولؐ کو چاہئے مجھ  
سے محبت حسینؑ سے محبت۔ اس میں سے محبت مجھ سے محبت ہے۔ یہود و احوال حضورؐ کی طریقہ و سلم کے میں طریقے اس سے  
اس نے اس قسم کی باتیں کہ کچھ نہیں اوقات انہوں نے مساکر سے روایات کی کہ میں میرے میں اور حسینؑ علیؑ کے اس  
کا مطلب یہ ہے کہ بڑے جناب و مانا کا برکت جھوٹا مذاہب کا یہ تقسیم اہل کرم کے سے ہے دیکھو اوقات۔

اسے سجدہ و درگاہ میں کی تڑا تک نہ اور تا میں بہت ہی جیسے حضرت یعقوب علیہ السلام کے سے اسباب  
کہلاتے تھے کہ ان سے حضرت یعقوب علیہ السلام کی اصل تریف۔ محبت علیؑ رب فرماتا ہے و نطعمنا  
انما عننا اسباب اسباب ایسے ہی میرے میں سے میری نسل چلتے گی اور ان کی اولاد سے

نَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصُّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ وَالْحُسَيْنُ  
أَشْبَهَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ دَوَاكُ  
الرُّمْدِيِّ ۚ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لَا فَنِي دَعَيْنِي أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْبَحْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَفْرِدَنِي  
وَلَكِ فَلَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ

سور کے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ تھے لہٰذا حدیث میں اس کے نیچے کے عقد  
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت مشابہ تھے (ترمذی) ۛ روایت ہے حضرت حذیفہ  
سے فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ مجھے اجازت دو کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خدمت میں جاؤں آپ کے ساتھ مغرب پڑھوں اور آپ سے عرض کروں کہ میرے والد تمہارے لیے دعا لے  
مغرب کریں تو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کے ساتھ مغرب

مشرق و مغرب پڑھے گی دیگر لوگ سادات کرام مشرق و مغرب میں ہیں اور یہ بھی دیکھو کہ کہ حسن بدیع پور پور سے ہیں جیسی سید بیت  
سیدہ ہیں اسی فرمان مال کا ظہور ہے ۔

لے جال ہے کہ حضرت طاہر زہراؑ ہر تاقدم ہر شکل میں صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے عرض کیا ہے ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر کو دیکھا کیا نظارہ جن آنکھوں نے تفسیر نبوت کا

دور آپ کے حاضر و ناظر ہیں یہ مشابہت تقسیم کردی گئی تھی یہاں اشہر با تواریخ ہے بابا علی کا یا امام تفسیل ہے معیج کا حضرت حسین  
کی چٹائی قدم شریف اور ایڑی مائل حضور کے مشابہت میں حدیث دہلیہ الصلوٰۃ والسلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قتل  
مشابہت بھی اس کی نسبت ہے جو یہ کسی عمل کو حضور کے مشابہت کرے تو اس کی کشتی بوجہ جال ہے من تشاء تقوم جہنم و من یحذر جہنم  
یجتنہا من تشاء ۛ اس کی عورت بیت کا کہ عاں ہر کا اس نے یہ حدیث مضامین ال بیت کے سلسلے میں دلی گئی ۔

سے حضرت حذیفہ کا گھر مسجد سوی شریف سے کچھ مایہ پر تھا اس نے اس کو ل کی والدہ نام کے وقت گھر رہنے کی تاکید  
فرمان تیس مسجد سوی شریف میں مگر کہنے کی عادت ہوئی تھی انہیں یا حضرت حذیفہ پر روت تھا اپنے پر اپنے اپنے فرمایا کہ عاں مجھے آج وہاں حاضری  
کی اجازت دے دیجئے ۔ سہ یعنی رات میں حضور سے شریف کرم کے پاس بیٹھ کر کہتا ہے مجھے عرض کرو میں کرنے کا اچھا موقع ملے گا ۔ اس  
نے رات میں حاضری کی اجازت مانگی ۛ



فَصَلِّ حَتَّىٰ صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْقَلَبَ فَتَبِعْتُهُ فَمَعَ صَوْتِي فَقَالَ مَنْ هَذَا أَحَدًا يَفْعَلُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَلِأُمِّكَ إِنَّ هَذَا أَمَلْتُ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَ نِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةٍ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ رَأَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ

پیش آپ نے مغرب پڑھی حتیٰ کہ عشاء میں نہ پھر حضور واپس ہوئے میں آپ کے پیچھے گیا حضور نے میری آواز سن کر فرمایا یہ کون ہے کیا حذیفہ میں نے کہا ہاں فرمایا تمہاری کیا حاجت ہے اللہ تمہیں اور تمہاری ماں کو بخشے گا یہ ایک فرشتہ ہے جو اس رات سے پہلے زمین پر کسی نہیں اترتا اس نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ مجھے سلام کرے اور مجھے بشارت دے کہ نہ طرہ جنتی لوگوں کی بیویوں کی سردار ہیں ستھ اور حسن و حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں ستھ (ترمذی) اور کہا کہ یہ

اسے یہی میں نے نماز مغرب حضور انور کے ساتھ پڑھی پھر عشاء تک حضور کے پاس حاضر رہا بعض مشائخ کرام مغرب سے عشاء تک نوافل اور وظائف پڑھتے ہیں اسے ایجاد مائیں العشاء میں کہتے ہیں اب بھی تحریر منورہ میں مسلمان مغرب کی نماز کے بیٹے مسجد نبوی شریف میں جاتے ہیں تو مشاہیر و بزرگ کرتے ہیں ستھ حضور انور نے نور نہایت سے حضرت حذیفہ کو بھی جان لیا ان لوگوں کی حاجت بھی معلوم کر لی کہ یہ کیوں آتے ہیں بعد ازیں پر پیغمبر کے دل کی حالت ظاہر ہو کہ فرمایا ائمہ مجاہد ہم سے محبت کرتا ہے ہم اس سے محبت کرتے ہیں اس پر انسانوں کے دل کے حالات دل تمنا میں کیسے غرق رہ سکتی ہیں وہاں عرض کرنے کی ضرورت ہی نہیں انھیں پہچاننا حاجتیں مل رہی ہیں سب معلوم ہیں۔ شمعیں بہ قدرت کی تحریریں جاتے ہیں اور تقریریں جاتے ہیں بخشش کی تدبیریں جاتے ہیں وہ ہے رحمت والا۔ جن کا نام ہے محمد بن سے دو جگہ ہے احبب الہ!

ستھ اس فرشتہ کا نام روایات میں نہیں آیا ہر حال رحمت کا خاص فرشتہ ہے غلامِ رحمت ہے۔ ستھ اس کی شرح پہلے گزر چکی کہ جناب سیدہ فاطمہ زہرا جنتی مومنین کی بیویوں کی سردار ہیں لہذا اس سے لازم یہ نہیں آتا کہ وہ جناب خدیجہ الکبریٰ اور عائشہ صدیقہ کی بھی سردار ہوں کیونکہ وہ تو سید الانبیاء کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ ستھ اس کی شرح پہلے گند گئی جو لوگ جوانی میں وفات پا گئے اور تھے جنتی ان کی سردار حضرت حسین کریم ہیں لہذا آپ دونوں بیویوں کے سردار نہیں کیونکہ کوئی نئی جوانی میں دنیا سے تشریف نہیں لے گئے۔ جنت میں سب ہی جوانی ہوں گے۔

هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ۖ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَرْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ  
 الْمَرْكَبُ سَأَكْبِتُ يَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعَمْ  
 التَّرَاكِبُ هُوَ سَوَاءٌ التِّرْمِذِيُّ ۖ وَعَنْ عُمَرَ أَنَّهُ فَرَضَ رِئَاسَةً فِي  
 ثَلَاثَةِ آلِيفٍ وَخَمِيسَاةٍ وَفَرَضَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فِي ثَلَاثَةِ  
 آلِافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَيْدِي لَمْ فَضَلَتْ أَسَامَةَ عَلَى قَوْلِ اللَّهِ  
 مَا سَبَقْتَنِي إِلَى مَشْهَدٍ قَالَ لِأَنَّ تَرِيدًا كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

حدیث غریب ہے ۴ روایت ہے حضرت بن عباس سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم حضرت حسن ابن علی کو اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے کہ ایک آدمی نے کہا  
 اسے ساجز اسے تم بہت چلی ساری پر سوار ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ سوار بھی تو اچھا  
 ہے ۵ (ترمذی) ۶ روایت ہے حضرت عمر سے کہ آپ نے اسامہ کے لیے تین ہزار  
 پانچ سو مقرر فرمائے اور عبد اللہ ابن عمر کے لیے صرف تین ہزار مقرر فرمائے ۷ عبد اللہ  
 ابن عمر نے اپنے والد سے عرض کیا کہ آپ نے اسامہ کو مجھ پر ترجیح کیوں دی ۸ عبد اللہ کی قسم وہ کسی موقع  
 میں اس سے آگے نہ بڑھے ۹ فرمایا اس لیے کہ زید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰ حدیث احمدیہ بڑا ہی معتبر (مرحمت) ۱۱ یعنی اسے دیکھنے والے کو نے یہ تو دیکھا کہ جناب حسن کی سواری بی نظیر  
 تھی اللہ علیہ وسلم کا کندھا ہے یہ نہ دیکھا کہ سواری سید الشہداء ہے اور سید الاولیاء حضرت علی کا فرزند و بلند ہے اور سیدۃ النساء  
 فاطمہ زہرا کا خلیفہ جگر ہے سید الانبیاء کا نور و نور ہے رضی اللہ عنہ آپ کا لقب ہے مالک و دانش رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
 نے اپنے زمانہ خلافت میں مشہور صحابہ کے لیے بیت المال سے سالانہ وظیفے مقرر فرمائے تھے ان کے گزروے کے واسطے اس  
 سلسلہ میں اپنے محبوب ترین فرزند کا سالانہ وظیفہ تین ہزار درہم مقرر فرماتے اور حضرت اسامہ کے لئے ساٹھ تین ہزار درہم مقرر  
 کیے یعنی پانچ سو درہم زیادہ تھے چونکہ وظیفے کی زیادتی کسی وجہ کی زیادتی کسی کی علامت ہوتی ہے اس لیے جناب عبد اللہ نے سو  
 فرمایا مال ہوس یا حضرت اسامہ پر حسد سے نہ کہ اس کے مشابہ کے معنی میں حامی کی جگہ یعنی مجلس اس سے مراد عام مجلس غیر ہے  
 طبعی ہوسا عمل جہاد کی ہوسا جگہ بعض سلا میں نے فرمایا کہ اس سے مراد جہاد ہے یعنی ایسی کوئی مجلس خیر نہیں گزری جس میں اسامہ شریک

داشتم

أَمْنَعُهُ قَالَ نَرِيدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَا أَخْتَارُ عَلَيْكَ أَحَدًا قَالَ قَرَأْتُ  
رَأَى أَخِي أَفْضَلَ مِنْ رَأْيِي - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ - وَعَنْ أُسَامَةَ ابْنِ  
نَرِيدٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبَطَتْ وَ  
هَبَطَ النَّاسُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَقَدْ أَصِمْتُ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا فَأَعْرِفُ أَنَّهُ يَدْعُوَنِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

تو میں انہیں منع نہ کروں گا بلکہ جناب زید نے کہا یا رسول اللہ! میں آپ پر کسی کو ترجیح نہ دوں گا بلکہ  
فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی کی رائے سے بہتر دیکھ لی (ترجمہ) ابو سعید حضرت سامہ  
ابن زید سے فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت بیمار ہو گئے تو میں اور دوسرے  
لوگ مدینہ آئے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا بلکہ جب کہ کلام  
فرمانا بند ہو چکا تھا تو حضور نے کوئی بات نہ کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ بھر رکھنے  
اللہ تعالیٰ کے میں پہچان گیا کہ آپ میرے لیے دعا میں فرما رہے ہیں (ترمذی) ۴

۱۔ یعنی اگر یہ سب سے گھر جانا چاہیں تو بے جا وہیں انہیں منع نہیں کروں گا بلکہ میں آپ پر میرے ماں باپ بھائی برادر خدوہوں  
میں آپ کے پاس رہنا چاہتا ہوں ماں باپ کے پاس جانا نہیں چاہتا۔ اے میرے در سے در نہ کریں آپ کی خدمت میں دنیا  
کی ساری نعمتوں سے افضل ہے بلکہ میں نے انہیں حضور کے فراق کا شورہ دیا انہوں نے وصل چاہا وہ مجھ سے بہتر  
واسے واسے تھے انہوں نے حضور کو اختیار کیا بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے کچھ پہلے مجاہدین و انصار کا  
ایک لشکر روانہ فرمایا جس کے سردار حضرت اسامہ ابن زید تھے یہ لشکر اسی مقام جرف میں پہنچا تھا جو مدینہ منورہ سے باہر قریب  
ہی ہے کہ اسے پتہ نہ تھا کہ حضور انور کو سخت بیمار اور دردمند ہے یہ سب لوگ یہ خبر و مشقت اثر میں کر مدینہ منورہ واپس آ گئے  
یہاں یہ واقعہ کہ جسے جو تکہ جرف مدینہ منورہ سے ایسا اونچا ہے جیسے عرفات مکہ معظمہ سے اس لیے بیہوش فرمایا یعنی میں اور ان لوگوں  
مدینہ منورہ کے ارد گرد کی زمین مدینہ سے ادنیٰ ہے خود مدینہ پاک نشیمن حصہ میں واقع ہے اس لیے ارد گرد کی زمین کو عوامی کہا  
جاتا ہے اور قاتل ہشت حضرت اسامہ اب جو حاضر بدگاہ ہوئے تو حیات شریف کے آخری لمحات مجھے زبان بہ لک سے کلام فرما رہا تھا  
کر دیا تھا اس لیے حضور نور سے دعا فرمائی جیسے حضرت اسامہ نے فرست دیکانی سے سمجھ لیا حضرت اسامہ خوش

وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ : وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنَجِّيَ مُخَاطَأَ أُسَامَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَعْنِي حَتَّى أَتَاكَ الَّذِي أَفْعَلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَحَبِّهِ فَإِنِّي أُحِبُّهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ : وَعَنْ أُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاذِنَانِ فَقَالَ لِأُسَامَةَ اسْتَأْذِنْ لَنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى وَالْعَبَّاسِ يَسْتَاذِنَانِ فَقَالَ أَتَدْرِي مَا جَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا قَالَ لِيَكُنِي أَدْرِي إِشْذَنْ لَهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ أَمَّا أَهْلُكَ أَحَبُّ

اللہ فرمایا یہ حدیث غریب ہے۔ روایت ہے حضرت عائشہ سے فرماتی ہیں کہ نبی سے اللہ علیہ وسلم نے اسامہ کے ناک صاف کرنے کا ارادہ کیا ہے تو جناب عائشہ نے عرض کیا مجھے اجازت دیجئے کہ ہر کام میں کہیں فرمایا اسے عائشہ ان سے محبت کر دیکر میں اس سے محبت کرتا ہوں لہذا تم بھی یہ روایت ہے حضرت اسامہ سے فرمایا کہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ جناب علی و عباس آئے اجازت داخل چاہتے تھے انہوں نے اسامہ سے کہا کہ ہمارے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت سے تم میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں اجازت مانگ رہے ہیں فرمایا کہ ہانتے ہو کیا مقصد انہیں یہاں کیا ہے میں نے کہا نہیں فرمایا لیکن میں جانتا ہوں انہیں اجازت مجھے دے دو ورنہ میں حاضر ہوں عرض کیا یا رسول اللہ! ہم یہ چاہتے ہیں کہ حضور کو اپنے

سے کہ انہوں نے حضور کی آفریں دعائیں لے لیں۔ اسے حضرت اسامہ ابن زید بھی تھے۔ حضور کی گود میں تھے کہ ناک انکی منورہ نے اپنے دست اقدس سے ناک صاف کرنا چاہی جیسے مونا گود کے چوڑے کے بیٹے کیا جاتا ہے۔ چنانچہ حضور کی محبت رکھ کر ایمان ہے۔ اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی علامت یہ ہے کہ حضور کے ہر محبوب سے محبت ہو جاتی کہ مدینہ منورہ کی گلی کوچوں کے کسی کو شہر سے چھوٹنے کو شہر سے محبت کرے۔ شعر

ومن مدھو حب الدیار لا ہلھا و لئلا یفسد فیما یشتقون مدھب

اسے یعنی میں حضور کے دزدانوں پر دردمان ہیں کہ بیٹھا تھا۔ مجھے اس ورک و ربانی مل جاوے وہ بادشاہ سے، ففضل ہو جائے۔ لکھ اگر دروان پر کوئی نہ ہو تو سلام محازت بلند آواز سے کہو کہ اندر آؤ اور بیٹھے اور اگر کوئی جو تو اس کے ذریعہ سے اجازت حاصل کرے یہاں یہ ہی دوسری صورت تھی۔ لکھ یعنی ہم تو نبوت سے ان کے دل کے ارادے جانتے ہیں جس پر عرض فرمائی

إِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ قَالَا مَا جِئْنَاكَ فَسَأَلْنَاكَ عَنْ أَهْلِكَ  
قَالَ أَحَبُّ أَهْلِي إِلَيَّ مَنْ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ أَسَامَةُ بْنُ  
زَيْدٍ قَالَا ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ إِخْرَهُمْ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهَجْرِ

گھر والوں میں کوئی زیادہ پیارا مجھے نہیں آیا اور نہ بنت محمد وہ بڑے ہم آپ کے اہل بیت کے تعلق پر پہنچنے میں آئے  
ہیں فرمایا میرے گھر والوں میں مجھے زیادہ پیارا وہ ہے جس پر اللہ نے بھی انعام کیا اور میں نے بھی انعام کیا ہے  
یعنی اسامہ ابن زید تک وہ بڑے پھر کن فرمایا علی ابن ابی طالب تک تو جناب عباس نے کہا  
یا رسول اللہ آپ نے اپنے چچا کو ان سب سے آخر کر دیا ہے فرمایا کہ علی تم سے ہجرت میں سبقت

لیا ہے چیز ظاہر ہو اس سے کیا چھپے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے خوب فرمایا یہ شعر

دن فرشتے پر ہے تری نظر سر مشش پر ہے تری نگاہ  
ملکوت و ملک میں کوئی شے وہ نہیں تو تجھ پہ عیاں نہیں

اسے یعنی حضور فرمادیں کہ آپ کو زیادہ پیارا کوہ ہے۔ تاکہ ہم اس کی محبوبیت پر ایمان لائیں اور ہم جس اس سے محبت کریں گے  
وہاں اہل سے مراد اور ہے یعنی ہم محبت دل و تنہ تعلق نہیں پوچھتے ہم تو دوستوں کی دوستی کی محبت کے تعلق حضور سے  
پوچھنے آئے معلوم ہوا کہ محبت کی بہت قسمیں ہیں و دوست کی محبت زوجیت کی دوستی کی وفیہ وفیرہ ان ہر قسم کے محبوبوں  
میں ایک ایک سرور محبت و ولادت میں عالم ہر سرور میں اور غمہ زوجیت میں مائتہ صدیقہ اور خدیجۃ الکبریٰ علی واکل ملکہ  
اس فرمان عالی میں اس آیت کریمہ کی طرف اشارہ ہے۔ اذ نفوس لندی اعلم اللہ علیہ وانعمت علیہ امساک علیک رجعت۔

یہ آیت حضرت زید ابن عارضہ کے تعلق سے ہے ان پر اللہ نے یہ احسان کیا کہ انھیں ایمان عرفان کی دولت بخشی حضور انور احسان  
کیا کہ انھیں اپنا صحابی بلکہ اپنا منہ بولا میراث بنا دیا معلوم ہوا کہ حضور بھی اللہ کے بندوں پر انعام احسان کرتے ہیں بلکہ اگرچہ یہ  
انعام و اکرام حضرت زید پر ہوئے مگر چونکہ جناب اسامہ ان کے فرزند ہیں اس لیے وہ بھی سی انعام سے فیض یافتہ ہوئے  
سبحان اللہ یہاں حضرت علی کو محبوبیت میں جناب اسامہ ابن زید کے بعد درج کیا معلوم ہوا کہ محبوبیت انصافیت کو لازم نہیں تمام  
کے نزدیک حضرت علی جناب اسامہ سے افضل ہیں مگر یہاں محبوبیت میں ان کو مقدم فرمایا گیا۔ ہم یہ عرض کر چکے ہیں محبت کی  
زوجیتیں مختلف ہیں ایک قسم وہ ہے جس میں جناب اسامہ محبت علی سچکے ہیں۔ ان پر تقدم میں ملکہ یعنی یا رسول اللہ میں تو حضور  
انور کا چچا ہوں اور جناب علی چچا زاد ہیں پھر ان کو مجھ پر مقدم کریں فرمادیا کہ کی وجہ یہی سمجھ میں نہیں آئی خیال رہے کہ یہ سوال  
واقعا میں حضور انور پر اعتراض کفر ہے جو فرمایا بالکل حق فرمایا۔

سَوَاهُ التَّرْمِذِيُّ - وَذَكَرَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صَنَوَائِدَهُ فِي كِتَابِ الزَّكَاةِ  
الْفَضْلُ الثَّالِثُ - عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْخُرَيْثِ قَالَ صَلَّى أَبُو بَكْرٍ  
الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي وَمَعَهُ عَلَى فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبِيَّانِ  
فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے لگے ہیں (ترمذی) یہ حدیث کہ عم الرجل صنوایہ کتاب الزکوۃ میں ذکر کر دی گئی ہے

تبیسری فصل روایت ہے حضرت عقبہ ابن حارث سے کہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر نے  
عصر کی نماز پڑھی پھر نکلے چل رہے تھے آپ کے ساتھ حضرت علی تھے تو حسن کو دیکھا بچوں کے ساتھ  
کھیل رہے تھے انہیں اپنے کندھے پر اٹھایا اور فرمایا میرے باپ صدقے سے تم نبی سے اللہ علیہ السلام

سے کہوں کہ اے عباس تم نے کہہ سنا ہے مدینہ منورہ کی وفدِ ہجرت فتح مکہ کہ دنیا کی جیکہ ہم تم کو راہ میں مل گئے تھائی ہجرت  
توں ہو گئی مگر جناب علی تو ہماری ہجرت کے بعد ہی عمرت کر کے مدینہ منورہ پہنچ چکے تھے فیصلہ رہا کہ حضرت عباس کے ایمان  
کے متعلق اختلاف ہے کہ ایمان کب لائے بعض نے فرمایا کہ فتح مکہ کے دن ایمان لائے اور ایمان لائے؟ ہجرت کے بیٹے نکلے  
بعض نے فرمایا کہ آپ بدر کے دن ایمان لائے جیکہ حضور نے خبر دی کہ عباس آپ میری بی بی ابوبکر کو چار سو درہم دیکر جنگ بدر میں  
شہادت کے بیٹے نکلے تھے حضور کا یہ حکم دیکھ ایمان لائے بعض کے نزدیک حضور کی ہجرت سے پہلے ایمان لا چکے تھے بہر حال  
ظہور ایمان فتح مکہ کے دن ہوا وہی نے فدوک میں قتل فرمایا کہ حضور فرماتے ہیں میرے بھائیوں میں میرے مرنے کے بعد چاروں میں بہتر مرد  
ہیں بعض روایات میں ہے کہ ایک دن حضرت عباس ابو سفیان، عمار اور سلمان فارسی حضرت عمر کے دو انیسے پر گئے اور ان کے  
وہاڑت مانگی خادم نے کہا کہ یہ ہے عمار ان میں اس پر ابو سفیان نے جناب عباس سے کہا کہ میرا ہمارے غلاموں کو میری ترجیح دیتے ہیں  
حضرت عباس نے کہا کہ ہم اسلام میں ایمان لائے بعد ازاں ہمارے جڑی ہے۔ (مرآت) لکھ آپ صحابی میں نازل ہیں بعد ازاں  
کی اولاد سے ہیں فتح مکہ کے دن ایمان لائے کہ حضرت عباس (مرآت) لکھ مٹی حضرت ابو بکر صدیق نے جناب جسی کو پیار محبت سے  
اپنے کندھے پر اٹھایا باہی کے معنی یہ نہیں کہ میرے باپ کی قسم کہ غیر خدا کی قسم منوع ہے بلکہ اس کے معنی ہیں کہ میرے باپ  
تم پر قدرتم پر قربان یہ ہے جناب صدیق کی محبت اہل بیت علیہ السلام سے لکھ مٹی اسے جسی تھادی شکل حضور انور سے مٹی  
جسی ہے اپنے والد جناب علی سے نہیں مٹی جاتی خیال رہے کہ حضور سے بالکل مشابہت مخلوق میں کسی کو نہیں ہو سکتی اللہ  
تعالیٰ نے حضور کو پیشانی بنایا ہے۔ شعر

انہیں خالق نے اپنے حسن کے سانچے میں ڈھال دیے وہ آئے اس جہاں میں سب حسینوں سے حسین بن کر



لَيْسَ شَيْئًا بَعَلِيَّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۖ وَعَنْ أَنَسٍ  
قَالَ أَرَى عُبَيْدَ اللَّهِ ابْنَ زَيْيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ فِي طُفْتِ فَجَعَلَ  
يَنْكُتُ وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْئًا قَالَ أَنَسٌ فَقُلْتُ وَاللَّهِ إِنَّهُ كَانَ  
أَشْبَهُهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَحْضُوبًا بِالْوُسْعَةِ

کے ہم شکل ہو علی کے ہم شکل نہیں اور علی ہمیں رب سے تھے (بخاری) ۶ روایت ہے حضرت  
انس سے فرماتے ہیں کہ عبید اللہ ابن زیاد کے پاس حضرت حسین کا سر لایا گیا تھ تو طشت میں رکھا  
گیا تھ وہ ٹھونکنے لگا تھ اور ان کے من کے متعلق کچھ کہا حد حضرت انس کہتے ہیں کہ میں نے کہا  
کہ اللہ کی قسم یہ سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تم شکل تھے تو آپ صدمہ کا خطاب لگائے ہوئے تھے کہ

عرب کے واسطے رحمت، جو کہ واسطے رحمت وہ آئے لیکن آئے رحمتہ للعالمین ہو کر

اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی شکل نمونہ ہے حضور کے شکل مبارک کی بعد ازیں حدیث حضرت علی کی اس روایت کے خلاف  
ہیں کہ حضور کا مثل نہ پہنچے دیکھا گیا نہ بعد میں (مرقات) کہ وہاں پوری شہادت مراد ہے وہ انفس کا ایک فرقہ مرید ہے وہ  
کتا ہے کہ حضرت علی حضور سے ایسے مشابہ تھے جیسے کو کوسے سے حسب سہل و آسانی تو حضرت علی حضور کے پاس تھے  
ہم شکل کی وجہ سے حیرت و حوکھا کھا گئے اور کچھ ای کے حضور کو پوچھ اور نبوت دے گئے، مرقات شاید بعد میں رب نے فرمایا  
ہو گا غیر آپ جیسے دو سالہ یہ شخص عبید اللہ ابن عبد اللہ ابن زیاد تھے جیسے یہ یزیدی معاویہ کی بیٹے کو فدا کر رہا تھا اس نے حضرت  
حسین رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں شکر تیار کیا یہ مرد درشت چھیاٹو بھری میں مقام مومل میں (درایم) مالک ابن شتر غصی کے  
ہاتھوں قتل کیا گیا تھ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک، ایک طشت میں رکھ کر اس مرد کے سامنے پیش کیا گیا واقعہ کربلا  
کے واقعہ پر صباں اس کا ذکر ہے سٹھ سی ایک پھری سے جو اس کے ہاتھ میں تھی اس سر مبارک دانت اور ناک شرف میں نکلیں  
لگائے لٹاکے سوچتے ہوئے یہ حرکت کر رہا تھا تھ اس نے تو آپ کے من کی تعریف کی خواہ بغور تسخیر و واقعی یا آپ کے  
متعلق برے الفاظ بولے کہ آپ حسین نہیں ہیں۔ مے تو آپ نے صبر کا شہرہ سنا تھا یہ تو کچھ عجیب نہیں، مگر سب سے معنی قوی میں بھی  
کمزوری کی روایت سے آ رہا ہے ۵۵ فارسیہ سے کہ حضرت انس کا یہ فرمان اس کی تائید کے لئے سید معنی واقعہ عام حسین  
بر سے ہی خوبصورت و حسین تھے تجھے ان کے مقابلہ میں شرم کرنی چاہئے تھی۔ یہ حضور کے ہم شکل تھے تو نے کس چاند کی  
صوت کو خاک میں ملا دیا تھ اس کی تحقیق ہم گزشتہ میں کر چکے ہیں کہ خالص و سمر سبز رنگ دیتا ہے مگر  
ہندی سے مل کر تو پکا مال رنگ دیتا ہے اور اگر ہندی سے غالب ہو سیاہ رنگ دیتا ہے ظاہر یہ ہے کہ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِئْتُ  
بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِقَضِيْبٍ فِي أَنْفِهِ وَيَقُولُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ  
هَذَا حُسْنًا فَقُلْتُ أَمَا لَمْ تَدْرَكَ مِنْ أَشْبَهِهِمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ  
بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(بخاری) اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ میں بن زیاد کے پاس تھا کہ حضرت حسین کا سر لایا گیا تو وہ  
آپ کی ناک میں پھڑی مارنے لگا اور کہنے لگا — کہ میں نے اس جیسا حسین نہ دیکھا تو  
میں نے کہا کہ آپ سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم شکل تھے لہٰذا اور ترمذی نے  
کہا یہ حدیث صحیح بھی ہے حسن بھی غریب بھی + روایت ہے ام الفضل بنت حارث  
سے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں

حضرت حسینؑ نے حاضر و حاضر نکایا ہوا تھا اور داڑھی شریف کا رنگ ہر انتھا اور اگر سیاہ رنگ ہو۔ تب بھی  
آپ کو جائز تھا کہ آپ غازی تھے۔ غازی کو سیاہ خضاب جائز ہے بلکہ موسوع ہے۔ لہٰذا اس حدیث سے  
سیاہ خضاب کے جواز پر دلیل نہیں پکڑی جاسکتی۔

سلحہ طرانی کی روایت میں ہے کہ ابن زیاد سے حضرت حسینؑ کی آنکھوں اور ناک شریف میں پھڑی لگائی رہی نے  
کہا کہ یہ بال سے ایسی پھڑی ہٹائی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ان مقامات کو برسرہ دینے تھے  
جہاں تو پھڑی لگنا ہے۔ تب دوبار کیا۔ بخاری روایت حارث بن عمر سے کہ جب ابن زیاد اور اس کے ساتھیوں کے  
کٹے ہوئے سر لائے گئے تھے۔ ہر سب سر ایک پشت میں تھے کہ شور مچا وہ آیا وہ آیا دیکھا تو بیک سایہ آیا جو ان  
زیادہ کے مساک اور آنکھوں میں صحر درجہ لگی بھر شور مچا وہ آیا وہ آیا صحر ہی سایہ آیا اور اسی طرح ای دوبار کے سر اور ناک میں  
گھسا پھر چلا گیا۔ (زہرات ربیعہ) کی گستاخ کی سرزد میں یہی امری سرائتی سے یہ حقیقت ترویج سے بھی روایت فرمائی۔

سلحہ آپ کا نام لیا۔ غارہ ہے کیسے ام الفضل حضرت حسینؑ کی مدد میں اور عباس کی اکثر مدد آپ سے ہی ہے حضرت یحییٰ و مر  
کی بہن ہیں۔ خضاب حدیث کے بعد پہلے آپ ہی اصل راہ میں رہی اللہ تعالیٰ (مرآت)

فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ رَأَيْتُ حُلْمًا مِنْكَ اللَّيْلَةَ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ  
إِنَّهُ شَدِيدٌ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ رَأَيْتُ كَأَنَّ قِطْعَةً مِنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ  
وَوُضِعَتْ فِي حَجْرِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ خَيْرًا  
تَلِدُ فَاطِمَةً إِنْ شَاءَ اللَّهُ غُلَامًا يَكُونُ فِي حَجْرِكَ فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ  
فَكَانَ فِي حَجْرِي كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ  
يَوْمًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ  
كَانَتْ مِنِّي الْيَتَامَى فَإِذَا عَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْرِيْقَانِ

بویں یا رسول اللہ میں نے آج رات ایک خطرناک خواب دیکھا ہے ملہ فرمایا کیا ہے بولیں حضور بہت  
خطرناک ہے فرمایا وہ کیا ہے بولیں میں نے دیکھا جیسے کہ آپ کے جسم کا ٹکڑا کٹ رہی ہو  
میں رکھی گیا ملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اچھی خواب دیکھی ہے  
اسی اشارہ اللہ فاطمہؑ کا جس نے گی وہ بچہ تمہاری گود میں رہے گا ملہ چنانچہ جناب فاطمہ  
نے حضرت حسینؑ کو جنم دیا وہ میری گود میں رہے جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
پھر میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوئی انہیں آپ کی گود میں دیا پھر  
میرا دھیان بہت گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے ملہ

ملہ ہاں منکر بھی مروج! حرام بھی حلال! کبھی حرام ہے کبھی حلال ہے تو میرے حلال میں ہر شے ہی  
حلال اور حرام ہے۔ ملہ حرام کے کسر سے کسی کو اور حلال کے کسر سے کسی کو حرام نہیں کہ جس کو حرام اور حلال کے کسر سے  
کھانا پینے کی گور میں نامت ہی حرام ہے۔ ملہ جی صاحب فاطمہؑ کے ہوتے ہیں ان کے جنا ہوگا اور تم اسے اپنی گود میں کھلا  
کر دو گی۔ حضرت حسنؑ میرے جسم کے لیے دھڑکا کھڑا ہیں۔ اب وہ کبھی نہ ہوگا۔ ملہ حضورؐ ہر اکھڑا ہوا جسم  
بطور عورت صاحب امام حسنؑ کی پرورش کرتی تھیں صاحب ہیں۔ ہر جس جو فاطمہؑ کے بطن شریف میں اور امام حسنؑ کی پرورش  
ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گور میں۔ ملہ

شہید بھی مجھے بہرہ نہیں لگا کہ حضورؐ اور کے دوسرے کی ابتدا کے بعد ہی کونکر مراد صاحب اتفاق بہت گیا تھا میں نے حضورؐ کو مرگیا  
کہا تو آپ کو رو دھڑکا دوسرے ملہ

الذُّمُّوعَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ يَا بَنِيَّ أَنْتَ وَأُرْقَى مَا لَكَ قَالَ أَتَانِي  
جَبْرِئِيلٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أُمِّي سَقَتُلُ ابْنِي هَذَا فَقُلْتُ  
هَذَا قَالَ نَعَمْ وَأَتَانِي بِتَرْبَةٍ مِنْ شُرْبَتِهَا حَمْرَاءُ وَعَيْنُ ابْنِ عِيَّاسٍ  
أَنَّهُ قَالَ سَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَى النَّاسُ ذَاتَ

دعائی میں کہ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ آپ پر میرے ماں باپ خدا ہوں یہ کیا ہے ملے فرمایا میرے پاس  
جبریل علیہ السلام آئے تھے مجھے خبر دی کہ میری امت میرے اس فرزند کو قتل کرے گی مکہ میں نے کہا اس کو؟  
فرمایا ہاں اہل بیت میرے پاس وہاں کی سرخ مٹی میں سے کچھ مٹی لائے مکہ کی روایت ہے حضرت  
ابن عباس سے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دن دوپہری میں جواب

ملے یعنی حضور بلا سبب یوں رورہے ہیں۔ سخت مگر گود میں ہے یہ دقت تو خوشی کا ہے خوشی کے موقع پر غم کیسا۔  
مکہ اسی مرا کر یہ بتایا کہ جواب امام حسینؑ کو مل کرے والے لوگ کلمہ گو ہوں گے اپنے کو سناں کہیں گے عیسائی یہودی یا  
منتر کہیں نہ ہوں گے خیال رہے کہ قتل امام حسینؑ گناہ کبیرہ فریفتا ہے مگر جس لوگوں نے اسی مل کو ملاں بھجوا کر کیا یا حضرت  
امام حسینؑ سے ذاتی عداوت کی بنا پر وہ قتل کا مرتبہ گئے۔ اور جنہوں نے دنیاوی لالچ میں یہ حرکت کی وہ بدترین قاتل ہیں۔ قتل  
نبی کفر ہے غیر نبی کا قتل مطلقاً کفر نہیں ہوتا جس سے حضرت امام حسینؑ کو بہرہ واد بھی درپن قاتل ہے اسے کافر نہیں کہا جاسکتا یہ ہی  
حال قاتل علیؑ اور قتیل عثمانؓ کا ہے کہ یہ سب لوگ فاسق ہیں جیسے یوسف علیہ السلام کے دسوں بھائی جنہوں نے انہیں ستایا کہ وہ  
یہی ڈاڑھ مردخت کی یعقوب علیہ السلام کو جھوٹی جردی دو سب لوگ قاتل ہوئے کافر ہیں پھر قزو کرے اور ان دونوں  
خبر لوگوں سے صفائی حاصل کر لینے پر ان کا فتنہ ختم ہوا افسوس فرماتے ہیں یہی اشارہ ہے قزو قتل حسنؑ کو کفر کہتے ہیں وہ قتل امام حسینؑ  
قتل علیؑ قتیل عثمانؓ کو کفر کہیں نہیں کہتے ہوں ہی زاد بن یوسف علیہ السلام کو کافر کہیں نہیں کہتے۔

سے یعنی حضرت حمزہؓ اہل بیت علیہم السلام سے کہے کہ وہ کی مٹی لا کر دھاتی تو حروب امام حسینؑ سے شرح قتل حبیباں  
رہے کہ کر بد سنی کی مٹی صورت نہ تھی اور اب سسرت قتل امام حسینؑ علیہ السلام کے وقت یا قوساری مٹی طرح ہو گئی تھی  
یا عامر وہ مٹی جس پر حضرت امام حسینؑ علیہ السلام کا نور گرا وہی مٹی لاکر دھاتی مقبولین آبد کے واقعات کو دیکھ پتے اور کس  
پتے ہیں جھوڑا اور نہ مزاج کی راست صحت میں اپنے آگے حضرت علیؑ کے قدم کی آیت کی حالت کفر یہ واقعہ حدیث امت ہوگا کہ حضرت بلالؓ  
جھوڑے آگے بنو پھر کرے صحت میں جائے گے۔

يَوْمَ يَنْصُفُ النَّهَارَ اشْعَثَ اَعْبَرَ بَيْدَةً قَاسُورَةً فِيهَا دَمٌ فَقُلْتُ يَا بَنِي  
 اَنْتَ وَاُخْتِي مَا هَذَا اَقَالَ هَذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهِ وَلَمْ اَزَلِ الْقِطْعُ  
 مِنْذُ الْيَوْمِ فَأَحْصِي ذَلِكَ الْوَقْتَ فَاجِدُ قِتْلَ ذَلِكَ الْوَقْتِ رَوَاهُمَا  
 الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ وَاحْمَدُ الْإِخْيَرِيُّ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ

میں دیکھا ہر گندہ بار کو اورو آپ کے ہاتھ میں ایک شیشی تھی جس میں خون تھا اس میں نے کہا کہ میرے پاس  
 باپ خدا ہوں یہ کیا ہے فرمایا یہ حسین اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے آج میں اس خون کو اٹھا تا ہوں اس  
 میں وہ وقت نمایاں میں رکھنے لگا میں نے یہ وقت تن کا پایا اسے یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے دلائل  
 النبوة میں روایت کیں اور احمد نے آخری حدیث روایت کی روایت ہے انہیں سے فراتے ہیں

سے غالباً یہ جواب دہوں محرم، محرم سلسلہ کو دیکھا ہوگا جیسا کہ اگلے مضمون سے ظاہر ہے۔

سے اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک ہے کہ بعد وفات بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیں اور دنیا کے واسطے  
 کی جبر ہے کہ کہاں کی ہو رہا ہے۔ دوسرے یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جہاں بھر کی سیر فرما سکتے ہیں کہ بلا عرق  
 میں ہے مدبر مسودہ چار میں مگر مدبر واسے محبوب اس کو نہ بدو بال تشریف لے گئے۔ تیسرے یہ کہ حضور نور صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو کسی ٹکڑے مانے اسے میں قطعاً ویدہ ہیں لگتی دیکھو وہاں حضرت امام حسینؑ نہیں ہو رہے ہیں یہاں سے حضور ان کی آئین تشریف  
 لے بھی گئے آجھی گئے۔ حضور ان جاسکے کہ حرم بھی دے دی۔ جوتھے یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی امت کے اعمال ان کے تھکے  
 ہونے ہاتھ تھک رہے ہیں میں جوں کو اسکتے ہیں حوں امام حسین علیہ السلام جو اہل درہ کی عبادت رب کی بارگاہ  
 میں کھڑے تھا دیکھو حضور اور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اٹھائی میں ہے پا بجوئی یہ کہ حضور صلی اللہ  
 علیہ وسلم جہاں بھی تشریف لے جاتیں حدیث مسودہ آپ سے عالی نہیں جوتا اس لئے ہر وقت آپ پر سلام  
 نازل فرماتے کرتے سستے ہیں جیسے ہمارے دور طرح آسمان کی سر کر رہا جوتا ہے تب تک اس سے عالی نہیں ہو جاتی دور  
 امدی ہو جان۔

سے یہی سبکی اس خواب اور قتل امام حسینؑ کا وقت اسل ایک تھائی بھر کا فرق رکھا رفتار بھی کا یہ امام ہے معراج کی رات  
 نیوور سے حضور کے پیچھے ہمارے ہمت اللہ کی میں پڑھی۔ خود رونق رفتار رونق پر آسمانوں پر تشریف لے گئے تو انبیاء کو نام کو وہاں موجود ہوا  
 یہاں سے نبیوں سے حضور کو دعا کیا آسمانوں پر استقبال کیا۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّوهُ لِمَا بَعَثَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ  
أَحَبُّونِي لِحُبِّ اللَّهِ وَأَحَبُّوهُ أَهْلَ بَيْتِي لِعُبِّي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَعَنْ  
أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ وَهُوَ آخِذٌ بِبَابِ الْكَعْبَةِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِلَّا أَنْ مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ مَثَلُ سَفِينَةٍ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اللہ سے محبت کرو کیونکہ وہ تمہیں اپنی نعمت سے رفعت دیتا ہے اللہ اللہ  
کی محبت کے لیے مجھ سے محبت کرو اللہ میری محبت کے لیے میرے اہل بیت سے محبت کرو لکھ (ترمذی) اللہ  
روایت ہے حضرت ابو ذر سے کہ انہوں نے کعبہ کا دروازہ پکڑے ہوئے فرمایا اللہ کہ میں نے نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اگر وہ جو کہ تم میں سے ہے اہل بیت کی مثال جناب نوح کی کشتی کی طرح ہے

اسے یہاں انسان کی ابتدائی سرگ کا ذکر ہے رب کی نعمتوں کی وجہ سے اس سے محبت کرنا ابتدا ہے اور بدلتا ہوا اس  
سے محبت کرنا وہ نعمت دے یا دے یہ ہے انسان کی انتہا ہوتا ہے محبت کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے وہی  
مَرْحَبٌ هَذَا الْبَيْتِ الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ - رب تعالیٰ اپنی ذات و صفات سے محبوب ہے  
کرم نوازیں تو بند کی چیریں ہیں۔

اس میں شریعت حاصل کر کے لئے مجھ سے محبت کرو کیونکہ میں امت کو نبی کا محبوب ہوں محبوب کا محبوب خود  
اپنا محبوب ہوتا ہے رب منسربنا ہے فاسمعوا لی یحسبوا اللہ۔

اس میں میری محبت حاصل کرنے کے لئے میرے گھر والوں اور اولاد پاک اور اہل بیت سے محبت کرو کیونکہ وہ میرے  
محبوب ہیں خلاصہ یہ ہے کہ اس قول میں مرتبہ یہ ہے کہ اہل بیت کی محبت رتبہ ہے حضور کی محبت کا اور حضور کی محبت  
ذریعہ ہے رب تعالیٰ کی محبت کا (اور مقام) مطلب یہ ہے کہ محبت اہل بیت اس لئے چاہئے کہ وہ محبت رسول کا ذریعہ ہے  
اس لئے نہیں کہ وہ بعض صحابہ کا ذریعہ بنے۔ جیسا کہ آج کل بعض مروجان جیسے اہل بیت کا طریقہ ہے کہ ان کے نزدیک محبت اہل بیت ہر اسباب سے کنی  
ہوتا ہے یہ لوگ محبت بیعت کو بہانہ بناتے ہیں صحابہ کو کہ گویا میں نے میں سب سے پہلے نبی کا درجہ ان جگہ غبار کا ہے آپ اسلام سے پہلے ہی بڑے  
پر تھے آپ جیسے مسلمان ہیں کہ منکر کراہان لائے بغیر حضور کے حکم سے ایسے دلی بیٹے گئے۔ پھر بعد از وہ خندق میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔ پھر  
خلافت عثمان میں مقام بروز میں رہے وہاں ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم وفات پائی (مرقات)

۴۵ حدیث کعبہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس حدیث کی روایت سے والوں کو معلوم ہو جاوے ہے

نُوحٌ مِّن تَرْكِهَا نَجَا وَمَن تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ: بَابُ  
مَنَاقِبِ أَنْزِلِ الْجَنَّةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْفَصْلُ الْأَوَّلُ.

جو اس میں سوار ہو گیا نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا ہلاک ہو گیا۔ (احمد: ۱۰)  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے فضائل میں پہلی نص

سے یعنی جیسے طوفانِ وحی کے وقت درمیانِ نجات صرف کسی اور علیہ السلام ہی اسے ہی نجات دے سکتے تھے صرف حضرت  
اہل بیت اور ان کی اطاعت ال کی اتباع ہے بطور حاکمیت و اتہان دعویٰ حبس کے کار سے۔ دوسری حدیث میں ہے  
کہ میرے صحابہ تار سے ہیں تم جس کی پیروی کرو گے ہزیمت پاؤ گے کہیں دوسرا سمجھو کہ میں میں سے میرا سوا کسی  
اور تاروں کی رہبری دونوں کی ضرورت ہے۔ احمد متذکر الیٰں سنت کا سزا پار ہے کہ یہ اہل بیت در صحابہ و دوسرا کے  
قدم سے و بستہ ہیں حجاج کے پاس کتنی ہیں روایات کی طرح ماروں یہ ہیں یہ دونوں اس سمندر سے پار نہیں لگ سکتے۔  
صلی اللہ تعالیٰ کی تعریف کو حمد کہے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کو سب کہے ہیں۔ بزرگانِ دین کی تعریف کو منقبت  
کہا جاتا ہے خواہ شریف ہو۔ یہاں اہل بیت اور ان کے جمع سے روایت کی یہ حدود اور یہی دونوں پر لکھا جاتا ہے یہاں مراد میرا  
پہلی حضور اور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں جو نکاح میں تھے اور قرب سے مکی شرف پر تھیں بعض وہ ہیں جو حجاج میں آئیں  
مگر قربت سے پہلے نہیں طلاق ہو گئی بعض کو حضور سے صرف پیغام دیا مگر ان سے حجاج نہ ہوا بعض حضور کے زمانہ میں وفات پا  
گئیں۔ بعض حضور کے بعد وفات ہوئیں جو نکاح اور مفارقت دونوں سے متصرف ہوئیں ان کی حدود مارا یا خورد ہے۔ اور  
ترتیب یہ ہے۔ حدیث سب جو حد۔ شودد سب دوسرے۔ عائشہ صدیقہ۔ حضرت بنت عمر۔ ریشہ بنت خزیمہ۔ ام شمس  
بنت امیہ۔ ریشہ بنت حمزہ۔ ام جعفر بنت ابوسعیان۔ حویرہ بنت عمارت۔ متورہ بنت عمارت۔ حضرت بنت حمزہ  
بنت ابی اسد۔ ریشہ بنت زید۔ اور میں میرا و دوسری میں سے نکاح ہوا مگر مفارقت سے پہلے وفات ہو گئی دیگر انشاء اللہ احکامات یہ ہیں  
ان نکاحوں کی ترتیب یہ ہے کہ حضور نے پہلا نکاح ابی عبد اللہ سے کیا پھر سہیل کی بیوی خدیجہ کی عمر شریفہ پائیں  
تھی اور ہجرت سے تین سال پہلے حجاب خدیجہ کی وفات ہوئی پھر سہیل سے نکاح کیا اس کے بعد عتاب عائشہ صدیقہ سے  
ہجرت سے پہلے نکاح کیا چار سال عمر میں نکاح کیا عمر میں رحمت ہوئی آپ کی وفات شمسہ بھری میں ہوئی پھر سلمہ یا سلمہ  
میں نبی حصہ سے نکاح کیا ان کی وفات شمسہ میں ہوئی سلمہ میں ریشہ بنت خزیمہ سے نکاح کیا۔ اور سلمہ  
میں ان کی وفات ہوئی۔ سلمہ میں ام سلمہ سے نکاح کیا ام سلمہ سے نکاح کیا شمسہ میں آپ کی وفات ہوئی شمسہ  
میں ریشہ بنت حمزہ سے نکاح کیا سلمہ میں دھاب ہوئی پھر سلمہ میں ام حبیہ بنت ابوسعیان سے نکاح ہوا



عَنْ عِیَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ نِسَائِنَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِنَا خُدْيَجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ أَشَارَ وَكَيْعٌ إِلَى السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى جَبْرَائِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ خُدْيَجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا أَنْاءٌ فِيهِ إِدَامٌ وَطَعَامٌ فَإِذَا أَتَيْتَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِثْنِي وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ

حایت ہے حضرت علی سے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اس کی بہترین بیوی مریم بنت عمران ہیں ملے انہیں اس کی بہترین بیوی خدیجہ بنت خویلد ہیں ملے (اسلم بن ماری) لہذا ایک روایت میں ہے کہ ابو کریم نے فرمایا کہ دیکھنے سے اس آسمان و زمین کی طرف اشارہ کیا ملے + روایت ہے حضرت ابوبررہ سے فرماتے ہیں کہ جبریل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے عسریٰ کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ خدیجہ اگر ہی میں ان کے ساتھ رقص ہے جس میں سامن اللہ کھانا ہے ملے تو جب وہ آپ کے پاس آئیں تو انہیں ان کے رب کا سلام اللہ میرا سلام فرمائیں اللہ انہیں جنت کے اس گھر

کا بھی شاہ حسنہ ہے آپ کا نکاح کیا پہلے عداوت ان محسن کے نکاح میں تھیں جو جنت پہنچ کر وفات پا گئے، یہی سلسلہ ہی حضرت خوررجہ سے نکاح کا سلسلہ میں وفات ہوئی شہرہ میں جو نہ بہت عادت سے نکاح کیا اسی سلسلہ میں صفیہ بنت جہم سے نکاح کیا آپ اس وقت سرہ سارہیں مشہور میں وفات پائی حال یہ ہے کہ حضور کی ساری اولاد نبوی خدیجہ سے ہے سوا ابراہیم کے وہ صاحب درہ نقشہ کے شکم سے ہی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چار صاحبزادیاں معنی ہیں: مریم، سکینہ، زینب، فاطمہ رضی اللہ عنہا۔ اور چار صاحبزادیاں سوتیلی ہیں: صاحبہ، سلمہ، حاکمہ و دنیا ہے یہی یکتہ میں خواب مریم جہان کی ساری عورتوں سے افضل تھیں۔ ملے یہی بہت اہمیت جہاں خدیجہ جہان کی عورتوں سے افضل ہیں اس میں اختلاف ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ جہاں مدبرہ سے افضل ہیں یا زینب مدبرہ۔ ملے اس موت میں بھائے حاکمہ ہر گاہ یا ضمیر و احد فضیلتا رشاد برآ۔ ملے یہ واقعہ حضور اور کے عار حرم میں تشریف فرما ہوئے کا ہے ایک بار حضرت خدیجہ حضور کے لئے کھانے کو وہاں حاضر ہوئی تب حضرت جبریل سے یہ مریدی (وفات) ہو سکتا ہے کہ حضور کے بعد حضور اور کے عار حرم میں قیام فرمایا ہو یہ واقعہ ہوا۔ پہلی بار ہی حضرت ابراہیم و اول برآ۔

فِي الْجَنَّةِ مِنْ تَصَيَّبٍ لَا صَحَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غُرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَا غُرْتُ عَلَى خُدَيْجَةَ وَمَا سَأَيْتُهَا وَلَكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا  
ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يَقْطَعُهَا أَغْصَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خُدَيْجَةَ

کی شرت میں ہر ایک مقل کا ہے نہ اس میں شوبہ ہے نہ کوئی تکلیف ہے (مسلم بخاری) + عذیب ہے  
حضرت عائشہ سے فرماتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج پاک میں سے کسی پر اتنی غیرت نہ  
کی جتنی جناب خدیجہ پر غیرت کی تھ مگر میں نے انہیں دیکھی نہ سنا تھ لیکن حضور ان کا بہت ذکر کرتے  
تھے بہت دفعہ بکری ذبح کرتے پھر اس کا کھانا کھاتے پھر وہ جناب خدیجہ کی سیلیوں میں بھیجتے تھے

۱۔ یعنی خدیجہ کے لئے جنت میں خاص مکان ٹھہرا کر گیا ہے ۲۔ غیرت بابہ غیرت سے یہاں غریب معنی شرم دیا بعض  
خدیجہ نہیں بلکہ کسی رنگ یا صفت ہے وہی امور و مشک جانور سے جناب عائشہ مدینہ سے حضرت خدیجہ کی محبوبیت دیکھ کر  
رنگ فرمایا کہ میں بھی اس کی طرح حضور نور کی محبت بولی کہ مجھے حضور نور سے ایسے اندر علیہ وسلم میری وفات کے بعد  
اسی طرح تعزیتیں فرماتے جیسی ان کی فرماتے ہیں حال یہ کہ جناب عائشہ مدینہ حضور کی بڑی ہی محبوبہ و درجہ ہیں آپ کی محبوبیت  
لہذا خدیجہ کی محبوبیت سے کسی طرح کم نہیں رنگ اس بات میں ہے جو ہم سے اس کی مدد و وفات محبت مصدق کا پیش ہے یعنی جناب خدیجہ  
میرے مکان میں آئے مگر میرے ہوش سبھا سے سے پیچھے ہی وہاں باکی ہیں حال یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت خدیجہ  
نکری کی موجودگی میں کسی لہجہ سے نکاح نہیں کیا سارے نکاح ان کی وفات کے بعد کئے حضور کی ساری اولاد ہی خدیجہ  
سے ہے سوا صاحب زہرا کے حضرت عائشہ مدینہ حضور اور کھوڑی میں درجناب خدیجہ کو حضور نور کو کھائے ۳۔ آپ کا ان کی پہلی اولاد میں سے  
سیما پہلی اس کیفیت اس و احال حق گزارہ عائشہ یہ ماکوں سلام

۴۔ یعنی کنز حضور در حضرت خدیجہ کی طرف سے کوئی ساج فرماتے اس کو اب جو جگہ کے لئے اور ان کا گوشت اس کی سیلیوں میں تقسیم فرماتے  
اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ بہت کی طرف سے قرآن کریم جاری ہے دوسرے یہ کہ بہت کو عذر و  
خبر اب کا ثوب بخشا سمیت سے تیسرے یہ کہ بہت کے نام کا کہ اس کے مادیوں و دنیویوں کو دیا ضرر ہے اس سے بہت کو دہری خوشی  
ہوتی ہے ایک تو اب پیچھے کی دوسرے اس کے دنیوی بیادوں کی اور دوسرے کی جس کو اب سارے ہیں کا کھانا بیادوں کو مزا دات  
کے جزا دے وہاں کے مادیوں کو دیتے ہیں اس کی اصل یہ حدیث سے کہ مجاہدین اور اولاد میں کھانا دیا

تو میں کسی حضور سے کہہ دیتی کہ گویا عیدِ بزرگ کے سوا دنیا میں کوئی عزت ہی نہیں ہے تو آپ فرماتے وہ ایسی تعینات نہیں  
 لہذا میری امداد ہوئی تاکہ دسلم بنیاد رکھ سکے حضرت ابو سلمہ سے کہ کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پایا کہ اسے عائشہ یہ حضرت جبریل ہیں تم کو سلام  
 کہتے ہیں تاکہ انہوں نے بلاشبہ دیا کہ ان پر سلام اور اللہ کی رحمت اور باری حضور وہ دیکھتے  
 تھے جو میں نہ دیکھتی تھی اللہ دسلم بخاند، ۴ روایت ہے حضرت عائشہ سے فرماتی ہیں مجھ سے

کہتے ہیں۔ چونکہ یہ کہ میت کو دین کے حالات کی خبر دین سے عیب ہی تو رہا ہے پیادوں پر صدمہ کہنے سے خوش ہوتی ہے ہا  
 ۱۰۰ یعنی جب میں حضور انورؐ کی زبہا پاک سے ایک حد تعریف سنتی تو خوشی حیرت میں عرض کرتی کہ یا رسول اللہؐ حصار تو  
 اور دنیا کی ایسی تعریفیں کہتے ہیں کہ گویا ان کے سوا کوئی آدمی آپ کو ملی ہی نہیں، ان کے سوا دنیا میں کوئی بی بی ہے  
 ہی نہیں ۱۰۰ یہاں کاست و کانت میں جناب مدوحہ کے بہت سے صفات کی طرف اشارہ ہے یعنی وہ سب صفات  
 تہجد گور میری بڑی خدمت گزار میری تسمانی کی موس میری نکسار غارتہ کے پتھر میں میری مددگار تھیں اور میری ساری  
 اور انہیں سے ہے۔ وہ بہاب فاطمہ زہراؑ کی میں قیامت تک کے پیروں کی اتنی رضی اللہ عنہا خیال ہے کہ ام  
 اور صفین غزوہ جہد غزوہ اہل اسلام قریش میں پہلے بنی ہاشم بن زید کے نکاح میں تھیں۔ پھر عتیق ابن عابد کے نکاح میں آئیں  
 پھر چالیس سال کی عمر شریف میں حضور کے نکاح میں آئیں۔ ہجرت سے تین سال پہلے کہ معظمہ میں وفات پائی ۹۵ ہجری سال  
 عمر شریف پائی حضور کے ساتھ پچیس سال رہیں (اگر ان عزتات) ۱۰۰ ہوسلہ وہ ہیں۔ ایک تو جناب ام سلمہ کے پہلے غلام وہ  
 صحابی ہیں وہ سرے ابو سلمہ ابن عبد الرحمن ابن عوف یہ تابع ہیں یہ یہاں مراد میں ۱۰۰ عائشہ ترم ہے عائشہ کی نہایت حسد  
 میں یہ فرمایا گیا اس حدیث کی بنا پر میں حضرات کہتے ہیں کہ حضرت مدینہ جناب عائشہ مدینہ سے افضل ہیں کہ جناب عائشہ کو جو حیران  
 نے سلام کیا اور جناب مدینہ کو حضرت عائشہ نے سلام کیا اور جناب عائشہ نے سلام کیا اور جناب مدینہ نے سلام کیا اور جناب مدینہ نے سلام کیا  
 علیہ السلام کو دیکھتے تھے اور باوجودیکہ حضرت عائشہ مدینہ کے گھر میں تھیں مگر میرے گھر میں میرے پاس ہی حضور انورؐ کی خدمت

میں آتے تھے مگر میں انہیں نہ دیکھیں میں نہ کروا دیکھے کہ جیسے رہنے لگے۔ چاہئیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب کوئی کسی کا ملامت پہنچائے تو اگرچہ یہ سنا فضل ہے کہ عینک و علیہ السلام کہہ کن بھی نہ دست ہے و علیہ السلام نہ سنا کہ بھی تو جواب میں حضور پر جناب عائشہ صدیقہ یہ نہیں کہڑے میں بیٹل کی جانی تھیں کہیں نہ حریٹ کی ہتھیلی پر آپ کی صورت نفس کی جاتی تھی ان دنوں واقعوں کا ذکر ادا ہے میں سے یعنی حضرت عائشہ۔ یہ رب رب رب کی طرف سے آپ کی اندر حیات کے بیٹے منتخب ہیں یہ آپ کے بیٹے رب تعالیٰ کا تحفہ ہیں مجھ کو کہ رب کا تحفہ کس شان کا ہو گا۔ رضی اللہ عنہا ۱۵ خیال رہے کہ یہاں اس ایک شک کے لیے نہیں جیسے مارشال کے کہ اگر میں بادشاہ ہوں تو مجھ کو یہ انعام دینا یعنی یہ کہ یہ جواب رب رب رب کی طرف سے ہے ہذا ہو کہ رب سے جی ہاں رہے کہ یہی کا خواب وہی بھٹا ہے خواہ ظہور موت کے بعد ہوا یا پہلے دیکھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مسجد لای خواب آپ کی موت سے پہلے تھی مگر وہ منہای تھی۔ خیال رہے کہ حضور انور کے جناب عائشہ و دیگر سے وہی ساں بہت نکارنا مالا سوال میں ہجرت سے دو سال پہلے سلمہ بخاری میں رخصت ہوئی تو یہاں پر یہاں کے نکاح میں رہیں شادی کے سال کی آخر تک یہ تھی کہ وہ یہاں پر یہاں شادی ہوئی شادی ہوئی میں مدینہ منورہ میں وفات ہوئی۔ دوسری رخصت ہوئی کہ شب و ناس۔ توئی بقیہ شریک میں رہی ہوئی۔ حضرت ابوہریرہ نے آپ پر زہر پڑھائی اس وقت مردہ، دینہ کا حاکم نامہ میر معاویہ کا دینہ لکھت تھا مدت میں دن ہوئی (مرقات) ۱۵ لوگ جانتے تھے کہ حضور کو جناب عائشہ مرہ سے بہت محبت ہے اور ان کے سر پر سے جو تحفہ ہوا رخت و رنگ پیسے گا وہ حضور کی بارگاہ میں سدا رہے گا۔ اب بھی سدا رہے گا کو حیا ہے کہ جو ایساں ثواب حضور کی بارگاہ میں حاضر کریں حضرت

وَقَالَتْ إِنَّ نِسَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبِي فَنُحِذِبُ فِيهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسُودَةُ وَالْحِزْبُ الْآخِرُ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلُّهُنَّ حِزْبُ أُمِّ سَلَمَةَ

فرمائی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں دو گروہ تھیں پہلے ایک گروہ وہ جس میں جناب عائشہ اور حفصہ تھے اور صفیہ تھے اور سودہ تھیں تھے اور دوسری جماعت میں ام سلمہ تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باقی بیویاں تھے تو ام سلمہ کے گروہ گفتگو کی

عائشہ ریقیہ کا واسطہ مندرجہ افتخاریہ ادون ۱۲۴۱

سلسلہ یعنی حضور انور کے یہودیہ اور مسیحیت کو نفی کر دینے کی وجہ امت مسلمہ کی ہونے سے ایک جماعت میں چاروں سری میں پانچ کیونکہ سری بی ہنسی  
 متفق الخیالی ہے کہ اس سے وابستہ تھیں سلسلہ جناب عائشہ صدیقہ کے حالات ہم بیان کر چکے ہیں بی بی حفصہ مناب عمر فاروق کی دفتر میں آپ کی اطلاع  
 فریب ہنست مضمون میں پہلے پیش ہی وراثہ کنکاج میں تھیں وہ غریب کے بعد وراثہ پانچے مستحق میں حضور انور کے کنکاج میں آئیں  
 آپ کی وراثہ شہدائے شہیدائیں میں ہونے کے ساتھ ساتھ وراثہ بعض شہدائے میں ہے کہ حضور انور نے ایک طلاق آپ کو دیر کی تھی  
 پھر نبوت فرمایا اترتا، سلسلہ آپ صبیحہ بنت جحش، امیہ خطیبہ میں آپ حضرت ہارون علیہ السلام کی اطلاع سے میں پہلے کنکاج میں  
 ابی العقیق کے مکان میں تھیں وہ محرم شہدہ میں رہیں جیسے کہ اس کا بیان ہے قید ہو کر مسلمانوں کے قبیلہ میں آئیں پہلے وجہ کلی کے  
 حصہ میں آئیں۔ پھر حضور انور نے انہیں قبول فرمایا سلسلہ عباس میں آپ کی وراثہ ہوئی۔ یقین میں دفن ہوئی (مرقات) سلسلہ  
 آپ سورہ ہنست نرسہ میں پہلے اپنے چچا زاد سکون، نام کے کنکاج میں تھیں، وراثہ کی وراثہ کے بعد حضور انور کے کنکاج میں آئیں بی بی  
 خدیجہ کے بعد ان سے حضور نے کنکاج کیا۔ ہجرت سے پہلے ہی اور آپ نے پہلی بار آخر میں جناب عائشہ صدیقہ کو ہمہ کردی تھی۔  
 سلسلہ جو میں علیہ منورہ میں وراثہ پائی ہے آپ کا نام ہنست بنت جحش ہے کہیت ام سلمہ پہلے ابو سلمہ کے کنکاج میں  
 تھیں سلسلہ چار سالہ میں وراثہ کی وراثہ کے بعد کنکاج میں آئیں سلسلہ انٹھ میں وراثہ پائی چوراسی سال  
 عمر ہوئی یقین میں وراثہ ہوئی سلسلہ باہر ویاں حضرت زینب۔ ام حبیبہ۔ جویریہ اور سمیرہ ہی گویا پانچے اترتاج کی جماعت یہ تھی  
 رضی اللہ عنہن جیسی۔ بی بی زینب کا پہلا نام بزد تھا حضور انور نے زینب کا آپ ہنست جحش میں آپ کی ماں  
 امیر ہنست عبد المطلب میں حضور کی بچو چھٹی آپ پہلے ریاحی حارثہ کے کنکاج میں آئیں۔ ان کی طلاق کے بعد شہدہ میں ہے۔  
 کے کنکاج میں آئیں حضور انور کے بعد ام زینب سے پہلے آپ کا انتقال ہوا بڑی سختی خوب خور وائی تھیں سلسلہ میں  
 آپ کی وراثہ ہوئی قرآن میں سال عشر تریف ہوئی یقین میں دفن ہوئی۔ ام حبیبہ کا نام سلمہ تھا۔ آپ

فَقُلْنَا لَهَا كَلِمَتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُولُ  
مَنْ أَرَادَ أَنْ يَهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَهْدِهِ إِلَيْهِ  
حَيْثُ كَانَ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِيَنِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّ الْوَحْيَ  
لَمْ يَأْتِنِي وَأَنَا فِي تَوْبِ امْرَأَةٍ إِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مِنْ

ان سے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام نہ کرو کہ آپ لوگوں سے فرمادیں کہ جو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچنا چاہے تو آپ کو ہدیہ بھیج دیا کرے حضور جہاں میں ہوں وہ چنانچہ ام سلمہ نے حضور سے عرض کیا حضور نے ان سے فرمایا کہ مجھے عائشہ کے بارے میں تکلیف نہ دلاؤ کہ سر عائشہ کے کوئی بیوی نہیں جن کے بستر میں میں اور وحی کئے تھے ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ میں

ابو سعید بن جحر اپنے حرم کی بیٹی میں آپ کی رہا، صفیہ بنت ابی اسلمہ بھی حنا بنی کی بیٹی تھیں۔ نبی شریف صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا حرم حضور سے کیا غائب ہو کر آپ کے حرم میں تھیں حضور انور عربیہ منورہ میں راجہ بنو امیہ کی بیٹی تھیں جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے شرمیل بن مسند کے رہنے والی تھیں جس سے عیزہ مسودہ بنی دہلیہ بنت حارث ابن جزم غزوہ بدر میں مصطلق شہید ہوئی تھیں حضرت عائشہ بنت ابی بکر کے حرم تھیں آپ کو مکہ مکرمہ کی کلاں حضور نے دیکھی پھر مدینہ کے نکاح میں لایا آپ کا نام بھی برا تھا جو حضور نے برا کر دیا اور رکھا بیعت بنی شیبہ میں وہاں آپ نے ۶۵ مینظر سال عمر ہوئی، نبی مہموم نے بنت حارث بلدہ عاصیہ آپ کا ہمراہ تھا حضور نے عیدہ لکھا آپ اپنے مسعود بنی شیبہ کے نکاح میں تھیں آپ ان سے الگ ہو کر ابو درہم کے نکاح میں آئیں ان کی وفات کے بعد حضور انور کے نکاح میں آئیں ذی القعدة ثمرہ قصاص میں رقام صرف میں آپ سے صلہ نکاح کیا وہاں ہی رقام ہوا۔ ان دونوں ہی آپ کی وفات و تدفین ہوئی جس جگہ دفن ہو وہاں ہی قبر میں صرف مکہ معظمہ سے دس میل سے آپ حضرت عباس کی سال میری مدد عباس کی حاکمہ میں اسما بنت عبدالمطلب گذری ہیں۔ (مرقاۃ) ۱۰ سلسلہ یعنی ام سلمہ کے گرنے سے حضرت ام سلمہ نے چنانچہ بنا کر حضور کی خدمت میں بھیجا کہ حضور انور لوگوں سے علانیہ فرما کر جو بھی کوئی ہدیہ بھیجا چاہے وہ بھیج دیا کرے حضور جہاں بھی ہوں حضرت عائشہ کی باری کا انتظار نہ کیا کرے سلسلہ میں ہمارے صحابہ کا رجحان قلبی جناب عائشہ کی طرف اتفاقی نہیں بلکہ میں جانب اللہ ہے، اللہ کی وحی بھی صرف انہیں کے بستر میں آتی ہے تم میں سے کسی کے بستر میں نہیں آتی جب ربانی تحفہ اعلیٰ کے بستر میں آتا ہے تو اگر مخلوق کا جمعہ اسی کے گھر میں آئے تو کیا بعد میں چنانچہ آیت املک لا تقدر، من احببت حضرت عائشہ کے بستر میں (مرقاۃ) ہم نے عرض کیا ہے۔ شعر

اَذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ انْتَهَرُوا دَعَوْنَ فَاِطْمَءَ فَأَرْسَلَنَ اِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِطْمَءَ فَقَالَ يَا بَنِيَّهٗ اَلَا تُحِبُّنَّ مَا اُحِبُّ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَاِجِئِي هَذِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذَكَرَ حَدِيثُ اَنَسٍ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ فِي بَابِ بَدَاِءِ الْخَلْقِ رَاٰ يَٰٓهٗ اَبْنَىٰ مُوسَىٰ۔

الْفَصْلُ الثَّانِي۔ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ۔

آپ کی یہ رسالت سے اشدک بارگاہ میں تشریف لے کر تمام بیویوں نے جناب خاطر کو لایا انیس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیجاٹھ انہوں نے حضور سے عرض کیا تو فرمایا کہ: چکی جس سے میں محبت کرتا ہوں تم میں سے محبت نہیں کرتیں وہیں ہاں فرمایا تو ان سے محبت کر دے (اسلم بناری) اور حضرت انس کی حدیث کہ عائشہ کی زندگی ساری عمر توں پر ابواب میں ذکر کر دی گئی تھی (روایت کیا اسے ابوہریرہ) دوسری فصل روایت ہے حضرت انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے جہان والہ عورتوں میں جناب مریم بنت عمران خدیجہ بنت خویلد

ان کے ستر میں وحی آئے رسول اللہ پر اور سلام مارا نہ بھی کریں روح الامیں

مسئلہ یہ ہے حضرت ام سلمہ کا ایمان آپ صحت میں کہ حضرت عائشہ کی ایذا حضور انور کی اندر ہے اور حضور کا ایذا رب تعالیٰ کی اندر ہے یہ کفر یا کفر کا باعث ہے مسئلہ وہ عورتیں یہ سمجھیں کہ شاید ام سلمہ کے کہنے سے حضور انور کو رازدہتی ہو جناب اللہ کے عرض کر دے سے ایذا نہ ہوگا ہندو اعتراض ہیں کہ ازراج مطہرات سے حضور کی بدوکوں کو بدیہی مسئلہ یعنی یہ فاعلم نامتہ۔ ریدہ سے محبت و محبت کو رازدہتی بات میں نہ کہ جو اذغیب تکلیف دے کر کہہ ان کی تکلیف سے کچھ تکلیف ہو کہ اس سے معلوم ہو کہ ام سلمہ یعنی عائشہ صدیقہ سے محبت حضور انور سے محبت ہے بلکہ سرکار سے عداوت حضور سے عداوت ہے اور سرکاری تکلیف حضور کی تکلیف ہے مسئلہ یعنی یہ عورتیں وہ عورتیں ہیں جن میں یہ بات مذکور ہے (جہاں لہ اس باب میں بیان کر دی اور مآخذ میں یہاں ہی یہ عرض کر دیا کہ یہ عورتیں روٹی تھری اپنی ایک جگہ کی ہوئی تھری ہندوستان سے) ہندوؤں سے انصاف کر دے (نیکو شہادت ہی عقوبت عزت و درجہ سے سے تیار بہت عفتات کی جان نڈا ہے یہی حضرت عائشہ صدیقہ سے یہ علم عمل خفاست فطانت۔ رازدہت عقل حضور کی محبوبیت و غیر ہزار اسفاس کی جامع میں حق یہ کہ آپ ساری عورتوں کی کہ عورتوں کی سے بھی انصاف میں آپ بہت احادیث کی جان علوم قرآنیہ کی ماہر لڑائی میں رسمی قدر عداوت مرقات) :



فائدہ بہت محمد اسید فرعون کی بیوی کافی ہیں سن (ترذی) ۴ روایت ہے حضرت  
 عائشہ سے کہ جناب جبریل ان کی صورت سبز نشی کرڈے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
 میں لائے عرض کر یہ دنیا و آخرت میں آپ کی بیوی ہیں سن (ترذی) ۴  
 روایت ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں کہ جناب صفیہ کو غیر پہنچ

مسئلہ یعنی مرد تو بہت کامل میوے پر مگر عورت نہیں یہ پھر عجیب ہے۔ کمال میں دوسری زندگی میں اس کے بعد یہ ہے وفضل عائشہ  
علی سائر النساء وفضل الشرب علی سائر الطعام خیال ہے کہ شرب عائدہ نہ ہو بلکہ رضی اللہ عنہا کے متعلق تین قول ہیں ایک یہ کہ  
جناب عائشہ بی بی خدیجہ سے افضل ہیں دوسرے اس کے برعکس تیسرے اس میں خاموشی اس میں احتیاط ہے امام بیہقی نے  
نقایہ میں فرمایا کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ جناب مریم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا سے افضل ہیں البتہ تمام ازواج مطہرات میں عائشہ و حدیجہ  
افضل ہیں ہم لہذا جناب فاطمہ زہرا کے شان میں عرض کیا ہے ۔ شعر

بہی کی لڑائی بانوولی کی ماں تہیروں کی

یہ مضمون پہلے گزرجا چکا ہے۔ خیال رہے کہ جناب عائشہ صدیقہ کے دعائے رحمت کے ذریعہ آسمان کے تاروں کی طرح پتھر ہیں آپ رب تعالیٰ کا تحفہ ہیں جو حضور اکرم کو عطا ہوئیں۔ آپ کی جسمت و عظمت کا کوئی خود رب تعالیٰ سے قرب مجید میں سوا نور میں دی حالانکہ جناب مریم اور یوسف علیہ السلام کی نعمت کی کوئی پتھر سے دلوں کا کئی

یعنی ہے سورہ نور جن کی گورہ  
بہشت صدیق آرام جاں بنی

امت کو تمہیں کی آسانی آپ کے مدد سے ملی ہے وہ کا وصال آپ کے سامنے پر ہوا حضور کی آخری آرام گاہ آپ کا مجرہ ہے  
آپ کا لعاب حضور کے اعاب کے ساتھ دہلی کے دست حق پڑا۔

آپ کے بستر مبارک آتی تھی۔

خود صدیقہ میں اور صوفیہ کی غنی میں بھی ان کے عنایات

قَالَتْ بِنْتُ يَهُودِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ فَقَالَتْ قَالَتْ لِي حَفْصَةُ ابْنَةُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لِابْنَةِ نَبِيٍّ وَإِنَّ عَمَّكَ لَنَبِيٌّ وَإِنَّكَ لَتَحْتَ نَبِيٍّ فَقِيمْ تَفْخَرُ عَلَيْكَ ثُمَّ قَالَ اتَّقِي اللَّهَ يَا حَفْصَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّشَافِيُّ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا

کہ حضرت حفصہ نے انیس یہودی کے بیٹے کو دیکھا تو ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جبکہ وہ درجہ بنی قریظ فرمایا کہیں بدلتا ہو آپ پر اس کے لئے بل بل حفصہ نے کہا ہے کہ میں یہودی کی بیٹی ہوں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نبی کی بیٹی ہو سہ تمہارے چچا نبی ہیں لہذا تم نبی کی بیوی ہو تو تم پر حفصہ کیسے غصہ کرتی ہیں تمہ پر فرمایا اے حفصہ اللہ سے ڈرو تمہ (ترمذی، نسائی) و روایت ہے حضرت ام سلمہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال بنو سب فاطمہ کو بلایا تھے ان سے کچھ سرگوشی کی آپ مدینہ پھر ان سے کچھ بات کی

۱۱۱ کیونکہ بنی بنی صلیہ جی ابن اسطوب یہودی کی بیٹی تھیں بنی اسطوب سے غور طعن یکبارہ اس لئے مناسب سمجھا کہ بنی صلیہ جی ابن اسطوب حضرت ہارون علیہ السلام کی والدہ تھیں۔ بنی بنی حفصہ سادات کی شاخ خیال رہے کہ جی ابن اسطوب کو ان کا دینی نہیں کہ جاسکا کیونکہ کفر کی وجہ سے انھوں نے نہارتہ نبی سے توڑ دیا تو کہ بنی بنی صلیہ موسیٰ ترمذی کی والدہ سے ہیں کہ موسیٰ سے حسنہ طور پر کتاب ہے ان کتاب کا نام تھا ابنا بنو کنعان حضرت نوح علیہ السلام کا پوتا تھا۔ ۱۱۲ لیس من اهلک۔ ۱۱۳ یعنی اے سعید تم کو میں عظیمیہ حاصل ہیں تم ایک نبی حضرت ہارون کی بیٹی ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بیٹی ہو اور میری بیوی، تو تم کو میں عظیمیہ سے نسبت حاصل ہے، خیال رہے کہ حضرت حفصہ بنت عمر کو بھی یہ نسبتیں حاصل ہیں آپ حضرت اسماعیل کی والدہ سے ہیں، حضرت اسماعیل علیہ السلام کی بیٹی ہیں اور حضرت کی والدہ ہیں یہذا مطلب یہ ہے کہ حفصہ تم سے دشمن نہیں بلکہ باور میں ذمہ دار، ۱۱۴ یعنی اے حفصہ مجھے غیبت، ایذا رسانی تمہاری شاخ سے وعدہ ہے گزشتہ سے تو ہرگز وہ وعدہ اس سے بھی زیادہ ہے تمہیں غیبت کی عداوت سے مبرا۔

۱۱۵ یہ روای کا دہم ہے یہ واقعہ حج کے سال میں ہوا، بلکہ یہ واقعہ حجۃ الوداع کے سال میں ہوا، ہے۔ حضور کی دعوت شریف کے قریب جیسا کہ پہلے گزریا تھا (مرقات)۔

فَضَحِكْتُ فَلَمَّا تَوَقَّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَسَيَلَّمُنَا  
عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا قَالَتْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ  
يَمُوتُ فَبَكَيْتُ ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي سَيِّدَةٌ نِسَاءِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرِيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ  
فَضَحِكْتُ وَادُّ الَّتِي مِثْلِي ۖ الْفَصْلُ الثَّالِثُ - عَنْ أَبِي مُوسَى  
قَالَ مَا اسْتَكَلَّ عَلَيْهَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو آپ آپس میں نہ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو میں نے ان کے رونے اور ان  
کے ہنسنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ آپ وفات پا جائیں گے  
تو میں مدی پھر لے جاؤں گی میں سوا میری بنت عمران کے جس کے عورتوں کی سردار ہوں تھ تو میں بنت  
(ترمذی) یا تیسری فصل نہایت ہے حضرت ابوسہیل سے فرماتے ہیں کہ ہم اصحاب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی حدیث متفق نہ ہوئی

۱۰ پہلے گورچاکام، مویشی مار، حدیقہ سے اس روضے اور جیسے کی وجہ پر محمد، توحید، فاطمہ نے نہایت سے ارکار کرنا پھر حضرت  
کی وفات کے بعد امام امویوں نے وہی سوانہ ترا، تب آپ سے بتایا۔ ۱۱ معلوم ہوا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم  
کو اپنی وفات کی خبر تھی کہ اب قریب سے یہ معلوم نہیں ہے۔ ۱۲ مسئلہ دوسری روایت میں یہ ہے کہ اے فاطمہ میرے اہل  
بیت میں سب سے پہلے تم کو خبر ہو یہ دونوں باتیں حضور نے فرمائی یہ کلام مبارک ہے اللہ وہی۔ ۱۳ روایت میں تعارض ہیں۔

۱۴ یہ حدیث ارواحِ مطہرات کے فساد میں اس سے ملتی ہے کہ میں نے حضرت مریم علیہا السلام کی فطانت کا ذکر کیا ہے اللہ ہی مریم علیہا السلام  
کی زندگی میں جنات میں درخشاں اشعاع اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام اب مریم سے اب ایسی بلکہ ان کی بزرگی میں یہ ذکر ہے  
افصلیت کا یہی محبوبیت وہ ظاہر ہے کہ جواب دہ علم کو اور غلاموں کو ذکر اہل نے جو پاک، شعور

مریم انیک نسبت عیسیٰ عزیز	از منہ نسبت حضرت زہرا عزیز
نوح چشم رحمتہ للعالمین	آن امام اہل دین و آخر دین
بانو کے آن اجداد اہل انبی	مرتضیٰ مشکل کشا شیر خدا
مادر آن مرکز پر کار عشق	مادر آن قافلہ سالار عشق
رشتہ ان حق زنجیر پاست	پس فرماں جناب مصطفیٰ است
درد گرد و تریش گردیدے	سجدہ بار خاں کلائے پائیدے

حَدِيثُ قَطُّ فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا رَوَاهُ الدِّرْمِذِيُّ  
وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ ۖ وَعَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ  
قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ رَوَاهُ الدِّرْمِذِيُّ وَقَالَ  
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ ۖ بَابُ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ

کہو بھی۔ پھر ہم نے جناب عائشہ سے پوچھا کہ ہم نے ان کے پاس اس کا علم پایا ہے (ترمذی) اور فرمایا یہ  
حدیث حسن بھی ہے غریب بھی ۖ روایت سے حضرت موسیٰ بن طلحہ سے فرماتے ہیں کہ میں نے  
حضرت عائشہ سے زیادہ کسی کو فصیح و بلیغ نہ دیکھا ہے (ترمذی) اور منسرایا یہ حدیث  
حسن بھی ہے۔ گرامر بھی غریب بھی ۖ متنبیوں کا مجموعہ ہے

سے یعنی اصحاب رسول اللہ کو کسی مسئلہ میں کوئی اشکال ہوتا اور وہ مشکل کیس حل نہ ہوتی تو جناب عائشہ صدیقہ کے پاس حاضر  
ہوتے ان کے پاس یا تو اس نے متعلق حدیث حل جاتی یا کسی حدیث سے اس مسئلہ کا استنباط مل جاتا اور آدم تا ایدم کوئی بی بی  
ایس عالمہ فقیہ پیدا نہ ہوئیں جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نہ ہوئیں۔ آپ علوم و قرینہ علوم حدیث کی جامع تھیں بڑی محدث بڑی فقیہہ  
دیکھ۔ مثال پیش کرتا ہوں کسی عرض کیا کہ اے ام المومنین قاتل سے معلوم ہوتا ہے کہ حج و عمرہ میں معاصروہ کی سعی واجب نہیں صرف  
حجاز ہے۔ کیونکہ رب نے فرمایا ملاحظہ علیہا یہ صواب ہے۔ لہذا کے سعی میں گناہ نہیں۔ آپ نے جواب دیا اگر یہ سعی واجب نہ  
ہوتی تو لوگوں اور تم کو ملاحظہ علیہا لایہدوب ملاحظہ دیکھو اس ایک جواب میں اصولی فقہ کا کتنا دقیق مسئلہ حل فرمادیا  
اور حسب کی یہی ہے کہ اس کے کرنے میں ثواب دے کرنے میں گناہ۔ حسب کی یہی ہے کہ  
اس کے نہ کرنے میں گناہ نہ ہو یہاں آیت میں پہلی بات فرمائی گئی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ علاوہ تہاں حدیث و فقہ  
کے عالم ہونے کے بڑی شاعرہ۔ علم و افسانہ میں بڑی کمال فصاحت و بلاغت میں بے مثال عالمہ تھیں کیوں نہ ہوتیں  
کہ عبودہ موصوفہ رب العالمین تھیں حضرت ابو بکر صدیقؓ کی محنت بلکہ کوشش تھیں ہم سب کی باعث بارگاہِ فہم عشرہ میں  
کے گیت قرآن کا تاج ہے۔ خیال ہے کہ موسیٰ بن طلحہ تابعی ہیں آپ نے بہت سے معاصروہ کی سعی واجب نہ دیکھا ایک  
سوچا میں وہت پائی۔

سکھ پہلے بابوں میں معاصروہ یا معاصروہ لرام کی خاص جگہوں کے فضائل کا ذکر تھا اس باب میں بغیر تقرر متفرق صحابہ  
والا بیت کے فضائل کا ذکر ہو گا اس لئے اسے جامع  
المناقب منسرایا ہے

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي فِي  
يَدِي سُرْقَةٌ مِّنْ حَرِيرٍ لَا أَهْوِي بِهَا إِلَى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِي  
إِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخَاكَ رَجُلٌ صَالِحٌ أَوْ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ  
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۖ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ دَلَالًا وَسَمْتًا

پہلی فصل روایت ہے حضرت عبداللہ ابن عمر سے کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا  
میرے ہاتھ میں ریشم کا ٹکڑا ہے میں اس کے ساتھ جنت میں جس جگہ جانا چاہتا ہوں وہ مجھے وہاں ہی  
سے کراڑ جاتا ہے میں نے یہ خواب بی بی حفصہ سے کہی جناب حفصہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش  
فرمائی کہ تو فرمایا کہ تمہارے بھائی نیک آدمی میں یا عبداللہ نیک آدمی میں کہ (مسلم بخاری) ۹۱  
روایت ہے حضرت حذیفہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام

سے آپ عبداللہ ابن عمر ابن خطاب قرشی مدنی ہیں بچپن میں اپنے والد ماجد کے ساتھ ایمان لائے اول درجہ کے قبیح منت  
تھے آپ نے اپنی زندگی میں ایک ہزار غلام آزاد کیے آپ ہمیشہ ملا مجاہد بن یوسف کی مخالفت کرتے تھے جی ج نے کسی  
کے ذریعہ آپ کے پاؤں میں زہر ملا کر چھاپ دیا اس سے آپ کی وفات ہوئی آپ کی ولادت حضور پروردگار کی جد ہوسلے سے ایک  
سال پہلے ہوئی وفات بہتر میں ہوئی حضرت زبیر کی شہادت سے تین ماہ بعد پورے سی سال عمر ہوئی تمام ذی طوے میں دفن کیے گئے  
رحی اللہ عنہ خندق کے بعد تار غزوت میں شریک ہوئے کہ معنی میرے ہاتھ میں ریشمی رومل ہے جو یہ وہ کام دیتا ہے جس میں  
چاہتا ہوں وہاں اڈتا ہے اور میں جنت میں ہوں رومل سفید ریشم کا ہے جیسا کہ بعض روایات میں ہے (مرقات) ۱۷۷  
یعنی حضور انور کی حیثیت کی وجہ سے میں نے یہ خواب براہ راست سرکار سے عرض نہ کی بلکہ اپنی ہمیشہ راہ ام المومنین حفصہ رضی  
اللہ عنہا سے عرض کی انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سنائی کہ معنی حضرت عبداللہ نے جو ریشمی رومل دیکھا ہے وہ ان  
کے بیک عمل ہیں اس کی سفیدی وہ ان کا غلام ہے اس کی صفائی یہ ان کے دل کی صفائی سے لہذا عبداللہ مرے نیک صالح  
مخلص و سطر ہیں خیال رہے کہ جیسے نبی کی خواب وحی ہوتی ہے ویسے ہی نبی کی تعبیر بھی وحی ہوتی ہے لہذا حضرت عبداللہ بن  
عمر ہا مومس صالح متقی ہونا وحی الہی سے ثابت ہوا یوسف علیہ السلام نے ان قیدیوں سے فرمایا تھا۔ قصو اللہ عنہم و استعین  
تم نے خواب دیکھی ہو یا نہ دیکھی ہو جو نبی نے تعبیر دے دی اس کا فیصلہ ہو گا۔ معلوم ہوا کہ تعبیر نبی کی وحی ہوتی ہے۔

وَهَدَىٰ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ مِنْ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَيْهِ لَا نَدْرِي مَا يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ إِذَا خَلَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۝ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ أَنَا وَارْحَتِي مِنَ الْيَمَنِ فَمَكَثْنَا حَيْثُ مَا نُرَى إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ تَاجَلَّ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نُرَى مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لوگوں میں حضور سے میں زیادہ مشابہہ طریقہ میں سیرت میں اور ہدایت میں ام عبد کے بیٹے ہی میں ملے جب سے وہ اپنے گھر سے نکلتے ہیں وہاں اسے تک ہم کو یہ خبر نہیں کہ وہ اپنے گھر میں جب ایسے ہوتے ہیں تو کیا کرتے ہیں (بخاری) ۝ روایت ہے حضرت ابو موسیٰ اشعری سے فرماتے ہیں کہ میں اور میرے بھائی یمن سے آئے ہم بہت عرصہ شہر سے ہم یہ ہی سمجھتے رہے کہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے ہیں لہذا کہ ہم ان کا اعلان کی والدہ کا بہت ہی انا جاننا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

اسلام میں ام عبد حضرت عبد اللہ ابن مسعود کی کنیت بہت چپ کی بل کی کنیت ام عبد ہے کبھی کسی کو بل کی طرف بھی نسبت کر دیتے ہیں جیسے عبد اللہ ابن مکتوم۔ لہذا یعنی حضرت عبد اللہ ابن مسعود جب تک باہر سوار اور ہم ان کو دیکھتے ہیں تب تک تو ان کی ہر اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہہ ہوتی ہے ہم نہیں کہہ سکتے کہ اندر میں خانہ ان کے حالات کیسے ہوتے ہیں یہ بدگمانی نہیں بلکہ تعریف میں اعتقاد ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ لہذا یعنی ہم دونوں بھائی یمن کے رہنے والے تھے وہاں سے مدینہ منورہ آئے مسلمان ہوئے عرصہ تک مدینہ میں رہے اور یہ سمجھتے رہے کہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود مشہور صحابی ہیں قدیم الاسلام ہیں حضرت عمر سے پہلے ایمان لائے جب حضور دہرا رقم میں طوہ افروز نہیں ہوئے تھے آپ چھ مسلمان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک وحنو کا لٹا۔ تھیں شریف آپ ہی کے ہاتھ رہتی تھی خصوصاً سفر میں آپ نے پائے جہشہ کی طرف ہجرت کی جنگ مدد اور تمام غزوات میں شرکت کی حضور انور نے آپ کے جتنی ہونے کی بشارت دی آپ گندمی رنگ درسانہ قد عبد غلامی میں کو فہ کے حاکم اور فریخی بھی رہے لہذا میں وفات پائی یقین شریف میں دفن سادہ سادہ سے زیادہ عمر ہوئی خلفاء راشدین کے بعد سب سے بڑے فقیر صحابی میں امام اعظم ابو حنیفہ انہی کے تبع ہیں ۝

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۖ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَقْرَؤُا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمِ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَأَبِي بَنْ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۖ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ

ہاں دیکھتے تھے اسے اسلم بخاری، روایت ہے حضرت عبداللہ ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید چار شخصوں سے سیکھو اللہ عبداللہ ابن مسعود اللہ ابو حذیفہ کے مولیٰ سالم اللہ ابی ابن کعب اور معاذ ابن جبل اللہ اسلم بخاری) روایت ہے علقمہ سے کہ فرماتے ہیں کہ میں شام پہنچا تو میں نے دو رکعتیں پڑھیں پھر

سلسلے یعنی آپ اور آپ کی والدہ حضور نور صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں میں اس قدر اتنے حادثے تھے بغیر روک ٹوک اور بغیر عذر غالب کیے کہ ہم سمجھے کہ آپ بھی اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں حضور انور نے آپ سے فرمایا تھا کہ تم کو ہمارے گھر میں آنے کے لیے اعزازت لینے کی ضرورت نہیں ب اجازت سے روک ٹوک، آجایا کرو ہاں اگر ہم تم کو اشد تشدد کسی وقت کھسکار کر یا کسی اور طریقہ سے منع کر دیا کریں تو رک جایا کرو اللہ میں قرآن مجید کی تلاوت اس نے لے لیا جس اس کے احکام اس کے اسرار ان میں ہمارے خصوصیت کے ساتھ سیکھو خیال رہے کہ یہ چار صحابہ قرآن سکھانے والے ہیں اور حضرات خلفائے کرام قرآن چلانے والے ہیں جاری کرنے والے ہیں لہذا اس فرقہ کا یہ مقصد نہیں کہ حضرت طلحہ قرآن نہیں پڑھتے ہر ایک کی ڈیوٹی علیحدہ ہے بعض روایات میں ہے کہ یہ چار حضرات قرآن مجید کے حافظ تھے انہوں نے براہ راست قرآن حضور انور سے سیکھا اور یہاں کیا کہ آپ قرآن مجید کے بڑے عالم فقیہ ہیں حتیٰ کہ نام انظم اکثر احادیث میں آپ کی اتباع کرتے ہیں رضی اللہ عنہما اللہ جناب سالم اصغر یعنی ملک فارس کے تھے آپ ہاجرین اولین کی امامت کرتے تھے یعنی حضور کی تشریف آوری سے پہلے حالانکہ ان میں حضرت عمر موجود تھے اور ابو مزیعہ کا نام بشام ہے آپ عبداللہ ابن ربیعہ ابن عبداللہ شمس میں حضور انور کے دلاور قوم میں تشریف لانے سے پہلے ایمان لائے اللہ ابی ابن کعب سید اقراء میں کاتب وحی ہیں حضرت عمر آپ کو سید المسلمین کہتے تھے معاذ ابن میں کے فضائل تو بے حد و بہ شمار ہیں حضور انور نے ان میں کان کمر باکر میں تھا راشدہ المصنعات) اللہ آپ مشہور تاجر ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود کے ساتھیوں میں سے ہیں حضور انور کے زمانہ میں مدینہ ہوئے مگر آپ کی زیارت نہ کر سکے (راشدہ) آپ کے حالات پہلے بیان ہو چکے۔



قُلْتُ اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَأَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ فَإِذَا  
 شَيْخٌ قَدْ جَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَيَّ جَنِبِي قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا أَبُو الدَّارِ رَدَّ آءِ  
 قُلْتُ إِنِّي دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُسَيِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَيَسِّرَكَ لِي فَقَالَ مَنْ  
 أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَوَلَيْسَ عِنْدَكُمْ ابْنُ أُمِّ عَبْدِ صَاحِبُ  
 النَّعْلَيْنِ وَالْإِسَادَةِ وَالْمِطْهَرَةِ وَفِيكُمْ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ

میں نے عرض کیا اے اللہ مجھے نیک ساتھی ہم نشین عطا فرما چوں کہ تم کے ساتھ گیا ان میں بیٹھا تو ایک بڑے بزرگ  
 آئے حتیٰ کہ میرے برابر بیٹھ گئے میں نے کہا یہ کون ہیں لوگوں نے کہا ابوالدار ہیں میں نے کہا کہ میں نے  
 اللہ سے دعا کی تھی کہ مجھے نیک ہم نشین نصیب کرے تو اللہ نے مجھے آپ کو میری دہریے تم کو  
 ہم میں سے کہا کہ میں کو فردوں میں سے بہت فرمایا کیا تمہارے پاس امجد کے بیٹے نہیں جو معذور کے  
 نعین ان کے واسطے ہیں اور معذور کے ہونے والے مدبر ہیں تو ابھی جنہیں اللہ نے اپنے نبی کی زبان

سے یعنی میں نے دمشق کی جامع مسجد میں نفل پڑھ کر یہ دعا کی کہ خدایا میں پرہیز میں آیا ہوں مجھے یہاں اچھا ساتھی عطا فرما خیال ہے  
 کہ جب کسی جگہ سفر میں جاوے تو وہاں کے ایک کو کوں سے ملنے کی کوشش کرے کسی بزرگ کے مزار پر حاضری دے تو ان  
 شاء اللہ سفر مبارک ہوگا میرا تجربہ ہے۔ سچے سچاں اللہ میں جس کے پاس پہنچ گئی اللہ تعالیٰ کہ کچھ فرشتے ایسے ہیں جو  
 اہل کواہل تک پہنچاتے ہیں۔ (مرقاۃ) سچے ابوالدار مشہور صحابی ہیں تاکہ دنیا صاحب صفہ میں سے ہیں حضرت سلمان ملک  
 کے عقد موافقت والے جہانی ہیں۔ سچے میں انت کے معنی تھے تم کون جو آپ نے جواب دیا کہ میں اہل کوفہ میں سے ہوں یہ بھی ایک  
 طرح کی پہچان ہے سچے میں کوفہ میں حضرت۔ جہاں اللہ میں مسعود میں جو کہ حضرت سفر میں معذور کے ساتھی ہیں عیسیٰ شریف اٹھانے  
 کی ضرورت سفر میں ہوتی ہے۔ تکیہ اٹھانے کی ضرورت گھر میں اور جو معذور کا ساتھی ہر جگہ کا ہو۔ وہ معذور انور کے علوم کا حامل بھی  
 ضروری جو کہ تبار کے شہر میں جب ایسے عالم موجود ہیں تو تم کو کس کی کیا ضرورت ہے اس سے معلوم ہوا کہ پہلے اپنے شہر کے  
 علماء سے علم حاصل کرے پھر دوسرے علماء سے۔

سچے یعنی معذور کے و منو اور استیجی و کاٹو تا آپ ہی اٹھاتے تھے گویا ہر جگہ ہر وقت آپ کی مدد میں رہتے تھے۔

عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ يَعْنِي عَمَّا رَأَى وَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ  
غَيْرُهُ يَعْنِي حَدِيثَهُ رَأَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ امْرَأَةً ابْنِي طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ  
خَشْخَشَةً أَمَّا فِي فَاذَارِبِلَالٍ رَأَاهُ مُسْلِمٌ، وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا

پر شیطان سے ایمان ہی ہے یعنی حضرت عمارؓ نے اس کی تم میں حضور کے بار بار نہیں جن ملازموں کو ان کے  
سوا کوئی نہیں جانتا تھا میں حضرت حدیفہؓ (بخاری) روایت ہے حضرت جابر سے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جنت دکھائی گئی تو میں نے ابو طلحہ کی بیوی وہاں دیکھی تھ وہ میں نے  
اپنے سامنے آہٹ سنی وہ بالکل تھے وہ (مسلم) روایت ہے حضرت سعد سے فرماتے ہیں

اسے یہ تفسیر کسی روای کی ہے۔ یعنی صاحب اسرار سے حدیث ملے ہیں یا سرور تھے۔ حضرت حدیفہؓ جیل القدر محال میں اپنے  
راہ خدا میں بڑی سے بڑی تکلیف، محال میں مسرت میں مکتے آپ کو رہنا کہ میں دار حضور اللہ نے دعا کی کہ اللہ عمار پر آگ  
نہیں کرے جسے جابر خلیل پر آگ نھنک کی تھی جیل روایات میں ہے کہ جب آپ آگ میں ڈالے گئے تو حضور ان پر گزریے  
اور آگ سے خطاب فرمایا یہ نار کوئی بڑا اور ملا تھا جو ہمارا کما کنت حق، اور ہیرو روایات معلوم ہوا کہ حضرت ابوہریرہؓ پر خدا  
نے آگ نھنک کی اور نہ پر بار بار دیکھ حضور سے آگ نھنک کی آپ تمام عروا میں حضور کے ساتھ رہے۔ حضور نے  
آپ کا نام طیب و مطیب رکھا تھا آپ جنگ صفین میں حدیث ہی کے ساتھ تھے۔ اس میں شہید ہونے کے بعد میں سزاؤں سے سزا  
عمر ہوئی۔ آپ کے والد کا نام یا سر تھا والد کا نام سمیرہ نہایت ہے۔ اس کی سے کفار کہ لے ہاتھوں شہید ہوئیں تھے یعنی حضور  
انور کے خصوص اسرار صرف حدیفہ کو معلوم ہیں جیسے آیات منافع کے نام تھے ان کے نسبت و غیرہ روایات تھے  
حدیفہ کی کنیت اجد القدر ہے آپ کے والد کا نام مبطل ہے لقب۔ یا ان آپ سے شمس میں ملازم میں وفات پائی حضرت  
عثمان کی شہادت کے چالیس دن بعد روایات بار بار حضرت عمرؓ کو بھی کرتے تھے اسے حدیفہ تم مجھ کو تو منامقوں میں سے نہیں پاتے  
جو میرے اندر کوئی نفاق تو نہیں فرمایا۔ مگر نہیں مگر تھا اسے دست خوان پر حیدر کھانے ہوتے ہیں تحقیق کی تو ایک اسے کی ذری  
سفید آگ نھنک نکال گئی تھی (متحدہ لہجات) تھے ان لہجہ کا نام انیمیم ہے اور مالک بن نضر کے نکاح میں تھیں اس سے حضرت امیرؓ پیدا ہوئے  
وہ مشرک ہو کر رہا گیا، اس کے بعد آپ ایمان لائیں، ابو طلحہ نے آپ کو پیغام نکاح دیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم اس کا قول کو یہی میرا ہے چنانچہ وہ بھی  
مسلمان ہوئے اور آپ کے نکاح میں آئیں حضور انور کو اس سے سمت ہی محبت تھی۔ شمس معراج کی شب میں نے جنت میں جاتے وقت رہتے

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الشُّرَكُوكُونَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْرُدُ هَؤُلَاءِ لَا يَجْتَرُونَ عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ أَنَا وَأَبْنُ  
مَسْعُودٍ وَرَجُلٌ مِّنْ هَذَيْنِ وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ أُسَمِّيهِمَا فَوَقَعَ  
فِي نَفْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقَعَ فَخَدَّثَ

کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ آدمی تھے تو شرکین نے نبی سے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ان کو  
نکلان دیں کہ یہ لوگ ہم پر برسات نہ کریں مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو رہنے دیا اور بن مسعود اور بکر  
ایک صاحب اور بطل اور دو شخص اور تھے جن کا میں نام نہیں لیتا اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے دل میں وہ بات آئی جو رب نے چاہا حضور نے دل میں کچھ سوچا تھ

آگے حضرت بلال کے قدم کی آہٹ سنی کہ آپ بھر سے آگے جنت میں جا رہے ہیں یہ وہ نقشہ دکھایا کہ جو قمار میں مغموم  
کے جیب میں جاتے وقت برٹا کہ حضرت بلال حضور سے آگے آگے سوچ کر تے ہوئے غارِ مدائن شان سے باہر نکلے  
آج حضرت بلال کو معز انہیں سوئی تھی یہ حدیث تو اہل کے باب میں گزر چکی ہے خیال رہے کہ بلال اس رہائش اور بکر صدیق  
کے آزد کردہ غلام ہیں آپ پہلے امیر ہیں خلف کے غلام تھے کہ حضور میں سے سے پہلے آپ اپنا اسلام ظاہر کیا اور اس  
عزیزت میں حضور کے ساتھ رہے آخر میں دمشق میں رہے وہاں ہی انہیں عری میں وفات ہوئی تریہ سال طرہانی فقیر نے  
قبر شریف کی زیارت کی ہے آپ نے امیر اس خلف کے ہاتھوں اسلام کی تلمیذت کی مصیبتیں جھیلیں امیر اس خلف بنک  
ہند میں رہا گیا اور بڑی طرح بدین چھوڑ چھوڑ کر رہا گیا۔ یہ تعالیٰ نے حضرت بلال کا اس سے بدلہ دیا امام احمد نے روایت کی  
کہ سات شخصوں سے پہلے اسلام ظاہر کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر، عمر، سید، مصیب، بلال مقداد ان میں سے حضرت بلال  
کو بہت سخت دھڑائی پہنچیں۔ اسلئے مینی اگر وہ یہ فقرہ دوساکیں گے سوتے ہوئے ہم آپ پر ایمان لے لیں تو ان کو ہم سے  
بڑا بڑی و ہمسری کرے کی جزات سو ماننے کی تشریف لے ان لوگوں کو اسے سے ملاویں پھر ہم آپ کی مجلس میں حاضر ہو گئے  
آپ کا کلام سنیں گے اگر دل نے مانا تو اسلام قبول کر لیں لے سنے غلام وہ حضرات حضرت جہاد اور عمرہ میں لسی مصلحت  
سے ان کا نام نہیں لیا خیال رہے کہ حضرت جہاد ابن ادرت تمہی میں حضور کے دارِ ارقم میں جاسے سے پہلے اسلام لائے  
اللہ کا وہ میری بہت سے گئے تاخیر میں کو فرمیں کہ وہاں کی حالت یہی مستند میں تیرہ سال عمر ہوئی اور اسلئے یہی بچے وہاں میں خیال گزرا کہ ایک  
خاص وقت اس مزاروں کیلئے خاص کرنا چاہئے کہ جس وقت کوئی مسکین موجود نہ ہو اور اس مزاروں کو تبلیغ کی جائے ممکن ہے کہ

نَفْسَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا تَطْعُمُ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ  
يُرِيدُونَ وَجْهَهُ سَوَاءٌ مُسْلِمٌ ۖ وَعَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا مُوسَى لَقَدْ أُعْطِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مِزَامِيزِ آلِ  
دَاوُدَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۖ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا بَعَثَ أَبُو بَكْرٍ كَعْبَ وَمَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَنَرِيدُ

جب اللہ نے یہ بات اتاری اور آپ انیس نہ نکالیں جو شام ویر سے اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں۔  
اس کی رضا چاہتے ہیں بلکہ (مسلم) یہ روایت ہے حضرت ابو موسیٰ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے  
فرمایا اسے ابو موسیٰ تم کو داؤد علیہ السلام کی کسی خوش آوازی عطا ہوئی ہے (مسلم بخاری) یہ روایت  
ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چار صاحبوں  
نے قرآن جمع کیا مکہ اہل بن کعب، معاذ بن جبل، زید

یہ مسلمان ہو جاویں اسلام قبول کر لینے پر ان کے دل سے تکبر و فخر و تکبر کا یہ خیال کر لی بڑا تھا۔ بلکہ تبلیغ اسلام  
کے لیے تھے۔ اسے یعنی اسے محبوب ان مساکین و غریب کو اپنی کسی شے سے ملکہ نہ کر رہا۔ ہر وقت انھیں حاضری کی اجازت  
دو یہ لوگ دن رات بھی ہمیشہ مجھے یاد کرتے ہیں۔ دیوادی لایع سے نہیں بلکہ صرہ۔ میری رہنمائی کے لیے اس فرمانِ عالی  
میں ان برگوں کے ایمان۔ اخلاص بقول و طہارت کی ہوائی دی گئی۔ خیال رہے کہ لفظ مرید یہاں سے ہی لیا گیا ہے یعنی اللہ  
کی رضا کا ارادہ کرنے والا مرید جس سے لفظ مرید مشتق ہے۔ اعلیٰ آل داؤد میں عہدِ قل رہے داؤد علیہ السلام نبیات  
خوش آواز تھے کہ جس مجلس میں آپ زبور کی تلاوت کرتے اس مجلس سے جنازے نکلتے تھے۔ (اشعۃ المعانی) حضرت  
ابو موسیٰ بھی بہت ہی خوش آواز تھے۔ خیال رہے کہ حضرت ابو موسیٰ کا نام عبد اللہ بن قیس ہے کہ معظّمہ میں ایمان لائے  
جہشہ کی طرف ہجرت کی پھر کشتی والوں کے ساتھ خیر میں پہنچے سترہ میں حضرت عمر نے امیر لشکر بنا کر بھیجی آپ نے ابھار فتح  
فرمایا شروع ملاقات عثمانی تک۔ پھر وہیں رہے پھر وہاں سے کوفہ آگئے مکہ معظّمہ میں وفات پائی سترہ عمری میں وہاں  
ہی دفن ہوئے (مرقات) سبھی یہاں جمع قرآن سے مراد فقط قرآن سے یعنی حضور اکرم کے زمانہ نبیات شریف میں ان چار  
صاحبوں نے پورے قرآن مجید حفظ کر لیا تھا یہ حافض قرآن تھے۔ لیکن قرآن کو کتابی شکل میں ملافت عثمانی میں جمع کیا گیا  
قیل سے یہاں انصاری خزانہ حفاظ مزہ میں یعنی اس قید کے چار صاحبوں نے مرآت حفظ کیا درجہ: پھر قرآن بھی حفظ کیا تھا

بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو ثَرْدَادٍ قِيلَ لِأَنَّهُ مِنْ أَبِي ثَرْدَادٍ قَالَ أَحَدُ عُمُوْمَتِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَدِثِ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَتَغَى وَجْهَ اللَّهِ تَعَالَى فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فِيمَا مَنَ مَقْضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مَصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ

ابن ثابت اور ابو ثرید اس سے کہا گیا کہ ابو ثرید کون ہے نہ سنا یا میرے ایک چچا ہیں (عہدِ اسلام)۔  
 علامت ہے خباب ابن ارت سے فراتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
 ہجرت کی، اللہ کی رضا تلاش کرتے تھے تو ہمارا ثواب اللہ پر ہو گیا ہے ہم میں سے بعض  
 تھے جو چھپے گئے اپنا ثواب کچھ نہ چکاتے ان میں سے خباب مصعب ابن عمیر ہیں۔

سے الودیعہ کام سید ال عمر، اس ان سن ہے سور سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قرآن مجید صحت کیا۔ خیال  
 رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں ہی اتنے صحابہ نے قرآن مجید صحت کر لیا تھا۔ جس سے قرآن کا اثر قائم  
 رہے چنانچہ جنگِ بدر پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دھماکے سے بہت ہی قریب ہو کر یہی شروع تلاوت صدیقی میں اس  
 ہی ستر صحابہ حافظ تھے جو حافظ صحابہ تھے۔ اور جو اس جنگ میں شریک ہوئے وہ ان کے علاوہ ہیں چنانچہ حضرات  
 حافظہ بر شریف حافظ تھے اور اگر اس زمانہ تک میں زیادہ حافظ نہ بھی ہوں تب بھی قرآن میں فرق نہیں تاکہ اس قرآن کے  
 صحابہ سارے صحابہ ہی تھے صحابہ اس کے قرآن کا مصعب رہے کہ جائے حرج صحت کر کے حاصل ہے اس میں چار حافظ قرآن ہیں۔

لطیفہ ایک بار اس کے دو قسموں اور دو درجہ میں ماحرہ برادری سے کہا کہ ہمارا قبیلہ انصاری ہے کیونکہ غیل لاغر  
 حضرت عطاء بن کاتب اور اس کی لائق کی حفاظت تھیں ان کیوں نے کی فعلی ماسم ان ثابت اور جس کی موت پر عرض لئی ہی  
 گی یعنی سعد بن مسعود ہی ہیں تو عمر و بن العاص سے کہہ کر صحابہ ہمارے حافظ قرآن تھے ان سے قبیلہ میں ہیں زید بن ثابت۔ ابو زید۔ معاویہ  
 ابن علی۔ اور ابی بن کعب۔ (درجات) ابی بر حال صحت فعل سے سر رہا میں ہر حافظ رہے اور موجود ہیں بعد از ان تفرقوں باقی  
 رہے۔ سہ یعنی بصلہ بن ابی ہارث ہجرت قبول ہوں کیونکہ ماسم اللہ کے لئے ہماری ہجرت تھی افلاس کے لئے ہجرت و ثواب لازم ہے

سہ ہمارے امر سے زیادہ کی گئی ہے جو مومن کے لئے ثواب حاصل ہے یہی نقد معاویہ سے ہے یعنی بعض صحابہ تین وہ ہیں  
 جنہوں نے تو حیات فیمیں و عجز کچھ نہ دیکھیں اور سنہ ہجرت ہو گئے۔ سہ حضرت مصعب ابن عمیر قرنی ہمدانی ہیں  
 عیسیٰ اللہ صحابہ ہیں اسلام سے پہلے بڑے بار نعم میں ہر ستمی ہائے رہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 عقبہ اولیٰ کی مصعب کے بعد اس میں مریضہ صبرہ مطیع کے لئے بھیج دیا تھا اب لوگوں کے گھر در میں جا کر تبلیغ

يَوْمَ أُحَدِّثُكُمْ يُوجَدُ لَهُ مَا يَكْفِيهِ إِلَّا نَمْرَةً فَكُنَّا إِذَا اغْطَيْنَا رَأْسَهُ  
خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا اغْطَيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُطُّوا بِمِثْلِ رَأْسِهِ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْ خِرْقَةً  
مَنْ أَيْبَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِي بِلَا مُتَّفِقٍ عَلَيْهِ +  
وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِهْزِزْ  
الْعَرْشَ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِهْزِزْ عَرْشَ الرَّحْمَنِ

جو حد کے دن شہید ہوئے تو ان کے لیے اتنا کپڑا نہ ملے گا جس میں انہیں کفن دیا جاوے گا اور ایک چادر کے لیے  
ہم جب ان کا سر ڈھکتے تو ان کے پاؤں نکل جاتے اور جب ان کے پاؤں ڈھکتے تو ان کا سر نکل جاتا ہے  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے ان کا سر ڈھانپ دو اور ان کے پاؤں پر ڈھانک دو اس کی دل دلو  
بعض جہم میں وہ ہیں جن کے پل پک گئے تو وہ انہیں چن رہا ہے (مسلم بخاری) +  
روایت ہے حضرت جابر سے فرماتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ سعد  
ابن معاذ کی موت سے عرش ہل گیا اور ایک ہدایت میں یوں ہے کہ فرمایا رحمان کا عرش

کرتے ہو دردہ میں ایک دو سہاں کرے جسے جی کہ وہاں تک صاحب موسیٰ ہوگی بھر رہا اور صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت  
سے آپ نے مدینہ منورہ میں جمعہ مزدوح کیا پھر اگلے سال سر بل مریہ کو لے کر حج میں آئے اور دوسری بیخہ عقیقہ  
میں شریک ہوئے (مرقاۃ) آپ کی شہادت غرہ احمد میں ہوئی۔

اس کے کفن میں طرح کا ہوتا ہے۔ کفن کعبیت۔ کفن صردت حضرت مصعب ابن عمیر کو بعد شہادت کفن  
صردت بھی پورا ہوا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کپڑا جسم کا کچھ حصہ کمرے سے ڈھانک گیا کچھ حصہ گھاس سے ایک مار حضرت مصعب  
حضرت زور صلی اللہ علیہ وسلم کی ارگاہ میں حاضر تھے۔ شاید ہی سورتی لباس میں بیٹھے تھے جس میں چڑے کے پوند  
تھے حضور زور صلی اللہ علیہ وسلم روڑے سے اتر چلے۔ دیکھو کہ کس نار دھم میں پئے اور اب اسلام کی خاطر کس  
حالت میں ہیں (مرقاۃ)

۵۲ یعنی ہم مہاجرین میں سے محض وہ حضرات ہیں جنہوں نے اسلامی شہادت دیکھے مال قیمت حاصل کئے اورم پایا خال  
رہے کہ ان فتوحات کے دیکھے قیمت پانے سے ان حضرات کا آخری قراب کہ نہیں ہو گیا۔

لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ أَهْدَيْتُ  
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً خَيْرٌ فَجَعَلَ أَصْحَابَهُ  
يَمْسُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْ لِينِهَا فَقَالَ اتَّعَجِبُونَ مِنْ لِينِ هَذَا  
مَتَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا وَاللَّيْنُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

سعد ابن معاذ کی موت سے ہل گیا یہ وسلم بنیادی روایت ہے حضرت برادر سے فرماتے ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت میں حریر کا جوڑا پیش کیا تھ حضور کے صحابہ اسے چومنے اور  
اس کی نرمی سے تعجب کرنے لگے تھے تو فرمایا کیا تم اس کی نرمی سے تعجب کرتے  
جو سعد ابن معاذ کے جنت میں بدل اس سے اچھے اور اس سے زیادہ نرم ہیں ﷺ

نئے عرب عرب بالکل ہی سہی رہے اس میں کسی تاویل کی ضرورت نہیں دائمی عرش اعظم کی حرکت کی بھی جیسے حد تعریف  
حضور کی قدم شریف پڑنے پر بلا صاحب فرمایا ہے وہاں ہمارا بیٹھنا من خشیتہ اللہ عرش میں جس حرکت سے ہم  
پر کہ کیوں ہمارے اس میں پیدا اعمال ہیں ملے آپ کی روح جب عرش پر پہنچی تو وہ نہایت خوشی سے جھوٹا ملے عا میں عرش کو  
مطلع کر کے گئے تھے اس نے جنبش کی۔ ملے آپ کی روح کی تعلیم و تحریک کے لئے بلا اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں ۵

واسطہ محبوب کا دیبا میں جو کسی سرے  
دل و فرامیں ترے شاعر کہ وہ حاضر گیا  
عرش پر دھرمیں چھیں وہ بسودہ سالجہ ط  
عرش پر نام برے وہ عیب و طاہر گیا

میں شامین کے کہا کہ اس سے ملو رہے عا میں عرش ملا کہ مجھ گئے مگر پیدا دل قوی ہے جہاں رہے۔ سعد ابن معاذ انصاری اشبل اسی  
ہیں۔ پہلی سبقت عقبر کے بعد دوسری جہت سے پہلے مدبر سرور میں ایسا لانے آپ کے اسلام پر ہمت سے ہی اہل کے دوگ  
امارہ کے حضور سے آپ کو سید الانصار کا لقب دیا۔ آپ عروہ حد و احد میں حرکت جوئے عروہ خود میں آپ کے  
کنو سے پر ترنگا وہ خوب۔ ٹھہرا حتی کہ دی حدود سطر یا پنج میں وہاں ہو گئی ۳۷ سال عمر شریف ہوئی بیٹھ میں دن ہوئے۔  
۵۷ پر دہشتی جوڑ کسی گئی ادناد سے حضور کی بارگاہ میں بطور مدبر میں حال مدبر کے لئے یہ ایک عجیب کڑا تھا۔ ۵۷ کیونکہ  
یہ مدبر سرور میں ایک عجیب نئی تھی اس سے پہلے بل و سرے یہ چیز دیکھی تھی ۵۷ متاویل سے ہے مدیل کی جس کا مادہ  
نزل ہے مٹی میل جو کہہ رومال سے میل صاف کہا جاتا ہے اس لئے اسے مدیل کہتے ہیں یعنی حضرت سعد ابن معاذ  
کے ہاتھ سرور ٹپھنے والے رومال بھی اس کپڑے سے زیادہ خوبصورت اور نرم ہیں جب اُٹھ کے رومال کی یہ کیفیت ہے تو ان  
کے پیسے کے کپڑے کیسے جو گئے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نور بر حسی کا مکان اس کا لباس تک جاتے ہیں ۵



وَعَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَسُ خَادِمُكَ أَدْعُ  
اللَّهُ لَهُ قَالِ اللَّهُمَّ أَكْثَرُ مَالِهِ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ  
قَالَ أَنَسُ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَكَثِيرٌ وَإِنْ وَلَدِي وَوَلَدُ وَلَدِي  
لَيَتَعَادُونَ عَلَى نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ ۖ وَعَنْ سَعْدِ  
ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ لِأَحَدٍ يَكْتَسِبُ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ رِثَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

ہدایت ہے حضرت ام سلیم سے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ انس آپ کا خدمت گار ہے،  
اس کے لیے اللہ سے دعا فرمائیے حضور نے فرمایا اللہ ان کی اولاد زیادہ کرے اور انہیں قریب عطا فرماوے  
اس میں برکت دے دے حضرت انس فرماتے ہیں کہ میرا مال بہت زیادہ ہے مگر میری اولاد اور  
اولاد کی اولاد آج تقریباً سو سے زیادہ ہیں مگر (مسلم بخاری) یہ حدیث ہے حضرت سعد ابن  
ابی وقاص سے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی شخص کے متعلق جو رشتے زمین پر چلتا  
ہو یہ کہتے نہیں سنا کہ وہ جنت والوں سے ہے

حضرت ام سلیم حضرت انس کی والدہ ہیں یہ فرمودہ صرف اس کو کہیں میں حضور کی خدمت کے لیے وقف کر دیا تھا حضرت  
انس حضور ہی کے پاس رہتے تھے۔ یہ آخری کرمات ہی عات سے یعنی ان اولاد میں حضرت ابوبکر کو بھی قریب عطا فرمائے  
اس میں برکت دے برکت اور کثرت کا فرق ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔  
یہ پناہ حضرت انس مدینہ منورہ کے بڑے فائدہ داروں میں سے سے امتزاج سے ہیں ان کثرت برکت دونوں عطا فرمائی نہیں۔  
درود

لے امام بن حجر نے شرح تہذیب میں فرمایا کہ حضرت انس کی دیگر اولاد ایک سو پچیس ہوئی تو آپ سے یہی آنکھوں سے  
دیکھی مٹی بیٹے پر سے وہ ہے و طبرہم اور آپ کے بارے میں سال میں دو بار عین آماہ درودت ہجریاں دے کہ حضرت انس  
ان ایک ہی سفر حجاز کی کیفیت پر عمرہ سے دس سال کی عمر میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے عیادت فاروقی میں  
حضور میں جمع دن کے لئے رہے پھر کیا نو سو سال وفات کی کہیں میں سال کی عمر ہوئی اسی حدیث سے معلوم ہوا کہ ان کی کثرت و برکت  
مترکب کے جسکے اس کے لئے سے طبرہم ہے اسی بارے میں علامہ کو رب تعالیٰ خاص ہر دوں سے غنی فرمادے ۛ

اسلام شاپرہ حدیث اسی وقت کی ہے حکم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منورہ ہنرد و مہر مہر و بکر صمد کرام کے خلق جو سے کی جڑ ہیں  
دی تھی ہند بہ حدیث ما احادیث کے خلاف نہیں من میں سے کہ ابو بکر صنی بنی عمر صنی بنی یاسین جو انان صحت کے سردار ہیں  
عالمہ امتی لی یوں کی سردار ہیں دہرہ بعض شاعرین نے فرمایا کہ حضرت سعد کا مطلب یہ ہے کہ "راج ہو لوگ مددہ ہیں مدین  
پر چل سبے ان میں سے کسی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحتہ نام سے کہ صنی نہیں فرمایا اسوا حضرت جدو ستر بن سلام کے کیر کہ باقی حضرت  
مشرک ہیں اسی وقت وفات پا چکے تھے بعد ستر بن سلام ہی رہ گئے تھے مگر یہ حضرت سعد بن ابی وقاص بھی مشرک تھے مگر اپنا نام  
ہیں یا انکار کے طور پر یا حضرت سعد نے اپنی شہادت راہ راست حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے میں ہی تھی دوسرے دو یوں سے کسی  
حق دہ حضرت جدو ستر سلام کی شہادت خود کی تھی یہ زمانہ حدیث دوسری بت رات کے خلاف ہیں اسی کے اور بھی جوابات  
دے گئے ہیں مثلاً کہ دو مسلم بوداری میں سے کسی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحت کی شہادت خود کی بھران کے دائرہ رسولہ اہم  
سکھ آپ شہرہ تاسی ہیں مدتی نعری بن اسیم حجاج بن یوسف نے با مدح کہ شعیبہ کیا بہت صحابہ سے طافات ہے۔  
سکھ بھی بن سبید بوی صلی اللہ علیہ وسلم بنی منی تھا کہ کتب صاحب جن کے جہرے پر خشوع حضور کوف  
الہی کے شمار تھے آئے حال سے کہ عمرو مبار دلی برتا ہے مگر اس کا اثر جہرے پر نمودار ہونا ہے  
سب فرماتا ہے۔ میں ہوق و حوق و حوق و حوق میں اثر السجود وہاں سجدہ کے ار سے  
مرد بیشانی کا داغ پس مگر جہرے کا نور سے جو کثرت سجد و حوق منا خدا کی وجہ سے نمودار ہوتا ہے  
سردا مومن کی بہستانی کا اور کب چھپا رہتا ہے جس دی شعور

يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَدْرُونَ فَاحِدٌ ثَكَ لَمْ ذَاكَ رَأَيْتُمْ سُرُورًا عَلَى  
عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ رَأَيْتُمْ كَأَنِّي فِي  
رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ سَعْتِهَا وَخَضِرَتِهَا أَوْ سَطْهَا عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ اسْفَلُهُ  
فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لِرَأْسِهِ فَقُلْتُ

نہیں کہ کس کے متعلق کہہ رہا تھا نہ پتہ میں تم کو بتا رہا ہوں کہ یہ کیوں ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں  
ایک خواب دیکھا تھا میں نے وہ خواب حضور پر پیش کیا تھا تب میں نے دیکھا کہ گویا میں ایک باغ میں ہوں اس کی  
زراعتی اس کی سرپرستی بیان کی اس کے بیج میں جو ہے کا ایک ستون ہے جس کا پتلا حصّہ زمین میں  
ہے اور بالائی حصّہ آسمان میں اس کے بالائی حصّہ میں ایک دستہ ہے جس کے کھمبے لکڑیاں اس کے سر پر چھوڑا ہوا

اسی سے آیت میں لی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا رہا تھا کہ وہ اس میں جو ہے مگر خود پر سے چہرے میں ۔  
اے آپ کا یہ کلام، یہاں پر جو ہے وہ یہاں پر ہے اور یہاں پر ہے ان کا معنی جو اس شخص سے جانتے تھے کہ اس زمانہ پاک سے  
ابوں نے قرآن پاک سنا اس سے سنائی کہ حدیث قرآن سلام صحت میں جسے قرآن یقینی ہے ایسے ہی حضور کے سارے  
قرآن یقینی ہیں۔ اسی زمانہ سے صورت کبھی نہیں نکلا سوسے کی کال سے وہاں میں مل سکتا حضور کی زبان سے صورت نہیں  
مل سکتا۔ جسے قرآن یقینی ہے۔ یہ حرف ہے ہمارے اور یہاں پر ہے ان کے وہاں و اعمال میں کہ ان صورت کے ابوں و اعمال جزئی  
شدہ ہیں ہمارے یہاں و اعمال کی سرسبز نیوں میں ماہیں نہ مریں گے مگر ان کے بعد ان کے بعد سے یہاں یہاں پر جانتے  
عصیب کے سے آجین۔ یا اس کلام کا منشاء ہے کہ اسے جس سے وہ جو مجھے سننے کہہ رہے ہیں صرف یہی رائے سے نہیں کہتے بلکہ  
حضور جسے قرآن یقینی ہے کہ قرآن سے کہتے ہیں یہ ایک ہی بحر آب سے نکلا وافر ماں فرمایا یہ مطلب حضرت شیخ نے استقامت اللہ میں  
ہاں کہا تھا کہ کسی کے متعلق لوگوں کے مریں یہ سنا کہ جو مریں سے مریں سے اس کے خفی ہوئے کی علامت ہے۔ حضور پرانے  
ہیں۔ اہم شہداء اللہ فی الدنیا میں رب فرماتا ہے لیسکو نواسعہ او علی الناس حضور موت پاک کو خدا میری۔ دوتا جو میری  
نفسی خفی میں کیسے معلوم ہوا امور میں کی گواہی سے کہ ہر ماں سے مریں میں مریں کی وہ سے وہ صورت مریں کو صحت کہہ رہے تھے جہاں  
رہے کہ جس خواب کی تعبیر و تفسیر کی طرف سے ہر ماں سے وہ قرآن کی لہجہ کی لہجہ میں مریں سے وہ کسی کی خواب جو جہاں مریں و ان  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب سے جاری کی گئی کہ حضور پرانے کی۔ بعد فرمائی دو کلام مریں کی خواب کی تعبیر حضرت یوسف علیہ السلام  
دے دی تھو کہ جو کہہ رہی تھی الامر الذی جہہ تسعیناں سے عروہ کے بہت مریں ہیں۔ حلقہ گروہ۔ دستہ۔ عروہ کہہ رہے  
کی ہر مریں کو عروہ کہاں تا ہے رب فرماتا ہے۔ عند استغفار بالعمودۃ النونی ۔

لَا اسْتَطِيعُ فَأَتَانِي مِنْصَفٌ فَرَفَعَ رِيَاءِي مِنْ خَلْفِي فَرَقَيْتُ حَتَّى كُنْتُ  
فِي أَعْلَاهُ فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيلَ اسْمُكَ فَاسْتَيْقَضْتُ وَلَمْ يَهْلِكْ  
يَدَايَ فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرُّوضَةُ  
الْإِسْلَامُ وَذَلِكَ الْعُمُودُ عُمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقَى  
فَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ وَذَلِكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ -  
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ بْنُ شَمَّاسٍ خَطِيبَ  
الْأَنْصَارِ فَلَمَّا نَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ

میں نے کہا میں طاقت نہیں رکھتا تو میرے پاس ایک غلام آیا نہ اس نے میرے پیچھے سے میرے پیچھے اٹھائے  
تو میں پڑھ گیا حتیٰ کہ اس کے اوپر پہنچ گیا پھر ٹپٹے دست پر کھڑی نہ مجھ سے کہا گیا کہ مغزولی سے بکڑا پھر میں باگ  
پڑا میرے ہاتھ میں ہی تھی میں نے یہ جواب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ تو فرمایا کہ یہ باغ اسلام  
ہے اللہ یہ ستون اسلام کا ستون ہے اللہ اور یہ دستہ عروہ دھتی ہے اللہ تم مرتے دم تک  
اسلام پر رہو گے اللہ یہ صاحب حضرت عبداللہ ابن سلام تھے مسلم بخاری ۴ روایت ہے  
حضرت انس سے قریب تھے ہیں کہ ثابت بن قیس ابن شماس انصار کے خطیب تھے اللہ  
جب یہ آیت اتری کہ اے ایمان والو اپنی آوازیں نبی کی آواز پر اونچی نہ کرو

اللہ مصدق کے گزیرے میں کے بیچ سے مابین نصف نصف سے مسمیٰ عروہ اس کے کسی ہی حد تک اسلام اللہ نبی اس نے قرب کی پیر کیجیے  
سے کرتے اٹھا یا نبی خود ہی اس ستون کے کنارے پہنچ گیا اور وہ کڑا دستہ میں سے مغزولی سے تمام یا اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے  
ان کی خواہشیں مانتے تھے تبصر بھی خود ہی دیا کہ - میرے ملک کسی ایسی قرب سے صرف بھی مان دیتے تھے صحیح تبصر کے اس سے عسرا  
مصدق ایسی خواہشیں حضور پر پیش فرماتے تھے یہ واقعہ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے اللہ نبی یہ ستون جو ہم نے باغ کے دروازے کھلیا یہ اسلام کا  
ستون ہے جس پر اسلام قائم ہے درحقیقت ہمیں کلام اللہ ہے اللہ اس کے ٹٹے کے ٹٹے کا عطرہ ہیں لہذا نبی کے اذن  
کا حکم کا حضور و لائق ہے مسمیٰ کی مغزولی اللہ مسمیٰ وہ دستہ و گز - بھی مصروف سے نہ ہمارا بکڑا بھی مصروف ان شاد انصاریاں پر جیسے گئے ہمارے  
مرد گئے حضور کے اس درون عالی سے حضور عروہ کے ایمان کی رستہ کی ہو گئی اللہ تب انصاری حرری ہیں اللہ مرد جنگ یا نہ ہیں  
تہذیب جو نے خطیب مسمیٰ فصیح تار تار داں عار اسباب ہے -

اسلام نام سلاطین و حکام، اپنے آداب محض خود سامنے ہی کر تصور میں مقرر و مسلم وہ سلاطین کو جن میں جس کے آداب دربار خود  
رب تعالیٰ نے سامنے اور اساتذہ کے علاوہ دوسری مخلوق پر بھی جاری فرمائے ہیں آپ کریمہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کڑی ہے جس میں حضور  
کے سامنے ہر عرصہ و مہر و صحرے کا حرف نہ سکھا جا رہا ہے۔ خیال نہ ہے کہ ماں ٹھنڈا کرے کہ دوراں ٹھنڈا کرے کسی کی آوارہ  
حضور کی آوارہ سے پہلے ہر عرصہ سے اداں و غیرہ دوسرے موقعہ کسنی میں وہ خود اپنے آداب ہی میں گئے ہیں۔ یہی شرم کی وجہ سے  
بارگاہ عالی میں حاضر ہونے کو میں تو، رہا وہاں اور بھی دور سے اور بیکاریوں میں سے اعمال صفا ہو چکے اب کس سے حاضر ہوں  
یہ غیرت و قوت ایمان کی علامت ہے۔ حضرت سعد بن معاذ صاحب کے یہی آداب کے قریب سے گئے ہیں تاکہ حالات کی زیادہ خبر نہ پائی جائے  
مخفی اس لئے حضور نے آپ سے پہلے چھوڑ دیا ہے کہ یہ ان معاذ شریف سے ہوتے پائے۔ یہ سورہ حزب شدہ بجز میں اداں ہوئی فریاد، تو کہیں نہ درست ہوا بعد  
حق ہے کہ اس صورت کی انکی بات راجعہ ہوا میں صلی اللہ علیہ وسلم بعد از ان میں لایا دعوا اصولی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی اس کی پت کر  
کے علم سے میں درمی ہوں۔ جس کی بارگاہ عام یہاں کی ایک گاہ میں کسی صورت میں اور نہ اس کیسے علم سے یہ آستانہ رہا ہی کہ نہ کسی سے دینی  
سے اور بھی آوارہ سے ہونا اور ہے جو بیخ کر کے کلاہن ہوا۔ ہر مذہب و مصلحت کے لئے اپنی کفر اور کفر آگ کا موجب ہے (مقامات)۔

۱۷۷  
 پہلی اس خوف کی وجہ سے ان کے ایمان کی رستری ہوئی کہ انہوں نے بتائی خوف سے آپ کو اس آیت کی رو میں محسوس کیا  
 مسلمان مگر حضرت ناب کی نفیس کی شہادت یوں ہوئی کہ عروہ بن مسعود کہ آپ کے مقابل ملاحت صوفی شیعہ میں ہوا احمد کے  
 وقت پہلے کہیں یہاں حوثنی بحر میدان تنگ میں دین جو سے غیور کا جب دیکھا اندھ خیمہ پورے یعنی اتر غزہ (غزوات) حضور کے فرمان کا یوں ظہور ہوا۔  
 ۱۷۸ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دربار محمد بعد یحرب (میں) کوئی سے کسی لوگوں سے کہا کہ مار محمد بنی بھرت عرض ہو چکی تھی اور اکی گئی تھی  
 بھرت وہ قوی ہیں۔ جس حضرات نے حضور کی بھرت سے پہلے طبرہ مسور میں محمد نام کی وہ محمد نہ تھا بلکہ نوازل تھے یہ حضرات اس  
 دن صبح ہو جاتے تھے وہ مل کر جمعہ لیتے تھے بعد از صبح اس واقعہ کے طلب میں کہ حضرات محمد نے حضور انور کے طبرہ مسور پہنچے  
 سے پہلے ہی طبرہ میں محمد تر دیا کر دیا تھا ۱۷۹ اس آیت کا سمجھنا یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے بھی ہادی ہیں جو صحابہ کو یہ طبرہ  
 میں پیدا ہو گئے اس پر محمد کریم ہے جس نے کہ اس فرماں عالی کا جس حد کی طرف اشارہ ہے ۱۸۰ حضرت سلمان فارسی ایمان کے اشد سے بھی رہبر کی ولادت  
 کی آپ کی ایک دو طرفہ ہے معان ایدر کہ جسو شہر سے آپ کے والدین آئے بھرت سے بچ کر ایک جیسا کی رعب کی محبت ملی اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت  
 آپ کو سنائی آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طاعت کے خوف میں مل کر غزہ سے جوئے جو دے پکڑ کر آپ کو خدمت کر دیا اسی سے یہاں  
 مانگوں کی ملک میں رہے کہ چر بند یا مدد دیندہ کے ایک یہودی کے پاس پہنچے اس نے آپ کو مکتاب کر دیا  
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتابت کا رویہ دیا کہ اس کے آپ کو آماد کر دیا لہذا آپ حضور کے آماد کردہ ہیں آپ

[illegible]



هَذَا الشَّيْخُ قَدِيشَ وَسَيَدِهِمْ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ  
فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغَضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ أَغَضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغَضَبْتَ بَكَ  
فَأَتَاهُمْ فَقَالَ يَا إِخْوَتَاهُ أَغَضَبْتُكُمْ قَالُوا لَا يَغْضُرُ اللَّهُ لَكَ يَا أَخِي -  
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ  
الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

یہ ایک تمیز کے لئے ہے اور ان کے سردار کے متعلق یہ کہتے ہوئے پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے  
آپ کو خبر دی کہ تو فرمایا ہے ابو بکر یا بدتم نے ان حضرات کو ناراض کر دیا اگر تم انہیں ناراض کر دیا تو تم نے  
اپنے رب کو ناراض کر دیا تب ابو بکر بن مسرور کے پاس گئے بڑے بڑے میرے بھائیوں کی میں نے تم کو تجھ کو دیا وہ  
بڑے نہیں سے کہے بھائی مشتم کو بخشے اسلم ۵۰ عایت ہے حضرت انس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی  
لڑا کہ ایمان کی نشانی انصار سے محبت ہے اور منافقت کی نشانی انصار سے بغض ہے (مسلم بخاری)

جوئے گھر چار کی طوروں سے ابوسہیل کی گردن رکائی شکر کی طوروں سے راوند کی کاموں کی طوروں میں حرارہ الہی میں چلتی تھیں  
وہیں سے راوند ابوسہیل کی کوئی ایک دکان سے ملے تھیں ابوسہیل فرماتی ہیں اور غریبوں کے سردار میں اور ہمارے  
دوسریں ان سے آئے جوئے ہیں م کے لئے تھے کت لعلیہ سے جو ہمارے ہر طرف سے جنگ چھڑ جائے آجکا ہر طرف ہمارے ہی ایک  
مٹی پر ہی محاطہ مٹی پر مٹی کا کہ راہوں میں حشرات سے ابوسہیل سے کہہ جائیں سے کہہ گھر میری بس ایک مٹی کی دھڑ سب کچھ مٹی کو دیا  
تھے مٹی سے ابو بکر مسہاری ایک درخت سے گھر میں ایک تاریکی صاف کی اور موموں کی مادی کی ایک آہی ہے  
مکمل ہے کہ کسی دوسرے نہ حشرات کے دون کو حدود ہو کھانہ اس سے معلوم ہے کہ انہی معانی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی میں کہیں  
دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا و سروری میں ہے اس کی ناراضی ان حضرات کی ناراضی میں ہے

وہ حق باتیں ہیں سب سے بڑی راہ درویشان و مسکینوں سے ہوتی

تک کہ جس میں اللہ تعالیٰ ہمارے لئے ہے کہتے ہیں وہ ہی ہمارے ہاں ہر سال ہوا ہے کہ ہمارے ملک میں ایک ہر اس سے معلوم ہوا کہ ہادی  
رہنمائی سے ہر دور کر بھی جائیں جس سے سب سے بڑا راستہ کی کر صاف کر دی جائے ۳۰ صدیوں میں سستی کو قبول  
کئے ہیں جس سے ان کی رہنمائی میں ہیں جو مٹی سے مٹی سے انصار سے عداوت صرف دین کی ہی وجہ سے ہو سکتی ہے کسی خاص  
انصار کی کی مخالفت و بیادوی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے اس کی لئے یہاں انصار جمع اور اتحاد ہوا انصار حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور

اسکے جو دن حضرت علیؓ کوئی کے قتل کا نام نہ لے سکے اور نہ ہی اس کے نزدیک بے ایمانوں سے جو جنگ ہوئی اس کا نام جنگ  
جین ہے کیونکہ اسی جنگ کو جین کہتے ہیں ان سے سنی زیادہ مان حضرت عاصمؓ کو حاجی پر اس عزو میں تھے برادر مدی جو میں ہزار اوقہ عیار ہزار اوقہ عیار چالیس  
ہزار سے زیادہ بکریاں بعض روایات میں ہے کہ کمرانی بے شمار تھیں (شعبہ الطحاوی)۔

يُعْطِي رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ فَقَالُوا يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدْعُنَا وَسَيُؤَفِّنَا تَقَطُّرُ مِنْ دِمَائِهِمْ  
 فَحَدَّثَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ  
 فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدِيمٍ وَلَمْ يَذْمُ مَعْلُومَ أَحَدٍ غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا  
 جَاءَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِيثُ بَلْغَنِي عَنْكُمْ  
 فَقَالَ نَقَهَاءُ هُمْ أَمَّا ذُوْدُ الْأَرَايِنِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا وَ  
 أَمَّا أَنْاسٌ مِمَّنْ حَدِيثُهُ اسْتَأْنَاهُمْ قَالُوا يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

آپ قریشی لوگوں کو سو اونٹ دینے کے لئے قرآن پڑھانے لگا کہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 درجے بلند کرے آپ قریش کو قادیتے میں ہم کو چھوڑتے ہیں مگر حالانکہ ہماری تلواریں کھانکے خون سے  
 ٹپک رہی ہیں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی اس بات کی خبر دی گئی تھے تو حضور نے انصار کو  
 بلایا، انہیں چڑے کے یک نجر میں جمع کیا ان کے ساتھ کسی کو نہ بٹھانے دیا جب وہ سب جمع ہو  
 گئے تو ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے فرمایا کہ مجھ کو تمہارے متعلق کیا  
 خبر پہنچی ہے تو ان کے کچھ دار بولے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کچھ نہیں  
 کہہ رہے ہم میں سے نو مرد لوگ انہوں نے کہہ دیا کہ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لے ہوا پھر حضور نے ان کو قریب پانچ سو اونٹوں کا ایک سو اونٹ عطا کر دیا جس پر حضرت ابی رباحہ عقیلی فرح اور رسولوں کو بھیجے دیے تمہاری اور انصار کو ان سے  
 کہ میں نے اپنے لئے عرب میں حضور اور میرا لہذا میری کئی مٹی بھر کے لے لیا جا، بہت سب فرمایا ہے اللہ جل جلالہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ  
 ہیں ہے کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرست رہیں کہ ان کے دھننے یہ بات تو میرے لئے یعنی ہماری تلواروں سے گئی تک ان کے کھار کے خون ٹپک  
 رہے ہیں ہماری تلواروں کی تلواروں سے خشک ہو گئی ہے جو بھی حضور سے کہنگ کو نہ بڑھو میں گراؤں گی تو یہی ہے اس عمارت میں طلب ہے میرے حسب  
 اللہ تعالیٰ علی محمد و آلہ وسلم ان دنوں کی یہ صورت ہے کہ میں نے اس کی شریعت یا اس کے لئے ہیں کلمہ صلی علیہ وسلم کی ان حضرات کی سلسلہ ہرگز  
 جیل ہے کہ انصار کا یہ عرض کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی مٹی بھر کے لے لیا جا، بہت سب فرمایا ہے اللہ جل جلالہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ  
 متاخر خوب اس کی انتہا ہے لہذا ان حضرات کا یہ عرض کہ ان کا کلمہ صلی علیہ وسلم ہے ان سے تو یہ نہیں کہہ سکتے ہیں وہ شہادت  
 دی تو یہ نہ ہو کہ وہ ہے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چڑے کے خمر کی انصاف کو جمع فرمایا اور حکم دیا کہ انصار

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطَى قُرَيْشًا زَيْدًا الْأَنْصَارَ وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّي أُعْطِي رَجُلًا لَا حَدِيثِي عَنْهُ  
يَكْفُرُ أَتَا لَفَهُمْ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ تَرْجِعُونَ  
إِلَى رَحَالِكُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ

کی شان پر دعائے آپ قریش کو دیتے ہیں انصار کو چھوڑتے ہیں حالانکہ جہاد تو لڑیں ان کے خون سے ملک  
مردہ ہی ہیں یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہاں لوگوں کو دیتا ہوں جو ابھی ننھے ننھے کدھر سے لوٹے  
ہیں ان کی تالیف قلب کرتا ہوں اللہ کیا قسم اس سے راضی نہیں کہ لوگ مال لے کر جائیں اور تم رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر اپنے گھر واپس چھوڑ دو اللہ انصار بلا لے گا یا رسول اللہ

کے سر داد کوئی نہ رہے نہ سے کہہ بزرگی بات کر رہی ہے مطلب یہ ہے کہ رگلا حکم عقل کو دھڑے دھڑے جوڑ دے۔ جو شیلے  
جو انوں نے کہہ دیا ہے ہم لوگوں سے رکھیں ہیں کیا۔

اسے اسے اقرار ہے کہ جو عاصف عاصف عرض کر دیا، آخر یہی محو بیت قصیدہ کا انفرنگ ماسوں کا دریچہ ہو گا۔ انکار  
ہم سے قصیدہ کا ہمارے گا۔

ہدیر نزار گنگوہہ کا ذکر کسا      م م نے پڑھئے ہی رست کیٹھے

مسلک مفلس یہ ہے کہ میر کسی کو زیادہ عیسے دیا اسی کی مرادہ مصوبیت کی علامت میں ہے اور کسی کو کم دیا اسی کی مقصودیت کی دلیل میں  
 تاکہ کسی اسی کے برعکس بھی جزا ہے آج ہم نے سن لوگوں کو زیادہ عیسے دیئے ہیں کہ جو اس سے کہہ لوگ بھی قریب ہیں۔ فتح مکہ کے ان ایام  
 لائے ہیں، مگر اس کے دل میری در اسلام کی محنت اچھی خدمت مریض میں اس دور و دور میں سے ان کے دلوں میں میری محنت نہ دہ جہرگی  
 اور میری محنت سے اللہ تعالیٰ فرات مجد اور اسلام کی محنت بڑھے گی۔ یہاں اس سے کہ حضور کی محنت حضور کی عظمت ساری عظمتوں  
 عظمتوں کی اصل ہے ہم نے دیکھا کہ جن کے دلوں میں حضور کی عظمت نہیں ان کے دلوں میں قرآن عظیم کی عظمت ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی نہ اسلام  
 کی دیکھ دو عید کی لوگ قرآن عید کی کعبہ معمر کی کیسی ہے عزتی کرنے ہیں اسی حضرت نے فرمایا۔

تاسست ہو کہ جملہ درائن فریغ ہیں اصل الاموال حدنگ اسی تا محمد کی ہے

۲۵۔ سسکان اشتر کیسا جاں نروزد دل و دوشمن سے سرور زمان ہے کہ مولود - تقدیب و سدا - لوگ تو ہی بدتر و خبی خوشی اپنے گھر جائیں کہ وہیں الہیت ملی گی، ارتم اسی بدتر خوش خوشی تو کو کہ تم کو، الہیت پیدا ہو کر میں، درویش محمد کا درم و نصیب ہو گئی تم میرے ہو چکے درویش تمہارا ہو چکا جس میں تمہارا سو گناؤ کو میں بلکہ حلق کو میں تمہارا ہو گیا۔

قَدْ رَضِينَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ إِمْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ  
 النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا سَلَكَتِ وَادِي الْأَنْصَارِ

ہم رضی میں ملے (معلم بخاری) ۱۰ روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو ہم انصار میں سے ایک صاحبہ جو تیرے ہمہ گیر لوگ ایک جنگل میں چلیں اور انصار  
 دوسرے جنگل میں یا دوسری گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کے جنگل یا ان کی گھاٹی میں چلوں تھے اور

لطیفہ :- ایک باری نے حضرت محمدؐ کو چھوڑ کر دوسری سردار عرب کی مدد میں چلے گئے کہ مار میں فرو ہوئے تامل نہیں تھا کیا کر رہا ہوں  
 اور جو میں نے کہاں ہاں پڑھا ہوں وہ تمام شے توڑی نصیب ہوئی ہے کہ وہ کہیں فرمایا ہے مار میں روکنے نہ دوسرے کے لئے بڑھتا ہے  
 درجہ کو مردہ تھے وہ دیکھنے سے بڑھتا ہے ان کے کسی حرکت تک مجھے ایک آبا ہے مت ہی تکیں ہوتے

ریاضت نام ہے تیری گلی میں آئے عامے کا تصور میں ترے رہن جارت اس کر کہتے ہیں :  
 اے نبی یا رسول اللہ ہم اس پر راضی ہیں اور راضی رہیں گے کہ رستے کو حصول عادی ہجر کا کی ہے  
 بہت نزدیکی نہ رہی رویت جو خیر سے اس کل کے آئے کیا حاجت رگ در کی ہے  
 کسی نے کیا حرب کہا ہے ۔

رَضِيَتْ قِسْمَةَ الْأَنْصَارِ عِصَا  
 لِسَاعِدٍ وَالْجَهَنَّمَ  
 فَانْطَلَقَ لَعْنَةُ مَرْوِيَا  
 وَانْطَلَقَ بَاقِي الْأَنْصَارِ

میں یہاں سب دلاوت کا ذکر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم صرف قرین سب سے میں حکم نسبت کا ذکر ہے یہی اگر رب تواسے  
 نے ہم کو ہجرت کی عزت دیا ہجرتی قوم مدبر منورہ میں ہوا ہر سے اور آپ کو ہاجرہ کہتے تھے انصار کی کہتے جو کہ ہجرت نصرت  
 سے فصل ہے اس لئے رب کے ہمارے دلاوت کہ مسئلہ میں کہ اور ہمارا قیام مدبر منورہ میں کیا اور ہم نبی ہاجرہ کہلائے اس سے  
 معلوم ہو کہ ہاجرہ صحابہ انصار صحابہ سے فصل میں فرق محسوس میں کہی اور تار ہر تار ہے من المعاجد والانصار لعلی  
 ہاجرہ کا ذکر پہلے انصار کا بعد میں باقی تمام مسلمانوں سے انصار اصل میں رہے جنگل اور اس کے راستہ کو داوی کہتے ہیں پس ہجرتی  
 راستوں کو متعجب یہاں راستے اور حال ہر وہ ہے نبی اگر غار میں کہنے ایک ہوا انصار کی لئے دوری ہجرتی انصار کی لئے کے موافق راستے  
 دونوں کا نام کی راوی انصار کی لئے کو ترجیح دوئے کا مطلب نہیں کہ انصار کی ہجرت کو دیکھا سارا جہان حضور کا فیض ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی  
 شخص یا کسی قوم کے متبع ہیں ان سے ارتداد ہے اتعم ما اوحى الباق :

شہ یعنی جو بھی ہتھیار جنگ ڈل دے اپنے کو غیر مسلح کرے اپنے کو غیر مسلح کرے اس کا بھی گناہ صاف ہے اسے ایمان ہے۔

فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةُ بَعْشِيرَةَ وَرَغَبَةُ فِي قَرِيْبِهِ وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى رَسُولِ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةُ بَعْشِيرَةَ  
 وَرَغَبَةُ فِي قَرِيْبِهِ كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَيْكُمْ  
 الْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوا وَاللَّهِ مَا قُلْنَا إِلَّا خُصًّا

سے محبت اور اپنے وطن کی رغبت ہو گئی تے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو گئی تہ فرمایا کیا تم نے  
 یہ کہا ہے کہ ان محبوب کو اپنے گنہگار کی محبت اپنے وطن کی محبت ہو گئی ایسا ہرگز نہیں ہے تہ  
 میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں میں نے اللہ اور تمہاری طرف ہجرت کر لی ہے تہ  
 اب میری زندگی تمہاری زندگی میں ہے اور میری دنیا تمہاری موت میں ہے تہ وہ جو سنے کہ ہم

اتنے نصاریٰ کا حضور زور کر رہا تھا کہ تو جن کے لئے میں رسول ہوں تو قریب کے لئے کسی اور جاتا ہے فرشتے قبر میں حضور  
 اور میرے مشرکوں کے پاس جہاں آراؤں کر چکے ہیں مہما حبیب فعلی فی حق ہذا الرجل وہاں بھی  
 اللہ جل جلالہ کے لئے ہے ہاں اہمیت یا رازیت کے لئے حضور زور کر رہا تھا کہ کعبہ کے بعد اقبال کرم کا فرمان کہ  
 حضور اور کرم جل جلالہ کہا کعبہ ہے یا کعبہ کے لئے کہ وہاں یا بربری کے دعوے کے لئے کہا مراد ہے  
 انصار نے جب یہ دیکھا کہ وہاں کعبہ کے لئے کہ وہاں یا بربری کے دعوے کے لئے کہا مراد ہے  
 دروازے کھول دیئے تہ وہ دیکھے کہ تہاں حضور پروردگار میں رہا کئی اعتبار فرمایاں گے ہمارا مدیسنہ ویران  
 ہو جاوے گا وہ حضور کے لئے کہ وہاں یا بربری کے دعوے کے لئے کہا مراد ہے  
 ہے تو لا محالہ کہ حضور سے بھی نسبت ہے پھر آپ مکہ کے لوگ کہیں چھوڑ دیں گے۔

تہ بھی رب تعالیٰ نے آپے حضور سے مدد دی کہ آج تک مکہ کی سب کو خوشی ہے نصاریٰ کی ہیں آپ کے  
 حرات کے اندیشہ سے ان کا اندیشہ دور فرمائیے اس کی خوشی کیجیے۔

تہ بھی میں نے ان لوگوں کو یہ عطا کیا کہ وہ اس دور سے میں دینے میں کہ مجھے قبائے سے معاہدہ میں ان سے زیادہ محبت ہو گئی اور میں تم کو  
 چھوڑ کر ان میں ان لوگوں کے لئے کہ وہ اس دور سے میں دینے میں کہ مجھے قبائے سے معاہدہ میں ان سے زیادہ محبت ہو گئی اور میں تم کو  
 شرک کے رسول ہیں در رسول کے ہر کام میں اس عطا کیا کہ وہ اس دور سے میں دینے میں کہ مجھے قبائے سے معاہدہ میں ان سے زیادہ محبت ہو گئی اور میں تم کو  
 صریحاً جہنم میں گئے تہ یعنی عاقرتہ میں اپنی زندگی و موت میں تم کو نہیں چھوڑ دیں گا ہم تم ہی میں عطا کیا



يَا لَللّٰهِ وَرَسُولُهُ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ بَصِيْرٌ فَاَنْتُمْ كَاٰنِبُونَ وَيَعِزُّ رَانَكُمْ مَّرَاةٌ  
مُّسْلِمَةٌ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى صَبِيَاً وَ  
نِسَاءً مُّقْبِلِيْنَ مِنْ عَدَسٍ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ  
اَنْتُمْ مِّنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِّنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ يَعْنِي  
الْاَنْصَارَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ مَرَّ أَبُو بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ بِمَجْلِسٍ

نے جو کچھ کہتا ہے، اللہ اور اس کے رسول پر عمل کی وجہ سے بڑے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول تصدیق کرتے ہیں اور تم کو معذور جانتے  
ہیں اللہ وسلم، روایت ہے حضرت انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ بچوں عورتوں کو دیکھا ایک شادی سے  
آتے ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے تھے فرمایا اللہ تعالیٰ تو جانتا ہے اسے انصار تو تم لوگ  
مجھے تمام لوگوں سے زیادہ پیار سے جانتا ہے اسے انصار تو تم لوگ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ  
پیارے ہو یعنی انصار مسلم بنی، روایت ہے انہیں سے فرماتے ہیں کہ جناب ابو بکر و عباس انصار کی

اور تم میں وہاں پائیں گے۔ لے بھی یا رسول اللہ تم لوگ پس بہت پس میں میں میں سے کہ اب تم کو معذور کر اور تمہیں۔

منازل میں جو ان بسو تو نیناں جھانپ ہیوں

نایں دیکھوں اور کہاتے دیکھیں دوں

سماں اور حضرات انصار کے سے کسی نہ سوں نے مناسب کہ حضور اور پر نچا اور کہہ مگر حضور پر ایسے نہیں کہ ذرا ہی بولائی کہ کتاب  
انہیں میں نکل پر لاکھوں سواؤں میں نار میں یہ کل میں عادت بلکہ روح عادت ملک جان ایسا ہے لے بھی میں تم کو بچا اور حب کا بچا  
مانتا ہوں میری تم کو صادق جانتا رب تعالیٰ کا ہا ہے لہذا اللہ رسول م کو سچ جانتا ہیں الہی سے معلوم ہوا کہ اللہ رسول کے لئے ایک  
صیر نقشہ لانا، کل حاضر ہے لے ہ انصاری لوگ ایک تادی سے توں دلا آہیہ مجھے حضور، انکو خوش دیکھ کہ بہت ہی خوش ہوئے اور ان کی  
خوش خرمی کھڑے ہر کہ ملاحظہ فرمائے گئے جیسے ان بایں تہ اودہ کی خوش دیکھ توں ہر نے میں حضور پر تمام جان کے والدیاب کی نعمتیں قربان ہوں وہابی  
امت حضور ہا انصار کی خوش دیکھ کہ کیوں خوش رہوں گے۔ حضور ہا ان کی خوش خرمی سے خوش ہوتے ہیں ہا سے سرخ و طلال سے  
نگین ہوتے ہیں حیدر علیہ ما عنہم۔ حضور انور سے تراب میں اپنی امم کہ حضور کا مسر کہ تے دیکھا ہایت شان و شوکت  
سے تو حضور خوش خوش میسار ہر گئے تھے۔ لے اس کلام میں سعادت ہے پہلے رب تعالیٰ سے عرض کیا کہ انہی تو گوہ  
رہا یا اسے اللہ تو جانتا ہے۔ پھر انصار سے خطاب فرمایا کہ تم لوگ مجھے بہت پیار سے جو انصار فرما کر وہی نے یہ بتایا  
کہ یہ کلام صرف ان لوگوں سے نہیں تھا بلکہ ہر سے انصار سے تھا یعنی ہر سے انصار مجھے بہت پیار سے ہیں۔

مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَكُونُونَ فَقَالَا نَايُبُكُمْ فَقَالُوا ذَكْرُنَا فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا قَدْ خَلَّ أَحَدُهُمَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةً بُرْدٍ فَصَعِدَ الْمُنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَقُومَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يُوصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّكُمْ كَرِهُتُمْ عَيْبَتِي

جلسوں میں سے کسی مجلس پر گذرے وہ حضرت رسول سے تھے تو ان دونوں نے کہا کہ تم کو کیا چیز ملائی ہے وہ بوسے کہ ہم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی ہم نشین یاد رکھتی تھیں دونوں میں سے ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور کو اس کی خبر دی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے آپ نے اپنے سر پر چادر کے کنارے کی پٹی باندھی ہوئی تھی آپ شہرہ پر چڑھے اور اس دن کے بعد پھر کسی نہ چڑھے اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا کہ میں تم لوگوں کو انصار کے متعلق وصیت کرتا ہوں کہ کیونکہ یہ لوگ میرے تمام مشیر و مددگار ہیں یہ

سے یہ وہ تھے جو انور کی مرضی و دعا سے تشریف کا بے حکم تھے وہ حضور و دوسرے سے باہر تشریف نہیں لائے شدت مرض کی وجہ سے انصار سے جہاں جہاں آکر کچھ روز نہ دیکھا تو غریب لگتے تھے

دردِ مرقی تو مرا جوں سے سخت جان بول رہا مگر سے تر سے جاں جہاں  
تھے بھی ہم لوگوں کو وہ سارے گھر جاں و آری بھی جب ہم پر وہوں کی کون تھی تان تھی کے گروہاں سے تھے ٹائے وہ ساجیں کھد گئیں  
توشتہ وقت کہ دیدار عام تھا اسس کا تو بہ وقت کہ جلد مقام اسس کا  
ہے حضرت صحابہ کا حق رسول و شرعیات اہل کا ایک درد نہ کوئی صاف کرے

دردِ عشق ہی اور حق طلب سودِ مصروفی و ملی اور حق طلب  
تھے یہ عام تھے دلائل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دردِ مرقی و امتی ہے اس کا کہ حضور اور آپ کے فراق میں بہت سے صوفیوں کی ایک جگہ حضور فرمائی کہ یہی  
یعنی حضور اور کا یہی درد بلکہ عام صحابہ کو آری یہاں تک کہ تان تان سے ہی مدد کا کہ اہل حق کا رب تعالیٰ ہی جانتا ہے  
لعلت ہا وہ شفقتی جس مت میری ذوق اہل سے ہر شاکہ سکھاتا پیش

تھے اس میں صلاب یا تو بہا جی سے ہے یا سارے اہل صبر سے یا اپنے بعد واسلے کھار سے یا تا قیامت سارے مسلمانوں سے تھے کہ شش کاف کے بیچ دور کے کسرہ سے ہر وقت کتب اس کے جود صلی اللہ علیہ وسلم کا کہہ پھیلے

ہے صاحبِ بشر کا یہ حال سارے صبحی درست میں اور عینہ حاضر باہر کھینے کی ضد دہائی۔ ہر حال مطلب یہ ہے کہ انصار میرے  
حاضر رہ کر رہیں۔ اے ابھی مجھ سے میری انصار سے ہم سے دودھ کیا تھا کہ ہم آپ کی مدد کریں گے آپ مدینہ منورہ  
تشریف لائیں ہم ہر طرح آپ پر مار چوں گے تم نے ان سے قربت رحمت بخشش کا دودھ کر لیا ہے اب ان کے اپنا دودھ پیرا  
کر دیا سارا دودھ مانی ہے جب فرماتا ہے ان اللہ اشعری من العوض النہم واموالہم ربانہم الخجۃ وکلمات مرقات  
اشعریٰ یعنی اگر ان میں سے کوئی انصار میں سے کسی کا کوئی قصور کرے پھر معذرت کرے تو اس کی معذرت قبول کر دو اور  
اگر وہ معذرت کرنے نہ آوے تب بھی اسے معافی دیو ورنہ اس سے دعائیں مدد روز آخرت میں بدلے کی نیت کر دو یہ میرے  
خمس میں ان سے اچھا سلوک کرو درغالب یہ مطلب بھی کہ انصار کو لگے کہ اسے کس عمارت رجائی گئی عمارت میں سے یہ کسی میں سے غائب ہے پہلے ہی  
دفعہ کا ذکر ہے تو اسی کو ذکر ہوا اور یہ کہتا ہے کہ یہ واقعہ اس دیکھو واقعہ سے پہلے کا جو کہو کہ اس سے دفعہ کے بعد تو صورہ الودعہ بہ تشریف  
لائے یہ خطہ فرمایا اے صاحبِ سماج کسی محتہ میں کبھی ان میں یوں فرق کرتے ہیں کہ حدود ترمیم خالی کی طرف سے ہمام جو ساود جو سورہ اپنی خوشش سے  
کرے ماحول میں پرور کی تشریف کو کہتے ہیں اور اس واسطے کہ ان کی معاف تاجر کے ذکر کو کہیں میں واقعہ سورہ علم شہ سہ ہمارے کی ولاد  
و ماہیں بکثرت ہوئی مگر انصار کی ولاد منہ کم ہوئی یہ وہ سورہ میں نہ تریز کی ولاد منہ سے گئی انصار کی ولاد منہ کم ہوئی اب اس سے مدینہ منورہ  
میں صرف ایک گھر انصار کا ہے کسی عمارت اور عمارت کا گھر نہ دیکھو نہ تیرہ عمارت میں بہت ہیں انصار کی سمت بخور سے ملکہ فرمایا  
میں میں نصیب دیکھ بناؤ انصار پر نصیحت رہیں گے کہ کیا کہ جہاں تریز تا یہاں مت جوتے رہیں گے کہ ہجرت قائم ہے مگر انصار خصوصاً  
حضور انور کے مددگار انصار جو بناتے وہ ہر خطے اشعریٰ اس کو نصیب کیا۔

الْأَنْصَارُ حَتَّى يَكُونُوا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمَدْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَثَّقَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَصُرُ فِيهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيهِ آخَرُونَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ : وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلَا تَبْنِ الْأَنْصَارَ وَلَا تَبْنِ آبَاءَ الْأَنْصَارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ : وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْحَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ

ہو جائیں گے جیسے کھانے میں نمک نہ تو میں تم میں سے جو میں کسی ایسے محدث کا مالک ہو جس میں کسی قوم کو نفع نہ دے دوسروں کو نقصان پہنچا سکے نہ تو وہ ان کے نیکیوں سے قبل کرے اور برائی کرنے والوں سے وہ گذر کرے حد بخاری : روایت ہے حضرت زید بن ارقم سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل انصار کو انصار کی اولاد — کی اولاد کو بخش دے حد مسلم : روایت ہے حضرت ابو اسید سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انصار کے گھروں میں بہتر گھر بنو نجار ہیں پھر بنی عبد الاشهل پھر بنی حارث ابن الخزرج پھر بنی ساعدہ حد

حد بھی گریہ انصار کے گھر اسلام کی مدت دھونگی کی مدت بزرگی جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے گھر بزرگ کھانے میں مدت اس کی جتنی ہے مافیت اسلام کی ساری میں انصار سے ہیں جبوں سے حضور انور کی بھائی باقی اور کیا ملک مصلح طعام ہے اور انصار مصلح اسلام (اللہ) حد بھی سرے بعد تمام بھائیوں میں جو کسی اعلیٰ یا معمولی جہد پر قادر ہو وہ میری یہ وصیت یاد رکھے حد اہل کی شرح اہل گھر کل کسی سے مرد خاویں فکری مغارات اللہ و فریہ نہیں مکہ شخصی ذاتی معاملات میں حضور کو نہ ہی مراد ہے یعنی اگر کوئی انصاری کسی سے کوئی چھ سوک کرے خود وہ کنگ ننگ بد بطور شکریہ اور کرے اور اگر کوئی انصاری کسی سے کوئی ذاتی مسئلہ کو کرے تو میری خاطر کسی سے وہ گزر کرے کہ حارث میرے محسن میرے بہنوئی ہیں میری شرم سم سکے اس حراں مالی میں یا تو انصار سے مراد صحابہ انصاری ہیں اور اولاد انصار سے مراد انہیں انصاری اور اولاد اولاد انصار سے مراد تبع ماصین انصاری ہیں یا مافیت ساری اولاد انصار مراد ہے بھی معنی اولاد ذریعت و شجر حد یہ چاروں انصار کے قبیلے ہیں ان سب کا لقب انصار ہے عسی علیہ السلام کے مددگاروں کا نام انصاری تھا اور حضور کے مددگاروں کا نام انصار ہو ۔ وہ میرند سے مدد دینا حرام یا شرک ہوتا ہے وہ دونوں نام مشترک ہوتے ہیں اور انہیں انصاری یا انصار کہنا شرک ہوتا ہے

وَفِي كُلِّ دُورٍ الْأَنْصَارُ خَيْرٌ مُسْتَفْعٍ عَلَيْهِ ۖ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ فِي مَرَايَةِ وَأَبَا هُرَيْرَةَ  
بَذَلَ الْمِقْدَادُ فَقَالَ انْطَبِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاشِحٍ فَإِنَّ مَعَهَا  
ضَعِيئَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَإِنْ طَافْتَا يَتَعَاذِي بِنَا خِيلْتَا

انصار کے سارے گھرانوں میں خیر ہے نہ (مسلم بخاری) ۖ روایت ہے حضرت علی سے فرماتے ہیں کہ  
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اللہ زبیر اور مقداد کو بھیجا تھا دوسری روایت میں یہاں نے  
مقداد کے ابو ہریرہ ہیں کہ تو فرمایا کہ تم جاؤ تو خاشح کے باغ میں پہنچو وہاں ایک بوڑھی عورت  
ہے جس کے پاس ایک خط ہے اس سے لے لو وہ چنانچہ ہم پہنچے کہ ہم کو جہان سے گھولے

سلسلہ سنی، ان چار صحابہ کرام کے علاوہ اور جس اندر انصاری حاذل میں سب میں حضرت معلوم ہوتا ہے کہ ان چار صحابہ کراموں نے  
حضور انور کی خاص خدمات انجام دی ہوں گی سلسلہ ایک صحابہ میں مرد کندی میں تب چھ مہینے مسکن ہیں اب حریز منورہ سے تین میل  
کے فاصلہ پر تھم تریسویں قوت ہونے میں منورہ میں لاکر دینی کئے گئے تھے ستر سال عمر دی تھیں تینسویں وفات ہوئی  
سلسلہ ابو ہریرہ کا نام کسانوں میں حسین موسیٰ ہے۔ حریز منورہ تمام عمرات میں حاضر ہونے سلسلہ میں وفات ہوئی ۶۶ پھیلا سوسہ  
سال عمر ہوئی۔ حتیٰ کہ وہ چاروں صحابہ اسس عرصہ کے لئے بھیجے گئے تھے۔ حضرت علیؑ پر زبیر مقداد  
اور ابو ہریرہ فتویٰ (وفات)

سلسلہ مانع حریز منورہ کا ایک مانع تھا جو مکہ معظمہ کے راستہ پر واقع تھا درمیان سے قریب ہی تھا اب وہ گم ہو  
چکا ہے۔ سلسلہ فلیسہ حریز منورہ کے کہنے میں اسی عورت کا نام سارہ تھا کہ کی رہنے والی تھی قریش کی آمد  
کردہ تھی چونکہ صلح حدیبیہ کے بعد مکہ کا حریز منورہ میں مانع ہو گیا تھا اس سلسلہ میں یہ بھی حریز منورہ کی تھی۔  
سلسلہ یہ ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم خبیث کہ حریز منورہ ہے یہ عورت کفار مکہ کے نام ایک خط عاصوسی  
کا لے کر چلی گئی تھی اس نے اپنے بایں کے جوڑے میں جھپٹا رکھا تھا۔ حریز منورہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انتر تھائی ہے اس کا  
علم تھا فرمایا تھا اگرچہ وہ عورت عاصوسی کے جرم میں قتل کے قابل تھی مگر حضور انور نے نہ تو اس کے قتل کا حکم دیا نہ اسی  
گر ماری کا صرف یہ فرمایا کہ وہ حلا اس سے لے کر اسے مکہ معظمہ لے آئے وہ کہہ کہ اس کے قتل سے کفار مکہ سے جنگ پھڑپھڑانے  
کا حریز منورہ حریز منورہ میں یہ تھا کہ حریز منورہ کے فتح مکہ پر جانے اور حریز منورہ عاصوسی میں مالا مال بنا دی گئی تھی ۛ

حَتَّىٰ آتَيْنَا إِلَى الرَّوْضَةِ فَإِذَا أَحْنُ بِالطَّعِينَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ  
قَالَتْ مَا مَعِيَ مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ أَوْ تُلْقِيَنِ الْكِتَابَ  
فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِمَا فَاتَيْنَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ  
مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى نَائِسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ  
يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَهْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هَذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ  
إِنِّي كُنْتُ امْرَأًا مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ مِنْ مَعَكَ

دو تار پہ تھے حتیٰ کہ ہم باغ میں آئے تو ہم اس پر ہنس کر کہے کہ اس نے اپنے ہاتھ سے کتاب نکال کر رکھ دی ہے اس کو  
خط نہیں پہننے بلکہ خط نکال کر رکھ کر اس نے اپنے ہاتھ سے خط نکالا ہے ہم وہ خط نہیں  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تو اس میں صاحب بن جندب کی طرف سے کہہ دے کہ ہمارے مشرکوں کی طرف پیغام تھا  
وہ مشرکوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض کاموں کی خبر دے رہے تھے کہ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا اسے صاحب یہ کیا ہے وہ بولے یا رسول اللہ حضور مجھ پر جہدی نہ کریں تب میں  
قریش میں ایک اہل حق شخص ہوں میں خود قریش میں سے نہیں ہوں اور جو جاہلین آپ کے ساتھ

سے ہیں ہم نے گھوٹے ڈھانچے میں کرکٹیں لگا کر رکھ دی ہیں تاکہ وہ ان کے پہلے جانے یہ ہے صحابہ کرام کا حضور کے حوالہ عالی پر  
پروردی مل سکے صحابہ کی ایک روایت میں یوں ہے حضور جس الکتاب اور نصیر و مشق یہ الفاظ صحابی باہر میں شہید ہوا  
ہیں یہی یا وہ خط نکال کر وہ ہم تجھے بالکل سکا کر کے تیری لاش میں گئے یہاں اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ وہ خط جن دور میں لکھی ہو  
ملاشی جیسے اس سے معلوم ہوا کہ وہ عورت کا کوئی اقرار ہے یا سکا کوئی پردہ سے سکا کر کے ملاشی یہ بدعت ضرورت سمجھتے ہیں بلکہ نامتہ عورت  
کا احترام کوئی نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو رونا کی مزامی کر کے دیکھی وہ سے کہ وہ دن کے درمیان ہی کا دھبہ اتر  
گیا لوگوں سے کہا حضور اس کا پردہ فرمایا اس نے ایسا نہ توڑی تم کہو، دیکھو تہا اگر وہ عورت حد و حدی و حدی علی قبرستان سے سکا کر کے  
جن اس کی ملاشی ہیں اور حد و حدی سے کہہ سکتے ہیں کہ اس کی لاش میں گئی ہے یہ حد و حدی کہہ سکتے ہیں کہ اس کی لاش میں گئی ہے یہ حد و حدی کہہ  
ہوئی جو حد و حدی سے اس سے حد و حدی کہہ سکتے ہیں کہ اس کی لاش میں گئی ہے یہ حد و حدی کہہ سکتے ہیں کہ اس کی لاش میں گئی ہے یہ حد و حدی کہہ  
ہے جس میں اس واقعہ کی سرحدی گئی صاحب کے کچھ ہوتے یہ الفاظ نہ تھے اوقات اشع یہ سوانح صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے سلام

مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَةٌ يَحْمُونَ بِهَا أُمُومًا وَاهْلِيَهُمْ بِمَكَّةَ فَلَحَبَّتْ  
 إِذْ قَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ اتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي  
 وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدًّا أَعْنِ دِينِي وَلَا يَرْضَى بِالْكَفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ  
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ عَنِّي  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ أَضْرِبَ عَنْقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

یہیں ان کی قریش سے قرابت داریاں ہیں جن سے وہ کہیں ان کے مالوں ان کے گھروالوں کی حفاظت کرتے  
 ہیں۔ میں نے یہاں پر جب مجھے ان سے یہی رشتہ حاصل نہیں تو میں ان پر ایک احسان کروں جس سے وہ میرے  
 عزیزوں کی حفاظت کریں۔ میں نے یہ کہہ کر تو کفر کی وجہ سے کیا نہ اپنے دین سے پھرتے ہوئے لوگوں اسلام کے بعد کفر  
 سے راضی ہو کر تہمت بدھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہوں نے تم سے یہ کہا کہ جناب عربوں سے اس لئے  
 مجھے چھوڑ دینے میں اس منافق کی گردن مار دوں اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی جاسوسی سخت جرم ہے کہ اس سے قوم ملک ملک سب ہی دشمنوں راستہ میں جو تو محرم مگر سر دینے میں حضور کچھ  
 راقب فرمائیں میرا مدد میں میں ۱۰ سالہ بھی سارے جہان کی مکہ کی مکہ سے قریشدار ہاں اور ان مہاجرین کے عزیز و اقارب گھر بار  
 مکہ معظمہ میں ہیں کفار مکہ ان قرابت داریوں کی وجہ سے ان مہاجرین کے عزیزوں میں قریب رہتے ہیں مکہ ایک مرتع کی حفاظت ہی کرتے ہیں  
 ان سب کے گھر بار ہاں چھ عزیز و اقارب وہاں محفوظ ہیں مکہ بھی میرے عزیز و اقارب گھر بار بھی مکہ معظمہ میں ہیں مگر میری کفار مکہ سے قرابت  
 کوئی نہیں میں نے چاہا کہ ان پر یہ احسان کروں کہ مسلمانوں کے راستے کی غیر مزیدوں وہ گھر بار بھی مگر سب قریش میں شاید اس احسان  
 کی وجہ سے وہ میرے گھر بار و دیگر کی حفاظت کریں عاقل سے نفع مکہ کی تادیبوں کی کہ جو ضروری تھی نہ جوتی نہ جو ہر مکہ معظمہ پر مسلمان حملہ کرنے  
 و سے یہ مکہ یہ جملہ پہلے کام کی تاکید میرے ہی ذمہ تھا مگر اس سے کفر سے ذمہ ہو کر سب سے ذمہ ہو کر سب سے ذمہ ہو کر سب سے ذمہ ہو کر سب سے ذمہ ہو کر  
 مسئلہ بہت سے ذمہ ہو کر سب سے ذمہ ہو کر سب سے ذمہ ہو کر سب سے ذمہ ہو کر سب سے ذمہ ہو کر سب سے ذمہ ہو کر سب سے ذمہ ہو کر سب سے ذمہ ہو کر  
 ۱۰ بھی دوسرا مسئلہ اگرچہ عاقل میں قریشوں حیرت سے ان کے اہل ان کے ذمہ تھا مگر انہوں نے کام مسلمانوں کا کیا ہے۔ سب سے

اجارت دے دیں میں قتل کروں تاکہ وہ مردوں کو، خود جاسوسی کی بہت سے ہڑے ان کا قتل سیاسی اور ملکی انتظام کے لئے  
 مناسب سے حضرت عمرؓ سے حضور انکے خود، ضرورتاً یہ کہ عاقل کو مجھ سے کام تھا، تاکہ سیاسی طور پر قتل کرنا عاقل اسی  
 لئے ضرورتاً سے اجارت مانگی اگر وہ عاقل کو ذمہ جاسوسی سمجھنے کو تفسیر پوچھے ہی میں قتل کر دینے۔ نیز



وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بِدُرٍّ أَوْ مَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَطْلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ  
فَقَالَ أَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجِبَتْ لَكُمْ الْجَنَّةُ وَفِي رِوَايَةٍ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ  
فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ

نے فرمایا کہ یہ بدر میں حاضر ہو گئے ہیں تمہیں کیا خبر شاید اللہ تعالیٰ نے بدر والوں پر توبہ فرمائی ہے یہ فرمایا ہو کہ جو باہر  
کو توبہ تمہارے لیے جنت واجب ہو چکی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ میں تم کو بخش چکا ہوں اللہ تعالیٰ  
نے یہ آیت انہی کو اسے ایمان والوں میں سے اور اپنے دشمنوں کو درست نہ ہونا دیا ہے

حضور علیہ السلام نے بھی حضرت عمرؓ پر قہر کیا یہ نہ فرمایا کہ جب میں انہیں مومن کہہ رہا ہوں تو تم انہیں منافق کیوں  
کہتے ہو لہذا حدیث بالکل واضح ہے۔ خیال رہے کہ حضور کے زمانہ پاک میں منافقین کو قتل نہیں کیا جاتا تھا اگر عیب ان کا  
کفر یا دینی نقصان ظاہر ہوتا تو وہ قابل قتل ضرور ہوتے تھے جاسوسی تو وہ جرم ہے جس سے مسلمان کا قتل بھی جائز ہے بعض شارحین  
نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ کا ہذا قتل مانگنا حضور انورؐ کے اس فرمان عالی سے پہلے تھا روایت کے الفاظ میں تقدیم تاخیر ہے  
پہلی بات مرقعات سے فرمائی، دوسری بات اشعۃ اللمعات سے۔ لہذا ان کا احترام کرو حاضرین بعد واجب الاحترام ہیں  
ان میں کوئی منافق یا کافر نہ تھا نہ سے نہ ہو سکتا ہے۔ لہذا حضور انورؐ کا شاید فرمان بھی انہیں کی بنا پر ہوتا ہے حضور کا شاید ہمارے  
یقین سے بڑھ کر ہے شاید اس لیے فرمایا کہ اہل بدر اعمال سے بے نیاز نہ ہو جاویں (اشعۃ) یا اصل فرمان حضرت عمرؓ کے لفظ سے  
ہے جیسے رب بندوں سے فرماتا ہے لعلکم تعدحون مرقعات سے اس جملہ کی شرح فصائل مشن ابن عثمان کے باب  
میں عرض کی جا چکی ہے کہ اس فرمان عالی کا مقصد یہ نہیں ہے کہ اہل بدر کو گناہوں یا کفر و شرک کی اجازت دے دی گئی بلکہ مقصد  
یہ ہے کہ رحمت الہی تمہارے شامل حال رب کی دستگیری تمہاری دامن گیر ہے جو چاہو کرو تم وہ کام کر سکو گے جی نہیں جو دوزخ کا  
دار ہے جو جہنم کے دونوں پر رب کی رحمت ہو۔ وہ دل گاہوں کی طرف مائل ہی نہیں ہو سکتا جیسے پر عمو کے پر کاٹ کر کہا جائے کہ تم  
جہاں چاہے اڑنا پھر سکو یہ گزشتہ فرمان کی دلیل ہے یعنی صفت تمہارے بیٹے میں نے واجب کردی تاہم دوزخ والے  
کام نہیں کر سکتے لہذا اسے عمر حباب حاطب کا یہ عمل کفر و شرک یا گناہ والا نہیں ہو سکتا یہ غلط فہمی سے حاطب سے کیا ہے لہذا  
ان سے کچھ نہ کہو ہے اس آیت میں رب تعالیٰ نے ان حضرت خصوصاً حضرت حاطب کو انہیں آمنو سے خطاب فرمایا معلوم  
ہوا کہ ان سے یہ جو کچھ سرزد ہوا وہ کفر نہ تھا خیال رہے کہ بدر والوں سے آخری حضرت کا وعدہ ہے دنیاوی سزا انہیں مل سکتی  
ہے جتنا غم نہی جیسے اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسطح ابن اثاثہ کو تہمت کی سزا اسی کو تہمت سے جاری فرمائی جب وہ حضرت  
عائشہ صدیقہ کی تہمت میں شریک ہو گئے۔ حالانکہ وہ بدری تھے۔ خیال رہے کہ حضرت حاطب۔

أُولَئِكَ مُتَّقٍ عَلَيْهِ ۖ وَعَنْ رُفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ جَبْرِئِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ مَا تَعْدُونَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيمَكُمْ قَالَ مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذَلِكَ مِنْ شَرِّهِمْ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ رَفَاهُ الْبُخَارِيُّ ۖ وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ

دسم بخاری: ۱ روایت ہے حضرت رفاعہ بن رافع سے یہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبریل نبی سے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تھے عرض کیا کہ آپ لوگ اپنے میں بدریوں کو کیسا شمار کرتے ہیں تشریف فرما مسلمانوں میں بہترین یا اس طرح کی اصابت کسی گنہ دو بوسے کریں ہی فرشتوں میں وہ فرشتے جو بدر میں حاضر ہوئے تھے (بخاری) ۲ روایت ہے حضرت حفصہ سے یہ فرماتی ہیں

نے اپنے اس عمل سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دی ہے کا خیال ملک نہ کیا تھا ورنہ کفر موتا انہوں نے اپنے سے کفار کی اذیت دفع کرنے کی کوشش کی تھی ان کا خیال تھا اس سے حضور انور کو کوئی نقصان نہ پہنچے گا مگر معترض ہو کر رہے گا اوقات اسلحہ آپ صحابی میں آپ کی کیفیت ابو معاذ غنی انصاری میں بدر و احد اور سلسلے عروا میں شریک ہوئے جنگ جبل و صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے امیر معاویہ کی سلطنت کی ابتداء میں وفات پائی (اوقات) اسلحہ لہذا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ واقعہ حضرت صحابہ سے بیان کیا ہو گا انہوں نے حضور سے سن کر روایت کیا اور جو سکتا ہے کہ ان حضرات نے حضرت جبریل کو حاضر ہونے پر عرض کرتے سنا ہو اور اگر یہ حضرت جبریل شکل انسانی میں تھے مگر اس گفتگو سے یہ حضرات یہ بیان گئے ہوں کہ آپ جبریل میں سیکھیں یا رسول اللہ حضور اور صحابہ کرام اہل مدد کو اپنے مومنوں میں سے کس درجہ کا سمجھتے ہیں تقدیر میں خطاب حضور انور اور صحابہ کرام سے ہے اور تا فرمانا نہایت ہی موروں سے یہ بیان من کی جگہ نہیں ہے، یعنی کیف ہے بلادر جو کے بیٹے ہے سیکھ اس جواب شریف سے معلوم ہو افزہ بدر میں شریک ہونے والے حضرات میں صحابہ سے افضل ہیں جو شریک نہ ہوسے خیال رہے کہ حضرت عثمان غنی بدر میں حکم شریک تھے کہ ان کے سینے ان کا گھر میدان بدر بنایا تھا تو کہ وہ حضور در کے حکم سے گھر میں ہے جناب رقیہ بنت رسول اللہ کی تیمارداری کے لئے حضور سے جو یہ ہیں بنادیں اگر چاہیں تو گھڑات کو دینے بنادیں۔ بروہی کی قبر شاد اللہ دینہ چوگی۔ شعر بنادو میرے سینہ کو دینہ نکالو بحر فہم سے یہ سفینہ

۱۵ پانچ ہزار فرشتے بدر میں مسلمانوں کی مدد کے لئے آئے تھے یہ دوسرے فرشتوں سے افضل ہیں معلوم ہوتا ہے کہ ان میں حضرت میکائیل و اسرافیل علیہم السلام بھی ہو گئے۔ ۱۶ آپ جناب حفصہ بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَرْجُوا أَنْ لَا يَدْخُلَ النَّارَ نَشَاءَ  
اللَّهُ أَحَدٌ شَهِدَ بَدْرًا أَوْ الْحُدَيْبِيَّةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ  
اللَّهُ تَعَالَى فَإِنْ مِتُّكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا قَالَ فَلَمْ تَسْمَعْ بِهِ يَقُولُ ثُمَّ سُنَّيَ  
الَّذِينَ اتَّقَوْا فِي رِيفَايَةِ لَا يَدْخُلُ النَّارَ شَاءَ اللَّهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ  
أَحَدٌ الَّذِينَ بَايَعُوا تَحْتَهَا وَأَوْدُ مُسْلِمًا وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ امید کرتا ہوں کہ جو بدر یا حدیبیہ میں حاضر ہوا وہ ان شاء اللہ دوزخ  
میں نہ جاوے گا نہ یہ مدلول یا رسول اللہ کیا رب تعالیٰ نے یہ نہ فرمایا کہ تم کوئی نہیں مگر  
دوزخ پر ضرور وارد ہوگا مگر فرمایا تو کیا تم نے نہیں سنا کہ فرماتا ہے پھر ہم پر ہیز گاروں کو  
نجات دیں گے مگر اسے ایک روایت یہ ہے کہ ان شاء اللہ کوئی وہ شخص جس نے درخت کے نیچے  
بیعت کی شجرہ والوں میں سے وہ دوزخ میں نہ جائیگا نہ درسلم، روایت یہ ہے حضرت جابر فرماتے ہیں

جس ہم سب سے مسلمانوں کی ماں رضی اللہ تعالیٰ آپ کے حالات بیان ہو چکے ہیں  
سے حضور انور کا یہ فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں بالکل یقین کے نیچے ہے اور ان شاء اللہ فرماتا شک کے لئے نہیں بلکہ یاریکت کے  
لئے ہے یا اس کے معنی میں اللہ کے فضل سے مجھے رب فرماتا ہے اللہ عنہم المسجد الحرام اب شاء اللہ تعالیٰ بعد اور  
اصحاب حدیبیہ تھینا جنتی میں ان کا ایمان تقویٰ خاتمہ بالخیر حسب قمریہ کامیابی حسب حشر میں سرخروئی پھر دوسرے بحیرت گذر  
جانا سبب کہ حیرت ہی شدہ ہے مگر ہم انہیں حصہ نہیں کہ بیت کریمہ میں نظر دروہا یعنی اس لئے آپ سے یہ سوال  
فرمایا کہ وہ فرماتا ہے کہ ہر شخص کو دوزخ میں ضرور جانا پڑے گا مگر غلام یہ ہے کہ دوزخ جنت کے راستہ میں ہے لہذا  
جنت کو جاتے ہوئے وہاں سے مومنوں کو بھی گذرنا پڑے گا لہذا تو اس پر اسے گر کر لگ میں داخل ہو جائیں گے مومنین بحیرت  
وہاں سے گذر جائیں گے۔ مگر خیال رہے کہ اس بیعت کے موقع پر حضرت عثمان غنی حضور کے پیچھے ہوئے غایت رسول  
بلکہ مقررہ گئے ہوئے تھے صلح کی بات چیت کرنے حضور نے اپنے ایک ہاتھ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ  
ہے اور دوسرے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ محمد کا ہاتھ ہے میں خود عثمان کی طرف سے بیعت سے رہا ہوں لہذا یہ طریقہ  
حسن اس بیعت میں شریک تھے۔ اس غیر عام نہ پر کروڑوں حاضرین قمریہ ہو بیعت مومنون میں حضرت حضور و الیاس  
علیہما السلام بھی شریک تھے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ الْفَأَوَّارِبَعْمَاشَةٍ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمْ أَيُّوْ  
خَيْرٍ أَهْلِ الْأَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۖ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ ثُنْيَةَ الْمُرَارِقَانَةِ يُحِطُّ عَنْهُ مَا حِطَّ  
عَنْ بَنِي إِسْرَآئِيلَ فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ صَعِدَ هَا خَيْلَنَا خَيْلُ بَنِي الْخَزَرَجِ  
ثُمَّ تَمَّ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ  
مَغْفُورٌ لَهُ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرَ فَأَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا نَعَالَ

کہ ہم مدینہ کے دن ایک ہزار چار سو تیسٹیم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم آج سارے  
نہیں والوں سے بہتر ہو گئے۔ اسلم بحمدی ۶ روایت سے انہیں سے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس گناہی پر کون چڑھے گا یعنی: تعالیٰ پرستہ اس سے وہ گناہ معاف ہوں گے جو  
بنی اسرائیل سے معاف ہوئے تھے۔ تھ تو اس کبر پڑے جو چڑھا وہ ہمارے سوار تھے۔ بنی خزرج  
پھر لوگ تاننا باندھ کر چڑھے تھے چہرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سب کی بخشش  
ہو گئی سوا اس سرخ اونٹ والے کے تھے تو ہم اس کے پاس پہنچے ہم نے اس سے کہا

اے یعنی حبیب مسلمان حریفہ سورہ سے حدیث کی طرف روانہ ہوئے تو تیرہ سو تیسے راستہ میں چورہ سو ہو گئے وہاں پہنچے پر پشندہ  
سو لوگ اگر ملے رہے تھے وہ تیرہ سو تیسے رہی ہندو تینوں روایتیں درست ہیں اے باتم میں وہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر  
ہی زائد ہیں یعنی حضرت خضر علیہ السلام علیہ السلام آسمانی پروردگار میں اور اور میں علیہ السلام صحت میں میں زائد ہیں  
وہ اس خاصہ ہیں کہ وہ نہ میں واسے نہیں خیال ہے کہ افضل صحابہ غلغا، راشدی ہیں۔ پچیس عشرہ عشرہ پھر پندرہ دسے پھر حدیث  
وہ (ادھر قات) یہ دونوں نبی اس بیعت میں شامل تھے سب مراد محمد کے پیش یا کسرہ یا فتح سے ایک پہاڑی جہ بہت سخت  
اور خلد دور و لا تدریہ جاتے ہوئے حضور اور نے محمد کو اس پہاڑی پر چڑھنے کی رفیت دی تاکہ اس پاس کا حال دیکھ لیں کہیں  
کھار کہ گھاٹ میں نہ بیٹھے ہوں (راشع) اس چڑھنے پر برہمنی بخشش کا وعدہ فرمایا تھے یہاں معاف ہونے سے مراد معاف ہونے  
کا وعدہ ہے اور اشارہ ہے اس آیت کریمہ کی طرف ادخلوا الباب سعید و ذلوا حظا معفورا عطاءا کو بنی اسرائیل  
نے حکم الہی نہ مانا کہ بجائے حط کے حط کیا ہی پر عذاب ہو اس کا واقعہ ہمارے تفسیر نہیں پارہ اول اس آیت کی تفسیر میں  
دیکھو شے ہندو سب لوگ جتنی سوئے گزرتی حرر ۷ اہل در سے نے جتنی اسی سے اہل کا ذکر علیہ فرمایا تھے یہ سرخ

يَسْتَغْفِرُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ أَجِدَ ضَالَّتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي صَاحِبُكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذَكَرَ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي لَازِي بْنِ كَعْبٍ أَنَّ اللَّهَ أَمَرَ فِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ فِي بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ

تیسرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا، مغفرت فرمادیں، مسند ابوداؤد کہ میرا بچہ پیچھا پالنا تمہارے صاحب کی دعا، مغفرت سے مجھے زیادہ پیارا ہے، مسلم، حضرت انس کی حدیث کہ حضور نے ابی ابن کعب سے فرمایا کہ اللہ نے مجھے حکم دیا کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں تاکہ تمہارا دل قرآن کے بعد

اور مسند ابی عبد اللہ ابی دہلی منافی یہ راہ ہی میں رہی۔ صلح حدیبیہ میں شریک ہیں ہوا تھا اس سے معلوم ہوا کہ حضور پور ہر ایک کے انجام سے فہر دار ہیں جانتے ہیں کہ کون قابل بخشش ہے کون نہیں ہے۔

اے حضرات محمد اکرام کا اس کے پاس آئے حاضر رہا۔ نگاہ عالیہ رحمت و مہربانی فرمائی۔ یہ ہمارا اور مہربانی منافقت دکھانے سے یہی تھا کہ وہ کسی وہ بخشش سے قابل نہیں حضور انور نے بالکل درست فرمایا ہے وہ حضرات حضور کی خبر میں شک یا تردید کی وجہ سے نہیں گئے تھے اب تک یہ چھپا ہوا تھا کہ اس کی پردہ داری ان حضرات کے اس واقعہ سے ہوئی تھی اس کا وہی سرخ و سفید یا کوئی اور چیز گم ہو گئی تھی یہ اس کی تلاش میں تھا کہ ان حضرات نے اسے ہار گاہ رسالت میں حاضر ہونے کے لیے مستعد کیا اس کے جب کا مقصد یہ ہے کہ مجھے وہ گم شدہ اثبات حضور انور کی دعا، مغفرت سے زیادہ پیارا ہے مجھے وہ تلاش کرنے والا۔ یہ بھی کفر ہے اور حضور انور کو اس طرح صاحب کبریا کی کفر اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ رسول یا نبی نہیں صرف ساتھی ہیں وہ بھی تمہارے ہی میرے ساتھی بھی نہیں رب تعالیٰ نے حضور انور کو ہمارا صاحب فرمایا ماحصل صاحب کو و ماحولانے وہ حضور انور کی نعمت اور محابہ کرام کی منقبت ہے یعنی وہ ذات تبارہ سے دل و جان دیں ایمان۔ جان کی ساتھی ہے کہ سب ساتھی تبارہ ساتھ چھوڑ دیں مگر وہ محبوب نگو کہیں نہیں چھوڑتے آیت کریمہ۔ واد اتین لہم تعالوا یتستمعوا لکلام رسول اللہ لو مردہ و سجد و رایتہم یصدونہم مستحکم بدلت اسی طرف اشارہ ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور یہ ہے نیاز ہوتا اپنے کو ان کا محتاج نہ جانتا یہ سمجھنا کہ میں خود ہی خدا تعالیٰ سے کچھ بڑے بڑے حضور کی کیا ضرورت ہے صریح کفر ہے اعلیٰ حضرت نے فرمایا۔ تنہوہ وہ جہنم میں گیا ہوا ان سے مستغنی ہوا۔ بے غل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

اسے اس کی شرح اور اس کے فوائد و ہلال ہی بیان ہو چکے کہ اس فریضہ عالی میں چند اشارہ ہیں ایک یہ کہ حضرت ابی ابن کعب کی بارگاہ الہی میں بڑی ہی عظمت ہے کہ رب تعالیٰ نے ان کا ذکر اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا دوسرے یہ کہ استاد معلم اپنے شاگرد کو خود پروردگار سے بھی سنت ہے تیسرے یہ کہ حضرت ابی بن کعب تاریخوں کے امام ہیں و روایات

الْقُرْآنِ ۝ الْفَصْلُ الثَّانِي ۝ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتَدُوا بِأَلَدَيْنِ مِنْ بَعْدِي مِنْ أَصْحَابِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَاهْتَدُوا بِهَذِي عَمَّا يَرَوْنَ تَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ وَفِي رِوَايَةٍ حَدَّثَ يَفَّةَ مَا حَدَّثَكُمْ ابْنُ مَسْعُودٍ فَصَدَّقُوا بِذَلِكَ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ مَا وَاهُ الْيَرْمُذِيُّ ۝ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ابو میں ذکر کر دیا گئی ہے دوسری فصل ۲ بیت ہے حضرت ابن مسعود سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روای  
فرمایا کہ ان لوگوں کی پیروی کرو جو میرے بعد میرے صحابہ میں ابو بکر و عمر کی تھے اور جناب عمار کا طریقہ  
اختیار کرو تھے اور ام عبد کے بیٹے کا عہد و پیمان مضبوطی سے پکڑو تھے۔ در حدیفہ کی روایت  
میں ہے کہ تم کو جو چیزیں مسعودی اس کی تصدیق کرے۔ بجا لے اس کے کہ ام عبد کے بیٹے کا عہد  
مضبوط تھا (ترمذی) ۲ روایت ہے حضرت علی سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

اللہ علیہ وسلم وہ حدیث مصالحت میں یہاں مذکور تھی ہم نے مناسبت کا لحاظ رکھتے ہوئے باب فضائل القرآن کے بعد ذکر دی ہے۔  
من بعدہ کے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ میرے بعد اہل کی پیروی کرنا دوسرے یہ کہ میرے بعد خلیفہ ہوں گے ان  
کی پیروی کرنا ان کی اطاعت کرنا کیونکہ اسی کی اطاعت میری اطاعت ہوگی۔ مسئلہ حضرت ابو بکر و عمر کے بیٹے اقتداء شاد ہوا  
اور جناب عمار کے بیٹے اقتداء کیونکہ اقتداء قول اور فعل دونوں کی ہوتی ہے مگر اقتداء صرف فعل یعنی کام میں ہوتی ہے یعنی جناب  
عمار کو تم جو کرتے دیکھو تم بھی عمل کرو کہ وہ بدایت یافتہ ہیں ان کا کوئی عمل بدایت سے خالی نہیں ہے۔ مسئلہ یعنی حضرت عبد اللہ اسی  
مسعود جس چیز کا تم کو عہد کریں اور تم کو جس چیز کی تاکید کریں اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوا کہ حضرت ابن مسعود فقہاء و صحابہ  
میں سے ہیں چاہے وہ امام تھا آپ کے پیرو کار میں چنانچہ جب حدیثی ائمہ کی خلافت کا مسئلہ پیش آیا تو پہلے آپ نے ہی فرمایا کہ یہ  
خلافت بالکل درست ہے کیونکہ حدیثی ائمہ کو تو پہلے دین کا پیشوا خود بخود انوشنا گئے پھر ان کے سوا ہماری دنیا کا پیشوا  
کون ہو سکتا ہے۔ ۳۔ اس میں اشارت بتایا گیا کہ حضور انور جناب ابی مسعود کو خلافت راشدہ کی خبر دے چکے تھے انہوں  
نے اس خلافت کی تائید و تصدیق کی اس کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے کہ حضور انور نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو اپنا  
خلیفہ بنا دوں پھر تم اس کی نافرمانی کرو تو تم پر غضب آجائے گا۔ لیکن جو ہمیں حدیث خبر دیں اس کی تصدیق کرو دیکھو وہاں حضرت  
خزیمہ کی تصدیق کو خلافت کے مسئلہ سے ملایا گیا۔ پھر حضرت خزیمہ نے خبر دی کہ حضور نے فرمایا۔ کہ میرے بعد ابو بکر و عمر کی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمَّرًا مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ لَأَمَرْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ أُمِّ عَبْدِ  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَ عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ قَالَ  
أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَسَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيلًا صَالِحًا فَيَسِّرَ لِي  
أَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيلًا  
صَالِحًا فَوَفَّقَنِي فَقَالَ مَنْ آتَى أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ  
جِئْتُ أَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَأَطْلُبُهُ فَقَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ

میر و سلم نے کہ اگر میں کسی کو بغیر مشورہ امیر بناتا تو لوگوں پر ام عبد کے فرزند کو بناتا (ترمذی ابن ماجہ)  
طریق ہے حضرت خثیمہ ابن ابی سیرہ سے کہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا میں نے اللہ  
سے دعا کی کہ مجھے نیک ہم نشین میرے فرمائے تو اس نے میرے لیے جناب ابو ہریرہ میر  
فرمائے کہ میں ان کے پاس بیٹھا میں نے کہا کہ میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ وہ مجھے کوئی  
نیک ہم نشین میرے کرے تو مجھے آپ بھیجے گئے کہ فرمایا تم کہاں کے ہو میں نے کہا کوفہ ملاں میں  
سے ہوں میں یہاں بھلائی تلاش کرنے اسے حاصل کرنے آیا ہوں کہ وہ فرمایا کیا تم میں سعد ابن مالک

پیروی کرتا (مرقات)۔ یہ سلسلہ اس حدیث میں اہدیت سے مروی کسی خاص لشکر کا امیر بنانا ہے یا کسی موقع پر اسی حدت شریف  
میں آپ کو اپنا خلیفہ بنانا ہے۔ جیسے کہ غزوہ تبوک میں تشریف لے جاتے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ کا  
خلیفہ بنایا تھا اس سے مراد ملاقات مقروہ نہیں کہ اس میں قرشی ہونا ضروری ہے غیر قرشی خلیفہ نہیں ہو سکتا اور حضرت  
ابن مسعود قرشی نہیں ہیں بلعات۔ مرقات۔ اشعم) سلسلہ آپ خثیمہ بن عبد الرحمن ابن ابی سیرہ جعلی ہیں عظیم الشان تابعی ہیں ایسے  
مسنی تھے کہ آپ کو ملاکہ روپیہ میرٹ میں ملے سب ملاو پر خرچ کر دیئے (مرقات) سلسلہ یعنی میں اپنے وطن کو مد سے مدینہ منورہ  
طلب علم کے لیے آیا تو میں نے یہ دعا کی اس سے معلوم ہوا کہ طلب علم کیلئے سفر بزرگوں کی سنت ہے۔  
جس شہر میں جائے وہاں کے بزرگوں سے ضرور ملے۔ ورنہ وہاں کے مشہور وزارت پر ماضی دے کہ یہ بھی مقبولوں سے  
ملاقات سے لاہور ماڈ تو حضور انا صاحب قدس سرہ آستانہ پر ماضی دو۔ ورنہ شریف لڑا تو حضور پورہ کے آستانہ پر ماضی دو۔ امیر  
خریفہ جاذب توجہ کے مزار پر لڑا پر ماضی دو۔ ورنہ لڑا تو حضور پورہ کے آستانہ پر ماضی دو۔ امیر  
کا خاص طریقہ ہے معلوم ہوا کہ بزرگوں کی ملاقات اللہ کی نعمت ہے لہذا یہاں غیر سے مروی علم باطل ہے جسے قرآنی اصطلاح میں



مُجَابِّ الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُودٍ صَاحِبُ طُمُورٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحَدَّثَ يَفَهُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّاسُ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ يَعْنِي الْإِنْجِيلَ وَالْقُرْآنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعَمَ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ نِعَمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعَمَ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ نِعَمَ الرَّجُلُ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ نِعَمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ

نہیں ہر مقبول الدعا میں تھ اور بن مسعود نہیں ہر حضور کی حمایت شریف کے ششم اور حسین پاک واسطے ہیں تھ اور عزیز نہیں ہر حضور علی اللہ علیہ وسلم کے مازدان میں در کی جانیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر شیطان سے ایمان دی دیا سلمان تیس جو دو کتابوں میں انجیل اور قرآن واسطے ہیں تھ (ترمذی) اور یہ ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر اسلمے آدمی میں عمر اسلمے آدمی میں ابو عبیدہ ابن جراح اسلمے شخص میں اسلمے اسلمے ابن حنیس اسلمے شخص میں اسلمے ثابت ابن قیس

حکمت کہا جاتا ہے اس میں حق حکمت مفاد حد حد کنیز کے مالک ماسمے الی وقاص لایک سعد ابن ابی وقاص میں آپ کے حالات اور مقبول الدعا ہونے کی وجہ پہلے بیان ہو چکی ہے تھ میں کوئی میں حضرت عبد اللہ ابن مسعود کہتے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نصیبین برادر اور دشمنوں کا لونا اٹھانے والے صحابی میں جس کو اللہ یہ صفت نصیب فرماتے سوچو وہ وہ کیسے نصیب اور کیسے شان والے ہو گئے تھ حضرت سلمان فارسی پہلے حبشی تھے اور انیس شریفیت مال تھے پھر مسلمان ہو کر قرآن کریم پر عمل کرتے رہے آپ نے کسی کو اپنے دل کا نام نہیں بتایا جب تک کہ وہ کہتا کہ میں اسلام میں سلام کا پھر ہوں ہمیشہ اپنے ہاتھ کی گائی گھاسنے پہلے آپ کی طرہ آپ کے حالات پہلے بیان ہو چکے ہیں ماسمے الی مال سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سلمان نے جیسی علیہ السلام سے ملاقات کی ہے (اشع) طرہ میں نہیں کیونکہ آپ کی عمر ساڑھے تین سو برس تھی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور انور سے پانچ سو ستر سال پہلے ہوئے تھے ان بزرگوں کے حالات زندگی بیان ہو چکے ہیں حضور انور کا ان حضرات کے متعلق فرمایا کہ یہ حضرات اچھے ہیں ان کی انتہائی عظمت کی دلیل ہے

ابن شماس بن نعم الرجل معاذ بن جبل نعم الرجل معاذ بن عمرو بن الجموح۔ رواه الترمذی۔ وقال هذا حديث غریبٌ وعن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الجنة تشاق إلى ثلاثة علي وعمرار وسلمان رواه الترمذی وعن علي قال استاذن عمرار على النبي صلى الله عليه وسلم فقال اذنوا

ابن شماس اپنے شخص میں معاذ بن جبل اپنے شخص میں معاذ بن عمرو بن الجموح اپنے شخص میں (ترمذی) اور فرمایا یہ حدیث غریب ہے + ولایت ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت تین شخصوں کی مشتاق ہے علی۔ عمرار اور سلمان (ترمذی) + ولایت ہے حضرت علی سے فرماتے ہیں کہ جناب عمرار نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حاضری کی اجازت مانگی تو فرمایا انہیں

علی حضرت نے کیا خوب فرمایا

رض قسمت ہی کھل جائے جو جیل سے صاحب آنے کو خداداد سنگ و گدازدہ بار معالی ہے

صلح آپ انصاری اسی ہیں دوسری بیعت عظیمی ترکیب ہوئے بدو اور نام و مدت ہی حاضر ہوئے مشہور یکمیس میں مدینہ منورہ میں دعوت پائی جنت بیعت میں دن ہوئے۔ صلح آپ انصاری حریجی ہیں بیعت عقد میں آپ مع اپنے والد عمرو بن الجموح کے شریک ہوئے آپ سے ایسے صحابی معاذ بن عمرو کے ساتھ کہ ابوہل کو حق کی معاذ بن عمرو نے بدھل کا پاؤں بکڑ کر اسے بکھاڑ میں بدھل کر ابن ابوسہل سے آپ کا ہاتھ کر کے سے کاٹ دیا آپ کے صحابی معاذ بن عمرو نے ابوسہل کو ذبح کر دیا سے سمجھنا ہوا صحیح حضرت عبداللہ بن مسعود سے اس مسئلہ کا سرکار حضرت معاذ کی دعوت خلافت عثمانیہ میں ہوئی وراثت کا یہ صورت ایک محنت میں تھیں کہ کہ قصیر اور سلطان سکوی کرم نوازی و اراد اللہ کہنے لگے معاذ بن عمرو نے صلح یعنی تمام مومنین جنت کے جہاں ہیں و جنت ان میں حصوں کی غالب و جہاں سے سب طلب جنت ہیں اور یہ ہیں حضرت مطلوب جنت۔ صلح حضرت علی و جہاں مایوں میں گھر سے ان سے بہت دکھ اٹھائے اور حضرت سلمان کفار کے ہاتھوں بہت دکھ اٹھا چکے تھے کئی جگہ فرزند ہوئے سب و گول سے آپ کو غلام بنائے رکھا آخر کار مجھ کو یک قدم قدم تک پہنچ گئے جنت ان کی مشتاق رہو تو کس کی جود مروت

لَهُ مَرْحَبًا يَا طَيْبُ الطَّيِّبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ : وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَيْرٌ عَمَّا رُبِّينَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارُ أَشَدَّهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ : وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلْتُ جَنَازَةَ سَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُونَ مَا أَخَفَّ جَنَازَتَهُ وَذَلِكَ لِجُحْدِي فِي بَنِي قُرَيْظَةَ

اجازت سے دو خوب اس کے پاکیزہ اور پاکیزہ ترمذی، روایت ہے حضرت عائشہ سے فرماتی ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تار کو کبھی دو چیزوں میں اختیار نہیں دیا گیا مگر آپ نے ان میں سے سخت ترین کو اختیار کیا ترمذی، روایت ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں کہ جب سعد بن معاذ کا جنازہ اٹھا یا گیا تو منافق بولے کہ ان کا جنازہ کتنا ہلکا ہے یہ جہاں چاہیں ان کے بنی قریظہ میں فیصلہ کی دہرے سے ہے۔

اسے بھی صورتِ مردِ خود کشی، کیرا بھی دریاں کے اعلانِ داد و ستد، توں بھی پاکیزہ و عجب سے دنی باکبر کی وارے اور طیب سے صدائی اعلانِ پاکیزگی مردِ خود کشی کے کہ اکثر صوفی باکبر کو خدمت کئے ہیں اور پاکیزگی کو طیب طہارت کا معانی ہے سب سے اور طیب کا معنی سے طہارت کرا، پاک تھا۔ دوسرا ظاہر ہو گیا بڑی دیکھ کر دی گئی تو طیب ہو گئی مگر یہ فائدہ اکثر یہ ہے کہ کسی دنی اور دنی باکبر کی کو بھی طہارت کہہ دیتے ہیں میں یہ کہتا ہے دوسرا کھڑے ہو کر کہ طیب طہارت میں طہارت لڑا ہے طیب طہارت اور طہارت کا اہم معنی ہے کہ جب ہی معاملہ میں فراوان ہے اسے مشکوٰۃ شریف کے بعض مسووم میں سمجھنا اندھا کہ رہتا ہے مگر یہ مسووم میں خود بھی سمجھتا ہے کہ یہ مطلب یہ ہے کہ صورتِ تار کے سامنے جب ایسے کام ہیں کہ گئے عن میں سے ایک مارا تھا آسان دوسرا سزا سزا کر دیتا ہے میرا اور مشکل یہ ہے کہ میرا یہ عمل کئے ہیں دانی معاملہ میں تھا کہ دوسروں کیلئے آئیے جیسے آسان عمل اختیار کیا ہو یا عورت کی حدیث کے خلاف نہیں کہ مارا کہ جب دو کاموں کا اختیار دیا گیا تو قبول نہ کرنا کہ اعتبار لڑا یا بھی دوسروں کے لئے جہاں سے کہ مشکل ترین دوسری میں طہارت کا مطلب ہے کہ آسان دوسرا کام کو اختیار کرنا شریعت ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی اعلیٰ منصب دیا گیا آسان کام میں اختیار دیا گیا دوسرے جیسے آسان عمل اختیار فرمایا ہے پیوستہ کر دیا کہ حتیٰ اسے ان منافقوں نے یہ گھما کر بھار دیا کہ جو ہے کہ ان کے پاس ایک حال نہیں ہیں یا بہت کم ہیں یا بیکروں کا وزن جتنا ہے تو اسے کہہ کر انہوں نے ہی قریب کر دیا ہے یہ یہ مسئلہ یہ تھا کہ ان کے توں قتل کر دیے جاویں اور چکے چھوڑ دیئے جاویں یہ طرہ خاص کی دوسرے کی نیکیوں پر دوسری نیکیوں اور جہاں تک ہو گیا حال کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت فرمایا تھا کہ تم نے فرشتہ کا نام دیا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ یہ منصب عام کہتے تھے

فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَظَلَّتِ الْخَضِرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغُبَرَاءُ أَصْدَقَ  
مِنْ أَبِي ذَرٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظَلَّتِ الْخَضِرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغُبَرَاءُ مِنْ ذِي لَهْجَةٍ

یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو فرمایا کہ یہ جنازہ فرشتے اٹھائے ہوئے تھے یہ (ترمذی) :

روایت ہے حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے  
سنا کہ آسمان نے کسی ایسے پر سایہ نہ کیا اور نہ زمین نے اپنے اوپر ایسے کو، مٹایا جو  
بزرگ سے زیادہ سچا ہو (ترمذی) ، بلاطیت ہے حضرت ابوذرؓ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے کہ تمہارے کسی ایسے پر سایہ نہ کیا زمین سے کسی ایسے کو نہ اٹھایا جو اللہ سے زیادہ سچا ہو کہ

اسی طرح حضرت سعد کا جنازہ تمہارے کہ جوں پر اس بارہا تیرے فرشتے اٹھائے ہوئے تھے حال رہے کہ تک جمالی  
میں بھی درنہ رہتا ہے، اور بڑے عجب میں گھر کی کادریں اور کھانا، کہ کوئی فوجانہ سے دیکھا میں کادریں بچے تھے کہ  
اس میں ادب و عقل بہت ہے کینف میرے گھر سے نصف گھر دیتی ہے رب فرما، بے اللہ لحد اس کا لحد العجب یہی فوج صریح کا  
ہے دوسری روایت میں ہے کہ حضرت سعد کے جنازہ پر سرور فرشتے اور ہرگز نہ تھا حمراد سے مراد آسمان ہے کہ اس کا رنگ پلائی  
رہنما ہے شہراد سے مراد میں ہے کہ اس کا رنگ نہ آلود نہ تھا، رنگ دیکھے میں نہیں، کہ وہ تعریف ہے یہ بلا رنگ جو سطر آنا  
وہ آسمان کا نہیں مگر میرا ہے باحد کا اس سے محض آسمانوں کے نام سے جو سطر آتے ہیں گویا آسمان حجاب، آڑ ہیں سب  
کیونکہ وہ شرف میں تھا، نہ جیسے حمراد میں یہاں اور حمراد میں حمراد، اس سے محض بسبب و ششیں ہوتی ہیں بعد اس کا مطلب  
مطلب یہ نہیں کہ حضرت و در حمراد سے انتر علیہ السلام یا حضرت و در حمراد سے زیادہ دیکھے جوں رب فرماتا ہے جلا اجد صفا ادھی الی  
محرمان علی عالم لفظہ الا ان یکون مینہ انو سکت لفظہ در کے محمد کے سکون سے معنی رہائی یا ترک نماں یا ظلم یا  
طریقہ بیان۔ (مرآت) حمراد اور حمراد ہی تھی تو ہی کسی کی راہب میں نصیرا تھے مجھے اس کی وجہ سے کبھی دیکھ  
کبھی پائے تھے اب مگر معمر میں کہ مسلمانوں سے سب نہ کھار کا صبر و در حمراد اور بار بار علی کھار میں، اگر اپنے اسلام و اہل کا  
اعداء کہہ رہے اور ان کے ہاتھوں بہت ہی در۔

یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو فرمایا کہ یہ جنازہ فرشتے اٹھائے ہوئے تھے یہ (ترمذی) :

یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو فرمایا کہ یہ جنازہ فرشتے اٹھائے ہوئے تھے یہ (ترمذی) :

أَصْدَقَ وَلَا أَوْفَى مِنْ أَبِي ذَرٍّ شَبَّهَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ يَفْنَى فِي الزُّهْدِ وَاهُ  
الْزُّمْدِيُّ ۖ وَعَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ التَّمَسُّوا  
الْعِلْمَ عِنْدَ أَرْبَعَةٍ عِنْدَ عَوْنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ عِنْدَ سَلْمَانَ وَعِنْدَ بَرْصَعُو  
وَعِنْدَ ابْنِ عَبَّادٍ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِي كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ عَاشَرَ عَشْرَةٍ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور فرمادہ دنانار چودہ یعنی ابن مریم سے مشابہ ہیں۔ یعنی تراب دنیا میں ہے (ترمذی) ۱۰۷۲۰۔ جس سے  
حضرت معاذ بن جبل سے کہ جب یہ ایسے موت آئی تو فرمایا کہ تم چار شخصوں کے پاس علم نہ خوں  
کرد عیسیٰ یعنی ابو الدرداءؓ سلمہ بن مسعود اور عبد اللہ ابن سلام کے پاس سے جو  
پیسے یہودی تھے پھر اسلام لائے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ وہ  
سنا کہ وہ جنت والوں کے دس میں سے دسویں ہیں (ترمذی)۔

۱۰۷۲۰۔ چنانچہ حضرت ابو الدرداءؓ یہ حکایت فرماتا ہے کہ اس کا نام ہے جو دوسرے کی ہواں تھے۔  
نیک زبان دل دھن کو۔ کوڑی نہ کہ کھس کو۔ جس سے دیباہ تل کو۔ دسے گا وہی کس کو۔  
غلاب عثمانیہ میں حضرت عثمان سے فرمایا کرتے تھے کہ تم نے اس کیوں تل کہ ہے تو حرام ہے اور وہ کہ امارت پیش کی کرتے تھے  
جیسے علیہ السلام نے کہیں مکان بنا رہا ہے۔ حضرت ابو الدرداءؓ کا نام عمر بن ماریہ ہے انصاری غزوہ ہیں درود و آب  
کی چینی کا نام ہے آپ بڑے نام فقیہ تھے سترہ بیس میں دمشق میں دیباہ پانی درخت ۱۰۷۲۰۔ یہی علم دین یا علم ملال و حرام ان چار  
شخصوں سے تم کو یہ آسائے۔ وہ ہر دانی حاصل ہوگا۔ ۱۰۷۲۰۔ اس میں حضرت عبد اللہ ابن سلام کی تعریف ہے کہ آپ یہودی تھے۔ پھر  
طلب حق اور طالب علم میں اپنی رضا و رغبت سے حضور اور کو دیکھتے ہی ایمان لائے۔ ۱۰۷۲۰۔ اس فرمان عالی کی جند تری میں ہو سکتی ہیں۔  
حضرت عبد اللہ ابن سلام حضرت مسند میں سے ایک کی مثل میں درخت اور مصنف میں ملک آپ جنت میں جاتے وقت دسویں ہوں گے  
کہ نو صبی آپ کے چاہت میں داخل ہوں گے دسویں آپ ملک جنت میں ملک قسم کی جنت تریب در عالم کی آپ دسویں محبت میں ہوں گے کہ نو  
محبتیں آپ سے پیسے داخل ہوں گے دسویں محبت آپ کی داخل ہوں گے کہ نو قسم یہودی جو جنت میں جائیں گے۔ ان میں نے سوچا  
بہرہ میں آپ ہوں گے درخت، اشوا، لہد اسل بر یہ التزام میں کہ آپ نو عشرہ حضرت میں سے نہیں ہیں پھر  
فرمایا عالی کیونکر درخت ہوا۔

وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ إِنْ اسْتَخْلَفْتُ  
عَلَيْكُمْ فَعَصِيَّتُكُمْ عَذَابٌ لَكُمْ وَلَكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدَّقُوا وَمَا  
أَقْرَأَكُمْ عَبْدُ اللَّهِ فَأَقْرَأُوهُ سَأَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَعَنْهُ قَالَ مَا أَحَدٌ

روایت ہے حضرت حذیفہ سے فرماتے ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کسی کو خلیفہ بنالیتے تو کیا اگر میں  
تم پر خلیفہ مقرر کر دیتا مگر تم اس کی نافرمانی کرو تو مذاب میں گرفتار ہو جاؤ گے بلکہ یکن جہنم کو حذیفہ خبر دیں اس  
کو پہنچ مانوس کہ اور جو تم کو عبد اللہ پڑھائیں تم پڑھو گے اور غیبت و بدایت سے نہیں سے فرماتے ہیں کہ لوگوں

سے پہلے تو حضرت صحابہ سے انتظار کیا کہ حضور اور خودی کسی کو ایسا جلیلہ و عظیم تصور کرے یہ رہا کہ خود ربانی عرض  
کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو جلیلہ و عظیم تصور فرمادیں گے اس ارشادِ عظیم کے دوسری ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ تم میرے نامزد  
خلیفہ کی میرے بعد مقرر ہو کر دنیا میں مذاب آجائے گا دوسرے یہ کہ تم میرے نامزد کرنے کی مخالفت کرو تو تم پر  
عذاب آجائے گا۔ اس سے معلوم ہو کہ حضرت علیؑ کو حضور و علیؑ کے جلیلہ و عظیم تصور کیا۔ دوسرے میرے والد اور ان کے ساتھیوں۔ یوں  
حضرت عائشہ صدیقہ اور ان کے ہمراہوں میں مذاب آجائے گا کہ یہ حضرت اب کے مخالف نہ رہے اس سے ہر طرف بات یہ  
معلوم ہوئی کہ لوگوں سے ہر تہائی کے نامزد کر دی جیسی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی ان پر دنیا میں مذاب نہ پائیں اگر حضور کے  
نامزد کردہ خلیفہ کی مخالفت کرنے سے مذاب آجائے گا حضور کا انتخاب فرما حضور کی امر و نہی امت اہم ہے۔

ادب گاہے است بر آسمان نزعی بزرگ تہ  
نہیں کہ کردہ کی آید عید و سرید این جا

صوبہ فرماتے ہیں مصرعہ : اعداد و زوائد ماضیہ مبتدایہ : بعض محذوہوں نے برکت میں انا اتر کہہ دیا مگر  
ناحمد کہے کی عزت کسی میں نہ ہوئی۔ سگہ جی میرے بعد تو مات حضرت حذیفہ کہیں۔ اسے پہنچ مانوس کہ وہ خلیفہ  
کہیں وہ خلیفہ ہر حق ہے اسی لئے حضور اور نے علامت کے مطابق میرا دستہ فرمایا اور ظاہر ہے حضرت حذیفہ نے جناب صوبہ  
فادوق کی خلافت کا اہل کیا بعد وہ خلیفہ ہر حق ہیں حضرت حذیفہ حضورؐ کے صاحب زادہ صحابی میں حضور کے دل کی باتوں دل رادوں پر  
مطلع ہیں یہ جانتے ہیں کہ حضور کے امر و نہی میں کون کون حضرات کب کب خلیفہ ہوئے ہیں۔ سگہ جی حضرت ابن مسعود تلاوت قرآن  
میرے فرماؤں کے متعلق جو تم کلمات کریں اسے ان سے حضرت حذیفہ و اسی حضور سے لوگوں کو ڈرنے و سنے سے اور حضرت ابن مسعود و غرض  
معلوم سے لوگوں کو ڈرنے و سنے سے دو دوسرے علم و راستہ دین کی علامت دل سے سون کی اور ہائی جتنا پھر حضرت ابن مسعود  
سب صوبہ کے متعلق فرما کر سنے سے کہ حضور اور سے ہیں ہمارے دین کا امام بنا دیا تو تم انہیں اپنی و نسب کا  
نام کیوں نہ نہی۔

مِنَ الثَّانِي تَدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ إِلَّا أَنَا أَخَافُهَا عَلَيْهِ إِلَّا مُحْتَمِدِينَ مَسْلَمَةً  
فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ  
رَوَاهُ: وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِ الزُّبَيْرِ  
مُصْبًا خَافَقًا يَا عَائِشَةُ مَا أَرَى أَسْمَاءَ إِلَّا قَدْ نَفَتْ وَلَا تُسَوِّهُ  
حَتَّى أَسْمِيَهُ فَمَتَاهُ عَبْدُ اللَّهِ وَحَنَّاكَ بِمَرْقَةٍ بِيَدِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ: وَعَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ تم کو فتنہ خدا کی طرف سے آئے گا اور یہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کے گھر میں جو باغ دیکھا تو فرمایا اسے مائشہ میں نہیں سمجھا کر یہ کہ سب سے پہلے پیدا ہوئی ہے تم لوگ اس کا نام نہ رکھنا حتیٰ کہ میں اس کا نام رکھوں چنانچہ حضور نے ان کا نام عبد اللہ رکھا خدا اپنے ہاتھ سے چھو بارے سے ان کی تخلیق کی تھی (ترمذی) روایت ہے حضرت عبد الرحمن بن ابی عُمیرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ترکہ نہ رہے آپ کے ہاتھ پر حضرت مصعب بن عمیر ایمان لائے، پندرہ سال عمر ہوئی شکر میں وہاں پانی سے معنی حضور نور سے منور رہے۔ ان کی صلابت کی کارائی دیری پھر انہیں کوئی فتنہ کیسے بھاسکتا ہے آپ حضور کی اہل میں ہیں چنانچہ آپ حضور کے زمانے میں گستاخ نہیں ہوئے اور وہ اب تک ہیں۔  
اسے بھی آج تہجد کے وقت ہم نے حضرت زبیرؓ کے گھر سے حیرت انگیز روشنی دیکھی ہے۔ یہ بے وقت روشنی تیار ہی ہے کہ ان کے حرم میں ہوا۔

اسے بھی حضورؐ سے پہلے منور ہو کر چاکر رہا ان کی طرف سے آپ کے تلواریں عادی ہیں ہے تحبک جو وہی حضورؐ نے آپ کا نام رکھا آپ کے معانی بے شمار ہیں آپ حضورؐ کے زمانے میں حرام کے بننے پر اسما بہت صدیقی کے در نظر صدیقی ابھر کے واسطے عائشہ صدیقہ کے مہمانیے حضرت مصعبؓ بھی حضورؐ کی بیوی تھیں کے وقت میں ان کی عمریں حضورؐ کے وقت پر بیعت کی آپ کو حجاج بن یوسف نے سترہ ہجری آخر شکر تک کے دن صلی اللہ علیہ وسلم میں حرم میں حرقی حراسان کے گڑبگڑ سے آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی تھی آپ سے لوگوں کو اپنی سلطنت میں خدج کر کے شہرے مار رہے تھے۔



انہوں نے جناب معاذیرہ کے لیے فرمایا اے انیس ہدایت دینے والے ہدایت یافتہ بنا اور ان سے ہدایت دینے والے (ترمذی) روایت ہے حضرت عقبہ ابن عامر سے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرکٹ تو اسلام لائے مگر خروابن عامر ایمان لائے تھے (ترمذی) اور فرمایا یہ حدیث غریب ہے

[illegible]

وَلَيْسَ اسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ : وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ مَا لِي أَمْرًاكَ مُنْكَبِرًا قُلْتُ أُسْتَشِيرُ أَبِي وَتَرَكْتُ عِيَالًا وَذَيْنًا قَالَ أَفَلَا أُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللَّهُ بِهِ أَبَاكَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللَّهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَأَخْبَنِي أَبَاكَ فَكَلَّمَهُ كِفَاحًا قَالَ يَا عَبْدِي تَمَنَّ عَلَى

اس کی اسناد قوی نہیں ہے روایت ہے حضرت جابر سے فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تو فرمایا اسے جابر کیا وجہ ہے کہ میں تیرا کورہ شکستہ دیکھتا ہوں ملے میں نے عرض کیا کہ میرے والد شہید ہو گئے اور بچے اور قرین چھوڑ گئے تھے فرمایا کیا یہ تم کو اس کی بشارت نہ دے گا جس سے اللہ نے تمہارے والد سے طوفاً کی ہے میں نے عرض کیا بلکہ رسول اللہ فرمایا اللہ نے کسی سے بھی کبھی کلام نہ کیا مگر پرست کے پیچھے سے اور تمہارے والد کو زندہ کیا تو ان سے نہ تو کلام فرمایا نہ فرمایا میرے بندے مجھ سے تمنا کر

۱۔ حضور نور کا یہ سوال و فہم عروہ اور کے بعد کا ہے جیسا کہ عرب سے معلوم ہو رہا ہے یہ سوال مالی گلی کرم کواری کی تہدید ہے اس کا یہ مطلب ہیں کہ حضور نور امت کے ذکر و درود سے بے غرضی حضور کو ہر ایک کے پروردگار کی طرف سے یہ سوال ایسا ہی ہے جیسے رب تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا تھا وہاں قہر و جلال کا مظہر تھا موسیٰ۔ اسے موسیٰ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے یہ سائل کلام کی تہدید تھی۔ ۲۔ یہی مجدد برہم کے پیڑ ٹوٹ بڑے میں باب کا سادہ سر ہے۔ بھلا گیا۔ قرض اور بہنوں کا بوجھ مجھنا تبصرہ بکار پہنچا گیا۔ اس میں کیا کروں۔

۳۔ یعنی اسے جابر اپنے والد کے اخروی درجات سمجھنے سے تمہارے غم غلط میرا دوسرے دن فکروں سے تمہاری توجہ ہٹ جاوے آخرت کی نعمت اور کراہیدان ایسا نیک ہے جس سے دنیا کے رنج و غم و تکالیف محسوس نہیں ہوتے۔

۴۔ یعنی بعد موت رب تعالیٰ تمہارے کلام نور فرماتا ہے مگر آت نکلیں گے ابا دیدار کسی تہدید کو ہیں دیا تمہارے والد پہلے وہ تہدید بلکہ جنہیں دربار بھی دیا کلام بھی کیا بعد تمہارے والد تہدید میں دوسرے تہدید و اسے العمل ہیں۔ ۵۔ اس زندگی میں بلا واسطہ رب نے کلام کسی سے کیا سوا موسیٰ علیہ السلام کے بعد و نجات فیما سے پہلے کسی کو دیدار نہیں دیا۔ سوا مجدد شر کے اسی زندگی میں کسی کو دیدار نہیں دیا سوا بابائے حضور کے جو عزت میں معاصروں کی عزت کے بعد و نجات فیما سے کلام سے گا بعد از جدی یا کذب بعدی یہ مسئلہ فکر کے حساب کے بعد جو گا درجہ کی کو دیدار الہی نجات میں ہوگا۔ محترمہ میں ہوا کرے گا۔

أَعْطَكَ قَالَ يَا رَبِّ تُخَيِّنِي فَأَقْتُلْ فِيكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى  
إِنَّهُ قَدْ سَبَقَ مِنِّي إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ فَانْزَلَتْ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا الْآيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَعَنْهُ قَالَ اسْتَغْفِرَنِي  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَسًا وَعِشْرِينَ مَرَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

میں مجھے دوں گا۔ انہوں نے عرض کیا اے رب مجھے زندہ کرتا کہ وہاں پہلا گواہ میں تیرا کیا جاؤں گا تو رب تعالیٰ  
نے فرمایا کہ ہمارا قاتل جا رہا ہے جو پکا ہے کہ وفات یافتہ لوٹائے نہ جائے گا تب یہ آیت تری کہ جو اللہ کی راہ  
میں قتل کیے گئے انہیں مردہ نہ سمجھو گے (ترمذی) ۱۰ روایت ہے انہیں سے فرماتے ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے چوبیس بار دعا، مغفرت کی ہے (ترمذی) ۱۰

اسلئے میں رب تعالیٰ نے انکو اپنا راز بھی دیا اور بلا واسطہ کلام بھی اور کرم کا کیا معلوم ہوا کہ جو کچھ عالم رزق میں پورا ہے حضور  
کی نظر مدینہ منورہ سے دیکھ رہی ہے نہ جو کچھ ہر گنگو کو رہی سے حضور مدینہ منورہ سے سب سے پہلے میں جب لامکان کے کام و کلام  
حضور یہاں دیکھ رہے ہیں تو یقینی بات ہے کہ ہر گنگو کے کام و کلام حضور سنتے دیکھتے ہیں کیونکہ مدینہ منورہ سے وہ عالم رزق  
فانی ہے ہمارا جزا قریب ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ حدہ اپنی زندگی میں رب کو راضی کرے تو انشاء اللہ بعد موت رب ہم کو راضی کرے گا۔  
ہم یہاں اللہ رسول سے پوچھ پوچھ کر کام کریں ان شاء اللہ خدا ہی رب تعالیٰ ہم سے پوچھ پوچھ کر انعام دے گا اسلئے میں مجھے جو مزہ  
قیری راہ میں سرکش نہ رہے میں یاد وہ کسی چیز میں نہ آیا مولیٰ تمنا ہے کہ پھر دیا میں جاؤں اور تیسرے نام پر سرکش نہ اسلئے میں ہمارا یہ نہیں  
کہ جسے امتحان میکر پاس کر دیں اس کا بدلہ امتحان میں تم تو قتل ہو کر پاس ہو کر نہ گئے اب دوبارہ امتحان کیسا خیال رہے کہ میں نے کہ بعد  
ذیہ میں لوٹ کر نہ آتا یہ رب کا قانون ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا پر مردوں کا زندہ ہو کر آنا یہ ان کی خصوصیت ہے قانون و  
خصوصیت میں فرق ہے یوں ہی حضور بلور کا اپنے والدین کا مردہ کرنا انھیں کلمہ پڑھانا صحابی بنانا حضور کی خصوصیات سے ہے اسلئے  
یہاں تو ارشاد ہے کہ شہداء کو مردہ مت سمجھو مگر دوسری جگہ ارشاد ہے کہ قہر کو مردہ نہ کہو اسلئے ہر ایک ہی مجلس میں ہمیں بار  
ان کے لیے دعا مغفرت فرمائی یا متعدد موقعوں پر دعائیں فرمائیں خیال رہے کہ حضرت جابر ابن عبد اللہ کی گیت ابو عبد اللہ نے اپنے اخص  
سلی سے بدر اور تمام عزت میں شریک شام اور مصر میں قیام رہا جو انہوں سے سال عربی اسلئے کہ ہجری وفات پالی جنت البقیع  
میں دفن ہوئے۔ مدینہ منورہ کے آخری محالی میں آپ کی وفات پر مدینہ منورہ میں محابہ کا دور ختم ہو گیا عزت انہوں

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ مِنْ أَشْعَثِ  
أَعْبَرَدَى طَمَرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ مِنْهُمْ الْبَرَاءُ  
ابْنُ مَالِكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ التَّبَوُّةِ وَوَعَنْ  
إِبْنِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا إِنْ عَيَّبَتِي  
الَّتِي آوَى إِلَيْهَا أَهْلُ بَيْتِي وَإِنْ كَرِهْتِي إِلَّا نَصَاً فَأَعْفُوا عَنْ  
مُسِيئِهِمْ وَأَقْبَلُوا عَنْ مُحْضِنِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ

روایت ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت سے پریشان ہاں غبا  
میں اسٹے ہوئے پرانے کپڑے دے جن کی پرلہ نہ کی جاوے اگر اللہ پر قسم خالیں تو اللہ پر کسی کرے نہ  
ان میں سے ہر راہن ملک میں تھے اتریدی ۔ بیعتی دلائل التبوۃ ۔ روایت ہے ابو سعید سے  
فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آگاہ رہو میرے وہ تمام لوگ جن کی طرف  
میں رجوع کرتا ہوں میرے گھر دے میں تھے اللہ میرے تدریجی شیرکار انصار ہیں تو ان کے  
نصحا کردوں سے درگزر کرو ان کے نیک کاموں سے نیک قبول کردہ تزدی ۔ اللہ فرمایا یہ حدیث

سلطہ یعنی میری امت میں بعض دیباہ مساکین جن کی کوئی نہ سے وہ عداوتہ ایسے مقبول ہو سکے کہ اگر وہ کہیں کہ خدا کی قسم تو  
جنتی ہے ۔ یا قسم خدا کی تجھے بیٹا سے گایا قسم اللہ کی کل بادشہ ہوگی تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کی لاف رکھتے ہوئے یہ کام کر دے تلگوں  
سے دعا کرے گی اصل یہ حدیث بھی ہے اللہ سے قرہوں کی سنتا ہے یا بے قرار بنو یا کسی بے قرار سے دعا کرنا ۔ اہل  
یجیب المضطر اذا دعاه ۔

لکھے آپ حضرت انس ابی مالک کے بھائی ہیں ۔ اہل در بعد کے غزوات میں شریک رہے تھے ہاباز میں لکھے ۔ اہل غزوات  
کے علاوہ موقعوں پر ایک سو کھار مبارکین کو قتل کیا ارمقات ۔ جنگ یامہ میں بڑی ویرانی سے لڑے ستائیس دفعت ہوئی راتھ  
سلطہ اہل بیت میں ازدواج پاک اولاد و مطہرات سب ہی داخل ہیں ۔

لکھے اس فرمان عالی کی فخر چیلے گور چکی کہ اس میں خطاب یا ساری امت سے ہے یا اسلام کے خلفاء اور بادشاہوں سے کہ  
اگر کوئی انصار کی کسی کے ذاتی معاملہ میں یہ یاد دل کی کر دے تو اسے یہ بھی کہ حاف کرو یہ ہمارے رسول کے میزبان بے مثال  
ہیں ان کا ہم سب پر احسان عظیم ہے جس کو کلمہ رب کا خلاصہ یہ ہے کہ مجھے اپنے گھر والوں اور حالت انصار سے بہت ہی محبت ہے

حَسَنٌ ۖ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبْغِضُ الْإِنْسَانُ أَحَدًا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ۖ وَعَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ قَالَ فِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَإِنَّهُمْ عَلِمَتْ أَعْقَهُ صُبْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۖ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ الْعَاطِبِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حسن ہے ۖ روایت ہے حضرت ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہیں بغض رکھے گا انصار سے کوئی وہ شخص جو اللہ و آخری دن پر ایمان رکھتا ہو اور تم کو اللہ فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت انس سے وہ ابو طلحہ سے روایت ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی قوم کو سلام کہو مگر جیسا میں جانتا ہوں وہ لوگ پاک باز صبردار ہیں مگر (ترمذی) ۖ روایت ہے حضرت جابر سے کہ عاصب کا غلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا

سلسلہ میں جس کے دل ایمان ہے وہ جس انصار یا مسلمان انصار سے بغض نہ رکھے گا یہ روایات (السنن) اگر کسی شخص یا کسی انصاری سے کسی ذاتی معاملہ میں اختلاف ہو جائے اس کے متعلق یہ حکم نہیں یا اگر انصار کی کوئی بات خلاف قانون اسلامی ہو نہ کی وجہ سے قبول نہ کی جائے وہ اس حکم کی زد میں نہیں حضور کے مراد فرمانے کے بعد انصار نے کہا تھا کہ ایک امیر مدینہ سے چار سائے ایک تم جہاگیرین میں سے تو حضرت ابو بکر صدیق نے ان کی یہ رائے یہ حدیث پیش کر کے رد فرمائی کہ قتیل القریش صلی اللہ علیہ وسلم کے زہر اور یہ کہ کسرہ سے ہو تو اس کے بعد علی نہیں ہوا اور اگر اہل کسرہ اور سے کے قہر سے ہو تو بعد میں علی ہوا ہے قرآن علی فلان یہاں پہلی قرآن ہے غالباً کسی جگہ انصار جمع ہوئے ہو تھے حضرت ابو طلحہ بھی وہاں جا رہے ہو گئے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قوم کو ان کے ذریعہ سلام کیا یا معلوم ہوا کہ کسی خاص شخص کو بھی سلام بھیجنا چاہتے تھے اور خاص قوم کو عام سلام کو بھی یہاں قوم کے سران انصار ہیں کیونکہ ابو طلحہ جو انصاری ہیں مسلمہ میں جمہ انصار کو سلام اس اتمام کی وجہ سے بھیج رہے ہیں جو ان کا ہمارے دل میں ہے اور احترام کی وجہ ان کی یہ دو حالتیں ہیں تھوڑی پرہیزگاری اور مسیبتوں اجالوں میں صبر و ضبط جمع ہے عقیف کی بھی پاک دامن صرخ اور جب کے پیش سے جمع صابر کی شکل عاصب وہ ہے عاصب ابی اہل باطلہ ہیں جسوں نے حضور فرور کے اذیت کی خیر اہل مکر بھی قہر میں گداور قہر سے گزری ہو

يَشْكُو حَاطِبًا اِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْدٌ خُلِقَ حَاطِبُ النَّاسِ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذِبَتْ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ شَهِدَ بَدَنًا  
وَالْحَدِيثُ بِرِوَاةٍ مُسْلَمَةٍ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ فَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا  
يَكُونُوا أَمْثَلَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ ذَكَرَ اللَّهُ إِنْ  
تَوَلَّيْنَا أُسْبِدُوا يَنْتَبِذُوا أَمْثَلَنَا فَضَرَبَ عَلِيٌّ فَوَضَعَهُ سَلْمَانَ

حاطب کی شکایت حضور سے کہ تاتھا تو بولا یا رسول اللہ صاحب دوزخ میں جائیں گے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے بھڑک کہا وہ دوزخ میں نہیں جائیں گے کیونکہ وہ بدو اور حدیبیہ میں حاضر ہوئے ہیں کہ اسلم ۹ روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ اگر تم منہ پھیرو گے تو رب دوسری قوم تمہارے سوا بدل لائے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے تمہارے عرض کیا یا رسول اللہ یہ لوگ کون ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا کہ اگر ہم منہ پھریں تو وہ ہماری عوض بدل میں لائے جائیں گے پھر وہ ہم جیسے نہ ہوں گے تو حضور نے جناب سلمان

صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ انہوں نے مسلمانوں کی جاسوسی تمہارے سبب سے کی ہے کہ وہ تم پر بہت ظلم کرتے ہیں۔ صلے یعنی دوزخ میں نہیں جاسکتے کہ وہ منہ پھیرے اور بدو بیت اللہ میں دوڑوں میں شریک ہوئے ہیں اور ان دنوں میں سے ایک میں شرکت کرنے والا بھی بنتی ہے اس کا جاسوسی قصور رب تعالیٰ نے معاف کر دیا اور وہ تم پر ظلم نہیں کر سکتے جسے تو ظلم سمجھتا ہے وہ ظلم ہمیں ہے خیال رہے کہ یہی کے صحابی ظالم نہیں ہوئے حضرت سیدیں کے صحابی کے حقوق چھوٹی نے دوسری چیزوں سے کہا تھا۔ لا یحکم علیہا دعویٰ وہم لا یعرفون کہ تم کہہ لوگ اپنے پاؤں سے کچل۔ وہیں جلا ملک انھیں خبر نہ ہو معلوم ہوا کہ چھوٹی کا بھی عقیدہ ہے کہ نبی اور نبی کے صحابی ظالم نہیں ہو سکتے وہ چھوٹیوں پر بھی ظلم نہیں کرتے اگر چھوٹی بھی ان کے پاؤں سے کچل جائے تو ان کا بے خبری بے توجہی کی وجہ سے کچل جائے گی۔

صلے کی آیت کریم میں خطاب حضرت صحابہ سے ہے کہ اگر تم لوگ میں اسلام کی خدمت نہیں کرو۔ نہ تو تمہاری جگہ رب تعالیٰ دوسری قوم سے خدمت دین لے لے گا۔ تم دین کے حاکم ہو دین تمہارا حاجت مند ہیں تب وہ سوال ہو جائے گے نہ کہ وہ سے صلے یعنی یا رسول اللہ وہ کون خوش نصیب ہیں جو ہمارے قیل جو ما۔ کی صورت میں دس کروڑ نہ لائے گئے وہ اس صورت میں دس لاکھ سے نیچے

ہونگے اس قوم کا تعلق فرمائیے : سلسلہ اس کی شہنشاہی پہلے پور علی کہ ظاہر یہ ہے کہ اس فرمانِ عالم میں امام اعظم ابو حنیفہ اور ان کے شاگردوں ملکہ ان کے متقدم کی طرف اشارہ سے کہ حضرت ابو حنیفہ حضرت سلمان فارسی کے ہم وطن اور ہم قوم ہیں فارسی مسلسل ہیں امام اعظم و ان کے شاگردوں نے ویس کی وہ خدشات کیسے جیسے نہ یاد رکھے گا آپ بھی دنیا میں دو تہائی مسلمان ترقی میں۔ باقی ایک تہائی میں سلسلہ لوگ حدیث و آیات سے ایسے مسائل مستبط فرمائے کہ سبحان اللہ سلسلہ فرس و فرما کر حضور انورؐ نے ظاہر فرما دیا کہ اس فرمانِ عالم میں اشارہ سلسلہ سے ہم کی طرف نہیں ہے بلکہ اہل فارس مراد میں یعنی امام حنیفہ کیونکہ صرف آپ ہی فارسی مسلسل ہیں آپ کے سوا کوئی امام فارسی نہیں امام اعظم کے دادا حضرت رسولی حضرت علیؑ کی محبت میں ایران چھو کر آئے ہیں اس لیے آپ کوئی بڑے سلسلہ تکم اور مضحکہ خیز خطاب مطلقاً اہل عرب سے ہے یہی یعنی محمدؐ کی بعض حریر سلسلہ افضل ہونگے یا ان میں تقویٰ میں۔ علم میں عمل میں۔ جتنا میں پسند اس فرمان سے نہ تو لازم آتا ہے کہ غیر صحابی صحابی سے افضل ہو جاویں اور نہ یہ کہ محمدی عربی سے افضل ہوں مسئلہ جنس عربی جنس محمدی سے افضل ہے مگر محمدی افراد بعض عربی افراد سے افضل ہیں چنانچہ محمدی عربی کانفر سے محمدی غلصہ عربی منافق سے محمدی عالم عربی غیر عالم سے محمدی ترقی میر محمدی افضل ہے مسئلہ کوئی غیر صحابی کسی صحابی سے افضل بلکہ برتر نہیں ہو سکتا تمام جہاں کے علماء و علماء و ادباء و فوٹ و قطب و کمال کے گرد قدم کو نہیں پہنچ سکتے وہ ستر۔ محبت یا ختم مصطفیٰ سے اللہ علیہ وسلم ہیں آسمان ہدایت کے تارے و اسرار کے ستارے ہیں ایمان کے پیار ہیں تقویٰ کی گسیں ہیں



[illegible]

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ خَالِدٌ وَهُوَ يَشْكُونِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجْعَلْ يُغْلَظُ لَهُ وَلَا يَزِيدُ لَهُ إِلَّا غِلَظَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِنٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَبَكَ عَمَّارٌ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْإِثْرَةُ  
 فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ وَقَالَ مَنْ عَادَى عَمَّارًا عَادَاَهُ  
 اللَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَ عَمَّارًا أَبْغَضَهُ اللَّهُ قَالَ خَالِدٌ فَخَرَجْتُ فَمَا كَانَ شَيْءٌ

کرنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے پھر خالد پہنچے مہ فرمایا عمار بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 شکایت کر رہے تھے تو خالد ان پر بہت سختی کرنے لگے کہ ان کی سختی ہی برصتی گئی نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم خاموش تھے کہ کلام میں فرماتے تھے جناب خالد نے گئے کہ بولے یا رسول اللہ کیا  
 حضور خالد کو دیکھتے نہیں تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا جو عمار سے دشمنی کرے خدا اس  
 سے دشمنی کرے اور جو عمار سے بغض رکھے خدا اس سے ناراض ہو کہ خالد فرماتے ہیں کہ پھر میں نکلا تو مجھے

سخنت آواز سے بات کر رہا اور یہ جیسے کہ فستہ میں ہوا کرتا ہے کہ آواز اور وح کی نکلتی ہے یہ جھگڑا کسی ذاتی معاملہ میں ہوا  
 ہو گا نہ کہ دینی مسئلہ میں نہ ملے یہ قول ابولیس راوی ہے کہ اللہ اسے مقرر خالد بن کا ہے یعنی اللہ کو کہ اپنا نام لے کر بھاگ گیا  
 یہ نہ جہاں میں آیا۔ بلکہ میں خدمت میں خود حضور اور یہ سہ ماہ کے جناب عمار پر سختی کر رہے ان سے قصہ سے کلا  
 کر رہے بلکہ اسی رسالہ میں واقف رہے ماس وقت تک کتاب اسناد کی آیات نہ ان شخص اس لیے آپ پر سے اولی کا  
 اہتر میں نہیں ہو سکتا۔ بلکہ حضور اور سے ان خاموش میں یہ کہ فرمایا تھا جسے حضرت خالد سے سہ ماہ کے قصہ کی وجہ سے  
 حضور کی (ادب میں) ۲۱ ہجرت ساری کتاب سے ہی ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ وہ سکون طلب نصیب کرے جو حضور کی ادبوں تک  
 پہنچا دے بلکہ حضرت عمار اپنی سے ہی ہو سکتا ہے نامہ کی سختی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاموشی ان میںوں کو دیکھ کر بدتر سے  
 پس مدد نے ہی لی دیر تھی حدیث کے مستندین میں یہ بات مولانا فرماتے ہیں۔

تمام گریہ اور کے اندر میں تمام گریہ فضل کے خوش ہیں!

زور زبکزار راوی را بکیر رحم سوئے زاری کیلے فقیر

میں حضور کی بیرون بے بس اور خالد کی سختی پر توجہ نہیں فرماتے یہاں دیکھنے سے مراد توجہ فرمانا ہے کہ قربان ان دونوں  
 کے ایک دعا میں یہ کہ فرمایا حضرت خالد نے یہ شخصہ کہ دیا تار کا ٹوکا کتاب تک پہنچا دیا۔ دونوں کے درمیان کو

أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ رِضَى عَمَّارٍ فَلَقِيْنَهُ بِمَا رِضَى فَرَضِي ۖ وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ  
أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَالِدٌ سَيِّفٌ مِّنْ  
سُيُوفِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَعَمَ فِتَى الْعَشِيرَةِ رَوَاهُمَا أَحْمَدُ ۖ وَعَنْ بُرَيْدٍ قَالَ

حضرت ہمدک خوشنودی سے زیادہ پیاری کوئی چیز نہ تھی نہ پھر میں نے ان سے ان کی رضا کا بتا دیا تو وہ راضی ہو گئے تھے روایت ہے حضرت ابو عبیدہ سے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ خالد اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہیں اللہ یہ اپنے کنبے کے بہترین جوان تکملاً ہی عایت ہے بڑے سے بڑے

جناب عمار کا وہ بہرہ اور تمام سبھی اور اس کا نتیجہ وہ ہوا جو آگے مذکور ہے ہوا اٹھے یعنی حضور کی اس رفاہیت سے میرے دل کی دنیا بدل گئی اس دل میں ہمدک کی محبت عزت و مملکت بہترین آپ کی مجلس پاک سے اٹھے بھی اس لیے کہ حضرت عمار کو علیحدگی میں بلا کر معافی مانگ لیں اپنی گزشتہ کوتاہی کا کفارہ کریں رضی اللہ عنہا اب حضرت خالد کو جناب عمار سے زیادہ محبوب ہو گئے انھیں راضی کرنے کو اولین فرض سمجھنے لگے۔ اٹھے چنانچہ حضرت خالد ان کے پیلنے سے پیٹ گئے ان سے معافی مانگی ان کے سامنے ہست ہی تو وضع کی اور میں قدر اسباب رھا ہو سکتے تھے وہ سب جمع کر کے انھیں منایا۔ فیماں رہے کہ آخر کار حضرت عمار جناب علی کے ساتھ تھے۔ اور جماعت امیر معاویہ کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ مگر امیر معاویہ اس حدیث کی رد میں نہیں آتے۔ کیونکہ وہاں اختلاف رائے تھا۔ مذکور نہ تھی۔ جیسے یزدان یوسف علیہ السلام اور حضرت سارہ زوجہ ابراہیم علیہ السلام کہ انھیں حضرت یوسف علیہ السلام سے زانی بی با تہرہ سے اختلاف تھا بغض نہ تھا نہ عذرت تھی یہ بات یاد رکھو یہاں دنیا میں تو حضور دلوں کی دنیا بدل دیتے ہیں قیامت کا خشتہ بھی حضور کے رہ سہ بدل جائے گا۔ ہر نظر کا نپٹنے کی محنت کے دن خوف سے ہر کلیر بدل جائیگا اور ہر کراہی میل و کراہی نیک حشر کا سار نقش بدل جائیگا

۳۷۷ یعنی اللہ کی تلواریں دو قسم کی ہیں۔ مشہور تلوار اور غیر مشہور حضرت خالد بن ولید سے ایک ہیں جو شکرین و کنار پر اللہ نے موتی سے ۳۷۷ یعنی حضرت خالد قبیلہ بنی عمرو میں بہترین بندے اور صلح سردار میں ولید نے سند العز و رس میں حضرت عبداللہ بن عباس سے سرفروغ روایت کی کہ خالد اللہ کی تلوار میں۔ حمزہ اللہ رسول کے شیر میں ابو عبیدہ ابن جراح اللہ رسول کے امین میں عبداللہ ابن عباس صلی اللہ علیہ وسلم میں (یعنی اللہ کے چنے ہوئے بندے)۔ عبداللہ بن عباس اللہ کے تاجروں میں سے ہیں (مرقات) خیال ہے کے حضور انور میں کو بھی خطاب دیتے ہیں بالکل درست اور بر محل دیتے ہیں حضور کے خطابات دنیاوی حکومتوں کے نہیں کہنے کے جاہل کو شمس اعدا دیشیے بڑوں کو خفا بہادر کے خطاب دیتے جاتے ہیں ۛ

ابن کس کے لفظ کا معنی ما۔  
دوسری فہمیا صحت کو دوا م ہے

ہالک کو میں ہیں گویا کیمرہ کہتے نہیں      دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

مِثْلَ ذَلِكَ وَقُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ يُضَيِّقُهُ يَرْحَمَهُ اللَّهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ  
فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأُطْلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ هَلْ عِنْدَكَ  
شَيْءٌ قَالَتْ لَا إِلَّا قُوتٌ صَبِيئَانِي قَالَ فَعَلَيْهِمَا شَيْءٌ وَتَوَمَّيْمٌ فَإِذَا  
دَخَلَ ضَيْقُنَا فَأَمَّا أَنَا تَأْكُلُ فَإِذَا أَهْوَى بِيَدِهِ لِيَأْكُلَ فَقَوَّمَنِي إِلَى التَّرَجُّجِ

انہوں نے میری طرح کہا اور سب نے اسی طرح کہا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے کون بھانٹ  
بنائے گا اللہ اس پر رحم کرے گا تو انصار میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے جنہیں ابو طلحہ کہا جاتا تھا  
وہ ہمہ گیر رسول اللہ میں۔ چنانچہ وہ انہیں اپنے گھر لے گئے تھے اپنی بیوی سے بولے کیا تمہارے پاس  
کچھ ہے وہ بولیں نہیں سوائے میرے۔ ہوں گے کھانے کے وہ فرمایا تم انہیں کس چیز سے بھرا دینا سلا دینا  
پھر جب چلا سامان آئے تو انہیں دکھانا کہ ہم کھا رہے ہیں تب وہ اپنا ہاتھ کھانے کے لیے بڑھائیں

۱۰۰ یہ واقعہ دورانِ حبسہ و فتناتِ رح جیسے جیسے کے ہیں درمیان، فتحِ خیبر کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہندو دھرم کا  
ایک سال کی گھوڑی۔ جو دھرم بھلا دیتے تھے۔

۱۰۱ یٰ اَيُّهَا النَّبِيُّ يَا بَابَ تَفْصِيلٍ سے ہے یا اب اس سے دوں کے ایک مسمیٰ بیوی جہان ماں اسے کھا کھانا۔

۱۰۲ آپ کا نام دیاں ہیں انصار کی ہے حضور سر کے سر سے والدین کا مراد خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہے آپ کے حالات بیان ہو چکے ہیں۔

۱۰۳ رسلِ سالانہ کو بھی کہے ہیں وہ سالانہ رکھے کی گئی تھی کہ کوئی سال دوسرے میں سے بھی گھر (اشعارِ لغات)

۱۰۴ یعنی ہمارے گھر میں اتنا ضرورتاً کہنا ہے کہ ہم نہ کھائیں گے نہیں صرف بکوں کو کھلائیں گے وہ بھی بقدر ضرورت ہی  
کھلائیں گے اسی لئے فرماتا ہوں عام و فرد۔

۱۰۵ یعنی نا بچھ چھوٹے بچے بھوکے ہیں وہ بھوکے آسانی سے سوہ بیکس گے مگر ہمیں کسی صورت سے بہار سے سلا دینا سلائے  
کا حکم اس لئے دیا کہ جیسے جہان کو کھا دیکھ کر صبر کر بیکس گے، زمین گے خود چھائیں گے اس دھرم سے جہان نہ کھائے گا۔

۱۰۶ اسلئے زمانہ میں جہان بغیر نیاز کے کھا، نہیں کھاتا تھا۔ اس لئے اس کو جہان کے ساتھ کھانا ضروری تھا اور اس  
وقت پر وہ فرض نہ ہوا تھا سر یہ فی صابر بہت بڑی تھی بسا بہ دونوں میں بیوی جہان کے ساتھ کھانے میں

متحول ہونے درمیان

تو چراغ کی طرف ٹیک کر بیٹے جانے لڑی، پوچھنے سے بچا دیا، انہوں نے ایسا ہی کیا یہ سب میٹھ گئے اور میٹھاں نے کہا کہ انہوں نے جو کچھ بتایا ہے سچ بتایا ہے، اس کے بعد پھر سیریز ہوا یہ سچا سچ کے پاس حاضر ہوئے تو بول اترے نہ فرمایا، اتنا کہ ان کی خوش ہو گیا۔  
 راضی ہو ملاں اور ملاں سے ملے، ایک روایت میں ہے کہ تیروں بیٹا کو جو ملاں ۲۲ نہیں یا سے اس کے آئینہ میں یہ ہے کہ تمہارے آئینہ اتنا ہی اور تمہیں دیکھ رہے ہیں، بی بی جانوں پر آئینہ انہیں خود بھوک ہو رہے

۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱  
۶۱۲  
۶۱۳  
۶۱۴  
۶۱۵  
۶۱۶  
۶۱۷  
۶۱۸  
۶۱۹  
۶۲۰  
۶۲۱  
۶۲۲  
۶۲۳  
۶۲۴  
۶۲۵  
۶۲۶  
۶۲۷  
۶۲۸  
۶۲۹  
۶۳۰  
۶۳۱  
۶۳۲  
۶۳۳  
۶۳۴  
۶۳۵  
۶۳۶  
۶۳۷  
۶۳۸  
۶۳۹  
۶۴۰  
۶۴۱  
۶۴۲  
۶۴۳  
۶۴۴  
۶۴۵  
۶۴۶  
۶۴۷  
۶۴۸  
۶۴۹  
۶۵۰  
۶۵۱  
۶۵۲  
۶۵۳  
۶۵۴  
۶۵۵  
۶۵۶  
۶۵۷  
۶۵۸  
۶۵۹  
۶۶۰  
۶۶۱  
۶۶۲  
۶۶۳  
۶۶۴  
۶۶۵  
۶۶۶  
۶۶۷  
۶۶۸  
۶۶۹  
۶۷۰  
۶۷۱  
۶۷۲  
۶۷۳  
۶۷۴  
۶۷۵  
۶۷۶  
۶۷۷  
۶۷۸  
۶۷۹  
۶۸۰  
۶۸۱  
۶۸۲  
۶۸۳  
۶۸۴  
۶۸۵  
۶۸۶  
۶۸۷  
۶۸۸



مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ تَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا  
فَجَعَلَ النَّاسُ يَسْتُرُونَ فَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا يَا  
أَبَاهُ يَرَهُ فَأَقُولُ فَلَانٌ فَيَقُولُ نَعَمْ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا أَوْ يَقُولُ مَنْ هَذَا فَأَقُولُ  
فَلَانٌ فَيَقُولُ بِشْ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا حَتَّى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ مَنْ هَذَا  
فَقُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ نَعَمْ عَبْدُ اللَّهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ سَيُفْتَى مِنْ  
سُيُوفِ اللَّهِ سَوَاهُ التَّرِيدِيَّ وَعَنْ زُرَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ  
يَا نَبِيَّ اللَّهِ لِكُلِّ نَبِيٍّ اتِّبَاعٌ وَإِنَّا قَدْ اتَّبَعْنَاكَ فَأَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ

اسلم بخاری) ۱۰ روز جمعہ نہیں سے فرماتے ہیں کہ ہم میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک منزل میں بارہ سے تو  
لوگ گھونٹنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر چڑھنے لگے۔ اسے ابو ہریرہؓ یہ کہتا ہے میں کہتا ہوں تو آپؐ فرما  
یہ اچھا جہد ہے لہذا کہتے یہ کون ہے میں کہتا ہوں تو فرماتے یہ برا جہد ہے کہ خالد بن ولیدؓ کے تو منہ  
نے فرمایا یہ کون ہے میں نے کہا خالد بن ولیدؓ ہیں۔ وہاں لڑا ہے ہر طرف کی طرفوں میں ایک تلوار ہیں لہذا  
دو طرفوں میں مدیت ہے حضرت زُرید بن ارقمؓ سے فرماتے ہیں کہ انصار نے عرض کیا یا نبی اللہ ہر نبی  
کے خاص تابعین ہیں ہم نے آپؐ کی اتباع کی ہے وہ دعا فرمائیں کہ اللہ ہمارے تابعین ہم

۱۰۔ یہ واقعہ تاریخ مکہ کے سہ ماہی کے کسی دوسرے سال کا کہیں میں ایک مہینہ میں فرمایا اور یہ واقعہ حبشہ آیا ہے جہاں ہے کہ کسی کی بڑائی کرنا اس کے  
ساتھ باہمیہ خانہ ہے جبکہ دوسرے کو کسی کے خلاف ہے یا مقصود ہر شخص کو مقصود ہو۔ قیمت حرام سے کہ قیمت ہر شخص میں مسلمان کی  
حیثیت ہر اس کا چھپا ہوا ہے۔ ان کی جگہ سے۔ اور ان مقصود مسلمان کی باہر میں ہر بعد اس حدیث پا۔ ہر مہینہ میں اس کی یہ حیثیت ہے۔  
۱۱۔ حضورؐ اور حضرت خالد بن ولیدؓ کو پہچانے میں اگر ہر سوان میں گواہ بنائے گئے ہوں تو ان کے بہت مقصد ہونے میں بعض  
شخصین نے فرمایا کہ حضورؐ اور خیر محمدؐ نے حضرت ابو ہریرہؓ ہر حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالدؓ کی آہستہ میں کر رہے ہیں کیا  
۱۲۔ اس دوران حال کی شرح اگلی کتب میں ہر سوان سے سب صحابہؓ کی تلوار میں ان میں سے حضرت خالدؓ کی جیسے اللہ اللہ حضرت علیؓ  
میں بھی ہیں وہ حساب ابھر بھی۔

۱۳۔ کسی مسلمان نے تم کو یہ سوان کہی کہ حضورؐ کے خاص مہینہ میں مقیم ہوں یہ سوان اس کی سوانی سے

اَتَّبَاعَنَا مَنَّا فِدَايَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ : وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا نَعْلَمُ حَيَّائِنِ  
 اَحْيَاءِ الْعَرَبِ اَكْثَرَ شَهِيدًا عَذْرَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ وَقَالَ اَنَسُ  
 قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ اُحُدٍ سَبْعُونَ وَيَوْمَ بَدْرٍ مَعُونَةُ سَبْعُونَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ  
 عَلَى عَهْدِ اَبِي بَكْرٍ سَبْعُونَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ : وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ قَالَ  
 كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّينَ خَمْسَةَ الْاَلِفِ خَمْسَةَ الْاَلِفِ قَالَ عُمَرُ  
 لَا فَضْلَ لَهُمْ عَلَى مَنْ بَعْدَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ . تَمِيَّةٌ مِنْ سُمَيٍّ مِنْ اَهْلِ

میں سے ہلکے سہ چنانچہ حضرت نے یہ دعا کی تھہ (بخاری) : روایت ہے حضرت قتادہ سے فرماتے ہیں کہ ہم  
 عرب کے تیسوں میں کوئی ایسا نہیں جانتے جو انصار سے زیادہ شہیدیں والا ہے اور قیامت میں زیادہ  
 عزت والا ہو گئے ہوئے کہ حضرت انس نے فرمایا کہ انصار میں احد کے دن ستر کے گئے یہ معونہ میں ستر  
 اور صدیق اکبر کے زمانہ میں یہاں کے دن ستر تھہ (بخاری) : روایت ہے حضرت قیس ابن ابی  
 حازم سے فرماتے ہیں کہ بدر والوں کا عطیہ پانچ پانچ ہزار تھا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں ان  
 کو بعد والوں پر فضیلت دوں گا تھہ (بخاری) ان بدر والوں کے نام جو بخاری

سے اس گزارش کے پیش میں ہو سکتے ہیں قوی اور طاہر کسی یہ ہیں کہ ماہیت ہے مسلمان ہم انصار کی بہرہ دی اور امانت کریں وہ کل نیامت  
 میں ہمارے ہی مرد ہیں ہمارے ساتھ ہوں اور تعالیٰ جو درجات ہم کو عطا فرمادے ان سب کو دے بعد ازیں ان تمام شہید سب  
 مسلمان و حل ہیں ہمیں بھی کئے گئے ہیں کہ ہماری اولاد کو بھی انصار کی کہہ ہمارے ۔

تھہ صحرا نور نے یہ دعا کی اور رب تعالیٰ نے رشتہ فرمایا، من المہاجرین والانصار والقدس اقبلو ہم باحسان ومن اللہ ہم  
 ومن صواعبہ ۔ تھہ یعنی ہر نام صحابہ کی یہ شہید تھا اور دے کہ انصار کا صلہ دنیا میں زیادہ شہیدوں والا ہے اور آخرت میں بہت  
 درجات والا کہ یہ لوگ حضور کے پیروں مجاہدین السلام : شہیدوں کے نام پر دیں ہیں اس میں زیادہ شہید ہیں ۔

تھہ دوسری جماعتوں میں اتنے صحرا تبہ ہیں جوئے صحابہ حذو احمدی انصار پر صلہ شہید ہوئے اور صحابہ میں پھر بعض روایا سند ہیں  
 ہے کہ ستر انصار کی شہید ہوئے اور صحابہ کی صرف ایک ہزار تھہ ۔

تھہ اسی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بہت امانت سے جو وحیہ تھہ : لفظ نبوی انصاری پانچ پانچ ہزار درہم سالانہ تھے دوسروں کے دیکھنے  
 اسی سے کم تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سادگی کی وجہ سے یہی فرمائی کہ یہ صحرا و درجات میں دوسروں سے افضل ہیں ۔

فِي الْجَامِعِ لِلْبُخَارِيِّ النَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَارِثِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ عُثْمَانَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ الْقُرَشِيُّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَعْدَوِيُّ عُثْمَانَ بْنُ عُفَّانَ  
الْقُرَشِيُّ خَلْفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَتِهِ سَوَادَةَ وَضَرَبَ لَهَا بِسَمْعَةٍ عَلَى

کی جامع میں بیان کیے گئے کہ نبی محمد ابن عبد اللہ ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم تک عبد اللہ ابن عثمان یعنی ابو بکر  
صدیق قرشی تک عمر ابن خطاب مدنی تک عثمان ابن عفان قرشی جنہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اپنی ذمہ داری کی قیادت کی تھیں چھوڑا اور ان کے لیے جگہ الگ رکھا ہے صلی

اللہ اصحاب بدر میں سترہ ہیں وہاں کفار ایک ہزار تھے امام بخاری نے جہاں ۴۴ حضرات کے نام ذکر کئے ہیں کچھ حضرات کے نام مشرق  
مغرب پر ذکر کئے ہیں امام بخاری میں ان کا ذکر مختلف جہتوں سے کیا کہ نام مائل ذکر نہ کئے یہ نام بھی اس نے ذکر کئے کہ ان میں  
کی برکت سے دعائیں قبول ہوتی ہیں اگر اصحاب بدر کے نام بڑھ کر دعائیں کی جائیں تو ان شاندار قبول ہوں (اللہ یہ امام مروف  
تجلی کی ترتیب سے بیان کرنے میں سوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور علیہ السلام کے۔ سب سے پہلے حضور انور صلی اللہ  
علیہ وسلم کا ذکر شریف کیا برکت کے لئے درجہ تانے کے لئے کہ حضور انور اس وقت شاندار سپاہیوں کے ساتھ تھے جو تہذیب  
کی طرح نہ تھے کہ راتے میں سپاہی دور دور رہتے ہیں راتے لوگ سب آپ کا امام شریف ہوا مترجے نقب قبض عطاء صدیق  
قرشی ہیں تیم ابن مرہ کے عداں سے ہیں اسلام سے پہلے آپ کا نام جوداب الحکیم تھا۔ حضور انور نے عداں رکھا (شع) آپ  
کے واد بھی مری صلی ہیں اس کا نام عثمان ہے کیست ابو موسیٰ حضرت صدیق حد کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
مدینہ کی طرح رہے بعد کی رات عیش میں آپ کی صاحبزادی رات عمر بن خطاب کے اور دیگر گھوڑے رہے مدینہ  
سے آج پاتے اور دھری پہنچ جاتے تھے ورفات عیش وہی جگہ ہے جہاں آج مسجد عیش ہے یہاں حضرات صحابہ  
نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک چھبر سا بچا دیا تھا۔ جہاں اللہ کے محبوبے رات صبر و عیش مانگی تھیں اس فیض نے یہاں  
ایک رات گزار دی ہے۔

سب سے پہلے آپ مدنی ہیں کعب کی اولاد سے ہیں آپ کے عداں کا نام مدوی ہے یہ قریش کا مشہور خاندان ہے آپ کا نام حضور  
نقب فاروق اعظم ہے۔ آپ درود قدوس صورت تھے آپ کی مشکوٰۃ توحید میں بھی تھی قدرتی طور پر آپ کی بیہوش  
دونوں میں تھی آپ کی عداں سائے سے دس سال ہوئی تریسہ سال عمر تھیں برقی آپ کے حالات شروع مراتب میں بیان ہو چکے۔  
شع آپ کے عداں مذکور ہو چکے آپ حکماء مدینہ میں ترک ہوئے میں مدینہ منورہ میں آپ کا گھر آپ کے لئے بدر کا میدان بنا دیا گیا  
آپ کا نقب درندہ میں ہے کہ چونکہ آپ کے عداں میں حضرت کی دروازہ اداں تھیں رقیہ و کثوم۔

بنی حاسب اٹھیں تھے ایسا کہ جو کچھ جلا یا بنی ربیع ابو بکر صدیق کے غلام تھے حمزہ ابن ابی طالب اٹھیں تھے حاسب ابن ابی بختہ جو قریش سے ملیں تھے ابو حمزہ ابن نفیر ابن ربیع قریشی تھے حارثہ ابن ربیع انصاری جو بدر کے دن شہید ہوئے تھے اور وہ حارثہ ابن سراقہ بنی حاسب میں مقرب تھے غیب سے

سُتھ آپ کے مسائل و کمالات درود اور تہجد کی طرح سے تمام ہیں آپ کی کتب اور رب سے غیب مدد شرافت لب  
ہر کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر دُعا کی مٹگی کو آپ اچانک سے سات سال کی عمر میں پست قدم، سرخ رنگ بڑی آنکھیں  
گھنی داڑھی وسیع علم ہدایت ہمارے دیر باد و کسی تھے آپ کی حدیث، بیت سال سے ۱۷ ارمغان شریف شب جمعہ کو کوئٹہ  
میں اہل علم مرادی کے باحور شہید ہوئے غم شریف تر مسٹر سال سے آپ یعنی بی حد و غیرہ تمام عزیمات میں شریک ہوئے و درم  
میں ایمان لانے لشکر میں وفات ہوئی سُتھ آپ حضور کے خدوں عامس ہیں آپ اپنے امیر بن علف کے غلام تھے ایک دفعہ سخت ایڑائی دین تھاتے  
مکہ کے دن کچھ مسلمان کی محبت پہنچتے ہیں نے وہ دینی شخص کی سکتی ہیں وہ اب انی دسہ اسی فقیر نے تہذیب اور کی سیادت کہ ہے احمد لاشہ سُتھ  
آپ کی کینت بڑی ہے حضور کے چہ در صمانی بجائی بدر میں شریک حدیث تہجد حوسے حضور سے عار سال عمر میں زیادہ تھے پہلی دولت کا نام ہارست  
درست یعنی حضرت آدم کی ہیں فرشتوں کو دکھایا کہ آپ کی کینت کو صدمے سے بیاد جمعہ کو بھی دانستہ سُتھ آپ کے حالات کچھ بیان ہو چکے ہیں۔  
آپ کی کینت اب بعد مہربے بدر و حدیث و غیرہ عزیمات میں شریک ہوئے سُتھ تیسری حدیث مسرورہ میں وفات پائی عمر بنی عشرہ سال ہوئی آپ کا  
ایک لکھ کو حدیث لکھنا وہ پیکر عالم اپنے مذکور ہو چکا ہے سُتھ آپ کے نام میں تدبیر مستوریہ ست کہ آپ کا نام مشام بن عبد بن سید بن عبد شمس  
سے متصل دھما ہیں سے ہیں صاحب ہجرت ہیں خرد و نام میں سید محمد سے ترقی میں صاحب عمر بنی دانستہ

۱۷۷۔ راج عاشر کی ماں کا نام شریف سے دو ہوا کام سزا ہے۔ آپ نے ان کے بیٹے تھپڑ چنک کی رمان میں دھارہ کا ترجمہ اپنی ہے جو جنگ میں کسی ادب کی جگہ میٹھ کر دشمن کی نگرانی کرتا ہے اور یہی صورت کو مصیبت کرتا ہے۔ آپ ادبی میں بدھ میں ستریک موسے غرورہ راج سترہ میں کھار کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے۔ انہوں نے آپ کو مٹھ مٹھ کر خودکامت کے باعث خودکامت کر دیا۔ آپ نے بدھ کے دن خودکامت کے سبب درگاہ کو نکل کر اس کی اور دے آپ کو خرید دیا اور سولی دی آپ پہلے سولی باہر میں۔

ابن عبدی النصاری خنیس بن حذافۃ السہمی رفاعۃ بن رافع  
النصاری رفاعۃ بن عبد المتذہب ابوالبابۃ النصاری الزبیری  
العوام القرشی زید بن سہیل ابو طلحۃ النصاری ابوزید النصاری

ابن عبدی النصاری خنیس ابن حذافۃ السہمی رفاعۃ بن رافع النصاری رفاعۃ بن عبد المتذہب  
ابولہبہ النصاری زید ابن عوام قرشی زید ابن سہیل یعنی ابو عوام النصاری  
ابوزید النصاری

آپ کی ساری کا واقعہ بہت مشہور ہے۔ آپ نے صلی کے وقت غزوہ بدر میں جو میر اسلام میرے بنی کتب پنی  
تھے تو یہ جو فہم سے چاہیہ حضرت جبریل نے آپ کا سلام حضور تک پہنچایا اور انھیں آپ کے سہلی یہ شعر میں:  
سے سبناں تک توڑ نہا کی جاں دتی را دتیر سے  
مترد بائے شہوان تیوں رکھ لیں پر سے میرے  
سر سے ویلے یار نہ ذہب یہہ افکوس و در میرا  
یہ تھا سبناں کدی کر شاہ فیصد میرے دل پھیر را  
۱۔ آپ بنی حنفہ بنت مرثیہ تدر عنہما کے پہلے خاندان میں غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور میں زخمی ہوئے مدینہ منورہ آکر اس  
زخم سے وفات پائی پہلے حبشہ کے مہاجر تھے پھر مدینہ منورہ کے مہاجر ہوئے۔ ان کی وفات کے بعد بنی حنفہ حضور انور کے نکاح میں  
آئیں (مرقات۔ اشع) ۲۔ دونوں باپ بیٹے صحابہ انصاری میں بدر اور تمام غزوات میں شامل رہے جنگ جمل میں حضرت علی کے ساتھ تھے  
امیر معاویہ کی شروع سلطنت میں فوت ہوئے تھے اور یہ انھیں رفاعہ کی کیت ہے آپ انصاری میں بیعت عقبہ میں شریک ہوئے قوی  
یہ ہے کہ آپ کو مدینہ منورہ میں خلافت کے لئے رکھا گیا۔ مگر فیصحت سے حنفہ دیا گیا۔ حضرت علی کی خلافت  
میں وفات ہوئی۔ یہ موقع پر اپنے کو سستوں سے باز رہ دیا تھا۔ اب تک اس سستوں کا نام سستون ابولہبہ یا سستون  
تو ہے مسجد نبوی شریف میں ہے (اشع مرقات) ۳۔ آپ حضور کے چھوٹی زاد بھائی ہیں اور صدیق اکبر کے  
امام یعنی صفیہ کے بیٹے اسماء کے خاندان جنگ جمل میں حضرت عائشہ کے ساتھ شہید ہوئے وادی سباع  
میں دفن ہوئے۔ پھر وہاں سے آپ کو میت بصرہ پہنچائی گئی ان کی قبر مشہور ہے آپ کو ابن جرموز نے جو حضرت  
علی کا سپاہی تھا شہید کیا۔ پھر حیرت علی کو اس نے اس قتل کی بشارت دی آپ نے فرمایا تو روز قیامت میں نے  
حضور کو فرمائے سنا کہ زبیر کا قاتل و ذی ہوگا (اشع) ۴۔ آپ حضرت انس کے سوتیلے والد ام سلیم کے خاندان میں زید  
ابن سہیل آپ کا نام ہے۔ ابو طلحہ کیت بار ہا آپ کے حالات یہاں ہو چکے ہیں بیعت عقبہ اور بدر وغیرہ میں شامل ہوئے۔  
۵۔ امیر معاویہ تھے مسند انیس میں وفات ہوئی بستر سال عمر ہوئی (مرقات) ۶۔ آپ قرآن کے جامع اور قرآن کے ساتھ

ابن مالک زہری سَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ قُرَشِيٍّ سَعِيدُ بْنُ نَابِذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ  
نَفِيلِ الْقُرَشِيِّ سَهْلُ بْنُ حَنِيفِ الْأَنْصَارِيِّ ظَهْرِيُّ بْنُ رَافِعِ الْأَنْصَارِيِّ  
وَأَخُوهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْهُذَلِيُّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفِ الزُّهْرِيِّ

ابن مالک زہری سے سعد بن خولہ قرشی سے سعید بن نابد بن عمرو بن نفیل قرشی سے سہل بن  
حنیف انصاری سے ظہیر بن رافع انصاری سے اور ان کے بھائی سے عبد اللہ بن مسعود  
ہذلی سے عبد الرحمن بن عوف زہری سے

مصری ہیں آپ کے نام میں صلاف ہے یا سعد بن خولہ سے یا جس ان سے ہے۔  
لے آپ ہی کہ سعد بن خولہ سے ہے۔ مشرہ مشرہ سے ہی حضرت ذکریہ بن جابر کے باقرہ اسلام لائے۔ حضور نے  
آپ سے منسوب کیا تھا اسے حدیث دار کعبہ پر میرے مال باب ہوا بعد مفسر میں وفات پائی مدینہ منورہ میں دن جوئے  
ششہ پچیس بھری، میرے وہ کی سلطنت میں وفات ہوئی۔ ستر سال سے زیادہ عمر ہوئی بہت مالک، مسلمانوں کے  
خارج آپ ہی ہیں۔

لے آپ یعنی ہیں بعد میں حاضر ہوئے حج اور ان میں کہ معاصر میں وفات پائی (انتہ) لے آپ حضرت عمر کے منقول ہیں آپ  
ہی کے درمیان حضرت عمر ایمان لائے مقام غنیمت میں وفات پائی ششہ پچیس میں عمر شریف ستر سال سے زیادہ ہوئی مشرہ مشرہ میں سے  
ہیں آپ کے دائرہ ہدایاں عمر سے حضور سے ملاقات کی ہے مگر کثرت نبوت سے بیٹے ابو لہب نے زمانہ جاہلیت میں بڑل کے نام کے فیہرہ  
کہا لے انہیں سورہ جاہلیت کہا جاتا ہے لے آپ اسی میں مدد و عمر و تمام غزوات میں حضور کے ساتھ رہے حضرت علی سے آپ کو مدد  
سورہ کا حاکم بنا یا پھر فارسی کا کوفی مشرہ میں وفات پائی حضرت علی سے آپ کی عازرہ تھی۔

لے آپ اسی ہیں حبیب عقبہ تابع اور بعد و میرہ میں حاضر ہوئے لے ان کے بھائی کا نام مظہر ان رافع ہے لے آپ کے اتصال ہے تار  
میں پہلے ذکر ہوئے آپ حلالہ فاروقی اور مشرہ حلاف عثمانی میں کوئٹہ کے نسرالہ ہے پھر مدینہ منورہ میں رہے مشرہ میں وفات  
ہوئی جنت البقیع میں دن جوئے ساڑھے ساں سے زیادہ عمر ہوئی۔ لے آپ ہی مشرہ مشرہ سے ہیں زہرہ ابن کلاب کی اولاد سے ہیں انہیں مل سے  
دس سال بعد وراثت ہوئی۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے باقرہ ایمان لائے اولاد مستند کی طرف ہجرت کی آمد میں جس سے  
زیادہ رقم کئے آپ کے پیچھے حضور سے خیر کی ایک رکعت پڑھی ہے مردہ تو تک میں حاضر ہوئے اس کے کھارہ میں حاضر ہوئے  
درمیان حرارت کے پھر جالیس ہزار دینار پھر پانچ سو گھوڑے پانچ سو اونٹ عاریہ کو دینے حضور کی وفات کے بعد وراثت پاک کی  
ہست ہی حدیث کی آپ کی چار بیویاں تھیں اس میں سے ہزار دینار ہجرت علی حلاف عثمانی میں وفات ہوئی، انتہ

عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ عِبَادَةُ ابْنُ الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيُّ وَعُمَرُ بْنُ  
عَوْفٍ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ عُقْبَةُ بْنُ عُمَرَ الْأَنْصَارِيُّ عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ  
الْعَزْزِيُّ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ عُوَيْمِرُ بْنُ سَاعِدٍ الْأَنْصَارِيُّ

عبیدہ ابن حارث قرشی ہے جبکہ ابن صامت انصاری ہے عمرو ابن عوف محمد بنی عامر ابن  
لوی کے حلیف تھے ہے عقبہ ابن عمرو انصاری ہے عامر ابن ربیع عسری ہے عاصم ابن  
ثابت انصاری ہے عویمر ابن ساعد انصاری ہے

سے آپ کی کبیت ابو حارث ہے قدیم الاسلام میں بدر کے دن ویدہ بن معبد کو آپ سے لٹاکر معاہدہ کی بنیاد اور دونوں  
ایک دوسرے کے فار سے فیت جوئے (اشہد)

تھے آپ مستہزہ صلی بن انصار کے لقب تھے۔ دونوں بیعت عقبہ میں شریک ہوئے۔ آپ  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جامعین قرآن میں سے ہیں بیت المقدس میں وفات پائی یا سی  
سال عمر ہوئی۔

تھے آپ قدیم الاسلام میں آپ کے منقول۔ ریت اہل ہوئی۔ قولوا داحسہو تفہم من الداعہ عربہ منورہ  
میں رہے۔ امیر معاویہ کے آخری زمانہ میں وفات ہوئی۔

تھے آپ کی کبیت ابو مسعود انصاری سے بدری ہیں مستہزہ سوال ہیں۔ بعض نے فسرایا کہ آپ کا گھر بدر میں تھا  
غزوہ بدر میں شریک ہوئے ہند لوط بدری سے امام سوری کو دھوکھا ہوا واللہ احمو مسلک اکتائیس  
میں وفات ہوئی و مرقات و اشہد

تھے آپ قبیلہ بنی مرہ سے ہیں مرہ آپ کے زمانہ کے مؤرخ اہل کام ہے صاحب بھڑن ہیں بدر و غیرہ تمام غزوات میں  
شریک ہوئے مسلک شتیس میں وفات پائی۔

تھے آپ کی کبیت ابوسہب ہے انصاری ہیں مدنی شریک ہوئے غزوہ دحہ میں آپ ہی کا زخم ہے کہ مشرکین نے جب آپ  
کا سر کاٹنا چاہا تو نہ حالے نے آپ کی ماس کی جانب کرنے کے لئے خود کو کھیاں میں پیچ دی جس سے مشرکین آپ کی لاش تک  
نہ پہنچ سکے پھر لاش مبارک کو سیلاب سا کرے گیا آپ کی قبر کہیں ہیں ہی خوبیاں نے آپ کو نہیں کیا تھا و مرقات۔ اشہد

تھے آپ انصاری اہل مدینہ ہیں بدر و غیرہ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ آپ کی وفات۔ بعض کہتے ہیں کہ حضور انور کی حیات شریف میں  
ہی ہو گئی تھی۔ بعض کہتے ہیں کہ آپ کے بعد ۶۶ چھ سال عمر پائی و اشہد۔



یہ بھی حضرت معاذ ممد کے صحابی ہیں ان جنہوں کی ماں عسرا بہت عرصہ سے تعلیم میں آپ جہاد امداد و تمام حرکات میں شامل ہوئے تھے۔ ستر سال عمر ہوئی آرتی۔ ماہیت کے لیے سب سے آخر کی جہاد کی۔ جی فربہ سوسے آپ کی دولت سے رہیں۔ لہذا یہی ہے صحابی ہو گئی۔ احمہ و حجاب، مالک نام سے درادیمہ بنسہ ہے۔

ابن عبد مناف سے مراد ابن ربیع الانصاری ہے۔ معن بن مدی انصاری ہے۔ مقداد  
ابن عمرو کندی جو بنی نہرہ کے حلیف ہیں ہے۔ ہارل ابن امیہ انصاری ہے۔ اللہ تعالیٰ  
ان سب سے راضی رہے۔ یمن اور شام

آپ کا نام عارف ہے سچ آپ کا لقب ہے مراد اور علامہ عزاداری شریک جوئے ام المومنین عائشہ صدیقہ کی تلمیذ  
ہی آپ بھی شریک جوئے تھے آپ کو مست کی سزا دی گئی تھی۔ جب آپ کا دلچسپہ حربہ اور مکر صدیق سے بندھ گیا  
وہ عروج آت کر میرا رب بنی خدا باپ اولیاء افضل مسدود سعدہ ان فوقہ اولی الصریٰ جب آپ سے دلچسپہ بازی کر دی۔ اسی آیت  
میں حضرت صدیق کہ دیر افضل سے بعد میں مری عمیق سے افضل رہا۔ گم سے گم سے کہا ہے۔

مرے عزاداری تیرا صفت کہ امتد  
میں اور افضل کہے در میر صدیق

مسلم کی وفات کے بعد میں ہونی ۵۹ سال عمر کی (مرحومہ)

اے آبِ اساری ماری میں میرے وہ ہیں جو مردِ رب سے مل گئے تھے جس کا ایٹکاٹ کہا گیا تھا پھر ان کی توہ رب نے قبول فرمائی و علی الشفاۃ بدین صلواتی ادا کر دے صبر لازم۔ وہ میں حضرت کعب بن مالک بلال ابن ابی مرہہ ان رب ہیں کسی نبی کی دھڑ سے صبر وہ نام سیرہ نور ہے۔

آپ مددی صحابی ہیں، عزادان میں شریک ہوئے، عذابِ سعیدی میں عزادہ بہار میں شریک ہوئے، حضورِ صلےٰ مترعلیہ وسلم سے آپ کو حضورِ مداحانِ مطاب کا بھائی، سادہ دروں، کبھی دن میں شہید ہونے۔

۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰

وَذِكْرُ أُوَيْسَ بْنِ الْقَنْدَرِ ۖ الْفَصْلُ الْأَوَّلُ ۖ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ  
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيكُمْ  
 مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ لَا يَدْعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ بِهِ  
 بَيَاضٌ فَدَعَا اللَّهَ فَأَذْهَبَهُ إِلَّا مَوْضِعَ الدِّينَارِ أَوِ الدَّرْهِمِ فَمَنْ لَقِيَهُ

کا ذکر ملے اور اویس قرنی کا تذکرہ ملے پہلی نفس روایت ہے حضرت عمر بن خطاب  
 رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے پاس یمن سے ایک صاحب کلمیں  
 گئے جنہیں اویس کہا جاتا ہے ملے انہیں یمن میں صرف ان کی ال ہی رکے ہوئے ہے ان کو ہر کی  
 سفیدی تھی تو انہوں نے اللہ سے دعا کی اللہ نے وہ دور کردی سو ادینار مادہ ہم کی جگہ کے تو تم میں سے

رکت سے چونکہ یہ متبرک علاقہ ہے لہذا میں کہتا ہوں۔ یہ علاقہ عرب کا ایک صوبہ ہے آج کل اس کا دار الخلافہ عدن ہے۔  
 ۱۵ شام میں علاقہ کا نام ہے جو فلسطین سے متصل ہے اس کا دار الخلافہ تاح کی دس ہے۔ ماوراء شام مدین ہے۔ میں کاہن  
 بائیں جانب چونکہ یہ مکہ معظمہ سے بائیں طرف ہے لہذا شام کہہ رہا ہوں یا شام ان دنوں علیہ اسلام کی طرف نسبت ہے۔  
 اہتمام میں جوئے شام کے نام ہوگا اس میں ہر کچھ سہ سرت کا لے متا مت ہیں جیسے قسم یہی قرنی کی کو شام کہتے ہیں ان درجہ  
 سے اے شام کہتے ہیں یہاں میں اللہ شام کے در کے مراد مطلقاً کا ذکر۔ مواد اس سر میں کا ذکر ہو یا وہاں کے مستندوں کا۔  
 ۱۶ بعض روایتوں میں ہے۔ تو بعد دونوں کا جہات میں جا احرام ہے جسے  
 قرنی میں کہتے ہیں۔ مگر یہ علاقہ ہے وہ قرنی و طائف کے مابین ہے حضرت اویس جہاں رہتے تھے وہ  
 قرن میں کی ایک لکھی ہے جو قرآن رومان میں ماحیہ ان مراد سے لسانی یہ قرن حضرت اویس کے  
 مودت اعلیٰ تھے۔

۱۷ آپ اویس ابی مامر ہیں پہلے مواد ہیں مہرستوں میں رہے اس سے آپ کو سردی قرنی کہا جا رہے آپ کے حضور نور  
 کا رمانہ پایا مگر آپ کی والدہ کے پاس کوئی خدمت گار نہ تھا اس سے مال کو چھوڑ کر حاضر خدمت ہوئے آپ کے بائیں  
 پہلو پر برص کا سیدہ راج تھا۔ جو آپ کی ماں سے چھوڑا اس کا رنگ تھا آپ عدالت فاروقی میں حج کو گئے  
 پھر حضرت عمر سے پوچھا کہ آپ کہاں رہنا پسند کرتے ہیں عرض کی کہ کوثر میں جہاں آپ سر تک کوثر میں سے جنگ بہادر دیا جنگ  
 سفین میں شہید ہوئے اکل نے صفیں فرمایا ہے مگر استقامت سے سہادہ کوثر بھی دی ہے۔

مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ خَيْرَ النَّاسِ عَيْنَ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ أَوْيَسُّ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَمَرُوءَةٌ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

جوان سے ملے تو تم اس کے لیے دعا مغفرت کریں کہ ایک روایت میں ہے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ: "بہترین وہ صاحب ہے جنہیں ایسی کہا جاتا ہے کہ ان کی ایک ماں ہیں انہیں برس کی سفید مٹی ان سے عرض کرنا کہ وہ تمہارے لیے دعا مغفرت کریں کہ (مسلم)۔"

لے چو کہ حضرت اویس قرنی حضرت عمر کے رہا رہی میں حج کو آئے دے لے اسی ہم ذخیرہ میں شریعت و سلم نے حضرت عمر سے یہ فرمایا مگر فرمایا یہ کم صحابہ میں سے جو بھی اویس کو پاتے وہ اپنے لئے ان سے دعا کرے ان سے معلوم ہوا کہ فضل بھی معقول صالح سے دعا کرے حضرت صحابہ صاحب اویس سے کہیں افضل ہیں مگر ان حضرت کو صاحب اویس سے دعا کرے کا حکم دیا گیا۔ ایک اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کہ وہ عمرہ کرے مکہ معظمہ سے نکلے فرمایا تھا کہ مجھے ایسی دعا میں یہ محبوب ہے۔ امام احمد نے فرمایا کہ فضل مایعین صاحب سیدہ بن مسیب ہیں اور بعض کے نزدیک حضرت اویس قرنی ہیں ان صاحب کی دلیل یہ حدیث ہے جس فرماتے ہیں کہ حضرت سیدہ بن مسیب علوم شریفہ میں افضل ہیں اور حضرت اویس قرنی رسول کے عارضے صلہ بہا یہاں حدیث میں دوسری نصیب مزد سے (مرآت)۔ مسئلہ حضرت اویس قرنی کے فضائل کے متعلق بہت احادیث وارد ہیں چنانچہ امام بیہقی نے صحیح ابی حاتم میں ان کے فضائل کی بہت احادیث جمع فرمائی ہیں ان میں سے اپنی تاریخ میں رقمبرے حدیث میں بھی سے دعائی میں واصل نے درج کیا ہے جہاں حدیث اس قسم کی نقل فرمائی ہیں ہم صرف چند حدیثیں نقل کرتے ہیں۔ مسئلہ ان میں سے کہ روایت سیدہ بن مسیب حضرت عمر فاروق سے روایت کی کہ ایک حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا یہ کہ امت میں ایک شخص اویس قرنی سے ان کے قسم میں بریں کاوش تھا کہ دعا سے وہ درست ہوا حضور اسباقی رہا اگر ان سے تمہاری ملاقات ہو تو ان کو میرا سلام پہنچانا اور ان سے اپنے لئے دعا کرنا کہ اللہ کے نزدیک بڑے درجہ والے ہیں اگر وہ رب پر مستم کھا ہیں اور ان کی قسم پوری فرمادے وہ میری امت کی شفاعت کریں گے ان کی شفاعت سے عیدہ رجیبہ اور بھر کی عمر بڑا ہو گا جسے جانیں گے۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے حضور کی جانب میں پھر حضرت صدیق کی ملاقات میں غاش کیا مگر نہ آیا پھر میں نے انہیں ہی ملاقات کے رہا رہی پایا یہ حدیث مت وارد ہے (مستند)۔

مسئلہ ای میں سے کہ حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت کی حضرت عمر مت و در تک حضرت اویس کی آمد کے متعلق ہے محتاج میں تلاش کرتے تھے ایک بار آپ کو بتایا کہ مراد سے محتاج کا قتل کیا ہے یہاں پر حضرت علیؑ

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَاكُمْ أَهْلُ  
الْيَمَنِ هُمَا سَاقُ أَفْئِدَةٍ وَالْيَمَنُ قُلُوبُ الْإِيمَانِ يَمَانٌ وَالْحِكْمَةُ

روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی فرمایا تمہارے پاس یمن دے  
آئے یہ لوگ طبیعت کے حاکم اور دلوں کے نرم ہیں یہ پیام ایمان یعنی ہے اور حکمت

اس قاعدہ میں پہونچنے پر چھا گیا ہم میں اویں نامی کوئی شخص نہ آتا تھا کہ سمجھتا ہے کہ وہ عربیوں سے مراد  
ہم امی کی تھامیں ہیں یہ کہا وہ عربات کے قریب قاعدہ کے دست ہزار سے ہیں یہ دونوں حضرات دینا ہی پہونچے ان سے ملاقات  
ہوئی فرمایا کہ تم اویں ہو کہا ہاں کہ تم فرنی مرادی ہو فرمایا ہاں کہ تمہارے ملو پر جس کے دماغ کا کچھ بقیہ ہے فرمایا ہاں کہا ہم کہ  
دکھائیے ابھوئے کرتے اٹھ کر دماغ دکھایا حضرت عمر و مل دونوں نے دوز کر اس دماغ کے کوسے سے پھر فرمایا کہ تم کو رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے سلام فرمایا ہے وہ تم کو دماغ کے حاکم دیا ہے اب تم دونوں کے لئے دماغ کی اولیٰ اویں سے سعادت  
کی نگر پھرو دیکھو تم نے بعض برادرگوں کو فرمایا سنا کہ بعض صحابہ سے حضرت اویں سے کہا کہ تم نے معصوم نوکرانہ  
یا مگر نہایت مکی ہوئے کیا تم نے سہارت کی ہے فرمایا ہاں کہ تازہ عجب کے سرور بھی درخشش کی ہیں کتنے کتنے ماں منہ  
سے صحابی سے کہا ہم نے شمار ہیں کتنے فرمایا مجھ سے ہر لمحہ وہی ہے کہ سے ہیں ہر شریف میں جو وہ ہاں سید سے ڈر بھی ہلک  
میں پانچ ریش بھی میں ایک دانشور علم ہم نے عرض کیا ہے۔

گو میر نہیں سالک کہ حضور مدنی

دوت حاضر سے مگر متل اویں فرنی

مسم سعدی ہے راجاں سے ہری دنی

یاسدا اور کسی طرح ہو مصد بدنی

لے یہ زبان عالی جب ہوا حکم حضرت ابو موسیٰ سے استغریٰ اور ان کے رفقاء میں سے حضور اللہ کی خدمت میں وفد کی گئے  
تھے (اشعرا)

کے نور اور قلب میں مت طرح فرنی کیا گیا ہے۔ قلب ہر سے دل کو کہتے ہیں نوادر دل کے اندرونی جہت کو قلب دل کو کہتے ہیں

نوادر دل سے اندری عذاب کو۔ عذاب اگر مار یک ہر نصیحت ملاحظہ قبول کرنا ہے اس لئے ائمہ کے لئے رقی اور نادہرا

یعنی ہر ایک اور قلب کے لئے الین فرمایا گی یعنی نرم قلب اور نوادریں ہی رقت و لین کے متعلق صومدارم کے عجب عجیب قوت

ہیں اس کی کچھ حکمت ہم نے تبصرہ معنی تم اللہ علی اللہ ہم کی تبصرہ میں کی ہے معنی میں دالے نرم دل ملائم طبع دالے جو سے ہیں

ان میں حکام الہیہ قبول کرنے کا ادراہاد ہے اس سے معلوم ہوا کہ زمین کے طبقات کا اندر و گوں کی طبقات پر پڑتا ہے کسی قدر

کے لوگ مت نرم دل ہونے ہیں جیسے میسی اور کسی ملک کے لوگ مت سخت دل سے نجد۔

يُمَايَنَةُ وَالْفَخْرُ وَالْخَيْلُ فِي أَصْحَابِ الْإِبِلِ وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَهْلِ  
الْغَمِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ  
الْكُفْرَ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرَ وَالْخَيْلَ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْقَدَارَ فِي أَهْلِ الْقَدَارِ

یعنی ٹپے اور فخر و بجز اونٹ والوں میں ہے علماء و سکون و قار و بکری والوں میں ہے علماء و سلم و بکری والوں میں ہے  
انہیں سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کفر کا سرا مشرق کی طرف ہے علماء  
اور فخر سے رہنے والے اونٹ والوں میں اور خیر میں رہنے والے خیر والوں میں ہے

۱۔ یعنی مقابلہ مشرق نجدیوں کے بحرین کے لوگوں کا ایمان ان کا علم بہت پیارا ہے یہاں ہماز اور حضرت صحابہ کے معانی  
یہ فرمان نہیں ہے (از اشعہ) یعنی میں لوگوں کے دل ایمان عرفان صکت کی کان ہیں ان کے مقابل لوگوں کا ذکر آگے آسکا  
ہے الحمد للہ کہ اہل مسند کے حفاظ کے ام و ام سے استری ہیں جو میں ہیں انہیں کے متبعین اتنا عرو کہلاتے ہیں و دیگر اشعہ  
مرقات نے فرمایا کہ یہ فرمان مالی اس زمانہ کے میں لوگوں کے متبع ہے

۲۔ میں جو لوگ اونٹ گھوڑے پالتے۔ چرانے ان کی بکارت میں بہت متحول رہتے ہیں ان میں عموماً عرو و بکری پیدا ہو جاتا  
ہے کہ یہ طبیعتی ماں ہے نہ کا ایک اپنے کو بڑا ابر حیا کرتا ہے و مردوں کو ذلیل ۳۔ میں جو لوگ بکریاں پالتے ان کی تجارت  
کرتے ہیں وہ عموماً مقابلہ اونٹ والوں گھوڑے والوں کے دل کے نرم ہوتے ہیں ان میں بکری و مرد ہوتے ہیں اس سے معلوم  
ہو کہ جانوروں کی صحبت بھی، مثلاً پراثر کرتی ہے جب جانوروں کی صحبت ترک کرتی ہے تو کھانا و مردوں کی صحبت میں بھی عرو و بکری  
(مرقات اشعہ)

۴۔ مشرق سے مراد بانی ملک فارس سے یا سورہ سورہ کا شرقی علاقہ جہاں سے دھال نکلتے تھے یا اس سے مراد نجد کا علاقہ ہے کہ وہاں سے  
فرقہ دہا یہ پیدا ہوا۔ مرقات اشعہ) بکریوں سے، سلام کو بڑے نعمات پہنچے ان کے حملے اہل اسلام پر ہو گئے ۵۔ گھوڑے  
و اونٹ والوں کے معنی ابھی عرفی کئے گئے یہاں مرقات نے فرمایا کہ اکثر انسان جب گھوڑے پر سوار ہوتے ہیں تو ان میں کچھ فخر آ جاتا ہے  
و مرقات، غالباً یہاں نصائی لوگ مراد ہوں گے و گھوڑے اور اونٹ کی سواری صفت ہے و بفرقہ دہا ہے واحد و اہم ما استعظم من  
تقوۃ اللہ و عباد الخیر۔ ۶۔ و بکرتے ہیں بکری کی ان کو بہاں مراد ادنیٰ جیسے ہیں مدوی لوگ کتر سنگھوں میں ادنیٰ بکریوں میں رہتے  
ہیں اہل دیر سے مدوی مراد ہیں خدا مدعی شود بجائے و نہ میں مدوی اور بادیہ نشین لوگوں میں فخر و بکری زیادہ ہوتا ہے جو جیوں میں بکری  
میں رہتے ہیں جانور پرانے ہیں ان کے پیچھے سورہا تے ہیں ان تک علم کی مدنی بہت کم پہنچتی ہے اب بھی عرب کے  
ماویہ نشین بدویوں میں یہ دیکھا جا رہا ہے۔

وَالشَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَمِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ: وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَبِطُ الْفُلُوبِ الْيَحْقَرُ فِي الْمَشْرِقِ وَالْإِيمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَابِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمِينِنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَفِي نَجْدِنَا قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمِينِنَا

ردالمحتار بحکم دالوں میں سے ہے (مسلم بخاری) روایت ہے حضرت جابر سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دونوں کی سنتی اور علم مشرق میں ہے شام اور ایمان مجاز دالوں میں ہے مسلم۔ روایت ہے حضرت ابن عمر سے فرماتے ہیں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے الی ہم کو ہمارے شام میں برکت دے کہ الی ہمارے یمن میں برکت دے کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور ہمارے نجد میں کہ فرمایا الی ہم کو ہمارے شام میں برکت دے الی ہم کو ہمارے یمن میں برکت دے کہ

۱۔ اس لئے اکثر ایسا کرم سے بھرا ہوا چوال ہیں اس سے ملک۔ ن سبکے ہیں دو تہائی ہے کہ کسی عرب کا جو علاقہ مدیر سورہ سے جاب مشرق ہے۔ بعد وہاں کے لوگوں کے دل تک ہیں دو تہائی۔ کہ حجاز وہ علاقہ ہے جس میں مکہ معظمہ مدینہ منورہ طائف حیرہ وغیرہ واقع ہیں اس علاقہ کے خصوصاً مدیر سورہ کے قریب جنت کائنات ہیں۔

۲۔ یہی علاقہ ہمارے شام کے سسلاؤں کے دیو دنیا میں برکتیں عطا فرما شام کو جس پر اس لئے مقدم فرمایا کہ شام ہی میں قیامت قائم ہوگی وہ ہی سطحن سے متصل ہے اور سطحن میں یہ مقدس ماں وغیرہ واقع ہیں جہاں وہاں ہیں۔ ہتے ہیں بعض لوگوں سے کہ ہے کہ مدیر سورہ بھی شام ہی کا ایک شہر ہے۔ ہر حال شام میں اسی علاقہ ہے۔

۳۔ یمن حضرت ادریس فری کا وطن ہے وہاں کا زبان و لہجہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہے۔ بعض لوگوں نے فرمایا کہ مکہ معظمہ میں کا کہ شہر نے اس میں کا علاقہ ہے۔ اہل مدیر کے لئے اکثر ملے دہن سے آیا کرتے ہیں (درقات)

۴۔ اس طرح میں درج شدہ دعائے بھی صاحب۔ فقہ حنفی کے لئے بھی برکت کی دعا کریں۔

۵۔ مکہ معظمہ حضور کی ولادت گاہ ہے مدیر سورہ حضور کی دفن گاہ ہے۔ دونوں شہر میں اور شام سے خاص تعلق رکھتے ہیں اس لئے خاص طور پر یہ دونوں علاقوں کے لئے خصوصیت سے دعائیں فرمائی گئی ہیں (درقات)



لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بھی بتائیں کہ میری باریں کیا ہیں؟ کہ جس سے اللہ تعالیٰ نے میری تخلیق کی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے میری پرورش کی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے میری حیات کی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے میری موت کی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے میری قبر کی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے میری قبر کی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے میری قبر کی ہے؟

[illegible]

صاع میں اور ہمارے محدثین برکت دہلے (ترمذی) نے روایت ہے حضرت زید بن ثابت سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے شام کو غزہ فتح ہوئی جو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کس لیے فرمایا اس لیے کہ اللہ کے فرشتے  
 اس پر اپنے پر پہنائے جو اُسے ہیں تھے (احمد ترمذی) روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمر سے فرما  
 ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حضرت کی طرف سے ایک آگ بجھے گی شہ جو لوگوں کو جمع  
 کر دے گی ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو حضور کیا حکم دیتے ہیں فرمایا تم شام کو اختیار کرنا

۱۵ یعنی میں ہمارے لئے شمع جس برکت سے جلا رہا ہے کہ اس کا ایک شمع جو ناسخ اور وہ شمع قریب ساڑھے چار سیر کا ہوا ایک سیر سے کچھ زیادہ کا ہوا ہر حال اس سے مراد ہے وہاں کے زون میں برکت و ۱۵ ایک دوایت میں ہے کہ الہی کمر کے سے تیرے خیل کے دعا کا حبیہ کے لئے تیرے حبیب دعا کرتے ہیں کہ یہاں کے شمع معدوم کمر سے دو گنی برکتیں عطا فرما دے (مرقات) ممکن ہے کہ بابرک ما میں بھی اہل میر کے ناپ تو میں برکت مراد ہو ۱۵ جو کہ چامیس ابراہان پیشہ شام کے شہر دمشق میں رہی گئے اس لئے وہاں فرشتے عطا نصرت کے لئے مقرر ہیں معلوم ہوا کہ امتدادوں کی برکت سے ملک میں حصہ داناں رہتی ہے خیال مجھے کہ اس سے یہ لازم نہیں کہ شام میں کبھی کسی کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی ہاں دوسرے مقامات سے کم اور ہاں کھردگاہ کم ہوں گے جیسے ہر انسان کے ساتھ عطا حق فرشتے رہتے ہیں مگر پھر بھی انسان کو تکلیف پہنچ جاتی ہے کہ یہ تکلیف رب تعالیٰ کے حکم سے آتی ہے وہی وقت فرشتے عطا نصرت نہیں کرنے ۱۵ حضرت یونس کا ایک شہر شہر ہے وہاں کے ایک قیدی کا نام بھی حضرت ہے یہاں شہر حضرت مراد ہے غالباً یہ واقعہ قریب قیامت ہوگا ظاہر یہ ہی ہے کہ آگ سے زیادہ بھی محسوس آگ ہے اور اس آگ کا کلنا قیامت کی علامتوں میں سے ایک بڑی علامت ہے اور ہر سکتا ہے کہ آگ سے مراد فتنہ و فساد کی آگ ہو اور اس سے کوئی خاص فتنہ مراد ہو جو لوگوں کو ایسی بیٹھ میں سے لے یہ بھی قریب قیامت ہی ہوگا (مرقات احمد) ۱۵ اگر پہلی ترمیم آگ سے مراد محسوس آگ ہے تب مطلب یہ ہوگا کہ تم اس وقت تک شام چلے جانا کیونکہ وہ آگ سب لوگوں کو شام میں لے جاوے گی جہاں قیامت قائم ہوگی تم اسی فتنہ فوری سے وہاں نہ پہنچنا چاہئے یہی رسم سے پہنچ جانا اور اگر آگ سے مراد فتنہ و فساد کی آگ تھی تو اس فتنہ و فساد کا

الْبَرْمَذِيُّ : وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهَا سَكُونٌ هَجْرَةٌ بَعْدَ هَجْرَةٍ فَخِيَارُ النَّاسِ إِلَى مَهَاجَرِ بَرَاهِيمَ وَفِي رِوَايَةٍ فَخِيَارُ أَهْلِ الْأَرْضِ أَنْزَمَهُمْ مَهَاجَرِ بَرَاهِيمَ وَيَبْقَى فِي الْأَرْضِ شَرَارُ أَهْلِهَا تَلْفَظُهُمْ أَرْضُهُمْ تَقْدِرُ هُمْ نَفْسُ اللَّهِ تَحْشُرُهُمُ النَّاسُ مَعَ الْقَرْدَةِ وَالْخَنَازِيرِ يَرْتَبِثُ

ترجمہ: روایت ہے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ متعرب ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی نہ تو لوگوں میں بترود ہے جو حضرت ابراہیم کی ہجرت گاہ میں جاوے سے وہ ایک روایت میں ہے کہ زمین والوں میں بدترین وہ ہے جو جناب ابراہیم کی ہجرت گاہ کو لازم پکڑے سے اور زمین میں بدترین باشندے وہ جائیں گے کہ ان کی زمین انہیں پیچھے کی ان سے اللہ کی ذات ناراض ہوگی نہ انہیں آگ جمع کرے گی بندوں اور سمندوں کے ساتھ ہے

مطلب یہ ہوگا کہ تم ایسے موقع پر ملک شام کے علاقے قنداز کے سے اعلان اختیار کرنا کہ اس وقت وہ لوگ حق اور ایمان کی کسوٹی پر ہوں گے یا اس مظلوف و مظلوم میں رہنا کہ اس وقت شام کی حفاظت فرماتے کرتے ہوں گے (احمد)

اس میں اس حال میں ہجرت بعد ہجرت سے مراد بار بار ہجرتیں ہیں جیسا کہ اسلام میں آگے پیچھے ہجرتیں ہوتی ہیں یہی گی دیکھ لو آج بھی ہندوستان سے پاکستان کی طرف ہجرت کئی بار ہوئی ہے پہلی ہجرت سے مراد ہے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت جو شروع اسلام میں ہو چکی اور دوسری ہجرت سے مراد وہ آخری ہجرت جب مسلمانوں کو دنیا میں کہیں پناہ نہ ملے گی اور وہ ہر جگہ سے نکلنے اور وطن چھوڑنے پر مجبور ہوں گے دوسرا مثال تو یہ ہے جیسا کہ اگلے حصوں سے ظاہر ہے ۱۵۰ ابراہیم علیہ السلام کو کہ کے علاقہ میں پیدا ہوئے تھے تمام کوئی میں مگر وہاں رہ نہ سکے گھرانے بہت تنگ کیا تو عمر بھر رہتے ہوئے تمام میں مقیم ہوئے جہاں رہے کہ عسطن اور شام دونوں علاقے ملے ہوئے ہیں چنانچہ اب بیت المقدس سے دمشق موڑ کر ارد کے دربار صرف وہاں کی گھٹ کا راستہ ہے جو ان کے بارے میں حضرت کا اس نے عسطن اور شام کو ایک دوسرے پر بول دیا جانتے ہیں ابراہیم علیہ السلام عسطن میں اگر مقیم ہوئے تھے وہاں ہی آپ کی خبر شریف ہے میں الخلیل میں جو بیت المقدس سے تیس میل فاصلہ پر ہے ۱۵۰ کیونکہ تمام کا علاقہ اس وقت قتل و فسادوں سے محفوظ ہو چکا تھا کہ وہاں جہاں جہیم کے نقشہ سے ہے معنی ہجرت گاہ ایک وقت وہ بھی آئے گا جب مسلمانوں کو سوا مدینہ منورہ کے کہیں نہ ملے گی وہ دوسرا زمانہ ہوگا جس میں حدیث اس فرمان عالی کے خلاف نہیں کہ اسلام مدینہ کی طرف ایسا سمٹے آویگا جیسے سایہ اپنے سورج کی طرف

مَعَهُمْ إِذْ يَأْتُوا وَتَقِيلُ مَعَهُمْ إِذَا قَالُوا سِرًا وَأَهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَيْنُ ابْنِ حَوَالَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَصِيرُ الْأَمْرُ أَنْ تَكُونُوا  
جُنُودًا فَجَنَّدَهُ جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ  
ابْنُ حَوَالَةَ خَرَفَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالشَّامِ  
فَإِنَّهَا خَيْرٌ لَكَ مِنَ أَرْضِهِ يَجْتَبِي إِلَيْهَا خَيْرُ شَيْءٍ مِنْ عِبَادَةٍ فَأَمَّا

ان کے ساتھ سات گزاسے گل جہاں عمارت گذاریں اور تیلور کرے گل جب وہ تیلور کریں ملے (ابو داؤد) روایت  
جہاں جہاں سے ملے تو تے ہم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ معاد اس حد تک ہو جاوے گا کہ تم لوگ تفرق  
لکھو ہوا جگہ کے کوئی لکھ شام میں اور کوئی لکھ یمن میں اور کوئی لکھ عراق میں ہو گا تھ ابن حوالہ نے کہا یا رسول اللہ  
میرے لیے کوئی جگہ اختیار فرمائیے اگر میں یہ وقت پاؤں تھ تو فرمایا کہ تم شام کو اختیار کرنا کیونکہ وہ  
اللہ کی زمین میں بہترین زمین ہے تھ کچھ آئیں گے اس کی طرف تھ اس کے بہترین بندے تھ لیکن

تھ قدر کے عقل منی پیدری بھی ہوتے ہیں اور فقرت اور گھس کر، کئی ماں دووں مسمی مرد نہیں ہو سکتے کہ خیر تھانے ان سے  
ہا کہ ہے بعد قدر معنی، رومی ہے بھی دبا محرم و کفار و مستر کہیں، میں گئے ہیں سے لوگ بھی لغت کریں، اور اللہ تعالیٰ  
بھی، رومی ہو مسلمانوں کو، میں رہنا خشک ہیں ہوگا ۵۵ بدوں سے مراد کفار کے چمکے ہیں اور سوردوں سے مراد ہیں بڑے  
کفار یاں سے مراد یہ جاو رہی ہوں پہلے مسمی کو شمار میں سے رجب دی سے، ۵۵ اس کی شراب اب ملا، اب قہ مت  
میں گزر چکے ۵۵ ان تو رحمانی ہیں اسدی ہیں شام میں سے دہ، حاجی، سداں ہوا شہر و بیسی کی ہیں دعات ہوتی، راجح الامور،  
اشہد ۵۵ بھی ایک وقت ایسا آوے گا جبکہ مسلمان مصر میں ہوں گے، اگر حیر  
حضرت حوام کو یہ خبر تھی کہ یہ واقعہ قریب قیامت ہوگا، اس وقت میں حیات، ہوں گا مگر بھریہ سوال فرمایا تاکہ اس کا  
جواب لوگ سن میں اور اس وقت ہر مسلمان ہوں وہ اس پر عمل کریں ۵۵ اور میں اللہ سے مراد ہیں کے وہ عدا تے ہیں جس میں  
اس وقت لوگ پھیل جائیں گے بھی اسی وقت تمام زمین سے سار بہتر زمین بڑی ہو گی اور اسی پر یہ افرا میں نہیں کہ بہتر زمین تو مکہ مسلمہ ہے اور  
میرے مورد اللہ بیت اللہ ہے، میرے مراد ہے اس کی جگہ میں اس وقت اس کی مگر شام ہوگی ۵۵ بھی اسی وقت اللہ کے مقبول بندے  
شام میں جمع ہو جائیں گے دوسرے ملاؤں میں ایسے مبارک اصناف، ہوں گے مسلم ہوں کہ حمان اللہ کے مقبول بندوں کا اجتماع ہو  
وہ مکہ سترن جگہ ہوتی ہے مقبولوں کے قرب سے رومی بھی انہی طرف ہوتی ہے۔

إِنَّ آيَتَكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِعَيْنِكُمْ وَأَسْقُوا مِنْ عَذْرِكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ تَوَكَّلْ لِي  
بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ سَأَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ ۚ الْفَصْلُ الثَّالِثُ - عَنْ شُرَيْحِ  
ابْنِ عُبَيْدٍ قَالَ ذَكَرَ أَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيٍّ وَقِيلَ لَهُمُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ  
قَالَ لَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْإِبْدَالُ يَكُونُونَ بِالشَّامِ

اگر تم ذکر سو تو اپنے عین کو اختیار کرنا اور تالابوں سے پانی پینا ہے کیونکہ اللہ عزوجل نے میرے لیے شام  
اور شام والوں کی صفات دیکھنے کے واسطے ارسل فرمایا میری فصل طبع ہے حضرت شریح ابن عبید سے  
فرماتے ہیں کہ حضرت علیؑ کے پاس شام والوں کا ذکر ہو اور عرض کیا گیا اسے امیر المؤمنین ان پر لعنت  
یکہئے کہ فرمایا نہیں بعد میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ ابدال شام میں ہوں گے تھے

۱۔ بعد صبح ہے عصر کی جیسی تالاب میں بہنے کے ، دونوں سے ترکیبی بنی بنا اور اسے حاور دل کہ کہ پال پلانا کہ وہاں کا پانی بھی  
برکت والا ہوگا یہ مطلب ہے کہ کوئی کسی کو دیوں کے باران کے پانی سے مرد کے اس پر سب کا حق ہوگا اس سے معلوم ہوا اگر اس  
کے مقبول بدوں کے قریب کا پانی بھی برکت والا ہوگا اسے حضرت عمرؓ نے اسلام کے قریب دنا پانی آب حیات ہے جہاں بھی  
پہنچیں زندہ ہو گئی کسی رب مرنا ہے قاتلہ سبیلہ و غیرہ ۔

۲۔ جیسا کہ صبح کی ہے عصر سے بعد فرمایا گیا ہے کہ اس زمانہ میں ہم شام والوں کو محمود رکھیں گے ان کی جان کو بھی ان کے ایمان  
کو بھی اس علامہ کو اس وقت کفار کے شر سے بچانے کا سہلہ آب حیات میں جس کے ترسے بار کے عالم میں صحری ہیں ۔

۳۔ عراق میں کوہ حضرت علیؑ کا دارالعلوم تھا اور تہام میں دمشق حضرت امیر معاویہؓ کا دارالخلافت تھا اس زمانہ میں ان دونوں  
میں سخت اختلاف تھا حضرت علیؑ کے حاضر مشیروں میں سے جس سے حضرت علیؑ سے عزت کیا کہ امیر معاویہؓ اور ان کے ساتھیوں  
پر لعنت فرمائی یہ زمانہ میں جنگ کے زمانہ میں دونوں قریبی ایک دوسرے پر لعنت کرتے تھے اس دوران کے مطابق یہ عرض کیا  
گیا کہ یہیں سام اور شام والوں پر لعنت کرنا جائز نہیں ہاں پر یہ لعنت ہیں کروں گا کہ ترکیبی کا نام ہے کہ یہ اجماعی لعنت کسی  
دفعہ کے ساتھ حیاں رہے کہ ہم نے لعنت کرنا صرف کفر کے لئے ہے اور میرے کاہر پر بھی امام نے لعنت جب  
درست حکم اس کا کھر پر ہوا یہیں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے لعنت کرنا گنہگار مسلمان پر بھی جائز ہے جیسے حضورؐ پر اللہ  
کی لعنت ہے شام اور ابدال شام کی اس حدیث کی کہ دفعہ کے ساتھ جی ان پر لعنت جائز رکھی گئی ہے امیر معاویہؓ اور ان کے لشکر والے  
لعنت کے مستحق ہیں اگر وہ دفعہ کے مستحق ہوئے اور میں یہ دعویٰ شام میں مسلمان ہیں میں ہر رکعت اور دو شام دے رہے ہوں گے ۔

وَهُمْ أَرْبَعُونَ رَجُلًا كَمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبَدَكَ اللَّهُ مَكَانَهُ رَجُلًا يُسْقَى  
بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْصَرُّ بِهِمْ عَلَى الْأَعْدَاءِ وَيُصْرَفُ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ بِهِمْ  
الْعَذَابُ وَعَنْ تَرْجُلٍ مِنَ الصَّعَابَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ يُسْتَفْتَحُ الشَّامُ فَإِذَا اخْتَرْتُمُ الْمَنَازِلَ فِيهِمَا فَعَلَيْكُمْ مِمَّا بَيْنَهُمَا

وہ معجزات چالیس مردوں میں ایک نفات پاتا ہے تو افسوس کہ جگہ دوسرے جنس کو بدل دیتا ہے  
ان کی برکت سے بارشیں برتن ہیں ان کے دربار دشمنوں پر فتح حاصل ہوتی ہے لہٰذا ان کی برکت سے شام  
والوں سے عذاب دفع ہوتا ہے نہ طاعت ہے ایک مہاجر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
من قریب شام فتح ہو گا تاکہ تو جہنم اس میں کوئی منزل کا اختیار دیتے جاؤ تو اس سے گھر کو

۱۔ اولیاد اشرار قسم کے ہیں تشریف دلی اور کبریٰ دلی تشریف دلی یعنی اشرار سے قریب رکھے دالے اور لیا حضور کی امت میں  
ہے شمار ہیں جہاں چالیس صالح مسلمان ہیں وہاں ایک دروز ضرور ہوتے ہیں مگر کبریٰ دلی اور دنیا کے انتقام کرتے ہیں جہاں کے سیاہ  
و سید کے ایک ہوتے ہیں ان کی نہیں ہیں ہر قسم کی تعداد جو گناہ ہے ہر چہرہ امت رسول میں تین تینوں حضرت آدم کے قلب  
پر چالیس دلی مگر صلیہ السلام کے قلب پر سات دلی حضرت ابراہیم کے قلب پر پانچ دلی حضرت جبریل پر دس تین دلی حضرت یحییٰ  
کے قلب پر ایک دلی حضرت اسماعیل کے قلب پر چھ دلی ایک فوت ہو جاتا ہے تو ان تین میں سے ایک اس کی جگہ نکال دیا جاتا ہے اور پانچ  
میں سے ایک ان میں اور سات میں سے ایک ان پانچ میں اور چالیس میں سے ایک ان سات میں اور تین سو میں سے ایک ان چالیس  
اور کسی صالح مسلمان کو تین سو میں شامل کر کے یہ تعداد پوری کر دی جاتی ہے مگر یہ مکرر تعداد پوری دیتی ہے چالیس ابراہان  
کا بیان دکر ہے۔ ایک قطب اور سات ابراہان پانچ ابراہان و امیر و دال یہ جی میں بیان ہے کہ ان اولیاد میں کسی کی قطب محمد رسول اللہ پر نہیں  
ہوتا کیونکہ قطب مصطفیٰ ایسا ہے کہ عالم اس عالم اسکا عالم اسکا کسی مگر ان کی مثل ہو سکتا ہے کسی دلی کا قطب حضور جیسا نہیں ہو سکتا  
حضور کے برابر پاک میں قطب حضرت اویس قرنی کے جی صام حوری کر کہا جاتا ہے مگر اہل علم و زہد ان سے صریح فرماتے ہیں کہ تو شخص یا جو اسلامی نور میں  
ابراہان کو اپنی پشت کی طرف لے کر کھارے مافوق یا ان پر چڑھے ان شاد اشرار کا بیان ہو گا ان کی تین تاریخ واریہ کی کتاب الوصایف میں ملاحظہ کرو  
سے اس فرمان عالی سے معلوم ہو گا کہ اولیاد اشرار کا سید برحق سے اشرار جنوں کے صدمے مردوں کی مشکلیں حل کر دیتا ہے اور  
ن سے مصیبتیں مٹا دیتا ہے بیان ہے کہ جہاں چالیس دلیوں کا بیان ذکر ہے انہیں ابراہان کہتے ہیں کیونکہ ان کے مقامات  
ان کی جگہ دلتی رہتی ہے کبھی مشرق میں کبھی مغرب میں کبھی جنوب میں کبھی شمال میں مگر ان کا ہیڈ گوارڈ شام ہے۔

يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ فَإِنَّهَا مَعْقِلُ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْمَلَاحِمِ وَفُسْطَاطُهَا فِيهَا أَرْضٌ  
يُقَالُ لَهَا الْغُوطَةُ وَأَهْمَا أَحْمَدُ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِلَافَةُ بِالْمَدِينَةِ وَالْمَلِكُ بِالشَّامِ : وَعَنْ عُمَرَ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عُمُودًا مِنْ نُورٍ خَاجٍ مِنْ تَحْتِ  
رَأْسِي سَاطِعًا حَتَّى اسْتَقَرَّ بِالشَّامِ وَأَهْمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ : وَعَنْ أَبِي  
إِنِّي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْحَكَمَةِ

اعتبار رکنا چھوٹن کما جاتا ہے لہ کر وہ جگہ سلطانوں کی پناہ ہے لڑائیوں سے مسلمان کا خیمہ تھ اس میں  
وہ زمین ہے جسے غوطہ کہا جاتا ہے کہ وہ دونوں حدیثیں احمد نے نہایت کہیں : روایت ہے حضرت  
ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلافت مدینہ میں ہے اور سلطنت شام  
میں ہے : روایت ہے حضرت عمر سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے ایک  
فد کا ستون دیکھا جو میرے سر کے نیچے سے چمکتا ہوا نکلا حتی کہ شام میں ٹھہر گیا تھ وہ بیت  
دائیں المیزۃ : روایت ہے حضرت ابو طلحہ سے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑی جگہ کے مکان کا نون کی پناہ گاہ غوطہ

تھے چنانچہ خلافت صدیقی میں شام فتح ہونے کی ابتدا ہوئی اور خلافت فاطمی میں وہ مکمل فتح ہوا حضور کی یہ پیش گوئی بالکل  
درست ہوئی لہٰذا جسی اگر تم اس زمانہ میں کسی وجہ سے حجاز کا علاقہ چھوڑو دوسرے کسی علاقہ میں رہائش اختیار کرو تو  
شام کی رہائش اختیار کرنا خصوصاً اس کے شہر دمشق کی سہ یعنی شام خصوصاً دمشق کا علاقہ مسلمانوں کی پناہ گاہ ہوگا فسطاط  
بڑے شہر کو بھی کہتے ہیں اور غمہ کو بھی یہاں دونوں معنی درست ہیں سکہ غوطہ دمشق کا قاضی علاقہ ہے جہاں ہا خلافت کیست بیفہ  
کثرت سے ہیں یہ مسلمانوں کا مرکز بنے گا۔ فقیر نے وہ جگہ دیکھی ہے۔ سکہ یعنی خلافت راشدہ کا دار الخلافہ مدینہ منورہ میں ہوگا۔  
یہ حکم اکثر یہ ہے کہ نہیں کیونکہ حضرت علی نے اپنا دار الخلافہ کوفہ کو مقرر فرمایا۔ اور اسلام کی سلطنت کا دار الخلافہ شام میں ہے  
چنانچہ امیر معاویہ کا دار الخلافہ دمشق رہا اس سے دو مسئلہ معلوم ہوتے ہیں ایک یہ کہ امیر معاویہ اسلام کے سلطان برحق ہیں  
کہ نبی کریم نے اس کی پیش گوئی فرمائی دوسرے یہ کہ امیر معاویہ ہام میں سے صلح فرماتے کے بعد بھی سلطان ہی رہے خلیفہ نہیں  
ہونے خلافت تو امام حسن پر ختم ہو چکی کہ حضور نے اسے ملک فرمایا تھ ظاہر یہ ہوا کہ فاطمی مسلمانوں سے خلافت عبوریہ امامت  
مصلو قی کی طرف اشارہ ہے کہ مدینہ منورہ میں خلافت قائم ہوئی پھر سلطنت بنی کر دمشق میں ٹھہری :-



بِالْعُوطَةِ إِلَى جَانِبِ مَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ  
 رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَيَأْتِي مَلِكٌ مِنْ  
 مُلُوكِ الْعَجَمِ فَيُظْهِرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا إِلَّا دِمَشْقَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِأَبِ  
 ثَوَابِ هَذِهِ الْأُمَّةِ - الْفَصْلُ الْأَوَّلُ - عَنِ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِي أَجَلٍ مِنْ خَلَائِنِ الْأُمَمِ مَا بَيْنَ

جو اس شہر کے کنارے میں ہے جسے دمشق کہا جاتا ہے یہ شام کے بہترین شہروں میں سے ہے  
 (ابو داؤد) روایت ہے حضرت عبدالرحمن بن سلیمان سے فرماتے ہیں کہ مکی بادشاہوں میں سے  
 ایک بادشاہ ملک سے شہر کو پر غالب آباد سے گارہ سوار دمشق کے لئے (ابو داؤد) اس امت  
 کے ثواب کا بیان ہے پہلی نسل روایت ہے حضرت ابن عمر سے وہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ گذشتہ امتوں کی عمروں کے تقابلاً میں تمہاری عمر ہے جو عمر کی نماند  
 ہے یعنی قیامت کے قریب جو بڑی بڑی جگہیں ہوگی ان میں مسلمانوں کو دمشق میں پناہ ملے گی وہ جگہ ان کی پناہ گاہ ہو  
 گی۔ شام ایک ملک ہے جس میں بہت شہر ہیں مصر۔ دمشق و غیرہ دمشق ان سب میں افضل شہر ہے سیکہ یہ کوئی  
 عالم یا کافر بادشاہ ہوگا جو جہاز ہر جگہ قبضہ کرے گا مگر دمشق پر قبضہ نہ کرے گا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تو یہ شان ہے کہ ہاں  
 رہاں بھی پہنچے گا اس وقت فرشتے اس جگہ کی حفاظت کریں گے خیل و کدشت میں مہمہ حاضر بادشاہ و حکمران کے گایہ حبیب نہیں کہ وہاں کسی کی اطلاع  
 بادشاہ ہوگا۔ نیز یہاں وہاں سے مردمان شاہ کے ساتھ شہر میں سیکہ جیسے حرم اللہ میں سیکہ تا سیکہ کے شہر میں جیسے ہی حضور کی امت مائی امتوں کی عزت ہے  
 سب فرما رہے۔ کتہم خبر لود۔ وجہ امتی کہ یہاں رسولوں نے تمنا کی کہ ہم حضور کی امت ہو۔ تمہ (راشد) اس امت کے بہت  
 سے فرتے ہو گئے یہاں جو فعال یہاں ہو گئے ناجی فرتے کے فتنائی میں تاری فرقوں کے یہ فتنائی نہیں حضور فرماتے میں کہ میری  
 امت کے بہتر فرتے ہو گئے ایک نامی ہے مائی تاری راہد فرقات۔ نجات دے گاں فرتے کی علامت یہ ہے کہ اس میں اولیاء اللہ  
 ہو گئے ہیں گے رب فرمانا ہے و کونہ العظائم اور فرمانا ہے و حلال۔ بن امتیہم معلوم ہوا کہ ایسے فرتے میں رہنا چاہیئے  
 جس میں سادقیں یعنی اولیاء اللہ ہوں جس شلخ میں سنو چل پھول ہوں اس کو جہز کا فیصل مل رہا ہوتا ہے جو سات ہونہیزوں سے  
 خالی ہو اس کا تعلق جہز سے ٹوٹ چلا ہوتا ہے۔ وہ آگ میں جلانے کے قابل ہوتی ہے سو اوہل سنت کے  
 کسی فرقے میں اولیاء اللہ نہیں۔

صَلَاةَ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ إِنَّمَا مِثْلُكُمْ وَمِثْلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى  
كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَلًا فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيَرَاظٍ  
فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيَرَاظٍ قِيَرَاظٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي  
مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيَرَاظٍ قِيَرَاظٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارَى  
مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيَرَاظٍ قِيَرَاظٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي  
مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيَرَاظَيْنِ قِيَرَاظَيْنِ إِلَّا فَانْتُمُ  
الَّذِينَ يَعْمَلُونَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ لَكُمْ إِلَّا جَدُّ  
مَرَّتَيْنِ فَقَضَيْتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا

کے درمیان سے سورج ڈوبنے کے درمیان ہے لہٰذا یہودی اور نصاریٰ کی مثال یوں شخص کی سی ہے جو کچھ مزدور دن سے کام کرتے ہیں تو کہے کہ کون شخص ہے جو میرا کام کرے ایک ایک قیراظ پر تو یہودی نے دو پہر تک ایک ایک قیراظ پر کام کیا پھر ایک نے کہا کہ کون شخص ہے جو دو پہر سے عصر کی نماز تک میرا کام کرے گا ایک ایک قیراظ پر رکھ تو نصاریٰ نے دو پہر سے عصر کی نماز تک ایک ایک قیراظ پر کام کیا۔ پھر اس نے کہا کہ کون میرا کام کرے گا نماز عصر سے سورج ڈوبنے تک دو دو قیراظ پر آگاہ رہو کہ تم ہی دو جو عصر کی نماز سے سورج ڈوبنے تک کام کرتے ہو تمہاری مزدوری دو گنی ہے لہٰذا تو یہودی نصاریٰ غصہ ہو کر کہے کہ کام میں ہم زیادہ ہیں اور

سورج اہل یعنی عرب ہے نہ کہ یعنی موت رب فرماتا ہے واجب سو عید اور تیرت کر سید جاہلہم میں اہل یعنی موت ہے وہ یہاں مراد نہیں۔ یعنی پچھلی امتوں کے خلاف سے اسے تیری امت و اولاد تبار کی عمریں بہت کم ہیں لہٰذا تمہارے کام بھی مختصر ہی ہونگے لہٰذا یہودی اور نصاریٰ بہت زیادہ ہے ثواب قیروم اور عیسائیوں کے اہل اگرچہ یہودی سے کم ہیں مگر ثواب ان کا نصیب یہودی کی برابر یہودی کے احکام شریعہ بہت سخت تھے عیسائیوں کے رسم ہندویشیہ بہت سوزوں سے لے لہٰذا اس تشبیہ سے اشارہ معلوم ہو رہا ہے کہ عصر کا وقت درشل سایہ سے شروع ہوئے کہ وہ ظہر کے وقت سے کم ہے اگر ایک شعل پر شمع ہو جائے تو

وَأَقَلُّ عَطَاءٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِيمَلْ ظَمْسُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ  
 اللَّهُ تَعَالَى فَإِنَّهُ فَضَّلِي أُعْطِيَهُ مَنْ شِئْتُ مَرَاةَ الْبُخَارِيِّ وَعَنْ أَبِي  
 هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَشْرَى أُمَّتِي لِي حَبِيبًا  
 نَاسٌ يَكُونُ بَعْدِي يَوَدُّ أَحَدَهُمْ لَوْ رَأَى بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ۔

میں نے کہا میں نے اللہ تعالیٰ سے فرمایا کہ کیا میں نے تمہارے حق میں سے کچھ کم کیا وہ بولے نہیں اللہ تعالیٰ نے  
 فرمایا کہ یہ میرا فضل ہے جسے چاہوں میں دے دوں گا۔ روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں جو شخص سے بہت محبت کرے خدا سے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد  
 ہوں گے۔ یہ ان میں سے ہر ایک تنہا کر مجاہدہ اپنے گھریباں کے عوض بچے دیکھ لیتا

کے وقت کے برابر بلکہ زیادہ بھی جو جلیا کرتا اہل ہدایت حدیث امام غفرلہ کی قوی دلیل ہے۔ سلبہ دیگر شمسوں یہودی نے ایک  
 ہزار بیسٹھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ہیں سو اکیس سال مسلمانوں سے کہا گیا کہ ایک اللہ تقدیر میں ان شہر تہمد سے بیسے ایک شب  
 تقدیر ایک ہزار ماہ سے بہتر ہے کہ تم صرف اس بات میں مدد کرو تو تم کو اس شمسوں اسرائیلی سے زیادہ ثواب ملے گا تو  
 ظاہر ہے کہ ان قوموں کو شکایت ہوگی کہ مسلمانوں پر اس رحم و کرم کی وجہ کیا ہے یہاں سب کہ یہ متقابلہ اصل یہودیوں مسلمانوں  
 سے ہے جو اس زمانہ میں تھے جبکہ ان کا دین منسوخ نہیں ہوا تھا۔ انہیں کہہ ان کا دین منسوخ ہو چکا تو انہیں کس عمل کا کوئی  
 ثواب نہیں کیونکہ ثواب کے بیسے ایسا شرط ہے کہ کوئی شان پانی سے سرسبز نہیں رہ سکتی بلکہ یعنی فضل علی کے خلاف  
 نہیں تم سے جو وعدہ کیا گیا تھا وہ پورا پورا تم کو دیا گیا۔ خیال رہے کہ یہ تشبیہ صرف زیادتی میں رہے وعدہ مسلمانوں کا ثواب ان  
 قوموں سے دوگنا نہیں بلکہ سات سوگنا اس سے یہ بات تک ہے پھر اسلامی احکام ان کے احکام سے بہت نرم ان پر جو جہانی  
 مال زکوٰۃ ہم پر چالیسویں حصہ تھا کہ بے ترک دنیا ثواب ہمارے بیسے رمضان کے آخری عشرہ کے احکام میں پوری زندگی کو  
 دنیا کا ثواب جیسے کہ ہے انکو ہم سے کوئی نسبت ہی نہیں معلوم ہوا کہ نسبت بڑی بہادر دکھاتی ہے مسلمانوں کی یہ عظمتیں  
 صرف حضور کی نسبت سے ہیں کہ اس فرمان عالی میں بتایا است ہم جیسے دور مجبور مسلمانوں کی عزت افزائی ہے اس فرمان  
 پاک کا مقصد یہ نہیں ہے کہ بعد کے لوگ حضرات صحابہ سے افضل ہوں گے۔ بلکہ مقصد یہ ہے کہ ان کی پیروی دیکھے مجھ  
 سے جنت بہت ہی زیادہ قابل تہد ہوگی نوعیت محبت میں فضیلت اور چیز ہے کیفیت میں اخلاصیت کچھ اور تمام امت  
 بلکہ ایک ممال کے گرد قدم کو نہیں پہنچ سکتی وہ حضرات اسلام صف اول کے مقتدی ہیں جو امام المسلمین کو دیکھتے حضور  
 کی سنتیں میں بعد کے لوگ کچھل صفوں کے میں جو امام کی حرکات و کلام ان حضرات کے ذریعہ جانتے مانتے ہیں۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ مَتَّفِقُونَ عَلَيْهِ ذُكِرَ حَدِيثُ أَنَسٍ أَنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ فِي كِتَابِ الْقَصَاصِ - الْفَصْلُ الثَّانِي - عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْمَطَرِ

لہ وسلم بھرایت ہے حضرت معاویہ سے فرماتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میری امت میں ایک جماعت اللہ کے حکم پر قائم رہے گی۔ انیس وہ نقصان نہ دیں گے جو انیس نہ دھوکا دیں گے نہ وہ جو ان کی مخالفت کریں حتیٰ کہ اللہ کا حکم آدسے گا تلک ملائکہ وہ اس حال پر ہونگے کہ وسلم بھرا سکے۔ اور حضرت انس کی حدیث بیان میں ہوا اللہ قصاص کے بیان میں ذکر کر دی گئی ہے دوسری فصل روایت ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امت کی مثل اس بارش

سے اب میں یہ عرض کی یعنی تمنا کرتی تھی کہ ہمدی جان مال اولاد سب کچھ خدا پر ہمارے مگر ایک نذرہ ہلال جہاں آلا کا تیرہ ہو جاوے آج عزیزہ منورہ کی گلیں دیکھنے کے بیٹے کیسے کیسے جن کر تہ میں مگر بعض کو میر نہیں ہوتی سیکہ گذشتہ تھیں اپنے نبی کے کچھ عرصہ بعد ساری کی ساری گمراہ ہو جاتی تھیں یہ حضور انور کی خصوصیت سے کہ تاقیامت آپ کی امت ساری گمراہ نہیں ہوگی۔ بلکہ ایک فرقہ حق پر مزبور رہیگا۔ اور اس حق واسے فرقہ میں حق کو علاء و مشدّد پیدا ہوتے رہیں گے سیکہ یعنی کوئی ریشاوی طاقت والا انھیں اپنی طاقت سے نقصان نہیں پہنچا سکے گا اگر ساری قوم بھی مخالف ہو جائے تو ان کو کچھ نہ بگاڑ سکے گی۔ ان کے بدلے استقلال میں جنبش نہ آئے گی۔ ان کا جتن ناکام نہ ہوگا۔ دیکھ تو حضرت حسین کے مقابل سید زید کی طاقت و طاقت آگئی مگر ان کا کچھ نہ بگاڑ سکی شہادت اللہ کا ایف حدیث ہے ناکامی کچھ اور لہذا حدیث میں ہے بعض محدثین فقہاء و علماء اولیاء اللہ شہید ہو گئے مگر اپنا کام کرتے رہے حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ کوئی انھیں تکلیف یا نقصان نہ پہنچا سکے گا مطلب وہی ہے جو عرض کیا گیا اور اللہ سے مراد قیامت ہے قیامت سے مراد قرب قیامت ہے جب تک کہ اسلام موجود ہے لہذا حدیث اس فرقہ عالی کے خلاف نہیں کہ قیامت جب آئے گی تو اس وقت دنیا میں کوئی اللہ اللہ کہے والا نہ ہوگا سیکہ اس گروہ سے مراد علماء و محدثین فقہاء و غازیاء اسلام اور استقلال واسے مؤمنین سب ہی میں ہے یعنی صحابہ میں و حدیث اس جگہ تھی ہم نے مناسبت کے لحاظ سے و بل بیان کر دی ہے یعنی اللہ کے بعض بندے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ پر قسم

لَا يَذْرَى أَوَّلُهُ خَيْرًا مَّا خِرَّةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۚ الْفَصْلُ الثَّالِثُ  
عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِبْشِرُوا وَأَبْشِرُوا إِنَّمَا مَثَلُ أُمِّي مَثَلُ الْقَيْثِ لَا يَذْرَى إِخْرُهُ خَيْرٌ  
أَمَّا أَوَّلُهُ أَوْ كَحْدِ يَقَّةٍ أَطْعَمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًّا ثُمَّ أَطْعَمَ مِنْهَا فَوْجٌ

کی کہ ہے کہ خبر نہیں کہ اگل خیر ہے یا پچھل سے (ترمذی، تیسری فصل) ہوا یہ ہے حضرت جعفر  
سے وہ اپنے والد سے روای وہ اپنے دادا سے سے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے خوش ہو جاؤ خوشی سناؤ کہ میری امت کی مثال بارش کی ہے نہیں کہ جتنا کہ اس کی پچھلی اچھی  
ہے یا نہ اچھی تھ یا اس بات کی کہ ہے جس میں سے ایک سال ایک فوج نے کھایا پھر ایک سال  
کھائیں اور وہ ان کی قسم پوری فرمادے۔

سلسلہ میں جیسے موقع پر سے دلی بارشوں کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکا کہ فلاں بارش مفید تھی باقی سب کا بلکہ ساری بارشیں فائدہ مند  
ہوتی ہیں کہ ان بارش سے کھیتوں کی نشوونما ہوتی ہے آخری بارشوں سے دوسرے دیر کا کھانا، اسی طرح میری ساری امت میں خیر ہے  
حضرات۔ یہ میں بھی اور ان کے بعد تا قیامت مسلمانوں میں بھی کہ یہ سب قوموں کی مختلف نعمت، انجام دیتے رہیں گے  
یہ مطلب یہ کہ تصور کو علم نہیں کہ صوبہ افضل میں یا بدر کے لوگ جو پانچ یا دہائیوں سے آج تک مختلف شعبوں میں دینی دنیا  
انجام دے رہے ہیں حضرت صوبہ افضل میں غیر انہوں قری کر کوئی مومن سبکدوش رہا نہ تھا۔ (شعبہ) یہ فرمان مانی ایسا ہے جیسے لوگ  
کہتے ہیں کہ وہ قوم فسطی ہوئے فسطی کی طرح ہے خبر نہیں کہ اس کے کھانے کھانے ہیں ایک شاعر کہتا ہے۔ شعر

إِنَّ الْغِيَاثَ مِنَ الْقَبَائِلِ دَائِدٌ وَجَوْ حَيْفَةً كَالْهَمِّ اغْيَاثُ !

خلافت یہ ہے کہ میری امت کے لئے پچھلے ایک دوسرے سے گئے ہونے میں فیروہ حوری پر وابستہ ہیں کوئی خوبی سے خالی  
نہیں تھے اس زمانہ عالی میں جدہ کی ضمیر حضرت امام جعفر صادق کی طرف ہے امام جعفر صادق رحمہ اللہ کے بیٹے ہیں اور امام باقر کے  
والد امام زین العابدین۔ ان کے والد امام حسین ابن علی ابن ابی طالب ہیں اس واسطے کہ محمد بن سلسلہ الزبیب کہتے ہیں یعنی  
سونے کی زنجیر۔ (مرقاۃ)۔

۳۔ جتنی سادہ اور خبر ہے۔ ایک شاعر کہتا ہے۔ شعر

قَتْلُهُ يَوْمَ أَعْلَى وَتَحْمِلُهُ  
أَبُو عَدَسٍ عَمْرِيَوْمَ نَاسِهِ  
مَدَامَنْ نَدَى يَوْمِيهِ أَفْضَلُ  
وَسَامِعُهُمَا أَلَا عَمْرِيَوْمَ جَهْلُ

عَامًّا لَعَلَّ اخْرُجَ فَوْجًا أَنْ يَكُونَ أَعْرَضَهَا عَرْضًا وَأَعَمَّقَهَا عَمَقًا وَاحْتَمَلَهَا  
حُسْنًا كَيْفَ تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا وَأَوْلِيَّهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسَطُهَا وَالْمَسِيحُ اخْرُجَ  
وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ فَيَجِبُ اعْوَجُّ لَيْسُوا مِنِّي وَلَا أَنَا مِنْهُمْ - رَوَاهُ النَّبِيُّ  
وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي الْخَلْقُ أَحَبُّ إِلَيْكُمْ أَيْمَانًا قَالُوا الْمَدَائِكُ قَالَ وَمَالَهُمْ

دوسری فوج نے کھایا شاید کہ آخری فوج پر زنی میں زیادہ چوٹی چلا کر ملی میں زیادہ گزین اور حسن میں زیادہ  
اچھی ہو کہ وہ اس کیسے وقت ہو سکتی ہے جس ۱۰ اہل میں میں ہوں اس کے درمیان ہمدی ہمدی اور آخر میں ہوں  
تہ لیکن اس کے درمیان نیز میں فوج سے زیادہ مجھ سے میں میں ان سے ملے انہوں نے ۱۰ ہوا ہے  
حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ وہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایک مخلوق میں کون زیادہ پیار سے بیان ملا ہے وہ عرض کیا فرماتے فرمایا

سکھ میں باغ کے بھل میں بہا ہے جس کھار اہل ذہن وہی جو کھ میرے اسلام و احکام کے پھل تاقیامت جب بھی کھار اہل ذہن  
درست وہی ہوگی نیز ہر زمانہ میں علیہ ۱۰ اہل ۱۰ جمہور ۱۰ شہداء ہوتے رہیں گے یہ قرآن اور ہماری ذات کریمہ یہ نعمتیں  
تاقیامت تقسیم کرتے رہیں گے اور دنیا اس سے نیوس پاؤں رہے گی۔ سنہ بھی ممکن ہے کہ ایک باغ سے اسی فوج کے متعلق  
ہوں آخری فوج زیادہ ہونے اور اس باغ کے پھلوں سے مختلف قسم کے ہیں۔ شربت۔ عرق وغیرہ تیار کر کے اور لوگوں کو  
مختلف طریقوں سے استعمال کرنے اسی فوج ہو سکتا ہے کہ میری امت کے آخری لوگ اس قرآن کی کہ انہوں میں بیان جائیو  
اس سے طریق طرح کے رہیں تیار کریں۔ وہ لوگ کہ علم حدیث ۱۰ اسماء ۱۰ اہل ۱۰ فہم۔ اصول فقہ۔ تفسیر شریعت و ریافت۔ کے  
چار چار سلسلے بعد میں میں علماء کرام نے اسی قرآن و حدیث سے تیار کیے یہ سے اس پیش کوئی کا تصور اس زبان کا ہر لفظ طے  
کا نظر ہوتا ہے اس نے موجود ۱۰ مطلق صمدیہ کرام ہی کو حاصل ہے سکھ اگرچہ حضرت مسیح اور امام مہدی ایک ہی رہا۔  
میں ہونگے مگر نہ کسی علیہ السلام کی وفات امام مہدی کے بعد ہوگی امام مہدی پہلے وحاث پائیں گے اس لیے امام مہدی کو  
وسط اور حضرت مسیح کو آخر فرمایا سکھ میں یہ سے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام و امام مہدی کے درمیان نیز میں اور بے دین ہا تفسیر  
بھی ہوگی۔ جیسے مرزائی۔ چکرائی۔ دیانی۔ بھائی وغیرہ میں اُن سے میرے نہیں ہیں اُن کا ہیں جو حضور کا نہ ہوں  
رَبِّ کامی نہیں ہوتا سب اُن کے در کا جو خلق خدا اسکی ہوگی۔ ان کے سے جو پھر اللہ اُس سے پھر گیا

لَا يُؤْمِنُونَ وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالُوا قَالِ الْيَتِيمُونَ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ  
وَالنَّوْحَىٰ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ قَالُوا فَانْحَنُ قَالَ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ وَأَنَا  
بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْجَبَ  
الْخَلْقِ إِلَيَّ إِيْمَانًا لَقَوْمٌ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِي يَجِدُونَ حُصُوفًا فِيهَا  
كِتَابٌ يُؤْمِنُونَ بِمَا فِيهَا وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْعَدَاءِ

کیوں ایمان نہ لائیں وہ تو اپنے رب کے پاس ہیں ملے بولے تو نبی حضرات فرمایا وہ حضرات کیوں ایمان نہ لائیں  
ان پر تو وحی اترتی ہے ملے لوگوں نے عرض کیا کہ تو ہم نے فرمایا تم کیوں ایمان نہ لائیں تو تمہارے  
درمیان ہوں کہ فرماتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ساری مخلوق میں پیاری  
ایمان والی وہ قوم ہے جو میرے بعد ہرگز نہ لوگ سمیٹے پائیں گے جن میں وہ کتاب ہوگی اور  
کتاب کی ہر چیز پر ایمان لائیں گے ملے سعادت ہے حضرت عبدالرحمن بن العلاء

ملے خلق سے ملو سارے اہل ایمان جس خواہ فرشتے ہوں یا جنات یا انسان یعنی ان سارے مومنوں میں زیادہ قابل قدر کس  
کا ایمان ہے یہاں افضلیت کا ذکر نہیں ملے صحابہ کرام بھی کہ اس سوال کا متعدد فضیلت کی تحقیق فرماتا ہے اس لیے انھوں  
نے فرشتوں کا نام لیا کہ وہ کوئی اور محرم مخلوق ہے۔ اسے رب تعالیٰ سے بہت ہی قرب حاصل ہے جو آپ میں فرمایا کہ ان  
کی افضلیت میں شک نہیں مگر جہاں اسباب ایمان بہت کم ہوں اور ایمان کامل ہو۔ دین کی نجات مکمل ہو وہ بات فرشتوں میں موجود  
نہیں ان کا ایمان حیرت انگیز نہیں ملے اس کا مطلب وہ ہی ہے جو ابھی کیا گیا کہ حضرات انبیاء و کرام کا ایمان بھی حیرت کا باعث  
نہیں کیونکہ وہ وحی الہی اور وحی دے فرشتے کو دیکھتے ہیں ان کے اسباب ایمان بہت موجود ہیں۔ لہذا اس سے یہ لازم نہیں کہ کسی  
کا ایمان نبی کے ایمان کے برابر ہو سکے یعنی تم نے جو کو دیکھا بھر پر وحی الہی آئے دیکھی میرے تحریر دیکھے حضرت  
جبریل کو شکل انسانی میں آئے دیکھا تمہارے بیٹے بھی ایمان لانے کے بہت اسباب ہیں وہ لوگ بتاؤں گے کہ بیٹے اسباب ایمان  
دہ ہو رہا کم ہوں مگر وہ ایمان میں بہتہ بخشہ ہوں ملے یعنی میری وفات کے بعد سے تا قیام قیامت جو لوگ ایمان لائیں گے۔ جو صرف  
میرا نام سن کر ایمان لائیں گے ایمان بہت ہی قابل قدر اور حیرت انگیز ہو گا کہ ان کا ایمان ہر طرح ایمان باغیب ہو گا فرشتوں میں ان کا ایمان  
بائشباہ ہے حضرت صحابہ کا ایمان صحیح چیزوں پر باغیب سے بعض پر باشباہ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ہم صحابہ  
نے حضور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو وصال کی شان و کفن کے معجزات کو آنکھوں دیکھا خدا کی قسم ایمان تو ان کا جو کا جوتہ یہ کچھ نہ بھلا



[illegible]

بْنِ رِزَاةٍ أَحْمَدُ ۖ وَعَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبْنِي جُمُعَةَ رَاجِلٍ مِّنَ  
الصَّحَابَةِ حَدَّثَنَا حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ نَعَمْ أَحَدٌ شَكَّمُ حَدِيثًا جَيِّدًا نَعْدُ يَتَأَمَّرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَمَعَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدٌ خَيْرٌ  
مِّمَّا أَسْلَمْنَا وَجَاهِدْنَا مَعَكَ قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ يَكُونُونَ مِنِّي بَعْدَ كُمْ

لایا اللہ (احمد) ۱۰ طایفہ ہے ابن محیریز نے فرماتے ہیں میں نے ابو عبدہ سے کہا کہ (جو ایک صحابی ہیں)

کہ ہم کو ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، فرمایا  
اس میں تم کو ایک کھری حدیث سنا تا ہوں، تمہیں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ناشتہ  
کیا ہمارے ساتھ ابو عبیدہ ابن جراح بھی تھے انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا کوئی ہم سے  
بہتر ہے، ہم اس کام لائے ہم نے آپ کے ساتھ جہاد کیا، فرمایا ہاں وہ لوگ جو تمہارے بعد ہوں گے

تلوار سے ہیں ہوتا ہے۔ قلم سے بھی زبان سے بھی یہاں کتاب، ان سب کو شامل ہے اسی طرح اچھی باتوں کا  
کم بری باتوں سے روکنا بھی تلوار سے، قلم سے زبان سے عمل سے ہر طرح سے ہوتا ہے یہ لہذا بھی ان سب  
کو شامل ہے ۛ

۱۱۔ یہاں لفظ سبع یعنی سات تجدید و درجہ بندی کے سے نہیں۔ بلکہ بیان کثرت کے لئے ہے یعنی بے شمار برکتیں خوشخبریاں  
اور لوگوں کو بھلا جو کچھ پرایا ان غائبین کے گرجھ بغیر دیکھے ہوئے صرف صرف میرا نام ہی کہ مجھ پر ہوا ہو گئے یہ حدیث بخاری  
نے اپنی تاسخ میں اسی زبان نے اسی صحیح میں حکم سے مستدک میں بروایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی۔

۱۲۔ آج کا نام عرواۃ ہے ابو حریزہ کہیت ہے تابعی میں بہت ہی متقی پر مینر کا تھوڑا شیعہ،  
۱۳۔ ازب سے نام شریف میں اختلاف سے اور ان کا نام یا تو حبیب ابن سارح ہے یا جلید ابن سباع صحابی میں  
آج میں شام میں قیام۔ (مرقاۃ)

۱۴۔ جلید سارح سے جو وہ سے بھی اچھی۔ کھرا جو تم کو دیں وہ ساریا میں بہت ہی نافع ہو۔  
۱۵۔ آپ کے یہاں، صحابہ، مغرب نہیں یا کہ اندر کی نعمتوں کا قرار ہے یعنی یہ نہانی نے ہم کو ایسی نعمتوں سے مالا مال  
فرمایا اور ان کا شکر سے اور نے ہم کو ایمان۔ اسلام۔ جہاد صحابیت۔ حضور کے دیدار سے شرف  
فرمایا ۛ

يُؤْمِنُونَ بِي وَلَمْ يَرْفُقْنِي مَوَاةُ أَحْمَدُ وَالذَّارِقِيُّ وَمَرْوِيُّ زَيْدُ بْنُ عَن  
أَبِي عُبَيْدَةَ مِنْ قَوْلِهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدُ خَيْرِ مَثَلٍ إِلَى الْخَيْرِ ۖ وَ  
عَنْ مُعْوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فَيْكُمْ وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي  
مَنْصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ قَالَ

میں نے دیکھا نہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ایمان لائیں گے (احمد، دارمی، ابوداؤد، ترمذی، ابویوسف، ابویہودہ) سے روایت کی ان سے اس قول سے کہ عرض کیا یا رسول اللہ کیا کوئی ہم سے اچھا ہے آخر تک ۴ روایت ہے معاویہ ابن قرظہ سے علاوہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب شام والے بگڑ جائیں گے تو میں مصروف ہو کر نہ ہوں گا کہ ایک گروہ ہمیشہ تم سے ہو گا انہیں نقصان نہ پہنچائے گا وہ جو نہیں ہوا کہے تھے کہ قیامت قائم

۱۔ یعنی تم کو اللہ تعالیٰ نے حمایت دی اور جو ان پر ہوا کہے تھے کہ قیامت قائم ہو گا وہ اس وقت سے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ایمان لائیں گے۔ مجھ پر جان و مال فدا کریں گے وہی کی بڑی خدمات انجام دیں گے فتوے میں گھرے ہوں گے۔ مگر دین پر قائم رہیں گے۔ اس خاص نعمت میں وہ تم سے بڑھ جائیں گے۔ جہاں رہے کہ یہ جزوی نصیحت ہے مطلقاً نصیحت صحابہ کرم ہی کو حاصل ہے سلام آپ تابعی میں۔ جنگ جوں کے دوں پیدا ہوئے اور مسئلہ ایک سو تیرہ میں وفات پائی آپ کی نصیحت ابوالیاس ہے نصرت میں آپ کے والد قرظہ ابن یاس قرظہ میں سلام یہ واقعہ قریب قیامت ہوا۔ شام بدلتا ہے مرکز سے وہاں آ کر تک ایسا رہے گا۔ جب وہاں کفر چھا جائے وہی مومن نہ رہے تو سمجھو کہ شام کے ابدال ختم ہو گئے اور دنیا اور اللہ سے حالی ہو گئی رہا کا اوپر اللہ سے خالی ہو گا۔ قیامت کی آمدت ہے چنانچہ یہ دوسرے آئے گی تو اللہ نے زمین پر کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ ہو گا خیال رہے کہ اس وقت مدینہ منورہ دیرین سوچا ہو گا وہاں کوئی آئے نہ ہو گا۔ مدینہ انور کی حفاظت جنگل جہاں نور کرتے رہیں گے مدینہ منورہ پاک پر یہ اعتراض میں کہ اس سے لازم آتا ہے کہ مدینہ منورہ پیسے ہی سے بگڑ چکا ہو گا۔ وہاں کفر و شرک پھیل چکا ہو گا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امیر معاویہ، درودن کے ساتھی فاسد یعنی کافر باکہ فاسق العقیدہ نہ تھے ورنہ اس وقت ہی قیامت آجاتی کیونکہ امیر معاویہ کا دوسرا خلاف

ہر جامہ سے ابن ہشام کہتے ہیں کہ وہ حدیث والے حضرات ہیں۔ ائمہ اربعہ اور زمامیہ حدیث حسنہ  
 بھی ہے صحیح بھی ہے ذراایت۔۔۔ حضرت ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا کہ اللہ نے میرا امت کی جہاں جو کہ سے در گذر کی تھے اور جہاں پر نہ میرے  
 کیے جا رہی تھے (ابن ماجہ۔ بیہقی)۔

[illegible]

۱۷۰۰ء میں انگریزوں نے دہلی کے تختہ دار پر قبضہ کر لیا۔ انگریزوں نے دہلی کے تختہ دار پر قبضہ کر لیا۔

۳۰۔ ایسے مسلمانوں کے لئے تعلیم، اسلام، اہل کمیوں سے انصاف میں یوں، آپ کا کہنا ہے کہ تمام مسلمانوں سے انصاف

## سَوَاةُ التِّرْمِذِيِّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالذَّائِرِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

(ترمذی - ابن ماجہ دارمی، ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے)

بلکہ حضورؐ کے صی بہ تمام میوں کے اسباب سے ہیں۔ حضورؐ کے دارمیں دوسرے میوں کے غیر ہیں۔  
دارمیں سے افضل حضورؐ انور کے اہل بیت۔ ام میوں کے اہل بیت سے افضل بلکہ حضورؐ انور کا مکہ  
مذہب مسورہ دوسرے میوں کی ہستوں سے افضل ہے۔ اور دارمیں سے افضل ام میوں کی اور ارج سے افضل  
غرض کہ انصافیت حضورؐ کے دم قدم سے واضح ہے۔

محمدؐ بلکہ کہ مرآت شریعت مشکوٰۃ درود، بارگاہ شریعتیہ کو سرور و سوکرات کیس  
رمضان ۱۳۶۹ھ ہجری بمحرم ۱۳۷۰ھ کے دن دس بجے دوپہر کو تہ منوی۔ آج اس گنگا نے حضرت  
علیؑ مشکل کشا شیر خدا جباب فاطمہ زہرا۔ حاسہ سدیقہ۔ صدر جلالین شہزادہ بدر رضوان اللہ  
علیہم جمعین کا عرس کر کے مرآت کو ختم کیا۔ ان تمام حسرات کی وفات و شہادت ماہ  
رمضان ہی میں ہے۔ رب تعالیٰ اسے قبول فرماوے اور اسے میرے بچے کلمہ  
سیاست و صدقہ جاریہ بنائے۔ جو صاحب اس سے امداد اٹھائیں وہ مجھ گنگا  
کی مغفرت کی دعا کریں کہ اسی لٹچ میں میں نے۔ محبت کی سبب۔ شعر

اے کہ برہانی حق دامن کشان از سر ملاس لہد سے بخوان

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِیْہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ  
بِرَحْمَتِہٖ وَہُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ

احمد دیا رخال نعمی اشرفی، مقیم گجرات (مغربی پاکستان)

۲۱ رمضان ۱۴۳۸ھ ، ۱۳ دسمبر ۱۹۱۶ء

# فہرست مضامین مرات شرح مشکوٰۃ جلد ہفتم

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱	باب صفائی سدا المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ۔	۳	حضور عالم نیا ہ دور واقع الہاد میں	۱۳	حضور راس میں تصرف فرماتے ہیں۔
۲	حضور انور کعبہ عرش۔ قرآن مجید	۴	حضور کے بعد سب سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام	۱۴	توریت میں حضور کی شان و درجہ
۳	سب سے افضل ہیں حضور کا چہرہ راز کو	۵	ان کے ساتھ روح کی مریجی تھی کی	۱۵	معتیں۔ شہاد کے نفس معانی
۴	صحافی بنادیا ہے۔ جب حضور نے کہ	۶	حمد کا بعد حضور کے ہاتھ ہو گا۔	۱۶	شہر و دیہہ۔
۵	مطہر سے بحرب کی زونکہ میں رہنا	۷	آدم اور اولاد آدم حضور کے تھکے	۱۷	عند در عودہ میں فرق
۶	سدا وں کو حرام ہو گا۔	۸	ان کے جوں کے	۱۸	عرب حق کی بیجاں سامنے سناں
۷	قرآنی باب کا کی مدنی ہوا حضور	۹	ان کے بعد ان کے جوں کے	۱۹	کسی گمراہ نہ ہوں گے۔
۸	انور کے کی مدنی ہوئے یہ ہوا۔	۱۰	ان کے بعد ان کے جوں کے	۲۰	حضور دانا۔ دنا صدنا ہر طرح
۹	حضور کے بعد حضرت ابراہیم کا	۱۱	روح ملہ سدا وں پر رب حق آدمی بیان	۲۱	اعلیٰ رات صرف ہیں۔ شعبہ شعبہ
۱۰	درجہ ہے پھر مود سے علیہ السلام کا	۱۲	ان کے بعد ان کے جوں کے	۲۲	بعد نظر میں فرق
۱۱	پھر مود سے بہتر ہے۔	۱۳	ان کے بعد ان کے جوں کے	۲۳	حضور پیدائش آدم سے پہلے ہی ہیں
۱۲	حضور کا سدا وں نسبت آدم تا بعد اتر	۱۴	ان کے بعد ان کے جوں کے	۲۴	اور جہاں ثروت و روحانی ثروت
۱۳	کفر و زنا سے پاک ہے۔	۱۵	ان کے بعد ان کے جوں کے	۲۵	میں فرق انسانیت کی ہند۔
۱۴	حضرت ابراہیم کے واند تارخ ہیں	۱۶	ان کے بعد ان کے جوں کے	۲۶	میلاد نبی پر زمان ہی
۱۵	والدہ منی سب غریب ہیں اللہ واپسی فرق	۱۷	ان کے بعد ان کے جوں کے	۲۷	میں شاریت مسیح دعا علیں ہوں
۱۶	حضور نور جیل باب کی صل بھی نور ہی ہے	۱۸	ان کے بعد ان کے جوں کے	۲۸	بوقت وادعت جواب آمد سے
۱۷	ناری ہیں قرآن مجید سے ثروت	۱۹	ان کے بعد ان کے جوں کے	۲۹	نور ظاہر ہوا جس سے تمام کے
۱۸	قریش کے عجیب معانی۔	۲۰	ان کے بعد ان کے جوں کے	۳۰	محل عامر ہو گئے۔ بوقت ولادت
۱۹	حضور کا سب علماں تک حضرت عیسیٰ	۲۱	ان کے بعد ان کے جوں کے	۳۱	فرشتہ جواب آمد کے پاس آنا
۲۰	حیات حال سے افضل ہیں۔	۲۲	ان کے بعد ان کے جوں کے	۳۲	حضور کے معجزات
۲۱		۲۳	ان کے بعد ان کے جوں کے	۳۳	قسم کے ہیں



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۲	مرد مراد سب کچھ ہیں۔	۴۱	ہوئے تہ ہیں کرتے سارے تہاں	۲۱	سید کے سنی مشکل کتا حاجت
۴۳	مہ محمد دوں ناموں میں راست	۴۲	تہ جیسے سوچ تو تھے سماں یہ	۲۲	دراغ علامیں۔
۴۴	دازمی کج حد	۴۳	سے گر مہوٹ نہا تے سب سے	۲۳	لوا الحمد کے معانی۔ قیامت کا دن
۴۵	امیر موت کی تحقیق	۴۴	میں ہر	۲۴	نچاس ہزار ساں کا ہے چار گھنٹے میں
۵	مصور نور کا علیہ شریف	۴۵	مصور طلاوت مہر ادب	۲۵	حساب ماق وقت میں مصور کی حد
۵۱	منا صدف نور کی بید ہوئے	۴۶	میں اور ملک شام میں اور معنی	۲۶	ہوگی۔
۵۲	مہم اور مہم حرام کی ہیں سب آپ کو	۴۷	کی سلطنت کی تہ اور سب سے	۲۷	ہم شہر اور عیب اللہ کے کلام میں
۵۳	مرد و بدایاں ہی پردہ شہ پائی	۴۸	اردو مہر میں۔ دین میں ہوں لی	۲۸	حرق روح اللہ اور کلمتہ اللہ
۵۴	جیسے تیار۔ امت ہوتی ہے اسے	۴۹	ان کی تربت۔	۲۹	کے عیب سماں۔
۵۵	بیسرہ صحت نہا ہے	۵۰	مصور کی نوبت اور دو سرخیوں کی نوبت	۳۰	عیب۔ طیس کلیم روح اللہ
۵۶	مصور کا بیسہ خوشبو دار۔ اور	۵۱	میں فرق وہ جرات تھے مصور سورج	۳۱	ورعی اللہ میں پس طرح صبر
۵۷	دراغ البلاد تھا۔	۵۲	میں مصور سب۔ دین جانتے	۳۲	مصور الیٰ علی اور فخر الیٰ علی
۵۸	ملاحت اور سیاحت میں نہیں	۵۳	میں حق کہ عافروں پھروں کی	۳۳	میں عیس فرق
۵۹	فرق یہ دونوں حسن کے نام ہیں	۵۴	میں۔	۳۴	مصور دل بھی ہیں۔ مہر بھی نفس تحقیق
۶۰	مورت ابھی مردوں کو نصت	۵۵	روحانیت میں مہر قیاد کا ہوا ہے	۳۵	قیامت میں نبیوں کو عزت مقبول کو
۶۱	تلاوت رہ سنائے۔	۵۶	مصور فریدی مہر سے رکواہ مہر میں	۳۶	بشارت مجسموں کو معافی حضور
۶۲	مہر نور دیکھنا قرآن دیکھنے سے	۵۷	بہس اس کی وجہ حضور کے لئے	۳۷	کے درجہ لگی۔
۶۳	اصل ہے۔ مہر میں چہرہ دکھ یا مانا	۵۸	رکان اسلوحہ جاری ہیں۔ مار میں	۳۸	میدان عشر میں سب ننگے جانیئے
۶۴	سے کہ فرقان پاکجہ۔	۵۹	تجدد میں ہیں	۳۹	مصور نور اور عاصی مہر لباس
۶۵	چادر اور مہر نور کے حسن میں نفس	۶۰	مصور کے۔ مہر اور علیہ لعل	۴۰	پہننے ہوئے۔
۶۶	حق جس پر سب سے ہاتھ لگئے۔	۶۱	مصور کے۔ مہر اور علیہ لعل	۴۱	علاقہ محمد کی کچھ جھبکناں
۶۷	کہ چادر کے حسن سے۔	۶۲	مستحق ہیں پتے مصور بنی نام کلمہ	۴۲	مصور کی فقیہ جو نوریت میں حق
۶۸	پیکے کے نام صبی۔ قدم۔ روضہ	۶۳	دارتہ بیت نفس۔ مہر کو دئے	۴۳	مصور اور عشر میں فرق
۶۹	طیس دلیہ۔	۶۴	مصور کس ہیں۔ مہر سے بیت ہیں	۴۴	مصور عہد میں بن عہد بھی
۷۰		۶۵	مصور و مہر محمود حال معلوم	۴۵	مصور پیدا

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۶۳	حضور کے حلال و حلالین کا بیان	۹۱	کے معنی وحی کے واسطے	۱۰۴	حضور کی سچائی اور ان میں سے بہت سے پہلے پہل کے معنی
۷۱	حضور کے باطنی اور بیرونی شفاء	۹۲	کلمہ اور خلفاء کے نام میں بارہ	۱۰۵	اسی اس صلف کو حضور سے تعلق
۷۲	حضور کے حلقہ	۹۳	صرف ہیں	۱۰۶	شرعیہ سے نقل کیا۔ بدر کی وجہ
۷۳	شایع کا عجیب خواب غوث معویہ	۹۴	سراغوں میں قرنی کا نکتہ	۱۰۷	تفسیر امیر ان حلف کی لاش
۷۴	اور غوث شریعہ میں عیسے	۹۵	معاذہ بندہ کی راج وراثت	۱۰۸	سیرا و برد و گئی
۷۵	قرنی	۹۶	رہ گز کے چار شخص ترک حیوانات کا	۱۰۹	حضور کا ذاتِ قدس نے شہید کیا
۷۶	مظہر اور سے بعض کفار و مدعیوں	۹۷	تو توت حضور نزولِ قرآن سے پہلے	۱۱۰	اس کا ہر ذات نور ہوا ہوا
۷۷	کی اور لیس لاق کے معنی	۹۸	عارف اور عابد تھے	۱۱۱	موت کی علی ایہ امر ہے
۷۸	حضور نور پر عزت کی کہ کرتے	۹۹	عالمات کے نفس میں پہلی ردول پر	۱۱۲	رسالت کی علی ایہ امر ہے
۷۹	کی حضور کے کپڑوں بدن میں جوں	۱۰۰	حضور کے فی کوششت پہرہ کی	۱۱۳	عارف اور میں حضور سے دور ہوا
۸۰	پڑی تھی	۱۰۱	کہ حضور کو بیچ کے معنی	۱۱۴	اعکاف کی علی بارحہ ہار کا
۸۱	حضرت ابراہیم کی دایہ اور ان کے	۱۰۲	بہم اشر سورتہ کا جز نہیں۔ نزولِ اقرار	۱۱۵	دوسری بار تک ہوا کا
۸۲	عادم کا نام اور مقام	۱۰۳	پر حضور کو کس چیز کا خوف ہوا	۱۱۶	عارف اور میں حضور سے دور ہوا
۸۳	اگر راہم زندہ رہتے تو ہی ہوتے	۱۰۴	کب و در و معنی ہیں۔ حضور پہلے اس	۱۱۷	عارف اور میں حضور سے دور ہوا
۸۴	ہر حدیث کو حضور سے مخلص مال والے	۱۰۵	کے پاس کیوں گئے	۱۱۸	عارف اور میں حضور سے دور ہوا
۸۵	سے عرض پہرہ ہوا ہوا	۱۰۶	وحی کے وقت فرشتے کی سچائی	۱۱۹	عارف اور میں حضور سے دور ہوا
۸۶	قرص اور دین میں فرق اس کے احکام	۱۰۷	کے لئے ضروریات کبھی فسر شے	۱۲۰	عارف اور میں حضور سے دور ہوا
۸۷	سندھان جید اور علیدہ راہ تہذیب کی	۱۰۸	حمد توں کی شکل میں۔ سے دو کون	۱۲۱	عارف اور میں حضور سے دور ہوا
۸۸	فرق	۱۰۹	کی شکل میں ایک۔ سے حضور	۱۲۲	عارف اور میں حضور سے دور ہوا
۸۹	امیر معاویہ کے صدقہ اسلام	۱۱۰	پر شدت صرف تسبیح وحی میں ہوتی	۱۲۳	عارف اور میں حضور سے دور ہوا
۹۰	میں ان کا ذکر تو بہت میں سے	۱۱۱	صحیح سنی تبلیغ کلمہ میں نہیں ملے	۱۲۴	عارف اور میں حضور سے دور ہوا
۹۱	اعلامِ انعام	۱۱۲	معاذہ بندہ پر ہوتی	۱۲۵	عارف اور میں حضور سے دور ہوا
۹۲	وحی کی شاکس طرح جو فی اور حضور	۱۱۳	اس کی جب سس و جس حضور بندہ	۱۲۶	عارف اور میں حضور سے دور ہوا
۹۳	لی بسبب رگی در لشت	۱۱۴	کرتی حلقہ و طوق کے در میان	۱۲۷	عارف اور میں حضور سے دور ہوا

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	حضرت صالح و یونس علیہما السلام حضرت موسیٰ بن ہرونؑ نے جگہ ادسیا کا تہر ہے۔	۱۲۸	خود سب حضور کے ساتھ تھا اس نے حضور کا استقبال کیا	۱۲۹	حضرت یحییٰ و زین داریہ
۲۹	سرا آئے تھے کسی کو حضور کا حسن لکھا حضور نہیں دکھایا گیا بخلاف حسین یوسف۔	۱۳۰	عبدالکرموت دعا میں کرنی ال کی درجہ ٹھیک کی مدنی ہے۔	۱۳۱	عزودہ رحمہ اللہ دیکھنے کی سلفیت میں ہو، پر وہاں مٹا دیا کرتے تھے۔
۱۵۰	کلمہ سے کلام غنوت جیب کرتا دیا مگر صیب سے کلام غنوت کسی کو نہیں دیا۔	۱۳۲	میراج میں اس صفت آسمانوں پر کیوں سے۔ صالح کے انیس معانی	۱۳۳	برہن اور انوسیاں کی حدیث حضور سے پہنچنے کے حوالہ دہی غنوت میں کی بجائے حضور کے دعوے کے
۱۵۲	آب زمزم دوسرے ہاتھوں سے افضل ہے۔	۱۳۴	ارباب کے دیدار کی اسوئی طرہ اسلام کا رت کیوں تھی۔	۱۳۵	سراج کا بیان
۵۸	سورہ کے مرتبہ پر فرشتوں کی قومیں بزرگ انسانوں کی روحیں ہیں۔	۱۳۶	سرا تھاں پر حضرت جبریلؑ کا نام لکھا ہوتا ہے حضور پر استعراں	۱۳۷	سراج کے معانی در معراج کتنی بار ہوئی صلی معراج کب ہوئی۔
۵۹	سورہ بقرہ کی آخری آیت معراج میں دیکھے عالم کا مطلب۔	۱۳۸	سورہ بقرہ کی آخری آیت معراج میں دیکھے عالم کا مطلب۔	۱۳۹	معراج رات میں کیوں ہوئی۔
	معراج کے سورے کا رکعت	۱۳۹	حضور سے میت انور میں فرشتوں کو ناز پر حافی	۱۴۰	ہر جی کا حوض میٹھو ہے حضور کا
۱۶۰	کا دیکھ کر تانا، اس کی وجہ۔	۱۴۰	قوم موسیٰ علیہ السلام پر دو ماریں فرض تھیں۔ مؤرخ علیہ السلام نے	۱۴۱	جو میں کوثر ہے ہر جی کا راق بلبلو ہے حضور کا راق نگ۔ راق
۱۶۲	سجرات کا مان۔	۱۴۱	یکساں ماریں پانچ کرائیں۔ اس کی حکمتیں۔	۱۴۲	جنت میں کیوں بھی۔
	میرہ بکرامت۔ ارباب غنوت اور استدرج میں فرق۔	۱۴۲	معراج میں سواروں کی تفصیل کہ برقی حرف کہاں تک لے گئے	۱۴۳	نبی کی رشتہ راق سے میر ہے در وادہ معراج میں تقدس کے
	صادق اور صدیق میں فرق۔	۱۴۳	سارے ہی حسیہ اور خوش آواز تھے	۱۴۴	مقال ہے۔
	غار نور میں حضرت صدیق کو ایسا	۱۴۴	سارے ہی حسیہ اور خوش آواز تھے	۱۴۵	معراج کا در وادہ صرف حضور کے لئے تھا۔ اسی در وادے پر میر ہے
	حرف رقا حضور کا خوب تھا	۱۴۵	سارے ہی حسیہ اور خوش آواز تھے	۱۴۶	در وادے میں کبھی گئے۔
	غار نور کے واحد سے حضرت صدیق کے فضائل ملت تلتہ اور	۱۴۶	سارے ہی حسیہ اور خوش آواز تھے	۱۴۷	در وادے میں کبھی گئے۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۹۳	تا لہم میں کیا فرق ہے۔	۸۲	حصہ کی انگلیوں کا پاؤں پر سے	۱۹۴	حضرت صدیق تاقیامت حضور کا
۲۰۹	عبد دبا کستانہ یوں میر کریم	۸۳	رحمی عورت کا بالیایا صبح پر کر پڑا۔	۱۹۵	پہرہ جسے رہے ہیں،
۲۱۰	حضور سے بادشہ نے اپنے فقروں کی	۸۴	صحابہ سے خود اس کا بانی کیوں نہ لیا	۱۹۶	ان میں ابی اور ابی اللہ معنایں
۲۱۱	کی تسکایت کرنا۔	۸۵	حضور سے کیوں نہ لیا۔	۱۹۷	بہت نفیس روق
۲۱۲	حضرت میدان کے قلعہ میں ہو دی	۸۶	درستوں کا حضور کے پیچھے آنا۔	۱۹۸	حضرت سرفراز کا عجیب واقعہ اور
۲۱۳	انگی جسور کے قلعہ میں ساری حلال	۸۷	درست حضور کی زبان پر سمجھتے ہیں۔	۱۹۹	حضور کا انہیں کسری کے
۲۱۴	کر دی گئی مارش کا واقعہ۔	۸۸	عروہ مورہ میں شمسہ کی حرمت	۲۰۰	کنگس دینا۔
۲۱۵	ستوں کا کیوں نہ دیا تھا۔	۸۹	درستیں دینا۔	۲۰۱	علی صفائی کا کسی حیر کرمان پیدا اس
۲۱۶	دکر کی محرمی سے یا حضور کے	۹۰	مردان میں حضور کی شہادت	۲۰۲	کی منہ بسبب کی فصل ہے اس
۲۱۷	درف میں۔	۹۱	میں کے شاریروں کا اثر ہو سکتا ہے	۲۰۳	سلام کا قول ایمان
۲۱۸	حضور کے مانتق و دروں جہاں	۹۲	دو بجی رہا دی کاموں میں	۲۰۴	حضور کا مدر میں ہر کا د کے قس
۲۱۹	حضور کے بے پیتے عاس کر و دروں	۹۳	حضور پر عار و کا اثر چاہیں دن رہا	۲۰۵	گاہ کا لنتن در شد تبا۔
۲۲۰	حس بہت بر مسری عورتوں کی	۹۴	مسکورا در مطرب میں فرق	۲۰۶	حضور کے لاف کے دن مجھ سے
۲۲۱	انجیل کنس جس محمدی بر مسر	۹۵	دبا یوں کا تہوں کی اصل حضور	۲۰۷	حضور کے عارہ نہ کسائے تر عارہ
۲۲۲	کٹ رہے ہیں۔	۹۶	کاتے ادب میں۔	۲۰۸	نہ کھائے میں مر۔
۲۲۳	صحت کو وفات کیوں کہتے ہیں۔	۹۷	توانت قرآن مست پر میں گئے	۲۰۹	حضرت مار کے مگر حضور کی دہشت اور
۲۲۴	ادرا کا مر میں محبوب کی وفات	۹۸	ترک کے سرے تو رج سے نکلے۔	۲۱۰	مگر ہر اجارت بہت لوگوں کو کیوں
۲۲۵	میں نہیں فرق۔	۹۹	رحمہ قرآن اور میں بھی عاتقا تھا	۲۱۱	نے گئے بعض بحث۔
۲۲۶	کھجوروں کے ڈھیر کے گرد طواف	۱۰۰	مگر کا مر عا	۲۱۲	علاء موسوی سے درہ جتنے پانی کے
۲۲۷	قر کا طواف۔	۱۰۱	جناب ابو مسرہ کو قوت حافظہ	۲۱۳	پھوٹے مگر حضور کے لاف سے
۲۲۸	بزرگوں کے قدم میں برکت ہے	۱۰۲	کی عا۔	۲۱۴	روٹیوں بونیول شہر سے گئے جتنے
۲۲۹	اپنے بچوں کو بزرگوں کا ملازم بنانا	۱۰۳	حمت تبریک کو خوب طعی ہدایت	۲۱۵	پھوٹے۔
۲۳۰	اس کی برکت۔	۱۰۴	کی عا۔	۲۱۶	حضرت عار کو داعی جامع جس کر سے گی
۲۳۱	کھا ماسے رکھ کر فاکہ پڑھا	۱۰۵	شہر کی عا کی سلسلہ میں حضور	۲۱۷	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۰۳	حضور کے پاس ہوئے ہیں۔	۲۱۹	کھانے پر کسی کو کھوں بٹھا با سب کو کیوں نہیں
۲۰۴	حضور نے ہمدی سلام سے تھے۔	۲۲۰	میں نے سنت جس میں۔۔۔
۲۰۵	رسد و رحمت کو سب کی مدد کی	۲۲۱	سنا مل گیا۔۔۔
۲۰۶	میں نے کتب میں	۲۲۲	تسلی میں صوفیوں کی تکیوں
۲۰۷	کئی عہد کی تھی۔۔۔	۲۲۳	میں نے کس سے۔۔۔
۲۰۸	اور کس سے کالی رستہ کے درویش	۲۲۴	ظہر تریں۔۔۔
۲۰۹	حضور نے خبر میں۔۔۔	۲۲۵	حضور کی طرف سے عبادات حضور
۲۱۰	کوں کی کیا عیب تھیں۔	۲۲۶	کو سلام کھانا
۲۱۱	حضور دو گز سے کس سے	۲۲۷	کس سے کس سے کس سے کس سے
۲۱۲	حضور نے کس سے	۲۲۸	کس سے۔۔۔
۲۱۳	حضور کا مار میں اپنے خادم کو اور	۲۲۹	یہاں سے درویش ہے۔
۲۱۴	حضور کا حضور کو دیکھ۔	۲۳۰	میں نے حضور کے درویش میں
۲۱۵	م کو کوئی عمل۔ کس سے کس سے	۲۳۱	یہ وہ درویش کا حضور برتے
۲۱۶	کا مطلب برکت اور کثرت میں	۲۳۲	حضور کا عیب واقعہ
۲۱۷	عجب میں۔	۲۳۳	حضور کا عیب میں کی سنتوں کے
۲۱۸	بجز کس سے۔۔۔	۲۳۴	میں نے کس سے۔
۲۱۹	تو کس سے۔۔۔	۲۳۵	اول اللہ سے کس سے
۲۲۰	حضور نے کس سے	۲۳۶	دیکھیں۔
۲۲۱	میں نے کس سے	۲۳۷	میں نے کس سے
۲۲۲	حضور نے کس سے	۲۳۸	میں نے کس سے
۲۲۳	حضور نے کس سے	۲۳۹	میں نے کس سے
۲۲۴	حضور نے کس سے	۲۴۰	میں نے کس سے
۲۲۵	حضور نے کس سے	۲۴۱	میں نے کس سے
۲۲۶	حضور نے کس سے	۲۴۲	میں نے کس سے
۲۲۷	حضور نے کس سے	۲۴۳	میں نے کس سے
۲۲۸	حضور نے کس سے	۲۴۴	میں نے کس سے
۲۲۹	حضور نے کس سے	۲۴۵	میں نے کس سے
۲۳۰	حضور نے کس سے	۲۴۶	میں نے کس سے
۲۳۱	حضور نے کس سے	۲۴۷	میں نے کس سے
۲۳۲	حضور نے کس سے	۲۴۸	میں نے کس سے
۲۳۳	حضور نے کس سے	۲۴۹	میں نے کس سے
۲۳۴	حضور نے کس سے	۲۵۰	میں نے کس سے
۲۳۵	حضور نے کس سے	۲۵۱	میں نے کس سے
۲۳۶	حضور نے کس سے	۲۵۲	میں نے کس سے
۲۳۷	حضور نے کس سے	۲۵۳	میں نے کس سے
۲۳۸	حضور نے کس سے	۲۵۴	میں نے کس سے
۲۳۹	حضور نے کس سے	۲۵۵	میں نے کس سے
۲۴۰	حضور نے کس سے	۲۵۶	میں نے کس سے
۲۴۱	حضور نے کس سے	۲۵۷	میں نے کس سے
۲۴۲	حضور نے کس سے	۲۵۸	میں نے کس سے
۲۴۳	حضور نے کس سے	۲۵۹	میں نے کس سے
۲۴۴	حضور نے کس سے	۲۶۰	میں نے کس سے
۲۴۵	حضور نے کس سے	۲۶۱	میں نے کس سے
۲۴۶	حضور نے کس سے	۲۶۲	میں نے کس سے
۲۴۷	حضور نے کس سے	۲۶۳	میں نے کس سے
۲۴۸	حضور نے کس سے	۲۶۴	میں نے کس سے
۲۴۹	حضور نے کس سے	۲۶۵	میں نے کس سے
۲۵۰	حضور نے کس سے	۲۶۶	میں نے کس سے
۲۵۱	حضور نے کس سے	۲۶۷	میں نے کس سے
۲۵۲	حضور نے کس سے	۲۶۸	میں نے کس سے
۲۵۳	حضور نے کس سے	۲۶۹	میں نے کس سے
۲۵۴	حضور نے کس سے	۲۷۰	میں نے کس سے
۲۵۵	حضور نے کس سے	۲۷۱	میں نے کس سے
۲۵۶	حضور نے کس سے	۲۷۲	میں نے کس سے
۲۵۷	حضور نے کس سے	۲۷۳	میں نے کس سے
۲۵۸	حضور نے کس سے	۲۷۴	میں نے کس سے
۲۵۹	حضور نے کس سے	۲۷۵	میں نے کس سے
۲۶۰	حضور نے کس سے	۲۷۶	میں نے کس سے
۲۶۱	حضور نے کس سے	۲۷۷	میں نے کس سے
۲۶۲	حضور نے کس سے	۲۷۸	میں نے کس سے
۲۶۳	حضور نے کس سے	۲۷۹	میں نے کس سے
۲۶۴	حضور نے کس سے	۲۸۰	میں نے کس سے
۲۶۵	حضور نے کس سے	۲۸۱	میں نے کس سے
۲۶۶	حضور نے کس سے	۲۸۲	میں نے کس سے
۲۶۷	حضور نے کس سے	۲۸۳	میں نے کس سے
۲۶۸	حضور نے کس سے	۲۸۴	میں نے کس سے
۲۶۹	حضور نے کس سے	۲۸۵	میں نے کس سے
۲۷۰	حضور نے کس سے	۲۸۶	میں نے کس سے
۲۷۱	حضور نے کس سے	۲۸۷	میں نے کس سے
۲۷۲	حضور نے کس سے	۲۸۸	میں نے کس سے
۲۷۳	حضور نے کس سے	۲۸۹	میں نے کس سے
۲۷۴	حضور نے کس سے	۲۹۰	میں نے کس سے
۲۷۵	حضور نے کس سے	۲۹۱	میں نے کس سے
۲۷۶	حضور نے کس سے	۲۹۲	میں نے کس سے
۲۷۷	حضور نے کس سے	۲۹۳	میں نے کس سے
۲۷۸	حضور نے کس سے	۲۹۴	میں نے کس سے
۲۷۹	حضور نے کس سے	۲۹۵	میں نے کس سے
۲۸۰	حضور نے کس سے	۲۹۶	میں نے کس سے
۲۸۱	حضور نے کس سے	۲۹۷	میں نے کس سے
۲۸۲	حضور نے کس سے	۲۹۸	میں نے کس سے
۲۸۳	حضور نے کس سے	۲۹۹	میں نے کس سے
۲۸۴	حضور نے کس سے	۳۰۰	میں نے کس سے

[illegible]

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۲۲	مناقب صحابہ	۲۱۳	قوم کی ہلاکت تھی حضور کی آنکھ کی ٹھنڈ	۲۲۲	مراغی و فانی میں رب کی مزاج پرستی
۲۲۳	صحابہ کی افضلیت کی ترتیب	۲۱۴	خدم کی ہدایت ہے۔	۲۲۳	حضور کی خصوصیت ہے۔
۲۲۴	کون صحابی فاسق نہیں۔	۲۱۵	قریش کے مسائل۔	۲۲۴	تین دن رب کی مزاج پرستی کی
۲۲۵	صحابہ کے خفیہ جہاد میں فتح۔	۲۱۶	قریش کے معنی اور فہم اس کتبہ کی	۲۲۵	حکمت۔
۲۲۶	جامع ہونے کیلئے صحابی کی دراز	۲۱۷	اولاد قریش بے	۲۲۶	حضور کے گھر میں فرشتے بھر جازت
۲۲۷	صحفہ نہ دری ہے سارے	۲۱۸	علاقہ سلطنت اور خلافت	۲۲۷	نہیں آسکتے۔
۲۲۸	تابعی نقد نہیں وفات یافت	۲۱۹	راشدہ غیر راشدہ میں فرق۔	۲۲۸	وفات کے وقت صرف حسرت عاقبت
۲۲۹	بزرگوں سے توسل۔	۲۲۰	کی علاقہ تفسیر میں ہے بارہ	۲۲۹	موجود ہیں نہ جناب فاطمہ عقیقہ نہ
۲۳۰	صحابہ تابعین۔ تیغ تابعین کے	۲۲۱	خلفاء کون ہیں۔ جس کے بارہ میں	۲۳۰	کوئی دور لہذا فاطمہ سے ملک الموت
۲۳۱	زمانوں کی حدود	۲۲۲	دین غالب رہے گا اس سے	۲۳۱	کی گفتگو کی روایت غلط ہے اکثر
۲۳۲	جماعت کے ساتھ رہو۔	۲۲۳	کے بارہ امام مراد نہیں ہو سکتے۔	۲۳۲	آپ کا شوق ہے اس کا مطلب
۲۳۳	پاک پیش شریف کے ہشتی دروانہ	۲۲۴	گی رہیں سہریب کا تبرک	۲۳۳	حضور کی تعزیت پیدہ فرشتوں نے
۲۳۴	کی اصل حدیث و قرآن سے جو	۲۲۵	سید دل کو کھدنا بہتر ہے۔	۲۳۴	کی پھر حضرت خضر نے۔
۲۳۵	مجھے بلیر دیکھے ایمان لائے	۲۲۶	سی امیر کو ناپسند فرما کے معنی	۲۳۵	حضور کا متروکہ مال نہ قابل میراث
۲۳۶	سادک ہے	۲۲۷	مختار میں جید مرتد جو کرا۔	۲۳۶	ہے نہ قابل وصیت۔
۲۳۷	حذیفہ کے گلی کوچوں و ہاں کے	۲۲۸	حجاج نے ایک لاکھ میں ہر ایک کو	۲۳۷	چاند نہیں حضور کی لکھ تھیں۔
۲۳۸	کتول سے محبت۔ حضرت امیر	۲۲۹	کر قتل کرایا۔ اور بحاسہ ہزار	۲۳۸	تاقیامت حضور کے نوکروں کو
۲۳۹	لمعت کا واقعہ۔	۲۳۰	مقابلہ میں شہید ہوئے۔	۲۳۹	حضور کے ہاں سے نکلے ہیں ملتی
۲۴۰	صحابہ کا جو قتل کا مستحق ہے۔	۲۳۱	جنت علی کی قبریں کشف سے جان گئی	۲۴۰	رہیں گی۔
۲۴۱	رضی کی ابتداء رماہ جہد کی میں	۲۳۲	ہیں حشی کر لی لی حد تک کی تیر۔	۲۴۱	کیا حضرت سلیمان جناب داؤد
۲۴۲	برقی۔ روافض کا نام لے کر	۲۳۳	حضرت عبداللہ ابن زبیر کا واقعہ	۲۴۲	کے مال کے وارث ہوئے
۲۴۳	مش گوی۔	۲۳۴	طہیل و دی کی پیشانی چکاوی	۲۴۳	مال نسب سے وراثت کمال
۲۴۴	ابو بکر صدیق کے فضائل آپ کا	۲۳۵	مرتے ہی صبح کی رماں عربی زور	۲۴۴	نہایت سے ہے۔
۲۴۵	عذر۔ نسب و غیرہ۔	۲۳۶	جاتی ہے۔	۲۴۵	جلال نبیوں کی آنکھ کی ٹھنڈک



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۴۱	دوسوہ کا ایک دوسرے کے	۳۵۹	مناقب حضرت عمر	۳۴۶	حضرت عائشہ کا حضور سے نکاح
۳۴۲	عمر سے صودہ دل دینا۔	۳۶۰	لفظ عمر کے معنی۔ اکیس آیات	۳۴۷	اورود کی قربانی ہے۔
۳۴۳	عید میلاد عید معراج کا ثبوت	۳۶۱	آپ کی رائے کے مطابق آئیں۔	۳۴۸	حضرت صدیق کے دو گھر تھے۔
۳۴۴	عام عورتوں اور ازواج پاک کے	۳۶۲	وفات عمر شریف۔	۳۴۹	کنز کی مسجد میں حضرت علیؓ کی ہی
۳۴۵	پردہ میں فرق۔	۳۶۳	بابر گاہ عالی میں اونچی آواز کرنے	۳۵۰	یا دیگر صدیق کی۔
۳۴۶	بد کے قیدیوں سے طریقہ لینے	۳۶۴	کی ناجائز صورت کیا ہے۔	۳۵۱	حالت ابراہیمی، درحالت محمدی
۳۴۷	کی نہیں دجیر۔ حضرت عمر کے	۳۶۵	تیمیں کی تصویریں سے کیوں دی	۳۵۲	میں فرق۔
۳۴۸	اسلام پر اسانات۔	۳۶۶	جاتی ہے۔	۳۵۳	حضرت علیؓ چار بار اور پچھن میں شامل
۳۴۹	دنیا میں چار انتہا ت بہت	۳۶۷	عالم شامل خواب کی حقیقت۔	۳۵۴	ہیں۔ اور آپ کی خصوصیات
۳۵۰	شاعر ہوئے۔	۳۶۸	اورود کی تعبیر علم سے کیوں ہے	۳۵۵	حریراری بدن کا واقعہ۔
۳۵۱	گدھامات خادق اعظم	۳۶۹	کون صحابی کس نام کا سرچشمہ ہے	۳۵۶	کس محبت میں کون مرادہ پایا ہے
۳۵۲	قابل دید محبوب کرامات	۳۷۰	علم کے دس حصے ہیں جو حصے حضرت	۳۵۷	امامت صدیق کی ملکین۔
۳۵۳	قرب قیامت خیر بکری ایک جگہ	۳۷۱	عمر کو ایک سارے جہاں کو۔	۳۵۸	عابدوں عاشقوں عارفوں کی عبادت
۳۵۴	پانی پیش گئے۔	۳۷۲	سب طالب اسلام ہیں۔ حضرت	۳۵۹	میں فرق۔
۳۵۵	ابوبکر و عمر صحتی جوانوں۔ ادھیڑوں	۳۷۳	عمر مطلوب اسلام۔ حضرت عمر کے	۳۶۰	بعض شیخ صدیقی حضرات کو
۳۵۶	کے سردار ہیں اسے علیؓ ان سے	۳۷۴	اسلام لے گا واقعہ۔	۳۶۱	سانپ نہیں کاٹتا اور انکے پاؤں
۳۵۷	کہے۔	۳۷۵	حضورؐ معراج سے پہلے ہی مسلمانوں کو	۳۶۲	کے لنگھٹوں میں تل ہوتا ہے۔
۳۵۸	عقلی صوم بتائے جاتے ہیں کشتی علوم	۳۷۶	ناریں پر پائیں حضرت عمر کو خادق	۳۶۳	اب ہرگز ہری باطنی مالوں کی رکاوٹ
۳۵۹	اکثر چھپائے جاتے ہیں۔ حضور کو	۳۷۷	کا خطاب کب ملا۔	۳۶۴	حود مالک دے۔
۳۶۰	سب کے وقت وفات جاو	۳۷۸	حضور کے سامنے دف بجانے کی نذر	۳۶۵	لوحافہ کے ساتھ صدیق کا ست عار۔
۳۶۱	وفات کی خبر ہے۔	۳۷۹	اس دف اور آجکل کے گانے بجانے	۳۶۶	جہاں سے مارنا آپ کی ماں
۳۶۲	ابوبکر و عمر کان اور آنکھیں ہیں۔	۳۸۰	میں فرق۔	۳۶۷	کا ولادت کے وقت غیبی آواز
۳۶۳	اس کی چار عجیب تر ہیں ہیں حضور	۳۸۱	حضرت عمر کی تشریف آوری سے دف	۳۶۸	سننا کہ یہ صدیقی عقیق بیرون تہ
۳۶۴	آسمان دوزخین کے بادشاہ	۳۸۲	بندہ کیوں ہو گئی۔ حضرت عائشہ	۳۶۹	کا رفیق ہے۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۸۸	کفار مکہ نے حضرت عثمان کو لڑا کر کے	۳۸۸	ہیں اس لئے آپ کے دو وزیر	۳۸۸	آسمان میں ہیں دو زمین میں۔
۳۹۰	کے لئے کی آپ نے رکھا	۳۹۰	بیز و مرتبہ ہزار درم میں خریدا	۳۹۰	یقینی عرش پر بکھا ہے ویرانہ
۳۹۱	مسجد حرام اور مسجد نبوی دونوں میں	۳۹۱	مسجد حرام اور مسجد نبوی دونوں میں	۳۹۱	ابوبکر و عمرؓ
۳۹۱	حضرت عثمان کی رہیں متاثر	۳۹۱	ہے۔	۳۹۱	سے عالم میں دہریہ و پچا ہوتا
۳۹۱	تو کہ میں نیابت علی خلافت	۳۹۱	ہے۔	۳۹۱	بہی بیجا۔
۳۹۱	خلافت راشدہ اور ملکیت ہیں	۳۹۱	حضرت کے قدم پڑنے سے احمد	۳۹۱	فرنی۔ امیر ویر کی سلطنت کا
۳۹۱	جہاز کو وہد گیا تشریف میں سورو	۳۹۱	گدا رکی مدنی ہوتا حضور برنارل	۳۹۱	دکر کچھی آسمانی کتب میں تھا۔ و
۳۹۱	ہوئے سے ہوا۔ صوفیہ دکاند	۳۹۱	اور حال۔	۳۹۱	حکمران شام۔
۳۹۱	جیسے جلوسوں بڑ بونگ کی دہرے	۳۹۱	سلطان سلطنت نہ جھوڑے۔	۳۹۱	حضور آسمان کے ہزار سے رہیں کے
۳۹۱	کبھی ذکر اللہ کفر بھی ہوتا ہے	۳۹۱	دیبا میں کسی کے سلاج میں ہی کی دو	۳۹۱	حضرت صدیق کی غارتور کی ایک نیکی
۳۹۱	بیٹیاں ر آئیں سوائے حضرت عثمان	۳۹۱	اپنی شہادت کے وقت	۳۹۱	نام جہان کی تمام نیکیوں سے بڑھ
۳۹۱	گرمی میں گرمی کے سردی میں	۳۹۱	اپنے غلاموں کو بھی تنگ کی اجازت	۳۹۱	کر ہے۔
۳۹۱	پہنتے تھے عتاب کے بعد۔	۳۹۱	نزدی۔	۳۹۱	حضرت عثمان کے مناقب آپ
۳۹۱	من کنت مولاه فعلی مولاه	۳۹۱	جس قرآن پر خون عثمانی کے دہے	۳۹۱	کے حالات شریفہ۔
۳۹۱	کے معنی۔	۳۹۱	جی وہ آج موجود ہے۔	۳۹۱	نیامت میں حضرت عثمان کا حساب
۳۹۱	لا یودی علی الا انا او یمنی	۳۹۱	حلفاء ملتہ کے فضائل۔	۳۹۱	نہ ہوگا۔ ان کی شرم کی وجہ سے
۳۹۱	کی نصیب تھقی۔	۳۹۱	وجہ والے صوفیہ سے ضبط والے	۳۹۱	کسی مردہ میں کتنے غازی صحابہ
۳۹۱	جمہوریت کے حامی اور جسٹس علی	۳۹۱	صوفی افضل ہیں۔	۳۹۱	شریک ہوئے نبوکہ کے حالات
۳۹۱	کس محبت میں است۔	۳۹۱	صوفی افضل ہیں۔	۳۹۱	سفر عثمان سے تو کہ میں کل
۳۹۱		۳۹۱		۳۹۱	نہ ہوتا۔ اب اس کو فی کام مصر
۳۹۱		۳۹۱		۳۹۱	اس کا مطلب

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۵۰	فضائل اہل بیت	۴۲۰	حضرت عثمان غنیؓ کیسے ہے	۴۲۰	علیؓ دروازہ علم میں اور کرن مکانی
۴۵۱	اہمیت رسولؐ کون کون ہیں اور	۴۲۱	حضرت طلحہؓ نے حضورؐ کی خدمت	۴۲۱	کس علم کے دروازہ ہیں۔
۴۵۲	اور اوج اہل بیت رسولؐ میں	۴۲۱	کرتے ہوئے ۸۰ زخم کی گئے	۴۲۱	علیؓ علم کا دروازہ میں اور کمرہ
۴۵۳	بر حکم قرآن۔	۴۲۱	حضرت زبیرؓ کے عجیب حالات	۴۲۱	سبا و کرم دیویشاں چوب۔
۴۵۴	کیا مہاجر میں حضرت صدیقؓ و	۴۲۱	پہلے میر کا کب جدا کرکس سے	۴۲۱	بیمات مہاجر مہاجر میں گزرا
۴۵۵	فاروقؓ می بلائے گئے تھے۔	۴۲۱	جلایا۔	۴۲۱	نام کے ردیک مرام ہے۔
۴۵۶	لفظ پنجتن پاک کہاں سے آیا گیا	۴۲۱	ابو سعیدؓ اس جراح کے عجیب	۴۲۱	وفا کے قریب حضرت علیؓ کا
۴۵۷	فاطمہؓ۔ قول اور زہر کے معنی	۴۲۱	حالات	۴۲۱	دروازہ مہاجر کی طرف بند کر دیا گیا
۴۵۸	آپؐ سے جست کی خوشبو	۴۲۱	میں شخصوں کے معلق دستوں نے	۴۲۱	صرف صدیقؓ کا باقی رہا۔
۴۵۹	آتی تھی۔	۴۲۱	کب وہ حاجت میں کسی پرستی	۴۲۱	حضرت علیؓ شمس علیؓ علیؓ السلام
۴۶۰	ہر رخصتی میں حضورؐ کا جبریلؑ کے	۴۲۱	سے بچے رہے۔	۴۲۱	کے ہیں۔
۴۶۱	ساتھ پورے قرآن کا دور	۴۲۱	حضرت سعدؓ ساتویں مومن ہیں پھر	۴۲۱	نصیری لوگ حضرت علیؓ کو خدا
۴۶۲	حضرت خدیجہؓ، عائشہؓ، فاطمہؓ	۴۲۱	تہائی اسلام کیسے ہوئے۔	۴۲۱	کہتے ہیں۔
۴۶۳	ان میں اصل کون ہے۔	۴۲۱	حضرت عبدالرحمنؓ ان عوف کے	۴۲۱	خدیجہؓ کا واقعہ۔ مولیٰ کے معنی
۴۶۴	حضرت فاطمہؓ کی عمر۔ سلام آپ	۴۲۱	صدقات کی فہرست۔	۴۲۱	مولیٰ یعنی خلیفہ یا سلطان
۴۶۵	کے چہ پہنچے ہیں۔	۴۲۱	اردواج پاک کی خدمت حضورؐ	۴۲۱	کبھی نہیں آتا خاتمہ مولا
۴۶۶	قیامت میں اعلان ہوگا کہ سب	۴۲۱	کی رضا کا دہرہ ہے۔	۴۲۱	وقت نکاح حضرت علیؓ و اور
۴۶۷	نگاہ بھی کر لیں فاطمہؓ گذر رہی ہے	۴۲۱	بھرا ان تین ہیں	۴۲۱	فاطمہؓ کی عمری۔
۴۶۸	آپؐ ستر ہزار چورہوں کے بھروسے	۴۲۱	حضرت صدیقؓ نے ہجرت کے موقع	۴۲۱	حضرت علیؓ کی وہ خصوصیت
۴۶۹	میں بجلی کی طرح گر رہی گی	۴۲۱	پر آٹھ سو میں اونٹ حضورؐ کے	۴۲۱	جو کسی مخلوق کو حاصل نہیں اور
۴۷۰	تغلیس کے عجیب معانی	۴۲۱	ہاتھ نسر وقت کیا تگر و مول	۴۲۱	سلام احازت کا جواب دینا
۴۷۱	اہمیت دو ہیں جہاں گھرواے	۴۲۱	نہیں کہے۔	۴۲۱	ضروری نہیں سلام کے اقسام
۴۷۲	روحانی گھر والے معنی علماء و ادیب	۴۲۱	حضرت بلالؓ کی خریداری اور آزادی	۴۲۱	عشرہ مبشرہ کے فضائل
۴۷۳	اشک رسی قرآن ہے یا حضورؐ	۴۲۱	در دناک واقعہ۔	۴۲۱	خلافت کی صورتیں

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	حضرت عائشہؓ رب کا تحفہ ہیں۔		ام سلمہؓ کی وفات شہد میں ہے اور	۴۵۸	بہت عزیز تحقیق
۴۹۸	محبوب کو آپ کے حالات		واقف کر لائے جس میں پھر خوب میں	۴۵۹	امام حسنؑ کے عجیب حالات
	رب تعالیٰ بھی تمہارے وہی حضورؐ پر		خبر دینے کے کی مہی حضورؐ کہیں	۴۶۰	کیا امیر معاویہؓ ماضی ہیں۔
۵۰۰	حضرت عائشہؓ کے بستر میں		سیر کریں رہتے ہیں مدینہ میں جیسے		امیر معاویہؓ نے ایک دفعہ (۱)
	بیٹھا ہے۔		خود نظر رہتا ہے آنکھ میں اگر چہ		حسنؑ کو چالیس کروڑ روپیہ نذر
۵۰۱	حضرت عائشہؓ جناب خدیجہ سے	۴۷۷	آسمان کی سیر کرے۔		کئے ساتھ دست بستہ کھڑے
۵۰۲	بھی افضل ہیں یا برکس صبر سن		حسن میرے ہیں حسین علی کے حسین	۴۶۱	ہوئے تھے۔
	عائشہؓ کے بے مثال فضائل۔	۴۷۹	اسباط میں سے سبط ہیں۔		عظیم الشان صحابہؓ کی موجودگی
۵۰۶	ہی کی تعبیر وہی ہوتی ہے۔		طفائت اللہ اہل بیت کے لئے لان	۴۶۵	میں اس امر ابن ربیع کو میرا بنایا۔
	حضرت عمارؓ کو آگ میں لڑا لگایا	۴۸۲	تھے۔		نذیر ابن حارثہ کیسے علام پھر
	حضورؐ کے فرمان سے آگ ٹھنڈی		کوئی باطل حضورؐ کا ہم شکل نہیں ہو	۴۶۶	حضورؐ کے بیٹے بنے۔
۵۱۰	ہو گئی۔		سکتا حوالیہ روانہ کتے ہیں کہ	۴۶۷	کیا سائے بیت اہل بیت میں
	سات شخصوں نے پہلے اسلام		حضرت حیرتی علی سے بھائے علیؑ		قرآن اہل بیت سے بڑا ہے نہ کہ
۵۱۱	ظاہر کیا۔	۴۸۰	کے حضورؐ کو موت دے گئے	۴۶۸	اہل بیت مشرکان سے بڑے
۵۱۳	کتنے صحابہ حافظ قرآن ہوئے۔		ان زیادہ کے سر و داک میں سانپ		کیا حضرت علیؑ سے جنگ کفر
	سعد بن معاذؓ کی وفات پر عرض	۴۸۹	کا گھسا۔		ہے عرب میں خارجیہ کی جیس
۵۱۵	اعظم کیوں ہلا۔		قتل جس کفر سے رافضی قتل علیؑ	۴۶۹	حقیق
	حضورؐ کی آوار سے اونچی آوار	۴۹۱	قتل مثال کی حقیق		ضیلت اہل بیت کی روایت اگر
۵۲۰	نکرنے کا مطلب۔	۴۹۳	حدیث و مصنف میں فرق		رافضی کرے تو موضوع ہے۔
	ہجرت سے پہلے صحابہ نے جمعہ کی		ازواج پاک کے اقسام۔		حضورؐ کی نظر حضورؐ کا ہاتھ کہاں
۵۲۱	نہا جو بڑی وہ نفل تھی۔		حضورؐ کی بیویاں کتنی اور کس	۴۷۳	تک پہنچتا ہے۔
	امام اعظم اور ان کے ساتھیوں		طرح کی ہیں تربیت نکاح		حضرت فاطمہؓ کو غسل اسما بنت
۵۲۲	کے متعلق حضورؐ کی بشارت۔		بیت کا کھانا اس کے پیاروں		عیسٰیؑ روجہ صدیق نے دیا
۵۲۳	انصار کا نام پہلے اسنا و قبیلہ	۴۹۶	کو کھلاؤ۔		سلفی نے حدود کی۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۷۵	امضیٰ منقول سے دعا کرانے والوں کے فضائل کی احادیث۔	۵۷۶	بوتے و آب کے محاسن پر دنیا میں عذاب آہ تاریکے انتخاب اور حضور کے انتخاب میں فرق۔	۵۷۳	حضور نے انصار رکھا ہے یہ مثال ہیزبان میں غزوہ تبوک کی فہم کی تفصیل۔
۵۷۶	نجد میں شیخاں گروہ مکملے کا وہاں ملائے تھے ہونگے اس کے لئے دعا کیسے کر دی۔	۵۷۷	ابرمہا۔ سہ مسائل اور حالات علم اور ہر واسطہ کے حالات۔	۵۷۲	انصار کیوں گھس گئے۔ دوسرے لوگ کیوں بڑھیں گئے۔
۵۷۷	نجد میں کو شیخان کا سنگ کیوں مرایا عجیب بحث۔	۵۷۸	دور الہی کی نوعیت کسے کب اور کیسے ہوتا۔	۵۷۱	کافرانہ ستم حضرت کا کوئی احترام نہیں اسے شکاک کے غشی لینا درست ہے۔
۵۷۸	شام کے فضائل	۵۷۹	حضور لاسکان کے کام و کام سہتے دیکھتے ہیں تم رب سے پوچھ کر کام کر دو وہ تم سے پوچھ کر اعوام۔	۵۷۰	حضور کی تصدیق کے بعد عاتق کے قتل کی حضرت عمرؓ نے اجازت کیوں مانگی۔
۵۷۹	لعنت کے مسائل اہل شام مبارک ہیں	۵۸۰	نہی کے صحابی جیسے بی بی علیؓ علم نہیں کرنے۔	۵۶۹	اہل بدر جو چاہیں کریں۔ وہ جنتی ہیں اس کا مطلب
۵۸۰	دولت رات کی قمیص ان کے بعد دہر چاہیں صالح مومنوں میں ایک شادی ضرور ہوتے ہیں۔ حضور کے نادر میں طلب کون تھا۔	۵۸۱	ابو طلحہ کا خود مسجد کے رہ کر بہانہ کو گھلانا۔	۵۶۸	نیزہ ایسا سلیحت رضوان میں موجود تھے کل چار نبی زندہ ہیں حدیث میں کوئی منافق شریک نہیں ہو سکا۔
۵۸۱	خلافت مدینہ میں سلطنت اسلامیہ شام میں ہوگی۔ ابرمہ و یہ کی سلطنت۔	۵۸۲	بدر والے صحابہ کے نام حضرت حمزہؓ اور غلہ کو فرشتوں نے عمل بیت دیا۔	۵۶۷	صدیق و فاروق کی صلوات بواسطہ خدیجہ حضور کی طے فرمودہ ہے۔
۵۸۲	باب ثواب ہذا الامہ وقت حضورؐ کے ہے ہر امت کی خدمات کا ذکر۔	۵۸۳	نیک حضرت جبریلؑ طیر السلام نے بہر نچایا۔	۵۶۶	طیب و درغام میں فرق۔ حاضر مگر آسمان بہر مگر شکل ان میں سے کون عمل اختیار کرے۔
۵۸۳	نیزہ ہزارے ایمان لائیں گے۔	۵۸۴	من شام اویس قرنی کا ذکر یمن کے معنی۔	۵۶۵	نیک کا وزن اور پر جاتا ہے۔ اور جری کا وزن نیچے۔
۵۸۴	حدیث والے کون حضرت ہیں۔	۵۸۵	شام کے تین انیس سی۔ قرنی کے خلیفہ تھے حضرت ارمی کے حالات۔	۵۶۴	اگر حضرت علیؓ حضور کے نامزد خلیفہ
۵۸۵	خدا اور نبیان میں فرق ان کے احکام مجبور کون ہے اور اسکے احکام کیا ہیں۔	۵۸۶	انتہی کل ستر ہیں۔	۵۶۳	

## احادیث مبارکہ کی اقسام اور تعریفیں

- ۱۔ **مرفوع** وہ حدیث جسکی اسنادنی علی اللہ جہ سلیم تک پہنچے اور صحابی کہے کی کہ جسے فرمایا۔
- ۲۔ **موقوف** وہ حدیث ہے جس کی اسناد صحابی تک پہنچے جیسے راوی کہے کہ فلاں صحابی نے یہ فرمایا۔
- ۳۔ **مقطوع** وہ حدیث ہے جس کی اسناد تابعی تک پہنچے جیسے اسلم درابم کہ صحابی نے یہ فرمایا۔
- ۴۔ **اثر** وہ حدیث ہے جو کسی طرف سے حضور سے منقول ہو۔
- ۵۔ **خبر** وہ حدیث ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین سے روایت ہو۔ اور تابعی کی واقعہ ہو۔
- ۶۔ **حدیث** وہ کلام ہے جس کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا اصحاب یا تابعین سے ہو۔ اور کسی مل کا ذکر ہو۔
- ۷۔ **برسل** وہ حدیث ہے جس کی اسناد میں مل کا ذکر نہ جائے تاہی کہ یہ یہ صورت نہ فرمایا۔
- ۸۔ **مضلل** وہ حدیث جسکی اسناد کے درمیان دو باتیں راوی رہ جائیں۔
- ۹۔ **منقطع** جسکی اسناد میں چند کڑے سے الگ ایک یا زیادہ راوی نہ جائیں۔
- ۱۰۔ **مردکس** وہ حدیث جس کا راوی اپنے آپ کو شیخ کا ذکر نہ کرے جس سے اس نے حدیث سی۔ بلکہ اسکا کہہ کے ملائی کا نام لے۔
- ۱۱۔ **مضطرب** وہ حدیث جس کی اسناد میں راویوں کی کی راوی ہو یا اگر بھی ذکر ہو یا تبدیل ہو جائے۔
- ۱۲۔ **مضعف** وہ حدیث جس کو صرف حق سے روایت کی جائے۔
- ۱۳۔ **شاذ** وہ حدیث جس کا راوی غیر معروف ہو۔ اور فقر راویوں کی روایت کے مخالف روایت ہو۔
- ۱۴۔ **مردود** وہ حدیث جس کے تمام راوی ثقہ نہ ہوں۔
- ۱۵۔ **موقوف** وہ حدیث جس کے سارے راوی ثقہ ہوں مگر اس کے مقابل ثقہ حدیث ہو لیکن ترجیح اس ثقہ حدیث کو ہو۔
- ۱۶۔ **مطلل** وہ حدیث جسکی صحت میں بہت سے گہرے اور بگے اسباب اور غلطیوں ہوں۔
- ۱۷۔ **مستألف** وہ حدیث جس کا راوی کسی دوسرے راوی کی حدیث کی مطابقت کرے۔
- ۱۸۔ **حسن** وہ حدیث جس کے راوی میں ضبط باطل نہ ہو۔
- ۱۹۔ **ضعیف** وہ حدیث جس کے راوی میں۔ دہلی ہو۔ مضبوط اور صحیح حدیث کی کوئی سہرا اسکی ہیں۔ ہو۔
- ۲۰۔ **مترکک** حدیث جسکے راوی پر دنیاوی کلام میں عام جھوٹ ہونے کا اتہام لگا ہو مگر وہ بات حدیث میں اسکا جھوٹ ثابت نہ ہو۔
- ۲۱۔ **موصوع** وہ حدیث جسکے راوی کا جھوٹ اکثر حدیث کی روایات میں ہوتا ہو۔ یا راوی خود یا افراد گروہ سے یا قریبیوں سے معلوم ہو۔
- ۲۲۔ **مہم** وہ حدیث جسکے راوی کا نام اور اس کی روایت اس کے حالات اس کا نقد جو نامعلوم رہ سکیں۔
- ۲۳۔ **غریب** وہ حدیث صحیح جس کا ایک راوی مشہور ہو۔
- ۲۴۔ **غریب** وہ حدیث جس کے دو راوی معلوم ہوں۔
- ۲۵۔ **مشہور** وہ حدیث جس کے بہت سے راوی معلوم ہوں۔
- ۲۶۔ **متواتر** وہ حدیث جس کے اتنے راویہ راوی ہوں۔ جی پاک کے زمانہ سے نیکر آج تک جس کو جھوٹ نہ کہا جاسکے۔
- ۲۷۔ **متصل** وہ حدیث جس کا راوی سند کے درمیان مل سے نہ رہ جائے۔
- ۲۸۔ **مطلقاً** وہ حدیث جس کی سند کے شروع میں سے کوئی راوی نہ گیا ہو۔
- ۲۹۔ **مدرج** وہ حدیث جس کا راوی اپنے اپنے کلام کو صحابی یا تابعی کی طرف سے درج کر دے۔ کسی عرض کے لئے۔
- ۳۰۔ **حسن ذاتی** وہ حدیث جس کے راوی میں ضبط باطل نہ پایا جائے۔
- ۳۱۔ **حسن غیرہ** وہ ضعیف حدیث جس کے روایت کے راستے بہت سے ہوں اور اسکی کاصف ضروری ہو۔
- ۳۲۔ **صحیح** وہ حدیث جس کا راوی مکمل عدل اور ضبط اور یادداشت والا ہو۔ اسکی حد قویں ہیں۔
- ۳۳۔ **صحیح لذاتہ** وہ حدیث جس کا عدل اور ضبط کمال طور پر راوی میں موجود ہو۔
- ۳۴۔ **صحیح لغيرہ** وہ حدیث جس کے راوی کا عدل اور ضبط کمزور ہو۔
- ۳۵۔ **مختلط** وہ حدیث جس کے راوی کا حافظہ بڑھاپے یا نابینا ہونے یا اسکی کتابیں گم ہونے کی وجہ سے کمزور پڑ جائے۔



























































































































